नक्शे कोकण मासिक NAQSHE KOKAN - MONTHLY

نقش کوکن

بمبئی

جنوری ۹۹

وجے درگ خطۂ کوکن کا یہ عظیم قلعہ چھترپتی شیواجی کا بحری بیڑہ اور مراٹھا امیر البحر انگرے کا دارالحکومت تھا۔

اشاعت کا ۳۴ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۴ | شمارہ پہلا | جنوری ۱۹۹۶ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
محمد کاظم سیقولے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانکڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی)
مختار مرودکر (دار السلام)

رہنما گری: آئی والی سوکر عبد المجید دائی مجگاؤنکر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ ساٹھ روپے۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپئے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیڑا گیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر، پبلیشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم جنوری ۱۹۹۶ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

بی کے ایف کوکن حج گروپ کی تنظیم
مکہ حج کارپوریشن
بفضل تعالیٰ اگر اس سال آپ نے یا آپ کے عزیز و اقارب نے حج بیت اللہ شریف یا عمرہ کا ارادہ کیا ہے تو آپ ضرور یہ چاہیں گے کہ دینی و روحانی سفر میں ○ قیام و طعام کا انتظام بالکل گھر کی طرح ہو ○ سفر آرام دہ پُرکیف و اطمینان بخش ہو ○ آپ کو ادائیگی فرض اور عبادت کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت ملے ○ ماحول کی اجنبیت آپ کے اعصاب کو متاثر نہ کرے بالکل گھریلو ماحول میں حج کریں ○ تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی رہنمائی کے لئے کمربستہ رہیں یہ تو ان تمام خصوصیات کے ساتھ ہم امسال بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں...!
مکہ حج کارپوریشن کی منفرد خصوصیات۔
(۱) حج کا سفر ۳۵ سے ۴۰ روز اور عمرہ ۱۵ روزہ کا ہوگا (۲) حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا (۳) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایئر کنڈیشنڈ رہائش مع لفٹ جو حرم اور مسجد نبوی سے بالکل قریب ہوگی (۴) تمام سفر ایئر کنڈیشنڈ بسوں میں ہوگا (۵) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی رہائش میں ہر فلیٹ میں فون کی سہولت دستیاب ہوگی نیز ہوٹل میں فیکس کی سہولت دستیاب ہوگی (۶) کپڑے دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت (۷) طبی ضروریات کیلئے ڈاکٹر موجود (۸) علم دین اور حج و عمرہ کے ارکان سکھانے کیلئے ٹور میں مبلغ ساتھ رہیں گے (۹) مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات اور مساجد کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جائیگی (۱۰) خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجی صاحبان کیلئے مکہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولیات موجود ہیں۔
پروگرام
حج ٹور ڈی لکس کلاس ۳۵/۴۰ روزہ سفر
روانگی: پہلا گروپ: اپریل کے پہلے ہفتہ میں۔ دوسرا گروپ اپریل کے آخری ہفتہ میں
کل خرچ: ۶۵۰۰۰/= روپے
عمرہ ماہ نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: ۲۶۰۰۰/= روپے
عمرہ رمضان شریف میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: ۳۴۰۰۰/= روپے
نوٹ: بہتر سے بہتر انتظامی سہولیات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں تاکہ ہر حاجی کو ذاتی خدمات دے سکیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے اپنی سیٹیں بُک کرالیں۔ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ BTQS کے تحت ہوگا۔
ہیڈ آفس
ضمیر احمد قادری
۹، رکابکر اسٹریٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3719231/3765969
3782617
فیکس: 3738449
محمد پرکار
پرکار ایجنسی ۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ
بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3442344/3436979
فیکس 3428271
برانچ آفس
شکیل شفیق فرید
۵۶ نظام پورہ، پٹیل محلہ بھیونڈی
ضلع تھانہ
فون: (02522) 30693
برانچ آفس
سلیمان قاسم دبیر
کاروفیس بلڈنگ تیسرا مالا روم نمبر ۵۰
ہاسپٹل لین، ڈوکیارڈ روڈ، مجگاؤں
بمبئی ۴۰۰۰۱۰
فون: 3724259

موجودہ تعلیم اور ہم

از ۔ نہال حفیظ ۔ بمبئی

بات بہت پرانی نہیں ہے جب تعلیم کے لئے استاد کو مکمل طور پر ذمہ دار تصور کیا جاتا تھا ۔ یہ زمانہ وہ تھا جب مشینوں کی ایجاد اور ان کے اثرات کی گرفت ہماری زندگیوں پر اس قدر سخت نہیں ہوئی تھی ۔ لوگوں کی زندگیوں میں سادگی اور خلوص تھا زندگی کی تگ و دو تو تھی لیکن اس تگ و دو نے انسانی قدروں کا گلا نہیں گھونٹا تھا ۔ اور لوگ صبر و شکر کے ساتھ جی رہے تھے ۔ والدین اور سماج حصول علم کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور استاد کو سماجی زندگی میں نہایت بلند مقام عطا کرتے تھے اور اساتذہ اپنی زندگی میں سادگی کے ساتھ ساتھ اپنی مکمل توجہ طالب علموں پر صرف کرتے تھے ۔

وقت نے ایک کروٹ لی ۔ موجودہ مغربی تہذیب کے زیر اثر زندگی کے ہر میدان میں ایک ایسی ہمہ گیر تبدیلی رونما ہوئی جس کے اثرات سے شاید ہی کوئی بچ سکا ہو اس کی لپیٹ میں ہر فرد اور سماج کا ہر طبقہ آیا ۔ دولت کی فراوانی اور اس کے نتیجے میں آنیوالی تبدیلیوں نے زندگی کی ہر قدر کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا ۔ تعلیم کے میدان میں اس کا اثر سب سے نمایاں ہوا ۔ استاد اور طالب علم ۔ استاد اور والدین نیز استاد اور سماج کے تعلقات میں ایک اہم انقلاب رونما ہوا ۔ اس ہمہ گیر تبدیلی کے نتیجے میں فلم، کرکٹ کے میچوں، ریڈیو ۔ ٹی ۔ وی ۔ وی سی آر فلمی رسائل، سستے ناولوں اور جاسوسی کہانیوں نے نہ صرف اساتذہ اور بچوں بلکہ والدین اور سماج کے دیگر افراد کی توجہ کو بھی تعلیم اور تعمیر شخصیت سے ہٹا کر دوسرے بہت سے مسائل کی طرف لگا دیا ۔ ایک فائدہ تو ہوا کہ انسان کے علم میں اضافے کے بہت سے دروازے کھل گئے ۔ لیکن اس کا ایک زبردست نقصان بھی ہوا ۔ (اگر ہم نقصان کہہ سکیں) کہ بچے کی تعلیم میں استاد کا رول زیادہ سے زیادہ غیر مؤثر ہوتا گیا ۔ استاد اور بچے کا جو تعلق قدیم اقدار پر قائم تھا ۔ وہ اب بالکل مادی اور کاروباری سا ہو کر رہ گیا ۔ اب بچے کی تعلیم کی ذمہ داری محض اسکول کے اوقات میں استاد کے بس کی بات ہو کر رہ گئی ۔ اسکول کے باہر دیگر سماجی وسائل کا رول بہت مؤثر ہو گیا ہے ۔

دوسری طرف اشاعت تعلیم اور اس کے نتیجے میں ہونے والی تبدیلیوں نے ایک طوفان کی سی شکل اختیار کی ۔ جس سے سماج کے بیشتر افراد اور طبقات متاثر اور مستفید ہوئے ۔ سماج کے سبھی طبقات میں ترقی کی ایک لہر آئی اور حکومت نے سماج کے کمزور طبقات کو تعلیم اور ترقی کے متعدد مواقع فراہم کئے اور سبھی طبقات نے ان مواقع سے استفادہ کر کے اپنے معیار زندگی کو بلند کیا ۔

یہاں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس دور میں مسلمان
شاید تعلیم کے پھیلاؤ اور اس سے ہونے والے فائدوں
سے استفادہ کرنے میں سب سے پیچھے رہ گئے اور
آج عالم یہ ہے کہ ملک کے دوسرے طبقات سے تعلق
رکھنے والے ہمارے بھائی بہن بہتر عہدے حاصل کرنے
میڈیکل انجینئرنگ اور آئی اے ایس وغیرہ میں داخلے
اور ملازمتوں کے امتحانات میں ۹۰ فیصد یا اس
سے بھی اوپر نمبر حاصل کرنے کی فکر اور کوشش میں
ہیں اور مسلمان ابھی اسی فکر میں ہیں کہ وہ اپنے بچوں
کو اسکول میں داخل کرائیں ۔ اور یہ فکر محنت کی طالب
ہے۔

دوران تعلیم اسکولوں کو چھوڑنے والے
بچوں کی تعداد (ڈراپ آوٹ) میں اضافہ ہوتا جارہا
ہے ۔ اعلیٰ و ادنیٰ عہدوں تیز زندگی کے مختلف میدانوں
میں ان کی نمائندگی کم سے کم تر ہوتی جارہی ہے اور
یہ صورت حال کسی طرح بھی خوش آئند نہیں کہی جاسکتی
آج کے مشینی، تکنیکی، ترقی یافتہ دور میں کسی کا
تعلیم سے محروم رہ جانا اچھا نہیں ۔ موزوں تعلیم جو
ہمارے بچوں کی شخصیت کی صحیح خطوط پر تعمیر کرے
جو ہمارے بچوں کو ملک کا ہوشمند، صاحب الرائے
سلجھا ہوا دور اندیش، صحیح وقت پر صحیح فیصلہ کرنے والا
قوت برداشت والا شہری بنائے شاید ایسی ہی شخصیت
کے لئے اقبال نے کہا تھا۔

نگہ بلند سخن دل نواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

ہمارے بچے تعلیم پانے کے بعد جس کام میں بھی
ہاتھ ڈالیں گے ۔ اسی میں کامیاب ہوں گے ۔ زندگی میں
وقت کی قدر کرسکیں گے ۔ بلاشبہ اس میں دینی تعلیم
کے حصول کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ زیادہ فائدہ
اسی وقت مل سکتا ہے جب مسلمانوں کے مختلف ادارے
اور ہر تعلیم یافتہ شخص انفرادی طور پر لوگوں کی توجہ
تعلیم کی طرف دلانے میں جٹ جائیں اور اپنے قیمتی وقت
میں سے چند گھنٹے لگا کر اس کام کو پورے خلوص کے
ساتھ کریں ۔

ہم یہ نہ بھولیں کہ بچے ہی ہماری اصل میراث
ہیں ان کے کندھوں پر ملک، قوم، کنبے اور خاندان کی
ترقی کا دارومدار ہے وہی ہمارا حقیقی سرمایہ ہے ان
کی بہتر تعلیم و تربیت کا انتظام کیجئے دنیا اور آخرت
دونوں میں سرخروئی حاصل ہوگی ۔

نقش کوکن

۶ دسمبر کی یاد میں

وقار قادری

میں جو کہوں گا
۔ کالی راتو
کالے دنوں کا ماتم ہوگا
جنگل کا قانون
اور ہاہاکار کا عالم ہوگا
شعلے اگلتی مشعلیں
چم چم کرتی تلواریں
جنگل کے قانون تلے
جلتے گھر، گرتی لاشیں
کھنڈر
اور مگرمچھ کے آنسو !
رہ رہ کر یاد آتے ہیں
کالی راتوں کالے دنوں کا
اب بھی ہم ماتم کرتے ہیں

کون کہتا ہے کہ ہم سب آپ سے ناراض ہیں
______ آپ کا چھوڑا ہے ساتھ ؟
جذبۂ دل کی قسم
چاہت سے چاہت کا ہے رشتہ مستقل
______ استوار و پائیدار !
دوستوں کا دوستوں سے آخری لمحات تک رہتا ہے ساتھ
دوست کہتے ہیں جسے
ایک پھول ہے
زندگی کے گلستاں میں اک مہکتا پھول ہے
______ خوش رنگ پھول
جس کو دیکھے سے تر و تازہ دماغ و دل بنے
آدمی پھولوں میں رہ کر
آدمی پھولوں میں بس کر، ان کی چاہت میں کسی قابل بنے !
آنکھ اٹھتی ہے کہ پھول،
______ شاخ نمایاں پر کھلا ہے
بہار کے ۔ ہاتھ بڑھتے ہیں۔
______ تو کانٹے روک لیتے ہیں انہیں

حاملانِ مجرمانہ ذہنیت
عیار کانٹے
چست اور چالاک کانٹے
نوکدار، تیز و تند، زہریلے کانٹے
زہر سے جن کے نہ جانے کتنے ادباء اور شعراء
ہیں پریشاں اور حیراں آج تک دامن بچائے
______ بھاگتے ہیں دُور، دُور
کون کہتا ہے ہم سب آپ سے ناراض ہیں
______ آپ کا چھوڑا ہے ساتھ !
ہاں مگر ۔ ناراض ہیں تو نصرت اپنے آپ سے !
بہتری کا جن کا جذبہ آپ سے ہے ۔ ڈھونگ ہے !
______ ہم نہیں اس میں شریک !
چاہنے والوں کے حق میں اور ان کی راہ میں کانٹے بنیں جو
______ ہم نہیں ان میں شریک !
اور ہم کو معاف کرئے ڈاکٹر
______ ہم نہیں ان میں شریک !!

یہ نظم پرانے کاغذات میں ملی ہے پتہ نہیں کب کی لکھی ہے چونکہ یہ تمہارے نام سے ہے اسلئے تمہیں بھیج رہا ہوں
(آدم نصرت)

عورت

چوتھی قسط

مولوی عبدالمنعم نظیر (لندن)

مساوات اور آزادی کا نعرہ کامیاب رہا۔ پردہ میں شگاف پڑ گیا۔ دھیرے دھیرے اس کا حصار ٹوٹتا گیا ــــ اب لڑکیاں اسکول جا رہی ہیں۔ کالج یونیورسٹی جا رہی ہیں۔ بی، اے، ایم اے کر رہی ہیں ــــ اب وہ معلمہ ہیں ــــ پرنسپل۔ ڈاکٹر۔ وکیل۔ مجسٹریٹ ــــ شاپ میں، آفسوں میں، فیکٹری میں کام کرتی ہیں۔ سیاست میں حصہ لے رہی ہیں۔ اسمبلی، پارلیمنٹ کی ممبر ہیں۔ وزیر۔ سفیر۔ وزیراعظم بھی ہیں۔ کون کہتا ہے عقل و شعور میں مردوں سے کمتر ہے۔ کون کہتا ہے عورت صنف نازک ہے؟

مگر عورت کمزور ہی لگتی ہے! ــــ

اس لئے کہ اسے ہیوی کام نہیں دیا جاتا ــــ اسے اجرت بھی نصف دی جاتی ہے ــــ اسی لئے شاپ میں، فیکٹری میں اسے بآسانی کام مل جاتا ہے ــــ اور دیکھئے کہ اس کی کمزوری کا اثر مردوں پر پڑنے لگا جہاں وہ شاپ میں آفسوں میں قدم رکھتی ہے مردوں کی نگاہیں کام سے ہٹ جاتی ہیں۔ قدم تھمتے ہیں ہاتھ رک جاتے ہیں۔ ہاں! یہ نسوانیت کا سحر ہے جو مردوں کے اعصابی نظام کو جام کر دیتا ہے۔

نئی نئی لڑکی آفس گئی۔ مینیجر نے کام بتایا۔ اس نے اپنا ٹیبل سنبھالا۔ فائلوں میں کھو گئی ادھر مردوں میں کھسر پھسر شروع ہو گئی۔ جسم، قد، صحت، جوانی، بال، آنکھیں، لباس، چال، آواز، انداز سبھی موضوع بحث بن گئے۔ نوجوان فائلیں الٹ بھی رہے ہیں اور کن انکھیوں سے اس کا جائزہ بھی لے رہے ہیں۔ مگر وہ سب سے بے نیاز اپنے کام میں جٹی ہوئی ہے ــــ یہی تو عورت میں خوبی ہے جو کام اسے سونپا جائے بڑے سلیقہ سے اور جھٹ پٹ انجام دیتی ہے ــــ مگر دوسری طرف اس کی شان میں قصیدہ پڑھا جا رہا ہے۔ بڑی مغرور ہے، ادھر دیکھتی بھی نہیں۔ پتہ نہیں کس خاندان سے ہے۔ دوسرا کہتا ہے اسے کیوں پریشان ہو رہا ہے اپنا کام کئے جا وہ بھی تیری طرح ضرورتمند ہو گی اس لئے گھر چھوڑ کر یہاں آ گئی ہے۔ کسی بڑے گھر کی ہوتی تو کار میں گھومتی، پارکوں میں ہوتی فلموں میں دکھائی دیتی۔

ــــ مگر! دیکھ بھی اس کا غرور اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی ــــ میرے یار! لڑکی جب نئی نئی آتی ہے تو اسی طرح شرم و حیا سے سمٹی رہتی ہے ــــ کچھ دنوں کے بعد فری ہو جائیگی ــــ دوسرا کہتا ہے میں ایک ترکیب کرتا ہوں وہ مینیجر کے پاس جائیگی تو اس کے ٹیبل پر اپنا شاپنر چھوڑ آؤں گا پھر اسے تلاش کرتے ہوئے اس کے پاس جاؤں گا پھر دیکھنا مزہ آ جائیگا۔ اور ایسا ہی کیا۔ وہ فائل بغل میں دبائے مینیجر کے چیمبر میں

گئی ادھر اس نے اپنا شاپنر اس کے ٹیبل پر جا کر رکھا۔
وہ لوٹ آئی تو یہ مسٹر شور مچانے لگے۔ میرا شاپنر
کہاں گیا۔ شیام تیرے پاس ہے ؟ کیوں اکرم تونے
میرا شاپنر لیا ہے شاید ! اب وہ مس کملا کے ٹیبل
کے پاس آگیا۔ مس ذرا اپنا شاپنر تو دیں۔ ان شریر
بچوں نے میرا شاپنر اڑا لیا ہے مگر بتاتے نہیں۔ میرے
پاس تو شاپنر نہیں ہے۔ ارے یہ ٹیبل پر میرا ہی شاپنر
ہے یہاں کیسے آگیا ؟ یقیناً بچوں کی شرارت ہے۔
مس کملا کے ہونٹ غصہ سے کپکپائے اور جھلا کر جھڑتے
ہوئے کہا۔ دیکھو مسٹر یہ شرارت میرے ساتھ نہیں
چلیگی۔ پھر کیا ہوگا ؟ کیا ہوگا میں مینیجر سے
شکایت کروں گی۔ اچھا ! ٹھیک ہے شکایت
کر لو مگر تم ابھی نئی ہو اس لئے شرما رہی ہو اس طرح
چھوئی موئی بن کر کام کرو گی جلد بیمار پڑ جاؤ گی پھر
آفس آنا چھوڑ دو گی۔ یہاں کام کرنیوالے سب آفس
پارٹنر ہیں ہنس کھیل کر کام کریں گے تو لمبی عمر پائیں گے
ورنہ جلد دنیا سے سدھر جائیں گے ۔ دیکھو وہ سر تیا۔
شیلا کس طرح خوش ہیں۔ کام کم باتیں زیادہ کرتی
ہیں اس لئے تندرست ہیں ۔ مسٹر ! یہ لیکچر کسی
اور کو پلانا مجھے کام کرنے دو ورنہ میں مینیجر سے تمہاری
شکایت کر دوں گی ۔ سوری ! میں تو تیرے بھلے
کی بات کر رہا تھا۔ پتہ چل جائے گا ۔

کچھ دنوں یوں چپ کی فضا رہی۔
پھر برف پگھلنے لگی۔ راہ و رسم بڑھی ساتھ ساتھ
آنا جانا ہوا ۔ اور ایک دن اسکینڈل مشہور ہوگیا۔
اور بیچاری کو آفس چھوڑنا پڑا۔

کتنے افسوس کی بات ہے۔ بیچاری
روزگار کیلئے ملازمت کرنے پر مجبور تھی اس کا باپ
بوڑھا ہوگا یا معذور ہوگا یا فوت ہو چکا ہوگا ۔
چھوٹے چھوٹے بھائی بہنوں کی پرورش کا کٹھن مسئلہ
اس کے سامنے تھا جیسے تیسے تعلیم مکمل کر کے اس نے
ملازمت شروع کی تو اسکینڈل کی نذر ہوگئی۔
وہ نوکری نہ کرتی تو کیا کرتی اپنا اور بھائی بہنوں کا
پیٹ کیسے بھرتی۔ چارہ کھا کر تو گزارہ نہیں کر سکتے۔
حکومت کی طرف سے بھی کوئی انکم سپورٹ نہیں ۔
سوسائٹی کی طرف سے بھی کوئی امداد نہیں۔ کھانے
پینے کے علاوہ بھی دوسرے اخراجات ہیں۔ گھر کا ٹیکس/
بجلی کا بل، پانی کا بل/ اسکول کی فیس/ کتابیں /
کپڑے ۔ اتنا بڑا پہاڑ سر پر ہو اسے کیسے سر کیا
جا سکتا ہے اس لئے مجبوراً وہ نوکری کر لیتی ہیں۔ مگر
مردوں کو ایڈونچر سوجھتا ہے ۔ اور بدنام لڑکی ہوتی
ہے جس سے اسکی زندگی تباہ ہوجاتی ہے۔ اصل ظالم
یہ مرد ہیں۔ گھر میں مقید تھی تب بھی ظلم۔ گھر سے نکلی
تب بھی ظلم۔ مرد ہیں ہی ظالم ۔

مرد تو ظالم ہیں ہی۔ مگر یہ عورتیں
مردوں کے جھانسہ میں آتی کیوں ہیں ۔ مرد لاکھ سبز
باغ دکھائے اسے اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہیئے۔
نہ کہ مرد کے دوش بدوش ایڈونچر میں حصہ لینا چاہیئے۔

بالکل درست ! ۔ مگر جہاں پیٹ
ہے وہاں سیکس ہے ۔ اگر بھوک انسان کو غلط
کاری پر مجبور کرتی ہے تو سیکس بھی اس خواہش کو
مٹانے کیلئے میگنٹ کی طرح کھینچتی ہے ۔ عورت
ذرا بھولی بھالی ہے۔ پڑھ لکھ کر بھی اس کا شعور
حفاظت خود اختیاری سے لاشعور ہوجاتا ہے اور

نقش کرکن

اور چاک اسوقت ہے جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے
— پھر اس کا علاج کیا ؟ — علاج کیا کر سکتے ہیں ؟
— کام عورت کو بھی کرنا ہے — مردوں کو بھی کرنا ہے،
عورت اگر نقاب ڈال کر آئے اور اوڑھ کر کام کرے تو
کیسا رہیگا ؟ — بالکل غلط ! پردہ چاک کرنیکا مسئلہ
تھا جو ہو چکا تھا کیا دوبارہ پردہ کے اندر چلی جائیگی ؟
تب مرد و عورت کے وارڈ الگ بنائے جائیں۔ مردوں
کے وارڈ میں عورتوں کی آمد و رفت نہ ہو۔ عورتوں کے
وارڈ میں مردوں کا گذر نہ ہو — کچھ حد تک مسئلہ
حل ہو جائیگا مگر آفس سے شاپ سے باہر دونوں کی
مڈبھیڑ ہوگی۔ اس پر حملہ بھی ہو سکتا ہے — اغوا
بھی ہو سکتا ہے — آجکل یوکے میں عورتوں کا تنہا
راہ گزارنا مشکل ہو گیا ہے۔ چند دنوں پہلے رات کو
عورتوں پر حملے ہوتے تھے تب پولس نے عورتوں سے
دردمندانہ اپیل کی کہ " خیریت مطلوب ہو تو رات گئے
تنہا نکلا نہ کرو !" اب شاید پولس یہ اعلان کریگی کہ
" براہِ کرم اپنی عزت اور ہماری پریشانی کا خیال رکھو
اور دن میں کہیں بھی جائیں تنہا نہ جایا کرو "۔ چونکہ آئے
دن اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ کوئی عورت تنہا
سنسان راستہ سے گذر رہی تھی کہ انسان نما وحشی
نے اسے نشانہ بنایا اور تڑپتا چھوڑ گیا — کہیں کچھ
وحشیوں نے کسی عورت کو گاڑی میں ڈال دیا اور دور
دراز علاقہ میں لے گئے اور اس کے بال و پر نوچ کے
نو دو گیارہ ہو گئے۔ ایک صاحب نے یہ کارنامہ انجام
دیا کہ ایک کمسن طالبہ کو اسکول کے گیٹ سے اُچک لیا،
گاڑی میں ڈال کر کسی پارک میں لے گیا اس سے جنسی
بدتمیزی کی پھر وہیں لا کر چھوڑ گیا — اب اسکول کے

[illegible] دیکھنے میں [illegible] حرکت [illegible]
جو ڈبے کرتے ہیں۔ دو بچے پارک میں کھیل رہے تھے
ایک عورت ادھر سے گذری تو ایک نے تعاقب کر کے حملہ
کر کے اسے زمین پر گرا دیا اور اس کے منہ پر گھونسے کئی
مار کر اس کے حواس مختل کر دیئے اور اسے دبائے رکھا
اور چھوٹے بھائی سے کہا اس کے پرس سے پیسے نکال
لے۔ پھر اس کا زیر جامہ اتار دینے کی تیاری کر رہے
تھے کہ کچھ لوگوں نے بیچ بچاؤ کیا — امریکہ جیسے ترقی یافتہ
ملک میں جرائم کی رفتار بھی ترقی پذیر ہے ہر دو منٹ میں
تین عورتوں کی عصمت دری ہوتی ہے (یورپ اور
امریکہ میں عورت کی رضامندی کے بغیر زنا ہو تو اسے
عصمت دری کہا جاتا ہے اور قابل سزا جرم ہے ورنہ
عورت کی مرضی سے ہو تو اسے ہیومن رائٹس کے کھاتہ
میں روا سمجھا جاتا ہے) ایک اسلامی ملک کی تازہ رپورٹ
ہے کہ وہاں ہر تین گھنٹہ میں ایک عورت کی عصمت
دری ہوتی ہے۔ تین اسلامی ملکوں کی رپورٹ ہے کہ
وہاں سے طالبات کو لندن جسم فروشی کیلئے لایا جاتا ہے۔
ایک اسلامی ملک کے خفیہ ایجنسی کے ریٹائرڈ افسر نے تحریری
بیان دیا کہ ہم روزانہ دس لاکھ روپئے عیاشی میں صرف
صرف کرتے تھے۔ اپنی پسند کی فلم اسٹار یا ماڈل گرل
یا کسی بھی پسندیدہ جوان عورت کو حاصل کرتے تھے۔
عیاشی میں ہر قسم کا عیش و طرب شامل کرلیجئے پھر بھی
دس لاکھ روپئے روزانہ کہاں سے آتا تھا اور کس حساب
سے خرچ ہوتا تھا اور خرچ ملک کی حفاظت کے ذمہ
دار — !! بس رپورٹیں ہی رپورٹیں۔ بڑے ظالم ہیں یہ
مرد۔ نہ گھر میں عورتوں کو سکون نہ گھر کے باہر جینے کا
آسرا آخر وہ کہاں پناہ لیں — ؟ اب عورتوں کو کرائے

ان پر ... کی کوئی جرأت نہ کرے۔
...سے کرانے چلنے لگیں تو عزت نیچ
...ہے مگر جان کے لالے پڑ جائیں گے اور
...مسئلہ کھڑا ہو جائیگا ـــ حال ہی میں
...بینک کے منیجر نے مردوں کو وارننگ دی کہ اگر
عورتوں کو چھیڑنے سے باز نہ آئے تو انہیں ملازمت
سے برخاست کیا جائے گا ـــ بس! بس! یہ علاج
ٹھیک رہے گا جب ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے
تو عقل ٹھکانے آجائے گی ـــ مگر ایک مشکل اور ہے
مردوں کو ملازمت سے برخاست کیا گیا تو وہ چوری
چکاری کریں گے اور جس دن عورتوں کو تنخواہ ملیگی
وہ عورتوں کے پرس اڑائیں گے ـــ بڑی مشکل ہے۔
آخر یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ ـــ ایک آسان سا
علاج ہے۔ کایا پلٹ نسخہ۔ آزمائش شرط ہے کہ مردوں
کو گھر میں بند کیا جائے۔ جیسے عورتیں پہلے گھروں میں
مقید تھیں اب مرد مقید ہوں گے۔ بالکل جیسے کو تیسا۔
جیسی کرنی ویسی بھرنی ـــ اب گھر کے اندر مرد ہوں گے
گھر کے باہر عورتیں ـــ گھر کا سارا کام کاج مردوں
کے سپرد ہوگا۔ ہانڈی چولھا۔ برتن کی صفائی۔ کپڑوں
کی دھلائی، جھاڑو پونچھ سب کچھ مردوں کے سپرد ہوگا۔
اپنے کئے کی سزا بھگتیں نہ عورتوں کو چھیڑتے نہ یہ قید
بامشقت کی سزا ملتی پھر چکی چلاتے ہوئے حسرت کا یہ
شعر گنگناتے رہیں گے

ہے مشق سخن جاری، چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

باہر کا جو حال ہوگا وہ ظاہر ہے
سارا نظام عورتوں کے سپرد ہوگا۔ پولس۔ فوج،
پارلیمنٹ، وزارت، عدالت، سفارت، آفس،
شاپ، فیکٹری مل، کاشت کاری، باغبانی، نگہبانی۔
ـــ ہر فیلڈ میں عورتوں کا راج ہوگا۔ مرد کہیں دکھائی
نہ دیں گے۔

مگر مردوں سے ایک خطرہ ضرور رہیگا۔
باہر تاک جھانک کرتے رہیں گے جیسے عورتیں کرتی
تھیں۔ یہاں تک تو غنیمت ہے مگر کوئی عورت
کھڑکی کے پاس سے گزر رہی ہوگی تو یہ آوازیں
کسیں گے، سیٹیاں بجا بجا کر عورتوں کو تنگ کریں گے
پھر انکی رپورٹیں عورتوں کی پولس اسٹیشن میں ہوگی۔
زنانہ پولس انہیں گرفتار کرنے آئے گی اور تماشہ ہوگا۔
تب مردوں کیلئے یہ تجویز ہوگا کہ انہیں ایسا انجکشن دیا
جائے کہ یہ مردانگی بھول جائیں ـــ مگر ایک فکر دامن گیر
ہوگی کہ نسل انسانی کا کیا ہوگا؟؟؟ ـــ ٭٭ باقی آئندہ

حمد

محمد اعظم شہاب گدگمبوری

★

اے خدائے دوجہاں — اے بے نیاز و برتراں
ہوگا تیرا ثانی کہاں — کیا ہوگا تجھ سا رازداں
کیا انس ہو کیا طائراں — کیا مور ہو کیا واحشاں
ہر اک کو بخشی جسم وجاں — سب پہ تیری قدرت عیاں
یہ سب زمین و آسماں :: ہیں تیری وحدت کے نشاں
اے خدائے دوجہاں :: اے بے نیاز و برتراں

ہر منظرِ دیدہ میں تو — جلوہ تیرا ہر رنگ و بو
گونجے صدا یہ کو بہ کو — کوئی نہیں بس تو ہی تو
ہے شئے تیری صنعت کی رو — تیرے کرم سے با وضو
طراحی و نقاشی تو — تیری جھلک ہر چار سو
ڈھونڈھی عقل تجھکو جہاں :: تو مل گیا اس کو وہاں
اے خدائے دوجہاں :: اے بے نیاز و برتراں

پیدا کیا ہے گلستاں — ڈالی ردائے رونقاں
یوں گل کھلائے خوشنماں — نغمہ سرائے بلبلاں
جھکتی یہ شاخِ نعمتاں — کھلتی یہ شیر ذائقاں
یوں رنگ زیبا طائراں — مدحت سرائے چہچہاں
ہے شکر تیرا بیکراں :: کیا حمد ہو تیرا بیاں
اے خدائے دوجہاں :: اے بے نیاز و برتراں

پیدا کیا ہے جن و بشر — حور و ملائک نور و نظر
چمکے ہوئے یہ شمس و قمر — دکھتے ہوئے یہ برّ و بحر
زیرِ تبسم شام و سحر — آتے ہوئے یہ لیل و نہر
کھڑے کئے ہیں کوہ و شجر — تو نے بنایا سنگ و ثمر
قادرِ مطلق تو بہاں :: خالق ہے تو ارض و سماں
اے خدائے دوجہاں :: اے بے نیاز و برتراں

یہ سوچ لے الفت کی راہوں کا جو راہی ہے
ہر گام مصیبت ہے۔ ہر گام تباہی ہے

یہ دور عجب آیا انصاف بھلا کیا ہو
راشی کی عدالت میں پیسوں کی گواہی ہے

قسمت کے اجالوں پر اترا ؤ نہ تم اتنا
اس اجلی مسرت میں اک غم کی سیاہی ہے

ڈاکو سے نمٹنے کو مجمع تو بڑھا لیکن
ہر فرد سہم اٹھا دیکھا جو سپاہی ہے

سولی پہ بھی اے لوگو حق بات کہی ہم نے
منصور کے مذہب کی ہر رسم نباہی ہے

تعمیر ہی بنتی ہے تخریب کا باعث بھی
محلوں تب سے اے مونس کٹیا کی تباہی ہے

○ مونس اعظمی

غزلیں

ملنے کے لئے کیوں کوئی تیار نہیں ہے
لگتا ہے میرے پیار کا اقرار نہیں ہے

ہم خوب سمجھتے ہیں کہ انکار نہیں ہے
ہونٹوں پہ مگر جنبش اقرار نہیں ہے

ہم ایسے گنہگار ہیں جن کی نہیں بخشش
جنت میں کوئی جانے کا حقدار نہیں ہے

رہتا ہوں محبت سے میں یاروں کے دلوں میں
کہنے کو مرا شہر میں گھر بار نہیں ہے

بڑھ چڑھ کے سبھی بول رہے ہیں سر محفل
سچ یہ ہے کوئی صاحب کردار نہیں ہے

جینے سے ہر اک شخص پریشان ہے اے حق
مرنے کو مگر کوئی بھی تیار نہیں ہے

○ حق سارودی۔ مالونی

نقش کوکن۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ــــــ عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ــ
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

سرشتِ انساں

حنیفہ پرکار

آج صبح سے اس کی چھب ہی نرالی ہے۔ ایک روز پہلے جب وہ سو کر اٹھا تھا تو حسبِ معمول ذہن اتنا پراگندہ تھا کہ کوئی ڈھنگ کی سوچ دماغ میں سما ہی تھی۔ آج بھی بچے ایک ایک ٹوسٹ بغیر دودھ کی چائے میں بھگو کر حلق سے اتار کر اسکول گئے ہوں گے۔ آج بھی دوپہر میں کھانے کا نام پر انہیں روٹی اور چٹنی یا اچار ملے گا آج بھی میں اپنا اکلوتا بہترین شرٹ پینٹ پہن کر تلاشِ روزگار میں جوتیاں چٹخاتا پھروں گا اور ہر بار کی طرح شام کو نامراد واپس آکر بستر کا ہو جاؤں گا۔ آج بھی بیگم مصلّے بچھائے دن کا بیشتر حصہ نمازوں اور دعاؤں میں گزاریں گی۔ آخر ان نمازوں کی پابندی اور دعاؤں کے لئے اشک باری سے اُسے کیا حاصل ہوتا ہے؟ پروردگار اس پر کتنا مہربان رہا ہے۔ اتنا کہ پچھلے دو سال سے میں بے روزگاری کا عذاب جھیل رہا ہوں بچے دن بدن لاغر ہوتے جا رہے ہیں اور وہ اوپر والا تماشائی بنا ہوا ہے۔ اس بات پر بیگم کے ساتھ اس کی اکثر جھڑپ ہو جاتی۔ بیگم بڑی صابر عورت تھی۔ آج تک کسی نے اسے زندگی سے بے زار اور عسرت سے خوفزدہ نہیں دیکھا تھا۔

دو سال پہلے ان کی گزر بسر کا وسیلہ موجود تھا۔ وہ ایک آفس میں اچھی پوسٹ پر ملازم تھا مگر بُرا ہو تقدیر کا۔ ایک دن ایسی گرما گرمی ہوئی کہ باس نے کھڑے کھڑے اس کا روزگار چھین لیا۔ اس نے بھی منت نہیں کی۔ سوچا، بہت نوکریاں مل جائیں گی۔ مگر دو سال سے ان گنت عرضیاں لکھ لکھ کر اور بے شمار انٹرویوز دے دے کر اب وہ حد درجہ مایوس ہو چکا ہے۔ جمع پونجی ختم ہو چکی ہے۔ گزر اوقات کا واحد ذریعہ وہ چند ٹیوشن ہیں جو بعد مشکل بیگم کو ملی ہیں۔ ان چند سو روپے میں چار افراد کا گزارہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مگر آج صبح سے اس کی چھب ہی نرالی ہے۔ علی الصبح اس نے برسوں بعد فجر کی نماز وہ بھی باجماعت ادا کی۔ جس کا ارادہ وہ رات کو ہی باندھ کر سویا تھا یہی نہیں۔ رات کو شرماتے جھجکتے بیگم سے سیکھ کر سونے کی دعا۔ کچھ سورتیں اور کچھ کلمے بھی پڑھ لئے تھے۔ یہ سب اس لئے نہیں ہوا تھا کہ اس پر بیگم کی عرصۂ دراز سے جاری نصیحتوں اور ہدایتوں کا اثر ہو گیا تھا۔ اصل بات یہ تھی کہ وہ دو سال سے بے روزگاری اور اس سے لاحق ان گنت مسائل سے اس قدر بے زار و لاچار ہو گیا تھا کہ آخرکار اس نے ٹھان لی کہ میں بھی اس رب کے در پر جبیں جھکا کر دیکھوں "جو خدا میری ایک پر وین قسم کی۔ بیگم کی عرصے سے پھیلی ہوئی جھولی میں کچھ نہیں ظاہر کیا؟ بھلا مجھ دہریئے کو کس قطار میں شمار کرے گا۔" اس نے خیال ظاہر کیا مگر بیگم کے خیال میں یہ اس کی منفی سوچ ہے۔

آپ اس سے ایک بار صدقِ دل سے مانگ کر تو دیکھیں ممکن ہے وہ اسی انتظار میں ہو۔ پس یہ سنتے ہی اس نے خدا کو راضی کر کے اس سے خود طلب کرنے کی ٹھان لی اور حقیقتاً اس کے قلب و جگر میں

میں طمانیت سی در آئی صبح ناشتہ اس نے خلافِ معمول بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کیا۔ آج اس نے ٹوسٹ بنا دودھ کی چائے میں کھلائے جانے پر رنج محسوس نہیں کیا۔ اس کے برعکس بچوں کو تلقین کی کہ ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ نہ ہی وہ اس بات پر بیگم پر برسا کہ بچوں کو تیار کرنے میں اس نے اس کا نہانے کا پانی تیار نہیں کیا حالانکہ آج اسے پھر انٹرویو دینے جانا تھا۔ بلکہ یہ سب تیاری جو اس نے رات سے شروع کر رکھی تھی اسی لئے تو تھی۔ اسے ہر حال میں خدا کو راضی کرنا تھا۔ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما کر وہ مولا کے نزدیک ایک موزوں نوکری کا مستحق بننا چاہتا تھا۔

ہر ممکن اچھے کام کی انجام دہی کے اس نے انٹرویو کے لئے رختِ سفر باندھا۔ بیگم نے ڈھیروں دعاؤں کے جلو میں اسے روانہ کیا، ہاں گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنے کبھی نہ بھولا۔ بایاں پاؤں باہر نکالتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا۔ ریلوے اسٹیشن پہنچنے تک وہ مختلف تسبیحات کا ورد کرتا رہا۔ نگاہ کسی شریف النفس کی طرح نیچی رکھی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی پر ایسی ویسی نظریں ڈالنے کا عادی تھا۔ بس آج اسے زیادہ سے زیادہ خدا کا قرب حاصل کرنا تھا۔

ریلوے ٹکٹ کے لئے طول طویل قطاریں دیکھ کر بیشتر مسافر مضطرب نظر آ رہے تھے بار بار آستین کھسکا کر اپنی گھڑیوں پر نظر دوڑا رہے تھے۔ مگر وہ صبر و تحمل سے کام لئے کھڑا رہا جبکہ اس کا آفس میں وقت پر پہنچنا بہت ضروری تھا۔ ٹرین میں سوار ہونے میں اس نے ان تمام لوگوں کی مدد کی جو آگے پیچھے ڈبے نقش کو کر

کی طرف بھاگ رہے تھے۔ نتیجتاً اسے ٹرین میں سوار ہونے کے لئے دس قدم دوڑنا پڑا۔ بمشکل پانچ اسٹاپ کے بعد اسے بیٹھنے کی جگہ ملی۔ ابھی وہ اپنی ٹانگوں کی تھکن دور بھی نہ کر پایا تھا کہ نظر ان بڑے میاں پر پڑی جو سیٹ کا ایک کونہ بمشکل تمام تھامے ادھر ادھر جھول رہے تھے۔ اسے فوراً اپنے کھاتے میں ایک اور نیکی جمع کرنے کا موقع نظر آیا۔ اور اگلے ہی لمحے لوگوں نے بڑے میاں کو بیٹھا اور اسے کھڑا پایا۔

ٹرین سے رکشہ اور رکشہ سے انٹرویو کے آفس تک پانچ بھکاریوں پر اس نے ریزگاری کی دولت لٹائی اور آفس کے دروازے میں یہ دعا کرتے ہوئے داخل ہوا۔ "مولا، میں نے اتنے سارے اچھے کام تجھ سے معاوضے کی طلب میں نہیں کئے مگر مجھے آج کی نوکری ضرور عنایت فرما دینا۔"

ریاض شیخ! نام پکارا گیا، انٹرویو ہوا۔ اور اگلے چند روز بعد اس کا انتخاب ہو گیا۔ اس دوران وہ بلاناغہ نمازیں پڑھتا رہا۔ حتی المقدور دوسری نیکیاں بھی سمیٹتا رہا۔ جس دن اسے تقرری لیٹر ملا اس رات وہ انتہائی سکون کی نیند سویا ایسا سویا کہ سوتے وقت دعا پڑھنا بھول گیا۔ صبح کی نماز پڑھنے سے رہ گئی۔ حتیٰ کہ صبح اٹھ کر اسے قلق بھی نہ ہوا۔ ناشتے پہ بیگم کو خفا خفا پایا۔ اس نے بے شرمی سے کہا۔ "کیا ہو گیا بیگم۔ ایک آدھ نماز رہ گئی تو کون سا غضب ہو گیا۔ بن جائے گی عادت رفتہ رفتہ" اور بیگم نے فرطِ غم سے منہ پھیر لیا۔

بہر کیف، آفس پہنچا تو عجب صورت حال کو سامنے پایا۔ اس کو عطا کردہ سیٹ پر کوئی اور براجمان ہو چکا تھا۔ وہ لال بھبوکا ہو کر سکریٹری کے پاس پہنچا اس نے یہ عذرِ لنگ پیش کیا کہ ریاض نام کے دو آدمی اس

روز امیدوار تھے باس نے ریاض احمد صدیقی کو منتخب
کیا۔ سکریٹری کی کرمفرمائی سے ریاض شیخ کا پتہ لکھا گیا
اس سلسلے میں معذرتی لیٹر اسے بھیجا گیا تھا جو مصلحت
خداوندی سے اسے موصول نہیں ہوا تھا۔

وہ ناکام ونامراد کندھے جھکائے گھر کی طرف
ہولیا۔ شدت شرم سے یہ سوچتے ہوئے کہ کس کس سے
منہ چھپاؤں۔ اوپر والے سے، بیگم سے یا اپنے
آپ سے؟؟

اپنی ذات کا جائزہ لیجیے

کتنے دن تک پانی پئے بغیر رہ سکتے ہیں؟
کتنے دن تک بغیر کچھ کھائے رہ سکتے ہیں؟
کتنے دن تک بغیر بات کیے رہ سکتے ہیں؟
کیا کبھی بغیر سحری کے روزہ رکھا ہے؟
کبھی اپنے غصے پر فوراً قابو پایا ہے؟
کبھی کسی غریب مسکین کو اتنی خیرات دی ہے کہ اس کو دن بھر بھیک مانگنا نہ پڑی ہو؟
آپ نے ثواب جاریہ کی خاطر کچھ کام کیے ہیں؟
آپ اپنے ارادوں میں، اپنے اصولوں کے پکے ہیں یا ڈگمگاتے ہیں؟
اب تک کی زندگی میں کون سی بڑی ذمہ داری نبھائی ہے؟
خیرات کرتے وقت ہچکچاتے ہیں یا صدق دل سے دیتے ہیں؟
اپنی تعریف خود کرتے ہیں یا دوسرے سے کراتے ہیں؟
کبھی کسی انسان کی حادثے میں جان بچائی ہے؟
کتنے منٹ تک اپنی سانس کو روک سکتے ہیں؟
رات کو کتنے بجے تک جاگ سکتے ہیں؟
ثواب سے بے نیاز ہو کر کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے دوسروں کو فیض پہنچا ہے؟
کبھی کسی جھگڑے کو مٹا کر دونوں کی آپس میں صلح صفائی کرائی ہے؟
کسی غیر قوم کے سامنے اسلام کی دعوت دے کر اسے اپنے مذہب میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے؟
کبھی آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو آپ معافی مانگتے ہیں؟
آپ سے دوسرے دل کو فیض پہنچے اس کے لئے آپ کیا کرتے ہیں؟
آپ میں کون سے گن اچھے ہیں جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کرتے ہیں؟

یوسف احمد سارنگ واجبے (رتناگری)

سٹیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر:- غلام دستگیر پرکار
فیکٹری:- وجے انڈسٹریل اسٹیٹ آئی۔ بی۔ پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ) بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:-

غزلیں

از: محمد عبدالغفور رسائی۔ ورنٹھلوی

سمجھا ہے کوئی اپنے خیالات آج تک
بتلائے کیسے صورتِ حالات آج تک
کیا آرزوئے دل تھی جو باوصف اضطراب
نوکِ زباں نہ ہو سکی وہ بات آج تک
حاوی رہے ہیں عقل پہ جذبات آج تک
بدلی نہیں ہے صورتِ حالات آج تک
پہلے کے اجتہاد ہیں دیکھو جو غور سے
کہتے ہیں جن کو لوگ روایات آج تک
ملتے ہیں داستانوں سے پیغام جاں فزا
کہتے رہے ہیں جن کو خرافات آج تک
ساقی خدا کی ذات پہ اٹھتے ہیں سو سوال
ملنے لگے ہیں ایسے نشانات آج تک

سیمن نیر

آنسو! آنکھ کی دہلیز پہ آیا نہ کرو
گھر کے حالات زمانے کو بتایا نہ کرو
لوگ صحن میں نمک لے کے پھرا کرتے ہیں
زخم تم اپنے کسی کو بھی دکھایا نہ کرو
سانپ خوشبو کے احاطے میں بسا کرتے ہیں
پھول کے پیڑ تم آنگن میں لگایا نہ کرو
پیاس کی تپتی ہوئی ریت پہ چلنے دو مجھے
آس کے بادلو! سر پہ میرے سایہ نہ کرو
ہاتھ آئے اسی لمحے کو غنیمت جانو
اپنی پلکوں پہ حسیں خواب سجایا نہ کرو
آج کے دور کا پیغام یہی ہے ماہر
کوئی گر جائے تو بھولے سے اٹھایا نہ کرو

قاضی سعید کوثر

اوج پر میرے جنوں کا بانکپن آیا تو ہے
ایک پتھر دل کو دلداری کا فن آیا تو ہے
دیکھنا یہ ہے کہ انداز وفا کب تک رہے
مرحبا کانٹوں میں پھولوں کا چلن آیا تو ہے
رنگ لا کر ہی رہی پابندیٔ فکر و نظر
قوم کے حصے میں بیداری کا دھن آیا تو ہے
دیکھنا ہے غنچہ و گل کیلئے ہوتا ہے کیا
آج زیرِ بحث پھر ذکرِ چمن آیا تو ہے
بات تو جب ہے جنوں کی آبرو باقی رہے
شان سے دیوانہ سوئے انجمن آیا تو ہے
ہر قدم میرا بنا ہے سنگِ میل انقلاب
کام میرے یوں میرا دیوانہ پن آیا تو ہے
پھر بھی ہوگا کچھ نہ کچھ تعمیرِ گلشن کے لئے
لیکے گلشن میں کنول زخمی بدن آیا تو ہے

محمد خان الطاف حسین غوری

بذوقِ فطرتِ رنگین مبتلا کر درد و حرماں کو
مزاج و طنز سے پرکھا سخن فہم و سخنداں کو
نہ دیکھا باپ نے جس کے کبھی ہستی کے طوفاں کو
وہ چاہتا ہے کہ دیکھے بھیس میں انساں کے شیطاں کو
اگر سمجھا تو سمجھا میں اس ہستی کے عنواں کو
کرنا چوں مغربی دھن پر لئے اک حسن عریاں کو
بہت تقوی گزاروں میں بھی دیکھا میں نے شیطاں کو
فراہم کر رہا ہوں اس لئے اجزائے ایماں کو
بڑا ہی معتقد ثابت موالستی کا مجھڈ بھونچا
چرا کر لے گیا کم بخت گھر سے میرے دیواں کو
یہ دنیا جائے عبرت ہے جو اچھی بات ہے لے لو
زمانہ بیچ دیتا ہے یہاں پر دین و ایماں کو
وجود آدمیت میں کہاں تم بھی ملے پھکڑ
بہت جانچا ہے میں نے معنوی پہلو سے انساں کو

قاضی فراز احسن

سرائے فانی

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ بلخ کے بادشاہ تھے۔ ایک روز وہ اپنے دربار خاص میں بیٹھے تھے معاً ایک اجنبی بے باکی کے ساتھ دربار میں آیا اور پوچھنے لگا۔ کیا میں اس سرائے میں ایک روز ٹھہر سکتا ہوں۔ حضرت ابراہیمؒ کو سخت غصہ آیا وہ بولے۔ یہ سرائے نہیں ہے۔ یہ شاہی محل ہے۔ اجنبی نے مسکرا کر کہا تم سے پہلے اس محل میں کون تھا؟ میرا باپ، ان سے پہلے کون رہتا تھا۔ "میرا دادا"۔ تمہارے دادا سے پہلے "میرا پردادا" اور اب تمہارے بعد یہاں کون رہے گا؟ میرا بیٹا۔ حضرت ابراہیمؒ نے جواب دیا۔ اس شخص نے کہا، جس جگہ اتنے آدمی آ کر چلے گئے۔ کیا اسے محل کہنا چاہیئے۔ یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ تخت سے اتر کر اس کے پیچھے لپکے مگر وہ پلٹ کر نہیں آیا۔

انسان فانی

مشہور عالم فرانسیسی مفکر، سارتر ایک باعمل عالم تھا۔ ۱۹۳۹ء میں جب جرمنی اور فرانس میں جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ فرانس حق پر تھا اس لئے سارتر فرانس کی فوج میں شامل ہو گیا تھا۔ وہ جنگی قیدی بنا اسے نو ماہ تک بے بسی کی قید بھگتنی پڑی۔ اس نے بی بی سی کو انٹرویو میں بتایا۔ ہم اتنے آزاد کبھی نہیں تھے جتنے جرمنی کے قید کے زمانے میں تھے۔ ہر روز ہماری توہین کی جاتی۔ ہم کو ہر ستم چپ چاپ سہنا پڑتا۔ ستم گر یہ توقع رکھتے تھے کہ ہم یہ سب قبول کر لیں گے۔ مگر ہم اپنے صحیح خیال ہی کو اپنی فتح سمجھ کر جی رہے تھے۔ ہمارا ہر وقت تمسخر کھیلا جاتا تھا۔ انہی صبر آزما حالات نے ہمارے لئے ممکن بنا دیا تھا کہ ہم پُرجوش رہیں۔ اور اپنے مقدر کے طور پر سب کچھ قبول کریں۔ اور سمجھیں کہ انسان فانی ہے۔

نفس کو تسکین

اقدار و آداب

خلیفہ ثانی فاروق اعظمؓ ایک گشت پر تھے۔ ایک گھر سے انہیں گانے کی آواز سنائی دی۔ حضرت فاروق اعظمؓ پچھواڑے کی دیوار سے گھر میں کود گئے۔

گھر میں ایک مرد زمین پر بیٹھا تھا۔ اس کے پہلو میں ایک عورت تھی۔ قریب ہی شراب رکھی تھی۔ حضرت فاروقؓ اعظم نے کہا۔ اے شخص کیا تو یہ سمجھتا ہے۔ ان گناہوں کے باوجود اللہ تیری پردہ پوشی کرے گا۔ تو سزا کا مستحق ہے اس شخص نے کہا۔ یا امیر المومنین! سزا دینے میں جلدی نہ کریں۔ میں نے اگر ایک گناہ کیا ہے تو آپؓ نے تین گناہ کئے ہیں۔

پہلا گناہ: اللہ کہتا ہے کسی کی ٹوہ میں نہ رہا کرو

...میری نوہ میں تھے۔ دوسرا گناہ آپ بغیر اجازت کے دروازے سے داخل ہوئے یہ عمل گناہ تھا تیسرا گناہ۔ آپ میری اجازت کے بغیر خلوت میں آئے۔ آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

حضرت فاروق اعظم پر خوف طاری ہوگیا۔

مایاجال

ولی صفت حضرت حاتم اصمؒ کے متعلق مشہور تھا کہ وہ بہرے ہیں

ایک روزان کے قریب ایک مکھی مکڑی کے جال میں پھنس گئی اور بھنبھنا نے لگی۔ حضرت حاتم بن اصمؒ نے دیکھا اور فرمایا۔ لالچی مکھی! ہر جگہ شکر و شہد و قند نہیں ہوتا بہت سے گوشوں میں پھندے اور جال بھی ہوتے ہیں۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا۔ آپ تو گراں گوش ہیں۔ مکھی کی بھنبھناہٹ کیسے سن لی۔ آپ نے فرمایا۔ بھائی۔ میں حقیقتاً بہرا نہیں ہوں۔ لیکن بہرا بنا رہتا ہوں تاکہ لوگ بے باکی سے ساتھ میرے سامنے ہی میرے عیب بیان کرتے رہیں۔ تاکہ میں اپنے عیبوں پر قابو پا سکوں۔

مرنے کا حق

فرانس میں ستمبر ۱۹۸۲ء میں ایک کتاب چھپی ہے جس کا عنوان ہے "خودکشی کے طریقے" اس میں خودکشی کے بہت سارے طریقے بتائے گئے ہیں۔ صرف دو مہینوں میں اس کتاب کی پچاس ہزار کاپیاں فروخت ہوئیں۔ جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس کے بعد خودکشی کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔ جہاں خودکشی کرنے والوں کے قریب یہ کتاب پڑی ہوئی ملی۔

کتاب کے پبلشر نے کہا کہ اسے کوئی افسوس نہیں ہے۔ خودکشی تو انسان کا جائز حق ہے۔

نقش کوکن

عبرت کیلئے...

گذشتہ دنوں "مغربی جرمنی" دریائے رائن کے کنارے ایک ہوٹل کی بنیاد کے لئے جب کھدائی کی گئی۔ تو چوتھی صدی عیسوی کا رومن دریائی بیڑہ دریافت ہوا۔ آٹھ سے سولہ میٹر طویل کشتیاں اور جہاز مٹی میں دفن ملے جن کا وزن پچاس ٹن تک تھا۔ ان کی تعداد گیارہ تھی۔ لکڑی کے سائنسی تجربہ اور تجزیئے سے معلوم ہوا کہ یہ کشتیاں، شہنشاہ "ویلین ٹائن" کے عہد میں بنائی گئی تھیں۔

جب رومن "یوٹان" حملہ آوروں کو پرے ڈھکیلنے کی آخری کوشش کر رہے تھے۔ آخر کار ۴۰۶ء میں میسنر کے مقام پر تعینات رومن سپاہ نے "یوٹان" لشکر کے آگے ہتھیار ڈال دیا۔ اسی جنگ میں رومن بیڑہ غرق دریا ہوگیا تھا۔

نیاسال

کوثر انصاری (کیبٹی)

نیا سال آیا، نئے گیت گاؤ
محبت کا پیغام سب کو سناؤ
نئے عزم اور حوصلے لیکے اٹھو
نئے جوش اور ولولے کے اٹھو
نہ چھوڑو کوئی کام اپنا ادھورا
جو کرنا ہے کل۔ آج ہی کر لو پورا
بہت جی لگا کر لکھو اور پڑھو بھی
ترقی کی راہوں پہ آگے بڑھو بھی
بیکار ہو کوئی پل، کوئی لمحہ
کرو ان سے جتنا بھی ہو استفادہ
کرو کام ایسے کہ ہو نیک نامی
ملے تم کو دنیا میں شہرت دوامی
رہو تم ہمیشہ ہی خوش حال بچو!
مبارک ہو سب کو نیا سال، بچو!

مزاحیہ مشاعرہ

۲۶ جنوری اور ۱۵ اگست کے موقع پر پرائمری اور سیکنڈری اسکول کے طلبار وطالبات تفریحی پروگرام پیش کرتے ہیں اس موقع پر یہ مزاحیہ مشاعرہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

از: عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

اناؤنسر: خواتین وحضرات: السلام علیکم۔ آپ لوگوں کی تشریف آوری کا شکریہ۔ آج اس مشاعرے کو سننے کی خاطر آپ دور دراز سے تشریف لائے ہیں اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ آپ تقریر سننے کے موڈ میں نہیں ہیں اس لئے میں اپنی تقریر کو مختصر کرتے ہوئے مشاعرے کا آغاز کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ مشاعرے کا آغاز جاندار ہو اس لئے میں محترمہ نزاکت بھوپالی کو دعوت دیتا ہوں۔ ماشاءاللہ محترمہ اپنے تخلص نزاکت کے بالکل مترادف ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ کو نظرِ بد سے بچائے اور انکی صحت بنا رہے۔ آمین۔ تو آیئے سنتے ہیں محترمہ نزاکت بھوپالی کو (محترمہ نزاکت موٹی اور گول مٹول ہیں)

نزاکت بھوپالی:

کیوں میرے جسم کو بے ڈیل ڈول کہتے ہو
ہنسی مذاق میں یہ کیا فضول کہتے ہو
عقل بھی ساتھ ہے ہوش حواس ہیں قائم
گناہ کر کے جوانی کی بھول کہتے ہو
تمہارے ذوق کی دوں داد یا کروں ماتم
حسیں گلاب کو گوبھی کا پھول کہتے ہو
ادب سے لیں گے سبھی نام ایک دن اس کا
جسے تم آج اک لڑکی فضول کہتے ہو
جو میرے نام سے واقف ہیں کانپ جاتے ہیں
میں اک پہاڑ ہوں کیوں مجھ کو ڈھول کہتے ہو

اناؤنسر: بہت خوب۔ محترمہ نزاکت بھوپالی نے اپنی صحت کی طرح وزن دار اور جاندار شاعری کی ہے:

تمہارے ذوق کی دوں داد یا کروں ماتم
حسیں گلاب کو گوبھی کا پھول کہتے ہو

واقعی یہ زیادتی ہے محترمہ کے ساتھ۔ ماشاءاللہ بہت مناسب بات کہی ہے نزاکت صاحبہ نے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ اب مشاعرے کی شمع جناب کٹ پٹ مرادآبادی کے سامنے ہے۔ سامعین آپ بخوبی جانتے ہیں کہ شاعر کے لئے سب سے بڑا انعام اس کی تعریف ہوتی ہے تو بھئی ذرا داد دینے میں آپ کنجوسی نہ دکھائیں۔ خوب داد دیں۔ یوں تو مشاعرے میں تالیاں اور سیٹیاں بجانا معیوب سمجھا جاتا ہے مگر یہاں آپ لوگوں کو اجازت ہے۔ جتنی زیادہ تالیاں اور سیٹیاں ہوں گی شاعر اتنا ہی جھوم جھوم کر کلام سنائے گا۔ تو آیئے سنتے ہیں جناب کٹ پٹ مرادآبادی کو۔

…مرادآبادی :

بیٹی کا کل خط آیا ہے میکے آنے والی ہے
ساتھ میں اپنے بوڑھے ساس سسر کو لانیوالی ہے
ساتھ میں لیکر آئیگی وہ دیور کے بارہ بچے
دیور دیورانی بھی پھر آجائیں گے ان کے پیچھے
لکھتی ہے کہ پڑوس کی خالہ کا دل للچایا ہے
وہ بھی آنے والی ہے خالو بھی آنے والا ہے
پتہ چلا جب بڑی نند کو وہ بھی یہ ضد کر بیٹھی
میں تو بھابھی کے گھر جاؤں گی لے کر اپنی بیٹی
ساس سسر کے دانت نہیں ہیں پھر بھی کھائینگے بوٹی
عمر ہے اسی سال مگر ہے شوق کہ دیکھیں گے ٹی وی
دیور کے بچے کیا ہیں بس ایک قیامت آتی ہے
مار پیٹ میں نمبر ون ہر چیز کی شامت آتی ہے
بڑی نند کے ٹھاٹھ نرالے جیسے کہ مہارانی ہو
دوپہر مانگے مرغ مسلّم رات کو بریانی ہو
کیسے کیسے لوگ ہیں میری بیٹی کے سسرال میں
بیٹی دیکر گویا میں تو پھنس گیا ان کے جال میں
ایک ماہ تعطیل گذاریں گے یہ لوگ ہمارے گھر
سوچ رہا ہوں خود ہی کیوں نہ جاؤں گھر سے بھاگ کر

اناؤنسر : واہ بھئی واہ۔ کٹ پٹ مرادآبادی نے سامعین کو محظوظ کر دیا۔ اب پتہ چلا کہ مشاعرے کا دعوت نامہ ملتے ہی وہ فوراً یہاں کیوں تشریف لائے۔ اب باری ہے جھُن جھُن پٹیالوی کی۔ جھُن جھُن پٹیالوی صاحب ہر وقت اپنے آپ میں مست رہتے ہیں آپ نے خود دیکھا ہوگا کہ وہ کس طرح ہر شعر کی داد دے رہے تھے اب تشریف لاتے جناب جھُن جھُن پٹیالوی

نقش کہن

جھن جھن پٹیالوی :

مہنگائی نے بھیا ہم کو کیا کیا دن دکھلائے ہیں
اکثر بھوکے پیٹ ہی سوئے تو کبھی چنے کھائے ہیں
مچھلی کے کیا بھاؤ بڑھے ہیں جیسے کوئی سونا ہو
خالی کر دو پاکٹ اپنا اگر پاپلیٹ لینا ہو
گھی اور تیل پیاز و لہسن مہنگے ہو گئے ہیں جب سے
پانی سے تڑکا دے کر بیگم نے پکایا ہے تب سے
ہوٹل میں جانا بھی اب تو اپنے نصیب میں نہ ہو
چائے ملے دو روپئے کی تو جوس ملے دس روپئے کو
آج بھکاری گلی گلی میں لگا رہا ہے یہی صدا
دس روپئے کا سوال ہے بابا جو دیگا اسکا ہو بھلا
تنخواہ جب گھر میں آتی ہے بس ایک ہفتے میں غائب
کیسے پھر گاڑی چلتی ہے کیا بتلائیں ہم صاحب
جب کوئی بیمار ہو گھر میں دوا کہاں سے لائیں ہم
سردی زکام ہو یا سر درد کاڑھا سب کو پلائیں ہم
مہنگائی نے توڑ کے رکھ دی کمر غریبوں کی لوگو
بنتی ہے سرکار سے میری سوچو سوچو کچھ سوچو

اناؤنسر : آج بھکاری گلی گلی میں لگا رہا ہے صدا
دس روپئے کا سوال ہے بابا جو دیگا اسکا ہو بھلا

صاحبان ! دس پیسے سے دس روپئے مانگنے کی جب فقیر کو نوبت آئی تو سوچیئے کہ مہنگائی کا اس سے اچھا نقشہ اور کیا کھینچا جا سکتا ہے۔ جناب جھُن جھُن پٹیالوی نے قلم توڑ کے رکھدیا۔ سامعین اب باری ہے جناب توڑ پھوڑ بریلوی کی۔ آپ لوگ ایک بات دھیان میں رکھئے اگر آپ نے ان کے اشعار پر داد نہ دی تو پھر یہ واقعی یہاں توڑ پھوڑ دیں گے

←

توڑ پھوڑ بریلوی:

ہم نے بھی اک شادی دیکھی
شادی کیا بربادی دیکھی

مہندی لیکر آئی سکھیاں ⁂ تھالی سجا کے لائی سکھیاں
ایک سے ایک سجی دلہن سی ⁂ گویا ان کی ہی شادی تھی
مہندی کے گیتوں کی سرگم ⁂ ناچے بانو گائے شبنم
بے سُرتال کا راگ الاپے ⁂ چار بجے تک سب تھے جاگے
دولہا بیٹھا اونگھ رہا تھا ⁂ ماتھا اس کا گھوم رہا تھا

ہم نے بھی اک شادی دیکھی
شادی کیا بربادی دیکھی

بینڈ تھا کولہاپور سے آیا ⁂ ابو نے بینجو منگوایا
گھوڑی لائے تھے پونہ سے ⁂ ڈانسر آئے تھے تھانہ سے
ڈفلی ناچ دکھانے والے ⁂ بھیّا نے کرلا سے منگائے
ڈھول تاشے والے بھی تھے ⁂ کھیل کراٹے والے بھی تھے
ویڈیو والا بھی آیا تھا ⁂ ڈسکو لائٹ بھی لایا تھا

ہم نے بھی اک شادی دیکھی
شادی کیا بربادی دیکھی

کھانے پر ہم نے لوگوں کا ⁂ توبہ توبہ وہ رَش دیکھا
دو گھنٹے کے بعد ہماری ⁂ کھانے کی جب باری آئی
چاول تھے کچھ کچّے پکّے ⁂ بوٹی کم آلو زیادہ تھے
پھر لوگوں نے شور مچایا ⁂ سالن میں پانی نے ملایا
آدھے بیٹھے ہی گھر کو آئے ⁂ ہم تو بھیّا کھا نہیں پائے

ہم نے بھی اک شادی دیکھی
شادی کیا بربادی دیکھی

اناؤنسر: آج کے مشاعرے میں دور دراز سے شعراء آئے تو بھلا ہم اپنے مقامی شاعر کو کیسے بھول سکتے ہیں؟ تو حضرات اب دل تھام کر بیٹھئے۔ ہمارے مقامی شاعر جناب سر پھرے کوکنی تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا کوکنی شاعری میں اپنا ایک مقام ہے۔ ہر شعر میں دل کو چھو لینے والی بات کہتے ہیں۔ سماعت فرمائیے جناب سر پھرے کوکنی کو۔

سر پھرے کوکنی:

دنیات زو دُکھی ہائے تیاچا دِل دُکھوں نکو
قسمت چو زو مارو تیالا ہرگز ستوں نکو
عزّت کراں زکات نز عزت تُما ملیل
پاپی نظرنی دوسریاچی بائیکاں بگوں نکو
کرنی زنتی بھرنی تُما سگلیا لا پتہ ہائے
دھیانات بات ٹھیوا کُنا ور ہنسوں نکو
تمچیار پن اینار ہائے ماہتار پن اِک دِس
ماہتار یا مانساچی کواں ٹر آڑوں نکو
تبلیغ والے کرتات مشیدیت زواں بیان
مجلس مدُون گپ چپ باہر یلوں نکو

اناؤنسر: اب مشاعرہ اختتام کو پہنچا ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے شعراء حضرات کو خوب سراہا، انکی ہمت افزائی کی۔ اب میں شعراء حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ساتھ والے کمرے میں تشریف لے جائیں۔ وہاں ان کے طعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ اگر کچھ بچ جائے تو پھر آپ صاحبان کو مدعو کیا جائے گا۔

مغلیہ عہد کی چند تعمیرات

(مومن عبدالسلام ۔ نیشولی، کلیان)

تعمیر کرنے والے کا نام	عمارتوں کا نام	تعمیرات کے مقامات
ظہیر الدین محمد بابر	مسجد کابلی باغ	پانی پت میدان ۔ دہلی
جلال الدین محمد اکبر	الہ آباد قلعہ	الہ آباد اترپردیش
اکبر اعظم کی بیوی اناماہم بیگم	مسجد خیر المنازل	دہلی
ہمایوں کی بیوی حمیدہ بیگم	مقبرہ ہمایوں	دہلی
جلال الدین محمد اکبر	آگرہ قلعہ	آگرہ ۔ اترپردیش
جلال الدین محمد اکبر	اکبری مسجد	اجمیر ۔ راجستھان
جلال الدین محمد اکبر	اکبری قلعہ	اجمیر ۔ راجستھان
جلال الدین محمد اکبر	جامع مسجد	فتح پور سیکری ۔ قصبہ اترپردیش
جلال الدین محمد اکبر	بلند دروازہ	فتح پور سیکری ۔ قصبہ اترپردیش
جلال الدین محمد اکبر	پنج محلات	فتح پور سیکری ۔ قصبہ اترپردیش
جلال الدین محمد اکبر	بیربل محل	فتح پوری سیکری ۔ قصبہ اترپردیش
جلال الدین محمد اکبر	آگرہ قلعہ میں واقع جہانگیری محل	آگرہ اترپردیش
نور الدین محمد جہانگیر	مقبرہ اکبر اعظم	قصبہ سکندرہ آگرہ اترپردیش
محمد شہاب الدین شاہجہاں	محل گل آراء	برہانپور ۔ مدھیہ پردیش
محمد شہاب الدین شاہجہاں	شاہجہانی مسجد	اجمیر ۔ راجستھان
محمد شہاب الدین شاہجہاں	شاہجہانی دروازہ	اجمیر ۔ راجستھان
محمد شہاب الدین شاہجہاں	تاج محل	تاج گنج ۔ آگرہ ۔ اترپردیش
محمد شہاب الدین شاہجہاں	سنگ مرمر کی پانچ بارہ دری	اجمیر ۔ راجستھان
محمد شہاب الدین شاہجہاں	لال قلعہ	دہلی
محمد شہاب الدین شاہجہاں	جامع مسجد	دہلی
شاہجہاں کی بیوی اورنگ آبادی بیگم	مسجد اورنگ آبادی	دہلی
شاہجہاں کی بیوی سرہندی بیگم	مسجد لال پتھر	دہلی
شاہجہاں کی بیوی فتحپوری بیگم	مسجد فتحپوری	دہلی
اورنگ زیب عالمگیر	لال قلعہ میں واقع موتی مسجد	دہلی
اورنگ زیب عالمگیر	دولت آباد قلعہ میں واقع بارہ دری	دولت آباد ۔ مہاراشٹر
اورنگ زیب عالمگیر	رابعہ درانی کا مقبرہ	اورنگ آباد مہاراشٹر
اورنگ زیب عالمگیر	ارک قلعہ	اورنگ آباد ۔ مہاراشٹر
زینت النساء بنت عالمگیر	مسجد زینت المساجد	دہلی

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا

از منظور الحسن منظور
ناظم اعلیٰ الجامعۃ الشافعیہ مور بہ

(چیچنیاں اور بوسنیا کے سرفروشوں سے متاثر ہوکر)

حیات مہنگی، ممات سستی ہے کیسا قہر و وبال یارب
کبھی تو آکر ہو ختم آخر، یہ دردِ حزن و ملال یارب
یہ چیچنیا میں عتاب روسی، یہ بوسنیا میں لہو کے دریا
ہر اک خبر ہے عذاب ذہنی ہے کیسا طرزِ رجال یارب
بڑوں نے بخشی نہ بھیک کچھ بھی، پڑے ہیں کشکول سب کے خالی
اگرچہ یو نو (UNO) میں عمر رہے ہیں درازِ دستِ سوال یارب
یہی ہلاکو کے جانشیں ہیں۔ یہی ہیں منصف، یہی ہیں قاتل
تو ہی ہمارا وکیل و یاور، رہے ہمارا خیال یارب
بنے ہیں مشقِ ستم جہاں میں، کہ ہم ہیں پیرو نبی کے تیرے
زباں پہ ہے لا الٰہ اپنی۔ یہی ہے وجہ وبال یارب
دلوں میں سودائے سرفروشی، نظر میں قرآں کی ہے تجلی
یہی تو ہے زادِ راہ اپنی۔ یہی ہے مال و منال یارب
نکل کے بدر و احد سے آگے، یہ سرفروش آئے ہیں یہاں تک
تھکے ہیں سارے ہی آبلا پا۔ تو آکے ان کو سنبھال یارب
چلے ہیں سر سے کفن کو باندھے، صلیب کاندھوں پہ لیکے اپنے
زباں پہ ہے تیرا ذکرِ پیہم، دکھا دے اپنا جلال یارب
کھڑے ہیں دار و رسن کی زد پہ، مگر ہنسی ہے شبھوں کے لب پر
کہ سرفروشی کا عزم راسخ ہے مومنانہ کمال یارب
ہر اک مجاہد یہ جانتا ہے، سوا خدا کے ہے کون اس کا
نہ کوئی ہمدم جہاں میں اپنا، نہ کوئی پرسانِ حال یارب
خمار صہبائے عشق کا ہے کہ زیرِ خنجر بھی کہہ رہے ہیں
لہو سے ہوکر ہی سرخرو اب ملے گا تیرا وصال یارب
ہے تو ہی مشکل کشا ہمارا، ہے تو ہی حامی، کفیل و ناصر
سہارا دے کر کرم کا اپنے ہمیں بھی کر دے نہال یارب
تو مقتدر ہے، تو منتقم ہے، تو خالقِ کل جہاں ہے مولیٰ
عطا ہو صبر و عمل کی قوت کہ ہو گئے ہیں نڈھال یارب

دعا ہے منظورِ ناتواں کی عطا ہو موسیٰ کا عزم ہم کو ڈبو کے فرعون قہرماں کو دکھا دے اپنا جلال یارب

جہدِ مسلسل — تبصرہ

تبصرہ نگار ۔ انجم عباسی

نام کتاب	جہدِ مسلسل (شعری مجموعہ)
شاعر	کلیم یزدانی
قیمت	
ملنے کا پتہ :	کلیم یزدانی، قبرستان روڈ، مومن پورہ ۔ ناگپور ۱۸

کلیم یزدانی 'جہدِ مسلسل' میں اپنے تعارف میں لکھتے ہیں ۔

"جیسا کہ اکتسابِ فن کے لئے کسی نہ کسی استاد کی ضرورت ہوتی ہے ہم نے بھی ملک العلماء الحاج مولانا اکبر علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے روبرو زانوئے ادب تہہ کیا۔ شاعری تو ہم نے برائے نام ہی کی ہے البتہ قبلہ مولانا صاحب سے علم کی دولت حاصل کرتے رہے جس نے ہمیں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خود اعتماد بنا دیا۔

۳۰ ستمبر ۱۹۸۸ء کو مولانا موصوف نے ہمیں فارغ الاصلاح قرار دیا اور ممتاز الناقدین و عمید العروضین کے گراں قدر القابات سے ملقب کیا اور سند سے سرفراز فرمایا ۔"

اور ذیل کے اشعار ان کی بھرپور قابلیت کا پتا دیتے ہیں ۔

ایک غزل کے دو شعر (شعر اور مطلع)

کرب پیشانی پہ لکھا نہیں جاتا لیکن
دل پہ چوٹیں ہوں تو تحریر ابھر آتی ہے

میرے لہجے کا بتاؤ تو کہاں ثانی ہے
ایک دنیا میرے اسلوب کی دیوانی ہے

ہاتھوں کو بنا دیتی ہے جب برگِ حنا سُرخ
کر دیتی ہے رخسار کو پھر شرم و حیا سُرخ

مختصر چہرے پہ ہو کہلائے تل
اور اگر بڑھ جائے تو کہلائے داغ

اب گلے شکوے نہیں کوئی پشیمانی نہیں
قطرۂ اشکِ ندامت داغ سارے دھو گئے

دو وقت کی دو روٹیاں ہم پائیں گے کیسے
اولاد بڑھاپے میں اگر ساتھ نہ دے گی

قارئین کی معلومات کے لئے تحریر ہے کہ یہ مجموعۂ کلام فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش حکومت کے مالی تعاون سے شائع ہوا ہے

'جہدِ مسلسل' میں اس قسم کے اشعار بھی موجود ہیں ۔

راستہ محمد ہیں راستی محمد ہیں
تیرگی دنیا کی روشنی محمد ہیں

ہم نے اپنوں ہی سے کھائے ہیں فریب
ڈرے ہیں اب دیکھ کر پرچھائیاں

دوستوں نے آخرش رسوا کیا
عام کر کے سب مری اچھائیاں

جگمگاتا ہے راستہ میں پڑا
نقشِ پا آئینہ سا لگتا ہے

گوش بر آواز

قارئین کے خطوط کا اقتباس

عباس آدم جلگاؤنکر — نظام پور

نقش کوکن کا ماہ ستمبر ۹۵ء کا شمارہ موصول ہوا۔ ایک ہی نشست میں تمام و کمال پڑھا۔ ترتیب و تدوین خوب رہی جس کے لئے قابل مبارکباد ہیں

سید نظام الدین سعد صاحب کا مضمون کوکن کے طلباء میں ڈراپ آوٹ کا مسئلہ پسند آیا۔ یہ مضمون اہل کوکن کے لئے توجہ کا حامل ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ساگر ملک صاحب کی غزل بھی بہت پسند آئی۔ خدا کرے آپ کے ذرائع نقش کوکن دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ آمین

ابراہیم بغدادی — یو۔ کے

بھیجے ہوئے ترجمے ملے ہونگے۔ اشاعت کا منتظر رہوں گا۔ اکتوبر ۹۵ء کا نقش کوکن خلاف توقع بہت ہی پھیکا رہا (۱)۔ اس پر کئی لوگوں کا اعتراض بھی ہے وجہ یہ کہ اس کوکنی آرگنائزز سے قارئین کو بہت ساری معلومات کی توقع لگی رہتی ہے۔ امید کہ توجہ فرمانے کی کوشش کریں گے۔

(۱) پھیکے سے مراد شکر کی کمی تھی یا نمک کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ تفصیل سے لکھتے تو قارئین کے اعتراض سے بچنے کی ہم ممکنہ کوشش ضرور کریں گے۔ — نقش کوکن ادارہ

مرزا منصور بیگ — گوولکوٹ۔ چپلون

نقش کوکن اردو کا ایک انوکھا پرچہ ہے۔ ہر ماہ رنگا رنگ معلومات اور دلچسپیوں کا خزانہ لے کر منظر عام پر آتا ہے۔ اکتوبر ماہ کا تازہ ترین شمارہ نظر نواز ہوا آپ نئے لکھنے والوں کی ہمت افزائی کرتے ہیں یہ اقدام قابل تعریف ہے۔ میرا پسندیدہ کالم پہلا صفحہ ہے غزلیں اور نظمیں بھی اچھی ہوتی ہیں۔ ایک نیا سلسلہ تراشے خراشے شروع کیا ہے۔ بہت اچھی معلومات ہے پسند آئی۔ ممکن ہو تو کسی دن طوفان نوح اور موسیٰ کا ذکر تفصیل سے کریں عین نوازش ہوگی۔

میری جانب سے سال نو کی آمد پر پیشگی مبارکباد

یونس آدم بندرکر — کیپ ساؤتھ افریقہ

نقش کوکن کا ستمبر ۹۵ء کا شمارہ آج ہی ملا۔ طویل مدت میں یہ میرا دوسرا خط ہے جو کہ میں رسالے کو لکھ رہا ہوں۔ جس "فیچر" نے مجبور کیا وہ ہے مبارک کاپڑی کا پہلا اور آخری صفحہ۔ کئی سال میں نے ان کے صفحات پڑھے اور ان کی کتاب "صبح" بھی خریدی اور یہ کتاب میرے خزانے میں نمایاں موجود ہے۔ ہر صفحہ زندگی کے اہم موضوں پر روشنی ڈالتا ہے اور پڑھنے سے دل پر گہرا اثر پڑتا ہے یہ سلسلہ بند نہ کرنا۔ ستمبر کا سرورق پر آپ نے ـــــ کی تصویر لی ہے میری رائے ہے کہ سرورق پر اپنے کوکن کی خوبصورت تصویر کو ترجیح دیں تو اچھا رہیگا (۱)۔ شرف کمالی کی ذرہ نوازی کافی دلچسپ ہے "منفیات" قوم کو چوکنا کرے گی۔ انگریزی میں کوکن کے موضوع پر مضمون ہونا از حد لازمی ہے (۱) غالباً آپ نے

نے ملک ہی پرچہ دیکھا ہے اب تو کوکن کے قلعوں کے
ایک سیریز سلسلہ وار چھپ رہی ہے۔

مولوی عبدالمنعم نظیر — لندن

آپ نے تیسری قسط بھی شائع کر دی۔ نہایت نوازش اور کرم فرمائی ہے۔ دو قسطیں اور بھی تیار تھیں مگر میں نے سوچا کہ پتہ نہیں قارئین کی نظروں میں مضمون جچتا ہے یا نہیں۔ مگر آج اتفاق سے نقش نواز حضرات کی یہاں آمد ہوئی تو انہوں نے اسے سراہا اور بڑا زور دیا کہ سلسلہ جاری رکھوں۔ گذشتہ ماہ بھی کچھ احباب نے پسند کا اظہار کیا تھا اس لئے بھیج رہا ہوں۔ اس وقت چوتھی قسط پھر پانچویں قسط اگلے ماہ بھیجوں گا۔ میں آپ کو نقش کوکن کے چار صفحات کا جو خرچ ہوگا وہ بھیج دوں گا تاکہ نقش کوکن کے ادارہ پر بار بھی نہ ہو اور میرا سلسلۂ مضامین شائع کرنے میں رکاوٹ بھی نہ ہو لہٰذا آپ بتائیے کہ سالانہ کیا چارج کریں گے۔ میرا تو یہ مقصد ہے کہ ___ کسی دل میں اتر جائے میری بات۔ بشرطیکہ آپ کی پالیسی اجازت دے۔ امید کہ غور فرما کر جلد جواب سے نوازیں گے۔

ـہ عنقریب ہی ہم آپ کو تفصیلی خط لکھیں گے۔

سید حسن

جنوبی افریقہ (کیپ ٹاؤن)

ستمبر کے نقش کوکن میں "ذرہ نوازی" کے عنوان سے شرف کمالی صاحب کی شاعری نظر نواز ہوئی۔ ہم سید حسن و گلزار خان، شرف صاحب کے مشکور و ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمیں اپنی شاعری میں یاد فرمایا۔ ہم بھی انہیں بھولے نہیں ہیں۔ آپ ہمیشہ ہمارے دل و دماغ میں بسے رہتے ہیں۔ بس زندگی کی مصروفیات میں کچھ لکھنے کے لئے فرصت نہیں ملتی اس کا افسوس ہے۔ نقش کوکن رابطہ کی کڑی بن گیا ہے جس کے لئے ہم ادارہ کے شکر گذار ہیں۔

اخبار و افکار

بن صاد

سوبیر کمار چودھری نئے شریف

گورنر مہاراشٹر ڈاکٹر پی۔ سی الیگزینڈر نے راج بھون کے دربار ہال میں منعقدہ ایک تقریب میں سوبیر کمار چودھری کو بمبئی کے نئے شیریف کی حیثیت سے عہدہ کا حلف دلایا۔ وزیر اعلیٰ منوہر جوشی بھی تقریب میں موجود تھے۔

جماعت اسلامی پاکستان ٹیلی ویژن چینل قائم کرے گا۔

پاکستان کی جماعت اسلامی نے مشہور امریکی ٹیلی ویژن چینل سی این این کے طرز پر ایک ٹیلی ویژن نیوز چینل قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس کا مقصد مغربی میڈیا کے ثقافتی یلغار اور اسلام مخالف پروپیگنڈوں کی کاٹ کرنا ہے مجوزہ پروجیکٹ پر تقریباً ایک کروڑ ڈالر کا صرفہ آئے گا اور یہ ٹیلی ویژن نیوز نیٹ ورک چھ زبانوں میں اپنے پروگرام نشر کرے گا۔ سعودی گزٹ نے امیر جماعت قاضی حسین احمد جو پاکستان سینٹ کے رکن بھی ہیں کے حوالے سے بتایا کہ یہ چینل خبروں کو ان کے صحیح تناظر میں اور مسلم دنیا کی صحیح تصویر پیش کرے گا۔

نقش کوکن

مصر میں سونے کے ذخائر دریافت

مصر کے مشرقی ریگستانی علاقہ میں جو بحر احمر اور دریائے نیل کے درمیان پڑتا ہے۔ سونے کے ایک بڑے ذخیرہ کا پتہ لگا ہے۔ جس کی مقدار اندازاً ۶۔ ۹ ٹن ہے۔ مصر کے وزیر صنعت معدنی وسائل ابراہیم فازی نے بتایا کہ آسٹریلیا کی ایک کمپنی نور ڈنا نے ان ذخائر کو دریافت کیا جو اس صحرا کے ۳۲۰، ۵ مربع کلومیٹر میں واقع ہے۔ یہ کمپنی سونے کی کان کنی میں آئندہ سات برسوں کے دوران تقریباً ۵۰ لاکھ ڈالر کا سرمایہ لگائے گی۔ اگر کان کنی مہم کے دوران کسی سونے کے ذخیرہ کا پتہ لگا تو اس سے ہونے والی آمدنی کا نصف حصہ مصر کو ملے گا۔

عبد المقیت قاضی نائب صدر منتخب

پنویل کے نوجوان اور کانگریس کے مخلص ورکر عبد المقیت عبد اللطیف قاضی کو پنویل شہر یوتھ کانگریس کا نائب صدر نامزد کیا گیا ہے۔

نوگل صاحب افسر بن گئے

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور ضلع رائے گڈھ کے بے لوث سماجی خدمت گار ضلع پریشد اردو اسکول صدر معلم جناب نوگل بھارتی صاحب ترقی پاکر تعلیمی توسیع افسر .E. O .B بن گئے ہیں۔ یہ ترقی ان کی بے پناہ خدمات کا نتیجہ ہے ان کے ماتحت علی باغ سے سات تعلقوں میں اردو مدارس کو کافی سہولیات مہیا ہوں گی۔ (عبد الکریم صابر)

گولکوٹ تعلقہ چپلون میں شاندار مشاعرہ

۳ نومبر ۹۵ء کی شب

چپلون نگر پریشد کے سابق نائب صدر عالی جناب عبدالرزاق پربھولکر کے دولتکدے پر ان کے صاحبزادے کی شادی کی تقریب کے سلسلے میں ایک شاندار مشاعرہ جناب اقبال مغل اختر صاحب نے منعقد کیا۔ جس کی صدارت کوکن کے معروف شاعر حضرت شرف کمالی نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض تسنیم انصاری نے انجام دئے۔ اس مشاعرے کے مہمان خصوصی جناب نثار کھٹالے (نگر سیوک چپلون) تھے۔ سامعین حضرات میں گووالکوٹ کے تینوں محلوں سے اور کالسنہ سے بھی کافی تعداد میں عوام بشمول پرنسپل جناب یوسف احمد پرکار بھی رونق افروز تھے۔

ابتداء میں صاحب خانہ عبدالرزاق پربھولکر صاحب کی جانب سے مہمانِ خصوصی اور تمام شعراء کرام کو گلدستے پیش کئے گئے۔ ٹھیک ۱ بجے مشاعرہ شروع ہوا جس میں ذیل کے شعراء کرام نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

(۱) جناب مغل اقبال اختر (۲) جمال یوسفی (۳) اعجاز احمد خان (۴) ابراہیم آذر نقش کوکن (۵) مجاہد صاحب (۶) ساگر گوالکوٹی (۷) ہزلگو عابد کالسنوی (۸) جرأت کالسنوی۔ کھیڈ سے (۹) نوین وستا۔ راجے واڑی سے جناب تسنیم انصاری (۱۱) ابوشاہد (۱۲) ظہیر ارشد احمد۔ پندیری سے عبدالکریم صابر اور صدر مشاعرہ شرف کمالی صاحب۔ شرف صاحب نے اردو کے علاوہ کوکنی غزلیں اور نظمیں سُنا کر سامعین سے داد حاصل کی۔ نامہ نگار: عبدالکریم صابر

این ہائی اسکول کالسنہ کی عظیم کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام منعقدہ تقریری، انگریزی میتھمیٹکس اور جنرل نالج کے مقابلے امسال ضلعی سطح پر مستری ہائی اسکول رتناگری میں ۲ دسمبر ۹۵ء کو لئے گئے۔ اس میں اردو ذریعۂ تعلیم کے کل چودہ ہائی اسکولوں نے حصہ لیا سبھی مقابلوں میں حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ، کالسنہ کی طالبات اول رہیں۔ ان مقابلوں کی ۱۳ سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی ایک ہائی اسکول کو سارے انعامات مل گئے ہوں۔۔

طالبہ نسیم انصار پرکار (نویں) تقریری مقابلوں میں اول آئی۔ یاد رہے کہ اسی طالبہ کو گذشتہ سال ممبئی میں منعقدہ تقریری پروگرام میں اول انعام ملا تھا۔ طالبہ یاسمین غلام محی الدین پرکار نے انگریزی اور میتھمیٹکس کے مقابلوں میں اول انعام پائی۔ اسی طالبہ نے سعدیہ عبدالمجید پرکار کی معیت میں جنرل نالج مقابلہ کا اول انعام پایا۔ طالبات کی اس عظیم کامیابی کا سہرا ان کے رہنما معلم جناب محمد منا بیگ کے سر بندھتا ہے بیگ صاحب کو رہنما معلم کی حیثیت سے چاروں مضامین کے لئے نوازا گیا۔ ان کی زبردست کامیابی پر ہر طرف سے ان پر مبارکبادی کے پھول برسائے جارہے ہیں۔

ڈاکٹر نائیک نے سائنسی نمائش کا افتتاح کیا

روہا تعلقہ کے تقریباً ۱۴ اسکولوں نے ناگوٹھنہ میں منعقدہ سائنسی نمائش میں حصہ لیا اور اپنے ماڈلس پیش کرکے تعلیمی بیداری کا ثبوت دیا۔ ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب عبدالصمد ادھیکاری کی دعوت پر مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے نمائش کا افتتاح کیا۔ تمام ماڈلس اردو ہائی اسکول کے دوسرے منزلہ پر قرینہ سے لگائے گئے تھے اور ننھے منے بچے جو اردو، انگریزی اور مراٹھی ذریعہ تعلیم کے تھے اپنے ماڈل کی تفصیل بیان کرتے تھے۔ یہ سب نقش کوکن بلاک ایجوکیشن افسر شری کوتوال کی محنت تھی جو اتنے اسکولوں نے اس میں حصہ لیا۔

سائنس نمائش کے ساتھ بچوں سے برجستہ مضمون نویسی کے مقابلے بھی کرائے گئے۔ ہائی اسکول کی عمارت کے سامنے ایستادہ خوبصورت اور وسیع و عریض شامیانے میں لوگ تشریف فرما تھے۔ آئی۔ پی۔ سی۔ یل کے جنرل منیجر اور ڈپٹی منیجر معزز مہمان تھے اور ناگوٹھنہ کے جواں عمر سرپنچ جین نے صدارت فرمائی۔

اس موقعہ پر لی گئی تصویر میں ڈاکٹر نائیک صاحب جناب صمد ادھیکاری کے ساتھ نظر آرہے ہیں۔

بزمِ ادب کیپ کی اردو کلاسس (ساؤتھ افریقہ)

بزم ادب کیپ کے زیر اہتمام چلنے والے اردو کلاسس کا سالانہ جلسہ ۲۶ نومبر ۹۵ء کی رات ساڑھے آٹھ بجے منعقد کیا گیا جس کی صدارت جناب الحاج حسن سید صاحب نے فرمائی۔ صدر صاحب نے جلسے کی غرض وغایت بیان کیں اور اس بات پر بھی زور دیا کہ مغربی ماحول میں رہ کر ہمیں اردو کی ترقی و ترویج کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا چاہئے۔ اردو کو محض بول چال کی نہیں بلکہ علمی زبان کی حیثیت سے باقی و برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔

استانی رقیہ آپا نے اپنے طلباء و طالبات کے ذریعے تیار کیا ہوا پروگرام پیش کیا جس میں انھوں نے حمد، نعت شریف، اقوال زریں، نظمیں و کہانیاں پیش کیں۔ جن طلباء و طالبات نے امتحان میں بہتر کارہائے نمایاں انجام دیں۔ انھیں انعامات سے نوازا گیا۔

جنوری ۹۶ء

معلومات

(۱) سورہ فاتحہ کا نام آپ صلعم نے فاتحہ الکتاب رکھا تھا
(۲) حضرت عمرؓ نے سنہ کا آغاز ربیع الاول ۱۶ھ میں کیا تھا
(۳) جمعہ میں خطبے سے پہلے آذان دینے کا طریقہ حضرت عثمان غنیؓ نے کیا تھا۔
(۴) حضور اکرم صلعم کے پاس لوہے کی زرہیں تھیں
(۵) حضرت عیسیٰؑ اردن میں پیدا ہوئے تھے
(۶) ختنہ کی سنت حضرت ابراہیمؑ نے جاری کی تھی۔
(۷) مؤذن کی تنخواہ سب سے پہلے حضرت عثمان نے مقرر کی تھی۔
(۸) درّہ حضرت عمرؓ نے ایجاد کیا تھا۔
(۹) حضرت داؤد علیہ السلام کا دارالسلنت یروشلم تھا۔
(۱۰) حضور اکرمؐ کے ترکش کا نام کافور تھا۔
(۱۱) اردو میں ٹریجڈی "المیہ" کو کہتے ہیں دراصل یہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب "بکری کا گیت"
(۱۲) "میٹروپولس" یہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب "شہروں کی ماں" کے ہیں۔
(۱۳) روسی زبان میں سوئیٹ کا مطلب کونسل یعنی مجلس کے ہیں۔
(۱۴) نوروے میں عورت کا مطلب ایک "لذیذ مچھلی" کے ہیں۔
(۱۵) جب اسٹریلیا دریافت ہوا تو اس کا مقامی لوگوں نے نام "نیو ہالینڈ" رکھا تھا۔
(۱۶) لفظ تھائی لینڈ کا مطلب "آزاد لوگوں کی زمین" اسے یہ نام ۱۹۳۹ء میں دیا گیا اس سے پہلے اس ملک کا نقش کو کت سیام تھا۔
(۱۷) اسپین کا مطلب "خرگوش کی زمین" کے ہیں یہ لفظ فونیقی زبان کا ہے۔
(۱۸) جمیکا ایک ملک ہے مگر مقامی زبان میں اس کا مطلب گھونگھا جو ایک کلومیٹر کا سفر دس دن میں پورا ہوتا ہے
(۱۹) جبرئیل یہ لفظ عبرانی زبان کا ہے۔
(۲۰) آنحضرتؐ کے زمانے میں مسجد نبوی میں ام المحجن خاتون جھاڑو دیتی تھیں۔
(۲۱) تلوار ذوالفقار غزوۂ بدر میں آنحضرتؐ کے ہاتھ آئی تھی۔
(۲۲) پاپ (پوپ) لاطینی زبان کا لفظ ہے۔
(۲۳) مسلمانوں کے لئے نام (مسلم) حضرت ابراہیمؑ نے رکھا تھا۔
(۲۴) لائبریری لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب "مدفون خزانے" کے ہیں۔ (۲۵) ایک چمچہ بھر یورینیم میں اتنی توانائی ہوتی ہے جتنی ۵۰،۷ ٹن کوئلہ جلا کر حاصل ہوتی ہے۔
(۲۷) ایک اونس چاول میں ۵،۷ ہزار دانے ہوتے ہیں۔
(۲۸) دیوار چین کی لمبائی ۶۰۰۰ کلومیٹر ہے۔
(۲۹) ہیلی کوپٹر ۱۹۱۶ء میں برطانیہ میں ایجاد ہوا تھا۔
(۳۰) لاہور شہر دریائے راوی کے کنارے آباد ہے جو راجہ رام چندر جی نے بنوایا تھا۔
(۳۱) پونہ شہر سطح سمندر سے ۱۸۵۰ فٹ بلندی پر ہے۔
(۳۲) ٹیلیویژن یہ دو انگریزی الفاظ "ٹیلی" اور "ویژن" کا مرکب ہے۔ ٹیلی کے معنی "دور" اور "ویژن" کے معنی نظارہ کے ہیں۔ اس لحاظ سے ٹیلی ویژن کا مطلب ہوا "دور کا نظارہ"۔ اسی لحاظ سے "دوردرشن" بالکل درست ہے۔

ماخوذ ابراہیم بغدادی
یو۔ کے

عمرکھاڑی ویلفیئر ایسوسی ایشن کا مستحسن اقدام

بچوں کی تعلیمی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لئے ادارہ ہذا نے اردو، انگریزی حساب اور مراٹھی مضامین کے لئے کوچنگ کا بہتر انتظام کیا ہے۔ ضرورت مند لڑکے اور لڑکیاں اپنے والدین یا سرپرستوں کے ساتھ پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں۔

جے آر میونسپل اردو اسکول نمبر ا۔ پہلا منزلہ ۲۶۱ ایس وی پی روڈ۔ ڈونگری۔ بمبئی ۹

ایسوسی ایشن کی کوششوں سے جے آر میونسپل اردو اسکول ۲ امام باڑہ سے ملحقہ میں انگلش میڈیم اسکول شروع کیا جا رہا ہے جو میونسپلٹی اپنے خرچ سے چلائے گی۔ نئے تعلیمی سال جون ۱۹۹۶ء سے اس کا آغاز ہوگا۔

منجانب علی صالح۔ جنرل سکریٹری

UNO سے انعام پانے والی اولین کوکنی مسلم خاتون
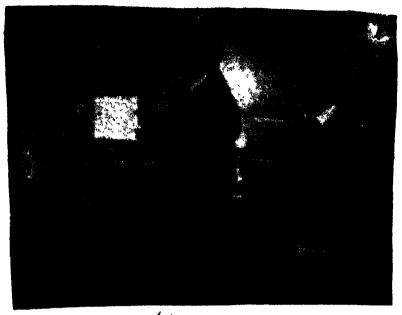
اسلام آباد پاکستان میں مسز ممتاز اقبال (جناب ابراہیم ٹھکر کی دختر اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی بھانجی) یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن میں اپنی ۳۰ سالہ بے داغ سروس مکمل کرنے پر سروس ایوارڈ حاصل کر رہی ہیں۔ اس ایوارڈ کے علاوہ بھی موصوفہ کی اچھی کارکردگی پر انعامات حاصل ہوئے ہیں۔

مسز ممتاز پہلی کوکنی خاتون ہیں جنہیں UNO میں ان کی ۳۰ سالہ سروس پر ایوارڈ دیا گیا ہے۔ مبارکباد

ڈاکٹریٹ

بمبئی یونیورسٹی نے نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کے سابق ٹیچر غلام نبی مومن M.A. B. Ed. کو ان کے مقالے اردو ادب میں تنقید پر Ph.D. سے نوازا ہے موصوف فی الحال بال بھارتی پونہ میں اردو کے لئے اسپیشل افسر ہیں۔

اکنامکس کی اردو کتاب

نئے نصاب کے مطابق بارہویں کے لئے اکنامکس کی اردو میں ایک کتاب اقبال شیخ معلم نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان نے تالیف کی ہے۔ اردو کے طلباء کے لئے بہترین ہے۔

متین ڈلارے

رائیگڈھ ضلع مسلم فلاحی تنظیم

ایک محتاط اندازے کے مطابق رائے گڈھ میں تقریباً ایک لاکھ مسلمان رہتے ہیں جو چودہ تحصیلوں کے مختلف شہروں، دیہاتوں اور گاؤں میں آباد ہیں ان تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لاکر ان کے نقش کرتین مسائل سے واقفیت حاصل کرنے اور آپسی رابطہ کی راہ ہموار کرنے کے مقصد سے رائے گڈھ ضلع مسلم فلاحی تنظیم کا قیام عمل میں آیا ہے جس کے صدر پنویل بلدیہ کے سابق صدر جناب سعید ملا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رائیگڈھ کے مسلمانوں اور ان کے نمائندوں کا ایک عام جلسہ ۹ دسمبر ۹۵ و سنیچر صبح ۱۰ بجے ہال بزرگ (کھپولی) میں منعقد کیا۔

تنظیم کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

تنظیم غیر سیاسی اور مسلمانوں کے مسلکی فروعی اور فکری اختلافات سے صرف نظر کر کے ضلع کے مسلمانوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے کوشاں رہے گی۔ آپسی تنازعات اور جماعتی اختلاف کو ختم کر کے ملی اتحاد پیدا کرنا۔ ملی سماجی تعلیمی اور معاشی مسائل کو حل کرنا برادرانِ وطن سے خوشگوار تعلقات استوار کرنا۔ مسلمانوں میں دینی اور سماجی شعور پیدا کرنے کے لئے عربی مدارس تعلیمی اور ٹیکنیکی ادارے قائم کرنا ناگہانی حالات میں متاثرہ افراد کی اعانت کرنا۔ چھوٹی اور گھریلو صنعت کو فروغ دینا تنظیم کے مقاصد میں شامل ہیں۔

ہماری آواز

واشی نئی بمبئی میں اکبر پیر بھائی کالج آف ایجوکیشن کی نئی عمارت کے افتتاحی تقریب میں پچھلے مہینہ انجمن اسلام بمبئی نے وائس (ہماری آواز) نامی اپنے ہاؤس جرنل کا بھی اجراء کیا۔ جو صرف پرائیویٹ سرکولیشن کے لئے ہے۔

شعبۂ ادارت کی ذمہ داری ڈاکٹر حامد اللہ ندوی سنبھالے ہوئے ہیں۔

انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی کے مایۂ ناز شاگرد اور سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر جناب عبدالرحمٰن انتولے صاحب کے ہاتھوں اس کا اجراء عمل میں آیا۔

شریوردھن کے ہائی اسکول میں پارلیمانی انتخاب

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کی اسکول پارلیمنٹ کے تحت جمہوری محاذ نے عنبرین اقبال آرائی کو اکثریتی ووٹوں سے وزیر اعظم اور مسعود محمد ٹولکر کو نائب وزیر اعظم چنا۔

مجلس وزراء

مالیات : روبینہ جمال واڈیکر اور معین عبدالرحیم مولوی

نقش دیوار : فوزیہ عبدالشکور نائکر

اور وسیم جوہر علی بُرُوڈ
لائبریری: صبا عقیل جلال اور
شہناز عبدالحمید دُبجاور
کھیل، مسرت عبدالعزیز حسوارے
اور ندیم عبدالعزیز مانکوارے
ثقافتی امور: سارہ عبدالملک ملاک
اور ضمیر عبدالمجید مٹھاگرے
پارلیمانی امور: شبینہ عبدالصمد وسگرے
اور آصف عبدالعزیز سرکھوت
نشر و اشاعت: ماریہ اقبال آرائی اور
مبشر مسلم قاسمی
سیر و سیاحت، تسنیم عبدالستار ادکئے
اور ندیم عبدالشکور آرائی
نظم و ضبط: صنوبر عبدالرحیم چوگلے
اور زرتاب اسرار کردمے
وزیر تہذیب و صفائی: کوثری الیاس
شرگاؤنکر اور آدم زکریا ساٹھی
باغ و آب رسانی، ثبانہ عبدالستار بانگی
اور عبدالرحیم عبداللہ منیار
وزیر برائے رابطہ طلباء و اساتذہ
دیبا مظہر آرائی

پابرہ اُردو اسکول میں الوداعی جلسہ

۲۳ نومبر ۱۹۹۵ء کو پابرہ اردو اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالستار علی صاحب کردیکر نقشو کوکن (شاعر و ادیب انجم عباسی کے حقیقی چھوٹے بھائی) کو دستار ادھیکاری شرپوردھن بیٹ کا عہدہ ملنے کی وجہ سے اردو اسکول پابرہ میں الوداعی جلسہ پابرہ جماعت المسلمین کے سکریٹری جناب اسلم نقیبہ کے زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ اسکول کی جانب سے محترم عبدالستار کردیکر کی خدمت میں ہار اور تحفہ صدر جلسہ کے ہاتھوں پیش کیا گیا۔ اسی طرح جماعت المسلمین پابرہ اور ویلفیر سوسائٹی پابرہ کی جانب سے بھی ہار پیش کیا گیا۔

الوداعی تقریر میں اسکول کے طلباء (۱) نازلی عبدالسلام نقیبہ (۲) راحت ریاض قاضی (۳) سمیرہ عبدالمجید قاضی (۴) ماجدہ ترووک (۵) قیس نقیبہ نے حصہ لیا۔ اسی طرح گاؤں کے کے معزز حضرات میں جناب ریاض قاضی۔ مظہر قاضی، شوکت قاضی، جوشی گروجی کینیدر پرمکھ اور ویلفیر سوسائٹی کے صدر شکیل ترووک نے تقاریر کئے۔

جناب عبدالستار کردیکر کے ۸ سالہ سروس میں گاؤں والوں نے قدم قدم پر اسکول کی ترقی کے لئے تعاون دیا۔

ان کے تعاون سے ہی پابرہ اردو اسکول ایک مثالی اسکول بن گیا ہے۔ صاحب اعزاز اسکول کے لئے نقش کوکن اور امنگ رسالہ جاری کرنے کا اعلان کیا۔ صدر جلسہ جناب اسلم نقیبہ نے نظامت کے فرائض بھی انجام دیئے۔

آخر میں جناب عبدالمتین بستوی نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

نامہ نگار: نازلی عبدالسلام نقیبہ

سائنسی نمائش میں قابل ستائش کامیابی

حکومت مہاراشٹر کی جانب سے تعلقہ سطح پر مختلف ذریعۂ تعلیم کے اسکولوں کے مابین سائنسی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا ایسے ہی ایک مقابلہ میں انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجہ، تعلقہ کھیڈ نے بھی حصہ لیا۔ اور چار سائنسی موڈلس (۱) کھارے پانی کو میٹھا بنانا (حامد اسرار شیخ) (۲) راکھ کی بیڑی (فیروز مجاور) (۳) پرکاش سینٹر (سرفراز نقیبہ) پانی کا ریگولیٹر روشن یوسف خان اور طارق خان پیش کئے گئے۔ ان موڈلس میں سے پرکاش سینٹر کو انعام ملا اور اسے ضلعی سطح کے لئے منتخب کیا گیا۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے ۔

درونِ ہند خریدار

جناب حمید شیخ — مردل
محترمہ فاطمہ اے ایس بیکر — بجگاؤں رتناگری
جناب آئی اے جے دارن — ڈاکیارڈ روڈ
،، حاجی محی الدین قاضی — ساکوے
،، نصرت حسین قاضی — بمبئی ۸
،، عبدالعزیز عبدالستار شیخ
(پانچ سال کیلئے) — راجیوڑا
،، بشیر محمد قادری — ،،
،، کمال حاجی اسمٰعیل قادری — ،،
،، سید آدم ابراہیم قادری — ،،
،، سید حسن عبدالرحمن قادری — ،،
،، سید احمد سید محمد قادری — ،،
ڈاکٹر عبدالحمید فنسوپکر — ،،
محترمہ میمونہ علی میاں فنسوپکر — ،،
ڈاکٹر منیر مہسکر — رتناگری
جناب جیلانی عبدالمجید قادری — راجیوڑا
،، بشیر قاسم پٹیل — رتناگری
،، قاضی عبدالکریم وزیر — سیوری
،، مشتاق احمد ہوڈیکر — رتناگری
،، سعید یوسف مقادم — ،،
،، عبدالغفور علی لامبے — ،،

محترمہ حمیدہ آوٹے — رتناگری
(دو سال کیلئے)
جناب نظیر حسن نائیک — رتناگری
(پانچ سال کیلئے)
،، رفیق ایم نائیک — ،،
(پانچ سال کیلئے)
محترمہ صبرینہ فقیہ — پونہ
(پانچ سال کیلئے)
جناب عبداللہ زین الدین شیخ — رتناگری
(پانچ سال کیلئے)
محترمہ زلیخا فقیر شیخ — ،،
جناب محمود نورالدین پٹیکر — ،،
ڈاکٹر ممتاز علی میاں پرکار — ،،
محترمہ حسینہ اشرف نائیک — ،،
دارالعلوم عربی مدرسہ
(جناب اشرف نائیک نے پانچ سال کے لئے کفالت کی ہے) — رتناگری
کوکن مسلم ایجوکیشنل اسٹوڈنٹس ہوسٹل
(جناب نظیر ناگلیکر نے (پانچ سال کیلئے) کفالت کی ہے) — رتناگری
جناب نظیر ناگلیکر — ،،
(پانچ سال کیلئے)

جناب فضل ڈونگنکر — رتناگری
محمد صدیق نائیک انگلش ہائی اسکول
(پانچ سال کیلئے) — ،،
محترمہ سعیدہ نائیک
پانچ سال کیلئے — ،،
،، فہمیدہ انور — بمبئی ۸
،، نور بانو ماہم والا — کرلا بمبئی
،، عذرا رضوی — ،، ،،
،، سعیدہ مشتاق شیخ — ،، ،،
،، کہکشاں عبدالوحید فاروقی — ،، ،،
مس تسنیم شیخ عبدالرزاق — تھانہ
محترمہ زاہدہ حسین سولکر — کرلا بمبئی
محترمہ صغریٰ عبداللہ خان — دھوبی تلاؤ بمبئی
مس شبانہ شیخ — ممبرا
جناب یوسف احمد ساونت — ممبرا
جناب اے ایم ٹھاکور — اندھیری
ڈاکٹر اے آر چودھری — جوگیشوری
جناب عبداللطیف ابراہیم سولکر — کرلا رتناگری
کیپٹن علی صاحب سولکر — ،، ،،
جناب ابراہیم مہسکر — ،، ،،
،، زکریا آدم فنسوپکر — ،، ،،
،، عبدالرشید یوسف مجگاؤنکر
(پانچ سال کیلئے) — ،، ،،
،، عبدالرحمٰن عبداللہ دستا — ،، ،،
،، یوسف حسین مہسکر — ،، ،،
،، رضوان خان — کھار
،، قمر قاضی — بمبئی ۸

جناب سیماب سہیل - پابرہ — جناب رمضان علی لوکھنڈ والا پاندھونی
" ایم اے ناڈکر بمبئی ۳ — " داؤد ایم ایچ ذلوی کھار
ماسٹر فیصل سلیم گھاؤنے تھانہ — " شریف زین الدین پرکار دہیسر
(جناب یونس کھوت نے کفالت فرمائی ہے۔)

بیرونِ ہند خریدار

جناب قسیم شلوتری پنویل — جناب اکرام انڈورے بلیک برن
" ایس ایم رضوی " — " احمد ساؤلیکر انگلینڈ
" سعید ملا — محترمہ نسیمہ حسن سولکر بلیک برن
(پانچ سال کیلئے) " — جناب عبدالمجید عثمان قاضی دیرادوبئی
" محمد اسحاق خان " — " طاہر تاج الدین دبیر بحرین
" صدیق نایک بمبئی ۳ — " مقصود شیخ رشید بحرین
" عبدالقادر حسن وانگڑے کرلا بمبئی — " نثار قاسم قادری جدہ
ڈاکٹر قیصر پردین " " — " عمر خان دیشمکھ جدہ
جناب عبدالحق احمد بمبئی ۳ — " اکبر دادرکر جدہ
انجمن اسلام اردو ہائی اسکول کرلا بمبئی
جناب شیخ عبداللطیف کرلا بمبئی
" اشتیاق محمد انصاری بمبئی
" تنویر احمد غلام محمد شیخ کرلا بمبئی
محترمہ فاطمہ ریاست خان پونہ
" حمیرہ بانو سید اندھیری
(پانچ سال کیلئے)
شہزاد احمد قاسم شیخ کلوا
ڈاکٹر اے کے قاضی کرلا بمبئی
جناب عباس سلیمان بڑے رتناگری
" عمر بابا دبیر بھیونڈی
" عبدالرحمٰن قاسم صبح بولے چپلون
محترمہ فاطمہ عمر خان دیشمکھ ایرنڈول

آڈیو کیسیٹ کا اجراء

سرسید احمد خان کی سوانح حیات پر رابطہ فاؤنڈیشن پونہ نے ایک آڈیو کیسیٹ جاری کیا ہے۔ سید سعید احمد کے نتیجۂ فکر اور رہنمائی میں یہ کیسیٹ تیار کی گئی ہے جس کی قیمت ۳۰ روپئے ہے رابطہ فاؤنڈیشن پونہ ڈاکٹر علامہ اقبال، مولانا محمد علی جوہر۔ بی اماں وغیرہ قائدین ملت کے حالات وسوانح حیات پر آڈیو کیسیٹ تیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

K.T.E. کا جشنِ سالانہ

۱۴ جنوری ۹۶ء بروز اتوار صبح نو بجے آل کوکن تعلیمی مقابلوں کا فائنل اور جشن تقسیم انعامات داؤد فضل بھائی ہال کھڑک ڈونگری بمبئی ۹ میں زیر صدارت عالیجناب ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا منعقد ہوگا اس پروگرام کی کفالت مشترکہ طور پر البرکا فائنانس ہاؤس لیمیٹڈ، اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن اور ایک بندۂ خدا (جو نقش کوکن کے دیرینہ خیر خواہ ہیں) نے اپنے ذمہ لی ہے۔ جناب راشد عمر صاحب بطور مہمانِ خصوصی ہوں گے اور جن حضرات و اداروں نے ضلعی مقابلوں میں پروگرام کی کفالت کی ہے ان کے ساتھ فورم کے ہمدرد جنہوں نے بارہا پروگرام کی کفالت کی ہے جناب حاجی محی الدین داؤد خطیب بھی بطور معزز مہمان شریک محفل ہوں گے۔

تمام علم دوست حضرات سے شرکت کی التماس کی گئی ہے

ہماری کوئی برانچ نہیں
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات: افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رول، پلم کیک...
اِن کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
۳۷۵۷۹۶۶، ۳۷۵۰۰۵۹
Fax: 009122-6341635 Telex 011-79341 BARI IN

معمہ نمبر ۱

مرتب کردہ : میم الف

اس مہینہ سے ہم اپنے قارئین کی دلچسپی کے لئے معمہ شروع کر رہے ہیں۔ جسے ہمارے دیرینہ کرمفرما میم الف صاحب نے ترتیب دیا ہے۔ جوابات ۱۵ فروری ۹۶ء سے پہلے ہمیں ملنے چاہئے۔ صحیح حل بھیجنے والے کو ہم ایک سال کے لئے آپ کا محبوب ماہنامہ نقش کوکن جاری کریں گے۔

ادارہ

	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
۹	۵		۴		۳		۲		۱	۱
۸										۲
۷					۷				۶	۳
۶							۸			۴
۵			۱۱	۱۰					۹	۵
۴					۱۳		۱۲			۶
۳	۱۶				۱۵				۱۴	۷
۲										۸
۱			۱۸				۱۷			۹

اشارہ

اوپر سے نیچے

۱۔ کسی کی تعریف میں کہی جانے والی نظم (۵) ۲۔ امی کے ابا (۴) ۳۔ ایک مشہور موسیقار جوڑی میں سے ایک کا نام (۴) ۴۔ بادل گھٹا (۳) ۵۔ لیڈر، سردار، منی رتنم کی ایک مشہور فلم (۵) ۱۱۔ داروغہ جنت (۵) ۱۲۔ دشمنی، رفیق کی ضد (۴) ۱۳۔ خواب (ہندی میں) (۴) ۱۴۔ حیا، لاج (۳) ۱۶۔ صبح کی ضد (۳)

دائیں سے بائیں

۱۔ آئین، دستور (۵) ۴۔ مرزا غالب کا نام (۳) ۶۔ ایک عرب ملک کا نام (۳) ۷۔ ایک براعظم کا نام (۵) ۸۔ غم، رنج، دکھ (۳) ۹۔ امیتابھ بچن کی ایک فلم (۲) ۱۰۔ کپڑے سینے والا ٹیلر (۴) ۱۱۔ ماسکو اس ملک کی راجدھانی ہے (۴) ۱۴۔ ذوق، دلچسپی (۳) ۱۵۔ دیکھ بھال، سنبھالنا (۵) ۱۷۔ مصیبت، آفت (۳) ۱۸۔ ہفتم، ہشتم ..... (۳)

(مرتب کردہ، میم۔ الف)

ضلع رتناگری میں تعلقہ سطح پر سائنسی نمائش کے مقابلے

تعلقہ منڈن گڈھ میں ۲۹/۲۶ نومبر ۱۹۹۵ء سائنسی نمائش مقابلہ بمقام لال بہادر شاستری ہائی اسکول دہاگاؤں میں منڈن گڈھ تعلقہ کے بلاک ایجوکیشن آفیسر صاحب کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ جس میں ذیل کے مقابلے ترتیب وار منعقد کئے گئے۔

(۱) سائنسی نمائش (۲) تقریری مقابلہ (۳) سائنسی سوالات وجوابات کے مقابلے۔ ان مقابلوں میں تعلقہ منڈن گڈھ کی کل ۵۲ پرائمری اور ثانوی اسکولوں نے حصہ لیا۔ نیشنل نیشنل ہائی اسکول لاٹون سے سائنسی نمائش کے مقابلے میں جماعت دہم کے طالب علم سلیم اسمٰعیل بینکر نے "تقناطیسی کرین" کا ماڈل پیش کر کے اپنی فنکارانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا اور تیسرے انعام کے حقدار قرار پائے انہیں ایک شیلڈ اور سند سے نوازا گیا۔

(۲) تقریری مقابلے میں جماعت ہفتم کی طالبہ ناظمہ عبدالرزاق خلفے نے "ہم اور ہماری ماحولیات" اس عنوان کے تحت اپنے تاثرات پیش کیے جس کے عوض اسے ایک سند سے نوازا گیا۔

سائنسی سوالات وجوابات کے مقابلے کے تحت جماعت نہم کی طالبات نازنین عبدالوہاب ساونت اور عائشہ حشمت مقادم اور جماعت دہم کی طالبہ تہمینا زجعفر خلفے نے حصہ لیا۔ اور ذہنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرکے توصیفی اسناد حاصل کیں۔

موربہ میں سائنسی نمائش

۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۹۵ء کو ایس ایس ہائی اسکول وجونیر کالج موربہ تعلقہ مانگاؤں میں ایک سائنسی نمائش کا تعلقہ سطح پر انعقاد ہوا۔ اس کا افتتاح مانگاؤں تعلقہ پنچائت کی سبھاپتی صاحبہ (تیسوتا بائی ساورے) نے کیا۔ صدارت کے فرائض اسی اسکول کے سابق ہیڈ ماسٹر جناب سلیمان داؤد اتارکر نے انجام دیئے۔ بلاک ایجوکیشن افسر سونو نے اور ان کے معاون، اراکین سوسائٹی اور گاؤں کی بزرگ ہستیاں موجود تھیں۔

اس نمائش میں ایک تا سات اس گروپ میں تقریباً ۴۳ اسکول اور آٹھ تا بارہ (۸-۱۲) اس گروپ میں بیس اسکولوں نے حصہ لیا۔ آٹھویں تا بارہویں گروپ میں ایس ایس ہائی اسکول وجونیر کالج موربہ کے طلباء کو "شمسی توانائی سے برقی رو پیدا کرنا" اس پروجیکٹ کو پہلا نمبر ملا۔ اس طرح ایس ایس ہائی اسکول موربہ ضلعی سطح پر ہونے والے حقدار بن گیا۔

اس سائنسی نمائش کے تحت تقریری مقابلہ، مضمون نویسی کا مقابلہ اور جنرل نالج کے مقابلے کا الگ الگ گروپ میں انعقاد ہوا۔ تقریری مقابلہ ومضمون نویسی میں بھی ایس ایس ہائی اسکول و جونیر کالج موربہ نے دوسرا انعام حاصل کیا۔ اس نمائش کو دیکھنے کے لئے مانگاؤں کی سبھی اسکول اور دیگر لوگوں کا تانتا بندھا رہا۔ اس نمائش میں جن لوگوں نے حصہ لیا تھا۔ انکے قیام وطعام کا بندوبست گاؤں والوں کے تعاون سے کیا گیا۔

۳۰ نومبر ۹۵ء کی شب میں ایک کلچرل پروگرام منعقد کیا گیا۔ جسمیں بیرون سے آئے طلباء واساتذہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یکم دسمبر کو تمام انعامات سرپنچ کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔

نقش کوکن

جناب عبدالرزاق دھامسکر (یونین بینک) کے فرزند مائنارٹی ویلفیر ایسوسی ایشن ٹاٹا نگر گوونڈی کے روح رواں کوکن بینک اسٹاف ریٹائرمنٹ فنڈ کے کنونیر اور کوکن بینک اسٹاف یونین کے سرگرم لیڈر جناب ہاشم دھامسکر کی شادی ۸ نومبر ۹۵ء کو قیصر باغ ڈونگری بمبئی میں بخیر و خوبی انجام پائی۔

اس موقعہ پر بنک کے کئی ڈائریکٹران، افسران اور سماجی ورکروں کی کثیر تعداد شریک محفل تھی۔

قاضی مبین کی شاندار کامیابی

شیرگاؤں تعلقہ و ضلع رتناگری کی معروف شخصیت جناب اسمٰعیل عبداللہ قاضی صاحب کے فرزند جناب قاضی مبین صاحب نے امسال دہلی یونیورسٹی سے ڈپلومہ ان جرنلزم (D.J.) کا امتحان انگریزی ذریعۂ تعلیم سے اول درجہ میں پاس کیا ہے۔ بچپن ہی سے انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور سماجی خدمات انجام دینے کا شوق ہے۔ قاضی صاحب نے اس سے قبل صحافت کا مذکورہ ڈپلومہ ہندی میڈیم سے پاس کیا تھا۔ فی الوقت وہ ہاشمیہ ہائی اسکول بمبئی ۹ میں بحیثیت مدرس خدمات انجام دے رہے ہیں۔

قاضی مبین صاحب کی اس شاندار کامیابی پر ہم تمام دوست احباب انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم اس تعلیم یافتہ نوجوان کو ہمیشہ زیورِ تعلیم سے آراستہ کرے اور ترقی کی راہوں تک پہنچنے کی ہمت عطا کرے۔

ڈاکٹر عبدالرؤف شیخ
اور دوست احباب
جنوری ۹۶ء

مقابلہ میں آئیے اور حاضری کا انعام پائیے

N.K.T.F. کے آل کوکن تعلیمی مقابلہ منعقدہ ۱۰ دسمبر ۹۵ء کو پنویل میں ضلع رائے گڈھ کے شریک مقابلہ طلباء کے سامنے خطاب کرتے ہوئے فقیر محمد مستری ٹرسٹ کے مینجنگ ٹرسٹی اور جلسہ کے صدر جناب علی ایم شمسی صاحب نے اعلان کیا کہ آئندہ سال ضلع رائے گڈھ سے جو طلباء ان مقابلوں میں شریک ہونگے انہیں بلا امتیاز مقابلہ ان کی شرکت پر ٹرسٹ کی جانب سے نقد انعام دیا جائے گا۔

شادی خانہ آبادی

صبیحہ سنگے — سید رضوان

بروز سنیچر ۲۵ رنومبر ۹۵ء کی شام نئی بمبئی واشی کی معروف شخصیت جناب الحاج سید عبدالغفور کے فرزند رضوان کا عقد مسعود سابقہ ماسٹر پرنٹرس کے مالک جناب داؤد محی الدین سنگے کی دختر صبیحہ کے ساتھ انجام پایا دوسرے روز اتوار ۲۶ رنومبر ۹۵ء کی شام واشی میں استقبالیہ اور دعوت ولیمہ کی تقریب بڑی شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں شہر کی ممتاز شخصیتیں بکثرت موجود تھیں۔

اعجاز مالونکر — سیماب خانزادہ

۱۷ر دسمبر ۹۵ء کی شام کوکن بنک کے ڈائرکٹر، مالدار گروپ آف کمپنیز کے پارٹنر اور نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب عثمان مالونکر ساکن بمبئی متوطن پمپلولی۔ ضلع رتناگری کے فرزند اعجاز کی شادی سیماب بنت اسلم جعفر خانزادہ کے ساتھ سانتا کروز بمبئی میں تزک واحتشام انجام پائی

نقش کوکن

شہر بمبئی اور کوکن کی کئی ممتاز شخصیتیں شریک محفل تھیں بالخصوص کوکن سے ہی نہیں بلکہ افریقہ سے لوگ آکر اس تقریب میں شریک ہوئے۔

شاہجہاں خان — ثیبہ فاطمہ
فیروز خان — فوزیہ فاطمہ

واشی نئی بمبئی کے معروف شخصیت جناب اقبال کوارے کے برادران نسبتی شاہجہاں خان کی شادی ثیبہ فاطمہ بنت سید احتشام علی اور فیروز خان کی شادی فوزیہ فاطمہ بنت سید احتشام علی کے ساتھ ۱ر دسمبر ۹۵ء کو کلیان ضلع تھانہ میں انجام پائی۔

سمیرا قاضی — شکیل آغا

نقش کوکن کے دیرینہ قلمکار اور قطر خلیج العرب کے ادبی حلقہ کی معروف شخصیت قاضی فراز احمد کی دختر سمیرا کا عقد مسعود شکیل محمد بن محمد خان آغا کے ساتھ ۲۴ر دسمبر ۹۵ء کو ڈاکیارڈ روڈ مسجد بمبئی میں انجام پایا اس کے بعد ظہرانہ واستقبالیہ کی تقریب تانبا والا ہال مجگاؤں میں منعقد تھی۔

اسمٰعیل پٹھان — شبانہ شیخ

انجمن اسلام بمبئی کے ایگزیکٹیو ڈائرکٹر اور ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر آف لیبر جناب اے آئی پٹھان کے فرزند اسمٰعیل کا عقد مسعود ۲۴ر دسمبر ۹۵ء کو جامع مسجد بمبئی میں انجام پایا۔ شام میں انجمن اسلام بمبئی کے گراؤنڈ پر استقبالیہ وعشائیہ کا خاص اہتمام تھا۔

امین رکھانگے — زہرہ حجوانے

داپولی کے جناب غفور سیٹھ رکھانگے مرحوم کے فرزند امین کی شادی زہرہ بنت عباس حجوانے کے ساتھ ۲۴ر دسمبر ۹۵ء کو داپولی میں انجام پائی۔

محمد زبیر کھیر ٹکر — عزیزہ رکھانگے

کوکن بنک کے سابق چیرمین اور فی الوقت ڈائرکٹر جناب علی ایم شمسی کے بھتیجہ محمد زبیر ابن عمر کھیر ٹکر کی شادی داپولی کے جناب غلام محمد رکھانگے کی دختر عزیزہ کے ساتھ تزک و احتشام انجام پائی۔ ۲۴ر دسمبر ۹۵ء کو داپولی میں نکاح ہوا اور ۲۵ر دسمبر ۹۵ء کی شام دولہے کے دولتکدہ کے پاس نورجہاں اپارٹمنٹ دپائپ روڈ کرلا) کے آراستہ و پیراستہ گراؤنڈ پر استقبالیہ اور عشائیہ کا پُرتکلف اہتمام تھا۔ عمائدین شہر اور کوکن کی ممتاز شخصیتوں

بڑی تعداد میں شریک ہوئیں۔

تشکیب احمد جی ثمینہ امبیلکر

بمبئی کے معروف شاعر، سابق میونسپل کونسلر اور شیخ مصری درگاہ کے مجاور عالیجناب محمد ابراہیم عارف احمد جی کے فرزند تشکیب کی شادی کلیان کے جناب مشتاق امبیلکر کی دختر ثمینہ کے ساتھ ۲۵ر دسمبر ۹۵ء کو انجام پائی۔ اس سلسلہ میں سائن بمبئی کے ساوانی سبھا گھر میں استقبالیہ کی تقریب منعقد تھی۔

سلیم حسوارے زلیخہ ٹھوکن

۳ر دسمبر ۹۵ء بروز اتوار کو پنڈیری کے مظہر عبدالرحمٰن حسوارے کے بھائی اور نقش نواز جناب سلیم عبدالرحمٰن حسوارے کی شادی زلیخہ محمد حسین ٹھوکن کے ساتھ انجام پائی۔ نامہ نگار

عبدالکریم صابر

سجاد تورلکر روبینہ سرگرہ

جناب آدم تورلکر کے فرزند سجاد کی شادی روبینہ بیگم بنت نظیر احمد سرگرہ کے ساتھ ۷ار دسمبر ۹۵ء کو موضع شیگرہ، تعلقہ جنجیرہ - مروڈ

نقش کوکن

میں انجام پائی۔

مرسلہ: کمال الدین تورو لکر، انور بڑاڈ کر

حاجی حمید ادمنے

حوابی مغل بشیر احمد دلاتے

رتنا گری مجگاؤں کے جناب اسمٰعیل عمر مغل کی دختر حوابی کی شادی بشیر احمد عبداللہ دلاتے کے ساتھ ۱۰ر دسمبر ۹۵ء کو مہدی مسجد بمبئی ۸ میں انجام پائی۔ (مرسلہ)

(عبدل پٹوی)

فرید بغدادی رضوانہ واڈیکر

گھوڑوپ دیو بمبئی کے ایک ابھرتے ہوئے کارخانہ دار جناب عباس کبیر بغدادی کے فرزند فرید کا عقد مسعود رضوانہ بنت یونس واڈیکر کے ساتھ ۲۴ر دسمبر ۹۵ء کو لوکیسارڈ روڈ مسجد میں انجام پایا۔

مناف پرکار

همراه

منیرہ پرکار

جناب آئی۔ ٹی۔ پرکار کے فرزند مناف کی شادی عبدالمجید پرکار کی دختر منیرہ کے ساتھ ان کے وطن فروس تعلقہ کھیڈ میں ۲۴ر دسمبر سنہ ۱۹۹۵ کو انجام پائی۔

اخلاق کاغذی نغمہ تابے

بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش اور واشی میں مقیم جناب سلیمان حسن تابے کی دختر نغمہ کی شادی جناب اخلاق ابن عبدالرحمٰن کاغذی کے ساتھ ۵ نومبر ۹۵ء کی شام واشی نئی بمبئی میں انجام پائی۔

امدادیہ کمیٹی دوبئی کے تقسیم یونیفارم جلسے کی ایک تصویر

دائیں سے بائیں (کھڑے ہوئے) صدر مدرس جناب عبدالمجید مجگاؤنکر اور جلسے کے صدر جناب احمد ابراہیم مہسکر۔

(بیٹھے ہوئے) مہمان خصوصی جناب آئی وائی سولکر، جناب یوسف احمد بھاٹکر۔

کرلا امدادیہ کمیٹی (دوبئی) کی طرف سے یونیفارم کی تقسیم

کرلا (رتناگری) اردو بوائز اسکول میں ۸ر دسمبر ۹۵ء کو امدادیہ کمیٹی (دوبئی) کی طرف سے تقسیم یونیفارم کا جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت کرلا جماعت المسلمین کے ٹرسٹی جناب احمد ابراہیم مہسکر نے انجام دی۔ اس موقع پر کرلا کے دوبئی (یو۔اے۔ای) میں برسر روزگار نوجوانوں کی قائم کردہ (امدادیہ کمیٹی دوبئی) کی جانب سے بارہ ہزار روپے کے اخراجات پر مشتمل کل اکہتر (۷۱) طلبا اور طالبات کے لئے یونیفارم کی تقسیم عمل میں آئی۔ اس موقع پر رتناسی نوڈس کرلا (رتناگری) کے ایڈیشنل منیجر جناب آئی۔ وائی سولکر، سنکشک پالک سنگھ کے صلاح کار جناب رشید بھائی مجگاؤنکر، کرلا جماعت المسلمین کے صدر جناب قاسم احمد مجگاؤنکر اور نائب صدر جناب یوسف احمد بھاٹکر، دوبئی امدادیہ کمیٹی کے ممبران، سنکشک پالک سنگھ کے ممبران، دونوں سکولوں کے اساتذہ کرام کے علاوہ گاؤں کے بیشتر سرکردہ افراد بڑی تعداد میں حاضر تھے۔

جناب احمد مہسکر، جناب آئی۔ وائی سولکر، جناب یوسف بھاٹکر اور دیگر حضرات نے موقع کو غنیمت جان کر بچوں میں تعلیمی دلچسپی پیدا کرنے اور ان کو تعلیمی سہولت بہم پہنچانے پر "امدادیہ کمیٹی دوبئی" کے ممبران کی دل کھول کر سراہنا کی اور ان سے اپیل کی گئی کہ وہ ہائی اسکول اور کالج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کی بھی اسی طرح امداد کریں۔

جلسے کی شروعات اردو بوائز اسکول کے طلباء کی حمد خوانی سے ہوئی۔ اس کے بعد صدر مدرس جناب عبدالمجید مجگاؤنکر نے جلسے کی غرض و غایت کے ساتھ حاضرین کا استقبال کیا اور انہیں عقیدت کے پھول پیش کئے۔

جلسے کی نظامت بھی جناب عبدالمجید مجگاؤنکر صاحب نے کی۔

نامہ نگار

عبدالمجید مجگاؤنکر۔ نمائندہ نقش کوکن بمبئی

(برائے رتناگری)

شیروانی ایوارڈز ۱۹۹۵ء

آج کل مسلم بچوں کی تعلیم کی بابت (یعنی کہ اور ہونہ ہو) شور ماشاء اللہ کافی مچ رہا ہے۔ یعنی کہ جیسے دیکھئے (مطلب سنیئے یا پڑھیئے) وہی مسلم بچوں کی تعلیم کی بابت کر رہا ہے۔ لیکن اس شور شرابے میں یہ حقیقت عموماً سامنے نہیں آپاتی کہ مسلم لڑکے یا لڑکیاں تعلیم میں آگے بڑھ بھی رہے ہیں؟ یا نہیں اور بڑھ رہے ہیں تو کہاں۔ کتنے۔ اس سلسلہ میں شیروانی ایوارڈز کی رپورٹ آپ کی معلومات کے لئے حاضر ہے۔

اتر پردیش کے ساٹھ اداروں میں سنہ ۱۹۹۵ء میں مضمون وار نتائج میں بہتری اور ٹوٹل نتائج میں بہتری پر اگست ۱۹۹۵ء میں اتر پردیش کے پندرہ اداروں میں تینتالیس ۴۳ لائق ٹیچرز کو ایوارڈز پھر ستمبر ستمبر میں پندرہ اداروں میں نوّے ۹۰ لائق ٹیچرز کو ایوارڈز اور پھر نومبر میں پندرہ اور اداروں میں پچاسی لائق ٹیچرز کو اور پرنسپلز کو دیئے گئے۔ وسط مشرقی اتر پردیش کے مزید پندرہ گرلز ہائی اسکولوں اور انٹر کالجوں میں ایک سو چار لائق ٹیچرز و پرنسپل کو الحاجہ بیگم تارا رشید شیروانی صاحبہ (چیرمین بھارت سیوا ٹرسٹ، چیرمین جیپ انڈسٹریل سنڈیکیٹ لمیٹڈ اور چیرمین ایمریٹس شیروانی شوگر سنڈیکیٹ لمیٹڈ) کی طرف سے ایوارڈز بھیجے گئے

تعلیمی مقابلے

ضلع رتناگری

حسب الاعلان نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیرِ اہتمام منعقدہ امسال کے تعلیمی مقابلے نہ صرف شاندار ہوئے بلکہ بے حد جاندار بھی تھے۔ ۲، ستمبر ۹۵ء کو ضلع رتناگری کا متری ہائی اسکول رتناگری کے کشادہ آڈیٹوریم میں منعقدہ مقابلہ اس سال کا پہلا مقابلہ تھا کوکن وبھاگ کے ڈیویژنل کمشنر شری رمیشچندر کاناڈے اس پروگرام کی صدارت کرنے والے تھے۔ موصوف نے اس سے قبل جب آپ رتناگری میں کلکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔ N.K.T.F. کے تعلیمی مقابلہ کی صدارت کی ہے لہٰذا وہ اس سرگرمی سے پوری طرح واقف ہیں مگر عین وقت پر آن پڑی سرکاری مصروفیات کی بنا پر وہ حاضر نہیں ہوئے اور ضلع پریشد رتناگری میں محکمۂ تعلیمات کے چیرمین جناب حسین خان فڈنائیک نے کرسیٔ صدارت نقش کوکن کو زینت بخشی آپ نے پوری دلچسپی کے ساتھ سارا پروگرام دیکھا اور اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔

ضلع پریشد رتناگری کے ایجوکیشن افسر جناب ہوبیلے صاحب نے N.K.T.F. کے تعلق سے جوش رکھا تھا اس بنا پر علالتِ طبع کے باوجود پروگرام میں آئے آپ کے ساتھ سمروسے صاحب بھی شریک محفل تھے۔

نیرائم گروپ آف کمپنیز کوسمبرا ضلع تھانہ کا ایک باوقار تعمیراتی ادارہ ہے اس کے ڈائریکٹران مخیر بھی ہیں اور اعلم دوست بھی ہے آپ نے رتناگری ضلع کے اس پروگرام کی کفالت اپنے ذمہ لی اور سرگرمی کو دیکھنے کے لئے بمبئی سے رتناگری تک کا دور دراز کا سفر کیا اور شریک محفل ہوئے کامیاب طلبہ کو آپ کے جناب راشد خان اور یونس کھوت صاحبان نے اپنے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے اور اپنی تقریر کے ذریعہ بچوں کی ہمت افزائی کی N.K.T.F. کی عزت بڑھائی۔

مقامی طور پر انتظام وانصرام کی ذمہ داری جناب آئی وائی سولکر نے سنبھالی تھی۔ اور اس قدر خوش اسلوبی سے نبھائی کہ یہ آپ ہی کی مساعی جمیلہ کا فیض تھا کہ دور دور کے ہائی اسکولوں نے آکر مقابلہ میں شرکت کی۔ سولکر صاحب کو متری کے ہیڈ ماسٹر مقدم صاحب اور N.K.T.F. کے بہی خواہ عبدالمجید مجگاؤنکر نے بھی تعاون دیا۔

تقریری مقابلہ کے لئے اسمٰعیل یوسف کالج جوگیشوری بمبئی میں عربی واسلامیات کے استاد پروفیسر علیم مختارے، بمبئی یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ طلبہ کے استاد اور ریسرچ اسکالر ڈاکٹر عبدالشکور قادری اور مجندار جونیئر کالج دہور کے ریٹائرڈ پرنسپل جناب این اے واحد صاحبان نے ججوں کے فرائض انجام دئے شہر رتناگری N.K.T.F. کے چیرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کا اپنا وطن ہے لہٰذا وہ ایک روز پہلے ہی رتناگری میں آکر رکے تھے آپ نے یہاں نقش کوکن کے لئے کئی خریدار بھی بنائے۔ مقابلوں کے نتائج درج ذیل ہیں۔

رتناگری سینٹر

تقریری مقابلے

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کی جماعت نہم کی طالبہ نسیم انصار پرکار نے اول انعام پایا۔

دوسرے نمبر پر

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ کا طالب العلم ارسلان محمد حسین پرکار (جماعت دہم) رہا

اور تیسرے نمبر پر

جرمن پرکار ہائی اسکول بانکوٹ کا طالب العلم نوید خان محمد خان ساکھرکر (جماعت ہشتم) رہا

کل تیرا ہائی اسکولز شریک مقابلہ تھے جو حسب ذیل ہیں۔

کالستہ، کرڈوٹی، نایک گرلز رتناگری۔ ستری ہائی اسکول چپلون، ہرنئی، لاٹھون، ساکھرترہ بانکوٹ، کھیڈ، واگھیورے

جنرل نالج (ہائی اسکول)

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کی طالبات یسمین غلام محی الدین پرکار اور سعدیہ عبدالمجید پرکار نے اول انعام جیتا۔

دوسرے نمبر پر

ایم کیو دلوی اردو ہائی اسکول نقش کوکن واگھیورے کے طلباء فہیم حسن انوارے اور طہیر شیخ عثمان بغدادی رہے۔

تیسرا نمبر

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے طلباء عمران اشرف پٹھان اور اختر علی میاں حوا نے حاصل کیا۔

کل بارہ ہائی اسکولوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا جو حسب ذیل ہے۔

کرجی، پانوس، سونس، واگھیورے کھیڈ، بانکوٹ، لاٹھون، ساکھرترہ چپلون، ستری ہائی اسکول رتناگری کرڈوٹی، کالستہ

جنرل نالج پرائمری

شرگاؤں اردو پرائمری اسکول کی طالبہ مینا ز اقبال کاسو نے اول انعام پایا

دوسرے نمبر پر

کرلا اردو پرائمری اسکول برائے گرلز کی طالبہ ثنا انوار بڑے آئی اور

تیسرے نمبر پر

ستری ہائی اسکول رتناگری (پرائمری سیکشن) کا طالب علم اعجاز محبوب ننگسال نے حاصل کیا

کل تیرہ پرائمری اسکول شریک مقابلہ تھے جو حسب ذیل ہیں۔

کالستہ، ساکھرترہ، مجگاؤں، کرڈوٹی، ستری ہائی اسکول بھاٹے، شرگاؤں کرلا گرلز، فنسوپ، چپلون، کرلا بوائز بانکوٹ اور کھیڈ

انگریزی زباندانی

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کی طالبہ یسمین غلام محی الدین پرکار نے اول انعام پایا۔

دوسرے نمبر پر

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ کی طالبہ عائشہ سلیمان کھوت آئیں اور

تیسرے نمبر پر

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوٹی کے طالب علم مبشر شمس القمر ہاشمی نے حاصل کیا۔

درج ذیل بارا ہائی اسکولوں کے بچوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔

کالستہ، کرڈوٹی، ستری ہائی اسکول رتناگری، چپلون، ساکھرترہ، ہرنئی، بانکوٹ، کھیڈ، واگھیورے، سونس پانوس اور کرجی

میتھمیٹکس

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

کی طالبہ یٰسین غلام محی الدین پرکار نے اول انعام پایا۔
دوسرے نمبر پر
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کا طالب علم اختر علی یمان حوا آیا اور
تیسرے نمبر پر
نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا طالب علم اشفاق عبدالرشید قاضی نے حاصل کیا۔
درج ذیل دس ہائی اسکولز شریک مقابلہ تھے۔
ہرنئی، کالستہ، کرڈوئی، مستری چپلون، ساکھرتر، بانکوٹ، واگھیورے، پانوس، کرجی۔
مقابلہ کے اختتام پر
م۔ج۔ ب۔ ب کا کارواں مروڈ کے لئے روانہ ہوا جہاں ۳ دسمبر ۹۵ء کو منعقد ہونے والے آل رائیگڑھ سیرۃ النبیؐ تقریری اور نعت خوانی کے مقابلہ میں وہ بطور مہمان مدعو تھے۔
کوکن کے بیشتر باشندے آل عرب ہیں اور اسی لئے مہمان نوازی جو عربوں کا خاصہ ہے ان کے مزاج میں اتر آئی ہے۔ م۔ج۔ ب۔ ب کی ٹیم چپلون سے ہٹتے ہوئے مہاڈ کی طرف جا رہی تھی تو فورم کے

ایک دیرینہ کرم فرما جناب حاجی محی الدین خطیب (قطروالے) نے ٹیم کو روک لیا اور بہ اصرار اپنے دولتکدہ واقع گوونکوٹ میں عشائیہ کا پرتکلف اہتمام کیا۔ عالیشان محل اور شاہانہ ضیافت یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ ہم بمبئی سے بہت دور کوکن کے ایک دورافتادہ گاؤں میں اس دعوت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔
مروڈ میں رائے گڑھ ضلع کے کئی اسکولوں نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ تھا۔ پرائمری سے لے کر سیکنڈری بلکہ ہائر سیکنڈری تک بچوں کو مختلف گروپوں میں بانٹ دیا گیا یہ ننھے فرشتے معصوم بچے جب بارگاہ رسالت میں اپنی عقیدت کے بول پیش کرتے تو سننے والے جو کثیر تعداد میں خصوصی طور پر بنائے گئے پنڈال میں تشریف فرما تھے داد تحسین دے رہے تھے۔
مہاراشٹر کالج بمبئی کے پروفیسر ندوی اور پروفیسر اقبال نیز نشاۃ الثانیہ کے مدیر جناب عثمان غنی عادل صاحبان نے ججوں کے فرائض انجام دئے۔
خطۂ کوکن میں شہر جنجیرہ مروڈ زمانۂ قدیم سے علم و ادب کا مرکز رہا ہے۔ نواب آف جنجیرہ کا یہ شہر پایۂ تخت بھی رہا ہے اور فی الوقت فورم

کے سکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر صاحب کا وطن ہے آپ نے مروڈ سے رخصت ہوتے وقت پُر بہار عصرانہ کا اہتمام کیا تھا اس سے سب اراکین اس قدر سیر ہوئے کہ بمبئی پہنچنے تک اس کی شیرینی زبان پر تھی۔

ضلع تھانہ

رتناگری کے کامیاب پروگرام کے بعد نظریں تھانہ ضلع پر جم کر رہ گئی تھیں اس لئے کہ یہاں بھی پرائم گروپ آف کمپنیز کی کفالت میں پروگرام منعقد ہونے والا تھا اور جناب صغیر احمد ڈانگے اور جناب سعد قاضی صاحبان کی ہمت افزائی سے یہ امید یقین میں بدل گئی تھی کہ تھانہ ضلع کا پروگرام بھی شاندار ہوگا مگر وائے حسرتا! ۹ دسمبر ۹۵ء کی صبح آفتاب افق مشرق سے طلوع ہوا اور مہاراشٹر بھر میں دوڑنے والی برقی رو ماند پڑ گئی پاور فیل ہو گیا۔ ٹرینیں چلنا بند ہو گئیں اور ضلع بھر کے مختلف مقامات سے آنے والے بچے نہ آسکے وہ تو خیر ہوئی کہ شہر تھانہ کوسہ اور واشی کے ہائی اسکولوں سے بچے آئے اور مقابلہ میں جان پڑ گئی۔

ٹیل اردو ہائی اسکول ممبرا میں مقابلہ منعقد تھا مگر افسوس کہ مقامی ہائی اسکول کے بچے بھی شریک مقابلہ نہیں ہوئے اور نہ سامعین یا ناظرین کی حیثیت سے مقامی بچوں کو شریک ہونے کی پرنسپل صاحب نے اجازت دی۔ اسکول کمیٹی کے چیرمین الحاج عبداللہ مرچنٹ صاحب صدر نشین تھے اور عالی جناب علی ایم شمسی اور جناب یونس قاسم کھوت پرائم گروپ آف کمپنیز کی جانب سے بطور مہمانانِ خصوصی شریک تھے۔

محترمہ نیلم ماسٹر صاحبہ (جو اکاش وانی زنتاگری کی بزم اردو کی آرگنائزر رہ چکی ہیں) محترمہ رخسانہ جو گلے (معلم جو فورم کے تعلیمی مقابلوں کی بارہا جج رہی ہیں) کے ساتھ محترمہ مسرت بانو شیخ صدر معلمہ اور بچوں کی محبوب ادیبہ جج کے فرائض انجام دینے والی تھیں مگر ٹرینوں کی سروس بند ہوجانے سے آنہ سکیں اور ان کی عدم موجودگی میں جناب اقبال کوارے نے جج کے فرائض دئیے۔

مقابلہ کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

ممبر اسینٹر برائے ضلع تھانہ

تقریری مقابلہ

عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ کی جماعت نہم کی طالبہ مسعودہ عبداللطیف شیخ نے اول انعام پایا۔

دوسرے نمبر پہ
انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی اسکول مہاگیری کی جماعت دہم کی طالبہ شبینہ غلام رہیں

تیسرے نمبر پہ
مصطفےٰ فقیہ ہائی اسکول واشی نئی ممبئی کا جماعت ہشتم کا طالب علم مسعود اکبر مقدم نے حاصل کیا۔

جنرل نالج (ہائی اسکول)

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول فار گرلز مہاگیری کی طالبات رئیسہ کھتری اور شبینہ غلام نے اول انعام حاصل کیا۔

دوسرے نمبر پہ
آئیڈیل ہائی اسکول سیکنڈ رابوڑی تھانہ کے طلبہ فیصل سلیم گھاؤٹے اور الماس تحصیلدار رہیں۔

تیسرے نمبر پہ
انجمن خیر الاسلام اردو بوائز ہائی اسکول مہاگیری کے طلبا وشہزاد احمد قاسم شیخ اور دانش مبین شیخ کو ملا۔

جنرل نالج (پرائمری)

آئیڈیل اردو پرائمری اسکول سیکنڈ رابوڑی تھانہ کی طالبہ آسیہ فردوس نے اول انعام حاصل کیا۔

دوسرے نمبر پہ
عبداللہ پٹیل گرلز اسکول کوسہ (پرائمری سیکشن) کی طالبہ خدیجہ دستگیر عالم رہیں۔

تیسرے نمبر پہ
آئیڈیل اردو ہائی اسکول سیکنڈ رابوڑی تھانہ کی طالبہ تنفا چراغ الدین نے حاصل کیا۔

انگلش (زباندانی)

عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ کی طالبہ شاہینہ پیر محمد قریشی نے اول انعام پایا۔

دوسرے نمبر پہ
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی گرلز ہائی اسکول مہاگیری کی طالبہ شیرین رفیق رہیں۔

تیسرے نمبر پہ

آئیڈیل اردو ہائی اسکول سیکنڈ
رابوڑی تھانہ کے طالب العلم رضوان خان
نے حاصل کیا۔

میتھمیٹکس

انجمن خیرالاسلام اردو گرلز ہائی
اسکول کی طالبہ مشریہ عباس
پرکار نے اول انعام حاصل کیا۔
دوسرے نمبر پر
عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول
کوسہ کی طالبہ فرحانہ سراج زاری
رہیں۔
تیسرے نمبر پر
آئیڈیل اردو ہائی اسکول سیکنڈ
رابوڑی کا طالب العلم منصور
ملک شیخ نے حاصل کیا۔

ضلع رائے گڈھ

تھانہ ضلع میں ہزیمت اٹھانے
کے بعد دوسرے ہی روز شہر
پنویل کے یعقوب بیگ ہائی اسکول
میں رائے گڈھ ضلع کے بچوں کا
مقابلہ منعقد کیا گیا تھا۔ ۱۰ دسمبر ۹۵ء
اتوار کا دن۔ چونکہ یہ مقام ضلعے
رائے گڈھ کے اندرونی علاقہ سے
جہاں اردو کے کئی ہائی اسکول جاری
ہیں دور پڑتا ہے لہٰذا ایک خدشہ
نقش کرکن
تھا کہ کہیں شرکاء مقابلہ کی تعداد کم
نہ ہو۔ مگر اللہ کا کرم شامل حال رہا
جناب اسحاق خانصاحب اس پروگرام
کی کفالت کر رہے تھے۔ اور انہیں
ہائی اسکول کے پرنسپل جناب شبیر احمد
شبلوتری اور ان کے ساتھی اساتذہ
کا تعاون حاصل تھا۔ محنت رنگ لائی
خلوص کام آیا۔ اور جوق در جوق بچے
شریک مقابلہ ہو گئے۔ شہر پنویل فورم
کے چیف کوارڈینیٹر جناب ایچ بی مقدم
کا وطن ثانی ہے وہ ایک روز پہلے ہی
یہاں آکر رکے تھے۔ انتظام و انصرام
پر نظر رکھے ہوئے تھے ان کی دعائیں
شامل حال ہوئیں اور ٹھیک وقت
پر پروگرام شروع ہوا اور اس قدر
شاندار رہا کہ پچھلے پروگراموں پر
سبقت لے گیا۔ عالیجناب علی ایم شمسی
صدر نشین تھے۔ ڈاکٹر عبدالشکور قادری
جناب انجم عباسی (اردو کے معروف
ادیب، شاعر و معلم) اور محترمہ رخسانہ
چوگلے نے ججوں کے فرائض انجام
دئے۔ نتائج کا اعلان ہوتے ہی
کامیاب طلباء و طالبات پر نقد
انعامات کی بارش سی ہو گئی پنویل
ایجوکیشن سوسائٹی نے اپنے تعلیمی
اداروں (بارہ پارہ، تلوجہ اور
پنویل) کے سبھی کامیاب امیدواروں
کو نقد انعامات عطا کئے جناب عقیل
ادھیکاری اور جناب سید ملا صاحبان
نے بھی رقم پیش کی اس تقریب میں
پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر
کی عدم موجودگی کو بُری طرح محسوس
کیا گیا۔ فقیر محمد مستری ٹرسٹ کے
مینیجنگ ٹرسٹی اور صدر جلسہ جناب
علی ایم شمسی صاحب نے اپنے
عالمانہ اور بلیغ خطبۂ صدارت
کے بعد ٹرسٹ کی جانب سے مقابلہ
کے سبھی کامیاب طلباء جو تعداد میں
پندرہ ہیں کو فی کس سو روپئے عطا
کئے اور ایک اعلان بھی کیا کہ آئندہ
ان مقابلوں میں شریک ہونے
والے ہر بچہ کو اس کی آمد پر فقیر محمد
مستری ٹرسٹ کی جانب سے نقد
انعام دیا جائے گا۔ شمسی صاحب
نے یہ روایت شروع کر کے علم دوستی
میں ایک روشن مثال قائم کی ہے جس
کے لئے فورم کے سبھی اراکین ان
کے شکر گزار ہیں انشاءاللہ اس
پیشکش سے مقابلہ میں حصہ لینے والوں
کا شوق بڑھے گا اور فورم کے مقاصد
کی پذیرائی ہوگی۔ جزاک اللہ
مقابلہ کے نتائج درج ذیل ہیں۔

پنویل سینٹر برائے ضلع رائے گڈھ

تقریری مقابلہ

یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے جماعت نہم کے طالب علم ساجد عثمان کچھی نے اول انعام حاصل کیا۔

دوسرے نمبر پر
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گورے گاؤں کا طالب العلم سہیل اسمٰعیل بند کر آیا۔

تیسرے نمبر
انجمن اسلام جنجیرہ ایکلیحر ہائی اسکول مروڈ کی جماعت نہم کی طالبہ فہمیدہ ریاض انصاری
کل تیرہ ہائی اسکولز شریک مقابلہ تھے جو حسب ذیل ہیں۔
دہور، مروڈ، پنویل، راجے واڑی گورے گاؤں، روہا، توڑیل، بارپاڑہ مورہ، شریوردھن، ناگوٹھنہ، مہسلہ پانگلولی۔

جنرل نالج (ہائی اسکول)

سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول مورہ کے طلباء محمد حسین شوکت جعفر اور نورالدین عبداللہ دھنشے نے اول انعام حاصل کیا۔

دوسرے نمبر پر
ای ایس انگلش اسکول توڑیل نقش کوکن کے طلباء فائق عبدالقادر اور مجاہد اکبر پلوکر رہے۔

تیسرے نمبر پر
سٹینرن اردو ہائی اسکول اورن کے طلباء ثمیر محمد ظہیر ٹھان اور سلمان محمد صالح سرکھوت کو ملا۔
کل تیرہ ہائی اسکولوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا وہ حسب ذیل ہیں روہا، وہور، گوریگاؤں، پنویل مروڈ، اورن، راجے واڑی، توڑیل بارہ پاڑہ، تلوجہ، مورہ، شریوردھن مہسلہ۔

جنرل نالج (پرائمری)

انجمن اسلام جنجیرہ موضع مہسلہ کے اسکول کی طالبہ ربانہ عبدالغنی حجوانے نے اول انعام حاصل کیا۔

دوسرے نمبر پر
این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ کی طالبہ سعدیہ اسمٰعیل دفعدار رہیں۔

تیسرا نمبر
سٹینرن اردو ہائی اسکول اورن کے طالب العلم مبین اسمٰعیل مقدم نے حاصل کیا۔
گیارہ پرائمری اسکولوں کے بچے اس مقابلہ میں شریک رہے۔ وہ حسب ذیل ہیں
پرائمری اردو اسکول آپٹہ، گوریگاؤں پنویل، مروڈ، اورن، راجواڑی مورہ، شریوردھن، مہسلہ، توڑیل، ناگوٹھنہ

انگلش (زباندانی)

فجندار ہائی اسکول دہور کا طالب علم اشفاق اسمٰعیل نورے نے اول نمبر حاصل کیا۔

دوسرے نمبر پر
انجمن اسلام جنجیرہ ایگلیحرل ہائی اسکول مروڈ کا طالب علم غنم عبدالحق قاضی رہا

تیسرے نمبر پر
ای ایس انگلش اسکول توڑیل کی طالبہ نادرہ انور خان دیشمکھ رہیں۔
پندرہ ہائی اسکولوں نے اس مقابلہ میں شرکت کی۔ وہ اسطرح ہیں۔
توڑیل، بارہ پاڑہ، تلوجہ، مورہ شریوردھن، ناگوٹھنہ، مہسلہ، روہا وہور، گورے گاؤں، پنویل، مروڈ، اورن، چانڈرہ، راجواڑی۔

میتھمیٹکس

فجندار ہائی اسکول وہور کا طالب علم

اشفاق اسمٰعیل نور نے نے
اول نمبر حاصل کیا۔
دوسرے نمبر پہ
اینگلو اردو ہائی اسکول بارہ پاڑہ
کا طالب علم علی عبد القیوم رہے۔
تیسرے نمبر پہ
سوشل سوسائیٹیز ہائی اسکول موربہ
کی طالبہ شبانہ مختار احمد انصاری آئیں
چودہ ہائی اسکولوں نے شرکت
کی جو حسب ذیل ہیں۔
تلوجہ، موربہ، شریوردھن مہسلہ
ناگوٹھنہ، راجپواڑی، روہا، وہور
پنویل، مروڈ، اورن، توڑیل
بارہ پاڑہ

بمبئی عظمیٰ و مضافات

بمبئی عظمیٰ و مضافات میں
اردو ذریعہ تعلیم کے ۸۰ ہائی
اسکولز میں ۱۴ دسمبر ۹۵ء جمعرات
کی دوپہر دو بجے ان تمام ہائی اسکولوں
کو انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول
میں شریک مقابلہ ہونے کی دعوت
دی گئی مگر صرف ۱۰ ہائی اسکولز
ہی شریک مقابلہ ہوئے اور اس
طرح بچوں کی تعلیم کی ترقی کے لئے
جاری اس سرگرمی سے استفادہ کرنے
کی طرف توجہ نہیں دی کرلا اسکول
کے پرنسپل صاحبان اور اساتذہ نے
ہر ممکن تعاون دیا۔ باندرہ کے لکی ڈیکو
ریشن نے مقابلہ کے لئے بلکہ اجرت
اسٹیج تیار کر کے دیا اور اس طرح ٹھیک
وقت پر مقابلے شروع ہوئے۔ بمبئی
کا ایک رفاہی ادارہ رحمانی فاؤنڈیشن
نے پروگرام کی کفالت اپنے ذمہ
لی تھی۔ مقامی میونسپل کونسلر جناب
فیروز منتری صدارت کے فرائض انجام
دینے والے تھے مگر عدم الفرصتی کی
وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے لہٰذا فورم
کے بزرگ ساتھی جناب ایچ بی مقدم
نے کرسئ صدارت کو زینت بخشی۔ جناب
انجم عباسی۔ ڈاکٹر عبدالشکور قادری
اور محترمہ رخسانہ چوگلے نے تقریری
مقابلہ میں ججوں کے فرائض انجام دئے
ذیل میں مقابلوں کی تفصیل درج ہے۔

کرلا سینٹر

تقریری مقابلہ

انجمن اسلام ہائی اسکول بوری بندر
کا طالب علم محمد اعظم مرتضیٰ نے
اول انعام پایا۔
دوسرے نمبر پہ
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول
وکھرولی کی طالبہ
رئیسہ کریم ٹھاکور رہی
تیسرے نمبر پہ
انجمن اسلام باندرہ گرلز ہائی اسکول
کی طالبہ
نصرت محمد یوسف نے حاصل کیا۔
کل دس ہائی اسکولز شریک مقابلہ
تھے ان کے نام درج ذیل ہیں
(۱) ہاشمیہ ہائی اسکول بمبئی ۳
(۲) انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول
وکھرولی (۳) انجمن اسلام باندرا
گرلز ہائی اسکول (۴) صابو صدیق
ٹیکنیکل ہائی اسکول (۵) انجمن اسلام
ہائی اسکول گرلز کرلا (۶) انجمن اسلام
ہائی اسکول ورسوا (۷) انجمن اسلام
بوائز ہائی اسکول کرلا (۸) انجمن اسلام
ہائی اسکول بوری بندر (۹) سیف
طیب جی گرلز ہائی اسکول (۱۰) کمو
جعفر گرلز ہائی اسکول۔

جنرل نالج (سیکنڈری)

الفلاح ہائی اسکول ملاڈ کے طلباء
مہر النساء معراج خان اور محمد شارق
قاضی نے اول انعام حاصل کیا۔
دوسرے نمبر پہ
انجمن اسلام ہائی اسکول بوری بندر
کے طلباء محمد واصی صدیقی اور
سلیم عبد العزیز شیخ رہے۔

نقش کوکن

تیسرے نمبر پر
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول کرلا
کی طالبات فائزہ تسنیم سلیم شیخ
اور عذرا انور انصاری نے حاصل کیا۔
کل آٹھ ہائی اسکولز شریک مقابلہ
تھے جن کے نام درج ذیل ہیں۔
(۱) انجمن خیر الاسلام وکھرولی
(۲) انجمن اسلام گرلز باندرہ (۳) انجمن
اسلام کرلا گرلز (۴) انجمن اسلام
ورسوا (۵) الفلاح۔ ملاڈ (۶) انجمن
اسلام بوائز کرلا (۷) انجمن اسلام
بوری بندر (۸) کموجعفر

انگریزی زباندانی

انجمن اسلام کرلا گرلز کی طالبہ فائزہ
تسنیم شیخ سلیم اول رہیں
دوسرا نمبر
انجمن اسلام باندرہ گرلز کی طالبہ
نصرت محمد یوسف نے حاصل کیا۔
تیسرا نمبر
کموجعفر کی طالبہ مسعودہ اسمٰعیل
بوہرہ نے حاصل کیا۔
کل ۷ ہائی اسکولز شریک مقابلہ
تھے جن کے نام ہیں۔
(۱) انجمن اسلام گرلز باندرہ
(۲) انجمن اسلام گرلز کرلا (۳) انجمن
اسلام ورسوا (۴) الفلاح ملاڈ
نقش کوکن

(۵) انجمن اسلام بوائز کرلا (۶) انجمن
اسلام بوری بندر (۷) کموجعفر

میتھمیٹکس

انجمن اسلام کرلا گرلز کی طالبہ فہیمہ
ممتاز علی ساونت اول رہیں۔
دوسرے نمبر پر
انجمن اسلام کرلا بوائز کا طالب علم
جاوید احمد منیر نے حاصل کیا۔
تیسرے نمبر پر
انجمن اسلام بوری بندر کا طالب علم
ساجد عبد الغنی رہا۔
کل آٹھ ہائی اسکولز نے مقابلہ
میں حصہ لیا وہ یہ ہیں۔
(۱) ہاشمیہ ہائی اسکول (۲) انجمن اسلام
گرلز باندرا (۳) انجمن اسلام گرلز کرلا
(۴) انجمن اسلام ورسوا (۵) الفلاح ملاڈ
(۶) انجمن اسلام بوائز کرلا (۷) انجمن
اسلام بوری بندر (۸) کموجعفر

قرآن کریم پر مراٹھی کتاب کی رسم اجراء

مشہور مذہبی رہنما مولانا عبد الکریم
پاریکھ کی صدارت میں گرگاؤں چوپاٹی
پر اکھل بھارتیہ قومی ایکتا کمیٹی کی جانب
سے قرآن کریم کی مراٹھی میں تلخیص

بعنوان "گرنتھ راج" کا رسم اجراء جسٹس
چندر شیکھر دھرم ادھیکاری کے
ہاتھوں انجام پایا اپنے صدارتی خطبہ
میں مولانا عبد الکریم پاریکھ نے گرنتھ راج
کی اشاعت پر اس کے مصنف اور دے
تلک جنرل سکریٹری اکھل بھارتیہ قومی
ایکتا کمیٹی کو مبارکباد دے
"دھرم گرنتھ" کا رسم اجراء
کرتے ہوئے جسٹس شیکھر دھرم
ادھیکاری نے کہا کہ بمبئی کو کاسمو
پولیٹن شہر کہا جاتا ہے مگر یہاں ہر
طبقہ اور فرقے کے لوگ الگ الگ
پاکٹس میں رہتے ہیں کیا یہی کاسمو
پولیٹن شہر ہے۔ بمبئی میں لوگ
اپنے پڑوسی کو نہیں جانتے جب
ہم میں آپسی میل ملاپ نہیں
بڑھے گا تو بھائی چارہ نہیں بڑھے گا
سیکولرازم قائم نہیں ہوگا۔
اس تقریب میں
مہمان خصوصی کی حیثیت سے
ایم ایل اے بشیر پٹیل کونسلر
سوہن سنگھ کوہلی۔ سہیل
لوکھنڈوالا بھی شریک تھے
گرنتھ راج کے مصنف نے
اپنی درد بھری آواز میں
نریش بھٹ کی نعت پاک
بھی سنائی۔

رتناگری میں جذامیوں کے لئے کالونی

اندرا آواس یوجنا کے تحت شرگاؤں گروپ گرام پنچایت نے ۱۹ر نومبر ۱۹۹۵ء (اندرا گاندھی کے یوم پیدائش) کے دن ۳۹ گھروں کی تعمیر کا کام شروع کیا ہے۔ یہ گھر اودھیم نگر کے علاقہ میں لیرس ہسپتال سے لگ کر سرکاری زمین پر ان لوگوں کے لئے تعمیر کئے جارہے ہیں جو جذام کی بیماری سے رو بصحت ہو چکے ہیں لیکن ان کے گھر والے انہیں گھر میں لینے کے لئے تیار نہیں۔ شرگاؤں گرام پنچایت کے سرپنچ واس منصوبہ کے پرشاسک جناب فضل ماسٹر ہیں۔

ایس ایس ہائی اسکول مورپہ کی شاندار کامیابی

۱۰ر دسمبر ۹۵ء بروز اتوار نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے کل ضلع رائے گڈھ کا تقریری جنرل نالج، انگلش زباندانی اور میتھس کا مقابلہ یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل میں منعقد ہوا۔ اس مقابلے میں ایس ایس ہائی اسکول مورپہ کے طلباء نورالدین عبداللہ دھنشے اور جعفر حسین شوکت علی نے جنرل نالج میں اول نمبر حاصل کیا۔ تبسانہ مختار احمد انصاری نے میتھس کا تیسرا انعام حاصل کیا۔ اسی طرح اس طالبہ کو تقریر کا اعزازی انعام بھی دیا گیا۔ ان طلباء کی رہنمائی انصاری مختار احمد نے کی اور میتھس کے لئے اسکول کے ہیڈ ماسٹر ابوالکلام خان نے رہنمائی کی تھی۔

جناب عبدالستار علی صاحب کر دیکر

وستار ادھیکاری

مشہور شاعر وادیب انجم عباسی کے حقیقی چھوٹے بھائی جناب عبدالستار علی صاحب کر دیکر جو بچپن سے ہی تاماننے مجگاؤں میں سکونت پذیر ہیں ۳۵ سالہ درس تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مجگاؤں اردو اسکول پر تقریباً ۱۲ سال تک اپنے فرائض انجام دئے۔ اسی دوران مجگاؤں اردو اسکول کے لئے متعدد پروگرام کر کے چھ کمروں کی عمارت تعمیر کرلی۔ جس کا آج تک جماعت المسلمین مجگاؤں کو ۸۰ ہزار روپئے کرایہ ملا۔ اسی دوران برانچ پوسٹ ماسٹر کے بھی فرائض انجام دئے۔ مجگاؤں برانچ پوسٹ کی افتتاح ۱۹۶۲ء میں انہیں کے ہاتھوں ہوئی۔ راشٹریہ کام بر سال دو۔ دو۔ تین۔ تین لاکھ الپ بچت کئے۔ تاماننے مجگاؤں جامع مسجد تعمیری کمیٹی کے جنرل سکریٹری کے حیثیت سے کئی سال تک فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۹ء کو پابرہ اردو اسکول میں صدر مدرس کی حیثیت سے تقرر ہوا اسی سال ضلع پریشد رائے گڈھ نے ان کی بہترین کارکردگی پر مثالی مدرس کا ایوارڈ دیا۔ پابرہ اردو اسکول تین کمروں پر مشتمل تھی۔ بچوں اور اساتذہ کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بچوں کو بیٹھنے کے لئے تین کمرے ناکافی ہوتے تھے۔ اس لئے گاؤں والوں کا تعاون حاصل کر کے متعدد پروگرام ترتیب دے کر اسی اسکول کو لگ کر دو کمرے تعمیر کرالئے۔ اپنی کوشش سے اسکول کو لگ کر ایک آفس تعمیر

کرایا۔ اسکول کے گودریج کی ٹیبل ۔ کرسیاں ۔ فلٹر ٹانکی وغیرہ لوگوں سے حاصل کئے۔ ۲۵ سال کی درس تدریس کے بعد ۱۳ رنومبر ۱۹۹۵ء کو وستارادھیکاری شری پوردھن بیٹ کے لئے مقرر ہوئے۔

نامہ نگار
رشیدہ نفیس کرجیکر
(صدر معلمہ اردو اسکول پابرہ)

ساکھر تر میں اعزازی جلسہ

۱۲ رنومبر ۹۵ء کی شب میں جناب عبداللہ فقیر محمد ساکھرکر کے صحن میں شاہین کمیٹی ساکھر تر اینڈ کمیٹی کی جانب سے گاؤں کے گریجویٹس کا اعزاز کیا گیا۔ اس اعزازی جلسے کے صدر جناب پرویز باغبان تھے

کاساودیلی گروپ گرام پنچایت کے سرپنچ عبداللہ فقیر محمد ساکھرکر اور ساکھر سہکاری سوسائٹی کے چیرمین جناب دادامیاں ساکھر مہمان خصوصی تھے۔ جلسے کی نظامت جناب عبدالحمید بھاٹکر نے کی۔

ارنڈول میں محفل افسانہ ومشاعرہ

۱۴ رنومبر ۹۵ء نہرو جینتی کے موقع پر ارنڈول ضلع جلگاؤں میں بزم گلشن خرم کے زیر اہتمام محفل افسانہ ومشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا

ارنڈول میونسپل ہال میں دوپہر ۳ بجے جناب عتیق احمد کی صدارت میں محفل افسانہ منعقد کی گئی۔

افسانہ خوانی میں جن افسانہ نگاروں نے اپنے افسانے سنائے ان کے اسم گرامی (۱) نورالحسن (اورنگ آباد) احمد کلیم (فیض پوری) (بھساول) عظیم راہی (اورنگ آباد) معین الدین عثمانی صغیر احمد (جلگاؤں) سید ذاکر حسین اور نیاز احمد (ارنڈول) اکبر رحمانی۔ عتیق احمد عتیق، عظیم راہی نے تبصرہ کئے۔

اسی شب احاطہ حضرت خواجہ خرم شاہ کے عظیم الشان مشاعرہ ایس ایس سندھواجنی صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا (رسم افتتاح) صدر بلدیہ شری دیوی داس مہاجن نے کی۔ بزم ہذا کے صدر ایاز احمد نے مہمان خصوصی کی گلپوشی کی۔ عتیق احمد عتیق اثر صدیقی، شمس جالنوی، ذاکر عثمانی رزاق انور، جلیل آفتاب، صابر شہادری انیس نیر، نعیم اختر، اختر آصف شوکت انصاری، ولی نسیمی، اشفاق شفیق ناظم، مرزا افسر بھرگاؤنوی۔ بادل گرمکھ سنگھ شاد، مقامی شعراء، احمد اثر، تجمل اشفاق، اقبال نارونگ شامل مشاعرہ شعراء رہے۔ نظامت کے فرائض فاروق عشرت نے انجام دئے۔

لاٹون میں پولیو پلس خوراک مہم

تعلقہ منڈن گڈھ کے نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں "یوم پولیو پلس خوراک مہم" کے تحت اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب کی رہنمائی میں ۸ ردسمبر ۹۵ء کو "یوم پولیو پلس خوراک مہم" گشت کا اہتمام کیا گیا۔ اس گشت میں اسکول کے اساتذہ اور پنجم تا دہم کے طلبہ نے دورہ کرکے گاؤں والوں کو ۹ ردسمبر ۹۵ء اور ۲۰ جنوری کی اہمیت سے روشناس کرایا اور تین برس کے بچوں کو پولیو پلس خوراک دے کر معذوریت سے بچاؤ پر آمادہ کیا۔

یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کی شاندار کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام ضلع رائے گڈھ کے مختلف تعلیمی سرگرمیوں کے پروگرام کا انعقاد یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل میں

عمل میں آیا۔
اس پروگرام کے پہلے مرحلے تقریری مقابلے، میں رائے گڑھ ضلع کے اردو ذریعہ تعلیم کے تیرہ ثانوی مدارس کے طلباء وطالبات نے حصہ لیا جس میں "رنج کا خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج"، اس عنوان پر یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے نویں جماعت کے طالب علم ساجد عثمان کچھی نے اول انعام حاصل کرکے اسکول کا نام روشن کیا۔ اس طالب علم کی رہنمائی کرنے والے مدرس جناب ایم شیخ صاحب کو بھی انعام سے نوازا گیا۔ اس کامیابی پر ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پرنسپل وجملہ اسٹاف

تیرہ سالہ تیراک

پالگڑھ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے معروف سوشل ورکر شری اننت شندے کا تیرا سالہ بھتیجہ سنگیت شندے نے دھرمتر ضلع رائے گڑھ سے اپولو بندر بمبئی کے درمیان چھ گھنٹہ چھیالیس منٹ تیر کر اپنی تیراکی کا بہترین ثبوت دیا ہے۔ سنگیت بمبئی کے ایک ہائی اسکول میں دسویں کا طالب علم ہے

نقش کوکن

انجمن اسلام جنجیرہ آئی. ٹی. آئی مروڈ جنجیرہ کی شاندار کامیابی

۳ دسمبر ۹۵ء کو احاطہ انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ میں بزم ملت محلہ بازار مروڈ جنجیرہ کے زیر اہتمام بارہواں کل ضلع رائے گڑھ نعتیہ وتقریری مقابلہ منعقد کیا گیا۔ اس مقابلہ کے چہارم گروہ میں ادارہ ہذا کی جانب سے طالب علم مومن مختار احمد شبیر احمد نے دونوں مقابلوں میں حصہ لے کر نعتیہ مقابلہ میں سوئم اور تقریری مقابلہ میں اول مقام حاصل کیا۔
ان کی اس کامیابی پر موصوف نے بزم ملت و دوسرے فلاحی تنظیموں واشخاص سے کئی شیلڈس نیز بہی خواہان و حاضرین کی جانب سے نقد انعامات حاصل کرکے ادارہ کا نام روشن کیا۔

بارہویں ضلع رائے گڑھ سیرت النبیؐ تقاریر اور نعتیہ مقابلہ

بزم ملت محلہ بازار کی جانب سے جماعت المسلمین محلہ بازار کے زیر اہتمام ۳ دسمبر ۱۹۹۵ء کو احاطہ انجمن اسلام جنجیرہ میں بارہواں کل ضلع رائے گڑھ سیرت النبیؐ نعتیہ وتقریری مقابلوں کا انعقاد محترم محمد عالم ندوی صاحب ساکن بمبئی کی زیر صدارت ہوا۔ عزت مآب علی ایم شمشی صاحب نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی اور محترم محمد عالم صاحب ندوی پروفیسر سید اقبال صاحب اور محترم عثمان غنی صاحب جج کے فرائض انجام دئے۔ علاوہ ازیں ٹیلنٹ فورم نقش کوکن کے اراکین کے ساتھ حاضر رہ کر پروگرام کو رونق بخشی اطفال قوم کی حوصلہ افزائی کے لئے نقد انعامات سے نوازا۔ اسی شب ۹ بجے تقسیم انعامات کے بعد مولانا مظفر عالم صاحب (خطیب جمعہ چوکی محلہ مسجد بمبئی) کا سیرت النبیؐ پر روح پرور بیان ہوا۔
اس پروگرام کی خصوصیت یہ رہی کہ پرائم گروپ آف کمپنیز کے پرو پرائٹرز پروگرام کی نوعیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آئندہ سال کے پروگرام کی ذمہ داری قبول کی اور بذریعہ مہمان خصوصی علی ایم شمسی صاحب پروگرام کو سراہا۔ پروگرام میں کل ۱۸ مدارس نے حصہ لیا ان میں انعام یافتگان درج ذیل ہیں۔
نعتیہ مقابلہ : اول گروپ
۱) فہد بشیر بنگارکر۔
آر زیڈ پی اردو اسکول وہور

(۲) عمر سجاد پیش امام
نگر پالیکا پرائمری اسکول نمبر، مروڈ
(۳) تبریز معظم کلبسکر
آر زیڈ پی اردو اسکول کھارانبولی
نعتیہ مقابلہ ۔ دوم گروہ
۱) فاطمہ اسمعیل ٹیے
ایس پی ایم ہائی اسکول راجے واڑی
۲) عطیہ محمد صادق راٹویلکر
اے آئی جے ہائی اسکول گونڈ گھر
۳) مسیب محمد شفیع جھونبرکر
آر زیڈ پی اردو اسکول مجگاؤں
نعتیہ مقابلہ گروہ سوم
۱) فاروق عبدالحمید طالب
اے آئی جے ہائی اسکول مروڈ جنجیرہ
۲) شاہنواز رحمت ڈاورے
۲) مسرت یونس گونگرے
اے کے آئی ہائی اسکول گوریگاؤں
اے آئی جے ہائی اسکول روہا
۳) عمران محمد سعید جامدار
اے آئی جے ہائی اسکول گونڈ گھر
۳) وسیم عبدالکریم مروڈکر
اے کے آئی ہائی اسکول چانڈوا
نعتیہ مقابلہ چہارم گروہ
۱) نائلہ اکبر لوگڑے
اے آئی جے جونیر کالج شریوردھن
۲) دانش عبدالرحیم نشتر
اے کے آئی جونیر کالج گورے گاؤں

۳) مختار احمد شبیر احمد مومن
اے آئی جے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ
تقریری مقابلہ اول گروہ
۱) ندا سجاد پیش امام
نگر پالیکا پرائمری اسکول نمبر ۲ مروڈ
۲) تبریز اقبال بانگی
آر زیڈ پی اردو اسکول وہور
۳) نجم السحر سلیم دیلوی
نگر پالیکا پرائمری اسکول نمبر ۲ مروڈ
تقریری مقابلہ دوم گروہ
۱) فرزانہ تسنیم انصاری
ایس پی ایم ہائی اسکول راجواڑی
۲) رشمیں تسنیم سونڈے
محبوب ایجوکیشن ٹرسٹ انگلش میڈیم ہائی اسکول مروڈ
۲) عفت سجاد فقیہہ ملا
آر زیڈ پی اردو اسکول وہور
تقریری مقابلہ سوم گروہ
۱) امتیاز عبدالغنی مستری
اے کے آئی ہائی اسکول گوریگاؤں
۲) سارہ عبدالملک ملاک
اے آئی جے ہائی اسکول شریوردھن
۳) عالم عبدالقاضی
اے آئی جے ہائی اسکول مروڈ
۳) ایاز عبداللطیف موزر
اے آئی جے ہائی اسکول گونڈ گھر
تقریری مقابلہ چہارم گروہ

۱) مختار احمد شبیر احمد مومن
اے آئی جے آئی ٹی آئی مروڈ
۲) اکبر حمزہ خان جمیل
اے کے آئی جونیر کالج گورے گاؤں
۳) سیمین محمد صاحب آرائی
اے آئی جے جونیر کالج شریوردھن

سکریٹری
بزم ملت محلہ بازار مروڈ جنجیرہ

ایڈوکیٹ خطیب کو صدمہ

دیورکھ ضلع رتناگری کے معروف وکیل جناب مشتاق خطیب کے پدر بزرگوار جناب محمد خطیب ریٹائرڈ معاملتدار ضعیف العمری کے باعث ۲۱ دسمبر ۹۵ء کو رتناگری میں انتقال کر گئے۔

نقش کوکن کی نئی شرح خریداری

درون ہند سالانہ خریداری
سو ۱۰۰ روپئے
بیرون ہند سالانہ خریداری
ساڑھے تین سو ۳۵۰ روپئے
فی پرچہ دس روپئے
ادارہ

نظام الدین وسراج خان کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد حاجی عباس حسین پٹیل اور ان کے بھائی جناب عبدالرحمٰن سرنگ (سابق ڈائریکٹر کوکن بنک) کے بہنوئی جناب احمد عبداللہ خان (درون) ۳۰ نومبر ۹۵ء کو راہیٔ عدم ہوگئے۔

قوسین آشتخان کو صدمہ

جماعت اسلامی ہند شاخ کلیان کے صدر جناب قوسین آشتخان کی صاحبزادی منزہ مسعود سوسے پڈگھا کا ۲۷ سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد ۲۸ نومبر ۹۵ء کو جے جے اسپتال میں انتقال ہوگیا۔

مرحومہ عالیجناب شمس پیرزادہ (ادارہ دعوۃ القرآن) کی بھانجی تھی۔

عباس فقیہ کو صدمہ

شری وردھن ضلع رائیگڑھ کے جناب عباس فقیہ کے بھائی عبدالصمد فقیہ کا بعمر ۷۰ سال ۱۹ نومبر کو بنو نی ساؤتھ افریقہ میں انتقال ہوگیا۔

چار مسلم طلباء آئی اے ایس امتحان کے لئے منتخب

جناب کے ایم. عارف کی زیر صدارت بمبئی میں قائم شدہ یونائیٹڈ اکنامک فورم نے کریسنٹ کریئر گائیڈنس اینڈ کوچنگ سینٹر کے تعاون سے آئی اے ایس اور آئی پی ایس کوچنگ کے لئے بمبئی میں داخلہ امتحانات کا انعقاد کیا۔ کل ۷۲ طلباء اس امتحان میں شریک ہوئے اور دس کامیاب ہوئے۔ انہیں شخصی انٹرویو کے لئے مدراس بھیجا گیا۔ اس انٹرویو میں ۴ طلباء کامیاب ہونے ۴ طلباء نے ۶ ماہ کے تربیتی کورس کے لئے مدراس جانا طے کیا ان کے نام اس طرح ہیں۔ فرحین شیخ، شاذلی سید محمد ندیم اور عبدالرشید

گریڈ اینڈنس اینڈ کوچنگ سینٹر مدراس میں قائم ہے یہ ایک مقام تربیتی انسٹی ٹیوٹ ہے جو آئی اے ایس یا آئی پی ایس کے لئے کو تیار کرتا ہے۔ یہاں مسلم طلباء اور طالبات کو حکومت ہند کی جانب سے منعقد کئے جانے والے سول سروس کے امتحانات کے لئے ۶ ماہ کی شدید تربیت دی جاتی ہے۔ فی الحال ہندوستان کے آئی اے ایس

ایران میں مسلمانوں کا تناسب ۶۴٪ ہے

یونائیٹڈ کنگڈم فورم مسلمانوں کو پولس فورس میں ملازمت دلانے میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اس کے نائب صدر ہیں۔

اس فورم نے طب، چارٹرڈ اکاؤنٹنسی، آرکیٹیکچر اور صحافت جیسے میدانوں میں طلباء کو اسکالرشپ بھی عطا کی ہے۔

نئی پنویل میں تعمیر مسجد

شہر بمبئی سے ۴۵ کلومیٹر کے فاصلے پر سڈکو نگرانی ایک نوآبادی کالونی نئی پنویل کے نام سے وجود میں آگئی ہے۔ یہاں مسلمانوں کے تقریباً تین سو کنبے منتشر طور پر آباد ہیں۔ نئی پنویل میں مسجد و قبرستان نہ ہونے کی وجہ سے مسلم حضرات پرانی پنویل کی مسجدوں میں جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں۔ میت کی تدفین کے لئے بھی پرانی پنویل کے قبرستانوں کا استعمال ہوتا ہے۔ پنویل کی مسجدیں اور قبرستان نئی پنویل سے تین کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ ۱۹۸۰ء میں مسلمانان نئی پنویل نے "دارالامان ٹرسٹ (رجسٹرڈ)" کی بنیاد ڈالی جس نے مسجد و قبرستان کے لئے پلاٹ حاصل کرنے کے لئے سڈکو سے خط و کتابت جاری کی۔ سڈکو کی پالیسی کے مطابق مسجد کے پلاٹ حاصل کرنے کے لئے ٹرسٹ کے پاس ایک کثیر فنڈ کا ہونا لازمی ہے۔ فی الحال ٹرسٹ کے پاس ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی رقم جمع ہے جو کہ پلاٹ کے حصول کے لئے ناکافی ہے برادران اسلام سے گزارش ہے کہ نئی پنویل میں مسجد کے پلاٹ کے حصول اور تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل پتے پر عطیات روانہ کر کے ثواب دارین حاصل کریں دارالامان ٹرسٹ ۲۰ ماروتی کارنر، سیکٹر نمبر ۱۷ نیو پنویل ۴۱۰۲۰۶ - صدر عبدالصمد مجاور فون: ۷۴۵۰۲۶۰ سکریٹری عبدالحمید انعامدار فون: ۷۴۵۴۳۲۴، خازن تسنیم ادھیکاری فون: ۷۴۵۶۸۱۵

چین میں ۳۴ ہزار مسجدیں

مسلمان چین کا سب سے بڑا اقلیتی گروہ ہیں جو ملک کے ہر علاقے میں موجود ہیں تاہم مشرقی ترکستان (سنکیانگ) میں ان کی اکثریت ہے کل آبادی میں ان کا تناسب پانچ فیصد ہے ۱۹۶۴ء کے کمیونسٹ انقلاب میں سب سے زیادہ مسلمان ہی نشانہ بنے۔ ان کی شناخت دینی مدارس، مساجد اور علماء کو ختم کرنے کے لئے کمیونسٹ حکمرانوں نے طرح طرح کے جابرانہ ہتھکنڈے استعمال کئے۔ لیکن اس کے باوجود آج بھی چین میں ... ۳۴ ہزار سے زیادہ مساجد موجود ہیں۔ اس کا انکشاف بین الاقوامی نیوز ایجنسی نے بیجنگ سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں کیا۔ رپورٹ کے بموجب چین میں کئی اسلامی تنظیمیں، ادارے نیز اعلی دینی تعلیم کے آٹھ مدارس بھی قائم ہیں۔ ثقافتی انقلاب کی ناکامی کے بعد حکام نے مسلم علاقوں میں تقریباً ... ۲۲ ہزار مسجدیں واگزار کر دی ہیں مسلمان اب خود کو قدرے آزاد محسوس کرتے ہیں اور وہ کئی میدانوں میں سرگرم ہیں۔ ان کی کئی تنظیمیں بھی کام کر رہی ہیں۔ ان میں سب سے قدیم تنظیم ایڈوانسمنٹ ایسوسی ایشن برائے چینی مسلمان ہے جس کا قیام ۱۹۰۹ء میں عمل میں آیا اس کی ملک بھر میں ... ۳ شاخیں ہیں اس کے علاوہ دارالحکومت بیجنگ میں اسلامی ادبی انجمن اور اسلامی کلچرل ایسوسی ایشن بھی سرگرم عمل ہیں۔

انتقالِ پُرملال

ناظم مجاور کو صدمہ

ناظم مجاور کے والد شہر رتناگری بازار پیٹھ میں گوشت اور مچھلی کے تاجر جناب عبداللطیف باواخان مجاور مختصر سی علالت کے بعد ۴ر دسمبر ۹۵ء کو بعمر ۶۵ سال انتقال کر گئے۔

عباس ڈاورے کو صدمہ

کھیڈ ضلع رتناگری کے معروف سماجی خدمتگار جناب عباس ڈاورے کی خوشدامن سیدانی رابعہ بی غلام محی الدین قادری متوطن نادگاؤں (کھیڈ) طویل علالت کے بعد ۱۰ر دسمبر ۹۵ء کو انتقال کر گئیں۔

حاجی احمد گولندازمرحوم

سنڈیکیٹ مربا دروڈ کلیان کے حاجی احمد فتح محمد گولنداز ریٹائرڈ ڈپٹی ایجوکیشن انسپکٹر ضلع تھانہ ۱۹ر نومبر ۹۵ء کو اکیانوے سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

انجم عباسی کو صدمہ

کوکن کے سپوت کے مصنف نقش کوکن اور ترسیل کے معاون مدیر انجم عباسی کی پھوپھی اڈرگورے گاؤں ضلع رائیگڈھ کے ریٹائرڈ اے ڈی ای آئی جناب عباس میاں کردیکر کی سگی بہن محترمہ حسینہ حاجی میاں کاروتکر کا مختصر سی علالت کے ۱۱ر نومبر ۹۵ء کو انتقال ہوگیا۔

حسن میاں پرکار مرحوم

جناب حسن میاں داؤد پرکار متوطن سکرولی، تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری ۶۳ سال کی عمر میں بلیک برن انگلینڈ میں ۴ر نومبر ۹۵ء کو انتقال کر گئے۔

مرحوم کافی سال سے ذیابطیس کے مریض تھے اور اس مرض کی وجہ سے گذشتہ پانچ سال سے نابینا بھی ہوچکے تھے۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی)

حسن میاں چماؤکر کا انتقال

پچھلے مہینہ نیگڈی تعلقہ منڈنگڈ کے سماجی کارکن (نائب صدر) جناب حسن میاں جمال الدین چماؤکر ایک سڑک حادثہ میں راہیِ عدم ہوگئے۔ جلوسِ جنازہ میں اطراف واکناف کے کئی گاؤں کے افراد کثیر تعداد میں شریک رہے۔

نامہ نگار

(عاشق حسن کڑویکر)

سلطان سولکر کی رحلت

جناب سلطان حسن سولکر متوطن سائی، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائیگڈھ ۱۹ر نومبر ۹۵ء کو بلیک برن انگلینڈ میں ۶۲ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم ۵۰ء کی دہائی میں پیشۂ معلمی سے وابستہ تھے اور ساٹھ کی دہائی میں بلیک برن میں آکر آباد ہوئے۔ انہیں کی آمد کے پہلے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لئے "کوکنی مسلم ایسوسی ایشن بلیک برن" کی بنیاد ڈالی تھی اور ۱۹۷۳ء میں پہلی بار "شافعی مسلک" "مسجد رضوان" کی بنیاد رکھی گئی جو غالباً پورے برطانیہ میں کوکنی مسلمانوں نے بنائی ہوئی پہلی مسجد ہوگی۔ بعدازاں مسجد ہذا کی توسیع کے سلسلے مرحوم کی صدارت میں مقامی چرچ کی پراپرٹی "چلڈرن کلینک" خرید کر ۱۹۷۱ء میں موجودہ عمارت میں مسجد مع مدرسہ اور شادی بیاہ کے لئے کشادہ ہال کا انتظام بھی کیا گیا۔ لہٰذا مرحوم اس ادارے کے کافی سال سے صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اللہ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے۔ آمین۔

ابراہیم بغدادی بورکے جنوری ۹۶ء

Salmaan S/o Mrs & Mr M.Y Noorani got married to **Zehra** D/o Mr & Mr Rahimtula. To celebrate their wedding a grand reception was held at Royal Western India Turf Club, Bombay, on November 29, 1995

Tehsin D/o A Gafoor Parekh and grand-daughter of Maulana Abdul Karim Parekh of Nagpur has been married to **Irfan** S/o Haji A Kadir Fazlani of Bombay on November 24, 1995 at Bombay

Mrs and Mr Haji Ahmed A Rahman Kazi's son **Mohd. Javed** got married to **Farzana** D/o Jamaluddin M Thakur on December 10, 1995, at Kausa, district Thane.

Mrs. and Mr Yusuf Ali Hamekar's (Cape Town) son **Moinuddin** got married to **Mariya** D/o Mr & Mrs A. Kadir Suleman Zafar of Reaylanand Estate, on December 3, 1995 at Grossary Park, South Africa.

Mrs Mumtaz Iqbal's daughter **Surwat** got married to **Owais** S/o Mr & Mrs Abdul Haque Kazi on December 20, 1995, at Gul-E-Bahaar, Alamgir Road, Karachi and **Ferhat** got married to **Mobin** S/o Mr. & Mrs Adam Maniyar on January 4, 1996, at Sada Bahaar, Haider Ali Road, Karachi

Mr. Abdul Ghaffar Sagar's daughter **Reshma** got married to **Ajaz Khan** S/o G G. Khan of Nasik on December 24, 1995, at Pune

Sagina D/o Mahmood Husain Malik got married to **Anis** S/o Late Abdul Kader Khan on December 31, 1995, at Mumbra, Thane

Nuzhat D/o Shamsuddin Ismail Khan got married to **Mohamed Shafi** S/o A Qadir A Karim Thakur on December 24, 1995, at Bombay.

Farid S/o Abbas Kabir Bagdadi got married to **Rizwana** D/o Yunus Abubaker Wadekar on December 24, 1995, at Bombay.

Shehnaz D/o Abdullah Hussain Kazi got married to **Arif** S/o Haji Ismail Chunawala on December 24, 1995, at Bombay.

Aejaz S/o Osman Malvanakar got married to **Seemah** D/o Mr Aslam Zafar Khanzada on December 17, 1995, at Bombay

Dr. Majid B/o Khalil Mukadam got married to **Shaista** D/o Suleman Sait of Bangalore on December 22, 1995, at Bombay.

Asif S/o Usman Shahabuddi Balbale got married to **Taslim** D/o Abubakar M. Balbale on December 17, 1995, at Bombay

Ishaque Narvel's sons **Dr. Gulamnabi & Dr. Faisal** got married to **Dr. Vaheeda & Neelam** respectively on December 27, 1995, at Bombay.

Dr Shaikh Abiden Abdeali Behranwala had given reception to celebrate the wedding of their sons **Dr. Alisgar & Dr. Kasim** with **Maria and Alefiyah** respectively on December 25, 1995, at Bombay.

Khalid S/o A Kader M Hanif Mukadam got married to **Naseema** D/o A Latif M Husain Kaskar on December 26, 1995, at Chiplun

Reshma D/o Iqbal Mukadam got married to **Sarvar** S/o Abdul Mateen Patel on December 24, 1995, at Bombay

Nikhat D/o Nazir Ahmed Vaid & **Tanveer** D/o Dr. Mohammed Iqbal Vaid got married to **Muhammad Ashraf** S/o L Abdulhaq Mohamedy & **Farrukh Uddeen** S/o Late Haseen Uddeen respectively on December 24, 1995, at Karachi, Pakistan

Foundation, Pune Syed Saeed Ahmed has written, compiled and directed the product Produced under the educational series the cassette contains vocal contributions by Syed Saeed Ahmed, Munawwar Peerbhoy, Mrs Mumtaz Peerbhoy, Dr Ayyub Ali, Yusuf Shaikh, Nazhish Muzammil and others Basheer Parwaz has provided the title song under the baton of Sahir Nadaf

Thespian Dilip Kumar appraised the cassette In his message he lauded the efforts of Raabta Foundation and gave a nostalgic account of Sir Syed Ahmed Khan and Aligarh Muslim University Raabta Foundation also plans to produce cassettes on Dr Allama Iqbal, Maulana Mohd Ali Johar, Bi Amma, Shahin Force, Labbaik The cassette is priced at Rs 30/-

Dilip Kumar honoured

Thespian Dilip Kumar, Chairman NAB FRC (Flag Day Committee) bagged the prestigious Rustom Merwanji Alpaiwalla Memorial Award alongwith four other persons for 1996 in voluntary workers category The award is constituted by National Association for the Blind, Bombay The awards are presented annually to outstanding workers in the field of blind welfare

Ideal Educational Movement

It is a purely educational body since its inception It is continuously busy in enhancing the educational standard of Urdu medium students especially and other mediums in general from grass-root level to higher education to bring them up in the merit list of SSC and HSC Board examinations

To felicitate these successful students and to encourage and inspire the coming batches of students, Annual Function & Prize Distribution Day was held on December 23, 1995 at Bombay, amidst prominent personalities of different fields Dr M A Patankar is the president of it, while Mr Nasim Ali Khan is the Hon General Secretary

Letters to the Editor

Dear Sir,

I express my gratitude and deep appreciation for Rizwan Rakhangi's thought provoking contribution, under the Caption "This is Bombay"

I was at once reminded of an Urdu article, "GHAR YAAD AAYA," by Kanhaiya Lal Kapoor It was included in the syllabus and formed part of a Urdu text book, compiled by the Secondary School examination board, more than four decades ago

Whereas Kanhaiya Lal Kapoor after his experience in Bombay has to find refuge at home, Mr Rakhangi finds pleasure in making return trips to Bombay, for the simple reason that the city somehow does accommodate one and all, at all times

M H Ashtiker
South Africa

Sir,

I am regularly receiving the Naqshe Kokan for the last 25 years and all these issues have since become part of my personal library as a useful source of information about Kokan and Kokni bretheren I do remember having received some correspondence of Naqshe Kokan Talent Forum Please let me know if I can be of any service yet May Allah reward you in serving our community so wonderfully

M S PARKAR
Australia

Sir,

It was a nice experience for me to examine and select the best teacher in different subjects from Urdu Medium Schools of Kokan region recently I would like to appreciate the work done by Naqshe Kokan Talent Forum in encouraging the teachers

Ms Masarrat A Q ,
Principal, College of Education,
All India Khilafat Committee, Bombay

Serpanch, Gram Panchayat, Nagothane presided over the function On November 28th 1995 prizes were distributed at the hands of Mr Sunil Thakkar MLA Mr Bhaisaheb Pushilkar, Sabhapati, Panchayat Samiti, Roha, presided over the prize distribution function Mr Irshad A Sattar Kunke, Mr A Samad Adhikari Mr P A Raikar and Mr C D Kotwal worked hard to make the programme a big success

Anjuman opens college in New Bombay

The new building of Akbar Peerbhoy College of Education, New Bombay and naming the high school and Junior college after late Mustufa Faqih and Primary school after Zubeda Talib at New Bombay was done on November 22, 1995, by Mr Madhavrao Sindhia, Union Minister for Human Resources Development Union Minister for Health and family welfare Mr A R Antulay was the Chief Guest, whereas Anjuman-i-Islam's President Dr M Ishaaq Jamkhanawala presided over the function The programme was organised by the Anjuman-i-Islam Bombay and its members of general council at Vashi, New Bombay

UEF creates education awareness

United Economic Forum (UEF), Bombay headed by Mr K M Arif coordinated with Crescent Career Guidance and Coaching Centre and conducted entrance test for IAS/IPS coaching in Bombay on November 19, 1995 Twenty seven students appeared for the test Ten students passed the test They were sent to Madras for personal interviews Six students passed in the interview Four students have decided to go to Madras for six months coaching They are Farheen Shaikh, Shezli Syed, Mohammed Nadeem and Abdul RAshid

Crescent Career Guidance and Coaching Centre has been established in Madras It is a residential coaching Institute for IAS/IPS etc They impart six months intensive coaching to Muslim Boys and Girls preparing them for examinations for civil service of the Govemment of India

The success of this effort also breaks the myth that Muslim girls and their parents are disinterested in educating their daughters It also proves that when sincere efforts are made by organisations with dedicated persons involved the Muslim Community is more than eager to rise above the average in the field of education as well

The United Economic Forum is in the forefront of creating massive awareness amongst Muslim in the field of education, employment and economic upliftment of the Community The UEF has instituted scholarships to deserving students in the field of Medicine, Chartered Accountancy, Architecture and Journalism Dr A K M Naik and Mr Moinul Haq Choudhary are Vice President and Mr Rizwan Farooqui is the Hon Secretary of the United Economic Forum

Anjuman-e-Islam Janjira

Anjuman-e-Islam Janjira had organised a Prize Distribution Function in Honour of the Teachers with distinguished performance and meritonous students of the High Schools and Junior Colleges of Anjuman-E-Islam, Janjira on December 31, 1995 at Anjuman-E-Islam High School Complex, Shrivardhan, District-Raigad Mr Gulam Mohammed Peshimam, President of Anjuman-E-Islam Janjira presided over the function

University of Bombay

Department of Adult & Continuing Education & Extension had arranged concluding function and Prize distribution of the Udyog Mela 1995 on December 6, 1995, at University Campus, Bombay Dr (Smt) Snehalata Deshmukh was the Chief Guest on the occasion Those interested in adult education are requested to contact on Tel 204 8996/3478

Cassette released

An audio cassette on Sir Syed Ahmed Khan's biography has been produced by Raabta

Naqshe Kokan Talent Forum

Ratnagiri : Naqshe Kokan Talent Forum had organised District level educational contest (Elocution, General Knowledge, English & Mathematics) among the Urdu medium students of Secondary School of Ratnagiri district on December 2, 1995, at Mistry High School, Ratnagiri The Prime Group of Co sponsored the programme Mr Rashid Khan and Mr Yunus Khot, Directors of the Prime Group of Co graced the occasion as a Chief Guest and Guest of Honour respectively, and gave away the prizes Mr Ramesh Kanade, the former collector of Ratnagiri and presently the divisional commissioner of Kokan Vibhag was supposed to preside over but unfortunately due to unavoidable circumstances he could not attend and therefore, Mr Husain Sarnaik, Chairman of the Education committee, ZP Ratnagiri, presided over the function

Thane : The district level educational contest (Elocution, General Knowledge, English & Mathematics) of Thane district was held at Patel High School, Mumbra on December 9, 1995 Mr Abdullah Merchant presided and Mr Ali M Shamsi and Mr Yunus Kasam Khot were the Chief Guests, who gave away the prizes Mrs Musarrat Banoo Shaikh, Mrs Rukaiya Naik and Mrs Neelam Fazal Master were the Honourable Judges

Raigad : The district level contest of Raigad district was held at Panvel on December 10, 1995 at Yaqoob Beg High School The Urdu medium students of primary and secondary level of Raigad district participated in the contest Ishaaq Khan & Co sponsored the programme Mr Ishaaq Khan was the Chief Guest of the function Mr Ali M Shamsi presided over the function He was so much impressed that after the presidential speech, he gave Rs 100/- each to all the 16 winners of the contest

Kurla : The education contest of Greater Bombay and suburb was held on December 14, 1995 at Anjuman-i-Islam Girls' High School Kurla The function was sponsored by Rehmani Foundation Mr H B Mukadam coordinator of Naqshe Kokan Talent Forum, residing at Kurla, presided over the function Mr Khaliqur Rahman and Mrs Sugra Khan, the principal of Anjuman-i-Islam High school for Boys and Girls respectively, were kind enough to cooperate for the success of the function

The final contest is scheduled to be held on Janurary 14, 1996 at Dawoodbhoy Fazalbhoy Hall, Khadak, Bombay-400 009 You are cordially invited

Jogeshwari school celebrates jubilee

Farooq Sattar Omer Bhoy High School for boys, Farooq High School for girls and primary school, Jogeshwari celebrated their Silver Jubilee on November 26, 1995 The President and the members of the Bombay Memon's education society had organised a very attractive function on the occasion The silver jubilee programme was held at Bombay sports and fine arts complex Andheri, Bombay Mrs Khatijabai A Sattar Milwala was the Chief Guest A Souvenir was also released on the occasion and students were awarded merit certificates The function was followed by cultural programme

Dr Naik opens science exhibition

Panchayat Samiti education department Roha and Nagothane education society jointly organised Roha Taluka Science Exhibition 1995-96 at Urdu High School Nagothane on November 27 and 28 Exhibition was inaugurated at the hands of Dr A K M Naik on November 27 In his inaugural speech he stressed the importance of the science and said that we are lagging behind because we are not keeping pace with the science Mr K M Mane, Dept General Manager MGCC Nagothane was the Chief Guest Mr Naresh Pratapmal Jain,

Dr Naik further said that while the Qur'an spoke of slaying those who broke the peace treaty with the Muslims, it also advocated forgiveness for those who sought asylum It says if anybody asks for asylum give it so that they hear the word of Allah and escort them to a place of safety

The Qur'an is the word of God - a catalouge for human beings, said the Islamic scholar in his monologue replete with quotations from the holy scriptures Dr Naik said that the Qur'an was in fact the word of God as revealed

Subsequently, a question answer session followed in which the Islamic scholar quoted from the Vedas and the editor of the Hindu journal quoted from the Holy Qur'an

Dr Naik, however had a harsh word for former Editor Arun Shourie for quoting the Qur'an out of context

He further said, " While Qur'an spoke of slaying those who broke the peace treaty with the Muslims, it also advocated forgiveness for those who sought asylum It says If anybody asks for asylum give it so that they hear the word of Allah and escort them to a place of safety "

Dr. Zakir enthralls audience

The Islamic Research Foundation, Bombay organised a public talk on "Is the Qur'an God's Word"? On November 5, 1995 at the Birla Matushri Sabhagar Auditorium, Bombay Dr Zakir Naik, General Secretary of the foundation delivered his talk to a jam packed audience of over 2500

Dr Mohammed Naik, the Coordinator for the programme, in his introductory remarks mentioned that the Qur'an has been subjected to mischievous misquotations and criticisms by biased people and his public talk was a means to clarify these misconceptions Mr Rafique Dada, Senior Advocate and Additional Solicitor General of India who was the Chief Guest said that the Qur'an is the axiomatic article of faith.

Dr Zakir Naik initiated his talk by saying that the Qur'an is the miracle of all times and Prophet Mohammad (Pbuh) is the last and final Messenger of God who was sent for the whole of mankind and the message he delivered is till eternity and the Holy Qur'an is a revelation from God

Dr Zakir presented the correct picture of Islam Islam is a merciful religion, it gives equal rights to women and does not contradict with logic, reason and Science

Many scientific facts mentioned in the Qur'an 1400 years ago were revealed and discovered by Science recently Proven Scientific facts related to Astronomy, Geography, Geology, Oceonology, Biology, Botany, Zoology and Medicine were already mentioned in the Qur'an The Qur'an is not a book of Science, but there are 6000 signs of which about 1000 deal with Science

The talk however succeeded in bringing home that fact that the Creator, Allah is the author of the Qur'an

The Video tape of this talk can be had from the Islamic Research Foundation, Masalawala Bldg 2nd Floor, 56, Tandel St Dongri, Bombay-400 009 Fax 022-3730689

Obituary Mohd Khatib (Retd Mamledar) F/o well-known Adv Mushtaq Khatib of Deorukh, Ratnagiri passed away on Dec 21, 1995 in Ratnagiri

monographs (8) and papers and book reviews (52). His most outstanding contributions have been his two books *Towards a Just Monetary System* (published in 1985) and *Islam and the Economic Challenge* (published in 1992) Both of these books have been widely acclaimed Prof Rodney Wilson of the University of Durham, U K , called the first book as "the most lucid presentation yet of the monetary theory of Islam", in the Bulletin of the British Society for Middle Eastern Studies This book is a prescribed text for courses on Islamic Finance in the Harvard Law School The second book was declared by the prominent American economist, Prof Kenneth Boulding, to be a brilliant analysis of the virtues and the defects of capitalism, socialism and the welfare state and an important contribution to the understanding of Islam by both Muslims and Non-Muslims Another book, *Islam and Economic Development*, has just been published jointly by the International Institute of Islamic Thought, U S A and the Islamic Research Institute, Islamabad

He has received a number of awards for his academic excellence, including the Islamic Development Bank Award for Islamic Economics and the prestigious King Faisal International Award for Islamic Studies, both in 1989

His name, along with his bio-data, has been included every year since 1984 in the International Directory of Distinguished Leadership published by the American Biographical Institute, U S A

Scholars Discuss God

It was a brief but enchanting modern-day-shashtrath Two Islamic and Vedic scholars exchanged notes on God recently in Bombay as a large audience marvelled at their ability to quote from the other's scriptures

Islamic scholar Dr Zakir Naik recited verses from the Vedas to illustrate the similarity between the two religions as an elderly gentleman The editor of Arya Marg Patrika, asked whether the Muslims believed that the Vedas were also the word of God "We have no objection that the Vedas may be the word of God But there may be other things interpolated in the Vedas which we cannot accept as the word of God," said the Islamic scholar

At a question and answer session after a talk by Dr Naik, the editor of the Hindi journal applauded when the Islamic scholar quoted the Vedas and the audience appreciated the former's reference to the Qur'an Though brief, the discussion displayed an understanding of the each other's scriptures and thereby their appreciation

On the other hand, Dr Naik said that columnist Arun Shoune's criticism of Islam was based on misinterpretation of the Qur'an Referring to Mr Shourie's statement that the Prophet Mohammed's mathematics was poor because the sum of the share of inheritance as specified in the Qur'an does not add up to one Dr Naik pointed out that the inheritance of property was decided in a certain order

He added that Islam does not teach believers to slay the non-believers Dr. Naik said that the interpretation was mischievous as Mr Shourie had missed out the context in which it was said The Prophet was referring to those prevented the Muslims from entering Mecca, said Dr Naik

Saudi expert speaks on Islamic economics

Dr M Umer Chapra is Senior Economic Advisor at the Saudi Arabian Monetary Agency, the central bank of Saudi Arabia. He has been with this instituition for the last 29 years He is held in high esteem in the Saudi government and banking circles because of the contribution he has made to the formulation of Saudi Arabia's economic policies

Dr Chapra delivering a lecture on 'Islam and the economic challenge', organised by the Islamic Research Foundation Bombay on December 22, 1995 said the ideologies of socialism, capitalism and welfare state have miserably failed to achieve the desired goal of well-being of humanity

Suggesting specific prescriptive policy measures consistent with the Islamic worldviewhe claimed that only they can resolve the financial crisis that the world is facing today

The well-being of humanity cannot be attained through the pursuit of material possession alone There are four basic principles for attaining the well-being of humanity - fulfilment of needs, full employment, equitable distribution and economic stability, Dr Chapra said and explained that even the richest countries like America and many European nations were unable to fulfil the essential needs of all their people in spite of their abundant resources because of unproductive and wasteful spending

No Islamic country in the world has adopted the economic system of Islam though it has a perfect system to handle the present-day finance, he said However, in the next few decades, learning their lessons from the downfall of western countries, they would certainly adopt it, he added

In his second lecture delivered at Islamic Research Foundation's auditorium, he said that every major religion prohibits from taking interest. He said that in Islam to take interest is just like inviting war against the God, in Judaism to take interest means to murder while in Christianity it is condemned One of the main reasons he cited for not taking interest is just to keep equality and justice among all He further added that interest free banking, established in 1970 has now its' 100 branches all over the world and running successfully He replied satisfactorily to the queries of the audience in an open question and answer session followed by lecture

Born in February, 1933, he has had a distinguished academic career culminating in the doctor's degree in economics in 1961 from the University of Minnesota, Minneapolis Besides working at the Saudi Arabian Monetary Agency, he has also taught in the United States at the Universities of Wiaconsin and Kentucky

He has lectured widely at a number of universities and professional institutes in different countries around the world He has also participated in a number of seminars, conferences and meetings, including meetings of the IMF,IBRD,OPEC,IDB,OIC,GCC and other international and regional organisations He is on the editorial board of a number professional journals and has acted as referee for a number of others, including the *Economic Journal* of the Royal Economic Society

Dr Chapra is well-known not only in Saudi Arabia but also in almost all Muslim countries because of his seminal contribution to Islamic economics and finance over the last three decades He has also published extensively and has to his credi around 60 publications in the form of books and

Craving for importance

The most important fact, which a leader who wishes to motivate others should bear in mind, is that an individual has an incessant and gnawing craving for importance There is no exception to this psychological need Barring his biological needs, practically all his actions spring to satisfy his continuing need to feel important According to William James, the deepest principle in human nature is the craving to be appreciated The individual who can honestly satisfy this burning hunger for importance on the part of his fellow human beings can literally rule the world He can motivate and influence any person, big and small, high or low, educated or uneducated, rich or poor, man or woman, provided he is capable of making the other person feel truly important By discovering the special and particular gifts of an individual, by giving due recognition and sincere appreciation to that singular gift or talent, you can win him or her over to your side easily

You have to create an eager want on the part of the other individual if you wish to motivate him In other words, you have to make the horse feel thirsty if your aim is to make it drink Fortunately for you, here is an inborn, every present, gnawing hunger on the part of every human being to gain recognition and appreciation This want is already there and you don't have to create it All you have to do is to satisfy this hunger If you objectively analyse your own motives and needs, you will find that this need for recognition is the strong driving factor behind your aspiration to become a leader It was this urge for importance which made Alexander the Great to embark on a world conquest, and made many emperors wage innumerable battles and wars This urge has driven artists, authors,scientists, inventors and others to attain great heights in their chosen fields and produce the best results

People risk their lives and climb mountains, journey to the moon and expose themselves to risks because they are primarily, basically and even subconsciously motivated by this urge to feel important, to become great and to earn appreciation. In misdirected cases, this same urge turns a few into notorious outlaws and criminals. When people fail to gain recognition, they even go insane so that in the new world of their imagination and own making, they can obtain the importance which they have been craving for

Rockefeller and Ford got their importance by earning billions and then setting up charitable foundations in their names in all parts of the world There is no entry in the world which doesn't benefit from the Rockefeller or Ford Foundations On the other hand, Al Caphene and Two Gun Croley got their importance by becoming the most notorious and feared gangsters of their days In India, the emperors and kings patronised court poets and musicians to have songs compose and sung in their honour George Washington desired to be addressed as "His Mightiness the President of the United States" and Columbus asked for the title "Admiral of the Ocean and Viceroy of India" Catherine the Great of Russia scorned the letters which were not addressed to her "Her Imperial Majesty" and Akbar the Great wanted the Rajputs to acknowledge him as the Emperor of Hindustan

As regards the common man, this craving for recognition makes them sport the best clothes, possess rare articles and adopt the latest fashion features Women want their clothes, housekeeping, cooking and beauty to be recognised and appreciated Even young children demand recognition

To thee have we granted the fount (of Abundance) (Holy Quran 108: 1)

Naqshe Kokan enters 34th Year

Dear readers,
Assalamu Alaikum,

From January, 1996, Naqshe Kokan (Urdu) enters into its 34th year of publication. Any media-conscious soul will admit it is not easy to bring out a publication without a break. Our journey as well has not been smooth all along. In the past three decades, the publication has forged ahead undauntedly. The co-operation from the learned readers in general and the Kokani community in particular fueled our enthusiasm to keep the mast-head of Naqshe Kokan high, come what may. Over the years Naqshe Kokan has grown into an institution. Our object, initially was to share information and knowledge with the Kokani community settled all over the globe. But it soon caught the attention of other Urdu knowing readers to become equally popular among them. The amount of feedback received at Naqshe Kokan office stand testimony to this. The publication thus successfully swam against the current of financial constraints. We were firm not to corrupt this institution with scandalous or slanderous writings. Politics and sensationalism has also been kept at bay. At the same time, we never lagged behind to take up issues which affected the community. Our effort being to build a strong community - educationally, economically and religiously. We also focussed our attention on the students and the youth for we believed they are our future. This gave birth to the Naqshe Kokan Talent Forum (NKTF). The NKTF, which is 13-years-old now, conducts various competitions in the field of education and is a wide platform for student-teacher participation. English and Mathematics are two subjects which have been often stressed in various NKTF activities as a result the ratio of students being unsuccessful in these two subjects has dropped remarkably. The elocution competitions help the students to develop leadership qualities. The competitions are held in all the districts of Kokan and Bombay. All this require strong financial support. We are just managing to pull on. We need your support. No, we are not asking for any donation. We only expect from our enlightened readers that each of them gift at least two subscription of Naqshe Kokan to their well wishers. This way you can strengthen our arms to lead this torch to a wider horizon. Good education, good health and good outlook of life will only make the people healthy, wealthy and wise. Help us to create awareness among the masses in reaching towards this goal. On heavy demand from our esteemed readers we have recently started an English section. We humbly request our English readers to send us their feedback to enable us to cater them to their satisfaction.

Wishing you a very Happy & prosperous New Year.

Dr Abdul - Karim Naik

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ...۳۴... | شمارہ ...دو نمبر ۱... | ماہ فروری ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیران: نقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم

چیئرمن: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔
اراکین: ایچ بی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے ۔ داؤد جوگلے۔

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)	شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)	وانگڑے برادران (سعودی عربیہ)
قمرالدین قاضی (پاکستان)	حسن عبدالکریم جوگلے (دوحہ قطر)
محمد کامل سیقولے (بحرین)	مختار مروڈکر (دارالسلام)
محمد علی مقدم (جدّہ)	ایم، ایس پرکار (اسٹریلیا)
آئی وائی سولکر عبدالمجید مجگاؤنکر (رتناگری)	محمود حسن قاضی (نئی ممبئی)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پٹوی۔ ندیم صالح، اعجاز ملک۔
حاجی عبداللہ عبداللطیف حاجی

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ / اے نواگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

تاریخ اشاعت: یکم فروری ۱۹۵۶ء ....
کتابت: حافظ زبیر احمد، اور جاوید ندیم

وفا پارک
WHERE LIVING IS PLEASURE

اداریہ

روزہ ایک ڈھال

رمضان اور روزہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ کیونکہ اسی ماہ میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ اور گمراہ انسانیت کو روشنی ملی۔ اس لئے جس طرح صبح صادق سے روزہ شروع ہوتا ہے اسی طرح رمضان کو جس میں طویل تاریکی کے بعد انسانیت کو صبح صادق نصیب ہوئی۔ روزوں کے ساتھ مخصوص کر دیا۔ یہ مہینہ تمام مہینوں سے افضل ہے۔ روزہ اور قرآن شریف میں گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تلاوت کا زیادہ اہتمام کرتے تھے احادیث میں ہے کہ جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور قرآن مجید کا دور کرتے۔ رمضان کو اللہ تعالیٰ نے عبادت، ذکر، تلاوت اور زہد و تقویٰ کا ایک عالی موسم بنا دیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے اسلامی معاشرہ پر نورانیت اور سکینت سایہ فگن ہے۔ اس سے ایک ایسی خوشگوار اور سازگار فضا پیدا ہوتی ہے کہ روزہ آسان معلوم ہوتا ہے۔ اس کو حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں

اسلامی معاشرہ میں روزہ کی اجتماعی حیثیت اور اس کے رواج کی وجہ سے اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہ ایک رسم و تقلید بن کر نہ رہ جائے اور بہت سارے لوگ محض دوسروں کی ملامت سے بچنے کے لئے مجبور ہو کر یا صرف بہت ساری طبی یا مادی اغراض کے لئے روزہ رکھنے لگیں اس لئے دور رس نگاہ نبوت نے اس کا پہلے ہی سے سدباب کر دیا شریعت نے نہ صرف روزہ کی ظاہری شکل کو ہی کافی نہیں سمجھا بلکہ اس کی حقیقت اور روح کی طرف بھی توجہ دی۔ محرمات کے علاوہ ہر اس چیز کو بھی روزہ میں ممنوع قرار دیا جو روزہ کو نقصان پہنچاتی ہو۔ ارشادِ نبوی ہے: تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ بد کلامی و فضول گوئی کرے، نہ شور شرابہ اور اگر کوئی اس کو گالی دے اور لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہو تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں" اور یہ بھی فرمایا" جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔" جو روزہ تقویٰ اور روح کی پاکی سے خالی ہو وہ ایک ایسا جسم ہے جس میں روح نہیں۔ ارشاد نبوی ہے: کتنے روزہ دار ہیں کہ ان کو روزہ سے سوائے پیاس کے کچھ ہاتھ نہیں آتا اور کتنوں کو ہی شب بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔" اور فرمایا کہ" روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑا نہ جائے۔

تکمیل ماہِ صیام پر عید الفطر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

جملہ مسلمانانِ عالم کو عید الفطر کی دلی مبارکباد

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر۔۔۔

غلام محمد اسمٰعیل جھمام

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"

چونکہ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے اس لئے ماں کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں عورت اگر تعلیم یافتہ ہو تو وہ دنیاوی اور دینی معلومات میں بچوں کی صحیح تربیت کر سکتی ہے۔ مگر یہ سب تبھی ممکن ہے جب عورت علم حاصل کرنے کے اس مقصد کو پورا کرے۔ لیکن آج عورت کا تعلیم یافتہ ہونا اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ وہ ہر میدان میں مردوں کی برابری کرے۔ اسی جذبۂ انتقام کے تحت کہ عورت مرد کے مقابلے میں کمزور نہیں وہ اپنی حیثیت اور اصلی مقام کو بھول کر اندھیروں میں بھٹک رہی ہے اور جس منزل کی طرف رواں ہے وہ تباہی و بربادی کی منزل ہے۔ حالانکہ دونوں صنفوں میں قدرتی اور فطری فرق ہے (جس کا لحاظ میراث اور قانون شہادت میں کیا گیا ہے) اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

آئے دن اخباروں میں عورتوں پر ہونے والے مظالم اور زیادتیوں کے بارے میں پڑھتے ہی ہیں۔ مگر ہفت روزہ نئی دنیا مورخہ ۱۴ نومبر تا ۲۰ نومبر ۹۵ء میں ایک خبر بعنوان "بمبئی پولس کی ناقص کارکردگی بے نقاب" پڑھ کر میں یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ کیا ان تمام باتوں کے لئے صرف حکومت اور پولس ہی ذمہ دار ہے یا اس میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہے۔

خبر کا اختصار اس طرح ہے۔

"اطلاع کے بمطابق ماڈرن اردو ہائی اسکول کی لڑکیوں کو اسکول کے قریب واقع ایک مٹھائی کی دکان کے مالک ۴۹ سالہ نند و پٹیل نے پوری طرح جنسی جال میں پھانس لیا۔ اس نے بمبئی میں جلگاؤں جنسی اسکینڈل کی یاد تازہ کر دی۔ یہ معاملہ اس وقت منظر عام پر آیا جب اسکول کے پرنسپل مسعود بیگ نے ۱۹ ستمبر ۹۵ء کو پولس کو ایک خط لکھا جس میں بدسلوکی کی شکار ہونے والی لڑکیوں کے نام اور پتے بھی درج کئے۔ لیکن پولس نے تقریباً ڈیڑھ ماہ گزر جانے کے بعد بھی اس کیس کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔"

اب قارئین خود اس بات کا فیصلہ کریں کہ یہ سب کیوں ممکن ہو گیا۔ اس لئے کہ ہم نے صرف حضورؐ کے اس فرمان کی تکمیل کی کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔" لیکن اسلام میں پردے کی جو اہمیت بتلائی گئی ہے اس کو بھلا دیا ہے کیا مذکورہ طالبات جس اسکول میں پڑھ رہی تھیں۔ انہیں نند و پٹیل کے یہاں نصابی تعلیم سے متعلق کوئی پروگرام دکھانے کا انتظام اس اسکول کے منتظمین نے کیا تھا؟ بالکل نہیں۔

نقش کوکن

پھر پرائے اور غیر مسلم کے گھر جا کر اس کے ساتھ
ٹی وی دیکھنا کہاں تک جائز ہے۔

حضرت فاطمۃ الزہرہؓ جب ایک لکڑ ہارے کی
بیوی سے ملنے اس کے گھر جاتی ہے تو وہ عورت یہ
کہہ کر آپ کو واپس لوٹا دیتی ہے کہ میں نے آپ
سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے شوہر سے اجازت
نہیں لی۔ اس لئے آپ کل آئیں۔ اس طرح آپ
دوسرے دن جب ملنے جاتی ہیں تو آپ کے ساتھ حضرت
امام حسنؓ ہوتے ہیں اس لئے وہ عورت یہ کہہ کر ملاقات
نہیں کرتی کہ میں نے صرف آپ سے ملنے کی اجازت
لی تھی آج آپ کے ساتھ حضرت امام حسنؓ ہیں اس لئے آپ
کل آنا۔ یہ واقعہ جب فاطمہؓ نے حضورؐ سے بیان کیا تو
آپؐ فرماتے ہیں فاطمہؓ یہی وہ عورت ہے جو سب سے
پہلے جنت میں داخل ہوگی اس لئے کہ وہ اپنے شوہر کی
اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتی۔ اور ہم ہیں کہ شوہر
کی کجا اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی کو بالائے
طاق رکھ کر دنیا والوں (بالخصوص مغرب) کی خوشنودی
حاصل کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا رہے
ہیں۔ کیونکہ ہم پردے میں رہتے ہیں اسلامی معاشرے
کو اپناتے ہیں تو ترقی یافتہ معاشرہ (جو در اصل تباہی
کی طرف گامزن ہے) ہمیں قدامت پسند اور دقیانوسی
کہے گا۔

قارئین میرے اس مضمون کو پڑھ کر یہ سمجھنے کی
کوشش نہ کریں کہ میں تعلیم نسواں کا مخالف ہوں۔
بے شک تعلیم نسواں ایک رحمت ہے مگر عورتوں کی
تعلیم (جو آج کل عام ہے) ایک زحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے انسان کو عقل دے کر اشرف المخلوقات کا خطاب
دیا مگر ہم عقل کا استعمال چھوڑ دل کے ہاتھوں غلام
بن چکے ہیں ہمیں چاہئے کہ کوئی کام کرنے سے پہلے سوچ
لیں۔ اس میں پائی جانے والی اچھائیوں اور برائیوں کو
پرکھیں بعد ازاں اس پر عمل کریں۔

اسی طرح میں آزادیٔ نسواں کا اتنا ہی قائل ہوں
جتنی کہ مذہب نے اجازت دی ہے۔ ویسے آزادی کے
سلسلے میں ہر معاشرے کے اپنے اصول ہوتے ہیں اور
انہی اصولوں کے تحت عورت بھی اپنی زندگی گذارتی
ہے۔ لیکن ہمارے یہاں پچھلے چند سالوں سے مغرب کی
اندھی تقلید کی جا رہی ہے۔ فلمیں ہوں یا اشتہار عورت کو
صرف سجاوٹ کی چیز بنا دیا گیا ہے۔

پہلے عورت ماں اور بیٹی پھر مخلص باحیا، خود اعتماد
بیوی کا تھی۔ مگر اب تو کچھ عجیب ہی چیز ہو گئی ہے۔ میں ہر عورت
کے بارے میں ایسا نہیں کہہ رہا ہوں لیکن کچھ آزاد عورتوں
میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ عورت جب تک اپنی نسوانیت
کو پر وقار انداز میں برقرار رکھے گی دنیا کی نگاہوں
میں باعزت بنی رہے گی۔ میرا مطلب ہے کہ آزادی
نسواں یا تعلیم نسواں کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اپنی
روایات اور اپنے ناموس کو قربان کر دیا جائے۔

حاصل مقصد یہ ہے کہ والدین جس طرح اپنی
لڑکیوں کی تعلیم کو ضروری سمجھ رہے ہیں اسی طرح ان
کا یہ فرض بھی ہے کہ اپنی بچی پر کڑی نگرانی رکھیں۔
اسکول کے اوقات۔ ٹیوشن کے اوقات نیز اس
کی سہیلیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اسکول
کے مدرسین سے رابطہ رکھ کر اپنی بچی کے تعلق سے پوچھ
تاچھ کریں۔ لیکن یہ بھی ممکن ہوگا جب مائیں اس ذمہ داری
کو نبھائیں۔ کیونکہ باپ بے چارہ معاش کی فکر میں دن بھر

گھر سے باہر رہتا ہے۔ بیرونی ممالک میں کام کرنے
والے تو ڈیڑھ ڈیڑھ سال گھر سے دور رہتے ہیں اس
لئے پڑھی لکھی ماؤں کا کام ہے کہ گھر گرہستی کے ساتھ
اپنی اولاد پر کڑی نگرانی رکھیں مگر آج کل تعلیم یافتہ
مائیں تو نوکری کے پیچھے بھاگتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ
وہ گھر گرہستی اور اپنے بچوں کی طرف دھیان نہیں
دے سکتیں اور اس طرح دانشوروں کا یہ قول
کہ ایک عورت پڑھی لکھی ہو تو پورا خاندان تعلیم یافتہ
ہو سکتا ہے، اب بے معنی ہو کر رہ گیا ہے

؎ تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتونِ خانہ ہو وہ سبھا کی پری نہ ہو

سرورق کی تصویر

جامع مسجد ساگوے، تعلقہ راجاپور ضلع رتناگری

تقریباً تین سو سالہ مسجد چند سال
قبل تعمیرِ نو کے بعد جس سے متصل حضرت
قاضی احمدؒ صاحب فقیہ کی درگاہ ہے
جن کا سلسلہ نسب سید احمد رفاعیؒ تک
پہنچتا ہے۔ یہ خاندان حجاج بن یوسف کے
ظالموں کے ظلم و تعدی سے مجبور ہو کر ہجرت
کر کے ہندستان میں تبلیغ دین اور اصلاح
مسلمین پر فائز ہوا۔

تبصرہ: سمت سفر کا بقیہ

"سمت سفر" ایک تاریخی دستاویز ہے
جس میں علمی، ادبی، ثقافتی، تاریخی اور معاشی مسائل
پر متوازن اندازِ فکر کی حامل تحریریں ہیں۔ جن کے
مطالعے سے نئی نسل کو صحت مند رجحانات کی ترغیب
ملتی ہے۔ یہ کتاب کوکن کی تاریخ لکھنے والوں کے لئے
مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ سلیس اور شگفتہ
اندازِ بیان اور فکری تعمق سے آراستہ یہ کتاب اردو
والوں کی بے حسی کا شکار نہ ہو۔ یہ دعا ہے

روزے کے طبی فوائد

یورپی مفکرین کی نظر میں

(۱) روزہ رکھنے سے خیالات پریشان نہیں ہوتے۔
جذبات کی تیزی جاتی رہتی ہے۔ برائیاں اور بدیاں دور
ہو جاتی ہیں اور تجرد کی زندگی بخوبی گزر جاتی ہے۔
(ڈاکٹر مائیکل) ۲۔ مہینہ میں ایک دو بار روزہ رکھنا امراض
سے حفظ ما تقدم اور قیام صحت کیلئے مفید تدبیر ہے (ڈاکٹر جی جیکب)
۳۔ شدائد و مصائب گرسنگی اور تشنگی برداشت کرنے
کے لئے روزہ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی (ڈاکٹر سنگھ)
۴۔ کبھی کبھی روزہ رکھنا مفید ہوتا ہے اس سے جسم کو بہت
فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن روزہ رکھتے اور کھولتے وقت
بسیار خوری سے بچنا چاہئے۔ (ڈاکٹر فرنکلیں)
(۵) سکون اور اطمینان پیدا کرنے کے لئے روزہ بہترین
چیز ہے۔ (ڈاکٹر سمرسٹ)

بی کے ایف کوکن حج گروپ کی تنظیم
مکہ حج کارپوریشن
بفضل تعالیٰ اگر اس سال آپ نے یا آپ کے عزیز و اقارب نے حج بیت اللہ شریف یا عمرہ کا ارادہ کیا ہے تو آپ ضرور یہ چاہیں گے
کہ دینی و روحانی سفر میں ○ قیام و طعام کا انتظام بالکل گھر کی طرح ہو ○ سفر آرام دہ پُر کیف و اطمینان بخش ہو! ○ آپ کو ادائیگی فرض
اور عبادت کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت ملے! ○ ماحول کی اجنبیت آپکے اعصاب کو متاثر نہ کرے بالکل گھریلو ماحول میں حج کریں ○ تجربہ کار و
مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی رہنمائی کے لئے کمربستہ رہیں یہ تو ان تمام خصوصیات کے ساتھ ہم امسال بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں...!
مکہ حج کارپوریشن کی منفرد خصوصیات۔
(۱) حج کا سفر ۳۵ سے ۴۰ روز اور عمرہ ۱۵ روز کا ہوگا (۲) حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا (۳) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایئر کنڈیشنڈ رہائش مع لفٹ جو حرم اور مسجد نبوی سے بالکل قریب ہوگی (۴) تمام سفر ایئر کنڈیشنڈ بسوں میں ہوگا (۵) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی رہائش میں ہر فلیٹ میں فون کی سہولت دستیاب ہوگی نیز ہوٹل میں فیکس کی سہولت دستیاب ہوگی (۶) کپڑے دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت (۷) طبی ضروریات کیلئے ڈاکٹر موجود (۸) علم دین اور حج و عمرہ کے ارکان سکھانے کیلئے ٹور میں مبلغ ساتھ رہیں گے (۹) مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات اور مساجد کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جائیگی (۱۰) خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجی صاحبان کیلئے مکہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولیات موجود ہیں۔
پروگرام
حج ٹور ڈی لکس کلاس ۳۵/۴۰ روزہ سفر۔
روانگی: پہلا گروپ: اپریل کے پہلے ہفتہ میں۔ دوسرا گروپ۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں
کل خرچ: ۶۵۰۰۰/= روپے
عمرہ ماہ نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: ۲۶۰۰۰/= روپے
عمرہ رمضان شریف میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: ۳۴۰۰۰/= روپے
نوٹ: بہتر سے بہتر انتظامی سہولیات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں تاکہ ہر حاجی کو ذاتی خدمات دے سکیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے اپنی سیٹیں بک کرالیں۔ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ BTQS کے تحت ہوگا۔
ہیڈ آفس
ضمیر احمد قادری
۷۹، رکابیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3719231/376969
3782617
فیکس: 3738449
محمد پرکار
پرکار ایجنسی ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ
ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3442344/3436979
فیکس: 3428271
برانچ آفس
شکیل شفیق فرید
۵۶، نظام پورہ پٹیل محلہ بھیونڈی
ضلع تھانہ
فون: (02522) 30693
برانچ آفس
سلیمان قاسم دبیر
کاروینس بلڈنگ پہلا مالہ روم نمبر ۵
ہاسپٹل لین، ڈاکیارڈ روڈ، مجگاؤں
ممبئی ۴۰۰۰۱۰
فون: 3724259

غزلیں

نہال حفیظ (بمبئی)

ہے خارزاروں میں گلہائے تازہ تر کی تلاش
جو ہم خیال ہو اک ایسے ہم سفر کی تلاش
یہ جانتا ہوں کہ ہے تری ذات لامحدود
مجھے ہے پھر بھی کسی بے کراں نظر کی تلاش
نئی حیات جہاں لے رہی ہے انگڑائی!
بہت دنوں سے ہے خوابوں کے اس نگر کی تلاش
کہاں کہاں لئے پھرتی رہی مجھے برسوں
نشاط و کیف میں ڈوبی ہوئی سحر کی تلاش
نہال پا نہ سکو گے نقوش الفت کے
ہے سنگ ریزوں میں بے فائدہ گہر کی تلاش

عبدالحق صابر (پاچلولی)

میرے سکونِ قلب کو چھینا گیا ہے آج
قصبے سے اس کو شہر میں بھیجا گیا ہے آج
فرہاد کے جو ساتھ میں کھیلا گیا کبھی
وہ کھیل میرے ساتھ بھی کھیلا گیا ہے آج
جس کو پسند تھی میری کٹیا کی زندگی
سونے میں اس حسین کو تولا گیا ہے آج
نازک ہتھیلیوں پہ ہیں سکے حقیر چند
عزت کو اک غریب کی لوٹا گیا ہے آج
مہندی حسین ہاتھوں پہ اس کے رچائے کیوں
ایک تیر اور سینے پہ مارا گیا ہے آج
وابستہ جن سے تھی کبھی صابر کی زندگی
ان سب حسین خوابوں کو توڑا گیا ہے آج

نوشاد مونس اعظمی تورڈیل

بجلی گرائیے کہ نشیمن جلائیے
ہم ہوں گے کامیاب ہمیں آزمائیے
چھلنی جگر کریں کہ دل لہولہان
ہم آپ ہی کے ہیں، ہمیں جی بھر ستائیے
چاہت ہماری ہوگی نہیں کم کسی طرح
دل سے ہٹائیے کہ نظر سے گرائیے
چلئے وفا کا اپنی بھی ہو جائے امتحاں
ہم دل، تو آپ تیرِ نظر آزمائیے
دل آپ کا ہے روز بدلیئے خیالِ دل
لیکن کبھی تو بات مری مان جائیے
مانا کہ لعل و موتی ہیں راہوں میں آپ کی
دُرِ وفا کا میری بدل بھی تو لائیے
پھریئے تلاش کیجئے بھلائے سکوں ضرور
تھک جائیے تو دل میں ہمارے سمائیے
سیکھا کہاں سے ایسی ادائیں بھی آپ نے
جو چاہتا ہے خاک میں اس کو ملائیے
مونس پہ کرم کیجئے تو اس طرح نہیں
دھڑکن ٹھہر نہ جائے کہ اتنا ہنسائیے

پروفیسر کلیم ضیاؔ (گوندیا)

بے شک ہے بے ثباتی کہ عظمت نہ مل سکی
دنیا ترے زوال کو رفعت نہ مل سکی
تقریر میں تو خوب تھی حسنِ عمل کی بات
لیکن عمل سے اس کی صداقت نہ مل سکی
ہم اندھی پیروی کے مخالف تو تھے مگر
ہم کو نئی روش کی بصیرت نہ مل سکی
جتنے گنہگار تھے دوزخ سے بچ گئے
زاہد کو سرِ نیک کے بھی جنت نہ مل سکی
کانٹے کی جو سرشت ہے بدلے گی کس طرح
پھولوں کے بیچ رہ کے بھی نکہت نہ مل سکی
پل میں جوان ہو گئے بچپن چھلانگ کر
بچوں کو اپنے دور کی شفقت نہ مل سکی
تقسیم کے سوال پر سر کتنے کٹ گئے
دنیا ضیا بقدرِ وراثت نہ مل سکی

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب براءت، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ، عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے۔ اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

تہواروں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۱۳۱ ایمایرحی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸/۸۵۵۳۲۳۴

پچیس سال قبل مئی ۱۹۷۰ء کے دوسرے یا تیسرے ہفتے کا ذکر ہے۔ بھیونڈی کا پہلا بھیانک ہندو مسلم فساد سینکڑوں انسانوں اور کروڑوں کی جائیداد راکھ تلے قدم توڑ رہا ہے۔ لیکن اِکّا دکّا وارداتیں اب بھی اس کی آتشیں سانسوں کا پتہ دے رہی ہیں۔ دن کے کسی حصے میں کرفیو اٹھتا ہے، تو لوگ دانے پانی کی فکر میں اور ان سطروں کا راقم اخبارات کی تلاش میں گھر سے باہر نکلتا ہے اخبارات کے ذریعے شہر اور بیرونِ شہر کے واقعات و حادثات کا کچھ اندازہ ہو جاتا ہے۔ مراٹھی کے اخباروں میں فساد پر نہ صرف طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں بلکہ گڑے مُردے اکھاڑ کر اشتعال انگیزی بھی ہو رہی ہے۔ انہیں پڑھ کر دل کڑھتا ہے اور قلم سے مراٹھی اخباروں کے مدیروں کے نام ہندو مسلم میل جول اور بھائی چارے کو بڑھاوا دینے اور نفرت کی چنگاریوں کو ہوا نہ دینے کی اپیل سے بھرے مراسلے نکل جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک مراسلہ "نوشکتی" کے مدیر کے نام بھی ہے جس میں قدرے ترش انداز قلم سے لپٹ گیا ہے۔ اس لئے اس کی شائع ہونے کی توقع کم ہی ہے۔

چار چھ دن یوں ہی بے مقصد سے گزر جاتے ہیں اور ایک دن "نوشکتی" کے اندرونی صفحات پر "مہاراشٹر کے فسادات اور مسلمانوں کا اظہار غم" کے زیرِ عنوان تین چار صفحوں کے ساتھ سب سے پہلے وہی مراسلہ نظر آتا ہے۔ اپنا خط پڑھ کر آگے نظر دوڑاتا ہوں تو میرے خط سے زیادہ درد و اثر اور دلی رنج کا مظہر ایک مکتوب دکھائی دیتا ہے جو کوکن اور خاص طور سے گوریگاؤں کے فساد سے متعلق ہے۔

مراسلہ نگار کوئی انجم عباسی ہیں جن کی مراٹھی دانی اور راست گفتاری دونوں متاثر کرتی ہیں۔ دل میں خیال آتا ہے کہ کاش اس طرح کے مراٹھی دانوں کا قبیلہ مراٹھی خواں طبقے کے ذہن و دل سے بدگمانی و غلط فہمی کے جالے نکالنے میں مستقل و مسلسل کوشاں رہے تو مہاراشٹر میں بھید بھاؤ کی جگہ میل جول اور کشیدگی کی جگہ باہمی لین دین کی فضا کو جنم لینے دیر نہیں لگے گی۔

وقت کی گاڑی جو پٹری سے اُتر گئی تھی پھر سے رواں دواں ہو گئی اور نئے منظروں نے پرانی کریہہ تصویروں کو دماغ سے محو کر دیا۔ "نوشکتی" کا وہ صفحہ بھی گرد نے دھندلا دیا لیکن اس خط کے چند روشن نقوش اپنی تازگی نہ کھو سکے۔ چنانچہ مہاراشٹر کالج کے بی اے کی جماعت کے ایک ملازمت پیشہ پختہ عمر طالب علم نے جب اپنا تعارف انجم عباسی کی حیثیت سے کرایا اور باتوں باتوں میں احساسِ قربت پیدا کرنے کے لئے "نوشکتی" کے مراسلے کا ذکر کیا تو انجم عباسی کی شیریں تلخ نوائی ذہن کے تاریک

محو شوں ۔۔۔ اچھل کر سامنے آگئی۔ آج انجم عباسی کی
اردو مراٹھی خدمات کا جائزہ لینے بیٹھا تو یہ ساری باتیں
بجلی کے قمقموں کی طرح روشن ہوتی چلی گئیں۔

یادوں کے دیپ جلانے کا مقصد
صرف اتنا ہے کہ انجم عباسی کے کام کو صحیح تناظر میں پیش
کر سکوں اور اس استحقاق کا احساس دلا سکوں جو
ان کو ان کی تحریروں کے قلم بند کرنے کے سلسلے میں
حاصل ہے۔ میرے نزدیک انجم عباسی ان ماہرینِ
مراٹھی سے ہیں، جنہیں ادبی شہرت سے زیادہ ترجمے کی
صحت عزیز ہے۔ مراٹھی زبان پر قابلِ اعتبار عبور حاصل
ہونے کے ساتھ ساتھ سچائی سے پیار اور ادب کی
خدمت کو ذاتی نظریات اور دنیوی مفادات سے بالاتر
رکھ کر یہ کام کیا ہے اور محض بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے
کے لئے مراٹھی دانی کا چولا نہیں پہنا ہے۔

انجم عباسی کی سب سے قابلِ ذکر
خدمت مراٹھی کہانیوں کے تراجم کا مجموعہ "کہکشاں"،
ہے جو ۱۹۸۵ء میں منظرِ عام پر آیا ہے۔ اس مجموعے
کی زیادہ تر کہانیاں مراٹھی کی نصابی کتابوں سے ماخوذ
ہیں اس طریقہ انتخاب میں خطرہ بھی کم ہے اور کہانی کے
معیاری اور جاندار ہونے میں شبہ کی گنجائش بھی نہیں ہے۔
کہانی کاروں کے ناموں پر ایک نظر ڈالتے ہی اس
انتخاب کا اعتبار دل پر قائم ہونے لگتا ہے۔ وشنو سکھا
رام کھانڈیکر، اننت کانیکر، شیلجا راجے، وسنت
پرشوتم کالے، وجیا راجیادھیاکش مراٹھی ادب کی مختصر
ترین تاریخ میں بھی ان کا تذکرہ ناگزیر ہے۔ مراٹھی ادب
کے ان مشہور تخلیق کاروں کو اردو زبان میں پیش کرنا۔
ان دونوں زبانوں کی قابلِ قدر خدمت ہے۔ اور انجم عباسی
نقش کو کرنے

اس کام کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس مجموعے کی ایک اور خصوصیت مجھے اچھی
لگی۔ اس میں تقریباً کہانیاں خواتین افسانہ نگاروں کے قلم
سے نکلی ہیں۔ اردو میں ترجمہ شدہ مراٹھی ادب کے بیشتر
نمائندے مرد ہیں مزے کی بات یہ ہے کہ مراٹھی میں اردو
کی خواتین افسانہ نگاروں کی نمائندگی پائی جاتی ہے۔
پروفیسر رابعی جوشی نے اردو کی خواتین افسانہ نگاروں
کی تخلیقات کا ایک مستقل انتخاب کیا ہے۔ اسی طرح
قرۃ العین حیدر کے "آگ کا دریا" کا ترجمہ بھی مراٹھی میں
شائع ہو چکا ہے۔ اگر اردو میں بھی مراٹھی کی خواتین
افسانہ نگاروں کا مستقل انتخاب مرتب ہو جائے تو یہ ایک
منفرد خدمت ہوگی۔

اس مجموعے کی اشاعت کے بعد انہوں نے
کہانیوں کے تراجم کا سلسلہ بند نہیں کیا۔ گاہے بگاہے
ترجمے کرتے ہی رہے۔ کبھی اپنے شوق کی خاطر اور کبھی
فرمائش پر۔ چنانچہ ان کا دوسرا مجموعہ بھی تیار ہے اور اشاعت
کا منتظر ہے اس کا عنوان ہے "ڈھلتی شام"، جو اس مجموعہ
میں شامل 'ڈھلتی شام' کی کہانی کے عنوان سے ماخوذ ہے۔
اس میں اروند گوکھلے، جیونت دلوی آشا بگے، ورگ، کانشکر
کی کہانیاں مراٹھی کہانی کے جدید ترجمانات کی حامل ہیں۔
آشا بگے کی "سوامی" جو دراصل ایک طویل مختصر افسانہ
ہے۔ اس مجموعے کی سب سے طویل کہانی ہے۔ زبان و
بیان اور نفسیاتی مطالعہ کے اعتبار سے یہ کہانی اپنے
پیش رو کہانیوں سے الگ شناخت کی حامل ہے۔ میں
گزشتہ ربع صدی سے زیادہ عرصے سے مراٹھی ادب کو
اردو میں منتقل کرتا رہا ہوں اور اندازہ لگا سکتا ہوں کہ
اس کہانی کے ترجمے میں انجم عباسی کو کتنا پتّا مارنا پڑا ہوگا۔

فروری ۱۹۹۶ء

اس مجموعے کی کہانیاں بھی مترجم کی جاں فشانی اور عرق ریزی کا آئینہ ہیں۔

افسانوں کے تراجم کے علاوہ انجم عباسی نے مراٹھی زبان و ادب پر مضامین بھی لکھے ہیں۔ جس سے ان کے شوق مطالعہ اور علمی جستجو کا اندازہ ہوتا ہے۔ "اردو ادب میں مراٹھی الفاظ کی گل کاریاں" میں انہوں نے بڑی لگن اور دیدہ ریزی سے کام لیتے ہوئے مراٹھی اور اردو کے رشتے کی استواری سے اپنی ذاتی اور بے لاگ دلچسپی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اننت سانبکر کے انشائیہ گھڑی کے غلام، دلت ادیب کیشوارام میشرام کی خود نوشت 'حقیقت'، م، ما، مائے اور رمیش منتری کے مضامین اور دلت نظموں کے تراجم بھی ان کی لگن اور دیدہ ریزی کے غماز ہیں۔ حکومت مہاراشٹر اردو اکادمی کے ادبی صحیفے "امکان" میں ان کے تراجم اور مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ یہ تحریریں اردو مراٹھی کے رشتے کو مستحکم کرنے اور قومی ہم آہنگی اور یک جہتی پیدا کرنے میں مددگار ہیں ★★★

تراشے خراشے کا بقیہ

اقوام متحدہ کی خلائی تحقیقاتی کمیٹی نے چاند کو دنیا کے تمام انسانوں کا ورثہ قرار دیا۔ اجلاس میں تمام ملک شامل تھے

سورج کا منہ

مسٹر جیمس ۱۷۹۷ء تا ۱۸۹۰ء ساؤتھ ورلڈ انگلستان کا باشندہ ہمیشہ رات گئے سوتا تھا۔ ۹۳ سالہ زندگی میں اس نے کبھی سورج کا منہ نہیں دیکھا۔

نقش کوکن

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۹۔۔۔۔۴۰۰
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

کوکن کی سرزمین پہ ہے تو حسن بے مثال

اسمٰعیل مضطر بناگرامی

یہ نظم ضلع پریشد رتناگری کے اردو پرائمری اسکول کرڈوی کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں پڑھی گئی۔ ادارہ

پودے ہیں ننھے ننھے کئی سائے میں تیرے — سیراب جن کو کرتا ہے تو آبِ علم سے
اطفال سارے گود میں تیری پلے بڑھے — تجھ سے اصول جینے کے سیکھے ہیں قوم نے

اے ابتدائی مدرسۂ اردو کرڈوی
کیا کچھ نہیں دیا ہمیں بنیاد نے تیری

رکھا ہے بھیکو ملا نے اکثر تیرا خیال — نکھرا ہے ان کے دور میں بے شک تیرا جمال
ساونت جناب نے بھی سنوارے ہیں تیرے بال — کوکن کی سرزمین پہ ہے تو حسن بے مثال

اے ابتدائی مدرسۂ اردو کرڈوی
کیا کچھ نہیں دیا ہمیں بنیاد نے تیری

جس کا تھا قلب آمنہ موڈک میں اضطراب — محترمہ نجمہ ملا نے پورا کیا وہ خواب
تجھ کو "مثالی مدرسہ" کا مل گیا خطاب — تاریخ کا کہیں گے اسے ہم حسین باب

اے ابتدائی مدرسۂ اردو کرڈوی
کیا کچھ نہیں دیا ہمیں بنیاد نے تیری

دم سے تیرے وجود میں آ اشرف ہائی اسکول — تیری ہی شاخ پر ہے کھلا یہ حسین پھول
ہوتا ہے بام و در سے تیرے علم کا نزول — تیری بقا کے واسطے سب کچھ ہمیں قبول

اے ابتدائی مدرسۂ اردو کرڈوی
کیا کچھ نہیں دیا ہمیں بنیاد نے تیری

تو درسگاہِ علم ہے سب کے لئے مگر — اس کی نظر میں اور بھی کچھ ہے تیری قدر
دن رات تیرے اوج کی فکروں کو اوڑھ کر — رہتا ہے منچیکر تیرے سائے میں بیٹھ کر

اے ابتدائی مدرسۂ اردو کرڈوی
کیا کچھ نہیں دیا ہمیں بنیاد نے تیری

مضطر نے خوب مدح تیری ہے بیان کی — پھر بھی یہ بات تشنۂ تکمیل ہی رہی
کرتا رہا تو کرڈوی والوں کی رہبری — ہم تو بصد غرور یہ کہتے ہیں آج بھی

اے ابتدائی مدرسۂ اردو کرڈوی
کیا کچھ نہیں دیا ہمیں بنیاد نے تیری

ھینڈن اسلامک سینٹر کا

تعارف

از: منتظمہ کمیٹی ھینڈن اسلامک سینٹر۔ لندن۔ ۱۳۵ بروڈوے۔ این ڈبلیو ۹، ۷ ڈی، وائی
فون: ۰۱۸۱ ۲۰۲ ۳۲۳۶

انگلینڈ میں پچیس سال پہلے اکا دکا مسلمان تھے اس لئے یہاں مساجد اور مدارس کا تصور بھی ممکن نہ تھا پچیس سال کے عرصہ میں مسلمانوں کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ ایشیا سے آنے والا کوئی فرد یہ محسوس نہ کر سکے گا کہ وہ انگلینڈ کی سرزمین پر ہے یا یہ بھی کوئی ایشیائی ملک ہے چونکہ بڑے شہروں میں جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھئے ایشین دکھائی دیں گے اور شلوار قمیص میں ملبوس مسلمان کسی نہ کسی کے چہرہ پر داڑھی اور سر پہ ٹوپی دکھائی دے گی۔ اس لئے اب یو۔ کے میں مساجد اور مدارس کثرت سے پائے جاتے ہیں چنانچہ ایک اندازہ کے مطابق یو۔ کے میں تین ہزار مسجدیں اس وقت ہیں اور شہر لندن میں پانچسو ہیں اور آئے دن مساجد کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور ہر مسجد کے ساتھ ابتدائی دینی تعلیم کا انتظام ہے علاوہ ازیں چند دارالعلوم بھی ہیں جہاں حفظِ قرآن اور عالمیت کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے ایک تبلیغی مرکز ڈیوزبری میں قائم کیا گیا تھا۔ اب ہر بڑے شہر میں قائم ہو رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ تبلیغی جماعتیں پورے یو۔ کے میں اس طرح گشت کر رہی ہیں جیسے یہ انگلینڈ نہیں انڈو پاک ہے۔

ھینڈن

لندن کا شمال مغربی حصہ ہے یہاں کافی تعداد میں مسلمان بستے ہیں خاص کر کوکنی برادری سے تعلق رکھنے والی ڈیڑھ سو فیملیاں ہیں۔ اس علاقہ میں دس سال پہلے کوئی مسجد نہ تھی اس لئے پنجوقتہ نماز باجماعت کا اہتمام نہیں ہوتا تھا۔ جمعہ اور تراویح و عیدین کے لئے دور جانا پڑتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ محلہ کی رونق اور اسلامی رنگ محلہ کی مسجد ہی سے ہے۔ مسجد کا وجود جیسے مینارۂ نور ہے جو راہ ہدایت کے لئے ایک مشعل ہے اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد و اتفاق کا واحد ذریعہ ہے اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جو لوگ نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ آج مسلمان باجماعت نماز کا اہتمام نہیں کرتا اسی لئے باہمی نفاق کا شکار ہو گئے ہیں۔

بہرحال ہنڈن کے کچھ احباب نے اس کی فکر کہ محلہ میں ایک مسجد کا قیام ازحد ضروری ہے پھر اس کے لئے گھر گھر سے پینی پینی جمع کرنا شروع کیا۔ کچھ ہی عرصہ میں تھوڑی رقم جمع ہو گئی گرچہ اس سے مکان تو خریدا نہیں جاسکتا تھا مگر۔ کاشتکار پہلے مٹھی بھر دانے

نقش کوکن

زمین میں بکھیرتا ہے اور رزاق عالم مَنوں کے حساب
سے اس کا دامنِ مراد بھر دیتے ہیں۔ ان حضرات نے بھی
یہی کیا۔ مٹھی بھر جمع پونجی لے کر مکان کی تلاش شروع
کی۔ جلد ہی ایک پرانا اور بوسیدہ سا مکان قرض
لے کر خرید لیا۔ اور اس کی مرمت کی اور اس قابل بنایا
کہ اس میں پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرسکیں، نکمہ۔ ہمت
اور ارادہ کریں اور اللہ کے بھروسہ پر کام شروع کریں
تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے بہت جلد قرض سے سبکدوش کیا اور مسجد کا نظام
بخیر و خوبی چلنے لگا۔

کچھ قانونی مجبوری کی وجہ سے مسجد کی اجازت
نہیں ملی اس لئے اسلامک سینٹر کے نام سے اس کا
قیام عمل میں آیا اور کچھ ہی عرصہ میں یہ اسلامک سینٹر
ہینڈن کے علاوہ دوسرے علاقہ کے برادران
ملت کی دینی خدمت کا مرکز بن گیا۔ شروع ہی سے
علماء دین کی خدمات حاصل کی گئیں لہٰذا دینی مسائل کے
حل کے لئے لوگ اس مرکز سے رجوع کرتے ہیں۔

جب ایک دو منزلہ مکان خریدا گیا تو یہ گمان بھی
نہ ہوا کہ بہت جلد یہ ناکافی ہوگا اور اس میں توسیع
کرنا پڑے گی مگر چھ سال کے قلیل عرصہ میں دو بار توسیع
کی گئی پھر بھی عیدین کے لئے تین جماعتیں کی جاتی ہیں
اور جمعہ میں لوگ سخت سردی میں باہر گلی میں سیڑھیوں
پر اور جہاں کہیں ذرا گنجائش ملی کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ کچھ لوگ کوریڈور میں کھڑے کھڑے نیت
باندھ کر تسلی کر لیتے ہیں اور کتنے ہی بھائی محروم ہو کر
لوٹ جاتے ہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر مسجد کے منتظمین
کا دل کڑھنے لگا۔ اب مشکل یہ پیش آئی کہ آس پاس
نقش کرکن

کہیں توسیع کی گنجائش باقی نہ رہی نہ قریب کوئی بڑی
عمارت قابل فروخت تھی۔ پھر اچانک مسجد سے لگی ہوئی
عمارت فروخت ہو رہی تھی اسے خرید لیا اور کونسل
سے پلاننگ پرمیشن طلب کی۔ اس عمارت میں کونسل
کے کرائے دار تھے کونسل نے انہیں ری ہاؤس کرنے
کی حامی بھری ساتھ ہی سات سال کی لیز بھی کونسل
دینے پر رضامند ہو گئی۔ ان سب کے باوجود تقدیر آڑے
آگئی کونسل کرایہ داروں کو ری ہاؤس کرنے میں ناکام
ہو گئی اور انتظامیہ کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ پھر بھی
ہمت نہ ہاری اور اور اس کا نچلا حصہ جو خالی تھا اسے
استعمال کرنے کے لئے کونسل سے اجازت مانگی اور جب
کونسل کا اجازت نامہ موصول ہوا تو غیب سے ایک
خوشخبری بھی ملی کہ اس مسجد سے قریب دو منزلہ وسیع
عمارت فروخت ہو رہی ہے۔ انتظامیہ کے کان کھڑے
ہو گئے اور اسے خریدنے کے لئے کوشش کی اور
اللہ کے فضل سے سودا طے پایا۔ نیچے اوپر وسیع ہال ہیں
جو مسجد کے لئے بالکل موزوں ہیں اور خوبی کی بات
یہ کہ قبلہ رخ ہے۔ تقریباً آٹھ ہزار اسکوائر فٹ ہے اول
دو لاکھ دس ہزار پونڈ میں سودا ہو گیا تھا مگر غیر مسلموں
نے بھی اس میں دلچسپی لی اور زیادہ قیمت دینے پر آمادہ
ہوئے اس لئے ہمیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور پندرہ
ہزار بڑھا کر دو لاکھ پچیس ہزار کر دئے۔ اب سامنے اہم
مسئلہ کونسل سے پلاننگ پرمیشن کا تھا اگر کونسل ہماری
درخواست رد کر دیتی تو ہمارا منصوبہ دھرا رہ جاتا۔ مگر
قدرت نے قدم قدم پہ ہماری مدد کی جس کی وجہ سے
کامیابی قدم چومتی رہی۔ کونسل نے ہماری پلاننگ منظور
کی مسجد اور مدرسہ کی اجازت دی جو سب سے بڑی کامیابی ہے۔

ہمت وکوشش کے ساتھ اللہ پر بھروسہ بھی ہو اور ساتھ ساتھ ذکر و دعا بھی تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی حاصل نہ ہو جبکہ اللہ کی آواز بلند کرتے اور ذکر و عبادت کے لئے خانۂ خدا کا قیام مقصود ہو۔

پے در پے کامیابیوں کے بعد ایک حوصلہ شکن مرحلہ آگیا جہاں ہر کسی کے اعصاب جواب دیتے ہیں۔ اور وہ ایک ماہ میں اتنی بڑی رقم مہیا کرنا چونکہ ادارہ کے پاس اس کا دسواں حصہ بھی جمع نہ تھا اور شروع سے ہی یہ عزم کئے ہوئے تھے کہ بنک سے سودی قرض نہ لیں گے۔ بس جس کارساز عالم نے ابتداء ہی سے فتوحات سے نوازا اسی نے یہ مشکل بھی حل کر دی انتظامیہ نے برادران ملت سے عطیات اور قرضہ حسنہ کی اپیل کی تو الحمد اللہ ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں یہ رقم جمع ہوگئی۔ ہر طرف سے لوگوں نے عطیات اور قرضہ حسنہ کی دل کھول کر پیش کش کی ستر ہزار پونڈ عطیات اور ایک سو ستر ہزار پونڈ قرضہ حسنہ کی مد میں جمع ہوگئے اور سلسلہ جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؛

جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ بے شک اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ یہ بندہ کی کمزوری ہے کہ اس کا دامن دل تنگ ہے۔ بندۂ مؤمن کو اللہ کی نصرت و حمایت سے کبھی مایوس نہ ہونا چاہئے اول اس سے تعلق رکھے۔ جب ضرورت پیش آئے صرف اسی سے مانگے اور اس کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو کچھ خرچ کرتے ہو وہ فوراً اس کا بدل دیدیتا ہے۔ خاص کر آخرت میں ملتی پل دینے کا نقش کوکن وعدہ کیا ہے جہاں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اسلامک سنٹر کی ایکٹویٹیز

(۱) پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں کا اہتمام (۲) پیر سے جمعہ تک روزانہ شام کو بچوں کی دینی تعلیم (اس وقت ڈیڑھ سو بچے تعلیم پاتے ہیں) (۳) جمعہ کی شام کو بڑی عمر کے لوگوں کو قرآن پاک تجوید سے پڑھایا جاتا ہے۔ (۴) پیر سے جمعہ تک مغرب کی نماز کے بعد کے فضائل کی کتاب پڑھی جاتی ہے۔ جمعہ اور سنیچر کی شام مغرب کی نماز کے بعد قرآن کی تفسیر سنائی جاتی ہے اور اتوار کی شام تبلیغی اجتماع ہوتا ہے (۵) سال بھر موقعہ بہ موقعہ خاص کر سیرت النبیؐ معراج النبیؐ شب برأت اور شب قدر میں مخصوص پروگرام ہوتے ہیں جس میں عورتیں بھی شرکت کرتی ہیں۔ ان کے لئے الگ نشست کا انتظام ہوتا ہے علاوہ ازیں ہر جمعہ کو خطبہ سے پہلے بیان ہوتا ہے۔ (۶) شرعی طور پر نکاح پڑھایا جاتا ہے جس کا باقاعدہ سرٹیفکٹ دیا جاتا ہے۔ (۷) میت کے کفن دفن غسل وغیرہ کا مکمل انتظام ہے۔ (۸) رمضان المبارک میں زکوٰۃ اور فطرہ کی رقوم جمع کر کے مختلف ممالک میں مستحقین کو بھیجدی جاتی ہیں۔ (۹) دینی کتابوں کی مختصر لائبریری بھی ہے۔

تقسیم کار

مسجد کے زیر اہتمام جملہ امور کی انجام دہی کے لئے حسب ذیل کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ تمام امور حسن و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہیں۔

(۱) منتظمہ کمیٹی: مسجد سے متعلق جملہ امور پر غور کر کے

لائحۂ عمل طے کرنے کے لئے گیارہ افراد پر مشتمل منتظمہ کمیٹی ہر دو سال کے بعد چنی جاتی ہے۔

(۲) ٹرسٹی : مسجد کے رجسٹرڈ چار ٹرسٹی ہیں۔

(۳) کونسل کمیٹی : جو کونسل سے متعلق امور کو نپٹاتی ہے۔

(۴) زکوٰۃ فنڈ کمیٹی : زکوٰۃ، صدقات اور فطرہ کی جمع رقوم کی تقسیم سے متعلق کمیٹی۔

(۵) تجہیز و تکفین کمیٹی : میت کے غسل اور کفن دفن کا انتظام کرنے والی۔ عورت کی میت کو غسل اور کفن کے لئے عورتیں اپنی خدمات پیش کرتی ہیں۔

(۶) رویت ہلال کمیٹی : رمضان اور عیدین کے تعین کے لئے رویت کا فیصلہ کرنے والی کمیٹی۔

(۷) بلڈنگ پروجیکٹ کمیٹی : مسجد کی عمارت کی توسیع و مرمت اور خرید و فروخت کیلئے۔

(۸) صفائی کمیٹی : ہر جمعرات کی شام اور ہنگامی ضرورت کے ٹوئیلیٹ اور کارپیٹ کی صفائی کے لئے

یہ ساری کمیٹیاں بلامعاوضہ والنٹیری کام کرتے ہیں۔

شکریہ اور اپیل

ہم اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنے فضل سے ہماری مشکل آسان کر دی اور ایک وسیع عمارت خریدنے میں کامیابی عطا کی۔

ہم ان تمام بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے خلوص کے ساتھ ہمارا تعاون کیا اور عطیات اور قرضۂ حسنہ فراہم کر کے ہمارا حوصلہ بڑھایا اللہ تعالیٰ انہیں دونوں جہاں میں بہتر صلہ عطا کرے اور خیر و برکت سے نوازے۔ آمین

ہم مقامی اور بیرونی تمام بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ حسب طاقت مسجد کو عطیات فراہم کریں تاکہ ہم قرض سے سبکدوش ہو کر مسجد کے ضروری کام انجام دے سکیں۔

جگہ کی خریداری کے لئے ایک لاکھ ستر ہزار پونڈ قرضۂ حسنہ لیا گیا اور مسجد کے لئے وضو خانہ، ٹوئیلیٹ اور دیگر ضروری کاموں کے لئے کم از کم ایک لاکھ پونڈ درکار ہیں۔

مسجد کے لئے دیا جانے والا عطیہ ضائع نہ ہوگا بلکہ قیامت تک اس کا اجر ملتا رہے گا اور دنیا میں بھی اس کا بدل ضرور ملے گا۔

کوکن کے مسلم معاشرے کے رسم و رواج

عبدالحمید دیوری

کسی بھی قوم کی تہذیبی ترقی کا اندازہ اس قوم کے اندر رائج رسم و رواج سے کیا جاسکتا ہے۔ رسم و رواج کا رشتہ انسانی زندگی کے ساتھ اس طرح بندھا ہوا ہے جیسے یہ معاشرت کا ایک لازمی جزو ہے۔ علاقۂ کوکن میں کچھ عجیب عجیب قسم کے رواج پائے جاتے ہیں اور کہیں تو ان رسم و رواجوں پر اتنی پابندی کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے جیسے وہ مذہبی قوانین کا حصہ ہوں۔ اکثر رسمیں عورتوں کی طرف سے بنائی ہوتی ہیں۔ اگر مرد اس سے اختلاف بھی کریں تو سماج اور برادری کا حوالہ دیکر اس کو برقرار رکھنے پر بضد رہتی ہیں۔ بعض رسمیں بہت خوبصورت اور دلچسپ ہوتی ہیں مگر انسانی زندگی پر بوجھ اور مصیبت بن جاتی ہے۔ شریعت میں ان رسموں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور جن اعمال کی شریعت میں کوئی حقیقت نہ ہو اور جن کو کرنے کی شریعت اجازت نہ دیتی ہو تو وہ کام وہ رسمیں اور وہ عمل دیکھنے میں کتنے بھی خوبصورت اور دلچسپ ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قیمت کوئی وقعت اور کوئی اہمیت نہیں بلکہ یہ غلط اعمال ثواب کا نہیں عذاب کا باعث بنیں گے صاف ظاہر ہے کہ ہم لوگ دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر یا ریجھ کر آخرت کو فراموش کرتے جارہے ہیں۔ رسم چاہے خوشی کی ہو یا غمی کی اس کی موجد عموماً عورت ہی ہوتی ہے۔ کوکن میں رسم و رواج اور خصوصاً شادی بیاہ کے موقعوں پر جن رسومات کا انتظام اور اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان بیشتر رسومات میں ہندو کلچر کی جھلک نظر آتی ہے اور سارے کے سارے رسوم اور غیر شرعی ہوتے ہیں۔ شریعت میں رسومات کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ گو مسلم معاشرے میں ان رسومات کی سماجی بنیاد بڑی مستحکم ہے۔ یہاں تک کہ بعض رسومات تو عقیدے کا جزبن گئے ہیں اور اس سلسلے میں جو جواز اور دلائل پیش کئے جاتے ہیں جن سے شریعت کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دلیل پیش کرنیوالوں کی اکثریت جاہلوں کی ہوتی ہے اور جاہل کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ دلیل کے جواب میں دلیل نہیں لاتا بلکہ غصہ دکھاتا ہے۔

شادی ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس پر ویسے تو بہت کم اصلاحی تحریریں سامنے آتی ہیں، کوئی مضبوط یا مستقل محاذ ان رسومات کی مخالفت میں اب تک نہ بن سکا ہے اور نہ ہی مستقبل قریب میں ہماری سوسائٹی میں شادی کے ان پہلوؤں پر غور و فکر اور اصلاح کی کوئی امید نظر آتی ہے۔

بعض مواقع پر طرفین شرعی طریقہ پر زور دیتے ہیں لیکن آخر کار دنیاداری کو بہانہ بناکر موجودہ رسومات کی پابندی کے ساتھ ہی ہر بات طے ہوجاتی ہے۔ فرض اور سنت کی گفتگو ایک ڈھکوسلہ اور بناوٹ نظر آتا ہے یہ طرزِ عمل مسلم معاشرے میں ریاکاری اور نمود و نمائش کی غمازی کرتا ہے۔ کوکن کے مسلم معاشرے میں تعلیم نسواں کی شدید ضرورت ہے جو اس بگڑے ہوئے معاشرے میں سماجی انقلاب لا سکے۔ اگر آج ہم اپنے معاشرہ کا جائزہ لیں

نقش کوکن سے

تو ہمیں سب سے پہلے اس امر کا احساس ہوگا کہ یہ صحیح
معنوں میں اسلامی معاشرہ نہیں ہے۔ اگر ہم مسلمان ہیں
اور ہمیں مسلمان بن کر زندہ رہنا ہے تو ہمیں اپنے معاشرے
کی تشکیل از سرِ نو کرنی ہوگی ان حالات میں ضروری
ہے کہ مسلمانوں کا دانشمند طبقہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانے
اور پہچان کو اس کو باحسن و خوبی پورا کرنے کی جدوجہد کریں۔
اپنے مسائل کے حل کے لئے اور تمام
غیر اسلامی غیر شرعی رواج کو ختم کرنے کے لئے ایک ایسا
مثبت کردار ادا کیا جائے جو ان رسم و رواج کو ختم کرنے
میں مفید ثابت ہو۔ قوم کے قائدین اور صاحبِ دولت و
ثروت افراد اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کا اہتمام
[illegible] انتہائی سادگی سے انجام
دیں اس طرح ان افراد کا نمونہ دیگر خاندانوں کے لئے مشعلِ
راہ بنے گا ہماری سماجی اور معاشی پریشانیاں دور ہوں گی۔
اور ایک باعمل صالح معاشرہ عالم وجود میں آئے گا۔ اس
سلسلے میں سب سے بڑی ذمہ داری ان لوگوں پر بھی آتی
جو اپنے آپ کو قوم کا لیڈر گاؤں یا قصبے کا معزز فرد تصوّر
کرتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ اگر کرنا چاہیں تو گاؤں
والوں اور قصبہ والوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، لیکن
بدقسمتی سے مسلمانوں کا یہ طبقہ ایسا ہے جس نے آج تک
ان مسائل پر اور فضول رسومات پر سنجیدگی سے غور نہیں
کیا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اب قوم کے نوجوانوں
نے ان فضول رسموں کے مقابلے کی تحریک چلاتے ہوئے عمل
کے میدان میں آجائیں اور علاقہ کوکن میں جہاں جاہلانہ
رسوم کا جال بچھا ہوا ہے مٹانے کی کوشش کریں۔ انشاء
اللہ وہ دن دور نہیں جب قوم کی مائیں بہنیں بھی ان کاموں کیلئے
گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

نقش کوکن

کیا آپ جانتے ہیں

اشفاق عمر کوپے ۔ امبر گھر

دنیا کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن نیویارک میں ہے
دنیا کی سب سے لمبی سرنگ سوئزرلینڈ میں ہے
دنیا کا سب سے بڑا ملک روس ہے۔
دنیا کا سب سے بڑا بینک "بینک اف امریکہ" ہے۔
دنیا کی سب سے بڑی لائبریری "لینن لائبریری" روس میں ہے۔
دنیا میں سب سے گہرا کنواں فرانس میں ہے۔
دنیا کے امیر ممالک کویت، عرب امارات اور بحرین مانے جاتے ہیں
دنیا کے سب سے امیر آدمی برونائی کے سلطان مانے جاتے ہیں
دنیا میں سب سے پہلے ڈاک ٹکٹ برطانیہ نے جاری کیا۔
دنیا میں سب سے پہلے رنگین ٹکٹ سوئزرلینڈ نے جاری کیا۔
دنیا کا سب سے بڑا بجلی کا بلب "شگاگو" میں ہے۔
دنیا کی سب سے وزنی کتاب لندن میں ہے۔
دنیا کی سب سے عظیم شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
دنیا کی سب سے عظیم کتاب قرآن مجید ہے۔
دنیا کا سب سے عظیم مذہب اسلام ہے۔
دنیا کی سب سے عظیم زبان عربی ہے۔
دنیا کا سب سے عظیم اجتماع حج ہے۔
دنیا کا سب سے عظیم شہر مکہ معظمہ ہے۔
دنیا کے پہلے کاتب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔

طنزومزاح

اونچی دکان

فیروز دروے

" اونچی دُکان اور پھیکا پکوان "، بے چاری یہ بہت پرانی کہاوت بھی اب بہت پھیکی ہو چلی ہے۔ بمبئی کی اونچی ہوٹلوں کے پکوانوں کا تو ہمیں علم نہیں۔ پہلے تو وہاں جانا کسی عام جیب والے کے بس کا روگ نہیں پھر وہاں جاکر، کھانا کھانے کے بل کے تصور ہی سے ایک عام آدمی کھانے کے بجائے شاید غش ہی کھا جائے اور وہ جو وہاں جاتے ہیں وہ کھانے کے لئے نہیں، بلکہ کھلانے کے لئے، اپنا کاروباری جال بچھانے کے لئے۔ اپنی جھوٹی ساکھ اور کھوکھلی شخصیت کا بھرم رکھنے کے لئے ورنہ اپنی توندکس کر بھرنے کے لئے تو وہ اکثر رات گئے، دوسری چھوٹی ہوٹلوں اور ڈھابوں پر ہی ٹوٹ پڑتے ہیں۔

بمبئی شہر کی سڑکوں، گلی کوچوں اور کونوں، کونوں میں ہزار ہا ہوٹل اور ڈھابے بکھرے پڑے ہیں، جہاں روزانہ لاکھوں لوگ کھانا نام کی چیزیں، جبراً قہراً اپنے حلق میں اتارتے رہتے ہیں۔ پابندی سے یہ واہیات کھاکھا کر وہ کس طرح زندہ رہ پاتے ہیں۔ یہ راز بھی صرف وہی لوگ جانتے ہیں جو برسوں سے ان ہوٹلوں ہی کے سائے میں پل کر جواں ہوئے ہیں۔ البتہ اپنے طویل نقشہ ذاکر...

ذاتی تجربے کی بنیاد پر ہم یہ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ سخت جان ہاضمے جو برسہا برس سے ان کھانوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان پر دنیا کا کوئی بھی مہلک ترین زہر اپنا اثر نہیں کر پائے گی اور تو اور انہیں بدترین قسم کا زہریلا سانپ بھی غلطی سے کاٹ لے تو وہ خود آنِ واحد میں تڑپ کر جاں بحق ہو جائے گا۔

اگر اتفاق سے آپ کو اپنی شامتِ اعمال کے ہاتھوں مستقل رہائش کے لئے بمبئی آنا ہے اور ان ہوٹلوں کے کھانوں پر ہی زندہ رہنا ہے تو آتے وقت اپنے کیش واقارب اور احباب سے معافی مانگ کر رخصت کی یوں اجازت لینا جیسے تم بمبئی نہیں، میدان جنگ پہ جارہے ہو جہاں سے زندہ، سلامت واپس لوٹنے کا آج تک کوئی سورما دعویٰ نہیں کر سکا ہے۔ بمبئی آنے کے بعد ہوٹل میں جانے سے پہلے ہر لمحے تمہیں اپنے ہاضمے کی سلامتی اور درازی عمر کی دعائیں کرتے رہنا ہے پھر اپنے سارے متعلقین اور ہر جاننے والے سے ہمیشہ گذارش کر کے وعدہ لینا ہے وہ تمہارے ہاضمے کی خیر و برکت کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔ ان ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہوئے بھی تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو کبھی بھول کر بھی ان ہوٹلوں کے کچن میں داخل ہونے کا خطرہ مول نہیں

لینا، ہنڈیوں، باورچیوں اور اس کچن روم کی دُرگت
کا عبرتناک منظر تمہارا دل برداشت نہیں کر پائے گا ممکن
ہے اس کے فوراً بعد دنیا تم سے محروم بھی ہو جائے۔ تم
اپنے آپ سے نہیں بلکہ کچھ اور بااعتماد لوگوں سے اس
بات کی تصدیق کرا لینا کہ تمہارے دو ہاتھ ہیں اور دونوں
استعمال کے قابل بھی ہیں۔ ایک کھانا کھانے کے لئے
دوسرا بے شمار مکھیوں کی جان لیوا یلغار سے بچنے کے لئے
کہا جاتا ہے کہ ان ہوٹلوں کی شہرت سُن سُن کر دنیا بھر
کے ممالک سے کروڑوں مکھیاں اپنی جان پر کھیل کر ہجرت
کرتی رہتی ہیں۔ اور آئے دن ان ہوٹلوں میں پناہ گزیں
ہوتی رہتی ہیں۔ ایک اہم بات جو تمہیں ہمیشہ یاد رکھنی
ہے وہ یہ کہ، ہوٹل کے پکوانوں، ویٹرس کے کُھلئے،
برتاؤ، غرض کسی بھی بات کے تعلق سے اپنی ناراضگی
کا کبھی بھی اظہار نہیں کرنا ہے۔ نہ ہی ویٹرس یا مالک
سے بحث یا شکایت کا جوکھم لینا ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوا
تو مان لو۔ تم کام سے جاتے رہے۔ تمہیں ان ہوٹلوں
کے سالن اور پینے کے پانی میں کبھی بھی فرق محسوس
نہیں ہوگا۔ اکثر تمہیں سالن پر پانی کا اور پانی پر کسی
کڑھی یا سُوپ کا گمان ہوگا۔ اکثر تلاشِ بسیار کے باوجود
تمہیں اپنی گوشت کی پلیٹ میں گوشت کا معمولی سا
ٹکڑا بھی نصیب نہیں ہوگا کبھی تم پر پانی مانگو گے
تو ممکن ہے دو روز پہلے کے چاول اور گوشت ملا کر
تمہیں دیا جائے یا تین روز قبل کا کچھڑا پیش کر دیا جائے
جسے تم بہرحال صبر و تحمل سے، بزبانی ہی قبول کروگے
ان زہر مار پکوانوں میں پھنس کر، جاں بحق ہوئی مکھیوں
کی اپنے ہاتھوں سے اور چپ چاپ تدفین کا ذمہ بھی
تمہارا ہی ہے۔ تمہارے نصیب سچ مچ اگر بلند ہیں
نقش کہ کر۔

تو کبھی کبھار تمہیں گرم جیسا کھانا ملے۔ یہ جاننے کی
زحمت نہ لینا کہ یہاں کے پنکھے کب چلا کرتے ہیں۔
یہاں کے گندے برتن۔ گندے گلاس، گندے ویٹرس
میلی کرسیاں اور گندے فرش کو دیکھئے اور اپنے ہوش
برقرار رکھنے کا، ایک بار تم نے خود کو عادی کر لیا تو
پھر جان لو کہ بدترین سے بدترین گندگی کو دیکھ کر بھی
تمہیں کبھی بھی گھن نہیں آئے گی۔

دنیا بھر کی کیسی کیسی اَلَم غلَم ملاوٹ کے باوجود
ان پکوانوں میں، پانی کی مقدار ہی بہت زیادہ ہوتی
ہے البتہ زیادہ پیسے دے کر۔ پانی کم والی چائے
تمہیں ضرور مل جائے گی جسے تم ٹٹول کر۔ یا چشمہ پہن کر
ہی کپ میں دیکھ پاؤ گے۔ سالن مار کر دئے گئے چاول
ہیں۔ یہ سالن جیسی شئے مفت دی جاتی ہے۔ بغیر سالن
سارے چاول یہاں زندہ چاول کہلاتے ہیں۔ یہ بات
بھی پُراسرار طور پر صیغہ راز ہی میں ہے کہ، ان ہوٹلوں
میں برسوں سے ڈھیر سارا کچومر، مفت دیتے رہنے
کے پس پردہ آخر کیا مقصد کارفرما ہے۔ اکثر پیٹو قسم
کے گاہک تو اسی کچومر پہ ٹوٹ پڑتے ہیں اور اپنی نصف
سے زیادہ بیکار بھوک کا ازالہ کر لیتے ہیں۔ مفت
کچومر سے آپ یہ گمان نہ کر لیں کہ آپ کبھی صرف چائے
پینے یا آملیٹ کھانے جائیں اور مفت کچومر کی فرمائش
کریں نہیں۔ وہ تو صرف کھانوں ہی کے ساتھ میسّر
ہوتا ہے۔ حقیقت میں کھانوں کے دام اتنے زیادہ
ہوتے ہیں کہ کچومر کو مفت کہنا بھی تقریباً مشکوک
ہی لگتا ہے۔

سنتے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کا ایک شعبہ ہے
جس کے ذمے ان ہوٹلوں اور ان کے پکوانوں کی پابندی

سے جانچ کرتے رہنا ہے مگر اس کے کارندے بھول کر
بھی ان کا کبھی رخ نہیں کرتے شاید وہ جانتے ہوں کہ
روز آکر اور اتنی ساری ہوٹلوں کے پکوان چکھ کر تو
بہت جلد انہیں اپنی ہی اسپتالوں میں داخلہ لینا ہوگا
جہاں سے بھی اب زندہ سلامت واپس گھر جانے کی
گارنٹی نہیں رہی ہے۔

دو روز قبل بیرون ملک سے ہمارے ایک
دوست بمبئی آئے۔ ہم انہیں ایسی ہی ایک ہوٹل میں
کافی پلانے لے گئے۔ دوست کے تیور دیکھ کر ہی
ہمیں محسوس ہوا کہ ہم انہیں کسی ہوٹل میں نہیں،
بلکہ میونسپلٹی نے کچرا جمع کرانے کے لئے بنائے، چوراہے
کے کسی بڑے ڈبے میں گھسیٹ لائے ہیں۔ کافی آئی
ہم مزے سے کافی پینے لگے۔ دوست نے حیران ہوکر
پوچھا، یار! یہ کافی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ ویٹر سے
تصدیق کرالو۔ دوست نے پھر کر ویٹر کو بلایا اور پوچھا
یہ کافی ہے یا چائے؟ ویٹر نے کہا، کیا مطلب صاحب؟
دوست نے کہا اس میں سے فینائل کی بو آرہی ہے، تب
تو یہ کافی ہے۔ صاحب جی ہمارے یہاں چائے سے گھاسلیٹ
کی بو آتی ہے۔" ویٹر نے بڑی شان سے ہمارے دوست
کو اطمینان دلایا۔ ہمارے دوست نے، ہمارا دل رکھنے
کے لئے ایک پیالی ہی پی لینے کا عذاب سہہ لیا۔ چونکہ ہمیں
پیسے دینا ہی تھے۔ ہم نے پوری کافی غٹاغٹ کرلی۔ ہم
دونوں اٹھے کاونٹر پہ ہم بل ادا کر ہی رہے تھے کہ
ایک بالکل گندہ ویٹر لڑکا۔ مالک کے پاس آیا اور کہا
سیٹھ! میں کچھ دنوں کے لئے اپنے والدین کے پاس
گاؤں جانا چاہتا ہوں" انہوں نے دس سال سے میری
صورت نہیں دیکھی ہے۔" مالک نے اسے غور سے
دیکھتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے تم سچ ہی بول رہے ہو!
ہم کو بھی اتنے سالوں سے تمہاری صورت کہاں دکھائی دی
ہے۔ کبھی کبھار تم اپنا منہ ہی کیوں دھولیا نہیں کرتے؟
اور یاد رکھو ماں باپ کو اپنی صورت دکھانا ہی ہے، تو
جانے سے پہلے چار چھ مرتبہ اپنا منہ ضرور دھولینا۔

ہلدی۔

ہلدی کو سنسکرت بھاشا میں ہریدوا کہتے ہیں
اس کا مزاج گرم ہے۔ اس کا ذائقہ کڑوا اور تیکھا ہے۔ یہ
جراثیم کش ہے۔ جلدی امراض کی دوا ہے۔ پت اور کف کو کم
کرتی ہے۔ مصفی خون ہے اور بدہضمی دور کرتی ہے۔ بھوک
لگاتی ہے۔ بلغم گھٹاتی ہے اور پیشاب صاف لاتی ہے
اگر آملہ کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو ذیابطیس
کے مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ مستورات جن کو لیکوریا
(سیلان الرحم) ہو ان کے لئے بھی بڑی فائدہ بخش ہے
آنکھ میں ٹپکانے والے لوشنوں میں ہلدی مشہور ہے
آنکھ کے پردوں کی جھلی میں اگر جلن رہتی ہو تو ہلدی کے
لوشن کے کچھ قطرے آنکھ میں ٹپکاؤ اس سے راحت
ملے گی۔ آیورویدک طریقہ علاج میں "ہری ہت
بریدرا کھنڈ" ایک مشہور عالم دوا ہے یہ دوا جلدی
روگوں کے لئے اکسیر ہے۔ یہ ہلدی اور چونے کا مرکب
ہوتا ہے۔

RATNA SEA FOODS

EXPORTER OF FROZEN MARINE PRODUCTS

HEAD OFFICE & FACTORY :
AT & POST : KARLA
RATNAGIRI : 415612
MAHARASHTRA (INDIA)
CABLE · RATNAFOODS, RATNAGIRI
PHONES : 22136 AND 22137 TELEX 144-201 RSF IN

BOMBAY OFFICE
REX CHAMBERS, 3RD FLOOR, ROOM NO 17/18
WALCHAND HIRACHAND MARG,
BALLARD ESTATE, BOMBAY - 400 038 (INDIA)
CABLE RATNA FOODS
PHONES 2614248 / 2620454 * TELEX 011-86640 * FAX 2616884

عالمی کرکٹ کپ

از احمد ابراہیم رہا منے (ٹرامبے، بمبئی)

پہلا عالمی کرکٹ کپ:

پہلے عالمی کرکٹ کپ کا انعقاد جون ۱۹۷۵ء کو انگلستان میں ہوا۔ ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ کے اس پہلے میں میزبان ملک کے علاوہ آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور آئی سی سی ٹرافی فتحیاب مشرقی افریقہ نے شرکت کی۔ ٹورنامنٹ میں کل پندرہ مقابلے ہوئے آٹھ ممالک کو دو پول میں تقسیم کیا گیا۔ میزبان انگلستان اور ویسٹ انڈیز اپنے پول میں سبھی میچ جیت کر سرفہرست رہی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے دو دو مقابلے جیت کر اپنے گروپ میں دوسری جگہ بنالی پاکستان نے سری لنکا کے خلاف اور ہندوستان نے مشرقی افریقہ کے خلاف کامیابیاں حاصل کیں جبکہ سری لنکا اور مشرقی افریقہ پورے ٹورنامنٹ میں جیت سے محروم رہی۔ پہلا سیمی فائنل انگلستان اور آسٹریلیا کے درمیان ہوا جس میں آسٹریلیا نے انگلستان کو چار وکٹوں سے شکست دی دوسرا سیمی فائنل ویسٹ انڈیز اور نیوزی لینڈ کے بیچ رہا جس میں ویسٹ انڈیز نے نیوزی لینڈ کو بہ آسانی پانچ وکٹوں سے ہرایا۔ فائنل مقابلہ ۲۱ جون کو کرکٹ کا صدر مقام لارڈس کے میدان پر ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے درمیان ہوا جس میں ویسٹ انڈیز نے سنسنی خیز مقابلے کے طور پر سترہ رن سے فتح پاکر پہلے عالمی کرکٹ کپ جیتنے کا اعزاز حاصل پایا۔ اس ٹورنامنٹ میں نیوزی لینڈ کے گلین ٹرنر نے تین سنچریاں بنائیں جبکہ انگلستان کے ڈینیس امیس، فلیچر اور ویسٹ انڈیز کے کپتان کلائیو لائیڈ نے ایک ایک سنچری بنائی فائنل میں آسٹریلیا کے پانچ کھلاڑی رن آؤٹ ہوگئے۔

دوسرا عالمی کرکٹ کپ:

دوسرا عالمی کرکٹ کپ مقابلہ جون ۱۹۷۹ء کو انگلستان میں ہوا جس میں میزبان انگلستان کے ساتھ آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور کینیڈا نے حصہ لیا۔ ٹورنامنٹ میں کل چودہ ایک روزہ مقابلے کھیلے گئے۔ اس مرتبہ بھی انگلستان اور ویسٹ انڈیز اپنے گروپ میں اوّل رہی پاکستان نے آسٹریلیا اور کینیڈا کو شکست دے کر دوسرا مقام حاصل کیا جبکہ نیوزی لینڈ گروپ دوسری جگہ بنانے میں کامیاب رہی۔ سری لنکا کو ہندوستان کے خلاف اور آسٹریلیا کو کینیڈا کے خلاف فتح حاصل ہوئی جبکہ ہندوستان اور کینیڈا فتح سے دور رہی۔ پہلا سیمی فائنل انگلستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلا گیا جس میں انگلستان کو صرف ۹ رنوں سے کامیابی حاصل ہوئی دوسرا سیمی فائنل بھی سنسنی خیز رہا اور ماجد خان اور ظہیر عباس کی اچھی بلے بازی کے باوجود پاکستان کو ویسٹ انڈیز کے خلاف ۴۳ رنوں سے شکست ہوئی ٹورنامنٹ کا فائنل ۲۳ جون کو لارڈس کے میدان پر ہوا جس میں ویسٹ انڈیز نے ۲۸۶ رن بنا کر انگلستان

کو آسانی کے ساتھ شکست سے دوچار کر کے دوسرا عالمی کرکٹ کپ جیت لیا۔ فائنل میں بگ برڈ گارنر نے پانچ وکٹ حاصل کیے جبکہ ووین رچرڈس نے ۱۲۸ رنوں کی ناقابل شکست اننگ کھیل کر مرد میدان کا انعام حاصل کیا۔ ویسٹ انڈیز کے کپتان کے فرائض کلائیو لائیڈ نے انجام دیئے۔

تیسرا عالمی کرکٹ کپ:

حسب روایت تیسرا عالمی کرکٹ کپ جون ۱۹۸۳ء کو انگلستان میں ہوا۔ پچھلے دونوں عالمی کپ کی طرح اس کا نام بھی پروڈونشیل کپ سے موسوم تھا۔ اس عالمی کپ میں میزبان ملک کے علاوہ آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور "بین الاقوامی کرکٹ کانفرنس ٹرافی" ہولڈر زمبابوے شامل رہی۔ اس مرتبہ لیگ میچوں کا دوبارہ دور ہوا اور کل ۲۷ میچ کھیلے گئے۔ میزبان انگلستان اور عالمی چیمپئن ویسٹ انڈیز نے پانچ پانچ میچ جیت کر اپنے پول میں سرفہرست رہی۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ ایک ہی گروپ میں تین تین میچ میں فتح حاصل کر کے دوسرے نمبر پر رہی لیکن رن اوسط کے اعتبار سے پاکستان کا پلہ بھاری رہا اور سیمی فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا جبکہ ہندوستان پچھلے دونوں عالمی کپ کی اپنی خراب کارکردگی دھوتے ہوئے اس مرتبہ سیمی فائنل میں پہنچی۔ پہلا سیمی فائنل انگلستان اور ہندوستان کے درمیان رہا جس میں مہندر امرناتھ کے شاندار آل راؤنڈر کھیل کی بدولت ہندوستان نے انگلستان کو چھ وکٹ سے مات دی دوسرا سیمی فائنل میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو بہ آسانی آٹھ وکٹ سے زیر کیا ٹورنامنٹ کا آخری مقابلہ ۲۵ جون کو لارڈس کے میدان پر ویسٹ انڈیز اور ہندوستان کے درمیان نقش کو کمز

ہوا جس میں ہندوستان نے بہترین کھیل کی وجہ سے ویسٹ انڈیز کو نہ صرف ۴۳ رنوں سے شکست دی بلکہ اس کے لگاتار تیسرا عالمی کپ جیتنے کے ارادوں کو چکنا چور کیا اور کرکٹ کا عالمی خطاب حاصل کیا فائنل میں مہندر امرناتھ کو مرد میدان قرار دیا گیا اس ٹورنامنٹ میں ہندوستانی کپتان کپل دیو نے زمبابوے کے خلاف ۱۷۵ رنوں کی تاریخی اننگ کھیلی جبکہ ویسٹ انڈیز کے خلاف ونسٹن ڈیوس نے آسٹریلیا کے خلاف سات وکٹ حاصل کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا اس کے علاوہ اس ٹورنامنٹ میں ووین رچرڈس، ڈیوٹیہ گاور، گرینج، ظہیر عباس، عمران خان، ایلن لیمب اور ٹراویل چیپل نے سنچریاں بنائیں۔

چوتھا عالمی کرکٹ کپ:

اکتوبر ۱۹۸۷ء کو چوتھا عالمی کرکٹ کپ مشترکہ طور پر ہندوستان اور پاکستان میں منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں میزبان ممالک کے علاوہ انگلستان، آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ، سری لنکا اور زمبابوے نے شرکت کی کل ستائیس ایک روزہ میچ ہوئے۔ میزبان ہندوستان اور پاکستان پانچ پانچ مقابلے میں کامیابی حاصل کر کے اپنے پول میں اوّل رہی۔ ان دونوں کو واحد شکست بالترتیب آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے خلاف ہوئی۔ انگلستان اور آسٹریلیا اپنے گروپ میں دوسری جگہ بنانے میں کامیاب رہے۔ پہلا سیمی فائنل پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان لاہور میں ہوا جس میں ایک صبر آزما مقابلے کے بعد پاکستان کو اٹھارہ رن سے شکست ہوئی آسٹریلیا کے مکڈرمٹ پانچ وکٹ حاصل کر کے اہم رول ادا کیا جبکہ پاکستان کے سلیم جعفر کے آخری اوور میں اٹھارہ رن بنے اور پاکستان کی جیت کے آثار ختم کر دیئے دوسرا سیمی فائنل ہندوستان اور انگلستان کے بیچ بمبئی میں ہوا جس میں

انگلستان کے گراہم گوچ نے سنچری بنا کر نمایاں کارکردگی انجام دی
جبکہ محمد اظہر الدین ۶۴ رنوں کی بہترین باری کھیلی۔ فائنل
۸ نومبر کو کلکتہ کے ایڈن گارڈن میں ہوا جس میں آسٹریلیا
نے اپنے روایتی حریف انگلستان کو ایک بہترین مقابلے کے بعد
سات رنوں سے شکست دی، آسٹریلیا کی جانب سے ڈیوڈ
بون (۷۵) اور بل ایتھی (۵۸) اچھے بلے بازی کا مظاہرہ
کیا کپتان مائک گیٹنگ کے ایک غیر ذمہ دارانہ اسٹروک کی
وجہ سے انگلستان کو ایک جیتی ہوئی بازی گنوانی پڑی۔
ٹورنامنٹ میں ووین رچرڈس نے سری لنکا خلاف ۱۸۹
رن بنا کر عالمی ریکارڈ بنایا۔ ہندوستان کے چیتن شرما نے
عالمی کپ میں پہلی ہیٹ ٹرک بنائی۔ ویسٹ انڈیز نے سری لنکا
کے خلاف ۳۶۰ رن بنا کر عالمی ریکارڈ درج کیا۔ کپتان
عمران خان سترہ (۱۷) اور مکڈرمنٹ نے اٹھارہ وکٹ
حاصل کئے۔ ہندوستان کے سنیل گواسکر نے ایک روزہ میچوں
میں پہلی سنچری بنائی اس کے علاوہ سلیم ملک، جاوید میاں
داد، رمیض راجہ، گراہم گوچ، ہاڈٹن، ہینس، رچرڈس
نے سنچری بنائی جبکہ آسٹریلیا کے جیف مارش نے دو سنچریاں
بنائیں۔ ٹورنامنٹ کو ریلائنس کمپنی نے اسپانسر کیا اور
عالمی کپ، کرکٹ برائے امن کے طور پر کھیلا گیا۔

پانچواں عالمی کرکٹ کپ:

پانچواں عالمی کرکٹ کپ ۱۹۹۲ء کو
مشترکہ طور پر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں منعقد ہوا جس میں
میزبان ملک کے علاوہ ویسٹ انڈیز، انگلستان، ہندوستان
پاکستان، سری لنکا، زمبابوے اور جنوبی افریقہ نے شرکت
کی۔ اس مرتبہ ٹیموں کو دو گروپ میں تقسیم نہیں کیا گیا
بلکہ ہر ملک کو اپنے مد مقابل ہر ملک کے ساتھ میچ کھیلنے
پڑے۔ میزبان نیوزی لینڈ سات میچ جیت کر لیگ میچوں
کے جدول میں اول رہی جبکہ انگلستان پانچ میچ میں
کامیابی پا کر دوسرا مقام حاصل کیا۔ جنوبی افریقہ اور
پاکستان بالترتیب تیسرے اور چوتھے مقام پر رہے۔ نیوزی
لینڈ کو واحد شکست پاکستان کے خلاف تو انگلستان کو دو
میچ میں شکست ہوئی۔ پاکستان اور انگلستان کا مقابلہ بارش
کی نذر ہو گیا۔ پہلا سیمی فائنل نیوزی لینڈ اور پاکستان کے
درمیان ہوا جس میں پاکستان نے انضام الحق کی جارحانہ
بلے بازی کی بدولت نیوزی لینڈ کو چار وکٹ سے ہرایا۔
دوسرا سیمی فائنل انگلستان اور جنوبی افریقہ کے بیچ سڈنی
میں ہوا جس میں انگلستان نے ۱۹ رنوں سے جنوبی افریقہ
کو شکست دی۔ میچ کے آخری لمحات میں بارش کی بدولت
ایک ممکن جیت مشکل میں بدل گئی اور جنوبی افریقہ کی ہار ہوئی
ٹورنامنٹ کا فائنل مقابلہ ۲۵ مارچ کو ملبورن میں ہوا
جس میں پاکستان نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کر کے انگلستان
کو بائیس رنوں سے شکست دے کر عالمی چیمپئن شپ کا خطاب
حاصل کیا۔ عمران خان کا بہت بڑا خواب پورا ہوا۔ فائنل میں
وسیم اکرم، جاوید میاں داد عمران خان اور انضام الحق نے عمدہ
کھیل کھیلتے ہوئے جیت میں اہم رول ادا کئے۔ وسیم اکرم کو فائنل
میں "مین آف دی میچ" کے انعام سے نوازا گیا تو نیوزی لینڈ کے
کپتان مارٹن کورو ۴۵۶ رن بنا کر "مین آف دی سیریز" رہے
جاوید میاں داد نے عالمی کپ میں سب سے زیادہ رن بنانے کا ریکارڈ
قائم کیا۔ وسیم اکرم نے پورے ٹورنامنٹ میں اٹھارہ وکٹ حاصل
کئے ٹورنامنٹ میں رمیض راجہ اور ڈیوڈ بون نے دو دو جبکہ
مارٹن کورو، اینڈی ہل اور فل سمنس اور عامر سہیل نے
ایک ایک سنچریاں بنائیں۔ ٹورنامنٹ کے کچھ مقابلے رات کے
برقی قمقموں کی روشنی میں پہلی مرتبہ عالمی کپ میں ہوئے۔

ٹورنامنٹ کے کچھ قوانین کی بدولت عالمی کپ کسی کے لئے فائدہ مند تو کسی کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا۔ عالمی کپ میں پہلی مرتبہ سبھی ممالک کی ٹیم ایک نہ ایک جیت نصیب ہوئی۔ عالمی کپ بینسن اور ہیجس کے نام سے موسوم کیا گیا...

***

منجانب شرف کمالی
بنام
حسین گڈکری

آپ کی مراٹھی کتاب موصول ہوئی۔ ایک مفید المثال کارنامہ ہے۔ مراٹھی میں اشاعت پذیر ہونے سے اس کی اہمیت ہے کہ غیر اردو داں مسلم طبقہ نیز غیر مسلم حضرات تک اسلامی معلومات پہنچے تو اسکے نتائج بڑے اچھے ہوں گے۔ ہندو برادران وطن جنہیں اسلامی جانکاری کی کھوج ہے اس سے یقیناً مستفیض ہو سکتے ہیں۔ قومی یکجہتی کی ضمن میں یہ بلاشبہ مستحسن اقدام ہے۔ مرحوم ڈاکٹر جناب ایم اوشیخ کے ساتھ اور دوستی کا حق آپنے اس طرح کما حقہ ادا کیا ہے۔ شری سریش بھٹ کی مشہور مراٹھی نعت شریف کی شمولیت سونے پر سہاگہ ہے دنیا کے مستشرقین کے اسلامی موضوعات پر رشحات قابل صد تکریم ہیں۔ پروفیسر کے ایس رام کرشن راؤ، سانے گروجی ونوبا بھاوے لکشمی شاستری جوشی، مان وبند رناتھ رائے، پرنس چارلس، اینی بیسنٹ، ایڈوکیٹ اُدے تلک شانتا دیوی (مریم)، تاڑدی جوتی باپھلے وغیرہم مشاہیر کے رشحات فکر سے مستفیض ہو کر خوشی ہوئی۔ کتاب کا گیٹ اپ نظر افروز ہے۔ آپ کو دلی گہرائیوں سے مبارکباد

اللہ تعالیٰ اس کا اجر عظیم آپ کو عطا فرمائے آمین

یاد فرمائی کا شکریہ:

نوٹ: س م ک.

از احمد ابراہیم بامنے

سوال: چھٹا عالمی کرکٹ کپ کون جیتے گا؟ یعنی کس ملک کی ٹیم فتحیاب ہوگی؟

اپنا جواب صاف اور خوشخط، کاغذ کی ایک طرف لکھ کر بذریعۂ پوسٹ ارسال فرمائیں، یا انلینڈ لیٹر یا کارڈ پر لکھ کر بھیجیں۔ بھیجنے والا اپنا نام اور پورا پتہ لکھنا نہ بھولے (ایک جواب ایک نام سے ہو) جواب درج ذیل پتہ پر ہمیں ۱۲ مارچ ۹۶ء تک مل جانے چاہیئے اس تاریخ کے بعد ملنے والے جواب شریک مقابلہ نہیں ہوں گے۔ ایک سے زائد حل موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔

انعام کی رقم: انعام میں اتنے روپے دیئے جائیں گے جتنے چھٹے عالمی کرکٹ کپ مقابلہ میں کسی بلّے باز کا ایک اننگ میں سب سے زیادہ اسکور ہوگا۔

پتہ:

منیجر ماہنامہ نقش کوکن۔ ۴۳ اے، نوانگر، نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن مجگاؤں بمبئی ۴۰۰۰۱۰

تاریخِ عالم کی عظیم شخصیت

مائیکل ایچ ہارٹ نے دی ہنڈریڈ نامی کتاب میں ۱۹۷۸ء میں دنیا کے سو با اثر شخصیتوں کو جمع کیا ہے۔ ان سو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے نمبر پر رکھا ہے وہ اس کا سبب بھی لکھتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ میرے اس انتخاب پر کسی کو حیرت ہو اور کچھ لوگ معترض بھی ہوں۔ لیکن تاریخ میں آپ کی شخصیت وہ واحد شخصیت ہے جس نے دینی اور دنیوی اعتبار سے انتہائی کامیابی حاصل کی۔

قرآن کمپیوٹر کے آئینے میں

مصر میں کیمسٹری کے ایک مشہور ڈاکٹر ارشاد خلیفہ اس آیت کی روشنی میں کمپیوٹر پر قرآن ریسرچ کا کام شروع کیا کہ وہ اپنے حروف کی روشنی میں یہ عظیم الشان معجزہ ہے۔

آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹ حروف پر مشتمل ہے
لفظ اسم قرآن میں ۱۹ بار آیا ہے۔ بسم ۳ بار آیا ہے۔ لفظ اسم کے مکررات کی تعداد × بسم × الرحمٰن
نقش کر کن

قاضی فراز احمد

۵۷ بار آیا ہے۔
لفظ الرحمٰن (۵۷) ۱۹×۳ کا حاصل ضرب ہے
قرآن کی اولین آیت کا ہر لفظ ۱۹ سے تقسیم ہو جاتا ہے
مزید تحقیقات جاری و ساری ہیں یہ نئے انکشافات معجزنما لگتے ہیں۔

مسلسل ۳۲ سال بیہوش

مالنٹرس (سویڈن) کی کالدو لیٹن کارلسان جو ۱۸۶۲ء میں پیدا ہوئی تھی۔ ۲۵ دسمبر ۱۸۷۵ء کو بیہوش ہوگئی اور بتیس سال نانوے دن تک مسلسل بے ہوش رہنے کے بعد ۳ اپریل ۱۹۰۸ء کو ہوش میں آئی۔ اس کے بعد وہ بیالیس تک زندہ رہی۔ اس کا انتقال ۶ اپریل ۱۹۵۰ء کو اٹھاسی کی عمر میں ہوا۔

اپنی ڈفلی ....

یہ عجیب اور حیرانگی کی بات ہے کہ دنیا میں سوئٹزرلینڈ اپنی نازک اور پائیدار گھڑیوں کے لیے اور بینکنگ کی سربراہی میں مشہور رہے مگر بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ واحد ملک ہے جس کے ہر صوبہ کو یہ آئینی حق حاصل ہے کہ وہ اپنی علیحدہ فوج رکھے۔

نیوٹن کے بولنے کا حق

سر اسحاق نیوٹن سنہ ۱۶۴۲ء ۔ سنہ ۱۷۲۷ء) برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر رکن دوبارہ منتخب ہوئے. دارالعوام میں دو سال کے عرصہ میں صرف ایک بار وہ بولے ہیں وہ بھی گرمی سے پریشان ہو کر کہا "بھئی! کھڑکی کھلوا دو

عظیم انسائیکلوپیڈیا

دنیا کا سب سے بڑا انسائیکلو پیڈیا روس میں سنہ ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا یہ ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہر قسم کے موضوعات پر ایک لاکھ مضامین ۳۶ ہزار تصویریں، ۱۷ ہزار سے زیادہ نقشے شامل کئے گئے ہیں اس کی ترتیب و تدوین میں ۱۰ ہزار سے زیادہ سائنسدانوں، ماہرین اور دانشوروں نے حصہ لیا۔

دیوارِ چین

دیوارِ چین کی تعمیر کے لئے "جن خاندان سنہ ۱۲۱ سنہ ۲۰۷ء) سے پہلے شہنشاہ نے ہزاروں مزدوروں سے بیگاری لی۔

ایک کہانی کے مطابق سنگ چیانگ نامی ایک عورت اپنے شوہر کی تلاش میں آئی جب اسے نہ پاسکی تو وہ اس قدر روئی کہ دیوار کا ایک حصہ بیٹھ گیا۔ شان ہائی کوان کے قریب اس کی یاد میں بنا ہوا مندر آج بھی موجود ہے۔

یہ عظیم دیوار مشرق میں شان ہائی کوان کے مقام سے شروع ہوتی ہے. مغرب کی طرف موجودہ چین کے چار صوبوں. ہوپہ، شانسی، شینسی اور کانسو نقش کو کن میں پھیلی ہوئی ہے۔ جنوبی سمت "لائی تھونگ" سے دیوار سمندر تک چلی گئی ہے؟ تیمو چن عہد میں تعمیر ہوئی۔ لمبائی تین ہزار میل سے زیادہ ہے اس پر بیک وقت چھ گھوڑ سوار پہلو بہ پہلو چل سکتے ہیں۔ تین سو فٹ کے بعد ایک مینار ہے ۲۵ ہزار افراد نے اس کو تعمیر کیا

جب تاریخ آگے بڑھی

ماہرینِ ریاضی نے ۲ ستمبر سنہ ۱۷۵۲ء کو اندازہ لگایا گیا کہ غلطی سے دنیا دس دن پیچھے رہ گئی ہے تمام ہیئت دانوں اور ریاضی دانوں نے دنیا کو ۴ اکتوبر سنہ ۱۵۸۲ء کے بجائے ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۵۸۲ء کو صحیح تاریخ ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کو تسلیم کروایا گیا۔ مجبوراً برطانیہ نے بھی موجودہ گریگورین کیلنڈر کو تسلیم کر لیا یوں سنہ ۱۷۵۲ء ۲ ستمبر کے بعد ۱۴ ستمبر تک سنہ ۱۷۵۲ء کی تاریخ آگے بڑھی۔

کتّوں کا جلوس

۲۳ جولائی سنہ ۱۹۷۸ء کو لندن میں کتوں نے اپنے مالکان کے ہمراہ ایک احتجاجی جلوس نکالا. ریڈیو کے مطابق ایک پارک میں کتوں کے داخلہ پر پابندی لگادی گئی جس پر یہ احتجاجی جلوس نکالا گیا۔

زادِ سفر

چاند پر ایک پونڈ وزن لے جانے کے لئے ۲۵۹ پونڈ ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے۔

آپ بھی چاند کی زمین کے وارث ہیں

۵ جولائی سنہ ۱۹۷۹ء کو

○ نقش کوکن کا شدت سے انتظار رہتا ہے اس لئے کہ جب وہ ہم تک پہنچتا ہے اپنے وطنِ عزیز کی بھینی بھینی خوشبو فضا کو مہکا دیتی ہے۔ خدا اسے دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔۔

عبدالغنی محمود الڈے۔ (دوحہ قطر)

○

دسمبر ۹۵ء میں نقش کوکن کے "گوش برآواز" میں لندن کے ہرو تکر احمد دلے، گیتے اور رو گھے صاحب نے شک کی وجہ سے محترم مبارک کاپڑی صاحب کے سینے پر "قادیانی" کا تمغہ سجایا ہے اور ان کی بیگم کیلئے "غیر مسلم" کا فتویٰ پیش کیا ہے۔ صد افسوس کہ یہ حضرات کوکنی ہونے کے باوجود اس پست سطح پر اتر آئے کہ خود کے بھائی اور بہن کو بھی پہچان نہ سکے لگتا ہے ان کے تصور کے پیچھے کوئی اور ذہن کارفرما ہے۔ یہ حضرات ذرا بہ نظرِ تعمق ستمبر کا آخری صفحہ پڑھتے تو کاپڑی صاحب کا پکّا اور سچّا مسلمان ہونے کا ثبوت اسی صفحہ پر موجود پاتے جہاں ان کے دل میں اُمّتِ مسلمہ کیلئے دنیا کی دوسری بڑی طاقت دیکھنے کی اُمنگ اور والہانہ تڑپ ہے نیز اپنے مسلمان بھائیوں کو آگ کے شعلوں میں دھکیلے جانے سے ان کا پورا وجود وقفِ کرب ہے۔

سرسید بے چارے نے صرف اتنا کہا تھا کہ مسلمانوں کو اب فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنا چاہئے تو ان نام نہاد، تفرقہ باز، فتنہ انگیز اور افسانہ طراز علماء اور نیم ملا مولویوں اور ان کے حواریوں نے ایک طوفان برپا کیا۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر وضعی فتوے لے آئے۔ ان کو غیر مسلم، کافر، کمیونسٹ، نیچری اور مغرب پرست کہا اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ان کی بیگم بے چاری کو غیر مسلم اور کافرہ کے تمغے پیش کئے اور کیا کیا بہتان دھرا اور سازشیں کرتے رہے۔ دراصل شاہینِ بلند پرواز کو بلبلِ پر شکستہ بنانے کی روشِ ابلیسی ازلی ہے جو ناکام ہوتی رہتی ہے۔ سرسید کا صبر، سکوتِ قلزمِ کبریٰ ثابت ہوا وہ امر ہوگئے اور ان کے مخالف ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مر گئے۔ مبارک صاحب قابلِ مبارک ہیں جو ایک سچے مسلمان کی طرح اپنی حق گوئی اور بے باکی کی روش پر گامزن رہ کر کوکنی معاشرہ میں فکر و شعور کی ایک نئی دنیا آباد کر رہے ہیں۔ اسی میں اللہ کی رضا ہے اور یہی کارِ خیر "جہاد فی سبیل اللہ" ہے۔۔

محمد سعید علی ٹونکر (دبئی)

○

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ آپ اتنی محنت اور چلتے پھرتے قوم کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوئے جو کام کرتے ہیں اس کے لئے بے ساختہ آپ لوگوں کی سلامتی کے لئے ہاتھ دعاؤں میں اٹھ جاتے ہیں اس عمر میں یہ محنت دیکھ کر رشک آتا ہے۔ خدا آپ لوگوں میں یہ جذبہ برقرار رکھے۔ آمین۔

دوسری طرف افسوس ہوتا ہے ان اسکولوں کو دیکھ کر جو شرکت نہیں کرتے۔ رائے گڑھ میں تقریباً ۸۰ ہائی اسکولز ہیں مگر پونے کے مقابلہ میں شریک صرف ۱۲ ہوئے جو اسکولز شریک تھے وہی اکثر شریک ہوتے ہیں؛

پیپر کیوں بے حسی چھائی ہوئی ہے خدا جانے ۔۔۔۔

نوشاد اعظمی نوڑیل ضلع رائے گڈھ۔

ایک نقش نواز مقیم دوبئی

نیا سال آپ سب کو مبارکباد: رمضان شریف کی پیشگی مبارکباد

"میں اپنی طرف سے جب تک دبئی
میں ہوں ہر سال پانچ ہزار روپئے ادارہ نقش کوکن کو تعاون
کے طور پر دینا چاہتا ہوں۔ یہ رقم ہر سال دسمبر کے آخری
ہفتہ میں آپ تک پہنچ جائیگی۔ اس رقم میں آپ کوکن کے
اچھے اداروں کیلئے ۔۔ نقش کوکن ہر سال جاری کیجئے یا ادارہ
کے کسی اور مصرف میں لائیے یہ آپ کی مرضی ہے۔ اگر نقش کوکن
اچھے اداروں کے نام پر بھیجیں گے تو میرا نام ظاہر نہیں ہونا
چاہیئے۔ اس میں میری کوئی غرض نہیں۔ میں صرف یہ چاہتا
ہوں کہ ہمارا پیارا نقش کوکن گھر گھر پہنچے اور بس۔"

اگر آپ میری پیشکش قبول فرماتے
ہیں تو نقش کوکن کا اکاونٹ نمبر اور بنک کے نام سے مطلع
فرمائیں۔ آپ نے نقش کوکن کا معیار بڑھا دیا اچھا کیا۔
یہ ضروری تھا۔ ۔۔

دسمبر ۹۵ء کا شمارہ از اول تا آخر
دیدہ زیب اور معنی و مفہوم سے بھرپور رہے۔ مشرق صاحب
کا آدم نامہ اور تسنیم انصاری کی غزل بہت پسند آئی۔
کوکنی غزلیات کوکن کا معاشرہ محدود دائرہ سے پیش
کر رہی ہیں۔ یہ زبان اگرچہ مسلمانان کوکن کی مادری
زبان کی حیثیت رکھتی ہے اس کے باوجود اس کا کوئی
ادب نہیں اور ادبی حیثیت حاصل کرنے کی اہلیت بھی
اس میں کم ہے۔ نقش کوکن کی رسائی دپذیرائی
غیر کوکنی علاقہ جات میں بھی ہوتی ہے کہیں وہ اسے مضحکہ خیز
بولی نہ خیال کرتے ہوں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ کوکنی اشعار
کے اردو معنی بھی ہر شعر کے نیچے تحت البیت تحریر کر دیئے
جائیں۔ مہاراشٹر سانسکرتک منڈل بحرین سے متعلق معلومات
اضافۂ معلومات کا سبب ہیں۔ مجموعی طور پر نقش کوکن
دیکھنے کی چیز ہے اور یہ مناسب اور بجا اقدام ہے جو ڈاکٹر
نائیک صاحب۔ اس کی ایک کاپی سفیر عرب کے ہاتھوں
میں بطور ارمغان تھام دی۔۔۔ جزاک اللہ سبحان اللہ

محمد عبدالغفور ساقی نوڑیلوی

خوشا بخشے ماہ صیام آگیا ہے

تبصرہ نگار انجم عباسی

کتاب کا نام	سمت سفر
مصنف	سلمان ماہی
قیمت	۷۰ روپئے

پتہ:۔ ہفتہ روزہ فوزان، ڈاکٹر انصاری روڈ، دوسری راہوڑی۔ تھانہ
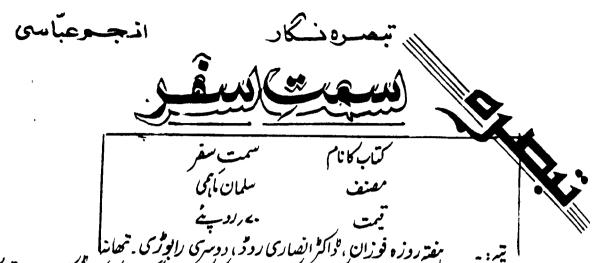
ہفت روزہ فوزان نے دیکھتے ہی دیکھتے ۱۲ سال مکمل کر لیے۔ لوگوں نے کیا کیا اٹکل باندھے تھے کہ اردو کے ہفت روزے صابن کی جھاگ کی طرح ابھرتے ہیں۔ فوزان ابھی جلد ہی خدا کو پیارا ہو جائے گا۔ مگر سلمان ماہی اور ان کے اہل خانہ کی جانفشانیوں نے اسے اب تک زندہ رکھا ہے اور یہ اب بہت سوں کو پیارا لگنے لگا ہے۔

مہاراشٹر اور خصوصاً کوکن کے دور دراز مقامات کا سفر، فوزان کے سالانہ خریدار بنانے کی دھن۔ لوگوں کی تنقیدوں کا مدلل جواب دینا۔ ان کے طنز و تشنیع کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا اور اشاعت کے مشقت طلب امور سے نپٹنا۔ بلاشبہ بڑا دل گردہ رکھتا ہے اردو کا صحافی۔ اخبار کا ہر شمارہ، منظر عام پر آنے تک ایک ایک چول ڈھیلی کر دیتا ہے۔ سلمان ماہی سے جب میں اپنے مخلص دوست نفیر محمد مستری کی رہائش گاہ پر ملا تھا تو انہیں کافی صحت مند پایا تھا۔ اب چودہ سال کے بعد جب ملاقات ہوئی تو ان کے چہرے پر نقاہت اور تھکان کے اثرات تھے۔ مگر حوصلوں میں وہی دم خم تھا۔

"سمت سفر" فوزان کے گذشتہ ۱۲ سالہ سفر کے دوران لکھے گئے اداریوں کا مجموعہ ہے۔ ان اداریوں میں عصری مسائل، تعلیمی اور دینی مشکلات اور سیاسی معاملات کو بڑی باریک بینی سے پیش کیا گیا ہے۔ ان میں مقامی سطح پر ابھرنے والے مسائل کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ سلمان نے ان اداریوں کو بقید تحریر لاتے وقت اس بات کا بھرپور خیال رکھا ہے کہ کہیں ان کا قلم اشتعال انگیزی کا باعث نہ بنے اور ایک کامیاب صحافی کی حیثیت سے صحت مند تنقید کا کوئی سرا ان کے ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ نتیجتاً ان کے اداریوں کو پڑھتے وقت قاری کو غور و فکر کی تحریک ملتی ہے اور عمل کی ترغیب ملتی ہے۔ ان اداریوں سے اس کا ذہن کسی تخریب کاری پر مائل نہیں ہوتا۔ ویسے مسلم قوم کو اشتعال دلانا کوئی مشکل کام نہیں اس کے جذبات کو بھڑکا کر کچھ صحافیوں نے اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔ مگر سلمان ماہی نے اس روش سے احتراز کیا ہے۔ اور احتیاط برتی ہے کہ ان کی کوئی تحریر، نااتفاقی، اشتعال اور منافقت کا زہر نہ پھیلائے۔ بقیہ ص ۔ پر

معمہ نمبر ۲

مرتب: میم الف (ایم اے)

جوابات ۱۶ مارچ ۱۹۹۶ء سے پہلے ہمیں ملنے چاہیئے۔ صحیح حل بھیجنے والے کو ہم ایک سال تک آپ کا محبوب ماہنامہ نقش کوئٹہ جاری کریں گے (ادارہ)

■			۳	■	■	۲		۱	■
۵	■	■		■	■		■	■	۴
	۸	■				۷	■	۶	
		۱۲	■		۱۱	■	۱۰		۹
■			۱۵	■	■	۱۴		۱۳	■
۱۸			۱۷	■	■				۱۶
			■	۲۱	۲۰	■			۱۹
	۲۵	■	۲۴			۲۳	■		۲۲
	■	■		■	■		■	■	
■			۲۷	■	■			۲۶	■

اشارے: **دائیں سے بائیں** ۱۔ ایک پھل (۳) ۳۔ نکاح، شادی (۳) ۷۔ مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خان کا تخلص (۴) ۸۔ پانی، آب (ہندی میں) (۲) ۹۔ صاف ستھرا، شفاف (۳) ۱۱۔ عورت، خاتون (۲) ۱۲۔ پیٹ، بطن (۳) ۱۳۔ منہ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ٹپکنا (محاورہ پورا کیجئے) (۳) ۱۵۔ ہوا، نسیم (۳) ۱۶۔ ایک زیرِ زمین تنہ (۴) ۱۷۔ جنوبی ایشیائی ممالک کی مشترکہ تنظیم جس کا بھارت بھی ایک رکن ہے (۴) ۱۹۔ ایک جسمانی عضو (۳) ۲۰۔ دروازہ، باب (۲) ۲۲۔ پتلا، مورت (۲) ۲۳۔ عزت، آبرو (۴) ۲۵۔ افق میں ہے آپ کا لفظ (۲) ۲۶۔ غصہ، برہم (۳) ۲۷۔ درخت، پیڑ (۳)

اوپر سے نیچے

۲۔ گلشن، چمن (۳) ۳۔ نقص، خامی (۳) ۴۔ درد، تکلیف (۳) ۵۔ پرچم، جھنڈا (۳) ۶۔ حادثہ، واقعہ (۶) ۸۔ انڈونیشیا کی راجدھانی (۶) ۱۰۔ سبب، وجہ (ہندی میں) (۴) ۱۲۔ عہدِ جوانی (۴) ۱۴۔ قسمت، تقدیر (انگریزی میں) (۳) ۱۶۔ بڑا، عظیم (۴) ۱۸۔ بت پرست، غیر مسلم (۴) ۲۱۔ کاغذ کو اکٹھا گننے کی اکائی (۲) ۲۳۔ آسمان، فلک (۳) ۲۴۔ ۵۲ پتوں کا کھیل (۳)

چھٹا عالمی کرکٹ کپ مکمل پروگرام

تاریخ	ممالک	مقام
۱۶ فروری ۱۹۹۶ء	ویسٹ انڈیز بمقابلہ زمبابوے	حیدرآباد
۱۷ فروری ۱۹۹۶ء	سری لنکا بمقابلہ آسٹریلیا	کولمبو
۱۸ فروری ۱۹۹۶ء	ہندوستان بمقابلہ کینیا	کٹک
۲۱ فروری ۱۹۹۶ء	ہندوستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز	گوالیار
۲۱ فروری ۱۹۹۶ء	سری لنکا بمقابلہ زمبابوے	کولمبو
۲۳ فروری ۱۹۹۶ء	آسٹریلیا بمقابلہ کینیا	وشاکھاپٹنم
۲۵ فروری ۱۹۹۶ء	سری لنکا بمقابلہ ویسٹ انڈیز	کولمبو
۲۶ فروری ۱۹۹۶ء	زمبابوے بمقابلہ کینیا	پٹنہ
۲۷ فروری ۱۹۹۶ء	ہندوستان بمقابلہ آسٹریلیا	بمبئی
۲۹ فروری ۱۹۹۶ء	ویسٹ انڈیز بمقابلہ کینیا	پونے
یکم مارچ ۱۹۹۶ء	آسٹریلیا بمقابلہ زمبابوے	ناگپور
۲ مارچ ۱۹۹۶ء	ہندوستان بمقابلہ سری لنکا	دہلی
۴ مارچ ۱۹۹۶ء	ویسٹ انڈیز بمقابلہ آسٹریلیا	جے پور
۶ مارچ ۱۹۹۶ء	ہندوستان بمقابلہ زمبابوے	کانپور
۶ مارچ ۱۹۹۶ء	سری لنکا بمقابلہ کینیا	کینڈی
۱۴ فروری ۱۹۹۶ء	انگلستان بمقابلہ نیوزی لینڈ	احمد آباد
۱۵ فروری ۱۹۹۶ء	جنوبی افریقہ بمقابلہ متحدہ عرب امارات	راولپنڈی
۱۷ فروری ۱۹۹۶ء	نیوزی لینڈ بمقابلہ ہالینڈ	بڑودہ
۱۸ فروری ۱۹۹۶ء	انگلستان بمقابلہ متحدہ عرب امارات	پشاور
۲۰ فروری ۱۹۹۶ء	جنوبی افریقہ بمقابلہ نیوزی لینڈ	فیصل آباد
۲۲ فروری ۱۹۹۶ء	انگلستان بمقابلہ ہالینڈ	پشاور
۲۴ فروری ۱۹۹۶ء	پاکستان بمقابلہ متحدہ عرب امارات	گوجرانوالہ

نقش کوکب

تاریخ	ممالک	مقام
۲۵ فروری ۱۹۹۶ء	انگلستان بمقابلہ جنوبی افریقہ	راولپنڈی
۲۶ فروری ۱۹۹۶ء	پاکستان بمقابلہ ہالینڈ	لاہور
۲۷ فروری ۱۹۹۶ء	نیوزی لینڈ بمقابلہ متحدہ عرب امارات	فیصل آباد
۲۹ فروری ۱۹۹۶ء	پاکستان بمقابلہ جنوبی افریقہ	کراچی
یکم مارچ ۱۹۹۶ء	ہالینڈ بمقابلہ متحدہ عرب امارات	لاہور
۳ مارچ ۱۹۹۶ء	پاکستان بمقابلہ انگلستان	کراچی
۵ مارچ ۱۹۹۶ء	جنوبی افریقہ بمقابلہ ہالینڈ	راولپنڈی
۶ مارچ ۱۹۹۶ء	پاکستان بمقابلہ نیوزی لینڈ	لاہور

پہلا کوارٹر فائنل: ۹ مارچ ۱۹۹۶ء فیصل آباد
دوسرا کوارٹر فائنل: ۹ مارچ ۱۹۹۶ء۔ بنگلور
تیسرا کوارٹر فائنل: ۱۱ مارچ ۱۹۹۶ء۔ کراچی
چوتھا کوارٹر فائنل: ۱۱ مارچ ۱۹۹۶ء ۔ مدراس

پہلا سیمی فائنل: ۱۳ مارچ ۱۹۹۶ء ۔ کلکتہ
دوسرا سیمی فائنل: ۱۴ مارچ ۱۹۹۶ء ۔ چنڈی گڑھ

اخبار و افکار

بن صاد

ذات رجماعت (کاسٹ) سرٹیفکیٹ کیسے حاصل کریں۔

پہلی مارچ ۱۹۹۶ء سے حکومت مہاراشٹر نے ذات رجماعت (کاسٹ) سرٹیفکیٹ کو جاری کرنے کا اختیار ضلع کلکٹر کو دے دیا ہے۔ عام طور سے مسلمانوں میں بدگمانی ہے کہ صرف انصاری و قریشی برادری کو ہی OBC کی سرٹیفکیٹ حاصل ہو سکتی ہے حالانکہ مہاراشٹر سرکار کے ۱۶ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کے حکمنامے سے OBC کا سرٹیفکیٹ اور ۹ر اگست ۱۹۹۵ء کے حکمنامے کے مطابق ویموکتی جاتی VJ اور نومیڈک ٹرائب NT کے سرٹیفکیٹ بلالحاظ مذہب و ملت، آبائی پیشوں کے اعتبار سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس طرح مسلمانوں کی اکثر برادری اور جماعتیں OBC، VJ اور NT میں آتی ہیں لیکن عام مسلمان اس سے لاعلم ہے جس کی وجہ سے وہ متعلقہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے اور سرکار کی جانب سے تعلیم، روزگار، مکانات کی حصولی، قرضہ جات کی فراہمی اور دیگر فوائد بھی حاصل نہیں کر پا رہا ہے۔

نقشِ کوکن

پونا میں سہ روزہ تبلیغی اجتماع

پونا میں تین روزہ تبلیغی اجتماع کا آغاز ۲۲ر دسمبر کی نمازِ فجر سے پونہ کے ہڑپسر علاقہ کے رام ٹیکری میدان پر ہوا۔ اس اجتماع میں ریاست مہاراشٹر کے گوشہ گوشہ سے ہزاروں فرزندانِ توحید نے شرکت کی۔

سہ روزہ تبلیغی اجتماع میں سادگی کے ساتھ ۹۰ نکاح ہوئے۔ شرکاء کی تعداد توقع سے زیادہ تھی۔

اجتماع میں آنے والوں کے استقبال کے لئے جا بجا راستوں پر ہندو بھائیوں نے بینرس لگائے تھے ایڈیشنل کمشنر آف پولس شری ایس بی کلکرنی نے اقرار کیا کہ وہ اس اجتماع سے بہت متاثر ہوئے اس موقع پر مولانا پالن پوری، مولانا محمد یونس پروفیسر نادر خان اور کثیر تعداد میں علماء کرام موجود تھے۔ مولانا پالن پوری کے ایمان افروز پُر درد دعا پر ریاستی سطح کے سہ روزہ تبلیغی اجتماع کا اختتام عمل میں آیا۔

آئیڈیل ایجوکیشن مومنٹ کا سالانہ جلسہ

اپنی صدارتی تقریر میں جناب محمود الرحمن وائس چانسلر علیگڑھ یونیورسٹی نے ۲۳ر دسمبر ۹۵ء کی شب میں رنگ بھون میں آئیڈیل ایجوکیشنل مومنٹ کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں حاضرین سے خطاب فرمایا کہ اگر ہم مقابلہ جاتی امتحانات میں اپنے طلباء کو زیادہ تعداد میں شریک ہونے پر آمادہ کریں گے تبھی تو مستقبل میں حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر ہمارے طلبہ فائز ہو سکتے ہیں۔

آئیڈیل ایجوکیشنل مومنٹ کے اعزازی جنرل سکریٹری نسیم علیخان نے ادارہ کے قیام کا مقصد اور اس کی تعلیمی سرگرمیوں کا خاکہ پیش کیا۔ مومنٹ کے کارگذار صدر ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر نے حاضرین کا استقبال

فرمایا۔ جلسہ میں عمائدین شہر کے
علاوہ ماہرینِ تعلیم پرنسپل حضرات
طلباء وطالبات کی ایک کثیر تعداد
نے شرکت فرمائی۔ ایس ایس سی
میں ۸۰ فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے
والے ۴۸ اسکالرشپ والے طلباء
وطالبات اور آئیڈیل لیڈیز موومنٹ
کی ۲۲ طالبات کو مختلف ٹریڈ کورسز
کی تکمیل پر توصیفی اسناد کے ساتھ
انعامات سے نوازا گیا۔ میرٹ لسٹ
میں آنے والے طالب علم عبدالعظیم
خان، اردو میں سب سے زیادہ نمبر
پانے والے ابوسلیم کمال اور آئیڈیل
ایجوکیشنل موومنٹ کے ایس ایس سی
کے تینوں مراکز میں سب سے زیادہ
فیصدی نمبر حاصل کرنے والے طالب علم
نصیرالدین خان کو آئیڈیل ٹرافی پیش
کی گئی۔

خطۂ کوکن میں اردو کا بول بالا ہے

اردو زبان تہذیب وثقافت
کی زبان ہے اور مشاعرے ہماری
تہذیب وثقافت کو پروان چڑھاتے
ہیں ۳۰ دسمبر ۱۹۹۵ء کو پنڈیری کی
منڈن گڈھ کے دوسرے سالانہ
مشاعرے کی مسند صدارت سے بولتے
نفش کدکن
ہوئے نشتر صاحب نے کہا کہ اردو مشاعرے
تحریکِ آزادی میں نہایت مفید ومؤثر
رول ادا کر چکے ہیں۔ خطۂ کوکن کی اردو
خدمات کا ذکر کرتے ہوئے نشتر صاحب
نے کہا کہ یہاں اردو تعلیم کو فروغ حاصل
ہے لیکن نئی نسل کو اردو تہذیب و
ثقافت سے آشنا اور آگاہ کرنے کے لئے
گاؤں گاؤں میں ادبی جلسوں کا اہتمام
بھی کرنا چاہئے۔ شب میں ۹ بجے سے
تین بجے تک پنڈیری جیسے دیہات میں
اردو شعر وسخن کی کشش نے سامعین
کو اپنے حصار میں باندھے رکھا۔
ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر، انجم رومانی
عارف احمد جی، بیندر حسین قمر، تسنیم
انصاری، اعجاز احمد خان، ظہیر راشد
نوگل بھارتی، مونس اعظمی، پرنسپل
نظام الدین سعد، عبدالحق صابر بدنیروی
تاج الدین پرکار، عبدالکریم صابر اور
دیگر شعراء نے اپنا بہترین کلام پیش
کیا۔ (مرسلہ۔ محمد دانش غنی
(انجمن خیرالاسلام جونیئر کالج گورے گاؤں)

کلیان میں سالانہ جلسہ

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان
کا ۴۸ واں سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات
۳۰ دسمبر ۱۹۹۵ء کو زیر صدارت
محمد حنیف ٹانکی صاحب بحسن وخوبی
انجام پایا۔ مہمان خصوصی حاجی شفیق
احمد ٹانکی کے ہاتھوں سال بھر کی
سرگرمیوں میں اول آنے والے طلبہ
طالبات اور ایس ایس سی، ایچ ایس سی
میں امتیازی نمبرات سے کامیاب
ہونے والوں کو انعامات سے نوازا
گیا۔ سب سے زیادہ نمبرات حاصل
کرنے والے محمد فرقان حسن مرمکر کو
پریسیڈنٹ میڈل دیا گیا۔ ہیڈ ماسٹر
سید سجادی صاحب نے سالانہ رپورٹ
پیش کی۔

اردو اسکول کمبلہ کا بچت گورو

رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول
کمبلہ کے طلباء اور اساتذہ نے سو فیصد
بچت اسکیم میں حصہ لینے پر مہاڈ پنچایت
سمیتی کے بی۔ڈی۔او سوا لاکھے صاحب
کے زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔
گلپوشی کے بعد صدر مدرس جناب
اسمٰعیل خان احمد خان دیشمکھ نے
مدرسہ کی روداد پیش کی۔
اپر تورل اسٹیٹ بینک کے
منیجر جناب اقبال بھارتی ان کے
ہاتھوں بچوں کو اعزاز دیتے ہوئے
آر۔ڈی کے بک تقسیم کئے گئے۔ مدرسہ
کے طلباء مبشر قادری (معیار چہارم)
اور نادرہ شنخاگ (معیار سوم) نے

بچت اسکیم کے متعلق اپنے خیالات
پیش کئے۔

صدر سوالاکھے صاحب نے
مدرسین اور طلباء کی بہترین کارکردگی
پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مہاڈ
مہاڈ تعلقہ میں تین سو (۳۰۰) سے
زائد پرائمری اسکول ہیں۔ جس میں
کمبلہ اردو اسکول ہی ایک ایسی
اسکول ہے کہ جس نے اس قومی
اسکیم میں سو فیصد حصہ لیا ہے
اس لئے ہم ان کا گورو کر رہے ہیں۔

اس جلسہ میں مہاڈ پنچایت
سمیتی کے سینیر وستار ادھیکاری
جناب صالح خان دیشمکھ، شری
مہاتمہ رے اشری پاٹنے تعلقہ ماستر
جناب اسمٰعیل خان دیشمکھ کیندر
پرمکھ اپر توڑیل مہمان خصوصی تھے
اس کے علاوہ اپر توڑیل کیندر کے
سبھی اردو اساتذہ شامل تھے۔

مطبوعات مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈیمی، بمبئی

مراٹھی آمنر ڈاکٹر عصمت جاوید
۲۵ روپئے

ایک ہی پیالہ (ڈرامہ)
رام گنیش گڈکری مراٹھی سے ترجمہ
خلیل مظفر ۲۰ روپئے

نقش کہن

ناگپور میں اردو ۔ ڈاکٹر خلیل شرف الدین ماہر
ساحل ۵۰ روپئے

علم الامراض ڈاکٹر کرنل محمد غفران
۹۰ روپئے

چاند تارے اسحاق خضر
۱۵ روپئے

کمپیوٹر اور اس کی بیسک زبان
عبدالباری مومن ۔ ۲۰ روپئے

فہور سنگیت کار ۔ بی آر دیودھر
مراٹھی سے ترجمہ ۔ غلام دستگیر شہاب
۲۵ روپئے

امکان مراٹھی عصری ادب کا انتخاب نمبر ۱
۴۰ روپئے

امکان یک بابی ڈرامہ (خصوصی شمارہ)
۱۰ روپئے

امکان سراج اورنگ آبادی
(خصوصی شمارہ) ۲۰ روپئے

امکان مراٹھی عصری ادب کا انتخاب
نمبر ۲ ۲۵ روپئے

ملنے کا پتہ: مہاراشٹر اسٹیٹ اردو
اکاڈیمی۔ اولڈ کسٹم ہاؤس۔ ڈی۔ ڈی
بلڈنگ، شہید بھگت سنگھ روڈ، بمبئی ۲۳

مکتبہ جامعہ
پرنسس بلڈنگ، جے جے اسپتال
بمبئی ۴۰۰۰۰۸

ڈاکیارڈ روڈ میں پانی کی نئی پائپ لائن

مجگاؤں ڈاکیارڈ روڈ اور نوانگر
علاقے کے تقریباً ایک لاکھ افراد
گذشتہ کئی برسوں سے پانی کی شدید قلت
کا شکار تھے۔ مقامی ایم ایل اے
پرنسپل محمد سہیل لوکھنڈ والا کو جب
اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے
فنڈ سے علاقے میں چھ انچ کی نئی پائپ
لائن بچھانے کا کام شروع کرایا۔ جو
مکمل ہوا۔ اس نئی پانی سپلائی کرنے
کا افتتاح ان کے ہاتھوں ہوا۔ اس
نئی پائپ لائن سے بیرسٹر ناتھ پائی
مارگ مجگاؤں ڈاکیارڈ روڈ علاقوں
کے لاکھوں افراد کو اب پانی کی قلت
سے راحت ملے گی۔ انجمن مسلمانان
مجگاؤں کے توسط سے مقامی ایم
ایم ایل اے لوکھنڈ والا نے اپنا فنڈ
دے کر نئی پائپ لائن بچھوائی۔ انجمن
کے جنرل سکریٹری ابوبکر ملا، حمید نائیک
عبداللطیف مالم، غلام محمد مقری
اور سید محمد حسین کی کوششوں سے
نئی پائپ لائن بچھانے کا کام مکمل ہوا۔

ادارہ فخندار میں یوم طلبہ

۲۰ دسمبر ۹۵ء کو فخندار ہائی اسکول

جونیئر کالج دہور ضلع رائے گڈھ میں اسٹوڈنٹ ڈے منایا گیا ایک دن کی سلطانی میں طلبہ وطالبات نے ایڈمنسٹریٹیو آفیسر، پرنسپل سپروائزر اور دیگر ۲۰ عدد اساتذہ اور دس غیر تدریسی عملے کی ذمہ داریاں حسن وخوبی کے ساتھ پوری کیں۔ اسٹوڈنٹ ڈے کے انچارج ڈاکٹر رشید آثار صاحب نے اپنے دو دیگر رفقاء سید اظہر حسین اور راجندر وسنت ٹینس صاحبان کے ساتھ جملہ کارکردگی کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا اور اول، دوم پوزیشن کے لئے نمبرات دئے۔ پرنسپل کا رول بارہویں سائنس کی طالبہ بھاروے نسرین نے اداکر کے ایڈمنسٹریٹیو میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ ہائی اسکول سیکشن میں .S.S.C X کی کماری سالی سونالی نے مراٹھی ٹیچنگ کر کے فرسٹ پوزیشن لی۔ جبکہ دوسری پوزیشن کے لئے دسویں (الف) کے طالب علم نوری اشفاق نے جیومیٹری کی ٹیچنگ کر کے مقام حاصل کیا۔

جونیئر کالج سیکشن میں راجندر وسنت ٹینس سر کے رول کو کھیلے ٹینس .S.C XII نے ادا کیا اور فرسٹ پوزیشن لی۔ جبکہ ڈاکٹر آثار کے رول نقش کوکن کو بارہویں کامرس کے طالب علم نے اداکر کے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

غیر تدریسی عملے میں ماسٹر شیخ مختار مالیگانوی درجہ دہم (ب) نے پیون کا رول اداکر کے فرسٹ پوزیشن اور ماسٹر گزگے فیصل درجہ دہم (الف) نے فزکس لیبارٹری کے لیب اسسٹنٹ کے رول کو اداکر کے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

ادارے کے ایڈمنسٹریٹیو آفیسر جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا اور آپ کی خدمات کو سراہا۔

مرسلہ پرنسپل مختار احمد خامے
فجندار ہائی اسکول وجونیئر کالج دہور

دیوا، وسئی دوہری ریلوے لائین

۲۹ ردسمبر ۹۵ء کو مرکزی وزیر مملکت ریلوے نے دیوا، وسئی روڈ سیکشن پر دوہری لائین کا سنگ بنیاد رکھا۔

افتتاحی تقریب کی پبلک کاؤنسل کمیٹی کے چیرمین اور ممبر پارلیمنٹ شری رام نایک نے صدارت کی اس موقعہ پر تھانہ کے میئر اننت ترے مہمانِ خصوصی تھے۔ اس پروجیکٹ کی تکمیل کے بعد ویسٹرن اور سینٹرل ریلوے کے درمیان مال گاڑیوں کی آمد ورفت میں تیزی آئے گی۔

دادر میں تبدیلی کے پوائنٹ کو وسئی روڈ منتقل کر دیا گیا ہے جس سے مضافاتی سروس بہتر ہوگی۔

کالینہ میں مفت طبی جانچ کیمپ

۲۴ ردسمبر ۹۵ء بروز اتوار صبح ۹ بجے سے ۳ بجے تک ایک مفت طبی کیمپ "ارپن نرسنگ ہوم کرلا" کی جانب سے اور کالینہ ویلفیر ایسوسی ایشن کے تعاون سے لگایا گیا۔ جس میں ۱۵ ڈاکٹروں نے کالینہ اور سانتاکروز علاقے سے تقریباً چھ سو مریضوں کو چیک کیا۔ ضرورتمند اور غریب مریضوں کو مفت دوائیاں بھی دی گئیں۔ جن ڈاکٹروں نے اس کیمپ میں مریضوں کی خدمت کی ان میں ڈاکٹر مگدھا بڑے راؤت ڈاکٹر و نے مالدے (عورتوں کے ڈاکٹر) جنرل فزیشین، ڈاکٹر جی فرنانڈیز ڈاکٹر رسیو گالڈانی، ہومیوپیتھی ڈاکٹرس اور ڈاکٹر نیلو فر تنائی (جمری کے ڈاکٹر) کے نام سرفہرست ہیں۔ اس کے ارپن نرسنگ ہوم کے مینجمنٹ ڈائرکٹر شمشاد احمد صدر الدین اور کالینہ

ویلفیر ایسوسی ایشن کے صدر شمشاد احمد خان نے کیمپ کو کامیاب بنانے میں نمایاں خدمت انجام دی۔

کالینہ کی عوام کی سہولت کے لئے لولی ہوم بلڈنگ میں اربن ڈائیگنوسٹک سنٹر قائم کیا گیا ہے عوام سے گذارش ہے کہ اس موقع کا فائدہ اٹھائیں۔

شیخ معین الدین

بمبئی مرکنٹائیل بینک بورڈ کا انتخاب

بمبئی مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے جناب غلام غوث کو دوبارہ بینک کا چیرمین منتخب کیا ہے۔ جناب وسیم الدین اعظمی کو بینک کا وائس چیرمین اور جناب قاسم علی صالح کو بینک کے کمزور طبقات کی کمیٹی کا کو۔ چیرمین منتخب کیا ہے۔

تھانے ضلع دیہی فلاحی تنظیم کانفرنس

گذشتہ مہینہ دیہی فلاحی تنظیم کی آٹھویں سالانہ کانفرنس ڈڈولی گاؤں میں ناظم رئیس کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں ہزاروں مندوبین نے شرکت کی۔

تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ تنظیم کے گذشتہ برسوں کی کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی۔ تنظیم کے نائب صدر صغیر احمد ڈانگے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس نشست میں حاضرین کو اپنے خیالات اور درپیش مسائل سے متعلق بحث کی اجازت دی گئی۔ کھانیولی پرائمری اسکول کے مدرس محی الدین شیخ نے ضلع کے اردو میڈیم پرائمری اسکولوں میں طلباء کی تعداد اور جماعتوں کے پیشِ نظر اساتذہ کی کمی کی شکایت کی۔

(قارئین) کی معلومات کیلئے یونائیٹڈ اکنامک فورم کی عوامی تحریک

مسلمانوں اور دیگر مائناریٹیز کے لئے قرض حاصل کرنے کی خصوصی اسکیمیں

اپنے حق کا فوراً اور بھرپور استعمال کیجئے

نیشنل مائناریٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فائنانس کارپوریشن لیمیٹڈ کی تاسیس کا مقصد اقلیت کے مستحق افراد کی مالی امداد کرنا ہے۔

اس سال فائنانس کارپوریشن ۵,۸۰,۹۵,۰۰۰ روپئے (پانچ کروڑ اسی لاکھ پچیانوے ہزار) مہاتما پھلے بیکورڈ کلاسس ڈیولپمنٹ لیمیٹڈ کے توسط سے مہاراشٹر میں تقسیم کرنے کے لئے مختص کیے ہیں

یہ قرض مندرجہ ذیل مددوں میں تقسیم کئے جائیں گے

(۱) بجاج آٹو رکشا کیلئے (۲) گرڈ اڈیزل آٹو رکشا کیلئے (۳) پاورلوم کے لئے (۴) زیروکس مشین کے لئے مذکورہ بالا پروجیکٹ میں سے کوئی بھی پروجیکٹ ایک لاکھ روپئے سے زائد کا نہیں ہونا چاہئے (پانچ سال میں قرض لوٹائے جا سکتے ہیں۔

پہلے مرحلے میں بمبئی میں ۲۰ بجاج آٹو رکشا کے لئے، ۲۰ گرڈ اڈیزل آٹو رکشا کے لئے، ۱۵۰ پاورلوم کے لئے اور ۱۰ زیروکس مشینوں کے لئے قرض دیا جائے گا۔

مہاراشٹر میں ۲۰۰ بجاج آٹو رکشا کے لئے، ۲۰۰ گرڈ اڈیزل آٹو رکشا کیلئے، ۴۰۰ پاورلوم کے لئے اور ۵۰ زیروکس مشینوں کے لئے قرض دیا جائے گا (آٹو رکشا ڈرائیور کے لئے پرمٹ، لائسنس اور بیج نمبر ہونا ضروری ہے۔

آپ کے پروجیکٹ کی کل قیمت کا ۸۵٪ فیصد قرض منظور ہوگا

نقش کوکن

بقیہ ۱۵٪ قرض کے درخواست گذار کو ادا کرنا ہوگا۔

قرض کن افراد کو دیا جائے گا۔

۱۔ درخواست گذار کی سالانہ آمدنی ۲۲۰۰۰ روپئے سے زائد نہ ہو

۲۔ قاضی کا سرٹیفکٹ کہ درخواست گذار مسلم ہے۔

۳۔ آمدنی کا سرٹیفکٹ لازمی طور پر بمبئی کے کلکٹر یا ڈسٹرکٹ تحصیلدار کی طرف سے کیا گیا ہونا چاہئے۔

آپ لازمی طور پر رابطہ قائم کریں

۱۔ بمبئی میں (ماہم علاقے تک)

مہاتما پھلے بیکورڈ کلاسس ڈیولپمنٹ کارپوریشن لیمیٹڈ بیرک نمبر ۱۸ سچوالیہ جمخانہ کے پیچھے۔ بمبئی ۴۰۰۰۲۱

یہاں آپ جناب بھیڈے (ڈسٹرکٹ منیجر) سے ملیں۔

ماہم سے دہیسر تک

گرہ نرمان بھون، گراؤنڈ فلور، باندرہ ایسٹ بمبئی ۴۰۰۰۵۱

یہاں آپ جناب پی۔ ایل۔ کھوبرگڑے سے ملیں

مہاراشٹر کے دیگر تمام اضلاع کے لئے

مہاراشٹر کے متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرس میں مہاتما پھلے بیکورڈ کلاس ڈیولپمنٹ کارپوریشن لیمیٹڈ کے ڈسٹرکٹ منیجر سے رابطہ قائم کریں۔

قرض کے لئے فارم کی قیمت ۱۰ روپئے اور درخواست کی جانچ کی فیس ۱۵۰ روپئے ہے۔

تفصیلی معلومات کے لئے رجوع کریں۔

جناب کے ایم عارف (صدر) Tel: 4927435

ڈاکٹر اے کے نائک (نائب صدر) Tel: 3766601

یونائیٹڈ اکنامک فورم

۷۔ اے ایم آئی اسٹیٹ ڈاکٹر اینی بیسنٹ روڈ، ورلی بمبئی ۴۰۰۰۱۸

فون:۔ ۴۹۲۳۴۱۲ / ۴۹۲۷۴۳۵

پرنسپل رقیہ گیتے کو بہترین ٹیچر کا ایوارڈ

گزشتہ ہفتہ پرنسپل محترمہ رقیہ گیتے کو ماہم کے مشہور ادارے جمیعتہ المسلمین کی جانب سے بہترین ٹیچر کا ایوارڈ دیا گیا۔ جمیعتہ المسلمین کی جانب سے منعقد کیے گئے ایک تہنیتی جلسے میں محترمہ رقیہ گیتے کی طویل و بہترین تعلیمی خدمات کو سراہا گیا۔

جاوید خان ایم پی سی آئی کے نائب صدر مقرر

اقلیتوں کی نمائندگی کے لئے پروفیسر جاوید خان کو مہاراشٹر کانگریس کمیٹی کا نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ پریس ریلیز کے بموجب اظہر حسین اور مشتاق انتولے کو ایم پی سی آئی کے سکریٹریوں کا عہدہ دیا گیا ہے۔

لیڈی شریفہ امین ڈی۔ایڈ کالج کالستہ کے زیر اہتمام

۶ رجنوری ۱۹۹۶ء کو منجانب بزم گلستان یوم اقبال کی تقریب منعقد کی گئی۔ صدارت کالج کے پرنسپل جناب عبدالمجید نے فرمائی۔ اس موقعہ پر بزم کے ایک دستی رسالہ "گلستان" کا اجراء بھی صدر جلسہ کے ہاتھوں ہوا۔ کالج کے زیر تربیت معلمین و معلمات نے "ڈاکٹر علامہ اقبال کی زندگی، تعلیم اور شاعری پر تقاریر کیں اور مقالے پیش کئے۔

پاکستان میں اردو کی لغت القرآن

پاکستان میں ایک ممتاز عالم دین محمد میاں صدیقی نے ایک لغت القرآن (عربی اردو) تیار کی ہے۔ ۶۵۶ صفحات پر مشتمل اس لغت میں قرآن مجید کے .....۱۰ الفاظ شامل کئے گئے ہیں۔ اور اس اشاعت جلد ہی متوقع ہے۔ غالباً یہ اردو زبان میں اپنی نوعیت کی واحد لغت ہے جو قرآن فہمی میں کافی معاون ثابت ہوگی۔

آسٹریا میں مسلمان

مشرقی یورپ کے ملک آسٹریا کی کل ۹۰ لاکھ آبادی میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً دس ہزار ہے لیکن زیادہ تر مسلمان دارالحکومت ویانا میں آباد ہیں۔ اسی طرح آسٹریا کی سب سے بڑی مسجد بھی یہیں واقع ہے۔ ملک کے دوسرے شہروں میں بھی کئی مسجدیں ہیں۔ آسٹریائی مسلمانوں کی اکثریت ترکی النسل ہے۔ اسلام کے حوالے سے آسٹریا کا ٹیلی ویژن ہر ہفتہ ایک پروگرام پیش کرتا ہے۔

یورپ میں اسلام سے بڑھتی ہوئی دلچسپی

مغربی ممالک بالخصوص یورپ میں اسلام کے تئیں بڑھتی ہوئی دلچسپی عالمی توجہ کا مرکز بن رہی ہے اس بارے میں حال ہی میں مشہور امریکی ہفتہ وار "نیوز ویک" نے ایک خصوصی رپورٹ شائع کی تھی۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ فرانس جرمنی، برطانیہ اور دوسرے یورپی ملکوں میں مسلمانوں کی تعداد ۸۰ لاکھ سے اوپر ہو چکی ہے۔ اور ایک ایسے وقت جبکہ یہاں سینکڑوں چرچ بند ہو رہے ہیں وہیں مسجدوں اور اسلامی مراکز کی تعداد میں قابل ذکر اضافہ ہو رہا ہے۔

آسٹریلیا میں پہلی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس

گذشتہ ماہ کے اوائل میں آسٹریلیا کے مشہور شہر سڈنی میں آسٹریلیا

اور بحر الکاہل کے ملکوں میں اسلام
اور مسلمانوں کے عنوان سے
پہلی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد
عمل میں آیا جس میں تقریباً ۳۰۰
مندوبین نے شرکت کی۔ اس میں
فجی، نیو کلیڈونیا، نیوزی لینڈ اور
ٹونگا آئی لینڈ کے وفود بھی شریک
رہے۔

مرول میں میڈیکل کیمپ

۷ رجنوری ۱۹۹۶ء کو مرول
بیت المال ویلفیر سینٹر میں رحمانی
فاؤنڈیشن کے توسط سے ایک
پورے دن کا میڈیکل چیک اپ
کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مہمانِ
خصوصی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
صاحب تھے۔ اس میڈیکل کیمپ
میں آنکھ، کان، ناک اور گلے
کی طبی جانچ کی گئی جس میں تقریباً
دو سو لوگوں نے استفادہ
حاصل کیا۔

مرول بیت المال ویلفیر سنٹر
میں یہ میڈیکل کیمپ دوسری بار
منعقد کیا گیا اور عنقریب رحمانی
فاؤنڈیشن کے ذریعہ میڈیکل ایڈ
اور انفارمیشن سنٹر کا اجراء
بھی کیا جائے گا۔ جس میں مختلف مریضوں
نفسیاتی کرکے
کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ بالخصوص
کینسر کے مریضوں کی رہنمائی کی جائیگی۔

مرول بیت المال ویلفیر سینٹر
کی جانب درج ذیل خدمات
جاری ہیں۔
(۱) صبح و شام کا عربی مدرسہ (۲) دوپہر
تین بجے سے پانچ بجے تک لڑکیوں
کے لئے سلائی کورس (۳) بے روزگاروں
کے لئے امپلائمنٹ انفارمیشن
اور ووکیشنل گائیڈنس سینٹر (۴) حاجتمندوں
کے لئے زکوٰۃ سینٹر
نوٹ: ہر اتوار کو اراکین بیت المال
سنٹر میں دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے
تک موجود رہتے ہیں۔
مرسلہ: سکریٹری عبداللطیف شیخ، سیکن
فون ۸۳۴۸۴۸۶

مقابلہ قصہ گوئی

۴ رجنوری ۱۹۹۶ء کو انجمن
اسلام عبدالستار شعیب ہائی
اسکول بمبئی میں اردو ذریعۂ تعلیم
کے مدارس کے مابین قصہ گوئی کا
مقابلہ منعقد کیا گیا تھا جس میں ۱۲
اسکولوں نے شرکت کی۔ صدارت
جناب سیٹھ اکبر حسین طیب نے کی
اور مہمان خصوصی خلافت کالج کی
پرنسپل محترمہ مسرت جہاں صاحبہ تھیں۔
جناب عنایت اختر۔ جناب فیاض احمد
فیضی۔ جناب فیروز شیخ اور ڈاکٹر
طاہرہ بنارسی نے ججوں کے فرائض
انجام دئے۔ نظامت محترمہ فاطمہ
اقبال ساونت صاحبہ نے کی۔ جو
اس پروگرام کی انچارج بھی تھیں
پریم چند میموریل شیلڈ انجمن
خیر الاسلام ہائی اسکول گرلز
(کرلا) نے حاصل کیا۔
نامہ نگار: ٹیچر سعیدہ محمود ماپاری
سات بنگلہ - اندھیری

نثار احمد خان کو ترقی

نثار احمد خان۔ اسپیشل برانچ (۱)
سی آئی ڈی بمبئی کے سینئر پولس
انسپکٹر کو ایڈیشنل پولس کمشنر پولس
کمشنر کے عہدے پر ترقی دے دی
گئی ہے۔ وہ سی آئی ڈی انٹلی جینس
میں ہیں۔ ڈونگری پولس اسٹیشن میں
سینئر انسپکٹر کے طور پر کام کرنے سے
قبل وہ ناگپارہ، ڈونگری، اور ٹرامبے
میں بھی فرائض ادا کرچکے ہیں۔
جب فلسطینی رہنما یاسر عرفات دہلی
آئے تھے تو نثار احمد کو ان کو لائزن
افسر بھی مقرر کیا گیا تھا۔

کوکن ریلوے کی تکمیل پھر التواء میں

کوکن ریلوے اسکیم کو پورا کرنے کا وقت ایک بار پھر بڑھایا جا رہا ہے۔ اس اسکیم کو سیاسی وجوہات سے اگلے عام انتخابات سے قبل پورا کرنے کی کوشش جنگی پیمانے پر کی جا رہی ہے لیکن وزارت ریلوے کے ذرائع کے مطابق اسکیم کی پانچ چھ سرنگوں میں لگاتار آنے والی دقتوں کے سبب اب اسے مارچ کے بجائے جون میں پورا کرنے کے آثار ہیں ان سرنگوں کے آس پاس کی مٹی کھسکنے کی وجہ سے ان کی تعمیر میں انجینیروں کو کافی دقت محسوس ہو رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق اگر یہی حالات رہے تو ان سرنگوں کی تعمیر مانسون کے بعد نومبر تک کھنچ سکتی ہے۔

کوکن کے کتبات پر پی ایچ ڈی

نالاسوپارہ ضلع تھانہ کے رماکانت بھوئیر نے کوکن میں پائے جانے والے کتبوں میں درج مقامات اور شخصیات پر جو مقالہ بمبئی یونیورسٹی کے سپرد کیا تھا اسے منظوری حاصل ہوئی اور یونیورسٹی نے انہیں پی ایچ ڈی کے اعزاز سے نوازا یہ مقالہ ڈاکٹر بھوئیر نے الفنسٹن کالج کے شعبۂ تاریخ کے سربراہ ڈاکٹر ایچ ایس بھوئیر کی رہنمائی میں تیار کیا یہ تحقیق کوکن کے تاریخ و جغرافیہ پر بالخصوص ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ شری بھوئیر حکومت ہند کے دفتر سیاحت میں بطور فاریسٹ افسر فرائض انجام دے رہے ہیں۔

نقش کوکن

ثمینہ ساکھرکر کی شاندار کامیابی

ثمینہ (حمیرہ) عبداللہ ساکھرکر رتناگری نے سنہ ۹۵ء میں ایس این ڈی ٹی (S.N.D.T.) یونیورسٹی بمبئی سے (بی۔ ایچ۔ ایس۔ سی) بیچلر آف ہوم سائنس کی ڈگری فوڈ اینڈ نیوٹریشن کے مضمون کے ساتھ فرسٹ کلاس میں حاصل کی۔ اس نے سنہ ۹۰ء میں انڈین اسکول کویت سے ۷۴ فیصد نمبر حاصل کر کے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا ثمینہ کے والد عبداللہ فقیر محمد ساکھرکر نے سنہ ۹۰ء میں کویت سے وطن واپس لوٹنے کے بعد سوشیل ورک میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس وقت وہ گروپ گرام پنچایت کا سرولی ساکھر کے سرپنچ اور ساکھر اسکول کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

کویت سے واپسی کے بعد ثمینہ نے اپنی تعلیم گوگٹے کالج میں جاری رکھتے ہوئے سنہ ۹۲ء میں ایچ۔ ایس۔ سی (H.S.C.) کا امتحان ۶۴ فیصد مارکس لے کر پاس کیا اور اب گریجویشن کے بعد وہ "DIETETICS" میں ڈیڑھ سالہ پوسٹ گریجویشن ڈپلومہ ایس۔ این۔ ڈی۔ ٹی یونیورسٹی سے کر رہی ہے۔ بمبئی میں ثمینہ کی کالج کی تعلیم اس کے ماموں محمود بڈیے اور ان کی اہلیہ آمنہ کے زیر نگرانی ہو رہی ہے۔ ثمینہ فطرتاً ذہین اور محنتی ہے اور تعلیم کا ذوق رکھتی ہے خدا اس ہونہار طالبہ کو مزید شاندار کامیابی سے ہمکنار کرے۔

راجہ پور میں کمپیوٹر کلاس جاری

نوجیون ہائی اسکول اور جونیر کالج راجہ پور ضلع رتناگری میں جماعت پنجم سے دسویں تک کا کمپیوٹر کا کورس شروع کر دیا گیا ہے اور اسطرح ۵۰۰ بچے اس تعلیم سے فیض پا رہے ہیں۔

بی کام اور انٹر کو انگریزی اور ہندی زبان میں تعلیم دی جاتی ہے۔

فروری ۱۹۹۶ء

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلیسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے قوم و ملک و ملت کے لئے درخشاں ستارے ثابت ہوں گے لہذا برطانیہ میں آباد کوکنی حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی سے جو یوکے میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی ہیں رابطہ قائم کریں۔

ان کا پتہ ہے
IBRAHIM BAGHDADI
40 BOLAND STREET BLACKBURN - BB1 6LL
فون نمبر: 0254 - 56868

محترمہ خدیجہ انور ستو لکر متوطن سائی ضلع رائے گڑھ حال مقیم بلیک برن انگلینڈ میں دس سال کی عمر میں ۱۹۶۸ء میں آر سیکنڈری اسکول میں داخل ہوئی تھیں۔ چونکہ پرائمری تعلیم نہ ملنے کے سبب پہلے پہل انگریزی زبان میں کافی دقت اٹھانی پڑی اور جلد ہی شادی ہونے کے بعد تعلیم کو خیرباد کرنا پڑا تھا مگر تعلیم کے شوق نے انہیں چین سے بیٹھنے نہیں دیا اور انہوں نے ۱۹۹۰ء میں تین بچوں کی پرورش کا بوجھ اٹھاتے ہوتے دوبارہ تعلیم کا سلسلہ جاری کیا اور G.C.S.E کا سرٹیفکٹ حاصل کر کے کالج میں داخلہ لیا۔ مقامی کالج سے BTEC کرنے کے بعد تین سالہ نرسری نرسنگ کورس مکمل کر کے فی الوقت مقامی اسکول میں زیر ملازمت ہیں۔ مزید چھوٹے بچوں کو انکی اپنی مادری زبان میں سمجھانے کیلئے کمپیوٹر کا دو سالہ کورس بھی مکمل کر چکی ہیں۔ اس طرح موصوفہ کو اپنی مادری زبان کوکنی کے علاوہ گجراتی، پنجابی، اردو، اور انگریزی میں مکمل عبور حاصل ہے اور اردو زبان میں جی. سی. ایس. ای بھی کر چکی ہیں۔ شوہر کی حوصلہ افزائی کے علاوہ ان کی ماں کا بھی تعلیم کے معاملہ میں ہمیشہ تعاون رہا ہے۔ موصوفہ کا بڑا لڑکا ۱۹ سالہ برخوردار اے لیول کے آخری سال بھی زیر تعلیم ہے۔ اور آئندہ میڈیکل میں داخلہ لینے کا خواہشمند ہے۔ محترمہ کا کہنا ہے کہ برطانیہ میں خصوصاً ابتدائی ٹیچروں کی بے حد کمی محسوس کی جاتی ہے۔ اس لئے ہمارے نوجوان بچوں نے

نقش کوکن

دیگر شعبہ میں تعلیم حاصل کرنے کے
ساتھ معلمی کی طرف توجہ دے تو
زیادہ بہتر ہوگا. ہم موصوفہ کی
کامیابی اور حوصلہ مندی کی سراہنا
کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرتے
ہیں. مرسلہ، ابراہیم بغدادی
یو. کے

مس شہناز عبداللہ مولوی متوطن
شہر بوردھن، ضلع رائے گڈھ، حال
مقیم برمنگھم، یو. کے کی ابتدائی تعلیم
مقامی اسکولوں اور کالج میں مکمل
ہوکر گذشتہ سال ۹۵ء میں ونچسٹر
کنگ کالج سے تین سالہ "سوشیل
پروفیشنل اسٹڈیز ان لرننگ ڈسبلٹی
میں بی اے آنرز (B.A. HON)
کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہیں.
جس کی گریجویشن سرمینی ۲۰ اکتوبر
۹۵ء کو انجام پائی. موصوفہ
فی الوقت مقامی کالج میں ٹیچر ہیں
مذکورہ پیشہ کے لحاظ سے معذور
نقش کرکہ

لوگوں کو تعلیم و تربیت کا کام بھی
بحسن و خوبی انجام دے رہی ہیں.
موصوفہ کی اپنے قوم کے نوجوان لڑکوں
اور لڑکیوں سے التماس ہے کہ وہ
ہر ایک شعبۂ زندگی میں اعلیٰ سے اعلیٰ
مقام حاصل کرنے کی کوشش کرتے
رہیں. دراصل ہر شعبۂ زندگی میں حصہ
لینا بیدار قوم ہونے کی علامت ہے
لہٰذا ہم موصوفہ کی کامیابی پر دلی مبارکباد
پیش کرکے ان کی مزید ترقی کے لئے
نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں.
مرسلہ ابراہیم بغدادی یو. کے

قزقستان میں نبوت کا ایک جھوٹا دعویدار

وسطی ایشیا کے نو آزاد
ملک قزاقستان کے دارالحکومت
الماآتی میں ایک شخص بکیت طرسونوف
نے اپنے "نبی" ہونے کا دعویٰ کیا ہے
سینٹرل ایشیا ریویو کی ایک رپورٹ
کے بموجب اس شخص نے "عالم انسانیت
کے لئے اللہ کا نیا نبی" کے عنوان سے
ایک کتاب بھی لکھی ہے جسے ایک
اشاعتی ادارے "درولی کوری فنڈ"
نے قزاقی، روسی اور انگریزی تینوں
زبانوں میں شائع کیا ہے اس ادارے
کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اسے
قادیانیوں کی مالی مدد ملتی ہے.

پنہالے میں کھیلوں کے مقابلے

امسال بھی انجمن خیرالاسلام
اردو ہائی اسکول پنہالے میں سالانہ
کھیلوں کے مقابلے تزک واحتشام
سے ہوئے. ان مقابلوں کے لئے
طلباء کے تین گروپ اور طالبات
کے دو گروپ بنائے گئے تھے اور
کبڈی، کھوکھو، کرکٹ کے علاوہ
دیگر انفرادی مقابلوں کا اہتمام کیا
گیا تھا.

۱ جنوری ۹۶ء کو سال نو
کے موقع پر کھیلوں کا افتتاح ہوا.
افتتاحی تقریب کی صدارت جناب
فرید خان سرگروہ (ایس ای ایم)
نے کی اور مہمان خصوصی کی نشست
پر گاؤں کی معزز ہستی جناب یونس
چیولکر صاحب تشریف فرما تھیں
مدرسہ ہذا کے ہیڈ ماسٹر جناب
اسرار احمد شیخ صاحب نے "انسانی
زندگی میں کھیل کی اہمیت" کے
عنوان سے تقریر کی. مدرسہ ہذا کے
پی ٹی ٹیچر جناب صلاح الدین قاضی
و بشیر مجاور و دیگر اساتذہ کرام نے
نمایاں رول ادا کیا. ان مقابلوں میں
جیتنے والوں کو ۱۶ جنوری ۹۶ء کو

سالانہ تہذیبی و ثقافتی جلسۂ عام میں انعامات سے نوازا گیا۔

بہترین ٹیچر ایوارڈ

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بمبئی کی جانب سے سائنس مضمون کے بہترین ٹیچر کا ایوارڈ آدرش ہائی اسکول کرجی کے معاون مدرس جناب رفیق ابراہیم پرکار کو تفویض کیا گیا۔

جناب رفیق ابراہیم پرکار اسی اسکول کے سابق ہونہار طالب علم تھے۔ ایس ایس سی امتحان اول درجہ میں کامیاب کرنے کے بعد کے۔ سی۔ کالج بمبئی میں داخلہ لیا اور وہاں سے بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری بھی اول درجہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد چند سال سلطنتِ عمان اور دوبئی میں برسر روزگار رہے۔ شروع ہی سے انہیں درس و تدریس کا بے حد شوق تھا اسی لئے خلیج سے وطن واپس آکر بی۔ ایڈ کی ڈگری حاصل کی اور اپنے ہی ہائی اسکول میں خدمت کرنے کا موقع ملا۔

(مرسلہ : عبدالمنان تنبغ)

اقبال کوارے کو اعزاز

وویکانند نگر بیلاپور کانگریس (آئی) کی سیوادل کمیٹی نے سڈکو کے جشن سیمیں (سلور جوبلی) کے موقعہ پر عوامی خدمات کا شاندار ریکارڈ رکھنے والے بے لوث سماجی کارکنان کو منتخب کیا ہے جن میں جناب اقبال کوارے بھی شامل ہیں۔

یوم جمہوریہ کے مبارک موقعہ پر ایک عوامی جلسہ میں ان منتخب کردہ شخصیتوں کو یہ ایوارڈ دیا گیا۔ یہ ایوارڈ ایک چاندی کی طشتری اور توصیفی سند پر مشتمل ہے۔

اقبال کوارے صاحب نئی ممبئی میں مائناریٹی سیل کے چیرمین ہیں۔ پہلے واشی میں سکونت پذیر تھے مگر اب کوپر کھیرنے میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کیا ہے اور وہاں منتقل ہو گئے ہیں۔ مگر ان کی سماجی خدمات کا دائرہ نئی ممبئی کے تمام نوڈز تک وسیع ہے اور اسی لئے بیلاپور حلقہ سے انہیں یہ اعزاز عطا ہوا ہے۔

انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ بمبئی کی تقریب انعامات و اعزازات

انجمن اسلام جنجیرہ کے سات ہائی اسکولوں اور ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ کی حوصلہ افزائی اور اساتذہ کی قدر دانی کے مقصد سے انجمن کے بمبئی حلقہ کا تقسیم انعامات کا دوسرا جلسہ شریوردھن حلقہ کے تعاون سے ۳۱ر دسمبر ۹۵ء کو شریوردھن میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض انجمن کے نائب صدر و حلقہ بمبئی کے صدر جناب ابراہیم احمد سندیلکر نے انجام دئے۔ شریوردھن کے باشندہ جناب اقبال صالح میاں آرائی جو افریقہ سے وطن آئے ہوئے تھے معزز مہمانوں میں شامل تھے۔ طالب علم کیف اظہر علوی نے تلاوتِ قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز کیا۔ نگار جبار کردمے نے حمد اور رزحیم اسرار کردمے نے نعت پیش کی۔

بمبئی حلقہ کے سکریٹری جناب عبدالوہاب دلوی نے افتتاحی تقریر میں تقریب کے انعقاد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کا خیر مقدم

کیا۔ بمبئی حلقہ کے معاون سکریٹری جناب عبدالحمید قاضی نے مہمانوں کا تعارف کیا۔ ایس۔ ایس۔ سی اور ایچ۔ ایس۔ سی کے مارچ ۹۵ء کے امتحانات میں انجمن کے تمام اسکولوں کے درمیان ہر مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے اور اپنے اپنے اسکولوں میں اول نمبر حاصل کرنے والے نیز ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے ہر ٹریڈ میں اول آنے والے طلباء کو: سرٹیفکیٹ اور تمغے اور ہر مضمون میں بہترین کارکردگی کے لئے اساتذہ کو توصیفی اسناد اور نقد انعامات صدر جلسہ اور معزز مہمانوں کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔ انعامات واعزازات پانے والوں میں ۲۵ طلبہ اور ۴ اساتذہ شامل تھے۔ ایک خصوصی انعام "سردار سیدی ظفر شیخانی میموریل پرائز" جو موصوف کے ایک عزیز نے بطور یادگار امسال سے جاری کیا ہے ایس۔ ایس۔ سی میں تمام اسکولوں میں اوّل آنے والے طالب علم محسن مختار خان (۶۱۱/۷۰۰) کو صدر جلسہ کے ہاتھوں دیا گیا۔ صدر جلسہ نے یہ انعام پیش کرتے ہوئے بانئے انجمن سردار سیدی ظفر شیخانی کی تاریخی اور بے مثال خدمات کا تذکرہ کیا اور اعلان کیا کہ آئندہ سال سے بارہویں جماعت میں اوّل آنے والے طالب علم کو بھی یہ انعام دیا جائے گا۔ تقسیم انعامات کے بعد جناب احمد عرفان شاہ اور جناب عبدالوہاب دھنشے نے اپنے تاثرات پیش کئے۔

صدر جلسہ جناب ابراہیم سندیلکر نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ بمبئی حلقہ نے انعامات کا یہ سلسلہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم (جس کے وہ سکریٹری ہیں) کی تقلید میں شروع کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا یہ مشاہدہ ہے کہ فورم کی ان سرگرمیوں کے نتیجہ میں کوکن کے طلبہ میں ایک نیا حوصلہ اور مقابلہ آرائی کا جذبہ، اسکولوں کے نتائج میں قابل قدر بہتری معیار تعلیم میں بلندی اور اساتذہ میں ایک عزم اور وابستگی پیدا ہو رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے اسکولوں میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوگا۔ اراکین انجمن سے مخاطب ہو کر انہوں نے کہا کہ انجمن اسلام جنجیرہ کی ایک صدی کی اس علمی تحریک میں مروڈ، شریوردھن اور مہسلہ کے علم دوست اور قوم کے بے شمار ہمدرد افراد کا حصہ ہے۔ انہوں نے خصوصیت سے شریوردھن کی ان شخصیتوں کا ذکر کیا جنہوں نے انجمن کی بنیاد اور اس کی ترقی میں اہم رول ادا کیا اور اراکین کو متوجہ کیا کہ اس تاریخی انجمن کو جو ہمیں بزرگوں سے ورثہ میں ملی ہے اسی جذبۂ اتحاد سے جاری اور ساری رکھنا ہمارا قومی اور ملی فرض ہے۔ لہٰذا ہم کو انتشار سے بچتے متحد رہ کر انجمن کے لئے کام کرنا چاہیے۔

انجمن اسلام کے جوائنٹ سکریٹری جناب اسمٰعیل املکر نے جلسہ کے انتظامات اور اس کی کامیابی کے لئے انتہائی کوشش کی۔ جلسہ کے نظامت کے فرائض بزم اتحاد و ترقی شریوردھن کے سکریٹری جناب ابراہیم (سعد اللہ) کردمے نے بحسن خوبی انجام دئے۔

جناب احمد عرفان شاہ کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کوکن بنک کی بارہویں شاخ

کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک کی بارہویں شاخ ۲۰ جنوری ۹۶ء کو اسمیتا سوپر مارکیٹ میرا روڈ ضلع تھانہ میں قائم ہوئی جس کا افتتاح پردہ سیمیں کے بے تاج بادشاہ اور کوکن بینک کے دیرینہ ہمدرد جناب یوسف خان صاحب (دلیپ کمار) کے ہاتھوں انجام پایا۔ بینک کے سابق چیرمین اور کوکن کے برگزیدہ شخصیت جناب ڈاکٹر اے آر اندرے صاحب بطور معزز مہمان شریک تھے۔ دیگر مہمانوں میں جناب سید نظر حسین اور میرا بھائندر کے میونسپل کونسلر مظفر حسین کے نام قابل ذکر ہیں۔

شرکت پانچ گنی کامیابی آٹھ گنی

لکھنؤ کمشنری کے پانچ کالجوں سے ملاکر انٹر بورڈ امتحان ۱۹۹۵ء میں تین سو چھیاسی ۳۸۶ مسلم لڑکیاں شریک ہوئیں اور تین سو انسٹھ ۳۵۹ یعنی ترانوے فیصد پاس ہوئیں۔ انیس سال پہلے یعنی ۱۹۷۶ء میں تین کالجوں سے ملاکر ستہتر مسلم لڑکیاں انٹر بورڈ امتحان میں شریک ہوئی تھیں اور تینتالیس ۴۳ یعنی ستاون ۵۷ فیصد پاس ہوئی تھیں۔ امتحان میں شریک ہوتے مسلم لڑکیوں کی تعداد ستہتر سے بڑھ کر تین سو چھیاسی ۳۸۶ ہوئی یعنی پانچ گنی۔ امتحان پاس کرنے والی مسلم لڑکیوں کی تعداد تینتالیس سے بڑھ کر تین سو انسٹھ ۳۵۹ ہوئی یعنی آٹھ گنی۔ مسلم لڑکیوں کا نتیجہ بھی ستاون فیصد پاس سے بہتر ہوکر ترانوے فیصد پاس ہوگیا یہ ترقی نہ صرف اطمینان بخش بلکہ امید افزا ہے۔ انیس سال پہلے یعنی ۱۹۷۶ء میں لکھنؤ کے ہمارے کسی کالج سے کوئی مسلم صاحبزادی انٹر میں فرسٹ ڈویژن نہیں لائی تھی اس سال یعنی ۱۹۹۵ء میں تیرہ ۱۳ مسلم لڑکیاں فرسٹ ڈویژن میں آئی ہیں یعنی صفر بڑھ کر تیرہ ہوگیا ہے۔

(بیگم نصرت شیروانی کی رپورٹ)

کوکن مائنارٹی ایجوکیشنل یونٹ کے زیر اہتمام ووکیشنل گائیڈنس کیمپس

پچھلے دو سالوں کی طرح امسال بھی یونٹ نے ضلع رائے گڑھ کے تعلقہ سطح پر اردو میڈیم اداروں کے ایس ایس سی و ایچ ایس سی کے طلباء و طالبات اور ان کے والدین کے لئے "ووکیشنل گائیڈنس کیمپس" کا انعقاد کیا۔ یہ کیمپ مہسلہ میں مہسلہ اور شریوردھن تعلقوں کے لئے، موربہ میں مانگاؤں تعلقہ کے لئے اور مہاڈ میں مہاڈ تعلقہ کے لئے ۲۵ دسمبر ۹۵ء، ۷ جنوری ۹۶ء اور ۱۳ جنوری ۹۶ء بالترتیب منعقد کئے گئے ہر مرکز پر تقریباً دو سو ڈھائی سو تک طلباء و طالبات نے شرکت کی۔

ہر مرکز پر ایسے ماہرین مدعو کیا گیا تھا جنہوں نے حاضرین کو جس پریکٹیکل معلومات کی ضرورت تھی مکمل طور پر دی۔ ان ماہرین کے نام یہ ہیں۔ (۱) جناب پروفیسر پی ڈی ساٹھے (پرنسپل ٹیر وکیمیکل انجینئرنگ لونیرا۔ رائے گڑھ (۲) جناب فیروز خان (پریسیڈنٹ آل انڈیا مائنارٹی ریلوے ایمپلائیز ویلفیئر ایسوسی ایشن۔ بمبئی (۳) جناب سلیم حبیب و جناب شاہجہاں پٹیل (نائب جنرل سکریٹریز آل انڈیا مائنارٹی ریلوے ایمپلائیز ویلفیئر ایسوسی ایشن۔ بمبئی) طلباء و طالبات اور سرپرست حضرات کو مزید ترغیب دینے کے لئے ان مراکز پر جناب

نقشہ کدکر

عرفان شاہ احمد (چیرمین انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج آف آرٹس، شریور دھن) ڈاکٹر عبدالشکور قادری (رکن انجمن اسلام جنجیرہ بمبئی حلقہ) جناب اسمٰعیل شیخ ناگ (پرنسپل انگلش ہائی اسکول، توڑیل) نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ جناب صغیر احمد قادری، ڈاکٹر قاسم راؤت، جناب ڈاکٹر اے۔ اے دیشمکھ مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھے۔ متعلقہ تعلقہ کے ہائی اسکولس کے پرنسپلز و چیرمین اعزازی مہمان تھے۔

یہ اعلان کرتے ہوئے فخر و مسرت کا احساس ہو رہا ہے کہ امسال آنے والے جون میں ایس۔ ایس سی و ایچ۔ ایس سی کے رزلٹ کے بعد فوراً رائے گڈھ ضلع میں گورنمنٹ کے تعاون سے یونٹ "ووکیشنل گائیڈنس" کا کاونٹر کھول رہی ہے امید ہے عمائدین قوم یونٹ کو مشورے دے کر تعاون کریں گے یونٹ کا دائرہ عمل خطہ کوکن ہے اس لئے اب رائے گڈھ کے بعد رتناگری ضلع میں اس کی سرگرمیاں شروع ہو جائیں گی اور بتدریج دوسرے اضلاع بھی شامل ہوں گے۔ انشاءاللہ شکریہ!

عبدالوہاب دھنسے
جنرل سکریٹری کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ

مصطفےٰ افقیہ ہائی اسکول کا جشن سالانہ

واشی نئی بمبئی پر انجمن اسلام بمبئی بالخصوص ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا کی نظر عنایت ہوئی اور یہاں اردو تعلیم کو فروغ ملا۔ ترپھے میں ایک خوبصورت اور کشادہ تین منزلہ عمارت کی تعمیر کے ساتھ اردو پرائمری اور سیکنڈری تعلیم کا انتظام ایک نعمت سے کم نہیں جہاں تقریباً چھ سات سو بچے اور بچیاں زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں بابائے کوکن عالیجناب مصطفےٰ فقیہ جو انجمن کے نائب صدر رہے ہیں ان کی رحلت کے بعد اس ہائی اسکول کو مصطفےٰ فقیہ ہائی اسکول نام دینا بھی ڈاکٹر جمخانہ والا اور ان کی انتظامیہ کی نیک نفسی ہے غالباً اس مبارک ہستی کے نام کا فیض ہے کہ واشی میں اردو قائم ہوئے تین سال ہوئے اور امسال پہلی بار اس کا جشن سالانہ منایا گیا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۹۶ء کی تمام انجمن کے کشادہ ہال میں منعقدہ اس جشن میں نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر جناب بھاٹک مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے اور کرسئ صدارت پر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا رونق افروز تھے۔

طلباء و طالبات ان کے والدین، علم دوست حضرات و خواتین نے کثیر تعداد نے شریک ہوکر اس اولین جشن سالانہ کو ایک نئی شان عطا کی اور منتظمین اور اساتذہ کے حوصلے بڑھائے ان میں نیا جوش اور امنگ پیدا کی۔ بچوں نے ثقافتی امور میں مختلف آئیٹم پیش کئے جن میں ننھے منے بچوں کا قومی ڈریس مظاہرہ قومی یکجہتی کا شاندار نمونہ اور حاصل جشن تھا۔ اس موقعہ پر اسپورٹس میں کامیاب ہونے والے طلبہ اور کلاس میں اول، دوم، سوم نمبر پانے والوں کو انعامات بھی دئے گئے قومی ہمدردی اور ملت کے درد کی حامل ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب کی جذباتی تقریر نے سونے پہ سہاگے کا کام کیا اور لوگ اولین جشن سالانہ سہانی یادیں لیے گھر لوٹے۔

نقش کوکن

شادی خانہ آبادی

سیمیں بوبیرے رشدی کھربے

شانامہ ڈیلی اور صبح امید کے مالک و مدیر جناب عبدالسمیع بوبیرے کی دختر سیمیں کی شادی اڈووکیٹ نثار احمد کھربے (بھیونڈی) کے فرزند رشدی کے ساتھ ۳۰ دسمبر ۹۵ء کو کوکنی کمیونٹی ہال بمبئی میں انجام پائی۔

شمیم چوگلے عبدالحمید چوگلے

بمبئی میونسپل کارپوریشن سے ریٹائرڈ لائسنس افسر جناب ادریس احمد چوگلے کی دختر شمیم کی شادی جناب عبدالحمید چوگلے کے ساتھ کدم ہال ممبرا میں ۷ جنوری ۹۶ء کو بحسن وخوبی انجام پائی۔

نزہت خان محمد یوسف سرگروہ

جناب نظام الدین احمد خان کی دختر نزہت کا عقد مسعود عبدالکریم سرگروہ کے فرزند محمد یوسف کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۹۵ء کو مسجد حسین پٹیل مارگ بمبئی میں انجام پائی۔

(نامہ نگار عبدالرحمن ہارنگ)
نقش کوکن

نرگس مقدم پرویز مقدم

دیرینہ نقش نواز جناب یوسف زین الدین مقدم (متوطن کرہ) کی پوتی نرگس بنت انور کی شادی کیپٹن ایم ایچ ابن زین الدین مقدم (متوطن کولتھرا) کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۹۵ء کو نور باغ بمبئی میں تزک واحتشام انجام پائی۔

زہرہ بیگم دھنشے محمد اسلم مہسکر

مور بہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے جناب ابراہیم داؤد مہسکر کے فرزند محمد اسلم کی شادی جناب عبدالرزاق دھنشے (مقیم ڈرولی) کی دختر زہرہ بیگم کے ساتھ ۷ دسمبر ۹۵ء کو انجام پائی۔

مرسلہ: ڈاکٹر عبدالرشید آثار و نور محمد مہسکر

عمران فقیہ غزالہ قادری

عمران مظہر فقیہ متوطن مظفر آباد (مہسلہ) "جوکوکن ہائی ایجوکیشنل یونٹ" کے جوائنٹ سکریٹری ہیں۔ ان کی شادی غزالہ سلیم قادری متوطن اگردانڈا (مروڈ) کے ساتھ ۲۴ دسمبر ۹۵ء کو بحسن وخوبی انجام پائی۔

خدیجہ بی بی ابراہیم خان

جاہنسبرگ ساؤتھ افریقہ کے جناب ابراہیم خان کی شادی غلام حیدر فرے کی دختر خدیجہ بی بی کے ساتھ ۲۴ دسمبر ۹۵ء کو نیروبی مشرقی افریقہ میں انجام پائی۔

مرسلہ: شیخ اسمٰعیل

شاہدہ بیگم دودوکے عبدالقیوم مقدم

بحرین میں برسرروزگار جناب حسین اسمٰعیل دودوکے (متوطن ممبکہ کھیڈ) کی دختر شاہدہ بیگم کی شادی عبدالقیوم (ابن عبداللطیف مقدم) کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۹۵ء کو چپلون میں انجام پائی۔

اطلاع

جن حضرات کا سالانہ زرتعاون ختم ہوجاتا ہے ان کو یاد دہانی کے کارڈز بھیجے جاتے ہیں ان حضرات و خواتین سے گذارش ہے کہ وہ اپنا زرتعاون جلد ارسال کریں۔

ادارہ

ٹیلی فون پر ایک دوسرے کو دیکھئے

بمبئی شہر میں اب ایسے ٹیلیفون جلد ہی شروع کئے جا رہے ہیں جس میں بات کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے بتایا جاتا ہے کہ مہانگر ٹیلی فون نگم "پرسنل وڈیو کانفرنس" بمبئی۔ دہلی، مدراس کلکتہ، احمد آباد اور بنگلور میں ایک ساتھ شروع کرنے پر غور کر رہا ہے بعد میں جے پور، رانچی اور حیدرآباد میں بھی یہ سہولت فراہم کی جائے گی۔ ذرائع کے مطابق ٹیلی فون استعمال کرنے والے ذاتی کمپیوٹر اور فون لائن کے ساتھ اس سہولت کا فائدہ اٹھا سکیں گے۔ شرط یہ ہوگی کہ ٹیلیفون انٹیگریٹیڈ سروینز ڈیجیٹل نیٹ ورک کے تحت جڑے ہوں اسے ڈیسک ٹاپ وڈیو فون کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت کے لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں اس ادارہ کو بھی شامل کریں۔

کوکن سوسائٹی کا انتخابِ نو

کوکن ملٹی پرپز کوآپریٹیو سوسائٹی کینیا مشرقی افریقہ کی سالانہ عام میٹنگ میں جو ۲ دسمبر ۹۵ء کو جعفری اسپورٹس کمپلیکس نیروبی میں منعقد ہوئی۔ درج ذیل عہدیداران اور اراکین انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

چیرمین جناب رؤف سنگرار۔ وائس پریزیڈنٹ جناب عمر کھامئے۔

سکریٹری، جناب اشفاق شیخ خازن جناب سید حسن۔

اراکین انتظامیہ کمیٹی: جناب حنیف سنگرار، جناب شبیر پرکار، ڈاکٹر احمد پرکار، جناب حبیب پرکار، جناب اصغر خان اور جناب آصف بغدادی۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن درج ذیل حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے

درون ہند خریدار

جناب رمضان علی لوکھنڈوالا — پائیدھونی
" داؤد ایم ایچ دلوی — اندھیری
مس رخسانہ عبداللہ دیوان — پنویل
ڈاکٹر کے حسین — بنگلور
جناب شریف قمرالدین رکھانگے — داپولی
" اسمٰعیل قمرالدین رکھانگے — داپولی
" آدم عبدالرحمٰن پانگلے — بروڈی
" قاسم داؤد پاؤسکر — "
" اصغر آدم چیلکر — "
" عبدالغنی داؤد — "
" عبدالغفور آدم — "
" عبدالحمید عمر — "
" سراج عبداللطیف رکھانگے — داپولی
" غفار قمرالدین رکھانگے — "
" اکبر غفار رکھانگے — "
" ابراہیم عبدالحمید قاضی — "
" ابراہیم بابا میاں رکھانگے — "
" غفور صاحب ستار رکھانگے — "
" کے کے قاضی — "

جناب نادر قمرالدین رکھانگے — داپولی
شوکت الیکٹرک ورکس — "
جناب یونس آدم بورکر — بورونڈی
" عبدالقادر شرکانکر — "
" محمود آدم دیویکر — "
" روشن خان لقمان خان وکیل — داپولی
" عبدالرشید ستار رکھانگے — "
" کریم قمرالدین رکھانگے — "
" سراج عزیز رکھانگے — "
محترمہ کریمہ حنیف جناٹک — بھوستہ
جناب غلام محمد عبدالغفور رکھانگے — داپولی
" محمود محمد رکھانگے — "
" عمر ستار رکھانگے — "
" ابراہیم تاج الدین پرکار — فروس
" جمال الدین علی نبیکر — واشی
" عبدالرحمٰن ابراہیم خان مہاڈک — کھیڈ
" محی الدین محمد صالح پرکار — فروس
" محمد حسین محی الدین پرکار — "
" آر وی پرکار
" مشتاق احمد ڈبلیو پرکار — جوگیشوری

کیپٹن حسن میاں وی ایم پرکار — فروس
جناب ایم اے پرکار — ملاڈ
" آر جے پرکار — باندرا
" حسین صلاح الدین پرکار — فروس
" زین الدین غیاث الدین پرکار
دالیس ای ایم، — فروس
" داؤد حسن قاضی — "
" عبدالکریم عباس سید — پونہ
آئیڈیل پرائمری اسکول — تھانہ
آئیڈیل ہائی اسکول — تھانہ
محترمہ سمیرہ منصور بیگ — گوونکوٹ
جناب عثمان ابراہیم قاضی — داپولی
" ظفر عمر رکھانگے — ورسوا
" یونس عثمان اینارکر — داپولی
" غفار ستار رکھانگے — "
" عبداللطیف عبدالرحیم رکھانگے — "
" غلام محمد ابراہیم قاضی — "
" عزیز ستار رکھانگے — "
" عبدالغفور پرکار — میراروڈ
" ابراہیم شمس الدین پرکار — فروس
" مسعود قاسم جھاری — رتناگری
" عظیم عثمان ہوڈیکر — ہرنئی
" برکت حسین سروے — "
" صالح میاں جعفر جنسرے — اڑکھل
" قیوم حبیب خان — ہرنئی
" نذیر عباس سید — "
" نذیر عبدالرزاق علوی — "

جناب حسن عبدالغنی کھوت	فرارے	محترمہ نعیمہ یوسف پرکار	کالسنہ	جناب ندیم پٹیل (پانچ سال کیلئے)	بھیونڈی
" حسین عبداللہ کھوت	"	" ناظمہ یوسف پرکار	"	ایڈوکیٹ نثار کھربے	"
" حسین یوسف نائیک	"	" حسینہ بیگم جی ایم پرکار	"	جناب ایس بی پٹیل	"
" شفیع علی چکنے	واڈگھر	جناب غلام محی الدین حسن پرکار	"	" شوکت قاضی (تین سال کیلئے)	"
یونائیٹڈ اردو ہائی اسکول	فرارے	" شیخ داؤد ابراہیم پرکار	"	" آصف ناچن	"
گلشن کوکن اردو لائبریری	"	" رفیق احمد پرکار	چپلون	" عبدالواحد انصاری	"
محترمہ رحمت عبداللہ چکنے	واڈگھر	محترمہ بانو رفیق پرکار	"	" جی ایم ایچ پرکار	کالسنہ
جناب ڈاکٹر غفار میمن چپلونکر	داپولی	جناب امین محمود پرکار	کالسنہ	" اسمٰعیل احمد مقادم	ساکھرولی
" سکندر اسمٰعیل شیخ	ماہم	" امین عبدالرزاق پرکار	"	محترمہ ریحانہ عبدالغنی جوانے	مہسلہ
" عبدالقادر ابراہیم تامبے	کھیڈ	" علیم عبدالقادر پرکار	چپلون	جناب عباس میاں غفور فنسکر کرلا	رتناگری
" واثق احمد عبدالغفور پٹیل	"	محترمہ فاطمہ علیم پرکار	"	" عبداللہ عیسیٰ قاضی	رتناگری
" عبداللہ ابراہیم تامبے	"	ڈی ایڈ کالج	کالسنہ	" عثمان محمد قاضی	کوسہ ممبرا
" قمرالدین محمد حسین حمدولے	"	جناب آفاق عبدالرحمٰن دلوی	ماہم	" شبیر محمود پانسارے	ناگوٹھنہ
ڈاکٹر آئی اے پرکار	"	" سکندر ایم فقیہ	بھیونڈی	" شرف الدین ایس قاضی	مرول
جناب عبداللہ وہاب علی نیکے	"	لائین قاضی دانیال	"	" شعیب زین الدین بخاری	بمبئی ۸
" انور لالا میاں پرکار	"	جناب عبدالعزیز مستقیم	"	ڈاکٹر رفیق کیمانی	ڈونگری
ڈاکٹر ابراہیم حسن دلوی	"	" روشن اے آر دھرو	"	ڈاکٹر نعمان انور تنگیکر	اُورن
جناب فضل پرکار	"	" عبدالباسط پٹیل	"	جناب عبدالباسط جلیل بخشی	"
" ابراہیم سلیمان شرگاؤنکر	کرلا رتناگری	" سہیل ایم اے فقیہ	اندھیری	" عبدالقادر سونڈے	"
محترمہ فاطمہ بی عبدالحمید سونکر	" "			" نثار سونڈے	"
جناب قاسم احمد (پانچ سال کیلئے)	کالسنہ			" عبدالملک بھاٹجی	"
محترمہ حنیفہ احمد	"	" کامل اے آر ناخدا	بھیونڈی	" محمد شبیر غلام حیدر سونڈے	"
محترمہ قمرالنساء احمد	"	" عبدالخالد احمد فقیہ	"	" محمد عبداللہ بھاٹکر	"
جناب حمزہ محمود (پانچ سال کیلئے)	"	" اقبال دھلدلے	"	محترمہ رقیہ اشفاق دلوی	"
محترمہ حفیظہ حمزہ پرکار	"	ڈاکٹر ناصر بن علی	گلبرگہ	جناب ایم اسمٰعیل عبدالرؤف بھاٹجی	"
مس نعیمہ پرکار	"	جناب شاہباز بلال کھربے	بھیونڈی	" یوسف مقادم	باندرا
جناب یوسف احمد پرکار (پانچ سال کیلئے) نقش کوکن		" حسام الدین قاضی	"	" محمد عرفان محمد یوسف بھاٹجی	اُورن

فروری ۹۶ء

جناب عبدالرؤف یونس چیلکر	بورونڈی	جناب یونس داکھوے	کرلا بمبئی	جناب جاوید محمد منیار	داپولی
" حنیف عزیز میمن	ہرنئی	فہمیدہ حوا اے آر کاسو	سانتا کروز	" شفیع حسن منیار	"
" عثمان اسماعیل سوکر	انجرلہ	جناب اسلم اکیانی	ہرنئی	آرائی ٹریڈرس	"
" رحمن میکانک	ہرنئی	" حسین میاں حسن پاؤسکر	"	جناب لیاقت عمر ناگوٹھنے	"
" عباس حسین تیسگلے	"	" حسن شرف الدین جمعدار	"	" جمال شفیع مقدم	"
" سلیم عبدالرحمن داؤد	راجیوڈا	" زین الدین کرڈیکر	"	" سید مشتاق حسین قادری	"
" جاوید اسمٰعیل گاؤنکر کر	ہرنئی	" سلیم قاسم میمن	"	" داؤد ابراہیم پرکار	"
" داؤد خان بالاجان	"	" عظیم زین الدین ہرنیکر	"	" عظیم عمر منشی	تاڈیل
" عباس پرکار اینڈ کمپنی	فروس	" رکن الدین علی میاں ٹیمکر	جیگڈہ	" عبداللہ محمد خان پرنسپل	داپولی
" عباس پرکار	فروس	" قطب الدین گڈبڑے	"	" آر ایم بنگلوری	"
" عبداللہ قمر الدین کھوت	کھیڈ	" محمد شفیع قاسم میمن	ہرنئی	" اسلم محمد حسین نداف	انجرلہ
" ابراہیم عبداللہ واڈکر	ہرنئی	" عبدالرؤف عبدالکریم قاضی	"	" انور عبدالرحمن منیار	داپولی
" عبدالرزاق محمد		" یونس یعقوب پاؤسکر	"	" محمد سعید اسمٰعیل شیخ	"
" اقبال میمن	"	" سید عبداللہ قادر چکٹے	"	" احمد علی خان دیشمکھ	"
رزاق ٹریڈرس	"	" غلام محمد لطیف مالم	داپولی	" داؤد محمد دلوی	دابھیل
جناب شوکت عبدالرحیم شیور دھنکر	"	" ہاشم عبداللہ شیخ	تھانہ	" سردار آر خان	اندھیری
ریاض پان اسٹور	"	" نور محمد داؤد میمن	ہرنئی	" حسن میاں عبدالغفور	دھامندلوی
جناب قلندر یعقوب شیخ	پاز	" انور محمود سولکر	"	" ساجد معین الدین تلکھر کر	داپولی
" حسن حسام الدین ساکھرکر	ہرنئی	" اسمٰعیل ابراہیم رکھانگے	داپولی	" عبدالسبحان ایم وائی پرکار	"
" حسین میاں سولکر	"	" عبدالستار الٰہی مجاور	"	" عتیق تابش بدیع الزماں خاور	"
" عظیم اسمٰعیل مہالدار	سنگمیشور	ڈاکٹر نظیر اسمٰعیل جوگلے	بمبئی ۱۱	" عمر عبداللہ دلوی (تین سال کیلئے)	"
" داؤد شہاب الدین پرکار	فروس	جناب خالد عبداللہ رکھانگے	داپولی	" عثمان لطیف رکھانگے	"
" محمد علی بہاؤ الدین پرکار	"	" لیاقت عبدالرشید رکھانگے	"	" عثمان اسحاق چکٹے	داؤدگھر
ڈاکٹر مس فرحین کاٹکے	بمبئی ۸	وشال جنرل مرچنٹ	"	" شیخ علی قاسم مُلّا	"
ڈاکٹر عبدالرؤف دبیر	ڈونگری	جناب مظفر داؤد ڈھاکوبہ	"	" رشید موسیٰ چکٹے	"
کوسموس پبلیکیشن	کرلا بمبئی	" عبدالقادر عبدالکریم منیار		رمضان علی کرانہ جنرل اسٹور	انہورے
جناب محبوب نگہ یاوڈی	رے روڈ	" عبدالرحمن شیخ حسن منیار	"	جناب حسن ابراہیم پیچکر	فرارے

جناب فاروق حمید پٹیل	اُورن	جناب صدرالدین کھوت	کلیان	ڈاکٹر عصمت پٹیل	سوپارہ
،، ریاض عبداللہ کھوونکر	،،	،، ڈون سہیل	،،	جناب عارف باقر ڈبرے	نالاسوپارہ
،، معین الدین منیر بخشی	،،	،، محمد غوث تاتلے	،،	،، عبدالقادر فوقت	سوپارہ
،، عبدالغفور محمد یوسف بھانجی	،،	،، منور فالکے	،،	محترمہ شبانہ امتیاز چاؤس	آگاشی
ڈاکٹر عبدالباری	،،	،، غلام حسین ڈانگے	سوپارہ	جناب نجیب مصطفےٰ چادرے	نالاسوپارہ
جناب محمد آصف عبداللطیف پٹھان	،،	،، محمد علی غلام مصطفےٰ رتیمورے	،،	،، عبدالمعید گھنسار	،، ،،
ڈاکٹر عبدالقادر قریشی	،،	،، عبدالقادر محمد قاضی	،،	،، سہیل احمد کراری	،،
جناب محمد اصغر بھانجی	،،	،، انور محمد قاضی	،،	،، اسلم خان	نالاسوپارہ
،، ابراہیم قطب الدین ٹنگیکر	،،	،، زین العابدین حسین میاں پردیسی	،،	،، مظفر خان	،، ،،
،، غلام حسین ٹنگیکر	،،		نالاسوپارہ	،، عبدالرزاق میمن	،،
ڈاکٹر علاؤالدین ٹنگیکر	،،	،، حاجی خالد چندرے	سوپارہ	،، عبدالمجید زری والا	،،
جناب محمد حسن رحیم الدین پٹیل	بمبئی ۳	،، عبدالغنی پٹیل	تھانہ	،، محمد سلیم کوڑیا	بمبئی ۸
،، علی حیدر مقری	اُورن	،، داؤد عبداللطیف مقری	تھانہ	،، راشد ایم چندرے	سوپارہ
،، حنیف ٹنگیکر		،، عبدالکریم شیخ	،،		
،، خالد مقری	،،	،، بشیر عبدالرحیم باپے	،،	**بیرون ہند خریدار**	
،، محمد سعد محمد ابراہیم بھانجی	،،	،، عباس علی کھتری	،،	جناب تاج محمد حسن دادرکر دیرہ	دبئی
،، تبشیر سونڈے	،،	ڈاکٹر ایم کے خان	،،	،، عبدالوہاب پرکار	کیپ ٹاؤن
،، محمد نعیم عبدالقادر بخشی	،،	ڈاکٹر مجیب خان	،،	،، ابراہیم وجیہہ الدین پرکار	مسقط
،، انور یوسف نیریکر	،،	جناب ولایت علی بنجاری	،،	،، عبدالرحیم داؤد پرکار	دوبئی
،، محمد صدیق پٹیل	،،	،، محمد اقبال گھاوٹے	،،	،، عبدالرؤف قاضی	فجیرہ
،، محمد شبیر پٹیل	،،	،، محمد یونس تھانہ والا	،،	،، انور علی موگاؤنکر	روئی
،، سیماب اقبال فقیہ	کلیان	،، خلیل شیخ	نالاسوپارہ	،، محمد نثار علی ناخداہ	مسقط
،، محمد اسلم عبدالعزیز کھوت تلے	،،	،، آفاق احمد قریشی	،،	،، حسن میاں داروغے	لندن
،، نظیر غلام غوث امبیلکر	،،	،، صغیر احمد حارث	،،	،، عبدالستار اندرے	بلیک برن
،، مذکرہ ملک فقیہ	دامات	،، شاہنواز کراری	،،	محترمہ سودا علی پوملونکر	لندن
،، شوکت مہتاب شیخ	کلیان	،، اشرف سوناکر	،،	جناب عبداللہ مقادم	لندن
،، فیصل رفیق الدین کرتے	کلیان	،، محمد شعیب ملک	،،	،، ابراہیم پرکار	لوٹن

ڈاکٹر عبدالستار دلوی

اردو اکادمی کے کارگذار صدر

حکومت مہاراشٹر نے ریاستی اردو اکادمی کی تشکیل کرتے ہوئے وزیر سماجی بہبود و ثقافتی امور پرمود نولکھ کو اکادمی کا صدر، وزیر مملکت برائے ثقافتی امور انیل دیشمکھ نائب صدر مقرر کئے۔ بمبئی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر عبدالستار دلوی کو کارگذار صدر مقرر کیا گیا ہے۔

اکادمی کے ایک پریس اعلامیہ کے مطابق کمیٹی میں ۱۷ اراکین اور ایک ممبر سکریٹری ہوگا۔ ممبران میں سکریٹری برائے ثقافتی امور جناب ندا فاضلی، ڈاکٹر رام پنڈت، مشتاق انتولے، ڈاکٹر یونس اگاسکر، قاسم امام، نجمہ قاضی (بمبئی) ڈاکٹر منشاء الرحمٰن خان منشا، اظہر حیات، اور شیخ کریم شیخ رحیم (ناگپور) قاضی مشتاق (دھلگاؤں) محمد عثمان خان عرفان پربھنوی (پربھنی) شیخ محمد یوسف محبوب (اورنگ آباد) ہارون خان مصطفےٰ خان (وردھا) محمد قاسم باولا (جالنہ) سلیم انصاری (دھولیہ) یامین اختر فاروقی (جامنیر) شامل ہیں جبکہ انڈر سکریٹری اکادمی کو ممبر سکریٹری بنایا گیا ہے۔

ادارہ نقش کوکن منتخبہ اراکین کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے

یونائیٹڈ اکونومک فورم کے صدر جناب کے۔ ایم عارف فورم کی سالانہ جنرل میٹنگ جو کہ انڈین مرچنٹ چیمبرس میں منعقد ہوئی۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ پولس فورس میں ملازمت آئی اے ایس اور آئی۔ پی۔ ایس کوچنگ کلاسیز، امپلائمنٹ ایکسچینج میں ملازمت کے لئے رجسٹری اور فائنانس کارپوریشن سے قرض کی حصولی۔ ان میدانوں میں فورم کی کارکردگی قابل ستائش رہی بستائش کے اعتراف کے طور پر فی الفور ۳ لاکھ ۲۰ ہزار روپئے کا عطیہ مختلف ممبران کی جانب سے فورم کی مختلف کارکردگی کے لئے عطا کیا گیا۔

تصویر میں (بائیں سے) جناب عمار ایاز (خزانچی) جناب رضوان فاروقی (اعزازی سکریٹری)، جناب کے۔ ایم عارف (صدر) تقریر کرتے ہوئے جناب معین الحق چودھری (نائب صدر) اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (نائب صدر) نظر آرہے ہیں۔

انتقالِ پُرملال

سعید احمد کو صدمہ

روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی کے چیف ایڈیٹر جناب سعید احمد کی والدہ اور بانی مرحوم محمد نذیر کی زوجۂ محترمہ عائشہ بی طویل علالت کے بعد ۱۰ ؍جنوری ۹۶ء کو صبح انتقال کر گئیں۔

سوہن لال سنگھانیہ کا انتقال

ہندوستان کے ایک ممتاز صنعتکار لالہ سوہن لال سنگھانیہ کا ۹۰ سال کی عمر میں ۱۴ ؍جنوری ۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔

عثمان حسن میاں کی رحلت

موضع جیتا تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڑھ کی معروف و مقبول شخصیت جناب عثمان حسن میاں ۱۸ ؍دسمبر ۹۵ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ناگہانی طور پر رحلت فرما گئے ان کی عمر ۵۰ سال تھی۔

میت پر ہندو مسلمان ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی

نامہ نگار: ایم اے بھونبل، نقش کوکن

امین گھارے کا انتقال

گورلکوٹ (چپلون) کی بزرگ شخصیت جناب امین فقیر گھارے یکم جنوری ۹۶ء کو بعمر ۹۰ سال انتقال کر گئے۔ مرحوم گاؤں میں دعوت پہنچانے کا کام کیا کرتے تھے اور اپنی باغ و بہار طبیعت کی وجہ سے لوگوں میں محبوب تھے۔

کمار صاحب عمر مختار کی رحلت

سومن موٹل لمیٹیڈ کے روحِ رواں ڈائریکٹر کمار صاحب (عمر مختار) حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۳۱ ؍دسمبر ۱۹۹۵ء کو انتقال کر گئے۔

حسین میاں ٹھوکن کا انتقال

یکم جنوری ۹۶ء کروالوٹ ضلع رائے گڑھ کے جناب حسین میاں بابا صاحب ٹھوکن حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بمبئی میں انتقال کر گئے۔

مرحوم ساؤتھ افریقہ (جانسبرگ) میں ایک نامور، کامیاب اور بااثر تاجر تھے ہندوستان آئے تھے اور ابھی دو روز بعد افریقہ لوٹنے والے تھے مگر ناگہانی طور پر راہیِ عدم ہو گئے۔

یوسف ملّا کی رحلت

۲۰ ؍دسمبر ۹۵ء کو پنویل میونسپلٹی کے سابق کونسلر اور جامع مسجد پنویل کے متولی جناب یوسف ملّا دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہیِ عدم ہو گئے۔ مرحوم جناب سعید ملّا کے بھائی تھے۔

خواجہ احمد فاروقی کا انتقال

اردو کے ممتاز ادیب، محقق و نقاد پروفیسر خواجہ احمد فاروقی ۳۱ ؍دسمبر ۹۵ء کو دہلی کے اسپتال میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کئی سال سے صاحبِ فراش تھے۔

طاہر بھاٹکر کا انتقال

باپاری محلہ چپلون کی معروف و معزز شخصیت جناب طاہر محمد بھاٹکر ۳۱ ؍دسمبر ۱۹۹۵ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ وہ ۷۲ سال کے تھے۔

مرحوم طاہر بھائی، خیر، علم دوست بزنس مین اور نقش کوکن کے اولین لائف ممبروں سے ایک تھے۔ کوکن کے ممتاز شاعر جناب شرف کمالی کے حقیقی ماموں زاد بھائی

اور کوکن نہک چپلون میں افسر ساجد بھاٹکر کے والد تھے۔ آپ کے فرزند محمد بھاٹکر کا بھی چپلون میں کاروبار ہے۔

عباس حسین مقدم کا انتقال

بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے ایک ملازم جنہوں نے گودی کامگاروں کی فلاح وبہبود کے لئے اپنے آپ کو اس قدر وقف کر دیا تھا کہ نہ صرف آل انڈیا پورٹ اینڈ ڈاک ورکرز میں وہ معروف تھے بلکہ دنیا کی ممتاز بندرگاہوں کی انجمنوں سے بھی ان کا تعلق رہا ۱۶ر جنوری ۹۶ء کو طویل علالت کے بعد اپنے وطن موضع سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری میں رحلت فرما گئے۔

بدرالدین طیب جی کا انتقال

ممتاز سفارت کار اور ماہر تعلیم بدرالدین طیب جی ۲۸ر دسمبر ۹۵ء کو دہلی میں وہ ۸۸ برس کے تھے مسٹر طیب جی علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہونے سے پہلے انڈونیشیا، بیلجیم جرمنی اور ایران میں ہندوستان کے سفیر رہے اس کے بعد ہندوستان کے سفیر کی حیثیت سے جاپان بھیجے گئے تھے۔ مسٹر طیب جی ۱۹۳۲ء میں انڈین سول سروس (آئی. سی. ایس) میں شامل ہوئے تھے اور ۱۹۵۰ء میں ہندوستانی خارجہ سروس میں جوائن ہوئے تھے۔

نور محمد انصاری کی رحلت

میونسپل کارپوریشن بمبئی میں مدنپورہ علاقہ کی ۱۵ سالوں تک نمائندگی کرنے والے سابق میونسپل کونسلر نور محمد انصاری کا ۲۸ر دسمبر ۹۵ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم حاجی وارث علی مقادم کے نواسے اور محمد حسین انصاری مرحوم کے بھانجے تھے۔

شفیع انصاری کا انتقال

آندھرا پردیش کے سابق وزیر اور اردو روزنامہ "قومی مورچہ" کے مدیر اعلیٰ شفیع الرحمٰن انصاری (وارانسی) میں ۲۹ر دسمبر ۹۵ء کو دل کا دورہ پڑنے کے بعد انتقال کر گئے وہ ۵۲ برس کے تھے۔ مسٹر انصاری وارانسی شہر کے شمالی اسمبلی حلقہ سے تین مرتبہ ریاستی اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے۔

عبداللہ چرفرے مرحوم

۸ر دسمبر ۹۵ء کو ڈاکٹر اسمٰعیل چرفرے اور جناب نظیر چرفرے مقیم یو.کے کے والد بزرگوار جناب عبداللہ اسمٰعیل چرفرے متوطن دہور ضلع رائے گڈھ کا نیروبی مشرقی افریقہ میں انتقال ہوگیا۔

مرحوم کوکنی برادری کی ممتاز شخصیت تھے اور تادم آخر کوکنی مسلم کے سپریم کونسل کے خازن رہے۔

عبدالقادر تابے کو صدمہ

ریٹائرڈ انسپکٹر آف راسننگ بمبئی جناب عبدالقادر تابے متوطن کھیڈ کی زوجہ جو میرج میں زیر علاج تھیں ۲۳ جنوری ۹۶ء کو انتقال کر گئیں۔

Prospectus and application forms will be available at the State Bank of India branches at Cuffe Parade and IIT Powai till February 11, 1996 on payment of Rs 250 by a State Bank of India DD drawing in favour of the Director, AIIMS, New Delhi, payable at The SBI Service Branch, New Delhi The DD should be valid up to June 1996 The last date receiving completed applications is February 20, 1996

Obituaries:

Haji Mohammed Hussain Thokan, 77, died of a heart attack in Bombay on New Year's day Haji Thokan was one of the family members who started Wonder Flooring in Fordsburg, South Africa in the early 1960s The concern grew into a large exporter of carpets "It seems he had a premonition he was not going to live long, although he was healthy and active," his son Akhtar said "When he left at the end of November to visit relatives in the village of Valvatihe told my secretary he was not coming back But nobody seemed to take any notice. "In India in airline clerk told him his return ticket to South Africa was not available. He retorted that the clerk should not worry about it as he would not be needing it This premonition seemed to fulfill his wish to be buried near my grandparents in the village Mr Thokan suffered heart failure one hour before leaving for airport. He was supposed to fly after three hours to Johansberg He was a lover of Urdu language and was the patron of Naqshe Kokan Last year he was the chief guest of the Naqshe Kokan Talent Forum annual function in Bombay We pray to Almighty Allah to give Jannatul Firdose and eternal peace to his noble soul

Mr. Abdallah Ismail Charfare passed away in Nairobi on December 8, 1995 at the age of 77 Father to Dr Ismail Charfare and Mr Nazir Charfare of the United Kingdom, the late Mr. Abdallah Charfare, hailed from Wahoor, and was a prominent member of the Kokni community He was, until his death, the Treasurer of the Supreme Council of Kenya Muslims
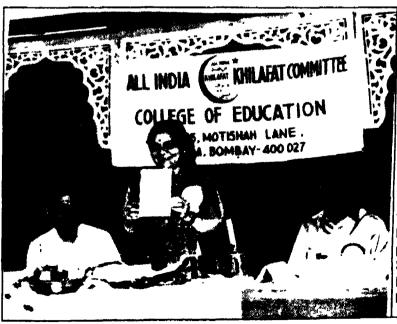
Dr Shehlata Deshmukh released 'The reading in Moghul history' at all India Khilafat House Seen her right is Dr Rafiq Zakaria The book prefaced by film actor Sanjay Khan, gives a well researched account of a moghul history and contains various essays in a good chronological order The book can also prove a rejoinder to certain academics who, through intellectual dishonesty have distorted one of the golden period of Indian history, writes Sanjay Khan in his preface The Book is Published Dr Kazi & Priced at Rs 60

the Chief Guest and Maulana Abdul Karim Parekh presided over the function 'Granthraj' contains glimpses of the Holy Quran in Marathi

Jashn-e-Hafez-e-Shirazi

Jashn-e-Hafez-e-Shirazi was jointly organised by Anjumane Taraqqui-e-Urdu (hind) Maharashtra, Culture House of the Islamic Republic of Iran, Nehru Centre and Urdu Council, Bombay between December 31st and January 2nd 1996 ICCR Chairman Mr Vasant Sathe inaugurated the programme Mr A K Monfared and Mr Majrooh Sultanpuri gave the welcome address Syed Ali Akbar Yasini, Consul General I.R of Iran, Dr Ishaq Jamkhanawala and Dr. Ali Shaikhul Islami were the Guests of Honour. Mr. Ali Sardar Ja'fari paid homage to Hafez Maharashtra Minister for cultural affairs Mr. Pramod Nawalkar was the Chief Guest

SIO holds Symposium

SIO of India hold a symposium on The dilemma of Hindu Muslim relations at Indian Merchants Chamber Bombay on January 7, 1996 The symposium was organised to sort out a formula of understanding between two major communities, without compromising their religious believes and principles Various intellectuals and thinkers from different ideological fields expressed their views Prominent speakers were Mr Iqbal Masood, Nava Bharat Times Editor Mr. Vishwanath Satdev, Jamat-e-Islami Hind Secretary Dr Abdul Haque Ansari, and India TV Editor Mr Anurag Chaturvedi. The symposium was presided over by Dr. F.R Faridi, Renowned economist, and ex-professor of A.M.U

Mira Road branch of Kokan Bank opened

The inauguration of 12th branch of Kokan Mercantile Co-operative Bank ltd was held on January 20, 1996 at Mira Road, Thane at the hands of Mr Dilip Kumar The inauguration was followed by inaugural function Mr. Sudhir D Thakare, Div. Jt. Registrar, Co-op Societies, Mr S.M Mushrif, Dist. Superintendent of Police, Thane, Mr Sayed Muzafar Hussain, Municipal Councillor, Thane, Mr Anandrao V Adsul, Mr Sayed Nazar Hussain and Dr A R Undre were the Guests of Honour.

United World Colleges scholarships

The United World Colleges, an international movement to unite nations and people through education has announced its schorships for 1996-98 Candidates born between September 1, 1979 and March 1, 1981 and who have completed their class 10 exam are eligible to apply

Interested candidates can write to Capt Raj Mahindra, Chief Executive Officer, The Mahindra UWC of India, Mahindra Towers, Ground floor, Worli Bombay 400 018 for application materials along with a self addressed stamped (Rs 3) envelope of size 23x10 cms and a DD of Rs 100 drawn on Union Bank of India A/C United World College of India, Bombay Requests will be entertained by post only The last date for receiving completed applications is April 5, 1996 and a final interview will be held in Bombay on May 11.

AIIMS admissions

The All India Institute of Medical Science, New Delhi, has announced its admission for the MBBS degree course starting August 1996 A candidate must have passed the class 12 exam under the 10+2 system with physics, chemistry, biology and English securing a minimum of 60 per cent marks (50% in case of SC/STs) in aggregate in these subjects. Those likely to appear for this exam in March/April 1996

Annual Function of Naqshe Kokan Talent Forum

The finals of educational contest, prize distribution and felicitation function to honour the selected Best Teachers and students of the Urdu Medium High schools of Kokan and the Head Masters who have completed 25 years dedicated service towards teaching was held on January 14, 1996 at Dawood Fazalbhoy Hall, Bombay The function was presided over by Dr, M Ishaque Jamkhanawala, President, Anjuman-e-Islam, Bombay Mr Rashid Omer, Managing Director of Albaraka Finance House Ltd was the Chief Guest and gave away the prizes. This annual event was sponsored by Albaraka Finance House Ltd and a Banda-e-Khuda Mr. Mohiuddin Khatib and the sponsores of district-level programmes were the Guests of honour Mr Mubarak Kapdi compered the programme, while Mr Ibrahim Sandhilkar gave vote of thanks

Rehmani Foundation organises free Medical camp

Rehmani Foundation had organised free ENT and eye camp at Marol, Andheri with the assistance of Marol Baitul Mal on January 7, 1996 A number of poor and needy patients were checked-up and given free spectacles Some patients were also sent for operation Dr Hamdani, Dr Shaikh and Dr Sajid made special efforts to make the camp fruitful and successful The inhabitants responded spontaneously and availed of the opportunity The volunteers of Marol Baitul Mal also strived to make this camp successful.

Persian Teachers' Conference

The department of Persian, University of Bombay, organised XVII All India Persian Teachers' conference from December 28, to 30 at Bombay Veteran Freedom fighter and Member of Parliament Dr. B.N. Pandey inaugurated the conference. The Ambassador of the Islamic Republic of Iran in Indian Mr. A. Shaikh Attar was the Chief Guest. Dr (Mrs.) Snehalata Deshmukh, Vice-chancellor of the University of Bombay presided over the inaugural function The valedictory function was held on December 30, 1996 at Burhani College, Bombay and was addressed by Mr. Vasant Sathe, Chairman, Indian Council for Cultural Relations, New Delhi Mr Mohsin Min, Cultural Counsellor, Embassy of the Islamic Republic of Iran, New Delhi presided and Dr Ali Shaikh-Ul-Islami, Tehran University, Iran was the Chief Guest

Dr. Naik addresses SIO meet

The Students Islamic Organisation of India, Maharashtra zone organised two day convention on January 13 and 14 1996 at Aurangabad The theme of the convention was' Medicos in action for Islam' It aimed to bring Muslim medical students together to make them understand their problems, to make them aware their duties, to create in them the confidence and activate them for the cause of Islam Prominent Psychiatrist Dr Abdul Karim M Naik addressed the conference and gave a critical overview of the present medical system Other important topics covered were 1) The philosophy of Health deceases and treatment in Islam 2) The contribution of Islam and Muslims to medical science 3) Present medical education system 4) Islam the only world order and 5) The youth in service of Islam

Granthraj released

Akhil Bharati Quami Ekata Committee, Bombay released Adv Uday Tilak's book 'Granthraj' on December 25, 1995 at Bombay The book was released at the hands of former high court justice Mr Chandresekhar Dharmadhikari Bombay Municipal corporator Shri Sohansingh Kohli was

and other such vices in opposite persons mind For example a servant of a suspicious master in most cases is not faithful to the master.

Thus Islam has forbidden the unwarranted and unjustifiable suspicion In most cases it ruins the individuals own personality, making him a butt of ridicule in the society

Ms Sadiyah Khan

Do You Know ?

Why do we feel warm when we run or exercise?

The human body is like a machine which transfers energy The body changes energy from food into other kind of energy. One form is called dynamic energy This is developed in the muscles. When the muscles are used in exercise or running part of the energy is turned into heat thermal energy If you run very fast more heat is produced. This is why you feel warm when you have been playing games or running races

You may have noticed that when you get very hot during exercise, you sweat, or perspire This is the body's way of reducing its own heat The water that comes out of the pyres of the skin (perspiration) cools the body so that it does not become overheated

★ The first boat ever to be moved by steam power was designed by a Frenchman Jacques Perier and tested on the Seine in Paris in 1775

★ Fixed time traffic lights were invited in the United States and introduced in New York in 1918

★ Penicillin was discovered in 1929 and was first used in 1941

★ Insects don't have red blood like us, instead their blood is either colourless or a very faint green or yellow

Rukhsana Diwan

Wedding

Mohamed Sameer S/o Ebrahim Khan of Johannesburg married to Khadija Bibi D/o Mr Gulam Charfare on December 24, 1995 at Nairobi

Co-Operative Society elects new committee

At the annual general meeting of the Kokan Multipurpose co-operative society, Kenya, held on December 2, 1995 at Nairobi Jaffery Sports complex The following office bearers and members of the Managing Committee were elected Chairman Mr Rauf Sangrar, Vice-Chairman Mr Omar Khambiye, Secretary Mr Ashfaq Sheikh, Treasurer Mr Sayed Hassan Committee Members Messrs Hanif Sangrar, Shabbir Parkar, Dr Ahmed Parkar, Messrs Habib Parkar, Asgar Khan and Asif Bagdadi

By Sk Ismail from East Africa

Note : We have been trying to provide the best to our readers But we want comments and suggestions from our readers so as to provide them the best of their choice From this issue we have started Readers choice column which includes articles, information and news sent by the readers We are going to start Letters to the editor column which will include there comments suggestions and queries. Please write to us Editor

Suspicion ruins your personality

Suspicion is imagining something wrong without proof. It is a state of mind in which a suspicious person merely thinks of vagary and dark points of other peoples life and thereby does injustice to others. Suspicion gives rise to many other vices such as jealousy, mistrust, unfaithfulness etc

As it is universally accepted fact that life, property and dignity of others must be respected and honoured and any practical harm is prohibited. The duty of the Muslim in this case is also to hold the dignity of others The dignity and respect of other Muslim must be maintained not only practically and socially but even within the framework of thought Suspicion slains peoples reputation in one's mind Muslims are prohibited to invade others purity and personality with suspicion and incorrect judgment As Allah has said in Surah 49 12 "O ye who believe! Avoid most of suspicion, for surely suspicion in some cases is a sin".

Thus Islam has forbidden unwarranted or unjustifiable suspicion There are certain types of suspicion which are permitted or justifiable For example, in court of law the evidences are the only source of knowing the actual facts or truth of a case The judge bases his decision and gives his judgment on the evidences alone The decision thus pronounced on the basis of evidence is more on suspicion than on fact. In other cases also where it is necessary to take some decision and it is almost impossible to know the actual truth, the decision thus taken is based on suspicion alone The other type of permitted suspicion is the one where we suspect the other individual or group due to their suspicious behaviour, character, or personality Suspecting such a kind of person is permissible But then we must guard ourselves from influences of such a person No action must be taken against that person only on the basis of suspicion.

Suspicion becomes a sin in the sight of Allah when it is unjustifiable and unwarranted. When our thoughts are just prejudiced about someone and whenever we think, it is always with a suspicion For example, someone by mistake takes our book and we think he must have done that particular act only with an intention to steal.

In this regard, the Prophet (Pbuh) has said "God has forbidden the invasion of blood and dignity of Muslims and never permits anyone to be suspicious of Muslim and misjudge him within his mind"

The immunity from people's judgment can only be achieved through faith in Allah

Suspicion leads to certain behavioral and psychological changes in a suspicious person's mind

1 Suspicious person always looks upon others deeds with unjustifiable suspicion Thus keeps torturing himself by that thoughts

2 Suspicion is most often the cause of break-up in a relationship When suspicion dominates ones mind the bonds of relations are surely going to break It is often seen in the case of marital relations If either of a spouse is of suspicious nature the relation does not last long

3 It is often said that suspicious individuals fear people They cannot establish close relations with others due to the feeling of insecurity They are mostly loners involved in their own world of suspicion

4 Suspicious individuals tend to mistrust other people Since their thoughts are always initiated with suspicion, it becomes very difficult for them to trust anybody The suspicious person thus involves feeling of crime, treason, unfaithfulness

Gulf and other parts of the world, reinforced dramatically in recent times by remittances from West Asia The same goes for the Malyali Muslims and, to a more limited extent, for the Marathi and Gujarati Muslims Acute backwardness is most pronounced among Urdu-speaking Muslims Why?

I suggest this is because Urdu-speaking Muslims are to a substantial degree denied the opportunity (or, at any rate, denied adequate opportunity) of schooling in their mother tongue The Tamil Muslim knows no Urdu, his mother tongue is Tamil Therefore, access to education in his mother tongue is as equal for the Tamil Muslim as for the Tamilian of any other religious community The same has simply not been true of the Muslim community in the cow-belt since partition Two factors have been mainly responsible for this

One, unrealistic minimums have been prescribed by state governments in Uttar Pradesh, Bihar and other states of the Hindi heartland for the minimum number of Urdu-speaking children required for providing elementary education in Urdu Consequently, those Muslim children who escape the trap at the elementary level by becoming proficient in Hindi go on to secondary and higher secondary education in the Hindi rather than the Urdu medium Those who stay with Urdu are either relegated to low levels of literacy or left with little alternative for the madarsa stream Equally, teachers who are comfortable with Urdu find opportunity for advancement in the national mainstream trimmed and so enclose themselves more and more in their narrow little worlds, the narrowness is then transmitted to the children under their care And as we have both neglected and discriminated against madarsa education, leaving the entire system to its own devices, madarsa education has tended to become more and more inward-looking, more and more regressive in terms of the compulsions of qualification for progress in the modern world

Second, as for those Muslims who cross the schooling threshold, the disincentive to raise their knowledge of Urdu to university standards is compounded by the knowledge that university education in any subject other than Urdu language and literature is virtually unavailable in that language Thus, the post-Independence Muslim middle class has tended to be alienated from its mother tongue, Urdu has been forced into the ghetto, the mushaira and the mujrah Where every other major Indian language now has a state and a secretariat of its own, Urdu has been reduced to being the mother tongue of the most orphaned segment of India's population Little wonder then that the post-partition Muslim middle class is disproportionately smaller than its share of the population, little wonder too that the Urdu-speaking Indian Muslim is disproportionately less represented in the Indian middle class than is the non-Urdu-speaking Indian Muslim

By Mani Shankar Aiyar

Muslim Backwardness

I have been invited by the Jamiat-ul-Ulema-e-Hind to share with them my thoughts on the root cause of Muslim backwardness. These are the notes I have prepared for my speech As I do not have to speak till several days after this piece appears, I would appreciate receiving readers' comments on the subject Please drop me a line at CI/3 Humayun Road, New Delhi-110 003.

The Muslims constitute about 12 per cent of our population On every index of development income, education, health, share in government services, share in private enterprise, role in self-employment, membership in legislatures - the level of their achievement is substantially below their share of the population The only index on which they figure higher than 12 per cent is poverty Why?

I submit that the root cause, the basic cause, the primordial cause of Muslim backwardness is Pakistan The partition of India robbed the Muslims of India of leadership I do not mean political leadership, for surely a Maulana Azad of a Rafi Ahmed Kidwai or even Shahabuddin represented/s the true interests of the Muslims of our subcontinent more than did a mere Jinnah or a Liaquat Ali Khan I mean leadership at the grassroots level, at the local community level, in schools and universities, in village chaupals and dhabas, in the bazaars and the mandis, even in the mosques and the madarsas, because so disproportionate a number of the Muslim elite abandoned their less well-endowed bretheren to make their own private fortunes in an alien land.

The Muslim middle class of pre-partition India virtually vanished Those whose personal wealth and income, level of education and health, social mobility and economic ascension would together have ensured political clout, economic strength, social cohesion and moral authority for the Muslim community as a whole became the subcontinent's pre-eminent carpetbaggers. Disguised as hajis the mohajirs took off for a new home True, the fate the mohajirs have met in their Dar-ul-Islam is infinitely worse than any disadvantage they left behind in the Dar-ul-Harb After all, it is in India that the faithful can go to their Jumma Namaz in the confidence that they will return alive to their hearths and homes; in Karachi, going to the neighbourhood mosque for the main weekly prayers has become a daunting, dangerous gamble with death.

However, it is cold comfort for an Indian Muslim to know that he is better placed than his relatives in Pakistan so long as the Indian Muslim is not at least as well-placed as the Indian Hindu, the Indian Christian or the Indian Parsi here t home Indeed, the point is not so much to look at it in terms of competitiveness among communities as to consider the issue in terms of absolute levels of achievement of the community in question and the country as a whole In short, to look within ourselves

When we do, I think we will find that the disproportion in achievement is much more marked among Muslims whose mother tongue is Urdu than among Muslims whose mother tongue is Tamil or Malayalam, Marathi or Gujrati (I am insufficiently familiar with the Bengali speaking Muslim community and would appreciate enlightenment on whether the thesis I am developing in this column adequately reflects their position) Indeed, in so far as Tamil Muslims are concerned, the position is almost the opposite of the Urdu-speaking Muslims of India They tend, as a community, to have about the same level of education as Tamilians in general, they tend to have much higher standards of living owing to long-standing economic ties with Singapore, Hong Kong, the

The Muslim Image

The Muslim image in the world today is that of the taker, not of the giver And that being so, the man behind the image is utterly without value It is his sense of loss which motivates him, and not his sense of gain

In any period of great religious or intellectual transformation, there are always two distinct kinds of movements One is launched, positively, on the basis of some discovery which is held to be of great benefit to mankind, whereas the other is a negative process, set in motion out of a sense of deprivation, or in order to recover something which has been lost The Islamic movement, for its part, was certainly launched with a prior sense of having found something of inestimable value , but we have to ask ourselves in this day and age whether, as a movement, it has been gaining or losing in momentum

The wonderful sense of discovery with which the companions of the Prophet were imbued was that of having become aware of the oneness of God, in contradistinction to polytheism The realization had come to them that the life hereafter - man's entry into paradise - was the only goal worthy of man's endeavors They learned too that a life devoid of principle was one of utter degradation and that the highest human objective should be to become a man of principle They had been stirred to the very core of their beings by this thought Their very souls had been moved by it, their minds enlightened, and new doors to reality opened before them Their lives were so truly transformed by this idea, that it was a kind of re-birth for them Although whatever they had gained in the process was apparently non-material - a thing of the mind - it was so great a thing for them that it took precedence over all else This discovery gave them the strength to remain content, even when bereft of all their worldly possessions No sacrifice was then too great for them to make Another benefit of their discovery was that it conferred upon them the position of da'is, conveyors of the divine message to the entire world Let me stress that it is important at this point to understand the essential difference between a da'i and a national leader The latter is one who, at the apex of the ruling party, expects to be able to command others and to make demands upon them, whereas the da'i is always the giver He never takes anything from others His role is always positive, beneficent

What the Companions of the Prophet had was greater than anything else in the world What they had discovered was a guarantee that they might stand before the world as giver, not takers It was this characteristic which endowed them with such irresistible power, and it was not long before the greater part of the inhabited world came under their sway, for their moral superiority was undeniable

But this, regrettably, cannot be said of present-day Muslims, who parrot the names of the Prophet's companions without their religion being in any sense a great discovery for them Hence this desire of theirs to appear before the world in the garb of national leaders, and not as da'is Propelled by such people, the Islamic movement is doomed to lose in momentum, and it will not be long before it comes to a complete standstill unless we take measures to re-energize it We must surely undertake individual and mass reforms, returning to the basic tenets of Islam, if we are not to be swamped by total moral inertia

Editorial.........

"The parable of those who spend their substance in the way of Allah is that of a grain of corn: it grows seven ears, and each ear has a hundred grains. Allah gives manifold increase to whom he pleases." (Holy Quran)

Zakah : the purification of Wealth

Most of the social evils breed due to the inequitable distribution of wealth. For a healthy and sound society just and equitable distribution of wealth is a pre-requisite. For an economic harmony in society Islam has shown a beautiful way i.e. Zakah. Islam exhorts its believers to spend the wealth in the way of Allah and one of the guided path is Zakah. Zakah literally means purification and growth of wealth. Just as a human soul is purified by worship, Zakah purifies the wealth, purging all traces of miserliness triumph over love of wealth with its love for poor and the needy. It is a form of worship whereby a man comes close to his lord i.e. Allah. The man who spends it, offers that as a humble gift before Allah and that he is fully prepared to sacrifice everything for His sake.

Zakah occupies an important position in Islamic law for a society. It is a security tax that functions between those who are able and those who are deprived. Striking an economic balance and doing away with any class distinction. It is not a favour nor is it a gift by the payer of Zakah, rather its amount is properly calculated and a social service.

It should also be remembered that Zakah in Islam is not a voluntary act of charity which a rich man gives to the poor out of his own will, but it is an obligatory act which every Muslim is enjoined to perform if he is sincere in his belief in Allah and the Hereafter.

It is important to channelise the Zakah in proper way so that it reaches the person who deserve. The first among the preferable to disburse Zakah are one's own relatives if they are needy and deserving e.g. brothers, sisters, nephews, nieces, uncle and aunt (both on the maternal and paternal side). Next in the order of preference are the neighbours or the fellow citizens. The third place in this order of preference is the student studying the religion of Islam. The taker of Zakah should be Muslim, since Zakah is to be collected from the rich Muslim and given to the poor Muslim. Zakah can not be given for building mosques, to arrange funeral and burial of unclaimed body. It can not also be given to pay debt of a deceased since in all the three cases the recipient is not the owner of the Zakah received. It is not permissible to pay Zakah as the wages of a work done or service rendered.

There are many Muslims who have not paid Zakah throughout their life even though they are eligible to pay. An appeal is made by Naqshe Kokan to all such Muslims to give zakah since zakah is a religious and social duty. Zakah curtails many of the existing social vices as begging, stealing which are the acts not only undesirable for a society but are also strictly forbidden in sight of Allah. Payer of zakah comes closer to Allah and is engulfed with a sense of thankfulness and gratitude for his Lord.

اشاعت کا ۲۵ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ...۳۰.۴۰.۳... | شمارہ .. تیسرا .. | ماہ، مارچ سنہ ۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیران: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم
چیئرمین: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔
اراکین: ایچ بی مقدم۔ فقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے ۔ داؤد جوگلے۔

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سیقولے (بحرین)
محمد علی مقدم (جدہ)
آئی وائی سولکر عبدالمجید مجگاؤنکر (رتناگری)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
وانگڑے برادران (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
مختار مروڈکر (دارالسلام)
ایم۔ ایس پرکار (آسٹریلیا)
محمود حسن قاضی۔ (نئی ممبئی)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پٹوی۔ ندیم صالح، اعجاز ملک۔
حاجی عبداللہ عبدالطیف حاجی

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۱۴۲ اے نواگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰-۴۰۰۰ - فون: ۳۷۱.۶۵۶

مقام طباعت: اپورواپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس شمارے کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم فروری ۱۹۹۶ء ....
کتابت: حافظ زبیر احمد نادر و جاوید ندیم

ادارِیہ

مسلمان کا روزہ

سب جانتے ہیں کہ روزہ صحت کے لئے مفید ہے اور خالص طبی نقطۂ نظر سے بھی ہر شخص کے لئے مناسب ہے کہ وہ سال میں کچھ دن ضرور روزہ رکھے اس لئے کہ زیادہ کھانے پینے سے طرح طرح کے جسمانی اور اخلاقی عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ اگر یہ تحقیق کی جائے کہ ان لوگوں کی تعداد اس سال کیا تھی جنہوں نے رمضان کا روزہ محض اپنی صحت ٹھیک کرنے کے لئے یا اقتصادی مصالح کی بنیاد پر رکھا؟ تو ہم کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ ایسے لوگوں اور اس قسم کے روزہ داروں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ یہاں تک کہ جاڑے کے دنوں میں جب اس میں کوئی خاص دشواری پیش نہیں ہوتی ان کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکا۔ حالانکہ طبی اور اقتصادی روزہ شرعی روزہ کی بہ نسبت زیادہ آسان اور سہل ہے اور اس میں اتنی نازک پابندیوں کو بھی ضرورت نہیں۔ اس کے برعکس اگر ان روزہ داروں کو مردم شماری کی جائے جو روزہ کو محض ایک دینی فریضہ سمجھ کر اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور آخرت کے بدلے کی بنیاد پر رکھتے ہیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ مادیت کے غلبے اور دینی جذبے کے ضعف اور افسردگی کے باوجود ان کی تعداد لاکھوں سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو شدید ترین گرمی اور پیاس کی تکلیف کے باوجود محض دینی احساس کی بنا پر خوش دلی سے روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی عبادت بھی کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل ایمان کی نظر میں ان دینی منافع اور فوائد کی قیمت (جن کا علم ہمیں انبیائے کریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے حاصل ہوا) ان معاشی طبی فوائد سے کہیں زیادہ ہے جس کا علم اطباء ڈاکٹروں اور اقتصادی کے ماہروں سے ہم کو حاصل ہوتا ہے روزہ کے متعلق ایسی ایسی بشارتیں اور وعدے ان کے علم میں ہوتے ہیں۔ جن کے سامنے روزے کی معمولی تکالیف اور وقتی بھوک، پیاس بالکل ہیچ اور ناقابل ذکر ہے۔

ادارہ نقش کوکن اپنے قارئین کو تہنیت عید و ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

ہلالِ عید اک سوغاتِ عشرت لیکے آیا ہے
خدا کی نعمتوں سے آج کے دن بہرہ ور ہیں سب
مسلط ہے دلوں پہ اک سرورِ خود فراموشی
کسے فرصت ہے ایسے میں کے اس عنوان پر سوچے
یہ سب کچھ جو ہے اسبابِ مسرت کس کی خاطر ہے

نویدِ عیش پیغامِ مسرت لیکے آیا ہے
کہ گرد و پیش سے بھی اپنے یکسر بے خبر ہیں سب
امنگوں کی ہے سرشاری مسرت کی ہے مدہوشی
پیامِ عید کے مقصد کو اور مفہوم کو سمجھے
یہ خوشیاں کس کا حصہ ہیں یہ راحت کس کی خاطر ہے

یہ ساری نعمتیں ان کے لئے تو ہو نہیں سکتیں
رہے جو منحرف احکامِ ربّانی سے روز و شب
نہ قائم کیں نمازیں اور نہ کی روزوں کی پابندی

ادائے فرض و سنّت میں جنہوں نے غفلتیں برتیں
گنوائے اپنی غفلت اور نادانی سے روز و شب
سدا سمجھا کیے دیوانگی کو جو خرد مندی

یہ حق تو ہے خدا کے تابعِ فرمان بندوں کا
خدائے عز و جل سے لمحہ لمحہ ڈرنے والوں کا
یہ خوشیاں تو ہیں راتوں کو عبادت کرنے والوں کی
رکھے روزے بنے تعمیلِ احکامِ خداوندی

رہِ مولا میں جان و مال کے صدقہ دہندوں کا
خدا پر جینے والوں کا خدا پر مرنے والوں کا
وظائف پڑھنے والوں کی تلاوت کرنے والوں کی
ہمیشہ کی نماز با جماعت کی بھی پابندی

وہی ہوں عید کے دن خوش تو کچھ اچھا بھی لگتا ہے
خوشی راہی تمہاری میری ورنہ صرف دھوکا ہے

کارِ خیر کا ایک انوکھا نمونہ

تزکیۂ نفس اور تکمیلِ ماہِ صیام پر عید الفطر
اللہ تعالیٰ کا انعام ہے انعام واکرام کے اس مبارک
ومسعود موقعہ پر جبکہ ہمیں زکوٰۃ اور فطرہ کی ہدایت کی
گئی ہے اور دوسروں کے دُکھ درد میں کام آنے کی
ترغیب دی گئی ہے "کارِ خیر کا ایک انوکھا نمونہ"
ہدیۂ قارئین ہے اس امید کے ساتھ کہ "شاید کہ اتر
جائے تیرے دل میں میری بات"

ادارہ

ہر اتوار صبح پانچ بجے ان کی الارم گھڑی گنگنانے لگتی ہے اور بمبئی کے ۴۹ سالہ تاجر کملیش شاہ مصمم ارادے کے ساتھ بستر چھوڑ دیتے ہیں۔ گھر کے دوسرے ممبروں کو جگائے بغیر وہ ضروریات سے فارغ ہو کر اپنی کار سے چار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مدر ٹریسا کے بنائے گئے آشا دان نامی بوڑھوں کے آشرم پہنچتے ہیں ویسے ہی دو آدمی ایک بڑی کڑھائی میں ۲۵۰ ڈبل روٹیاں انڈیلتے ہیں اور تیسرا آدمی چار کلو جام (د ۳۳ ۸ ق) کا ڈبہ کھول کر سامنے رکھ دیتا ہے اور ادھر دیگر انیس لوگ ان ڈبل روٹیوں کا سینڈوچ بنانے میں شاہ کی مدد کرتے ہیں تھوڑی ہی دیر میں ۲۳۵ سینڈوچ تیار ہو جاتے ہیں، یہ سینڈوچ طلاق شدہ یا بے گھر عورتوں کی لیگ آف مرسی کی بوڑھی عورتوں کے ریمانڈ ہوم کے بچوں میں بانٹے جاتے ہیں کملیش شاہ گذشتہ ۲۰ سال سے اس عظیم کارِ خیر میں لگے ہوئے ہیں کملیش شاہ کی قیادت میں جاری اس کارِ خیر میں ان کے علاوہ ۱۹ اور لوگ اور بھی شامل ہیں جن میں ایک پروفیسر، ایک ڈاکٹر ایک اکاؤنٹنٹ اور ۲۴ تاجر ہیں اس کام میں اگر کوئی ممبر کسی وجہ سے کسی دن نہیں آ سکتا تو وہ اپنی بیوی یا بچے یا دوست واحباب رشتہ دار کو بھیجتا ہے۔

کملیش شاہ کمپیوٹر اور کیمیکل کے تاجر ہیں۔ سالانہ پانچ کروڑ کی تجارت سنبھالنے والے شاہ ہفتہ میں چھ دن کام کرنے کے باوجود اس کارِ خیر کے لئے ہر اتوار کی صبح کو دو تین گھنٹے انہوں نے محفوظ رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ میں کوئی بڑا کام نہیں کر رہا ہوں۔ صرف سماجی قرض ادا کر رہا ہوں، غور طلب بات ہے کہ ٹیم یہ کام شہرت یا مفاد کی خاطر نہیں کر رہی ہے۔ یہ ٹیم رجسٹرڈ بھی نہیں ہے کیوں کہ ٹیم کا کہنا ہے کہ خیرات نام کے لئے نہیں بلکہ دل کے سکون کے لئے کی جاتی ہے۔

۱۹۷۱ء میں کملیش شاہ اور ان کے ایک دوست نے ملکر آشا دان آشرم میں بوڑھوں کو پھل بانٹنا شروع کیا تھا تو مدر ٹریسا نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ وہ پھل بانٹنے کی بجائے ہفتہ میں ایک دن لاچار ضرورت مندوں کو ناشتہ کروا دیں۔ اس طرح سینڈوچ بانٹنے کا یہ کام نہ صرف آشا دان آشرم میں بلکہ اس کے آس پاس کے دو کلومیٹر میں مقیم دیگر لاچار لوگوں تک پھیل گیا ہے۔

ہر اتوار ۲۳۵ سینڈوچ بنانے پر ۲۳۰۰ روپیہ خرچ لگتا ہے اب اس کارِ خیر میں چندہ دینے کے لئے ہندوستان کے ہندو مسلمان سکھ، عیسائی، پارسی سبھی فرقوں کے لوگ آگے آ رہے ہیں

جن ضرورتمندوں کو ہر اتوار یہ سینڈوچ ملتے ہیں ان کے مجبور چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے اسلئے نہیں کہ انہیں صاف ستھرے ڈھنگ سے بنا مقوی تازہ سینڈوچ ملا بلکہ اسلئے کہ ان میں امید کی کرن جاگی ہے کہ کسی کو ان کی بھی فکر ہے

نقش کرکن

رمضان المبارک ...
موسم اور صحت ...
اِن سب کا تقاضا ہے کہ افطار کے وقت
پانی یا کسی بازاری شربت کے بجائے صرف رُوح افزا لیجیے
روزہ کی حالت میں جسم میں پانی اور شکر کی کمی اور گرمی میں پیاس کی شدت کے
سبب عام طور پر روزہ دار افطار کے وقت یک دم پانی پر ٹوٹ پڑتے ہیں
یا کوئی بازاری شربت پی لیتے ہیں، جو سراسر نقصان دہ ہے۔
رُوح افزا آپ کے جسم میں پانی اور شکر کی کمی کو بخوبی پورا کرے گا۔ بلکہ یہ آپ کے بدن کو وہ تمام لازمی بنیادی عناصر اور قدرتی وٹامن بھی وافر مقدار میں بہم پہنچائے گا جو صحت وقوت کے قیام وبقا کے لیے ناگزیر ہیں۔
رُوح افزا بچوں اور بڑوں سب کا پسندیدہ مشروب ہے، جو دوسرے فائدوں کے ساتھ ساتھ گرمی کی بہت سی تکالیف سے بھی بچاتا ہے۔
افطار کے وقت خاطر خواہ تسکین، تازگی اور توانائی کے لیے صرف رُوح افزا لیجیے۔ یہ دوسرے شربتوں کے مقابلہ میں کم خرچ ہوتا ہے اور سستا بھی ہے
افطار کے اہتمام میں
رُوح افزا کے
صحیح مقام کو نہ بھولیے!
شربت رُوح افزا
۸۵ سال سے زیادہ مدت کا
مشروبِ مشرق
ہمدرد
شربت رُوح افزا
جڑی بوٹیوں، حیات بخش عناصر اور قدرتی وٹامنز کا نادر مرکب
HWL-8717

از:- ڈاکٹر عبدالکریم نائیک:-

میں نے اپنی بات کہنے کے لئے یہ موضوع اس لئے نہیں چنا ہے کہ اس سے میرا مقصد آپ کے علم یا معلومات میں کوئی اضافہ کرنا ہے بلکہ میں اپنی بات آپ تک اس لئے پہنچانا چاہتا ہوں کہ آج کے زمانے میں ہمیں صرف سائنسدانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ سائنس کا ادراک رکھنے والے سماجی کارکنوں کی ضرورت ہے۔
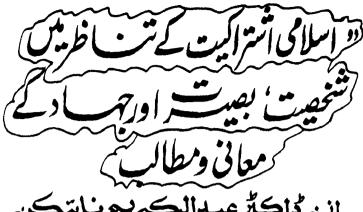
'شخصیت' کیا چیز ہے اس کی تشریح کے لئے اس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ بنیادی طور پر شخصیت ۳ عناصر سے بنتی ہے۔ آگاہی، احساس اور عمل اور جب یہ تینوں عناصر کسی شخص میں ایک ساتھ مربوط ہوکر ظاہر ہوں، اور روبہ عمل لائے جائیں تو ایسی 'شخصیت' فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دو شخصیتیں ایک سی نہیں ہو سکتیں اس لئے یہ شخص ایک علاحدہ اکائی ہے اس سائنسی حقیقت سے ہر شخص کا آگاہ ہونا ضروری ہے کیونکہ یہی علم اور احساس کی ترقی، خوش حالی اور طمانیت کا ضامن ہے۔

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ جو شخص خود کو پہچانتا ہے وہ اپنے رب کو بھی پہچانتا ہے۔

علم و آگاہی کے حصول، ضبط عمل ایک سائنسی مزاج، کا تشکیل کا باعث ہوتا ہے جو آدمی کی ذہنی صلاحیتوں کو صیقل کرتا ہے۔ کسی بھی مضمون یا موضوع سے خواہ وہ کوئی موضوع ہو مثلاً زبان، منطق، اعداد و شمار، نفسیات، اخلاقیات، معاشیات اور سیاست - علم حاصل کرنے کے لئے آدمی کو اپنی صلاحیتیں اپنے ماحول کے مطابق بروئے کار لانی چاہئیں۔

ایک بامقصد شخصیت کی تشکیل و ترتیب کے لیے صرف علم اور شعور کافی نہیں ہے۔ آدمی کی دانشمندی اور فراست کا انحصار اس بات پر بھی ہے کہ علم سماجی تقاضوں کے مطابق ہو اور ماحول کے ساتھ مکمل ہم آہنگی کا حامل ہو تاکہ پیشہ ورانہ خدمات کو پوری توانائی اور عمدہ کارکردگی سے انجام دیا جاسکے۔ اس اصول سے غفلت برتی گئی تو سوسائٹی میں افتراق و انتشار کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

علوم کا بنیادی مقصد سچ کی تلاش ہے۔ اس لیے سماجی سائنسدانوں کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ ان موانعات کو دور کریں۔ جو حقیقت تک پہنچنے کے راستے میں حائل ہوں۔ یہ موانعات ہمارے وہ رسم و رواج ہو سکتے ہیں جو بلا کسی منطقی توجیہہ کے ہم نے اختیار کر رکھے ہوں۔

ہماری شخصیت سوسائٹی کے لئے صرف اس وقت سود مند ثابت ہو سکتی ہے جب ہمارا نظریۂ حیات معروضی اور واقعیت پسندانہ ہو۔ ایک مثبت اور صحیح مقصد کو مکمل طور پر حاصل کرنے کے لیے ہمارا طرز عمل اور رویہ بالکل غیر متعصبانہ ہونا چاہئے۔ قرآن پاک بھی یہی تعلیم دیتا ہے اور اسی طرز عمل کی توقع رکھتا ہے۔ 'علم' کی اہمیت کا اندازہ ہمارے پیغمبر کے اس قول سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک عالم کی موت

کی موت ہے۔

نفسیات اور سائنس کے بارے میں جو تحقیقاتی کام ہوا ہے اس کی روشنی میں یہ بات قطعی طور پر صاف ہو چکی ہے کہ "خود شناسی" ہی کے ذریعے ہم اپنے آپ کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں، اپنی کارکردگی اور اپنے اندر کی چھپی ہوئی خصوصیتوں کا جگی پیمانے پر جائزہ لیں۔ ہم اپنی صلاحیتوں سے غیر شعوری طور پر ناواقف ہوتے ہیں۔ اپنے آپ سے واقف ہونے کے لیے ہمیں ایک کھلے دماغ اور بلند نظری کی ضرورت ہے۔

یہ سوچتے رہنا کہ کچھ لوگ اپنے آپ کو ایک نیا آدمی بنانے کی صلاحیت کیسے پیدا کر لیتے ہیں۔ اور باقی لوگ ایسا کیوں نہیں کر سکتے اس سوال کا جواب آسان ہے اس کے لیے غیر معمولی طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اپنے ذہن کے گرد بنے ہوئے جالوں کو صاف کرنا ضروری ہے۔ اپنی صلاحیتوں کو مفید، سودمند اور کارگر بنانے کی ان دیکھی قوت خود ہم میں ہے اور اپنے آپ سے اپنے قرب کے لوگوں سے اور اپنی برادری سے ایک مکالمہ ہماری نظروں کے سامنے ایک نیا افق پیدا کر سکتا ہے۔ سیکھنے اور آگے بڑھنے کے عمل میں کچھ خطرات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ایک مقصد کے لیے ان خطرات کو نظر انداز کرنا ضروری ہے۔ اور کیا تعجب کوئی خطرہ یا کوئی مرحلہ ہی آدمی کی زندگی میں کامیابی کا زینہ ثابت ہو۔

اپنے آپ کو جاننے کی کوشش ایک دشوار بلکہ تکلیف دہ عمل ہے۔ آج ہم چونکہ ہر چیز کو مادی نقطہ نظر سے دیکھنے پر مجبور ہیں اس لئے ہم اپنی پوشیدہ ذہنی وجسمانی صلاحیتوں سے واقف ہونے اور انہیں روبعمل لانے کے لئے فرصت نہیں پاتے۔ یا تو ان صورتوں میں ہمارا جی ہی نہیں چاہتا کہ ہم فعال بنیں۔

"اسلامی تعلیمات کے نئے افق" کے مصنف پروفیسر ایس اے اشرف کے مطابق اسلامی ادراک اور شعور صرف ایقان پر منحصر ہے کہ اسلامی نقطہ نظر انسان کی عظمت اور اس کے فخر کے اظہار کے لئے سب سے بہتر نقطہ نظر ہے۔ آدمی کو اشرف المخلوقات بننے کے لئے ان صلاحیتوں کی پرورش و پرداخت

نقش کرکن

کرنی چاہیے، جو قدرت نے اسے عطا کی ہیں اور جن کی وسعت و فراخی لامحدود ہے۔ ان صلاحیتوں کے اخلاقی اور شعوری فایدے بے شمار ہیں اور ان سے متمتع ہونا آدمی کے بس میں ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اسلام نے تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے کیونکہ علم ہی ترقی اور فروغ کے لیے ایک سیڑھی ہے۔ آدمی کی شخصیت میں وجدانی، اخلاقی، شعوری تخیلاتی، جذباتی اور جسمانی یہ سارے عناصر اور عوامل کارفرما ہوتے ہیں اور سارے عوامل ایک دوسرے سے اتنے مربوط ہوتے ہیں کہ ان میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اپنی شخصیت کی تشکیل، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمارا مقصد اور منتہا ہونا چاہئے۔

اپنی تصنیف "اسلام کا انکشاف اور دقوف" میں ایس احمد لکھتے ہیں۔

مسلم اہل علم اپنے لئے ایک انقلابی رویہ اختیار کرنے کی بات کرتے ہیں تاکہ وہ عہد جدید میں فقیہہ اور عالم کی حیثیت سے جانے جائیں جیسے کہ اسمٰعیل الفاروقی، یا یونس اور فرید احمد ہیں۔ وہ اپنے دائرۂ عمل میں مذہب کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں لیکن معاشرے کے بارے میں ان کا علم موہوم اور مبہم ہے اور عام تصورات سے میل نہیں کھاتا اور نتیجے میں یہ دیکھنا ہوگا کہ دیندار مسلمان ان کے تعلق سے کیا سوچتے ہیں۔ ان عالموں کو معاشرے کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا اور اس بات کی احتیاط کرنی ہوگی کہ وہ انتہا پسندی یعنی خلائیت کے اسیر نہ ہو جائیں۔

عقیدہ اور ایمان ہمارے خیالات اور احساسات کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ خوش قسمتی سے مورخین، دانشور اور تحقیق وجستجو کا کام کرنے والے لوگ اس حقیقت سے کماحقہ واقف ہیں کہ اسلامی فلسفۂ حیات، عقلی، منطقی، اور نتیجہ خیز فلسفۂ حیات ہے۔ ہمارے پاس قرآن اور سنت نبویؐ رہنمائی کے لیے موجود ہیں۔ اس دولت سے پھر کیوں نہ ہمارے علماء بہتر طور استفادہ کریں۔ قرآن معاشرے میں مختلف سماجی جماعتوں کے وجود اور ان کے انضمام کو تسلیم کرتا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک

سائنسی نظریے، غلط بھی ثابت ہوئے ہیں۔ وقت ہمیشہ بدلتا رہتا ہے کئی صدیوں تک انسان، قرآن کو مکمل طور پر سمجھنے سے قاصر رہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے علوم جدید کی وسائل حاصل نہیں تھے۔ کئی قرآنی آیات جن کا تعلق قدرت کے کرشموں سے ہے ان کا صحیح مفہوم و مطلب اب سمجھ میں آ رہا ہے۔ اور اب بھی کئی آیات ایسی ہیں جن کا مطلب سائنس کی مزید ترقی کے بعد واضح طور پر سمجھ میں آئے گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم قرآن کو معنے کے ساتھ نہ پڑھا کریں۔ کیوں کہ کچھ آیات ہمارے لئے مبہم ہیں جب کہ قرآن خود کہتا ہے کہ اسے سمجھنا بہت آسان ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ جو بھی ہم پڑھیں اس پر فکر کریں۔ یعنی غور و فکر کریں۔ پھر ذکر کریں۔ اس کے بعد اس پر عمل کریں۔ جو کچھ بھی ہماری سمجھ میں آئے اس پر عمل کرنا ہی سیدھے راستے پر چلنا ہے۔ قرآن خود راستہ دکھاتا ہے۔

دینی تعلیم دینے والے اکثر معلمین ' دین ' ، دنیا کا فرق ظاہر کرنے کے لئے یہ سمجھاتے ہیں کہ دین کا مطلب عبادت کرنا ہے۔ صرف اللہ کا نام لینا ہے اور کسی اور بات کی فکر نہیں کرنا ہے۔ یہ دین کو سمجھانے کا نہایت محدود طریقہ ہے۔ قرآن میں ' دنیا ' کے معنی یہ ہیں کہ آدمی عیش و عشرت اور لہو و لعب کے مشاغل میں زندگی گذارے جو صحیح راستہ نہیں ہے اور یہ طرز عمل ہمیں گمراہی کی طرف لے جاتا ہے اچھا مسلمان بننے کے لئے اچھا انسان ہونا اولین شرط ہے اور سماجی سائنس والوں کے لیے بھی اس شرط کی پابندی ضروری ہے۔

توحید کا مرکزی تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کی تخلیق انسان کے لئے کی ہے۔ اور دنیا کی ساری اچھی چیزوں اور نعمتوں سے فیض یاب ہونے کے لئے اسے پوری پوری اجازت دی ہے اور یہ کہ زمین اللہ کی ملکیت ہے اور انسان کو خلیفۃ الارض کی ذمہ داری سونپی ہے۔ یہیں سے اس نکتے کا آغاز ہوتا ہے کہ ایک انسان کو دوسرے انسان کی فکر کرنی چاہئے۔ اس لئے انسان کی بنیادی ضرورتیں جیسے کہ غذا، کپڑا، مکان، تعلیم اور بہبودی۔ سب انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔ اور اس کا پیدائشی حق بھی ہیں۔ العدل اور الاحسان یہ دو اہم نکتے ہیں جن پر اسلامی معیشت، اہم ستون ہے۔ اسلام ہمیں مسکینوں اور بیکسوں کی کفالت اور مدد کی تلقین کرتا ہے۔ فرد کو اپنی بہبودی اور ترقی کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ قرآن صرف عبادت اور تقویٰ کو عزت و احترام کے قابل سمجھتا ہے۔ اسلامی نظریۂ حیات کے مطابق طبقوں میں تفریق اور امتیاز نہیں کیا جانا چاہئے۔ ان لوگوں کا جو مالی اور تعلیمی اعتبار سے صاحب حیثیت ہیں یہ فرض ہے کہ وہ غیر مستطیع اور غریب افراد کی کسی حد تک کفالت (معاشی اور تعلیمی معاملات میں) کا بار اپنے سر لیں۔ قرآنی احکام کی روشنی میں ہمارے معاشرے میں کوئی اونچ نیچ نہیں ہونی چاہئے۔ اور مسلم برادری میں نہ زبان نہ سماجی حیثیت کسی اختلاف کا باعث ہو سکتی ہے۔ مساوات اسلام کا پہلا اصول ہے۔ نہ کوئی کمتر نہ کوئی برتر۔

ڈاکٹر موریس بوکے (Dr: Morris. Bucae) کے نظریے کے مطابق یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے کہ مذہب اور سائنس کو دو جڑواں بہنیں کہا جاتا ہے۔ اور آج کے دور میں جب کہ سائنس نے ہر میدان میں غیر معمولی ترقی کی اور انکشافات کئے ہیں سائنسی معلومات اور مواد قرآن کی افہام و تفہیم کو آسان بنا دیتا ہے قرآن میں ایسے اشارے اور نکات موجود ہیں جن کا راست تعلق سائنسی انکشافات سے ہے۔ اور اسی لئے ڈاکٹر موریس ایک ایسی انسائیکلو پیڈیا کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو قرآنی تعلیمات کی تفہیم کا ذریعہ ثابت ہو۔

سائنس داں لوگ جن میں سماج کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سماج اور افراد کے درمیان کون سے عوامل کارفرما ہیں اس لیے ان کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ پرسنل لاء اور مذہب کے معاملات کا گہری نظر سے مطالعہ کریں تاکہ کسی بھی فرد کو اپنے نجی اور شخصی معاملات میں اپنے مذہب کے احکامات کی پابندی کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ انہیں قرآنی آیات اور سنت نبویؐ کے اصولوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جہاں تک سائنس کا تعلق ہے اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کئی سیاسی اور

نفسی کوکن

معاشیات اور معاشرت کی عمارت کھڑی ہے۔ اسلامی ملکوں میں اور ساتھ ہی ساتھ ان ملکوں میں جہاں مسلم اقلیت موجود ہے۔ انہی بنیادی اصولوں پر معاشرے کا قیام ہماری اولین اور فوری ضرورت ہے۔

ہمارا ملک مختلف زبانوں اور معاشروں کا ملک ہے اور یہ لسانی اور معاشرتی بوقلمونیت ہماری سوسائٹی پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہم اپنے اسلامی شعائر پر عمل پیرا ہو کر ایک قابل قبول معاشرے کی تشکیل کر سکتے ہیں۔

اسلامی اجتماعیت

اسلامی اجتماعیت یا اشتراکیت کا اولین حوالہ ہمیں انیسویں صدی کے شہرۂ آفاق اور ممتاز اسلامی مفکر اور مصلح جمال الدین افغانی کی تحریروں میں ملتا ہے۔ جمال الدین افغانی نے اسلام سے پہلے اور اسلام کے آنے کے بعد کے فلسفۂ حیات کے فرق کو اسلامی اشتراکیت کے نظریے کی روشنی میں واضح کیا اور بتایا کہ عرب ملکوں میں اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے صورتِ حال کیا تھی اور اسلام کے نظریۂ حیات کے مطابق پوری دنیا میں پھیلی مسلم آبادیوں میں اسلامی برادری کا تصور کیسے پیدا ہوا۔ یہ ایک تاریخ ساز تبدیلی تھی جو رونما ہوئی۔ مصر میں اس دور کے معتبر اور ممتاز سوشلسٹ مفکر سلمیٰ موسیٰ اٹھارہ سو ستاسی تا انیس سو اڑتیس (۱۸۸۷ء – ۱۹۳۸) نے جو اشتراکی عدل و انصاف کا سب سے بڑا مبلغ رہا ہے، اپنی تصانیف میں جن کی تعداد کم و بیش ۵۰ ہے) عرب دانشوروں اور کارکنوں کو زمانے کے ساتھ ہم آہنگ ہونے اور ترقی کرنے کے اصول سمجھائے ہیں۔ اس کی تصنیفات اشتراکیت، معاشیات اور منطق کے تمام مسائل کا احاطہ کرتی ہیں۔

حسن البانا (۱۹۰۶ تا ۱۹۴۹) نے حضرت محمدؐ اور رسولِ مقبولؐ کے فوری بعد آنے والے خلفائے راشدین کے دور کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے ہمیں اس بات کی تلقین کی ہے کہ اسلامی تعلیمات پر مبنی اشتراکیت اور معاشیات کے اصولوں نقش کو کن

کو برتتے ہوئے ہم دین کے دائرے میں رہ کر اپنے آپ کو تیز رفتار اور تغیر پذیر حالات کا ساتھ دینے پر قادر ہیں۔ ہمارے مصلحین نے جدید دور میں سانس لیتے ہوئے قرآن کے احکام پر پابند رہنے کا گر بتایا اور کہا ہے کہ اسلامی عقائد کسی بھی طرح ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہیں اور ہم دین اور دنیا دونوں کے تقاضے ایک ساتھ پورے کر سکتے ہیں

(۱۹۱۵ تا ۱۹۶۴ء) اسلامی فلسفۂ قانون کے شعبے کے ڈین نے اپنی تصنیف اشتراکیت الاسلام میں اس نکتے پر بحث کی ہے کہ اشتراکیت صرف ایک فلسفہ نہیں بلکہ اسے اپنانا اور اس پر عمل پیرا ہونا، ہمارا مقصدِ حیات ہونا چاہئے۔ اشتراکیت کا مقصد یہی ہے کہ غریبی کو دور کیا جائے اور ایک فرد کے اس حق کو مانا جائے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو روبعمل لا سکے۔ الشبانی کے قول کے مطابق 'التکافل الاجتماعی' مساوات، عدل، اور ذمہ داری کے احساس پر مشتمل طریقِ حیات ہی تفریق و تضادات سے مبرا اجتماعیت و اشتراکیت کی بنیاد ہے۔

سید قطب جو (۱۹۰۶ تا ۱۹۶۶) تصوراتی نظریات کا متعلم تھا اور جس نے اسلامی برادری کا پرچار کیا تھا۔ اسلامی اشتراکیت کے نظریے کا مخالف تھا اس کا عقیدہ تھا کہ صرف اسلام نے انسانی مساوات معاشی برابری، یکساں انصاف، اور اخلاقی و روحانی اقدار متعین کئے ہیں۔ سید قطب کے نزدیک زندگی گذارنے کے صرف دو راستے ہیں ایک راستہ وہ جو اسلام نے بتایا ہے اور دوسرا وہ جسے جاہلیہ کا نام دیا جا سکتا ہے اور یہ راستہ دنیا میں اسلام کے آنے سے پہلے ایام جاہلیت میں لوگوں نے اپنے لئے مقرر کیا تھا۔ قطب کا کہنا تھا کہ سرمایہ داری، اشتراکیت، اور اشتمالیت (کمیونزم) یہ تینوں نظریے دورِ جہالت کی یاد دلاتے ہیں اور اسلامی عقائد کے منافی ہیں۔ وہ کہتا ہے مذہب اسلام انسانی ضروریات کی تکمیل کے لئے کافی ہے۔ جمال عبدالناصر کے اشتراکیت کے نظریے اور اس کی تحریروں کی سخت مخالفت نے اس کو عہد کا دشمن بنا دیا تھا۔ اسی لمبی مدت کے لیے جیل کی سلاخوں کے پیچھے رہنا پڑا۔ اور بالآخر اسے سولی پر چڑھا دیا گیا (حوالہ کے لئے قطب کی سوانح حیات اور 'جاہلیہ' دیکھئے۔

احکام خداوندی کے مطابق ایک اسلامی سلطنت کا قیام جو
شریعت کے تمام اصولوں پر کاربند ہو، سید قطب کا نظریہ حیات تھا اور
وہ اس سے کم ہر چیز کو ناجائز اور غیر اخلاقی قرار دیتا تھا۔ اس نے اپنی
تصنیفات میں صرف اسی بات پر زور دیا ہے کہ دنیا کے سارے مسلمانوں
کو ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل و تعمیر میں بدل و جان حصہ لینا
چاہئے۔

انیسویں اور بیسویں صدی کے دوران، عہد حاضر کے مسلم
مفکرین نے مسائل کو ایک دوسرے سے الگ کر کے جزوی طور پر پیش
کرنا چاہا ہے اس طرز فکر کی بنیاد میں وہ تحقیقی کاوشیں شامل نہیں
ہیں جن پر ماسبق میں برسوں محنت کی گئی ہے اور جن سے اجتماعیت
کے تصور پر روشنی پڑتی ہے۔

مسلم سماجی مفکرین نے نویں اور دسویں صدی میں اسلامی
تمدن کی تشریح اور فروغ کے تعلق سے نہایت اہم تخلیقی کام کیا ہے
اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے یونانی علوم اور تعلیمات کے
بیسوں ترجمے کئے اور انہیں بلاد یورپ میں منتقل کیا۔ علم کی ترویج اور
توسیع کا یہ کام بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

جدید علم طب کا استاد اول بو علی سینا ہے۔ امام جعفر صادق
جدید کیمیا کے جد اعلیٰ ہیں۔ اور ان کے علاوہ کئی مسلم مفکرین ہیں جنہوں
نے علوم جدیدہ کے انکشافات کی اور ان کی تحصیل میں اولیت کا درجہ
حاصل ہے۔ اس پس منظر میں ہمیں غور کرنا چاہئے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ
آج ہم زندگی کی دوڑ میں دوسری اقوام کے مقابلے میں پیچھے رہ گئے ہیں
اور تاریخ عالم ہمیں فراموش کر رہی ہے۔

ہمیں اب نہایت سنجیدگی کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو از سر
نو رائج اور مقبول بنانے کے لئے، صرف جد و جہد نہیں کرنا بلکہ جہاد کرنا
چاہئے تاکہ ہماری سابقہ وقعت و عزت بحال ہو سکے۔ پچھلی دہائیوں
سے اسلامیات کا مسئلہ عالمی مسئلے کی نوعیت اختیار کر چکا ہے اور اس
کی ترویج و اشاعت عالمی سطح پر ہو رہی ہے اور اب جب کہ اکیسویں
صدی ہمارے دروازے پر دستک دے رہی ہے اس عمل میں مزید
تیزی اور خلوص پیدا ہونا چاہئے۔ اپنے ماضی سے واقفیت اور جائزہ
نقش کہن

ہمیں مستقبل کا پروگرام ترتیب دینے میں رہنمائی کرے گی۔
قرآنی احکام اور شرعیہ اسلامی کی ترویج کا کام جہاں بھی موقع ملے
کرنا ہی چاہئے۔ اور اس کے لئے جدید وسائل اختیار کرنا چاہئے
ہماری ملی جماعتوں کو اس بات کی بھی نگرانی کرنی چاہئے کہ اسلام
سے متعلق جو کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ ان میں کیا لکھا جا رہا ہے اور
تحریریں مبنی بر حقائق ہیں یا نہیں۔

ہمارے دانشوروں کو اب یہ اصول بنا لینا چاہئے کہ وہ قومی
اور بین قومی سیمینار اور کانفرنسوں میں پابندی سے شریک ہوں اور
اپنے مقالے پیش کریں تاکہ حقائق سب کے سامنے آسکیں۔ جہاں تک علم
اور معلومات کا تعلق ہے لوگ جانتے ہیں کہ کیا غلط اور کیا صحیح ہے
ان میں تقریباً سب کے سب حق بات ہی بتاتے ہیں لیکن انہیں یہ بات
بھی ملحوظ رکھنی چاہئے کہ قرآن کا حکم یہ بھی ہے کہ وہی کہو جس پر خود عمل
کرو۔

ہمیں اس نکتے پر بھی غور کرنا چاہئے کہ ہم میں سے اکثریت یہ
جانتی ہے کہ نظریہ کیا ہے۔ حکم کیا ہے اور اس حکم کی بجا آوری کا طریقہ کیا
ہے پھر ہم اس طریقے پر عمل کرنے سے کیوں کتراتے ہیں۔ کیا ہمارے
ذرائع ابلاغ و ترسیل اور رابطے کا فقدان ہے یا افراد کو آپس میں میل جول
کے مواقع حاصل نہیں ہیں کہ ایک صالح معاشرہ وجود میں آسکے۔ ایک
فرد کے لیے یہ مشکل ہے کہ وہ اس کام کو تنہا انجام دے سکے۔ اس کے لئے
جماعتی تنظیم کی ضرورت ہے۔ جس کا ہر رکن دوسرے رکن کے ساتھ
ہم قدم ہو کر یہ لمبا سفر طے کرنے کا عہد و ارادہ کرے مختصر الفاظ میں
یوں سمجھئے ہم سب کو متحدہ اور متفقہ طور پر اپنے مقصد حیات کو حاصل
کرنے کی مخلصانہ کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے مسئلے کو صاف اور واضح طور
پر سمجھنا مقصد کی تکمیل کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہاں میں 'عمل' کی اہمیت پر
زور دینا چاہوں گا۔ ہمارا مخلصانہ عمل ہی جہاد کی صورت اختیار کر سکتا
ہے۔

جہاد کا مطلب یہ ہے کہ ایک قابل تحسین اور بامعنی مقصد کے لیے
بے لوث کام کیا جائے۔ لفظ 'جہاد' میں اسلامی نقطہ نظر سے کئی معنی
پوشیدہ ہیں۔ اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ ایک شخص اپنے آپ کے عیوب

...کرنے کی کوشش کرے اور اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ ... امت کی فلاح و بہبود کے لیے جدوجہد کرے۔ ذریعہ تحریر ... جدوجہد ہونی چاہیے۔ اسلامی قرائن میں جہاد اسے بھی کہتے ... باطل کے خلاف ہو۔ بعض صورتوں میں تلوار کے جہاد کو کمتر درجہ ... ہے۔ جب کہ پرامن طریقوں پر جھوٹ اور باطل کے خلاف عمل ... کرنے کو بڑا جہاد مانا جاتا ہے۔

جہاد کو فرض کفایہ، کی حیثیت دی گئی ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اس فرض کو ادا کرنے کے لئے ہر شخص کو اٹھ کھڑا ہونا ضروری نہیں ہے۔ لیکن بہر دل لوگوں کی معقول تعداد کو اس میں حصہ لینا چاہئے اگر ایسا نہیں ہوا تو پوری جمعیت قصوروار ٹھہرائے جائے گی۔ بعض صورتوں میں جہاد کی نوعیت ایک تنہا فرد کے فرض کی ہوتی ہے اور پھر ہر فرد پہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس فرد کی تائید اور حفاظت کے لئے اجتماعی طور پر جہاد کرے۔ اس عمل کا اصل مقصد یہ ہے کہ افراد میں جماعتی تنظیم اور یگانگت کا احساس پیدا ہو، اور ' جہاد ' کے عمل سے ملت اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکے۔ ایک حدیث کے مطابق نیت کے بغیر عمل ممکن نہیں ہے۔ عزم اور ارادہ ہی کامرانی کی کنجی ہے۔

میں اپنے اس ادھورے اور غیر مربوط مضمون کو اس دعا پر ختم کرنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل (جہاد) کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اپنے مادی مفادات سے بے پرواہ ہو کر اپنی صحیح شناخت اور شخصیت کو سنوار سکیں اور ایک ایسے معاشرے کے قائم کرنے میں کامیاب ہو سکیں جو سب کی بھلائی اور حفاظت کا ضامن ہو۔ میری دعا ہے کہ سارے مسلم مصلحین، اور مفکرین کو اللہ تعالیٰ وہ ہمت، حوصلہ، جذبہ، توانائی اور شفا پہنچانے کی صلاحیت عطا کرے اور ہم سب ساری دنیا کے لئے خیر و برکت کا موجب و باعث بن سکیں

والسلام

نوٹ :۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اپنا یہ خطبہ۔ حیدرآباد میں ۱۳؍ اکتوبر تا ۱۵؍ اکتوبر ۹۵ کی تاریخوں میں منعقدہ اجلاس میں پڑھا جب مسلم سوشل سائنس دانوں کی انڈین ایسوسی ایشن کا دوسرا جلسہ منعقد ہوا۔ ڈاکٹر نائیک بمبئی کے سینئر ماہر نفسیات اور معالج ہیں۔
(ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے اس مقالہ کو جو انگریزی میں مرقوم ہے فاضل ادیب جناب یوسف ناظم نے اردو قالب میں ڈھالا ہے اور اسی لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ (ادارہ)

نقش کوکن

تصویریں

نقش کوکن میں بغرض اشاعت تصویریں بھیجنے والے حضرات بلیک اینڈ وائٹ تصویریں دیا کریں۔

(ادارہ)

مہندر امرناتھ اور مدثر نظر

- دونوں پنجابی ہیں
- دونوں کے ناموں (مدثر اور مہندر) میں انگریزی کے آٹھ آٹھ حروف ہیں۔
- دونوں کا اپنے سے بڑا اور چھوٹا بھائی ہے
- دونوں کے والد (نذر محمد اور لالہ امرناتھ) نے اپنے ملک کے لئے اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں سنچریاں بنائی ہیں۔
- بھارت کے لئے ۱۰۱ ویں ٹیسٹ سنچری مہندر نے اور پاکستان کے لئے ۱۰۱ ویں ٹیسٹ سنچری مدثر نے بنائی ہے۔
- دونوں کھلاڑیوں نے اپنے دو ہزار رن سنہ ۱۹۸۲ میں کراچی ٹیسٹ میں مکمل کئے۔

عید الفطر

کے موقعہ پر دلی مبارکباد

کُل عالم امن خیر

منجانب

حکومتِ ہند کی جانب سے منظور شدہ

عادل

انٹرپرائزیز

ملازمت دلانے والے اداروں

میں عدل و اعتماد کا حامل نام

ڈائمنڈ زیرو کس

۸۰ ریڈی جمشید جی روڈ، ماہم

(بمقابل پیراڈائز سنیما)

بمبئی ۴۰۰۰۱۶

فون: ۴۴۵۸۵۸۶
۴۴۵۴۴۳۴
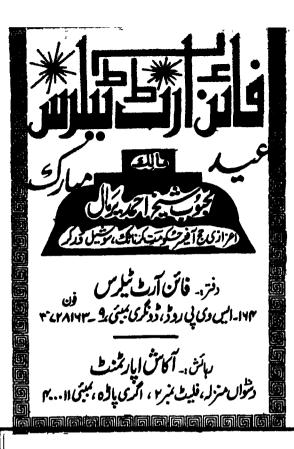
FAVOURITE ELECTRICAL ENGINEERING WORKS.

Specialist in Motor Windings, AC/DC, LT/HT, Spare Capacity for Dynamic balancing of rotating, machine upto 3 ton. weight.

عید مبارک

129b, Old Anjir Wadi, Near Hasnabad, Mazgoan, Bombay - 400 010

Tel./Fax. 3721150, 3724164, 3720780, 3714705

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے

خلفائے راشدین سے متعلق اہم معلومات

(۱) ★ حضرت ابوبکر صدیق پہلے خلیفہ تھے۔

★ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی رسولِ اکرم نے جن دس صحابۂ کرام کو ان کی زندگی میں ہی جنتی ہونے کی خوشخبری سُنادی تھی اُن میں آپ شامل ہیں ★ آپ کا اصلی نام عبداللہ تھا ★ آپ قریش کی شاخ بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے ★ حضور اکرم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تحریک پر آپ کو واقعہ معراج کی تصدیق کرنے کی وجہ سے صدیق کا لقب عطا فرمایا تھا ★ مواخات میں حضرت خارجہ بن زید کو آپ کا بھائی بنایا گیا تھا۔ ★ غزوۂ خندق میں آپ کی شجاعت کی وجہ سے "مسجدِ صدیق" تعمیر کی گئی۔ ★ حضور اکرم کے زمانہ علالت میں آپ نے (۱۷) نمازوں کی امامت کی ★ حضرت عمر نے سب سے پہلے آپ کی خلافت کی بیعت کی ★ آپ کی مہر پر "نعیم القادر اللہ" کندہ تھا۔ ★ آپ نے سات غلام خرید کر آزاد کئے ★ "صدیق" کے علاوہ بارگاہِ رسالت سے "عتیق" کے لقب سے بھی نوازا گیا۔ ★ آپ کی خلافت کے لئے لی جانیوالی "بیعت" "بیعت عاصم" سے موسوم ہے ★ غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ نے اپنا سارا مال بارگاہِ نبوت میں پیش کر دیا تھا ★ صلح نامہ حدیبیہ پر آپ کے نام سے پہلے صرف حضور اکرم کا نام تحریر کیا گیا تھا ★ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق نے پڑھائی ★ آپ کی مدت خلافت ۲ سال تین ماہ دس روز ہے ★ آپ کے عہدِ خلافت میں اسود عنسی، مسلمہ کذاب، طلحہ بن اسد اور سجاح بنت خویلد مدعیان نبوت سامنے آئے تھے ★ ہجرت حبشہ کے دوران ابن الدغنہ راستے ہی سے اپنی پناہ میں مکہ واپس لے آیا تھا۔ ★ سنہ ۹ھ میں حضور اکرم نے آپ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا۔ ★ آپ کے احسانات کے بارے میں رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہ "میں نے سب کے احسانات کا بدلہ دے دیا مگر ابوبکر کے احسانات کا بدلہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی مرحمت فرمائے گا ★ آپ کے عہد خلافت میں (۷) مشہور علاقے فتح ہوئے تھے۔

نقش کوکن

(۲) ★ حضرت عمر فاروق دوسرے خلیفہ تھے ★ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی ان دس اصحاب جنہیں رسول اکرم نے انکی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔ ★ آپ کی کنیت ابوحفص تھی ★ آپ کا تعلق خاندانِ قریش کی ایک شاخ بنو عدی سے تھا۔ ★ ایرانی فتوحات کے بعد مالِ غنیمت کے ڈھیر دیکھ کر آپ نے کہا تھا "جس قوم میں دولت آتی ہے، ساتھ ساتھ رشک و حسد بھی آتے ہیں" ★ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ کو فاروق اعظم پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا مواخات میں حضرت عتبان بن مالک انصاری کو آپ کا بھائی بنایا گیا تھا۔ ★ حضرت عمر کے حکم سے حضرت عمرو بن العاص نے شہر فسطاط آباد کیا۔ ★ آپ قرآن پاک کی سورہ طٰہٰ کی چودھویں آیت سن کر ایمان لائے تھے۔ آپ جب قاتلانہ حملے میں زخمی ہو گئے تو آپ کی جگہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی تھی ★ آپ کے قاتل کا نام ابولولو فیروز تھا ★ اسلام قبول کرنیوالوں میں آپ کا نمبر ۴۰ واں ہے ★ فتح بیت المقدس کے موقعوں پر مقام صخرہ میں "مسجدِ عمر" تعمیر کی گئی ★ حضور اکرم نے فتح مکہ کے موقع پر حضرت عمر سے عورتوں سے بیعت لینے کیلئے

[illegible] بنانے کے لئے حضرت
ابوبکر صدیق نے سب سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف
کی رائے دریافت کی تھی ★ آپ کی وصیت کے مطابق
حضرت صہیب رومی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی
★ آپ نے علمِ فقہ کی بنیاد رکھی ★ جنگ یمامہ کے بعد آپ
نے حضرت ابوبکر صدیق کو کلام اللہ کو جمع کرکے محفوظ رکھنے
کا مشورہ دیا۔ ★ آپ کی مدت خلافت ۱۰ سال چھ ماہ چار
دن ہے۔ ★ آپ ۶ نبوی میں داخلِ اسلام ہوئے ★ آپ نے
جو سکے جاری کئے ان پر ایک طرف الحمدللہ اور دوسری طرف
لا الٰہ الا اللہ وحدہ اور بعض پر الحمدللہ کی جگہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عبارتیں کندہ تھیں ★ حضرت عمر کا
قاتل ابو لولو فیروز جنگ نہاوند (۲۱ھ) میں مسلمانوں
کے ہاتھوں اسیر ہو کر آیا تھا۔

۳۔ ★ حضرت عثمان غنی تیسرے خلیفہ
تھے ★ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں آپ ان دس صحابہ کرام
میں شامل ہیں جنہیں رسول اکرم نے ان کی زندگی میں ہی
جنتی ہونے کی خوشخبری دے دی تھی ★ حضرت عثمان غنی
کی کنیت ابوعمر اور عبداللہ تھی ★ آپ قرآن پاک کے سب سے
پہلے حافظ ہیں ★ مواخات میں حضرت اوس بن ثابت
انصاری کو آپ کا بھائی بنایا گیا ★ بیعت رضوان میں حضرت
عثمان غنی کی طرف سے خود حضور اکرم نے بیعت کی ★ حضور
اکرم کی دو صاحبزادیاں (حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم)
سے آپ کا نکاح ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کو "ذوالنورین"
کا خطاب عطا ہوا ★ حضرت رقیہ کی علالت کی وجہ سے
آپ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے ★ آپ نے
"بیئر رومہ" (کنواں) ۳۵ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں
کے لئے وقف کر دیا تھا ★ حضور اکرم نے دو مرتبہ مدینہ میں
نقشِ کوکن
اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا ★ آپ (۱۴۶) احادیث کے راوی
ہیں ★ آپ نبی اکرم کی پھوپھی زاد بہن اروی بنت کریز بن
ربیعہ کے بیٹے ہیں ★ آپ کے عہد میں بحری بیڑے کا قیام
عمل میں آیا ★ آپ نے نماز جمعہ میں اذان سے قبل دوسری
اذان کا اضافہ کیا ★ آپ کی نماز جنازہ حضرت جبیر بن مطعم
نے پڑھائی ★ آپ نے تقریباً ۱۲ سال تک خلافت کے
فرائض انجام دیئے ★ آپ کے اسلام قبول کر لینے کی وجہ سے
آپ کے چچا حکم بن العاص آپ پر سختیاں کیا کرتے تھے۔
★ حضرت ابوبکر صدیق کی وساطت سے آپ نے اسلام
قبول کیا تھا ★ حضور اکرم نے آپ کو اپنی حیات مبارکہ میں
تین مرتبہ جنتی ہونے کی بشارت دی۔ پہلی مرتبہ مسجد نبوی
کے اردگرد کی زمین وقف کرنے پر دوسری مرتبہ کنواں خرید
کر وقف کرنے پر اور تیسری مرتبہ غزوۂ تبوک میں بے شمار مال
خدمت اقدس میں پیش کرنے پر ★ آپ کے عہد خلافت
میں چھ سے زائد مشہور فتوحات ہوئیں ★ آپ کے خلاف
منافق عبداللہ بن سبا نے تحریک کا آغاز کیا ★ محاصرہ کے
دوران عبداللہ بن زبیر، محمد بن طلحہ، حسن و حسین بن علی
نے آپ کے گھر پر پہرہ دیا۔

۴۔ ★ حضرت علی کرم اللہ وجہہ چوتھے خلیفہ
تھے ★ آپ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ★ آپ کی کنیت ابو
تراب، ابوالحسن تھی ★ حضور اکرم نے غزوۂ احد میں آپ کو
ذوالفقار نامی تلوار عطا فرمائی ★ آپ کا نام "علی" حضور
اکرم نے رکھا تھا ★ آپ نے غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات
میں شرکت کی ★ آپ کی مدت خلافت تقریباً پانچ سال
ہے ★ آپ کے دور میں تین مشہور جنگیں جنگ جمل، جنگ
صفین اور جنگ نہروان ہوئیں۔ آپ کے دورِ خلافت میں
۱۲ رجب ۳۶ھ کو دارالحکومت مدینہ سے کوفہ منتقل ہوا۔

★ آپ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا اس لئے آپ کو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے۔ آپ نے غزوہ خندق میں کافروں کے ایک پہلوان عمرو بن عبدود کو جو ایک ہزار جنگجو بہادروں کے برابر طاقتور سمجھا جاتا تھا قتل کیا۔ ★ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عبدالرحمن بن ملجم نے قتل کیا ★ آپ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد نے آپ کا نام حیدر رکھا تھا ★ آپ کے والد محترم حضرت ابو طالب نے آپ کا نام زید رکھا تھا ★ آپ کی انگشتری کے نقش پر "الملک اللہ" کندہ تھا ★ آپ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی ★ حضرت فاطمہ الزہرہ سے نکاح کے وقت جو زرہ آپ نے حضرت عثمان غنی کے ہاتھوں فروخت کی اس کے چار سو درہم آپ کو ملے۔ ★ حضرت عثمان غنی کی شہادت کی خبر مسجد نبوی میں سن کر آپ نے کہا اب تم پر ہمیشہ تباہی رہے گی۔ ★ حضرت عثمان غنی کے قتل کی تحریک کا بانی منافق عبداللہ بن سبا کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حکم سے جنگ نہروان میں نذر آتش کیا گیا۔ ★ مختلف ازواج سے آپ کو (۳۳) اولادیں ہوئیں ★ آپ کے دو بھائی جعفر طیار اور حضرت عقیل مسلمان اور صحابی رسول تھے۔

(بشکریہ مکتوب پنڈ رزونہ)

عید کے موقعہ پر

متفرق اشعار

مرسلہ: شوکت آدم سولکر: جدہ سعودی عرب

اے چاند میں نے بھی اک چاند دیکھا ہے\
تجھ میں تو داغ ہے میں نے بے داغ دیکھا ہے

ادھر سے چاند تم دیکھو ادھر سے چاند ہم دیکھیں\
نگاہیں جو نہی ٹکرائیں ہماری عید ہو جائے

ماہِ نو دیکھنے چھت پہ نہ جانا ہرگز\
شہر میں عید کی تاریخ بدل جائیگی

حشر تک یاد رہے گی وہ قیامت مجھ کو\
عید کے روز تیرا "عید مبارک" کہنا

کتنی پلکوں سے فضاؤں میں ستارے ٹوٹے\
کتنے افسانوں کا عنوان بنا عید کا چاند

چاند کے ساتھ سلگ اٹھی میری تنہائی\
دوست اسطرح شب غم میں تیری یاد آئی

اب دیکھئے اداس نگاہوں کو کیا ملے\
ہر طرف پھول بانٹتی پھرتی ہے شام عید

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۸۱۷
۳۷۲۲۴۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

آہ مرحوم مصطفیٰ فقیہ

ایک بلند و بالا شخصیت

آئی وائی سولکر (ریٹائرڈ صدر مدرس مستری ہائی اسکول رتناگری)

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
ورنہ دُنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

عالی جناب غلام مصطفیٰ فقیہ جو
مہاراشٹر اسمبلی کے لئے حلقۂ ڈونگری سے الیکشن جیتنے کے بعد کانگریسی حکومت میں منسٹر کے فرائض بہ حُسن و خوبی انجام دے چکے، نہ صرف اہلِ بمبئی کے لئے بلکہ تمام اہالیانِ کوکن کیلئے ایک جانی پہچانی شخصیت تھے۔ آپ نے مختلف حیثیتوں میں اس ریاست کی ناقابلِ فراموش خدمات انجام دی ہیں۔

جناب فقیہ صاحب ایک شاندار اکیڈمک کریئر کے حامل تھے۔ آپ نے بھیمڑی ڈسٹرکٹ تھانہ میں ۱۹۰۹ء میں جنم لیا اور ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے آبائی وطن ہی میں پائی لیکن چوں کہ مزید تعلیم کے لئے وہاں کوئی انتظام نہیں تھا اس لئے وہ بمبئی چلے گئے اور کچھ عرصے تک فارسی اور عربی کی تعلیم پانے کے بعد مسلم ہائی اسکول پنچ گنی میں شریک ہوئے۔ اس درس گاہ سے آپ نے بمبئی یونیورسٹی کا بی، ایس، سی امتحان امتیاز سے پاس کیا۔ اس کے بعد مزید تعلیم دکن کالج پونے، رائل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس بمبئی اور گورنمنٹ لا کالج بمبئی میں پائی اور تھانے ڈسٹرکٹ کورٹ میں لیگل پریکٹس شروع کی۔

۱۹۳۷ء میں آپ کو قلابہ ڈسٹرکٹ تھانہ کے لئے گورنمنٹ پلیڈر و پبلک پراسی کیوٹر مقرر کیا گیا لیکن ۱۹۴۰ء میں آپ نے برطانوی حکومت اور حکومت ہند کی وار پالیسی کیخلاف بہ طور احتجاج استعفیٰ دیدیا۔ تحریکِ

نقشِ کوکن

سول نافرمانی کے زمانے میں ایک تقریر کے سلسلے میں آپ گرفتار کر لئے گئے اور آٹھ ماہ قید کی سزا دی گئی۔ فقیہ صاحب سیاسی اور سماجی معاملات میں بڑا ترقی پسندانہ زاویۂ نگاہ رکھتے تھے۔ زمانۂ طالبعلمی ہی سے آپ قومی خدمت کے جذبے سے سرشار تھے۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں آپ نے قومی تنظیم کانگریس میں شرکت کر لی اور پچھلے ۲۵ برس تک اس کے سرگرم ممبر رہے۔

آپ نے اپنی روشن خیالی، ذہانت اور فراست سے بمبئی کے نوجوان کو متاثر کیا اور قومی تنظیم کی طرف انہیں راغب کیا۔ تعلیمی اُمور میں بھی وہ بڑی گہری دلچسپی لیتے تھے۔ مسلسل کئی سال تک آپ ڈسٹرکٹ تھانہ اسکول بورڈ کے ممبر اور چھ سال تک اس کے چیرمن رہ چکے ہیں۔ بورڈ نے آپ کے گراں قدر مشوروں سے بیحد استفادہ حاصل کیا۔ اور آپ کو ساری ریاستِ بمبئی کے ڈسٹرکٹ اسکول بورڈ نے بمبئی اسٹیٹ پرائمری ایجوکیشن بورڈ کا ممبر منتخب کیا۔ بعد میں آپ بمبئی اسٹیٹ بورڈ آف فزیکل ایجوکیشن اور مہاراشٹر اڈلٹ ایجوکیشن بورڈ کے ممبر چُنے گئے۔ اسی دوران آپ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ڈسٹرکٹ تھانہ کے صدر کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ یہ سوسائٹی تھانے میں قابلِ تحسین کام انجام دے چکی ہے۔ اُردو ذریعۂ تعلیم کا بھیمڑی کا سردار رئیس ہائی اسکول اسی سوسائٹی کے انتظامیہ کا مرہونِ منت ہے جس میں ابتدا میں صرف کوئی ایک ہزار لڑکے اور لڑکیاں زیرِ تعلیم تھیں۔ آج یہ اسکول اپنی ترقی کے

نام عروج پر جلوہ فگن ہے یہ سوسائٹی ان مسلم لڑکوں کیلئے ایک اقامت خانہ بھی چلاتی ہے۔ فقیہہ صاحب انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی ایگزیکیٹیو بورڈ کے ممبر اور صدر بھی رہ چکے ہیں۔ سیاسی، سماجی اور تعلیمی معاملات میں آپ کی ان گرانقدر خدمات کے اعتراف میں تھانے ڈسٹرکٹ کے مسلمانوں نے آپ کو ۱۹۴۹ء کے ضمنی چناؤ میں بلا مقابلہ مجلسِ قانون ساز بمبئی کیلئے منتخب کیا۔ ۱۹۵۱ء کے عام چناؤ میں بھیونڈی مرباڈ کے حلقے سے دوبارہ بمبئی لیجسلیٹیو اسمبلی کے لئے چُنے گئے اور شری مرارجی دیسائی نے آپ کو اپنی کابینہ میں نائب وزیر ریونیو کی حیثیت سے شامل کیا۔ موصوف کھار لینڈ بورڈ کے چیرمین بھی رہ چکے ہیں جو ساحلی بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنانے کی غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ اس بورڈ نے دو بڑے پراجیکٹس اپنے ہاتھ میں لئے۔ ایک ڈانڈی میں اور دوسرا تعلقہ بلسار میں۔ ان میں سے ہر ایک سات ہزار ایکڑ زمین پر حاوی تھا اور ان سے پیداوار شروع بھی ہو چکی تھی۔

ذولسانی ریاستِ بمبئی کی تشکیل کے بعد شری یشونت راؤ چوان نے اپنی کابینہ میں آپ کو زراعت اور آرے ملک کالونی کے انچارج وزیر کی حیثیت سے شامل کیا۔ ۱۹۵۷ء کے عام چناؤ میں آپ نے کانگریس کے ٹکٹ پر اسمبلی کی نشست کیلئے مقابلہ کیا لیکن سمیوکت مہاراشٹر تحریک کے باعث وہ منتخب نہ ہو سکے۔

مرحوم فقیہہ صاحب اس ریاست کی ہمہ گیر ترقی میں ابتدا ہی سے گہری اور سرگرم دلچسپی لیتے تھے۔ چنانچہ حکومتِ بمبئی نے آپ کی صدارت میں سمال اسکیل انڈسٹریز اینڈ ہینڈی کرافٹس بورڈ تشکیل دیا جس نے ساری ریاست میں چھوٹی اور گھریلو مصنوعات کو فروغ دینے میں زبردست حصّہ لیا۔

فقیہہ صاحب کی ایک بہت بڑی خوبی ان کی خوش اخلاقی اور اصول وایقان کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے پر آمادگی ہے۔ آپ نے کڑی سے کڑی آزمائشوں میں بھی ظرف وضمیر کی سوداگری منظور نہیں کی۔ ملک کے بٹوارے سے پہلے اور اس کے فوری بعد کے ہیجانی زمانے میں جب کہ بڑے بڑوں کے قدم اکھڑ گئے مگر فقیہہ صاحب کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہیں آئی۔ چنانچہ بلا تفریق مذہب وملت اس ریاست کی اقلیتیں انہیں اپنا مخلص اور سچا رہنما سمجھتی رہی ہیں اور آپ بھی ان کی تمام جائز شکایات کو ہمدردی سے سننے کے بعد ازالے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تھے۔ ابتدا ہی سے آپ کی یہ کوشش رہی کہ بلا تخصیص تمام اقلیتوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ انہیں بھی اس ملک میں حقوق حاصل ہیں جیسا کہ کانگریس کی آرزو ہے۔ اس طرح فقیہہ صاحب ایک طرف اقلیتوں کیلئے باعثِ تسکین تھے تو دوسری طرف خود کانگریس کیلئے ایک مخلص اور حقیقت پسند رہنما کی حیثیت رکھتے تھے۔

زائد از نصف صدی سے وہ قومی تنظیم کی بے لوث خدمت انجام دے چکے ہیں۔ مہاراشٹر پردیش کی کانگریس کمیٹیوں سے آپ کی وابستگی بڑی پختہ اور مضبوط تھی جو مرتے دم تک قائم رہی۔ ریٹائرمنٹ سے پہلے وہ بمبئی پردیش کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر تھے

مذہب کے معاملے میں بھی آپ بڑا ترقی پسند انداز نگاہ رکھتے تھے اور رواداری، اخوت، مساوات کے اصول آپ کیلئے عزیز تھے۔ چنانچہ آپ کی موت میں قوم ایک ایثار وقربانی کے پیکر سے محروم ہو گئی۔

ع خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

—۔۔۔۔—

تسنیم انصاری راجوڑی

اپنی مسافرت کی حدیں ڈھونڈنے لگے
صحرا نورد وسعتیں ڈھونڈنے لگے

ہم نے ہزیمتوں کو مقدس بنا دیا!
ناکامیوں میں مصلحتیں ڈھونڈنے لگے

دی تشنگی کی داد مگر خود ہی رہی
پانی پلا چکے تو رگیں ڈھونڈنے لگے

ہے جرم سایہ دار درختوں کو کاٹنا!
پھر آپ کیوں ہماری جڑیں ڈھونڈنے لگے

اک چیز کھو گئی تھی اُسی کی تلاش تھی
پھر جانے کیا ہوا کہ تمہیں ڈھونڈنے لگے

جب آ گیا خیال شبستانِ آرزو!
کوکن میں مالوہ کی شبیں ڈھونڈنے لگے

شیخ زبیر احمد ندیم

چھپا ہوا وہ پرندہ جو سائبان میں تھا
بڑے سکون سے چونچال وہ مکان میں تھا

میں پرچہ لکھ کے نکل آیا ہال سے باہر
دل و دماغ گرفتار امتحان میں تھا

میں تخلیے سے تو اس گھر سے ہو گیا بے گھر
خیال پھر بھی اس سابقہ مکان میں تھا

جہاز مارے طوفان کی بچ گیا لیکن
سوراخ کتنا بڑا اس کے بادبان میں تھا

اڑا ہے ہاتھ سے پنچھی تو وہ بھی جان گیا
مزہ قفس سے زیادہ کھلی اڑان میں تھا

یہ اعتراف کریں گے عزیز بعد میرے
ندیم سا کوئی ہیرا بھی خاندان میں تھا

محمود الحسن ماہر

اندازِ تکلم سے دانائی نظر آئی
ساحل سے سمندر کی گہرائی نظر آئی

نزدیک سے دیکھا ہے ہم نے کہ یہ دنیا
چڑھتے ہوئے سورج کی شیدائی نظر آئی

مطلق نہ نظر آئی تہوار کی رنگینی
ہر شخص کے چہرے پر مہنگائی نظر آئی

خود ہم نے کچل ڈالا ہمدردی کے جذبے کو
ہمدردی میں جب ہم کو رسوائی نظر آئی

لب پر تھے مدھر نغمے لیکن مجھے اے ماہر
زخموں کو لئے تن پر شہنائی نظر آئی

رفیق دوستانہ (دکھینڈ)

نئے سال کی نظم

ریگِ ساحل پہ بکھرے ہوئے
دھوپ کے چند ٹکڑوں سے میں نے کہا
تم سلامت رہو
دیر تک میں بھی تپتا رہوں
اور تڑپتا رہوں
شام ہوتے ہی لیکن وہ رخصت ہوئے۔
سامنے اب مرے
اک سمندر ہے پھیلا ہوا
مچھلیوں سے بھرا
بے کراں اک سمندر ہے پھیلا ہوا
کس کی کیا ہے سزا
کس کی کیا ہے جزا
بس اسی سوچ میں
یہ سمندر ہے ڈوبا ہوا

مچھلیو!
گلپھڑوں سے تمہارے
اگر سانس لوں میں
تو احساس ہوگا
زندگی پانیوں میں بھی بستی نہیں۔
زندگی پانیوں میں بھی سستی نہیں

فقیری یا پیشہ

نذیرالدین دستاء ۔ مرکز باڑہ ۔ رتناگری

کوئی مسلمان فقیر تمہیں نظر آئے تو اسے ضرور بھیک دو، ایک غیر مسلم لیڈر نے چند سال قبل اپنے بیان میں کہا تھا۔ جامع مسجد ممبئی کے خطیب و پیش امام مفتی و مولانا شوکت علی صاحب دامت برکاتہم جمعہ کی نماز کے بعد مختصر اوقات میں خطبے کا ترجمہ سناتے ہیں اور حالات حاضرہ پر چند فقرے بھی کہتے ہیں اس وقت مولانا صاحب نے فرمایا تھا کہ اس غیر مسلم لیڈر کے اس بیان سے خوش فہمی میں مت رہو کہ وہ مسلمانوں کا ہمدرد ہے بلکہ اس کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو بھیک کی عادت ڈالو تاکہ یہ مفت خور اور کام چور بنیں اور کسی کام کے نہ رہیں واضح رہے کہ مولانا کی یہ بات حقیقت سے پرے ہے آج دیکھا جائے تو بستیوں میں یا شہروں میں مسلم فقیروں کی کثیر تعداد نظر آتی ہے، اور پورے خاندان کے ساتھ بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں ان میں زیادہ تر جوان مرد و عورتیں اور بچے ہوتے ہیں۔ آپ اپنے اطراف میں جائزہ لیں تو اس بات کا یقین آئے گا کہ ان بھیک مانگنے والوں میں اکا دکا غیر مسلم بھکاری ہیں وہ بھی بہت ہی مجبور، اندھا، یا لنگڑا اس کے برعکس مسلمان فقیر تو ہٹے کٹے تندرست دندناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر زیادہ تر مسلمان بھکاری ہی کیوں نظر آتے ہیں وجہ یہ ہے کہ کام نہ کرنے کا مزاج اور مفت خوری کی عادت جو پڑ گئی ہے۔ غیر مسلم بھیک مانگنے کے بجائے کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی مثال ہمارے قریبی دوست کا تجربہ ہے جو یہاں تحریر مناسب ہوگا۔ ایک بار ہمارے ایک قریبی دوست اور ان کی اہلیہ دونوں گھر کے باہر کھڑے تھے اس وقت وہاں سے ایک غیر مسلم خاتون .. ہتھیار لئے گود میں بچے کو اٹھائے ٹاکی .. ٹاکی چلائے جا رہی تھی۔ ان میاں بیوی کے قریب اس نے آکر پوچھا کہ آپ ٹاکی لگوانا چاہتے ہیں (کوکن میں مصالحہ پیسنے کے پتھر ہوتے ہیں) اس پر نکیلے لوہے کے ہتھیار سے کھردرا پن لایا جاتا ہے، اسے ٹاکی کہتے ہیں) چونکہ انہوں نے دو دن قبل ہی ٹاکی لگوا کر لی تھی اس لئے انہوں نے اس عورت کو نفی میں جواب دیا ان کا جواب سن کر اس عورت کے چہرے پر غم کی لکیر انہوں نے محسوس کی دونوں نے سوچا کہ اسے شاید آج کام نہیں ملا ہوگا اس لئے بلا کر کچھ پیسے دے جائیں۔ اسے بلا کر انہوں نے اسے پانچ روپئے دینے چاہے لیکن اس عورت نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا آپ اگر ٹاکی لگوا کر لیں تو یہ پیسے میں لوں گی دونوں میاں بیوی اس کی بات کو سمجھ گئے اور ضرورت نہ ہونے پر بھی ٹاکی لگوا کر لی اس عورت نے بھیک لینا پسند نہیں کیا بلکہ محنت کی روٹی کو پسند کیا اس کے برخلاف ان مسلمان فقیروں کو جو مع اہل و عیال دندناتے پھرتے ہیں اور بھیک مانگتے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ آپ ماشاء اللہ تندرست ہیں پھر بھی آپ محنت مزدوری کر کے کیوں نہیں کماتے کھاتے تو اس کے جواب میں ایک طرح کا رعب رہتا ہے کہتے ہیں کہ اس کے لئے بھی تو محنت درکار ہے۔ گلی گلی گھومنا پڑتا ہے گلا پھاڑ پھاڑ کر چلانا پڑتا ہے ان کا یہ جواب سن کر شریف انسان کو خاموشی اختیار کرنا پڑتی ہے۔

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تمام

ے مومنین اور مومنات محو عبادت ہو کر دل سے
کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔ اس مہینے میں فرض
نمازوں اور روزوں کے ساتھ ساتھ اسلام کا ایک
اور اہم ارکان زکوٰۃ کی ادائیگی میں صاحب استطاعت
حضرات پیش پیش رہتے ہیں۔ اسی طرح اسی مہینے میں
فطرہ، صدقات اور خیرات کی بارش ہوتی ہے
اسی مبارک مہینے میں فقیر اور سفیر کثیر تعداد میں نظر آتے
ہیں سال بھر کے فقیروں سے علیحدہ چہرے (نئے نئے)
نظر آتے ہیں۔ ان میں ہم ایسے فقیروں کو دیں جو حقیقت
میں معذور، مجبور اور بیوہ ہوں۔ مجبور کبھی سامنے
نہیں آتا۔ ان تک پہنچنا ضروری ہوتا ہے انہیں ڈھونڈ
کر ان کا حق ان تک پہنچانا چاہیئے۔ یا پھر اپنے اطراف
کے مدرسوں کو بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بھیج
سکتے ہیں اس طرح آپ صحیح جگہ زکوٰۃ پہنچنے سے آپ
مطمئن ہو جائیں گے چونکہ زکوٰۃ ادا کرنا دین کا اہم امور
ہے اس لئے اس بارے میں اپنے مسلک کے علماء سے
مشورہ بھی لے لیں۔

اس طرح سے ہم اپنی زکوٰۃ، خیرات، صدقات
کو صحیح طریقے سے مجبور اور حاجت مندوں تک پہنچانے
کی فکر کریں گے تو انشاء اللہ ہمارے معاشرے میں پھیلے
ہوئے ڈھونگی فقیروں اور جعل ساز سفیروں کا صفایا
ہو جائے گا۔

بشکریہ
ہفت روزہ۔ نئی دنیا۔ زناگری

محمود راکھے
مسعود راکھے
اعجاز راکھے
ٹیکنیکل آٹو ویلڈنگ ورکس
راکھے انجینئرنگ ورکس
آر آر انجینئرنگ ورکس
اجنتا آٹو انڈسٹریز
کیجانب سے
فرزندانِ توحید کو عید مبارک
۳۶۲-ایس وی پی روڈ- بمبئی نمبر: ۴۰۰۰۴
فون: ۳۸۶۹۱۴۳ — ۳۸۷۰۲۲۶

ہنڈریڈ پرسینٹ

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

جناب عبدالحمید سولکر "ظہور" متوطن کرلا رتناگری ہمارے دیرینہ قلمکار ہیں اور ماضی میں اردو کے معلم رہے ہیں۔ بلکہ فی الوقت مسقط میں بھی تعلیمی شعبہ سے منسلک ہیں۔ شاعر بھی ہیں پچھلے دنوں تعطیل پر ہندوستان آئے تھے تو آپ نے کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے ایس ایس سی رزلٹ کا بغور جائزہ لیا اور اسی کو بنیاد بنا کر یہ مضمون تحریر فرمایا ہے۔

مبارک ہو ہر سال کی طرح امسال
نتیجہ ہے اسکول کا ہنڈریڈ پرسینٹ
ہوا نام اسکول کا پھر سے روشن
ہیں خوش سرپرست اور خوش ہے مینجمنٹ

یہ بات باعثِ مسرت کہ ہر سال رتناگری ضلع اور کوکن کے بیشتر اردو ہائی اسکولوں میں میں ایس ایس سی کا نتیجہ سو فیصد رہتا ہے۔ سو فیصد نتیجے کے علاوہ بچوں کے مختلف مضامین میں مارکس بھی شاندار ہوتے ہیں یقیناً اس سنہری کامیابی کے پیچھے طلباء و طالبات اور اساتذہ کی دن رات کی محنت کا بڑا ہاتھ ہے لیکن ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اس طرح جو سو فیصد نتائج برآمد ہوتے ہیں ان میں حقیقت کتنی ہے؟ کیا واقعی بچوں نے اپنے بل بوتے پر شاندار مارکس لئے ہیں یا محض اساتذہ کی مہربانیوں سے اس مقام پر پہنچے ہیں؟ کہیں کہیں بچوں کا سالانہ امتحان اسی اسکول میں ہوتا ہے جہاں وہ زیر تعلیم رہتے ہیں اور خاص بات یہ کہ انویجلیٹر بھی ان کے اپنے اساتذہ ہی ہوتے ہیں اس لئے اکثر سننے میں آتا ہے کہ امتحان کے دوران اساتذہ بچوں کو سوالات حل کرنے میں مدد کرتے ہیں. کیا واقعی ایسا ہو رہا ہے؟ کیا واقعی تدریس جیسے مقدس پیشے کو اپنانے والے تعلیم کو اس طرح رسوا کر رہے ہیں؟ اگر یہ حقیقت ہے تو مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ محض شہرت کی خاطر بچوں کا تعلیمی معیار گرایا جا رہا ہے. اپنے بل بوتے پر کامیاب ہونے والے طلباء اتنے مارکس حاصل نہیں کر پاتے جو دیگر طلباء اپنے اساتذہ کرام کی مہربانیوں سے حاصل کرتے ہیں اسلئے ایسے طلباء فیصد مارکس کم ہونے کی بناء پر کالج. آئی ٹی آئی اور پالی ٹکنیک میں داخلہ حاصل کرنے میں ناکام ہوتے ہیں اس کے برعکس ایس ایس سی میں شاندار مارکس لینے والے داخلہ تو آسانی سے حاصل کرتے ہیں مگر فطری طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے پہلے ہی سال انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے یا کم مارکس لے کر کامیاب ہوتے ہیں۔ ایسا کیوں؟ ایس ایس سی میں ستر فیصد سے زائد مارکس لینے والے کالج یا پالی ٹکنیک میں چالیس فیصد مارکس بھی نہ لے سکیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اس پر ہمیں سوچنا چاہئے۔ یہاں میں یہ کہوں گا کہ اگر اپنی محنت سے ستر فیصد مارکس حاصل کئے گئے ہوں تو کیا مجال کہ ناکامی کا منہ دیکھیں، صرف اخباروں، رسالوں میں چھپنے کے لئے تار، فون اور خطوط سے مبارکباد حاصل کرنے کے لئے شاندار نتیجہ غیر قانونی طریقے سے حاصل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کے ساتھ اس سے بڑا مذاق اور کیا ہو سکتا ہے؟ صرف اپنی جھوٹی شان کے لئے قوم کے نونہالوں کا تعلیمی معیار نہ گرائیں۔ بلکہ محنت کر کے بچوں کو

اسی قابل بنائیں کہ امتحان چاہے کسی جگہ بھی ہو ان کے ادارہ کا نتیجہ سو فیصد نکلے۔ ہمیں بچوں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ مستقبل میں اپنے بل بوتے پر کامیابیوں کی بلندیوں کو چھوئیں۔

میں نے یہاں کسی کی دل آزاری نہیں کی ہے مگر کوئی ایسے غیر قانونی اور غیر اخلاقی کام میں ملوث ہو تو اسے یقیناً برا لگ سکتا ہے اور اگر ایسے غیر قانونی کام بالکل نہیں ہو رہے ہیں اور جو نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ اگر واقعی محنت کا ثمرہ ہے تو ہمارے اساتذہ یقیناً قابلِ تعریف ہیں جو بچوں پر اس قدر محنت کرتے ہیں کہ ہر سال نتیجہ سو فیصد نکلتا ہے ایسے اساتذہ کو انعامات سے نوازنا چاہئے اور یہ کام نقش کوکن ٹیلنٹ فورم سرانجام دے رہا ہے۔ میں ان تمام اسکولوں کو، اساتذہ کو اور طلباء و طالبات کو دلی مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے شاندار نتائج دئے ہیں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ہنڈریڈ پرسنٹ نتائج برآمد ہوتے رہیں گے اور آخر میں ایس ایس سی بورڈ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایس ایس سی کا امتحان اسی اسکول میں نہ لیا جائے جہاں وہ طلباء زیر تعلیم ہیں ورنہ پھر افواہیں جنم لیتی رہیں گی۔ بات کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے اس لئے کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔

نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے
قوم کا آرگن ہے اس کی حفاظت کیجئے اسے خبریں مہیا کیجئے۔

نقش کوکن

آپ کو جاننا چاہیئے

مومن عبدالسلام نیتولی کلیان

- بمبئی کی سب سے قدیم سترویں صدی کی مسجد سات تاڑ (مسجد بندر) یہ پہلی مسجد ہے۔
- ایشیاء کی پہلی ریل گاڑی بھارت میں ۱۶ اپریل ۱۸۵۳ء کو بمبئی سے تھانہ تک چلائی گئی اس میں تین انجن اور چار پہیے والے چھوٹے ڈبے لگے ہوئے تھے۔
- بمبئی میں پہلی گھوڑا ٹرام ۱۸۷۳ء میں چلی تھی۔
- ۱۸۸۳ء کو بمبئی میں ٹیلیفون کا استعمال کیا گیا۔
- بمبئی میں ۱۸۹۹ء کو کریمی لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔
- بمبئی میں پہلی ٹریلر ٹرام اور پہلی ڈبل ٹرام بجلی سے ۱۹۰۷ء میں چلی تھی۔
- بجلی پر چلنے والی بھارت میں سب سے پہلی لوکل ٹرین ۳ فروری ۱۹۲۵ء میں بمبئی (وکٹوریہ ٹرمینس) سے کرلا کے درمیان چلائی گئی تھی۔
- بمبئی سے ریڈیو نشریات ۲۳ جولائی ۱۹۲۷ء میں تعمیر ہوئی۔
- بھارت کی پہلی ڈی لکس ریل گاڑی دکن کوئن بمبئی سے پونے کے درمیان یکم جون ۱۹۳۰ء میں چلائی گئی۔
- ریل کا پہلا انجن یکم نومبر ۱۹۵۰ء میں کلکتہ کے چترنجن کارخانے سے تیار کیا گیا۔
- بمبئی میں پہلی مرتبہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ٹیلی ویژن ٹاور سے ٹیلیویژن سروس جاری ہوئی ★★

اے فکر! کس زمین پہ اترے ہوئے ہیں ہم!
بس قافیے، ردیف میں بکھرے ہوئے ہیں ہم

ہو جائے کچھ فضا بھی معطر اسی لئے
گلدان میں گلوں کے سے نکھرے ہوئے ہیں ہم

کیونکہ حصارِ ذات سے ہم کو ملے نجات!
اپنی انا کے نقش میں اترے ہوئے ہیں ہم

مانا کہ آرہی ہے انہیں مصلحت کی بو
رشتوں کے آفتاب میں ذرے ہوئے ہیں ہم

بن کر گھٹا زمین پہ برسیں گے ایک دن
مدت سے آسماں پہ اترے ہوئے ہیں ہم

کیا جانیے کہ کب کوئی مہرہ ہی مات دے
شطرنج کی بساط پہ بکھرے ہوئے ہیں ہم

مانا کہ ڈھیر میں ہیں دبے، راکھ کے مگر
اخترؔ شرارِ وقت سے گزرے ہوئے ہیں ہم

[illegible]

درد دل جب بیان کرتے ہیں
زخم دل اپنے آپ ابھرتے ہیں

تنہا ہوتے ہیں گنگناتے ہیں
گویا ہم بھی کسی پہ مرتے ہیں

ہم تری جستجو میں جیتے ہیں
ہم تری آرزو میں مرتے ہیں

لوٹ آئے ہیں جا کے جنت سے
تیرے کوچہ میں پاؤں دھرتے ہیں

رشک آتا ہے آئینے پہ ہمیں
روبرو وہ جس کے سنورتے ہیں

یادِ ماضی ہمیں رلاتی ہے
مسکراتے ہیں آہ بھرتے ہیں

کیفیت کو بیان کر ماہرؔ
تیرے جذبے بہت نکھرتے ہیں۔

[illegible]

سدا چلے گی تمہاری یہ بات کب تک ہے
بتاؤ دہر میں اپنی حیات کب تک ہے

علاج ختم ہوئے اور دعا لبوں پہ ہے
مریضِ غم کے سنبھلنے کی رات کب تک ہے

زباں پہ ذکرِ تباہی نہ لا اے دیوانے
خدا ہی جانے کہ یہ کائنات کب تک ہے

چلیں گے نیک شگوں لے کے اپنی منزل کا
گرہن لگی ہوئی یہ سر پہ رات کب تک ہے

بلند ہو کے ڈھنڈورا کریں نہ ہستی کا
کبھی یہ سوچ لیں ہم کس کی ذات کب تک ہے

خزاں نما کوئی موسم چمن پہ چھایا ہے
تیرے لبوں پہ وفا اب نشاط کب تک ہے

[illegible]

اداس اداس پریشاں نظر جھکائے ہوئے
غمِ حیات کا پھرتا ہوں بوجھ اٹھائے ہوئے

یہی ہے عید تو یہ میری عید نہیں
میں جن کو اپنا سمجھتا تھا وہ پرائے ہوئے

لبوں پہ کوئی تبسم نہ دل میں کوئی امنگ
ہے آنسوؤں میں میری زندگی نہائے ہوئے

منائے عید اگر وہ غریب تو کیونکر
ہوئے ہیں کتنے برس جس کو مسکرائے ہوئے

کوئی مذاق اڑائے نہ میرے کپڑوں کا
جو دیکھے مجھ کو وہ گزرے نظر بچائے ہوئے

نمازِ عید کو عابدؔ چلے تو سب نے کہا
نقاب رخ پہ چلے ہو کہاں گرائے ہوئے

عابد رضوی

تبصرہ

نام کتاب : "اُردو کے چند نامور ادیب و شاعر"
مصنف : ڈاکٹر حامد اللہ ندوی۔
ضخامت : ۳۱۲ صفحات۔
اشاعت : ۱۹۹۵ء
ناشر : نئی دہلی، موڈرن پبلشنگ ہاؤس۔
قیمت : ۲۰۰/۰۰ فی جلد
تبصرہ نگار : نجمہ شیخ، لائبریرین انجمن اسلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی ۱۔

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی، فاضل مصنف کی حالیہ تصنیف "اردو کے چند نامور ادیب اور شاعر" ایک بے مثال اور اپنی طرز کی ایک اوّلین تصنیف ہے جو ان کے دیگر تصانیف سے ہٹ کر قلمبند کی گئی ہے۔ یہ مضامین کا مجموعہ انکی یادوں کی برات ہے۔ یہ اس بات کی ضامن ہے کہ انہوں نے ماضی سے رشتہ توڑا نہیں۔ پُرانی قدروں کو فراموش نہیں کیا۔ پُرانی یادوں کے کھنڈرو کو سنبھال کر رکھنا اور انہیں موزوں وقت پر عیاں کرنا گویا انکی فطرت ہے۔

کتاب ہٰذا میں انہوں نے اپنے دوستوں کی فہرست سے جو ماضی اور حال کے دریچوں کی آڑ میں ان کے دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں۔ جن میں چند معروف نقادوں کے حالاتِ زندگی جو ان کی ذاتی زندگی سے وابستہ بھی ہیں، قلمبند کیا۔ خوش قسمتی سے یہ سب ادیب و شاعر ہیں۔

یہ دلچسپ معلوماتی مضامین، جس میں تخلیق کا فن اور تنقیدی بصیرت کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ مضامین متوازن اور سنجیدہ قسم کے واقعات، جس میں ذوق، شوق، ادبیات، خوشی، کرب اور رسم و رسمی کے عالم میں گزرے ہوئے واقعات، نہایت خوش اسلوبی اور محنت کے ساتھ وقت کے پس منظر میں بیان کئے گئے ہیں۔

اس مجموعہ میں جہاں ماضی کے جھروکوں سے مرحوم سید سلیمان ندوی، مرحوم پروفیسر نجیب اشرف ندوی، جناب احتشام حسین، فیض، کیفی اعظمی اور ڈاکٹر یونس اگاسکر جیسے ادیب اور شاعر کو قلمبند کیا گیا جبکہ کچھ اور کو ان کی تصنیفات کے ذریعہ ۱۔ یہ تو ہوئیں خاص باتیں، خاص دوستوں کی، اس میں ایک مضمون بعنوان "آج کے مزاح نگار" جو غالباً اس کتاب کے زیادہ صفحات پر براجمان ہے۔ یہاں انہوں نے ایک خالص موضوع کے تحت، عالم مزاح نگاروں کا تذکرہ کیا ہے۔ جن میں ان کا انداز بیان تیر نیم کش کی طرح ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ندوی صاحب کا مطالعہ اور ادبی دوستوں کا دائرہ سمندر کی طرح وسیع ہے۔ اور جس کے ایک حصّہ کو ندوی صاحب نے اس کوزے (تصنیف) میں بند کر دیا —— یہ کتاب بیک وقت آپ کو مختصر سوانح، تصنیفات کی فہرست اور ان پر مختصر مگر جامع تبصرے سے روشناس کراتی ہے۔

ندوی صاحب اُردو ادب میں ایک جلوہ کی حیثیت رکھتے ہیں انکی اپنی حالات زندگی، جن میں گھریلو واقعات بھی شامل ہیں۔ ذاتی زندگی کے مشاہدے اور انکی ادبی و علمی قابلیت، لیاقت اور شخصیت کا اندازہ اس کتاب کے مطالعہ سے ہی ہوتا ہے۔

ذاتی طور پر وہ خاموش طبع، نیک اور شریف دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے ذہن میں ان کے دوستوں

کے ساتھ، ان کے دشمن بھی حاوی ہیں۔ جنہیں وہ دوستوں کی طرح بھول نہیں سکتے۔ آدم کی نسل میں، حوا کی بیٹی کا ذکر نہ ہو۔ یہ ناممکن ہے۔

یہ کتاب موضوع کے اعتبار سے معلوماتی کتاب ہے اگر وہ اسے جلدوں میں تصنیف کریں تو بہتر ہوگا۔ شائقین اور اعلیٰ تعلیم کے لئے موضوع، ہر اردو لائبریری کی زینت، اور امید کی جاتی ہے کہ ادبی حلقوں میں بھی ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔

اردو بک ریویو

اردو زبان میں ایک ایسے رسالہ کی ضرورت کافی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی جو اردو حلقہ کو نئی تصنیفات اور اشاعتوں سے باخبر رکھ سکے نئی دہلی سے شائع ہونے والے اس پرچہ کا پہلا شمارہ دیکھ کر ہی اندازہ ہوا کہ یہ ماہنامہ اردو دنیا کا بھرپور احاطہ کر سکتا ہے۔

جناب اسرار عالم اس کے مدیر اعزازی ہیں تو جناب عارف اقبال مدیر منتظم ہیں۔ مشاورتی بورڈ میں دہلی سے ڈاکٹر خلیق انجم، پٹنہ سے ڈاکٹر عبد المغنی اور ریاض سے محمود عالم صاحبان کے نام پرچہ کے کامیابی کی ضمانت ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ کارکنان کے حوصلوں کو استحکام بخشے اور ایک اچھی کوشش بار آور ہو۔

ادارہ نقش کوکن

شادی خانہ آبادی

ریشماں دلدار

جناب اقبال محمد لالے متوطن ناندگاؤں کی دختر ریشماں کی شادی جناب عبد الرزاق حسین نارکر (روہا) کے فرزند دلدار کے ساتھ ۲۰ جنوری سنہ ۹۶ء کو ناندگاؤں مروڈ جنجیرہ (رائے گڑھ) میں انجام پائی۔

شادی خبر کی تصحیح

نقش کوکن کی پچھلی اشاعت (فروری ۹۶ء کے شمارہ) میں صفحہ ۵۴ پر شادی کی ایک خبر چھپی ہے۔ نرگس مقدم - پرویز مقدم اس خبر میں کاتب سے ایک سہو ہوگیا اور دولہے کا نام لکھنے سے رہ گیا۔ اس کے لئے ہم دولہا - دولہن کے خاندان والوں سے معذرت چاہتے ہیں۔

اصل خبر اسطرح ہے۔

دیرینہ نقش نواز جناب یوسف زین الدین مقدم (متوطن کردہ) کی پوتی نرگس بنت انور کی کی شادی کیپٹن ایم ایچ زین الدین مقدم متوطن کولتھرا کے فرزند پرویز کے ساتھ ۳۱ دسمبر سنہ ۹۶ء کو نور باغ بمبئی میں بتزک واحتشام انجام پائی۔

برادرانِ اسلام کو عیدالفطر کی دلی مبارکباد

منجانب :

ایم کے ٹریڈرس

• ریڈی میڈ کپڑوں کے بنانیوالے اور ایکسپورٹ کرنیوالے

۷۱ اے، ٹھکر انڈسٹریل اسٹیٹ، پہلا مالا، این ایم جوشی مارگ، بمبئی نمبر :- ۴۰۰۰۱۱

فون نمبر : ۳۰۷۸۰۷۷ • ۳۰۷۸۲۹۲ • ۳۰۷۹۶۳۳

عید مبارک !

خوش پوشاکی کیلئے مشہور

ڈی اے ابوبکر واسمٰعیل

* * * * * * * * *

۵۱، ابا بلڈنگ، سردار ولبھ بھائی پٹیل روڈ

بھنڈی بازار، بمبئی : ۳

فون نمبر : ۳۷۱۲۳۱۲

عید مبارک !

قلبِ شہر بمبئی میں

صاف ستھرا گیسٹ ہاؤس !

سُوپر ہاؤس

۴۲۲، ڈنکن روڈ، نزد گول دیول بمبئی ۴

فون نمبر :

۳۸۸۵۳۶۳ • ۳۸۲۴۳۹۷

NEWS

اخبار و افکار

کوکن ریلوے کی سرنگ منہدم ۱۵ ہلاک

۲۷ جنوری ۹۶ء کو ضلع رتناگری کے کونڈوی گاؤں میں کوکن ریلوے کی ایک زیر تعمیر سرنگ کے بیٹھ جانے سے کم از کم ۱۵ افراد ہلاک اور دیگر کئی زخمی ہو گئے۔ خبر رساں ایجنسی یو این آئی کی اطلاع کے مطابق ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں بیشتر مزدور تھے۔

ریاستی پولس کنٹرول کے مطابق یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب مزدور اس سرنگ کی تعمیر کے کام میں مصروف تھے۔ پولس ذرائع کے مطابق ابھی مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

ڈی۔ایڈ کالج کالستہ کا سالانہ نتیجہ

پونہ بورڈ کے زیر اہتمام ستمبر اکتوبر ۹۵ء کے ڈی۔ایڈ سال اول و دوم کے امتحانات کے نتائج کا اعلان ۳۰ جنوری ۹۶ء کو کیا گیا۔

لیڈی شریفہ امین ڈی ایڈ کالج کالستہ (چپلون) کے سال دوم کے ۱۹ طلباء شریک امتحان رہے اور سبھی کامیابی سے ہمکنار ہوئے نتیجہ صد فی صد رہا۔

جمیل احمد انصاری نے ۸۱ر۶۲ مارکس حاصل کر کے سرفہرست رہا۔ مجاور تشکیلہ نے ۵۰ر۵۹ مارکس حاصل کر کے دوسرے نمبر پر رہی محمد یوسف شیخ نے ۱۶ر۵۹ مارکس حاصل کر کے تیسرے نمبر پر رہا۔

سال اول کے ۲۹ طلباء وطالبات شریک امتحان رہے۔ ۲۷ طلباء وطالبات کامیابی سے ہمکنار رہے۔ اسطرح ۹۳ر۱ فیصد نتیجہ رہا۔ جاوید مومن نے ۶۶ر۷۴ فیصد مارکس حاصل کر کے تیسرے نمبر پر رہا۔

زوبیکر محلہ میں مسلم مہیلا منڈل کا قیام

زوبیکر محلہ اڑکل تری بندر تعلقہ داپولی کے اردو اسکول کی معزز اور دانشمند معلمہ جنابہ شاہجہاں بی محمد ہاشم نداف نے جنہیں گذشتہ سال داپولی تعلقہ پنچایت سمیتی سے قابل استانی کا ایوارڈ ملا ہے۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو گاؤں کی تمام خواتین کی ایک مشاورتی میٹنگ لی جس میں علم سے دوری کے برے نتائج پر اظہار خیال کیا۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اسماعیل باملے نے محلے میں تعلیم کی صورت حال پر گفتگو کی خواتین کو سماجی و ثقافتی نقطۂ نظر سے گاؤں کی اہمیت سمجھائی خواتین اور بچوں کے لئے سرکار سے ملنے والی سہولیات و امداد کا خلاصہ کیا۔ مسلم مہیلا منڈل کے قیام پر بحث کی اور اس کے فوائد سمجھائے جس پر میٹنگ میں جمع ایکسو بیس (۱۲۰) خواتین نے مسلم مہیلا منڈل کے قیام کا خیر مقدم کیا۔

اسی دوران مندرجہ ذیل مسلم مہیلا منڈل کے عہدیداران کا دو سال

کے لئے ابتدائی انتخاب عمل میں آکر
منڈل سرکاری قانون کے تحت
رجسٹر ہوا۔

عالیہ عبدالغنی خان — صدر
عائشہ بی داؤد ہوڑیکر — نائب صدر
حسنہ بی عثمان سارنگ — خازن
تسیر بانو عبدالکریم کردلے — سکریٹری

اراکین مجلس عاملہ
فہمیدہ شوکت پٹھان، زاہدہ قاسم وانکر
میمونہ مجید شرگاؤنکر، افروز خیرالدین
قاضی، صغرا عبدالغنی قاضی، نسیمہ
عبدالغفور قاضی اور شاہجہاں بی
محمد حسین نداف۔ (مرسلہ)
احمد صغیر پٹھان (احمد ندیم)

بزم اردو چپلون کی جانب سے یک بابی ڈرامہ مقابلے

۱۳ جنوری ۱۹۹۶ء کی شب
بزم اردو چپلون کی جانب سے اندرا گاندھی
سانسکرتک کیندر میں پروفیسر ابراہیم
شیخ صاحب کی صدارت میں پچھلے
تین سالوں کی طرح امسال بھی سے
یک بابی ڈراموں کے مقابلے لئے
گئے۔ بمبئی کی جانی مانی شخصیت
جناب اقبال کوارے صاحب بطور
مہمانِ خصوصی تشریف فرما تھے۔
جناب زبیر دادرکر کی تلاوتِ
کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ بزم
کے چیرمین جناب مغل اقبال اختر صاحب
نے تمام مہمانان کا خیر مقدم کرتے
ہوئے اپنی غرض وغایت میں بزم اردو
کی جانب سے ہر سال ہونے والے مختلف
پروگراموں پر روشنی ڈالی۔ بزم کے
نائب چیرمین جناب محمد اعجاز خان صاحب
نے مہمانان اور جج صاحبان کا تعارف
کیا۔

مقابلوں کے نتائج ذیل کے مطابق

★ بہترین ڈرامہ

اوّل گروپ: (انعام) الامین اسلامک
فائنانس چپلون کی جانب سے)
اوّل انعام: ۔ قبر کا درندہ
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون (۵۰۱ روپئے)
دوم انعام: ۔ بیربل کی ذہانت
وانگڑے پرائمری اسکول چپلون (۳۰۱ روپئے)
سوم انعام: ۔ ماموں بھانجے
آدرش ہائی اسکول کرجی (۲۰۱ روپئے)
دوم گروپ: (انعام)، شرعیہ
اسلامک فائنانس کی جانب سے)
اول انعام: "اُجالے کی اور"
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون (۵۰۱ روپئے)
دوم انعام: ۔ "چورنگی"
(آدرش ہائی اسکول کرجی (۳۰۱ روپئے)
سوم انعام: ۔ "تری مورتی"
زلیخا داؤد ہائی اسکول پاوس (۲۰۱ روپئے)
سوم گروپ: ۔ (انعام)
عصمت عبدالعزیز سرگروہ کی جانب سے
اوّل انعام: ۔ "پہچان"
کہکشاں گروپ رتناگری (۵۰۱ روپئے)
دوم انعام: ۔ اے وطن تیرے لئے
اسٹار گروپ دادر محلہ (۳۰۱ روپئے)
سوم انعام: ۔ "انتقام"
فنکار گروپ کرجی (۲۰۱ روپئے)

★ بہترین ڈرامہ

گروپ اوّل
(انعام) عبدالقادر خطیب کی جانب سے
پہلا انعام: ۔ سرفراز فاروقی پٹیل
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون ۱۵۱ روپئے
دوسرا انعام: ۔ شاداب فضلانی
وانگڑے پرائمری اسکول ۱۰۱ روپئے
تیسرا انعام: ۔ الیاس اقبال پٹیل
آدرش ہائی اسکول کرجی ۷۵ روپئے
گروپ دوم: ۔
پہلا انعام: ۔ ظہیر عباس اقبال مغل
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون ۱۵۱ روپئے
دوسرا انعام: ۔ حمید اللہ گورو
آدرش ہائی اسکول کرجی ۱۰۱ روپئے
تیسرا انعام: ۔ رضوان منیار
پنہالجے ہائی اسکول ۷۵ روپئے
گروپ سوم
پہلا انعام: ۔ جناب سراج احمد خان

کہکشاں گروپ رتناگری ۱۵۱ روپئے
دوسرا انعام : جناب عبدالغنی کالو کھے
داستار گروپ ۔ دادر محلہ) ۱۰۱ روپئے
تیسرا انعام : ۔ جناب اقبال ٹپیل
فنکار گروپ ۔ کرجی ۵۱ روپئے
ہر گروپ کے دوم نمبر کے انعامات
جناب آدم فقیر کی جانب سے اور سوم
نمبر کے انعامات جناب عبدالرزاق
پربھولکر کی جانب سے دیے گئے ۔

بہترین ہدایت کار

(شرعیہ اسلامک فائنانس کی جانب سے)
اول گروپ ۔ جناب غلام حسن خان
مہاراشٹر ہائی اسکول ۔ چپلون
دوم گروپ : ۔ جناب حسین حسن حمدولے
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون
سوم گروپ : ۔ شری بپن پوار
کہکشاں گروپ رتناگری
علاوہ ازیں مقابلوں میں شریک
۲۰ ڈراموں کے ہر ڈرامہ کے بہتر اداکار
کو پروفیسر شیخ صاحب کی جانب سے
فی کس ۵۱ روپئے کا انعام دیا گیا
اسی طرح پہلے، دوسرے اور تیسرے
گروپ کے بہترین ڈرامہ کو بالترتیب
پانڈورنگ کھاسے، محترمہ حبیبہ انڈرے
اور جناب ساجد مجالگر کی جانب سے
اور ہر گروپ کے بہترین اداکار کو عبداللہ
نقش کوکن

تانبے کی جانب سے شیلڈ دی گئی ۔
پروگرام صبح ۵ بجے اختتام پذیر
ہوا۔ مندرجہ بالا مقابلوں کے لئے شری
اپاسلاگرے، فنکیل شاہ جہاں عبدالحق
صابر، اور تاج الدین ہوڑیکر نے جج
کے فرائض انجام دیے ۔
اس پروگرام کے لئے رتناگری
چپلون، اور کھیڈ کے باذوق حضرات
آخر تک موجود تھے ۔
(نامہ نگار : جمال یوسفی)

لاٹون میں تقریری مقابلہ

منڈن گڑھ اور داپولی تعلقہ میں
واقع فل پرائمری اور ہائی اسکولوں کے
مابین ایک تقریری مقابلہ ۲۷ جنوری
۹۶ء کو سیکولر ایجوکیشن سوسائٹی
مراد پور (لاٹون) کے زیر اہتمام نیشنل
ہائی اسکول لاٹون میں منعقد کیا گیا
جلسہ کی صدارت جناب عثمان علی مالگنڈکر
صاحب نے فرمائی ۔
اسکول ہذا کے صدر مدرس
جناب قمر اعظم قریشی نے مہمانان کا استقبال
کیا اور جلسہ کی غرض وغایت نیز مقابلہ
کی شرائط کو سامعین کے گوش گذار کیا ۔
تقریری مقابلہ جونیئر گروپ
(پنجم تا ہفتم، سینئر گروپ (ہشتم تا دہم)
اس طرح دو گروپوں میں علیحدہ علیحدہ

لیا گیا ۔ دونوں گروپ میں چار چار انعامات
رکھے گئے تھے ان انعامات کے مستحق
طلبہ ذیل کے مطابق رہے ۔

جونیئر گروپ

اول انعام : ۔ (انجم سمیر چوگلے)
ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول چوگلے)
(نقد ۲۰۱ روپئے مع ٹرافی وسند
دوم انعام : ۔ نہال احمد ٹپیل
اے ۔ کے آئی اردو ہائی اسکول دابھول
(نقد ۱۵۱ روپئے مع ٹرافی وسند)
سوم انعام : ۔ وسیمہ ابراہیم لالو
نیشنل ہائی اسکول لاٹون
(نقد ۱۰۱ روپئے مع سند)
ترغیبی انعام : ۔ قریشی نکہت جہاں قمر اعظم
نیشنل ہائی اسکول لاٹون
(نقد ۵۱ روپئے مع سند)

سینئر گروپ

اول انعام : ۔ عقیل احمد علی خلفے
نیشنل ہائی اسکول لاٹون
(نقد ۲۰۱ روپئے مع ٹرافی وسند)
دوم انعام : ۔ مقدم عائشہ حشمت
نیشنل ہائی اسکول لاٹون
نقد ۱۵۱ روپئے مع ٹرافی وسند
سوم انعام : ۔ صوفیہ شوکت ادبارے
پندیری اردو ہائی اسکول ۔ پندیری

ججوں کے فرائض جناب شیخ عبدالمنان، جناب اصغر علی اعظمی اور مولانا عبدالرؤف غیبی صاحبان نے انجام دئے اور نظامت کے فرائض جناب تاج الدین پرکار نے فرمائی۔ اس تقریب میں مراد پور دابھٹ وقرب وجوار کے گاؤں سے لوگ شریک جلسہ رہے اور اس طرح کے مقابلے کے انعقاد کی اہمیت کو اجاگر کیا اور اسکول ہذا کے اس اقدام کو سراہا۔

تقسیم انعامات صدر جلسہ از جناب عبدالقادر علی کھانچے کی بدست انجام پایا۔

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کی شاندار و فقید المثال کامیابی

کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم پر مشتمل ثانوی مدارس کے طلباء و طالبات میں علمی ذوق و شوق کی نمو و پرداخت کے لئے نیز انہیں مسابقت کی صلاحیت سے مزین کرنے کی غرض سے — "نقش کوکن" ٹیلنٹ فورم بمبئی گذشتہ بارہ سالوں سے کوشاں و سرگرداں ہے۔ اس فورم کے تحت ۲ دسمبر ۹۵ء کو رتناگری میں منعقدہ ضلعی سطح (بطور سیمی فائنل) کے مقابلوں میں حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ نے بیک وقت تمام شعبہ جات تقریر، جنرل نالج، انگریزی اور ریاضی میں اول انعام حاصل کرنے کا قابل رشک اعزاز حاصل کرکے ایک ریکارڈ قائم کیا۔

بایں ہمہ ۱۴ر جنوری ۹۶ء کو بمبئی میں منعقدہ "آل کوکن تعلیمی مقابلے" (بطور فائنل) میں بھی ادارہ ہذا نے تمام شعبہ جات (تقریر، جنرل نالج، انگریزی، ریاضی) میں اول انعام حاصل کرنے کا تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا ہے۔ نسیم انصار پرکار نے تقریر میں یاسمین غلام محی الدین پرکار نے انگریزی، وسعدیہ عبدالمجید پرکار نے جنرل نالج میں اول انعام حاصل کرکے متعلقہ شعبے کے لئے مقررہ ٹرافیوں پر قبضہ جمایا۔

ادارہ اس شاندار و امتیازی کامیابی پر ان تمام طالبات کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے

زیر نظر تصویر میں دائیں سے بائیں نسیم پرکار ان مقابلوں میں بچوں کی صحیح تربیت کرنے والے ہائی اسکول کے قابل استاد محمد رضا بیگ یاسمین غلام محی الدین پرکار اور سعدیہ عبدالمجید پرکار اپنی حاصل کردہ ٹرافیوں کے ساتھ نظر آرہی ہیں۔

ہول سیل مارکیٹ نیو ممبئی میں

دادر اور بائیکلا کی سبزی منڈی کو نئی ممبئی واشی میں منتقل کرنے کے حکومت کے فیصلہ کو ۱۹ فروری ۹۶ء عملی شکل دی گئی ہے تاکہ شہر کے قلب میں واقع ان بازاروں میں آنے والی سینکڑوں لاریوں اور ٹمپو کو روکا جائے جس سے فضائی آلودگی ہوتی تھی اور سڑکوں پر موٹر گاڑیوں کا اژدھام بھی ہوجاتا تھا۔

نقش کوکن

ڈرامہ مقابلوں میں کرجی کامیاب

بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام ضلعی سطح پر رتناگری کے تمام ہائی اسکول اور عام گروپ "ڈرامہ مقابلوں" میں آدرش ہائی اسکول کرجی کی جانب سے گروپ اوّل دوم کے لئے دو ڈرامہ "ماموں بھانجے" اور چورنگی پیش کئے گئے اور بالترتیب تیسرے اور دوسرے انعام کے حقدار بھی ٹھہرے ساتھ ہی ساتھ عام گروپ کے لئے فنکار گروپ کرجی کے پیش کردہ "انتقام" ڈرامہ کو تیسرے انعام سے نوازا گیا۔ اس ڈرامہ کو شائقین نے بے حد پسند کیا تمام فنکاروں نے بھی اپنے فن کا اچھا مظاہرہ کیا خاص طور پر جناب اقبال پٹیل کی اداکاری اور اقبال پرکار (جونیئر کلرک آدرش ہائی اسکول، کرجی) کی آواز کو بے حد سراہا گیا۔

تمام گروپوں میں بیسٹ ایکٹر کے ایوارڈ بھی آدرش ہائی اسکول کے طلبہ نے حاصل کیے۔ ماموں بھانجے کے لئے بیسٹ ایکٹر کا تیسرا انعام الیاس پٹیل، چورنگی، کے لئے حمید اللہ غورو نے دوسرا انعام حاصل کیا۔

عام گروپ میں جناب اقبال پٹیل کو

لفسٹ کو کو

بیسٹ ایکٹر کا تیسرا انعام دیا گیا۔

تینوں ڈراموں کے مصنف معاون مدرس اقبال پٹیل نے ہدایت کاری کے بھی فرائض انجام دئے۔

(مرسلہ، عبدالمنّان شیخ)

کرلا اردو بوائز اسکول میں ضلع کلکٹر اور سی ای او صاحبان کا استقبال

رتناگری سے قریب موضع کرلا کے اردو بوائز اسکول میں ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۹۶ء کو پلس پولیو کے پروگرام میں جناب بھائی چندر ویر (رتناگری ضلع کلکٹر) اور ان کی شریک حیات محترمہ کسم ویر شریک ہوئیں۔

رتناگری ضلع پریشد کے سی ای او جناب آر بی کلکرنی نائب کلکٹر جناب ایس وی جوشی رتناگری تعلقہ پنچایت سمیتی کے سبھاپتی جناب کمار شیٹے اور بی ڈی او جناب بھاٹوڑے کر تحصیلدار جناب راجیش ناروے کر، بلاک ایجوکیشن آفیسر جناب موہیرے اور میلتھ ڈپارٹمنٹ کے دیگر افسران شریک تھے۔ اس موقع پر کرلا (رتناگری) اردو بوائز اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالمجید مجگاؤں نے گلاب کے پھولوں سے تمام حاضرین کا استقبال کیا۔

بھارتیہ مسلم مہیلا پریشد کا قیام

بھارتیہ مسلم پریشد کے زیر اہتمام مورخہ ۳ر دسمبر سنہ ۱۹۹۵ء کو بھالدار پورہ ناگپور۔ عقب کانگریس بھون چشتیہ تاج ایجوکیشن سوسائٹی کے ہال میں پریشد کے صدر جناب سہیل احمد انصاری کی صدارت میں بھارتیہ مسلم خواتین کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ناگپور شہر سے خواتین کی سرکردہ ممتاز مشہور و معروف نمائندہ خواتین نے کیثر تعداد میں شرکت فرمائی۔

اس جلسہ میں خواتین کی سماجی معاشی، اور تعلیمی مسائل و مشکلات پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔

جلسہ میں محترمہ پروفیسر فرحانہ صدیقی، ایڈوکیٹ فہیم الدین خواجہ، جناب محمد ایوب خان پٹھان، جناب اے۔ آر خان چشتی، محترمہ شمع پروین رضوی، محترمہ روشن آراء، محترمہ نعیمہ انصاری، محترمہ فاطمہ کوثر چشتی نے بھی اپنے خیالات مؤثر انداز میں پیش کئے۔ جن کو سامعین نے سراہا اور عمل پیرا ہونے کا یقین دلایا۔

بھارتیہ مسلم مہیلا پریشد کی صدر کی حیثیت سے محترمہ شمع پروین رضوی کا انتخاب عمل میں آیا۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا
جشنِ سالانہ

NKTF نے اپنے آغاز سے ہی ہر سال تعلیمی مقابلوں کے کامیاب امیدواروں کے لئے تقسیم انعامات اور خصوصی اعزازات کے مستحق ہستیوں کے لئے جلسہ اعزاز بطور جشن سالانہ منعقد کرنے کی روایت برقرار رکھی ہے اور اسطرح تیرھواں جشن بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۹۹۶ء بروز اتوار صبح ٹھیک نو بجے داؤد فاضل بھائی ہال کھڑک ڈونگری بمبئی ۹ میں منعقد ہوا۔ شہر بمبئی ہی نہیں بلکہ مہاراشٹر بھر میں سیاسی، سماجی اور تعلیمی حلقوں کی معروف شخصیت، حکومت مہاراشٹر کے سابق وزیر یونانی میڈیکل کالجوں کے چیرمین، ہندوستانی پرچار سبھا کے خازن اور انجمن اسلام بمبئی کے صدر عالیجناب ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا کرسئ صدارت پر جلوہ افروز تھے۔ البرکاء فینانس ہاؤس لیمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب راشد عمر بطور مہمان خصوصی شریک محفل تھے اور بار با فورم کے پروگراموں کو اسپانسر کرنے والے قطر کے معروف تاجر جناب محی الدین خطیب متوطن گوولکوٹ، چپلون، ساؤتھ افریقہ بالخصوص جاہنسبرگ میں اپنی سماجی خدمات سے ہر کس وناکس کا دل جیتنے والے جناب اسمٰعیل جوبے متوطن تعلقہ منڈنگڈھ اور پرانجم گروپ آف کمپنیز کے ڈائریکٹران جنہوں نے امسال ضلع رتناگری اور ضلع تھانہ میں سیمی فائنل مقابلوں کی کفالت فرمائی وہ جناب راشد خان اور یونس کھوت نقش کوکن بطور معزز مہمانان شریک تھے۔

فورم کے جواں عزم وجواں سال رکن جناب داؤد چوگلے نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اور حسب دستور تقریری مقابلہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ضلع رتناگری سے دو منتخبہ امیدوار نسیم انصار پرکار (کالستہ) اور ارسلان محمد حسین پرکار (کھیڈ) اسیطرح ضلع رائیگڈھ سے منتخبہ ساجد عثمان مجھی (پنویل) اور سہیل اسماعیل بندرکر (گورے گاؤں) نیز ضلع تھانہ سے منتخبہ مسعودہ عبداللطیف شیخ (کوسہ) اور شبانہ غلام (تھانہ) ان چھ مقررین نے اپنے فن خطابت کے جوہر چمکائے عالیجناب پرنسپل خلیق الرحمن، ڈاکٹر عبدالشکور قادری اور جناب انجم عباسی نے ججوں کے فرائض انجام دئے اور نسیم انصار پرکار کو اول، سہیل بندرکر کو دوم اور مسعودہ شیخ کو سوم انعام کا حقدار قرار دیا۔

تقریری مقابلوں کے بعد جنرل نالج (سیکنڈری) کے مقابلے ہوئے جن میں ضلع رتناگری سے ضلعی سطح پر کامیاب کالستہ اور داکیسورہ ہائی اسکول کے بچے ضلع رائے گڈھ سے ضلعی سطح پر کامیاب موربہ ہائی اسکول کے بچے (ای۔ ایس انگلش ہائی اسکول تومڑبل کے بچے ضلعی سطح پر سیمی فائنل میں کامیاب ہونے کے باوجود فائنل مقابلہ میں شریک نہیں ہوئے) اور ضلع تھانہ سے انجمن خیرالاسلام گرلز ہائی اسکول مہاگیری اور

آئیڈیئل ہائی اسکول سیکنڈرابوڑی کے بچے شریک
مقابلہ ہوئے فورم کے معمر ساتھی جناب ایچ بی مقدم
صاحب نے حسب سابق جج کے فرائض انجام دئے اور
بچوں کے حاصل کردہ مارکس کی بنیاد پر حاجی داؤد امین
ہائی اسکول کالستہ کی طالبات ثمین جی ایم پرکار
اور سعدیہ عبدالمجید پرکار اول نمبر ، ایس ایس ہائی
اسکول موربہ کے طلبہ محمد حسین شوکت جعفر اور نورالدین
عبداللہ دمنشے دوسرے نمبر پر تو آئیڈیئل ہائی اسکول
سیکنڈرابوڑی کے فیصل سلیم گھاوٹے اور الماس
تحصیلدار تیسرے نمبر پر کامیاب ہوئے۔
جنرل نالج پرائمری میں مہلہ کی ربانہ عبدالغنی
حجوانے اول تونا گوٹھنہ کی سعدیہ اسمٰعیل دفعدار دوم
اور کوسہ کی خدیجہ غلام دستگیر عالم سوم رہیں۔
جنرل نالج کے بعد انگریزی زباندانی کا مقابلہ ہوا
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کی طالبہ ثمین پرکار نے
اول نمبر لے کے آئی ہائی اسکول مہاگیری کی طالبہ
ثمیرین رفیق انصاری نے دوم اور عبداللہ پٹیل ہائی
اسکول گرلز کوسہ کی طالبہ شاہینہ پیر محمد قریشی نے
تیسرے نمبر سے کامیابی حاصل کی۔
انگریزی زباندانی کے بعد ریاضی (میتھمیٹکس)
کا مقابلہ ہوا۔ سیمی فائنل مقابلوں میں ضلع بھر سے
شریک امیدواروں کی کثیر تعداد کے درمیان اپنی ذہانت
کا لوہا منوا کر فائنل میں شریک ہونے والے طلبہ و طالبات
کی ریاضی دانی کا یہ عالم تھا کہ دس سیکنڈ میں سوال
حل کر کے حاضرین جلسہ کو حیرت میں ڈال رہے تھے
اور داد تحسین پا رہے تھے اس مقابلہ میں بھی حاجی داؤد
امین ہائی اسکول کالستہ کی طالبہ ثمین پرکار اول رہیں

دوسرے نمبر پر اینگلو اردو ہائی اسکول بارا پاڑہ (نویل)
کا طالب علم علی عبدالقیوم اور تیسرے نمبر پر مہاراشٹر
ہائی اسکول چپلون کا طالب علم اختر علی میاں حوا ہے۔
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ ضلع
رتناگری قابل مبارکباد رہے کہ اس نے چاروں مقابلے
(تقاریر، جنرل نالج، (سیکنڈری) انگریزی اور میتھس)
جیت لئے اس عظیم الشان کامیابی میں ہائی اسکول
کی طالبہ ثمین پرکار کی ذہانت کا خصوصی دخل ہے کہ
اس نے لگاتار جنرل نالج، انگریزی، اور میتھس میں
اول پوزیشن حاصل کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے اور
اپنے ہائی اسکول کو اعزاز بخشا ہے۔
ادارہ نقش کوکن اس ہونہار طالبہ کو دل سے
مبارکباد پیش کرتا ہے۔
تعلیمی مقابلوں کے بعد معزز مہمانان نے اپنے
خیالات کا اظہار فرمایا اور ہم. T. بلا بہار کی کوششوں
کی سراہنا کی اس موقعہ پر فورم کی طرف سے شائع کردہ
خصوصی ضمیمہ حاضرین میں تقسیم کیا گیا تاکہ لوگ
تفصیلی طور پر پروگرام سے واقف ہو جائیں اس کے
بعد تقسیم انعامات و اعزازات کا دور شروع ہوا سب
سے پہلے پرائم گروپ آف کمپنیز کے ڈائریکٹران نے
بیسٹ اسٹوڈنٹس BEST STUDENTS کو
فورم کی جانب سے نقد رقم یادگاری مومنٹو اور توصیفی
اسناد پیش کیں۔ جناب محی الدین داؤد خطیب نے
بیسٹ بوائی آف کوکن اور بیسٹ گرل آف کوکن کو
انعام و اکرام سے نوازا۔ چیف گیسٹ جناب راشد عمر
کے ہاتھوں بیسٹ ٹیچرز BEST TEACHER
کو ایوارڈز دئے گئے۔ صدر جلسہ ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا

صاحب کے ہاتھوں توصیفی اسناد اور ادبی شال پیش
کر کے انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول مہاگیری
کے پرنسپل جناب صغیر احمد خان اور محمدیہ ہائی اسکول
بمبئی کے پرنسپل جناب عبدالرحمن موٹلیکر کو ان کی
پچیس سالوں سے زیادہ تدریسی خدمات پر اعزاز
دیا گیا۔

یہاں ایک بات کا ذکر ضروری ہے کہ اکتوبر ۹۵ء
میں ہم ۔T.K.M. کے زیر اہتمام منعقدہ ڈرامہ فیسٹول میں
ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب مہمان خصوصی تھے آپ نے
فورم کی کارکردگی سے خوش ہو کر انجمن اسلام بمبئی
کی جانب سے ایک گشتی ٹرافی اس ہائی اسکول کو
دینے کا اعلان کیا تھا جس کا اسٹوڈنٹ آل کوکن سے
مضمون سائنس میں بیسٹ قرار پائے اور اسطرح سے
اے سے آئی ہائی اسکول فار بوائز مہاگیری کا طالب علم
سید احمد ریحان حسین اس کا حقدار قرار پایا۔ نتیجہ میں ڈاکٹر
جمخانہ والا کے ہاتھوں ایک خوبصورت اور قیمتی ٹرافی
اسے پیش کی گئی اس ہونہار طالب علم نے نہ صرف
سائنس میں آل کوکن ٹاپ کیا (۱۴۷/۱۵۰) بلکہ آل کوکن سے
بیسٹ بوائے کا اعزاز کا بھی حاصل کیا۔ (۶۴/۷۰)

ذاتی طور پر اپنا اپنا انعام تو معزز مہمانوں سے
کے ہاتھوں حقداروں نے حاصل کیا۔ مگر مقابلوں میں
آنے والوں کے اسکولوں کو دی جانے والی ٹرافیاں حسب
دستور معطی حضرات کے ہاتھوں دی گئیں۔ اس طرح بمبئی
عظمیٰ و مضافات کے اسکولوں کو دی جانے والی ٹرافیوں
میں تقریری مقابلہ کی رابعہ کاپڑی ٹرافی انجمن اسلام
ہائی اسکول وی ٹی بمبئی کو ڈاکٹر ریشم والا کے ہاتھوں
دی گئی۔ جنرل نالج کی حوا بائی مستری میموریل ٹرافی الفلاح
نقش کوکن

ہائی اسکول ملاڈ کو محترمہ نجمہ مستری نے پیش کی۔ انگریزی
زباندانی کی چوگلے برادران کی جانب سے دی جانے والی
ٹرافی انجمن اسلام ہائی اسکول فار گرلز کرلا کو حاجی
عبدالکریم چوگلے نے پیش کی اور ریاضی مقابلہ کی رابعہ
کاپڑی ٹرافی۔ جناب مبارک کاپڑی کی زوجہ محترمہ
لبنیٰ کاپڑی نے انجمن اسلام ہائی اسکول فار گرلز
کرلا کو پیش کی۔

آل کوکن مقابلوں میں تقریری مقابلہ کے لئے
فقیر محمد مستری ٹرسٹ کی جانب سے ڈاکٹر ایم اے شیخ میموریل
ٹرافی حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کے حصہ
میں آئی جسے نجمہ مستری صاحبہ نے پیش کی۔ جنرل نالج
(سیکنڈری) مقابلہ کے لئے میمن ویلفیر سوسائٹی کے
جناب آدم نور صاحب کی جانب سے پیش کردہ ٹرافی محترمہ
طاہرہ شیخ صاحبہ نے حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
کے اساتذہ کے حوالے کی۔ جنرل نالج (پرائمری) کی رحمانی
فاؤنڈیشن ٹرافی انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ
کے اساتذہ کو ڈاکٹر عبدالکریم کی بڑی بہو بانو صاحبہ نے
عطا کی۔ انگریزی زباندانی کے لئے مخصوص محمد علی مقدم
صاحب کی جانب سے پیش کردہ ٹرافی معطی کے پدر بزرگوار
اور فورم کے چیف کوارڈینیٹر جناب ایچ بی مقدم صاحب
کے ہاتھوں حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کے
اساتذہ کو دی گئی۔ اور ریاضی مقابلہ کی حوا بائی مستری
میموریل ٹرافی مرحومہ کی دختر مہر نگار مقدم کے ہاتھوں
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کو پیش کی گئی۔
الغرض آل کوکن تعلیمی مقابلوں کی چاروں ٹرافیاں امسال
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کے حصہ میں
آئی ہیں۔ اور فورم کی کارکردگی میں یہ پہلا موقعہ ہے۔

اچھا ریکارڈ ہے دیکھیں آئندہ سالوں میں یہ ریکارڈ کون توڑتا ہے۔

صاحبِ خطبہ ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا علم دوست ہیں اردو نواز ہیں اور ایک ایسی انجمن کے صدر ہیں جس کے زیرِ اہتمام ۵۸ تعلیمی ادارے سرگرم عمل ہیں اور ہزاروں بچے بچیاں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں آپ کا خطبۂ صدارت دردِ ملی سے لبریز اور فورم کی سراہنا سے بھرپور تھا۔ لوگوں نے ان کی جامع تقریر کو بہت پسند کیا۔ خطبۂ صدارت کے بعد فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر نے شکریہ ادا کیا۔ اور جشن اختتام پذیر ہوا۔

کوکنی مسلم طلباء کی اعانت

اقتصادی طور پر کمزور (جس کی تعلیمی ادارہ کی طرف سے تصدیق اور مالی اعانت کے لئے سفارش کی گئی ہو) مگر تعلیمی لیاقت میں (خصوصی مضامین مثلاً میڈیکل، انجینرنگ میں زیرِ تعلیم) ذہین کوکنی مسلم طلباء کی مالی اعانت کیلئے ادارہ کوکنی مسلم کمیونیٹی بحرین (خلیج العرب) کو درخواستیں مطلوب ہیں۔

درخواست گذار اپنی تمام تر تفصیلات بیتہ ذیل پر ارسال فرمائیں تاکہ ادارہ نقشِ کوکن انہیں کوکنی مسلم کمیونیٹی بحرین کے سربراہوں تک پہنچائے

"نقشِ کوکن"

۳۴ اے نواگمرہ ڈاکیارڈ روڈ اسٹیشن بمبئی ۱۰۔۴۰۰۰

اپنے مال کو محفوظ کرلو

اپنا مال محفوظ رکھنے کے لئے انسان تو جتن کرتا ہے اپنے مکان اور دکان میں بڑے بڑے قفل اور شٹر لگاتا ہے۔ محفوظ تجوریاں بنواتا ہے۔ اپنے جان و مال کی بربادی کی صورت بچنے کیلئے جائز طریقہ بیمہ اور انشورنس بھی اختیار کرتا ہے لیکن ان تمام اسباب کے اختیار کرنے کے بعد بھی پولیس اور چوکیدار کے ہوتے ہوئے بھی اسکا مال لٹ جاتا ہے۔ چور اور ڈاکو لوٹ لے جاتے ہیں۔

لیکن مسلمان کیلئے مال کو محفوظ کرنے کیلئے ایک بڑا سہل اور بڑا آسان طریقہ بتا دیا گیا ہے کہ سال میں ایک بار صرف ایک تجارت کے مال پر جمع رقم پر سونے، چاندی کے زیورات پر، کھیتی کی پیداوار پر مویشی زیادہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ نکال لیا کرو۔ روپے پیسے پر سو روپے ڈھائی روپیہ کے حساب سے بارش والی فصل پر دس فیصدی اور بغیر بارش والی پر بیس فیصدی کے حساب سے زکوٰۃ نکال لیا کرو ایسے ہی جانوروں پر مقرر زکوٰۃ دے دیا کرو اس طرح تمہارا مال تمہارا کاروبار تمہاری فصلیں تمہارے جانور اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت کا ضامن بن گیا تم نے زکوٰۃ دے دی تو اب تمہارے مال و اسباب کو کوئی چور کوئی ڈاکو چھو بھی نہیں سکتا۔ کوئی آگ اس کو جلا نہیں سکتی۔ کوئی سیلاب طوفان اور زلزلہ انہیں برباد نہیں کرسکتا کیونکہ وہ سب اللہ تعالیٰ کی امان میں آگئے اب تمہارے مال میں برکت ہوگی۔ تم نے مال کا میل زکوٰۃ نکال دیا اب تمہارا مال پاک ہوگیا اب اس میں بڑھوتری اور برکت ہوگی۔

جناب قاسم علی صالح

کو۔ چیرمین

جناب وسیم الدین اعظمی

وائس چیرمین

جناب غلام غوث

چیرمین

بمبئی مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹران نے جناب غلام غوث کو دوبارہ بینک کا چیرمین منتخب کیا ہے۔ جناب وسیم الدین اعظمی کو بینک کا وائس چیرمین اور جناب قاسم علی صالح کو بینک کے کمزور طبقات کی کمیٹی کا کو چیرمین منتخب کیا۔

فرزندان توحید کو عید کی خوشیاں مبارک ہوں

سعیدہ ماپاری کو اعزاز

سعیدہ محمود ماپاری ٹیچر انجمن اسلام عبدالستار شعیب ہائی اسکول کو امسال یوم جمہوریہ کے موقعہ پہ ادارہ انجمن اسلام کی طرف سے بہترین ٹیچر کا اعزاز نوازہ گیا اور اسی کے ساتھ ایک ہزار ایک روپیہ نقد بھی دیا گیا

نامہ نگار: مبین عبداللطیف حاجی

سات بنگلہ۔ اندھیری

نقش کوکن

الہدیٰ سوشل ویلفیر سوسائٹی زوُیکر محلہ کا قیام اور افتتاحی عام جلسہ

یہ امر ساکنان زوُیکر محلہ تعلقہ داپولی کے لئے باعث مسرت ہے کہ خطۂ کوکن کی سرزمین جوگ ندی کے کنارے، بحر عرب کے ساحل پر بسے ہوئے زوُیکر محلہ کے دردمند نوجوانان نے اپنے محلے میں ایک نئی انجمن قائم کی ہے جس کا نام الہدیٰ سوشل ویلفیر سوسائٹی ہے اور رجسٹریشن نمبر ہے ایم ایچ ۵۵/ رتناگری، سوسائٹی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہے۔

یہ سوسائٹی غیر سیاسی ہے اپنے محلے میں بسنے والے لوگوں کو ہمہ جہتی ترقی کے لئے کوشاں رہے گی۔ آپسی تنازعات اور جماعتی اختلافات کو ختم کرکے ملی اتحاد پیدا کرنا۔ ملی، سماجی، تعلیمی اور معاشی مسائل حل کرنا۔ برادران وطن سے خوشگوار تعلقات استوار کرنا۔ مسلمان بچوں میں دینی اور سماجی شعور پیدا کرنے کے لئے عربی مدارس اور اردو بال واڑی قائم کرنا۔ ناگہانی حالات میں متاثرہ افراد کی نیز بیوہ اور یتیموں کی اعانت کرنا۔ چھوٹی اور گھریلو صنعت کو فروغ دینا۔ ضرورتمندوں کو بلاسودی قرضے مہیا کرنا۔ سوسائٹی کے مقاصد میں شامل ہے۔ ۱۲ جنوری ۹۶ء کو سوسائٹی کا ایک افتتاحی عام جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز حافظ عبدالوہاب خان کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ حمد منظور خان نے پڑھی۔ جلسہ کی صدارت جماعت اسلامی کے مقامی امیر اور نیشنل اردو اسکول ہرنئی کے پرنسپل جناب جاوید ظفر عابدی صاحب نے فرمائی۔ مہمانان خصوصی میں ہرنئی بندر محلہ مسجد کے پیش امام و اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن کے نمائندہ جناب شاداب گورکھپوری اور ممتا پرنٹنگ پریس کے پروپرائٹر جناب زین الدین کر دیکھ تھے۔ محلے کی نیز قرب وجوار کی معزز ہستیاں شامل جلسہ تھیں۔

نظامت کے فرائض جناب بدرالدین قاضی جو کہ سوسائٹی کے موجودہ صدر ہیں نے انجام دیئے۔ سوسائٹی کی موجودہ عہدیداران اور اراکین منتظمہ مندرجہ ذیل ہے۔

صدر	بدرالدین عبدالغنی قاضی
نائب صدر	عبدالوہاب عبداللہ خان
خازن	پرویز بہاءالدین حجوانے
سکریٹری	سمیر شمس الدین قاضی

میمبران

اکبر عبدالغفور قاضی، بلال عبدالغنی قاضی اشفاق آدم غزالی، اشرف محمود قاضی فیاض محمود کھانکے، عارف عثمان قاضی۔ جاوید داؤد ظوغیلکر۔

(تصویر میں بائیں سے دائیں بیٹھے ہوئے صدر بدرالدین قاضی، نائب صدر حافظ عبدالوہاب خان، سکریٹری سمیر قاضی، خازن پرویز حجوانے، عمران قاضی، تمام کھڑے ہوئے پیچھے ممبران سوسائٹی نظر آرہے ہیں)

خط وکتابت کا پتہ

سکریٹری، الہدیٰ سوشل ویلفیر سوسائٹی زوُیکر محلہ، اڑکھل تری بندر، تعلقہ داپولی۔ ضلع رتناگری ۴۱۵۷۱۴

نقش کوکن

ALUX
TESTED GUARANTEED DURABLE & ECONOMICAL
GENUINE SPARES OF LANTERNS & STOVES
PRODUCT OF
NMW
NOREX
NOORANI MECHANICAL WORKS
MANUFACTURERS OF LANTERNS STOVES & SPARE PARTS
69 AMIN BUILDING IBRAHIM REHMATULLA RD BOMBAY 400 003
PHONE 37611

لاٹون میں تہذیبی وثقافتی جلسہ

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ مندن گڈھ ضلع رتناگری میں ۱۲ جنوری ۱۹۹۶ء کی شب میں سالانہ تہذیبی وثقافتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

اس موقع پر اسکول کے طلبہ وطالبات نے چار اردو ڈرامے اور ایک مراٹھی ڈرامہ انتہائی پرکشش انداز میں پیش کر کے ناظرین سے داد تحسین حاصل کی۔ اس کے علاوہ میوزک ڈانس نقالی، مزاحیہ قوالی جیسے دلفریب پروگرام پیش کر کے اسکول کے طلبہ نے جلسہ کو اور پرکشش بنایا ناظرین نے اپنی پسندیدگی پر انعامات پیش کیے اور اسکول کے اسٹوڈنٹس ویلفیر فنڈ میں ایک خطیر رقم تقریباً پچیس ہزار (۲۵،۰۰۰) روپئے بشکل عطیات جمع ہوئے۔ اس میں سے بیس ہزار (۲۰،۰۰۰) روپئے داسٹیج کے لئے، مہمان خصوصی جناب حسن محمد ویلیے (کیپ ٹاؤن) ہائی اسکول نے عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ المرحوم ڈھونڈو زین الدین جوے کے حق میں قیوم موسیٰ جوے نے ایک ہزار پانچ سو روپئے اور محترمہ سعیدہ عبدالرحمن خلفے نے ایک ہزار ایک سو گیارہ روپئے کے عطیات سے نوازا۔ ان کے علاوہ بھی مخیر حضرات نے مالی تعاون دیا۔

پروگرام کا افتتاح محترم جناب رفیق عثمان مالگونڈکر کے ہاتھوں ہوا اور جلسہ کی صدارت جناب رفیق حسن ویلیے نائب چیرمین پنچایت سمیتی منڈن گڈھ نے فرمائی۔ اس موقع پر محترم جناب حسن محمد ویلیے اور جناب ٹھنجھنے بلاک ایجوکیشن افسر، منڈن گڈھ مہمان خصوصی کے طور پر شریک تھے اور ان حضرات کے ہاتھوں اسکول کے رسالے "آبشار" اور "سکون" کا اجراء عمل میں آیا ان کے علاوہ مرادپور، دابھٹ، امپلولی، دلوتہ، ہمپل گاؤں، کیلے تڑے جماعتوں کے صدر اور مرادپور، دابھٹ، ولوتہ، ہمپلولی، پنچایتوں کے سرپنچ حضرات نے حاضر رہ کر پروگرام کو زینت بخشی۔

پروگرام کے آغاز میں چیرمین جناب ابراہیم نقیر محمد ویلیے نے جلسہ کو خطاب کیا۔ آخر میں صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

اردو میں فیکس لینے سے انکار پر

سنٹرل ٹیلی گراف آفس میں بھاگلپور کے انچارج جناب ایس پی شرما کے ذریعہ اردو میں فیکس نیوز لینے سے انکار کا تنازعہ سنگین ہو گیا۔ ہندی اور انگریزی کے اخباری نامہ نگاروں نے بھی اردو اخبارات کے رپورٹروں کے ساتھ اس ناانصافی پر کافی احتجاج کیا ہے۔ ریاستی انجمن ترقی اردو کے جناب ایم مصطفیٰ نے بھی مرکزی وزیر مواصلات کو احتجاجی ٹیلی گرام دیا اور بھاگلپور کے مقامی اردو نامہ نگاروں نے بھی جناب شرما کی غیر دستوری اور غیر قانونی کارروائی کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر فائل کیا ہے۔ ایک کانگریسی لیڈر جناب نہال نے بھی جناب شرما کی غیر قانونی کارروائی کے خلاف وکالتاً نوٹس دی ہے۔ ان تمام کارروائی کے نتیجہ میں ڈائرکٹر ٹیلی کمیونکیشن (شمال)، جناب وجے کمار نے بھاگلپور سی۔ ٹی۔ او انچارج جناب شرما سے ان کی غیر منصفانہ اور غیر قانونی کارروائی کے بابت وضاحت طلب کی ہے۔ اور جناب شرما کو اردو رپورٹروں کو اردو میں خبر فیکس کرنے کی سہولت فراہم کرنے کی تاکید کی ہے۔

چودھری عاصم مونو ایکٹنگ میں دوم

۱۷ نومبر ۹۵ء کو صبح دس بجے مارواڑی کمرشیل ہائی اسکول میں مونو ایکٹنگ کمپٹیشن ہوا جو " وارڈ کے مختلف ذریعۂ تعلیم

سکے ثانوی مدارس کے درمیان تھے جسمیں محمدیہ ہائی اسکول کے آٹھویں جماعت کے طالب علم چودھری عاصم کو دوسرے انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔ چودھری عاصم نے باپ اور بیٹے کا کردار ادا کیا اس کردار کی تخلیق، ہدایت کاری، اسی اسکول کے اسسٹنٹ ٹیچر انصاری وقار انجم کی رہین منت ہے چودھری عاصم زونل پر اپنی صلاحیتوں سے ایک نئے کردار میں پیش ہوگا۔

ناگوٹھنہ میں سلائی کلاس

رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ناگوٹھنہ اردو ہائی اسکول میں جو سلائی کلاس شروع کیا گیا اس میں تعلیمی سال کے آغاز (جون ۱۹۹۵ء) میں ۳۵ لڑکیاں شریک ہوئیں مگر دسویں اور بارہویں کے نتائج نکلنے کے بعد یہ تعداد ۲۵ ہوئی جس میں غیر مسلم لڑکیاں بھی شامل ہیں۔

ماہ اکتوبر ۹۵ء میں جب اس کورس کا امتحان ہوا تو اسمیں ۱۹ لڑکیاں شریک امتحان ہوئیں اور ان میں سے ۱۷ کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔

ماہ نومبر ۹۵ء سے ایمبرائیڈری کورس بھی شروع کیا گیا ہے اس کے علاوہ اسکول کے ورک ایکسپیرینس پیریڈ میں بچیوں کو سلائی کا کام بھی سکھایا جارہا ہے۔ اس طرح رحمانی فاؤنڈیشن کے ذریعہ ناگوٹھنہ میں سلائی کلاس کی جو داغ بیل ڈالی گئی ہے ہائی اسکول کے اساتذہ اس کا فائیدہ طالبات کو پہنچا رہے ہیں اور بچیاں تعلیم کے ساتھ ساتھ حرفت میں بھی کامیابی حاصل کررہی ہیں۔

غنی غازی

پترکار سنگھ کی ایکزیکیٹو کمیٹی پر

بچوں کے محبوب ادیب، نقش کوکن کے 'بلنٹ فورم' کے صلاح کار اور اردو ٹائمز کے سب ایڈیٹر جناب غنی غازی ۳۱ جنوری ۹۶ء کو منترالیہ منی تھیٹر میں منعقدہ منترالیہ پترکار سنگھ کے چناؤ میں دوسری بار ایکزیکیٹو کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔

منترالیہ وارتاہر سنگھ کے کل ۹۴ ممبرس ہیں جن میں اس انتخابی جلسہ میں ۷۶ اراکین نے ووٹ ڈالے۔ اس پترکار سنگھ میں اردو اخبارات کے صرف چار ہی نمائندے شامل ہیں جبکہ مجلس عاملہ میں واحد ممبر غنی غازی سے منتخب ہوئے ہیں۔

ادارۂ نقش کوکن غازی صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

ممبئی ۔ پنویل مضافاتی ہاربر لائین ٹرین اپریل تک شروع

۲۹ جنوری ۹۶ء کو مرکزی وزیر صحت بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے ہاتھوں پنویل کرجت ریل لائین کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو اسی وقت مرکزی وزیر مملکت برائے ریلوے شری سریش کلماڈی بھی موجود تھے۔ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ممبئی وی۔ ٹی سے کھنڈیشور تک جانے والی ٹرین اپریل سے پہلے پہلے پنویل تک پہنچے گی۔

پنویل ریلوے اسٹیشن کو سہولتیں فراہم کرنے کے لئے پچاس لاکھ (۵۰،۰۰،۰۰۰) روپئے دینے کا اعلان بھی اسی موقعہ پر وزیر موصوف نے کیا۔

سائنسی نمائش میں محمدیہ اول

۷، ۸ اور ۹ دسمبر ۹۵ء کو محکمہ تعلیم کے زیر اہتمام سائنس نمائش میں

محمدیہ ہائی اسکول نے اول مقام حاصل کیا۔ اس پروجیکٹ کی تیاری میں اس اسکول کے سینیئر ٹیچر شمیم احمد عثمانی نے حصہ لیا۔

مندرجہ ذیل بچے مقابلہ میں شامل ہوئے۔

(۱) شیش شفیق الرحمٰن گذدر

(۲) محمد مشیر محمد شبیر

(۳) انصاری سراج الدین نظام الدین

(۴) منصوری محمد اعجاز محمد حنیف

ان کے پروجیکٹ کا نام واٹر کلاک یعنی آبی گھڑی ہے۔

قاضی فاروق مقابلے میں اول

حسب سابق امسال بھی مولدینہ ہائی اسکول پونہ میں آل مہاراشٹر سیرت النبیؐ تقریری مقابلے کا اہتمام کیا گیا جس میں محمدیہ ہائی اسکول کے دہم جماعت کے طالب علم قاضی فاروق ابراہیم نے بہترین تقریر کی اور اول انعام پایا۔ ۱۷ جنوری ۹۶ء کو منعقدہ اس مقابلے میں پورے مہاراشٹر کی ٹیمیں آئی تھیں۔ مذکورہ طالب علم کی تقریر کی تیاری میں محمدیہ ہائی اسکول بھنڈی بازار بمبئی ۳ کے اساتذہ مولانا عبداللہ اور وقار انجم نے حصہ لیا تھا۔

انجمن فروغ ادب مروڈ کے مشاعرے

۱۱ جنوری ۱۹۹۶ء کو انجمن اسلام اردو ہائی اسکول مروڈ جنجیرہ کے کشادہ ہال میں انجمن فروغِ ادب جنجیرہ کے زیر اہتمام گاونڈے گروجی کے زیر صدارت حبیب رتیپوری کے اعزاز میں مشاعرہ انعقاد پذیر ہوا۔ انجمن ہذا کے صدر جناب اسمٰعیل جگر نے غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے انجمن ہذا کے جنرل سکریٹری جناب شیخ نعیم الدین نعیم نے جناب حبیب رتیپوری، گاونڈے گروجی اور گٹ وکاس ادھیکاری شری پنڈت کی خدمت میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ بعدازاں انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے شعرائے کرام نے مرصع کلام پیش کیا۔ اسمٰعیل جگر نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

۱۹ جنوری ۱۹۹۶ء کو ۹ بجے متوطن ناندگاؤں، تعلقہ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ میں جناب اقبال لالسے کے دولتکدہ پر جناب عبدالقادر زآر کے زیر صدارت مشاعرہ منعقدہ ہوا جس میں انجمن کے اراکین نے معیاری شعری تخلیقات پیش کیں۔ جناب عبدالحفیظ حافظ نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

نوگل بھارتی
علی باغ (رائے گڈھ)

نیروبی میں ساحر شیوی کے اعزاز میں مشاعرے

گذشتہ دنوں "نیم شگفتہ" "وقت کا سورج" "صحرا کی دھوپ" سلسلہ منتشر خیالوں کا، اور پانچواں آسمان "کے خالق اور ادب نواز ساحر شیوی عمرہ کی سعادت کے بعد نیروبی سے ہوتے ہوئے لندن لوٹے تو نیروبی کے مقامی شاعر اور سہ ماہی "ترسیل" کے مرتب جناب وسیم خواجہ کے دولتکدے پر ان کے اعزاز میں ایک بھرپور شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔

نیروبی مشرقی افریقہ میں ان کے مختصر قیام میں ان کے چاہنے والوں نے ان کے اعزاز میں ایک اور مشاعرہ زیر اہتمام کینیا اردو سینٹر ۲۴ جنوری

کلچرل سینٹر کے صدر جناب نے محمد وسیم بٹ کے دولت خانہ پر منعقد کیا۔ ان دونوں محفلوں کی صدارت پاکستان کے سفیر عزت مآب سید شفقت کاکاخیل نے فرمائی اور نظامت کے فرائض سینٹر کے سکریٹری جناب محمد عارف نے ادا کئے۔ حاضرین نے ساحر کی ادبی خدمات کو سراہا اور جناب محمد وسیم بٹ صاحب نے ان کی بے لوث خدمات کے پیش نظر ساحر کو سینٹر کی اعزازی سرپرستی سے نوازا۔ شیخ اسمٰعیل۔ نیروبی

بیرسٹر انتولے نے سنگ بنیاد رکھا۔

مرکزی وزیر برائے صحت اور سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر جناب عبدالرحمٰن انتولے نے ۲۹ جنوری ۱۹۹۶ء کو پنویل کرجت ریلوے لائین کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسی ریلوے سے نقشِ کوکن کوکن بالخصوص ضلع رائے گڑھ اور ضلع تھانہ کی خصوصاً ترقی ہوگی۔

ماڈرن ہائی اسکول کا سنگ بنیاد

اسکول کی عمارت کے لئے ایک ایکڑ زمین محترم مرحوم قادر ابراھیم شکاسن صاحب (سابق صدر ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی) نے عطیہ دی ہے ایک مختصر مگر جامع جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت جناب ڈاکٹر سیکاشن صاحب نے فرمائی۔ اور زبیر خانصاحب دیوتہ (مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرما تھے۔

صدر جلسہ نے مختصراً مہمان خصوصی کا تعارف کرایا۔ اور جلسہ کے اغراض و مقاصد کو پیش کیا اس کے بعد مہمان خصوصی زبیر خانصاحب نے سنگ بنیاد رکھا۔ زبیر صاحب نے اسکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے کافی حد تک ذمہ داری اٹھالی ہے اور بورڈنگ وغیرہ کے لئے بھی تعاون کا وعدہ کیا ہے۔ اور تمام سوسائٹی کے حضرات اور اہل کونڈورا سے استدعا کی کہ ہم سب اتحاد و اتفاق اور رائے مشورے سے کام کریں۔

مہمان خصوصی کے بعد جناب محمود موڈک صاحب (سرپنچ) علی خان صاحب (صدر سوسائٹی) اور اخلاق ساہو وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ میں گاؤں کی معزز ہستیاں اور تمام اہل کونڈورا کافی تعداد میں شریک تھے۔

(مرسلہ: علی حسین خان۔ صدر)

کوکن ریلوے حادثہ مہلوکین کو ۱۵ ہزار کی امداد

رتناگری میں گرونڈی گاؤں کے قریب کوکن ریلوے کے لئے پہاڑی میں سرنگ بیٹھ جانے سے پانچ مزدور دب کر ہلاک ہوگئے ان کے ورثاء کو وزارت ریلوے نے فی کس پندرہ ۱۵ ہزار روپئے امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ تمام مزدور مغربی بنگال کے رہنے والے تھے۔

۵۸ ہائی اسکول اور جونیر کالجوں کو بند کرنے کا نوٹس

وزیر تعلیم سدھیر جوشی اور وزیر مملکت برائے تعلیم اپل دیشمکھ نے ایک پریس کانفرنس میں مشترکہ طور پر اعلان کیا کہ گذشتہ امتحان میں جن اسکولوں اور جونیر کالجوں کے نتائج صفر برآمد ہوئے تھے ان کو آئندہ تعلیمی سال سے بند کرنے کے نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ انہوں نے

وضاحت کی کہ ۴۶ ہائی اسکولس جون ۹۶ء سے اور ۱۲ جونیئر کالج جون ۹۷ء سے بند کر دئے جائیں گے

بارہ جونیئر کالجوں میں (۱) ہولی انجلس نیلم نگر۔ ملنڈ (۲) شیواجی مراٹھا انگلش دیوڑا۔ ناسک (۳) نیو انگلش کولہاپور احمد نگر (۴) جرمن پرکار اردو۔ بانکوٹ۔ رتناگری (۵) جنتا جونیئر کالج تانڈالی چندرپور (۶) راجیو گاندھی مہیلا شنکر چندرپور (۷) شاستری نگر۔ ناگپور (۸) سواد نبی وردھا (۹) مہاتما پھلے دیہی گاؤں امراؤتی (۱۰) نیشنل اردو۔ بیڑ (۱۱) رقیہ بیگم اردو جونیئر۔ لاتور (۱۲) ڈاکٹر اقبال اردو احمد پور۔ لاتور کا شمار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے علاوہ ۱۰۱۵ ہائی اسکولوں اور ۳۳۳ جونیئر کالجوں کو اپنا رزلٹ اور معیار بڑھانے کے لئے نوٹس جاری کئے گئے ہیں جن کا رزلٹ ایک سے ۲۰ فیصد کے درمیان تھا۔ وزیر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ ریاست میں ۵۵۰ غیر قانونی پرائمری اور ۷۵۰ سیکنڈری اسکول ہیں جن پر غور و خوض کے لئے ممبران اسمبلی کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

۱۴ اراکین کے ناموں کا اعلان کیا گیا جس کے چیئرمین ریاستی وزیر محنت اور اوقاف صابر شیخ ہوں گے جبکہ نائب چیئرمین ایم ایل اے بشیر پٹیل ہوں گے اور محکمہ داخلہ کی ڈپٹی سکریٹری شریمتی کے ایم سید کو ممبر سکریٹری کے علاوہ میونسپل کمشنر ممبئی عظمٰی اور ممبئی پولس کمشنر کو بحیثیت ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

ریاستی حج کمیٹی میں ایم ایل اے کی حیثیت سے انیس احمد قادر دیشمکھ (کانگریس) اور بشیر پٹیل (سماجوادی پارٹی) کو بھی شامل کیا گیا ہے جبکہ دونوں اراکین مرکزی حج کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔

شیوسینا، بی جے پی محاذ حکومت نے حج کمیٹی کے نئے اراکین کی جو فہرست شائع کی ہے۔

شہر ممبئی سے محمد معروف محمد ہارون زکریا، مولانا ظل الرحمٰن صدیقی، عبدالغنی اطلس والا۔ اور سعید دادرکر، ہارون بھائی ہوزیری والا، ڈاکٹر رحمت اللہ ایڈوکیٹ اے وائی قاضی، ڈاکٹر خلیل مقادم ایڈوکیٹ یوسف ابراہانی، محب علی آر ناصر بمبئی سے توجاوید دلوی بھیونڈی سے، اور محمد اسحاق خان پنویل وغیرہ کا نام شامل ہے

نئی ریاستی حج کمیٹی کی تشکیل

ریاستی حج کمیٹی کے تقریباً

نقش کوکن

مرحوم حاجی محمد حاجی عبدالغفور چوگلے کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا

پنہالے تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کی عالیشان جامع مسجد کو رنگ لگوانے کا مقصد دل ہی دل میں لئے پنہالے گاؤں کے صدر حاجی محمد چوگلے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

گزشتہ ماہ مرحوم کے فرزند جناب عبدالرحیم حاجی محمد چوگلے نے بذاتِ خود تمام اخراجات برداشت کرتے ہوئے اپنی نگرانی میں اس عالیشان مسجد کو ازسرِ نو رنگ لگوا کر اپنے بہشت نصیب پدر کی روح کو تسکین پہنچائی۔ پنہالے مسجد فنڈ کے مجلس منتظمہ نے اپنے جلسہ میں جناب عبدالرحیم چوگلے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے والدِ مرحوم کے حق میں دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ ایمان کو ایسی ہی اولاد صالح سے نوازے۔ آمین

روشن لوپرے۔ اعزازی سکریٹری۔ بمبئی

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی ہے۔ اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوش جان فرمایئے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۲۳۳

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر
اہتمام پنویل میں ضلعی سطح پر ہائی اسکول
کے مابین مختلف مقابلے منعقد ہوئے
اس میں ہماری اسکول کی جماعت ہفتم
کی طالبہ ربانہ عبدالغنی حجوانے جنرل نالج
کے مقابلے میں اول آئی۔ اس مقابلے
میں جیتنے والوں کو "کوکن سطح" پر بمبئی
میں مقابلے میں شریک ہونا تھا الحمدللہ
اس مقابلے میں بھی اس ذہین طالبہ
نے اپنا سابقہ ریکارڈ برقرار رکھتے
ہوئے اول درجہ حاصل کر کے اپنے اسکول
اساتذہ اور والدین کا نام روشن کیا اور
ہائی اسکول کے لئے ٹرافی حاصل کر کے
دی ضلعی سطح پر۔ پورے مقابلے میں یہ
واحد لڑکی تھی جس نے صدفی صد سوالوں
کے بالکل صحیح جوابات دئے۔
اسکول کے پرنسپل جناب شبیر
خطیب صاحب خصوصی مبارکباد کے مستحق
ہیں جنہوں نے اس طالبہ کی رہنمائی کی
ساتھ ہی اس طالبہ کی والدہ محترمہ بھی
قابل مبارکباد ہیں جنہوں نے پوری دلچسپی
کے ساتھ اپنی بیٹی کی حوصلہ افزائی کی۔

(۱) زیر نظر تصویر میں طالبہ موصوفہ
اور پرنسپل شبیر خطیب صاحب ٹرافی
اٹھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(۲) مسز فردوس عبدالوہاب پارلیمنٹ انچارج
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ

اطلاع

جن حضرات کا سالانہ زرتعاون
ختم ہوجاتا ہے ان کو یاددہانی
کے کارڈز بھیجے جاتے ہیں ان
حضرات و خواتین سے گذارش
ہے کہ وہ اپنا زرتعاون جلد
ارسال کریں۔

ادارہ

نقش کوکن ھدیتاً حاصل کیجئے

نقش کوکن کے ایک بہی خواہ نے ایسے تعلیمی اداروں،
بزم اردو یا لائبریریز کے نام اپنی جانب سے ماہنامہ "نقش کوکن"
جاری کرنے کی ہدایت کی ہے جو نقش کوکن کے خریدار نہیں ہیں مگر اس
کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

لہٰذا ایسے خواہشمند حضرات سے ہم نام و پتہ بھیجنے کی اپیل کرتے ہیں۔
درخواست ملتے ہی نقش کوکن آپکے نام ایک سال کیلئے جاری کردیا جائے گا۔
خیال رہے کہ یہ پیشکش صرف پچاس پرچوں کے لئے ہے لہٰذا
درخواست بھیجنے میں جلدی کیجئے۔

پتہ درج ذیل ہے

منیجر ماہنامہ نقش کوکن
۴۳۔اے نوانگر، نزد ڈاکیارڈ روڈ اسٹیشن مجگاؤں بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

"ننھے فرشتے"

نقش نواز جناب حسن میاں خانزادہ (مقیم جوہو تارا روڈ بمبئی) کے پوتے صفدر ابن ایاز خانزادہ عمر تین سال نے امسال ماہ رمضان میں پہلا روزہ رکھ کر اپنے دینی شوق کا ثبوت دیا۔

حوابی بنت شاہ جہاں مستری چھ سال کی اس ننھی بچی نے امسال ماہِ رمضان کے سبھی روزے رکھ کر اپنے عزم صمیم کا ثبوت دیا ہے۔ حوابی انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکول واشی میں زیرِ تعلیم ہے۔

نقش کوکن

بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈاکٹر ماسٹر کیپٹن محمد علی کھوت کی پوتی (متوطن ماکھجن سنگمیشور) الطینہ بنت التمش کھوت نے بعمر ساڑھے چھ سال ماہ رمضان کے سبھی روزے رکھے۔

ان ننھے فرشتوں کے دینی جذبہ کی قدر کرتے ہوئے ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اللہ ان کا یہ جذبہ، یہ ذوق و شوق مستحکم فرمائے۔ آمین

مردل بمبئی کی معروف داؤد اینڈ کمپنی کے مالک اور مردل بیت المال کے صدر جناب محمد حنیف سورٹھیا کے فرزند ڈاکٹر محمد زبیر سورٹھیا نے پچھلے سال ایم بی بی ایس میں کامیابی حاصل کی۔

مہاراشٹر میں مسلمانوں کی تعلیم پر دو روزہ کانفرنس

ایکمو کی مہاراشٹر تعلیمی کونسل نے "مہاراشٹر میں مسلمانوں کی تعلیم" کے موضوع پر دو روزہ ریاستی تعلیمی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۹ اور ۱۰ مارچ ۹۶ء کو بمبئی کے نئے حج ہاوس واقع پلٹن روڈ میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر اے ایم خسرو سابق وائس چانسلر ڈاکٹر سید حامد اور مائناریٹی کمیشن آف انڈیا کے چیرمین جسٹس سردار علی شرکت فرما رہے ہیں۔

کانفرنس کے کنوینر ڈاکٹر رحمت اللہ کے بموجب اس کانفرنس میں مہاراشٹر ریاست کی اردو اسکولوں جونیئر کالجوں کے ہیڈ ماسٹرس پرنسپل حضرات، سینئر ٹیچرس وائس پرنسپل، ڈپٹی ہیڈ ماسٹرس، سپروائزر اور اسکول انتظامیہ کے ذمہ داروں کو مدعو کیا گیا ہے

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن درج ذیل حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے

اندرون ہند خریدار

نام	مقام
جناب اقبال ڈون	کلیان
" شفیق احمد شفیق نائکی	"
" یعقوب سکندر بوبیرے	"
" مشیر شیخ	"
نیشنل اردو پرائمری اسکول	"
جناب ناصر امام الدین قاضی	"
" ناصر بدیع الزماں فرید	بھیونڈی
ڈاکٹر مس شہناز بی شیخ	کلیان
جناب این ایم شیخ	"
محترمہ نکہت عبدالستار حاجو	رتناگری
جناب غلام حبیب قاضی	اندھیری
" جاوید فالکے	بمبئی ۸
محترمہ ساجدہ شکیل رکھانگے	چمبور
" عتیقہ افروز	سورت
جناب رفیق قاسم آغا	بمبئی ۸
" اختر اسمٰعیل کوچرا	باندرہ
" شکیل ایچ قاضی	"
ایڈوکیٹ یو ایس ونجارا	بمبئی ۲
ایڈوکیٹ ایم ایس عالم صدیقی	بمبئی ۸

نام	مقام
جناب محمد رفیق حبیب کاسو	سانتاکروز
" بشیر اسمٰعیل مجاور	اندھیری
مدرسہ قاضیہ	گریہ
جناب عبدالرحمٰن حاجی	مجگاؤں
" اے ایس وائی پٹھان	چمبور
" صدیق ویلیے	واشی
" نثار ابراہیم شیخ	مجگاؤں
" شبیر اے شیخ	مرول
کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی انگلش اسکول	بھیونڈی
ڈاکٹر شریف خاں	مرول
جناب عبید عبدالعزیز فقیہ	بھیونڈی
" زید ایم نیجے	نیرول
الہدیٰ سوشل ویلفیر سوسائٹی	اڈکھل
جناب عابد ہنسواری	بمبئی ۸
" نسیم صدیقی	بائیکلہ
" سید اکبر حسین ڈھولا	ممبرا
" سید شاہباز	پونہ
ڈاکٹر ساجد ہمدانی	بمبئی ۸
الامین	بائیکلہ

نام	مقام
محترمہ عائشہ شمس الدین شاہ	کرلا بمبئی
جناب سید ابراہیم قاضی	بائیکلہ
" آر کے سرگروہ ایڈوکیٹ	ماہم
" نسیم علی خاں	اندھیری
کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول	بمبئی ۳
جناب ایم ایچ باپے	تھانہ
" رفیق اسمٰعیل قاضی	مجگاؤں بمبئی
ڈاکٹر مشتاق قاضی	بمبئی ۸
جناب ضمیر سعید قاضی	بمبئی ۸
محترمہ سروری ظہیر الدین ہاشمی	اندھیری
جناب سید محسن رضا	بمبئی ۹
جناب محی الدین محمود راجاپکر	بمبئی ۹
" آصف صدیقی	مجگاؤں بمبئی
" کریم قاضی	کرلا بمبئی
ڈاکٹر سید خورشید حسین	ماہم
آزاد گرام واچنالیہ	کاتلی
انجمن خیرالاسلام پونہ کالج	پونہ
جناب یوسف محمد ٹھاکور	وڈالا
ڈاکٹر شکیل ناچن	بھیونڈی

بیرون ہند خریدار

نام	مقام
جناب ایچ ایم دھابی	انگلینڈ
" محمود خان	نیروبی

تزکیہ نفس کے بعد عید الفطر اللہ کا انعام ہے

بیان بابت ماہنامہ "نقش کوکن"
برائے ملکیت و دیگر تفصیلات.

فارم نمبر ۴ رول نمبر ۸

۱) مقام اشاعت : ۴۳ اے، نوانگر، ڈاکیارڈ روڈ بمبئی ۱۰۰۴۰
۲) وقفہ اشاعت : ماہانہ
۳) طابع کا نام : ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائک
قومیت : ہندوستانی
پتہ : ۴۴ جیل روڈ۔ ایسٹ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
ملکیت : نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ
رجسٹر نمبر E 3006 بمبئی

میں عبدالکریم محمد نائک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہیں۔

مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۶ء
دستخط (ایڈیٹر، پرنٹر، پبلیشر)

حج بیت اللہ ۱۹۹۶ء، حج و زیارت مقامات مقدسہ بیت المقدس، عراق کیلئے حج و زیارت ٹورز منظم کرنیوالے ایشیا کے سب بڑے ادارے **مسلم ٹورز کارپوریشن بمبئی** کی خدمات حاصل کریں۔
زیارت ۱۹۹۶ء کی بکنگ قریب الختم ہے اگر آپ کا ارادہ حج اکبر ۱۹۹۶ء میں ادا کرنے کا ہے تو آج ہی براہِ راست ہمارے بمبئی آفس یا ہمارے خصوصی نمائندوں سے رابطہ قائم کریں، مکہ معظمہ میں حرم شریف کے نزدیک عالیشان عمارت "مرکز مکہ" میں رہائش، بیت المقدس، عمان، عراق میں تھری اسٹار ہوٹلوں میں قیام، آرام دہ اور پُر سکون روحانی سفر، تفصیلی پروگرام کی کتاب لے کر ملاحظہ فرمائیں۔

پوسٹ بکس 7357 اندھیری ویسٹ بمبئی ۵۸-۴۰۰
فون: 6204886 تار کا پتہ "سایہ جمال" اندھیری بمبئی ۵۸

- ★ حاجی محسن نظام الدین ناخداء ۲۵ نظام منزل، سوداگر محلہ بھیونڈی فون: ۲۴۹۷۵۔
- ★ حاجی مومن محمد الیاس محمد رمضان ۱۳۴ قیصر باغ تھانہ روڈ بھیونڈی فون: ۲۱۷۵۹۔
- ★ الحاج شیخ منظور احمد ۲/۷ کواری محل، دلی بیر روڈ نزد میمن مسجد، کلیان ضلع تھانہ
- ★ الحاج آر۔ اے خان۔ چاچا لیبل والا ۳/۳۷ ہری دوار دڈالہ روڈ، ناسک ۴۲۲۰۰۱۔
- ★ حاجی عبد القادر حاجی اے غنی ہرولی ۲۵۶ سنٹر اسٹریٹ پونہ فون: ۶۶۰۹۹۴۔

انتقال پُرملال

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

مرحوم حاجی داؤد علی شیور دھنکر

(وفات ۱۹ر مارچ ۱۹۹۵ء)

آج ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر انہوں نے چھوڑے ہوئے انمٹ نشان، علمی کام ان کی شدت سے یاد دلاتے ہیں۔

اللہ انہیں غریق رحمت کرے اور کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔

سوگواران : اہل خانہ و دوست

احمد بالا کو صدمہ

بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں ڈریجنگ کے ریٹائرڈ ماسٹر جناب احمد بالا ملا۔ متوطن زامبھاری (دسیطوڑہ) کے نقش کوکن رفیق حیات ۱۰ فروری ۹۶ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں اس وقت احمد صاحب مقامات مقدسہ کی زیارت (عمرہ) کے لئے گئے ہوئے تھے مرحومہ کی خواہش کے مطابق ان کا جسد خاکی ان کے وطن لے جاکر سپرد خاک کیا گیا۔

کامریڈ کالے نہیں رہے۔

بی پی ٹی جنرل یونین کے سابق صدر اور معتبر اور محترم مزدور رہنما کامریڈ گھنشیام جی کالے کا ۱۵ فروری ۹۶ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا۔

لامبے وکیل کا انتقال

ایڈوکیٹ عثمان کاکا لامبے متوطن فنسونہ ضلع رتناگری ماہ رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ میں مالک حقیقی سے جا ملے۔ لامبے صاحب ۱۹۷۵ء سے آس پاس آرامکو کمپنی سعودی عربیہ میں برسر روزگار تھے وہاں سے لوٹ آنے کے بعد ٹرانسپورٹ کا کاروبار کیا اور جب وکالت کی سند حاصل ہوئی تو بمبئی ہائی کورٹ میں وکالت کرتے تھے۔ آخری دنوں میں طبیعت بہت بدحال ہوگئی تھی اور اسی میں جاں بحق ہوئے۔

انتقال پُرملال

ساکن موربہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے رئیس ابراہیم داؤد مہسکر کے بڑے بھائی جو ساؤتھ افریقہ کے لیتھوسو میں رہتے تھے ان کو وہاں کے لوگوں نے گھر میں گھس کر ۱۳ ر دسمبر ۹۵ء کو قتل کردیا اور ہزاروں روپئے نقد لوٹ کر لے گئے۔ خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

عبدالرحمن مہسکر نے کبھی اردو اسکول میں صدر مدرس کے فرائض انجام دیئے ہیں ۱۹۵۲ء میں ترک وطن کرکے آفریقہ جابسے تھے۔

شریک غم :- ڈاکٹر رشید آثار

(صدر :- بزم فروغ ادب کوکن)

عبدالصمد صوبیدار کا انتقال

سیدہ محمود پاماری کے بھائی عبدالصمد موسیٰ شیخ صوبیدار (متوطن کڑال۔ سندھودرگ) ۳۱ جنوری ۹۶ء طویل علالت کے بعد بمبئی میں انتقال کرگئے تدفین مرین لائین قبرستان میں ہوئی۔ مرحوم بھائی بہنوں میں سب سے بڑے تھے۔

(شریک غم : محمود زین الدین پاماری) اندھیری

ٹھوکن خاندان کا روشن چراغ گل ہوگیا۔

وُنڈر فلورینگ کے مینجنگ ڈائریکٹر (مصلوت کے مشہور تاجر) جناب امتیاز (جمی) ٹھوکن کا ان کے دولتکدہ میں واقع فورڈزبرگ ساؤتھ افریقہ میں گھس کر چار جوانوں نے فروری کے پہلے ہفتہ میں سے خون کردیا۔ ابھی مہینہ پندرہ روز قبل مرحوم کے والد جو ہندوستان آئے تھے اور لوٹ کر افریقہ جانے والے تھے کہ روانگی سے دو گھنٹے قبل ان پر حرکت قلب کا شدید دورہ پڑا اور وہ بمبئی میں جاں بحق ہوئے۔ ٹھوکن خاندان نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست ہیں۔

مولانا عبدالصمد شرف الدین کا انتقال

عالم دین حضرت مولانا عبدالصمد (نیرول) متوطن بھیونڈی کا ۱۶ فروری ۹۶ء کو ضعیف العمری کی وجہ سے پونہ میں انتقال ہوگیا۔

حاجی غلام رسول مستری مرحوم

مجگاؤں ڈاک کے ریٹائرڈ مستری مسجد عاشقانِ رسول گونڈی کے نقش کوکن سابق صدر حاجی غلام مستری عمر ۸۴ سال کا ۱۲ فروری ۹۶ء طویل علالت کے بعد ۱۲ فروری ۹۶ء کو گونڈی بمبئی میں انتقال ہوا۔ تدفین ۱۳ فروری ۹۶ء کو دیونار سنی قبرستان میں ہوئی۔

مرسلہ۔ مبین عبداللطیف حاجی۔ اندھیری)

عبدالرحمٰن جھٹام مرحوم

جناب عبدالغفور جھٹام (مرحوم) متوطن وہور تعلقہ مہاڈ کے فرزند عبدالرحمٰن کا ۳۰ دسمبر ۹۵ء کو لندن میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نقش کوکن کی دیرینہ خریدار محترمہ زینب بی بی شہاب الدین کھمکر کے بھائی تھے۔

شوکت موڈک کا انتقال

۱۰ فروری ۹۶ء کو جناب شوکت موڈک متوطن نائری (سنگمیشور) جو آئی سی ایل کالج واشی کے مقابلے بلڈنگ سمودریکا میں سکونت پذیر تھے۔ داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

جناب میاں صاحب پٹیل نہ رہے

ناندوی تعلقہ مانگاؤں کے ہر دلعزیز رئیس جناب عبدالقادر پٹیل جو میاں صاحب پٹیل کے نام سے مشہور تھے اور اپنے کاروباری سلسلے میں جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ میں مقیم تھے۔ اپنے وطن ناندوی آنے کے لئے یکم فروری کو وایا (   ) دوبئی سفر کر رہے تھے کہ دوبئی میں یکایک حرکت قلب بند ہوجانے سے ان کا انتقال ہوگیا۔ اور دوبئی ہی میں ۴ فروری ۹۶ء کو سپردِ خاک کئے گئے۔ مرحوم خوش اخلاق، ملنسار اور مخیر انسان تھے۔ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(مرسلہ:۔ (ایچ۔ بی۔ مقدم)

فاطمہ چوگلے کا انتقال

فاطمہ ریاض الدین چوگلے عمر ۶۸ سال متوطن گوولکوٹ کا ۲۸ دسمبر ۹۶ء کو اندھیری میں انتقال ہوگیا۔ شریکِ غم

(الطاف حسین چوگلے)

کونسلر عیسیٰ اعظمی رحلت فرماگئے

یوم جمہوریہ کی صبح بھیونڈی نظامپور میونسپل کونسل کے سینئر کونسلر عیسیٰ اعظمی کا حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔

حالیہ کونسل میں وہ سماج وادی

پارٹی کے ٹکٹ پر وارڈ نمبر ۳۴ سے سریش ٹاورے کو شکست دے کر کونسلر منتخب ہوئے تھے۔

خلیل فقیہ کو صدمہ

بابائے کوکن عالیجناب مصطفیٰ فقیہ صاحب مرحوم کے بھتیجے اور جناب خلیل فقیہ (تاج آفس) کے بھائی جناب فاروق فقیہ ۱۹ فروری ۹۶ء کو پونہ سے بمبئی روڈ ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہوئے مرحوم ایک قابل ارکیٹکٹ تھے۔ تدفین ان کے وطن بھیونڈی میں انجام پائی۔ اس حادثہ جانکاہی کی خبر پاکر نورالحسن سیفی (ریٹائرڈ کسٹم افسر) پر دل کا شدید دورہ پڑا اور اسی میں ان کی موت ہوگئی۔

عثمان چوگلے کو صدمہ

راجہ پور ضلع رتناگیری کے جناب عثمان چوگلے کی زوجہ محترمہ کا ۵ فروری ۹۶ء کو راجہ پور میں انتقال ہوگیا۔

عبداللطیف ناگلیکر کا انتقال

ریٹائرڈ معلم اور بے لوث سوشل ورکر جناب عبداللطیف ناگلیکر نقشِ کوکن کو...

کا پچھلے مہینہ ضعیف العمری کے باعث رتناگیری میں انتقال ہوگیا۔

میاں ماموں کو صدمہ

مجگاؤں حلقہ (بمبئی) کے معروف سوشل ورکر جناب میاں ماموں کے بڑے بھائی جناب عبداللطیف فقیہہ (متوطن راجہ پور) کا وسط فروری میں انتقال ہوگیا۔

نامہ نگار:۔ شوکت حاجی

نورالحسن سیفی نہیں رہے۔

بمبئی کسٹمز کے ریٹائرڈ اعلیٰ افسر جناب نورالحسن سیفی کا ۱۹ فروری ۹۶ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم موسیقار ندیم سیفی کے عمِ محترم تھے۔

نیک خواہشات کیساتھ
عیدالفطر کی پُرخلوص مبارکباد
مارکو
انجینیرنگ ورکس
پتہ
۷ ، سیتا پھل واڑی مجگاؤں ممبئی ۴۰۰۰۱۰
فون : ۳۷۲۴۶۳۳

Scholarship announcement

Applications are invited by Kokani Muslim Community, Bahrain from the bright but financially poor (Status to be recommended by institute) Kokani Muslim Students from specialised faculties for the curriculam year 1996

Please forward full details to .
Naqshe Kokan
43 A, Naya Nagar, Dockyard Road,
Bombay - 400 010
Tel : 371 0656

Obituries

Imtiyaz "Jimmy" Thokan The managing director of Wonder Flooring, a carpet manufacturing business, had been brutally murdered in his home at Fordsburg, South Africa at midnight in front of his wife and children Imtiyaz "Jimmy" and his family were asleep at about 1am when four youths forced their way into the Fordsburg house and attacked them The youths bound Thokan's hands and feet and assaulted his wife Fatima (26) She was then tied up, as were the couple's two children, aged four and 18 months, and Thokan's 16 year old niece Fatima said that the gang had terrorised the family for almost two hours before strangling Thokan on his bed Hassen Thokan explained how the youths entered the home "They brought a long ladder with them and squeezed through the bathroom window which is very high off the ground" The window is the only one not covered by security bars The rest of the two-storey apartment is surrounded by security gates The apartment was burgled last month and an alarm system was installed on Monday, but had not yet been activated The youths ransacked the house, emptying drawers and cupboards in a frenzy while threatening to kill the family before they left "We are all involved in the community and have been trying to get a police forum going in the area, but we get no help from anyone," he said Just 15 days before Haji Hussain Thoken F/o slained Imtiyaz passed away in Bombay Thokan family is the patron of Naqshe Kokan Naqshe Kokan shares the grief with the Thokan family

Maulana Abdul Samad Sharfuddin: passed away peacefully in his old age at Pune on February 16 He was a staunch Muslim following the Ahle-Hadis way of thought He used to take Islamic courses in Bombay regularly He spent few years in Saudi Arabia He was well-versed in Arabi, Urdu, English and Persian His two sons A Majid and A Wahab are settled in Saudi Arabia

Mr. Abdul Rehman Jhetam (UK) S/o late Abdul Ghafoor Jhetam of Vahoor, tal Mahad passed away in London on 30th December 1995

Mr. Abdul Latif Nanglekar, a popular Urdu High School teacher (retired) passed away in his old age in Ratnagiri

Advocated Usman Lambey B/o Ms Bibi Sahed Dave passed away recently in Bombay

Note : Readers are requested to send their articles, information and News to be published in reader's column. Readers' comments, suggestions and queries will highly be appreciated. Please do write to us.

Editor

gets in vogue.

- When there is a hue and cry in the mosques
- When mean persons become responsible ones of the community.
- When a person is respected only to be safe from his wickedness (i e. the man is not by himself respectable, but he is respected only because he will put us in difficulty if we do not show him respect)
- When drinking of wine become common
- When wearing of Silken dress by males prevailed.
- When dancing girls are sponsored
- When musical instruments are manufactured for wide use
- When people appearing in the latter ages of the Ummat repudiate the people of the earlier period

Let us remember :

- A community wherein usury and dishonesty is prevailed there will be fear in the hearts of the people of that community.
- A community wherein fornication is widely practised there will be excess of death and diseases in that community
- A community wherein underweighing and under measuring is prevalent, it will have to face famines and hardships
- A community wherein injustice is prevalent they will have to suffer from killings and murders which mailed to civil war.
- A community wherein people will widely involved in breaking of promise some enemy will be imposed on tnem
- A community wherein people (believers) break the covenant of Allah and Rasool will have to surrender before their enemies
- A community wherein people indulge in widespread bribery and when it become common their hearts will be overawed

Hasanmiya Khanzada

Ladder to success

If a man writes a better book, preaches a better sermon, or makes a better mouse trap than his neighbours; though he builds his house in the woods, the world will make a beaten path to his door, wrote Emerson Thus if you perform better than others, you are bound to command success and to be in demand Success is a matter to be achieved and not to be preached Success follows hard work.

Success does not depend upon single quality but often on a combination of many Self-confidence, bold actions, vibrating enthusiasm, courage, resoluteness, perseverance and above all optimism and positive attitudes are the foundation of success There is always war to be fought before victory is won Hardships and obstacles are not to be evaded but to be mastered. Life is a game with a glorious prize of success, if we can only play it rightly Our greatest glory is not in never falling but in rising every time we fall All the great and miraculous feats of human art and achievements at which we look with awe , praise and wonder are only instances of the resistless force of enthusiasm, dedication and perseverance Great achievements often require a long, tortuous and bitter experiences

Success starts with a thought or an idea, when nourished with hope and confidence and encouraged by ambition and aspiration that single idea takes shape as a dream, vision and goal in stages For sure success, you should answer three easy questions What? When? Why? If you know what you want to achieve, when you want to achieve and why you want to achieve, you are bound to succeed Saturate your mind with the idea of success and success will automatically come to you Success is an outcome of ceaseless and long efforts and it is invisible and never comes forthwith Success has no short cuts Neither it is a matter of good fortune. Pluck more than luck is needed for success, since fortune favours the brave Aptly says Iqbal *"Khudhi ko kar buland itna ke her takdir se pahle Khuda bande se khud puche bata teri raza kya hai"*

People don't follow leaders who lack faith and direction, they flock to those who promise and deliver success Appearance and conduct counts a great deal You must always and ever look, talk and act like a winner People want to hear wedding bells and not the funeral chimes

The surest way not to fail is to determination to succeed What turns ordinary into extraordinary is the extra we put into it If you wish success in life, make perseverance your bosom friend experience your wise counsellor, caution your elder brother and hope your guardian genius One doesn't become celebrity or master overnight Writes Jacob Riis "When nothing seems to help I go and look at a stone cutter hammering away at his rock perhaps a hundred times without as much as a crack showing in it Yet at the hundred-and-first blow, it will split in two, and I know it was not that blow that did it, but all that had gone before"

Ajaz Malik

A humble gesture to remind Muslims and caution to believers.

Our Holy Prophet Muhammad Sallalahu Alaihi wa Sallam states "My Ummat will be doomed to hardships when it takes to the following misdeeds "

- When booty becomes one's own property
- When deposit is treated as booty
- When payment of Zakat is deemed to be penalty
- When obedience to wife and disobedience to mother prevailed
- When good treatment towards friends and acquaintances and cruel behaviour with father

is made on it by the weight. Seconds would indicate the time the wave arrives, the force of the motion and even the direction from which the wave comes

How is uranium for nuclear reactors produced?

Uranium in its natural state is found in quantities that average about four grams to every tone of rock. It is an extremely expensive process to extract this mineral from the rocks that contain it even when the deposits are relatively rich

The best mineral for nuclear fission is Uranium-235, but natural uranium has only one atom of this structure for every 140 atoms of Uranium-238 So, even when the uranium has been extracted from rocks, the element has to be further processed to get the portion with the atomic structure needed for nuclear reactors Once the atomic reaction has been set in motion, the energy which is released mostly takes the form of heat This heat is led to a type of boiler where it generates steam that is later put to several uses. One kilogram of uranium yields as much energy as three million kilograms of coal

What is Quantum theory?

Quantum theory was devised by Max Plank in 1900. It is the theory that energy does not have a continuous range of values, but is, instead, absorbed or radiated discontinuously, in multiples of definite, indivisible units called quanta. This theory led to the modern theory of quantum mechanics Just as the earlier theory showed how light, generally seen as wave motion, could also in some ways be seen as composed of discrete particles (photons), quantum mechanics shows how atomic particles such as electrons may also be seen as having wavelike properties. Quantum mechanics is the basis of particle physics, modern theoretical chemistry, and the solid-state physics that describes the behaviour of the silicon chips used in computers

Do you know?

How does a movie camera work?

A movie camera has a film like an ordinary camera. But instead of taking just one picture at a time, it takes many pictures every second As the film moves past the lens in the camera, a shutter continually opens and closes to give a long line of pictures on the film Then the film is developed and shown on a screen

Many movie cameras take a cassette of film The cassette contains a long strip of film that lasts several minutes. It has an opening through which the film passes into the film gate A claw mechanism pulls on the sprocket holes in the film to advance it frame by frame The film stops in the film gate as the claw moves back, and shutter opens briefly to expose the film The aperture of the lens may be set by an automatic exposure control The shutter then closes as the claw advances the film In many movie cameras, the shutter consists of a rotating half disc. To make slow motion films, the speed of the film is increased so that more frames are exposed every second However, the projector always runs at the same speed The film takes longer to pass through the projector than the camera, which slows down the action Slowing down the camera speeds up the action

What is the difference between Salary and emoluments?

Salary is a fixed compensation paid periodically to a person for regular work or services It is given for doing other than manual work Emoluments is profit arising from office or employment. Tips are an emoluments in addition to wages.

How does a Seismograph measure earthquakes?

Only recently the world witnessed one of the devastating earthquakes wreaking untold havoc at Kobe in Japan India too has had a history of earthquakes catching us napping, the most recent ones being the earth tremors in Maharashtra and Uttarkhand. Despite scientific advancements and research in disaster forecasting, natural calamities take us by virtual surprise, leaving a trail of great destruction

What shall we measure as a violent tremor brings down huge buildings and shakes everything to its foundations? In fact, a seismograph seems to measure the vibrations of a quake caused invariably by a "fault" in the rocks of the earth's crust, a break along which one rock mass has rubbed on another with great force and friction These vibrations travel so fast that the violent earthquake in a place like Killari could be detected and measured in a far away place like Tokyo

Earthquake vibrations comprise three or more types of wave motion travelling at different speeds through the earth's rocky crust The waves move in different directions · lengthwise (primary waves); crosswise (secondary waves), and around the earth's surface (long waves) Although the long waves move relatively slowly, they have a larger motion and cause maximum damage

Since the earth's crust is never still, seismographs placed in different parts of the world record vibrations everyday The record sheets of two or more seismographs help scientists to ascertain whether a tremor has really occurred.

A delicately huge, weight, seismograph, remains still when a tremor shakes the surrounding parts of an instrument. While the weight of the instrument, hanging from a fixed post, does not move during an earthquake, the post holding it moves Attached to the post, underneath the weight, is a chart. As the chart moves, a record

Editorial.........

Gain knowledge, spread knowledge

Human society is growing increasingly complex, demanding better educated experts to manage its affairs. Budgets have soared and so have exchanges of information and the means to process it. People across the planet live in a state of global dependence. Never before, perhaps, has mankind been on such a fast ascent on the path of scientific progress. Then, of course, there is the other world. The simple world. The uneducated world. The vast place where there are no optic fibers, no stock markets, no health clubs for stressed professionals. Sometimes, not even clean water to drink. And no vaccines. It is also where few schools stand, foundations shaking on scarce knowledge. Efforts undertaken by development in the other world have not yielded the benefits expected from large financial resources released by well intended agencies. Nature's disasters and corruption have demanded the cause. We know that.

Ikhlaas and Akhlaaq are an integral part of Muslim personality, which can be inculcated by education alone. It is the hearts impulse which is the basis of good and evil actions of man. The Islamic injunction is that whatever good is done, the motive behind it should not be any of the worldly considerations, nor should it be for the sake of public array or applause nor for personal gain or fame. It should be on the other hand performed solely in obedience to the command of Allah, and to seek His pleasure. That is what 'Ikhlaas' or sincerity is.

Akhlaq is one of the major dimension of Islam. Its significance can be gauged by the prophet's declaration that the prime purpose of his mission was the perfection of character. Noble character can be attained through the fulfillment of Divine commands and injunctions in the prescribed manner with sincerity of intention and the emulation of prophetic conduct.

The Ikhlaas and Akhlaq can best be imbibed through proper education. The Muslims are supposed to possess the best of Ikhlaas and Akhlaq in the society going by the commandments of the Holy Quran. The Muslim community should have had the highest literacy rate. Unfortunately that is not so. In India particularly Muslims have lagged behind in education compared to any other community. The number of drop outs at primary school stage continuous to be alarmingly high.

The Prophet said that the most precious gift that parents could bestow on their children is good conduct and behaviour. While the parents are primarily responsible for this function, the schools could augment or reinforce this by indulging a section on a Akhlaq in their curriculum.

Yet many parents pay scant, little or no emphasis to this exhortation. In many schools, likewise there is little or no emphasis on this very important dimensions of human development. Not many teachers, unfortunately consider Akhlaq and Ikhlaas as a relevant and important subject for the study.

Though knowing the importance of education many Muslim families suffer intense poverty and hence cannot afford to keep their children in school. Innumerable small boys can be seen working in hotels, with motor mechanic and in cottage industries. Some of them may be very good academically, but financial constraints force them to leave school before they have had any reasonable education. The situation among girls is even worse. Kind hearted rich persons and social minded organisations should come together to make a concentrated effort to prevent budding lives from being crippled due to lack of education.

Let us all work towards producing a generation of learned, intelligent and rational thinking Muslims who will then be able to face any adversities in life. It is not enough to educate our own children and feel contended. Our duty lies towards every brother and sister who is being denied the basic opportunity to gain knowledge and face the world on equal terms with everyone else.

Naqshe Kokan wishes all its readers a Happy Eid.

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۴ ... شمارہ نمبر ۴ .. ماہ اپریل سنہ ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیران: نقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم

چیئرمن: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔
اراکین: ایچ بی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے ـــ داؤد جوگلے۔

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی یو (۔۔۔)

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)	شیخ اسماعیل (دالیسٹ افریقہ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)	وانگڑے برادران (سعودی عربیہ)
قمرالدین قاضی (پاکستان)	حسن عبدالکریم جوگلے (دوحہ قطر)
محمد کامل سیقولے (بحرین)	مختار مروڈکر (دارالسلام)
محمد علی مقدم (جدّہ)	ایم، ایس پرکار (اسٹریلیا)
آئی وائی سولکر عبدالمجید محی گاؤنکر (رتناگری)	محمود حسن قاضی۔ (نئی ممبئی)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پٹوی۔ ندیم صالح، اعجاز ملک۔
حاجی عبداللہ عبداللطیف حاجی

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰۔ ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: اپریل سنہ ۱۹۹۶ء ....
کتابت: حافظ زبیر احمد، اردو جاوید ندیم

عید قربان ہر سال آتی ہے اور فرزندان اسلام لاکھوں بھیڑوں، بکریوں اور گائے بیل کی قربانی سے اس کا پُرجوش خیر مقدم کرتے ہیں مگر کتنے ہیں وہ لوگ جو اپنی قربانی کا صحیح اور حقیقی مفہوم ذہن نشین کر کے اس کو خداوند کریم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں. حقیقت یہ ہے کہ اور بہت باتوں کی طرح قربانی بھی مسلمانوں کے نزدیک ایک رسم بن کر رہ گئی ہے. ہم محض ایک بکرا ذبح کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور اب ہمارے ذمہ قربانی کا کوئی حق باقی نہیں لیکن اگر ہم قربانی کی ابتداء پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ قربانی ہم سے ہماری کون کون سی محبوب اور عزیز چیزوں کو طلب کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش کے لئے جب ان سے ان کی محبوب ترین چیز طلب کی تو آپ نے پہلے اپنے قیمتی مال (اونٹوں) کو خدا کی بارگاہ میں پیش کیا مگر اس پر بھی محبوب تر چیز کی فرمائش پر آپ نے اپنے اکلوتے اور پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی گردن کو چھری کی تیز دھار کے نیچے رکھ دیا. اس عظیم واقعہ کی یادگار کے طور پر ہم ہر سال عید قربان مناتے ہیں اور بارگاہِ خداوندی میں اپنی اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں خلیل اللہ کی سنت کے مطابق قربانی کا صحیح اور حقیقی مفہوم دراصل یہ ہے کہ ہم ہر وقت اپنی جان و مال اور اولاد کو خدا کی راہ میں بخوشی قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اور جب بھی اللہ تعالیٰ قربانی طلب فرمائیں بلا جھجک اور بلا خوف و خطر اس کو ان کا بارگاہ میں پیش کر دیں۔

قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے وقت ہمیں یہ عہد کر لینا چاہئے کہ اگر خدا کی راہ میں ہماری گردن پر بھی اسی طرح چھری چلائی گئی تو بلا کسی ڈر، خوف اور پس و پیش کے ہم اس آزمائش پر پورا اتریں گے مگر ایسا عہد کرتے وقت اس حوصلے، عزم و استقلال کی ضرورت ہے جس کا مظاہرہ حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنی گردن پر چھری پھیرتے وقت کیا یعنی آپ نے اپنے والد بزرگوار سے فرمائش کی کہ ان کو رسی سے باندھ دیا جائے تاکہ وہ ہل نہ سکیں اور اس طرح چھری پوری آسانی سے اپنا کام کر سکے۔

جو قوم قربانی پیش کرنا جانتی ہے فتح و نصرت ہمیشہ اس کے در کی لونڈی بن کر رہتی ہے. قربانی دینے والوں کے مقدر میں خدا کی طرف سے دین و دنیا کی سرفرازی لکھ دی جاتی ہے۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷/۳۷۶۸۸۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

از محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

اُمِّ عمارہؓ:

حضرت اُمِ عمارہؓ جنگِ اُحد میں شامل تھیں۔ زخمیوں کی مشکیں بھر بھر کر پانی پلاتی تھیں۔ جب دشمنوں نے حضورؐ کو نرغہ میں لے لیا تو آپ سپر بن کر حضورؐ کو اپنے اوٹ میں لے لیا۔ تیروں کی بوچھار اپنے آپ پر روکنے لگیں۔ ابن قمیہ نام کا دشمن جب حضورؐ کو شہید کرنے کی نیت سے قریب آیا تو اُمِ عمارہؓ نے تلوار سے اس پر بھرپور وار کیا چونکہ وہ زرہ پوش تھا اس لئے وار سے بچ گیا۔ لیکن وار اتنا شدید تھا کہ اس کے کندھے پر گہرا زخم آگیا اور وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ پر قربان جانیوالی مسلم خواتین اسی طرح ظلم کے طوفانوں کا منہ موڑ دیتی ہیں۔

اُمِ عمارہ بلا کی ذہین تھیں۔ ہر معاملہ کا گہرے فکر سے جائزہ لیتی تھی۔ آپ نے جب دیکھا کہ قرآن کے ہر صفحہ پر مومنین کو ہی مخاطب کیا جا رہا ہے تو وہ پریشان ہو کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں "یا رسول اللہ! قرآن میں ہمیشہ مومن مردوں سے ہی خطاب کیا جاتا ہے۔ آپ کا یہ سوال پورا نہیں ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس نیک بندی کی پریشانی دیکھ کر اسی آن یہ آیت نازل فرمائی (سورۃ الاحزاب آیۃ ۳۵)

حضرت بنت حویرثؓ:

آپ کے باپ ابن نقید بن وہب کسی سنگین جرم میں قتل کئے گئے۔ جب باپ کے قتل کی خبر سنی تو نوحہ اور فریاد کرتی، اور باپ کی جدائی میں درد انگیز اشعار پڑھتی ہوئی دربار نبویؐ میں حاضر ہوئی۔ اشعار سُنے تو حضورؐ اس قدر متاثر ہوئے کہ اس لڑکی کے ساتھ مل کر رونے لگے۔ جوشِ ہمدردی نے اسے سب سے بڑے انسان اور سب سے زیادہ ضبط کرنے والے سینے میں بھی ایک سرد آہ نکلوادی۔ بنت حویرث نے حضورؐ کی یہ حالت دیکھی تو وہ اور پریشان ہوئیں اور بے تحاشہ رونے لگیں۔ پھر باپ کی تڑپتی ہوئی لاش کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "یہ فعل محمد رسول اللہؐ" کا ہے اور اپنی روتی ہوئی آنکھ پر انگلی رکھ کر کہا "یہ فعل محمدؐ بن عبداللہ" کا ہے۔ اس خاتون کی یہ ادا دیکھ کر صحابۂ کرام جھومتے ہوئے بولے "یا رسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ نے اس خاتون کو آپ کو صحیح پہچاننے کی صحیح بصیرت عطا کی ہے" سچ ہے "محمد رسول اللہؐ" اور محمدؐ بن عبداللہ میں فرق ملحوظ رکھنا ہر شخص کا کام نہیں۔ اس کے لئے بڑی پختہ بصیرت کی ضرورت ہے۔ یقیناً ہماری مسلم خواتین میں یہ نگہ جوہر شناسی ہے جو کندن کو پہچانتی ہیں۔ لیکن صحابہ کرامؓ کے بعد جب اسلام میں ملوکیت اور مُلّائیت در آئی تو بے چاری حوّا کی بیٹی اسی طرح معتوب بنی جس طرح یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان نے اسے پاؤں کی جوتی سمجھا تھا۔

دھنک کوکن

حضرت فاطمہ رض: کفر کی حالت میں ننگی تلوار لئے

حضرت عمر رض اللہ کے رسول کا کام تمام کرنے جارہے تھے کہ راستے میں کسی نے کہا کہ آپ کی بہن فاطمہ رض اور بہنوئی سعید بن زید رض نے محمد ص کا دین قبول کیا ہے ۔ پہلے انکی تو خبر لو۔ یہ سننا تھا کہ عمر رض شیر کی طرح گرج کر بولے ۔ "پہلے اِن دونوں کو ہی ختم کرتا ہوں" دروازہ توڑ کر گھر کے اندر داخل ہوئے اور سعید بن زید رض کو کاری ضربیں لگانے لگے ۔ نڈھال ہو کر وہ زمین پر گر گئے تو فاطمہ رض ان سے لپٹ گئیں ۔ عمر رض نے کھینچکر کھڑا کیا اور بولے ،"کمینی محمد ص کا مذہب قبول کیا ہے اور ایک زوردار تھپیڑ بہن کے منہ پر دے مارا ۔ اُسی آن سے لب نازک سے خون کا ایک فوارہ پھوٹ پڑا ۔ یہ دیکھ کر عمر رض یکلخت سرد پڑے ۔ غصہ ختم ہوا اور کہا "اچھا بتا دیکھوں تو کیا پڑھ رہی تھی ؟ میں بھی سننا چاہتا ہوں پڑھ" یہاں یہ بات بہت ہی غور طلب ہے کہ ہمارے بعض دانشور اور مفکّر اس واقعہ کے بارے میں یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت عمر رض اس لئے یکلخت ٹھنڈے پڑ گئے اور ان کا غصہ اچانک اس لئے معدوم ہوا کہ بہن کی محبت اور درد کا رشتہ غصہ پر غالب آیا ۔ ذرۂ خاک کو قرآن پر تدبر کرنے کے بعد یہ بصیرت ملی ہے کہ ایسا ہرگز ہو ہی نہیں سکتا کہ کفر کی حالت میں بھرا کوئی بھی کافر مومن کے سامنے غصہ پی جائے ۔ کفر اور ایمان کے بیچ رشتہ اور درد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کافر تو مومن کیلئے ایسے وقت جلاد ثابت ہوتا ہے ۔ ذرۂ خاک کے نزدیک عمر رض کی قصابانہ جلادیت یکلخت مشفقانہ رحمت میں تبدیل ہو گئی تو اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ حضرت فاطمہ رض کے لبوں سے پھوٹنے والے خون کے چشمۂ اطہر کی وہ تاثیر تھی جو وحدانیت اور رسالت کے اقرار کرنے سے وہ صالح بن کر شعاع انعکاس (X-RAY) کے روپ میں حضرت عمر کے دل تک رسائی کر کے تاریکیوں کو مٹاتا ہوا نور میں اُسے تبدیل کیا اور حضرت عمر رض اِسی "قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ" کی جانب لپکے۔

جی ہاں! اس کا ثبوت یہ کہ وہ اسی دن حضور ص پر بھی ایمان لے آئے اور آگے چل کر اسی خونِ اطہر کی رنگینی اور سرخی عمر رض کے سرخروئی کا سبب بنی اور وہ مشرق و مغرب کے امام بن گئے ۔ اس طرح اسلام کی اِس دلیر خاتون نے ثابت کر دیا کہ کفر کی یلغار چاہے کتنی ہی بھاری ہو، وہ اسلام کی فصیل کو توڑ ہی نہیں سکتی ۔ ہماری بہنوں میں بھی یہی جذبہ آنا چاہیئے ۔

حضرت اُمِّ معابد رض: مکّے سے مدینہ جانیوالے

راستے پر حضرت اُمّ معابد کی کٹیا تھی جس میں دورِ جہالت میں حج سے آنیوالے اور حج کو جانیوالے لوگوں کو کھانا فراہم کرتی تھیں ۔ غارِ ثور سے نکلنے کے بعد حضور ص نے اپنے رفیق خاص ابوبکر صدیق رض کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ۔ راستے میں حضرت عبداللہ بن اُرَیقط بھی ملے ۔ تینوں اُمّ معابد کی کٹیا میں پہنچے ۔ بھوک سے بُرا حال تھا ۔ اُمّ معابد رض سے کھانا طلب کرنے پر جواب ملا کہ کچھ بھی بچا نہیں ہے ۔ کٹیا کے ایک کونے میں ایک لاغر بکری تھی جو پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کمزوری کی وجہ سے جنگل میں چرنے نہیں جا سکتی اور بس اب مرنے ہی والی ہے ۔ حضور ص نے اُمّ معابد رض کی اجازت لیکر بکری کا دودھ دوہا ۔ ایک برتن بھر دودھ ملا ۔ سب نے سیر ہو کر پیا ۔ دوبارہ وہی خالی برتن بھر دودھ دوہا ۔ گیا اور اُمّ معابد رض

سے حوالے حضورؐ نے کیا۔ یہ دیکھ کر اُمّ معابدؓ نے فوراً ایمان لے آئیں۔ حضرت اُمّ معابدؓ کا کہنا تھا کہ وہ بکری حضرت عمرؓ کے خلافت تک پورے ۱۸ سال تک دونوں وقت اتنا ہی دودھ دیتی تھی۔ حضرت اُمّ معابدؓ ہر نماز کے بعد حضورؐ کے دین میں برکت اور دنیا میں پھیلنے اور پھولنے کی دعا کرتی تھیں۔

حضرت سمیہؓ : آپ کی زندگی اسلام کے لئے قربانی ہی قربانی ہے۔ آپ حضرت یاسرؓ کی بیوی تھیں اور حضرت عمار آپ کے بیٹے تھے۔ حضرت یاسرؓ مشرکوں کی اذیتیں اٹھا اٹھا کر شہید ہو گئے۔ حضرت سمیہؓ کافروں کی بو رچھیوں کا ہمیشہ نشانہ بنی رہیں۔ مشرکوں کی سختیوں کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتی تھیں لیکن ایک دن ابوجہل تیز دھار والی برچھی لے کر سامنے کھڑا ہوا۔ اس کے کہنے پر کافروں نے حضرت سمیہؓ کو نیچے گرا دیا۔ ابوجہل نے برچھی کا ایک کاری وار آپؓ پر کیا اور آپؓ کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے جنت میں پہنچ گئیں۔ آپ کو اسلام کی پہلی شہید خاتون کا درجہ بھی نصیب ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کافروں، مشرکوں اور منافقوں کی سختیوں اور بہتان تراشیوں کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنا اللہ کے نزدیک کتنا بڑا درجہ رکھتا ہے۔

نئی تعلیمی پالیسی کا بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

۲۶۔ کالج اور تکنکی اداروں کی اے سے ای تک معیار کے مطابق گریڈ میں تقسیم۔

۲۷۔ ای گریڈ کے کالجوں اور اداروں کو بند کرنے کا فیصلہ۔

۲۸۔ ہائی اسکولوں کی گرانٹ کی پالیسی کا اعلیٰ و تکنکی تعلیمی اداروں پر نفاذ۔

۲۹۔ کمپیوٹر اور اس کے تکنک کی خریداری کے لئے سرکاری مالی اعانت۔

۳۰۔ سرکاری تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی مرمت اب پی ڈبلیو ڈی سے ہٹا کر تعلیمی اداروں کے سپرد

۳۱۔ اسٹیٹ ٹیکنیکل ایجوکیشن کانفرنس کا قیام۔

۳۲۔ ریاستی سطح پر ٹیکنیکل ایجوکیشن ہیومن ریسورسیز انسٹی ٹیوٹ کا قیام۔

۳۳۔ پیشہ وارانہ تعلیم کے لئے علاحدہ و آزادانہ ڈائرکٹوریٹ۔

۳۴۔ پیشہ وارانہ تعلیم و تربیت کے امتحانات کے لئے خود مختار امتحانی بورڈ۔

۳۵۔ ٹیکنیکل تعلیم و تربیت کے امتحانی بورڈ کو خود مختاری۔

غزل

مہر مسلائی

دو دن کی زندگی کے لئے عمر بھر جئے
اس سے زیادہ جینے کے کیا کیا جتن کئے
کچھ ہاتھ آسکا نہ قدم جم سکے کہیں
آخر یہاں سے چل دیئے اپنا سا منہ لئے
اب دل میں اور کوئی تمنا نہیں رہی
فرصت کے دن ہیں گوشۂ تنہائی چاہئیے
زیرِ فلک اٹھاتے رہے سر پہ آسماں
زیرِ زمیں زمین بھی سر پر اٹھائے
ہم ان کو دیکھتے ہی رہے ان کی بزم میں
یہ بھی نہ ان سے کہہ سکے کیا ہم کو چاہیئے
جو آج ہم پہ کرتے ہیں تنقید و تبصرہ
وہ کل ہمارا مرثیہ لکھیں گے دیکھئے
انسانیت کا درد محبت کا درد ہے !!
ہر اہلِ دل سے کہئے کہ خونِ جگر پئے
دنیا کو جو پسند نہیں — وہ تمہیں پسند
اپنی پسند مہرؔ کہاں تک نبھائیے

ساقی تونڈیلوی

افسردہ خیالات سے ہم جنگ کریں گے
دل سے نظر و فکر کو ہم آہنگ کریں گے
مقصودِ نظر چاہئے معبود بھی ورنہ ،
بے کار ہی ہم دست تہِ سنگ کریں گے
زینت کے لیے خونِ جگر اپنا بہا کر
ہم مسندِ دل ہی کو اک اور رنگ کریں گے
گمنام نہیں رہتے کبھی اہلِ کمالات
اک دن تو کبھی لوگوں کو وہ دنگ کریں گے
فردوسِ سماعت ہے صدا دل کی اے ساقی
ہم پیشِ نظر ایسا ہو نیرنگ کریں گے

ڈاکٹر محبوب راہی

آپ کا احسان چیزے دیگر است
اور ہماری آن چیزے دیگر است
یوں تو انساں جیسے لگتے ہو مگر
دوستو ! انسان چیزے دیگر است
آپ کے لطف و کرم کے ماسوا !!
اک میری پہچان چیزے دیگر است
لٹ چکے ہیں مٹ چکے ہیں بھی تو کیا
اب بھی اپنی شان چیزے دیگر است
آپ کیا ہیں ؟ باپ دادا آپ کے
تھے اگر سلطان چیزے دیگر است
کچھ نہیں گیا وہ مہینوں کا حساب !
ہاں ! مگر رمضان چیزے دیگر است
حق کے ہیں راہیؔ تقاضے اور کچھ !!
طبع کا سیلان چیزے دیگر است

شرف کمالی

میں ہوں خوشبو تو ہے گلاب
میرا جواب نہ تیرا جواب
اپنا ماضی پڑھتا ہوں !
جب کھلتی ہے دل کی کتاب !!
تیرے چہرے میں سب ہے !
مسجد ، منبر اور محراب
بولنے آتا ہو تو بول !!
ورنہ چپ رہنا ہے ثواب
حسن اور عشق میں فرق ہے یہ
ایک کرن ہے اک مہتاب
ملکُ الموت کو آنے دو
ہم بھی شرفؔ ہیں پا بہ رکاب

دُعا ایک عبادت ہے

نہال حفیظ، بمبئی

ہم مسلمانوں کا یہ یقین ہے کہ دنیا کا ذرہ ذرہ اللہ کے حکم کا پابند ہے اور کائنات کا سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے۔ ہمیں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ضرورت کیلئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنا چاہئے پھر دُعا کے حکم کے ساتھ بندوں کو یہ بھی اطمینان دلایا گیا ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت ہی قریب ہے۔ وہ ان دُعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتلایا کہ دُعا ایک عبادت ہے۔ اللہ کے یہاں دُعا سے زیادہ کسی چیز کا درجہ نہیں۔ اگر دنیا میں کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی سے اپنی ضرورت کا سوال کرے اور بار بار کرتا رہے تو وہ آدمی اس سے تنگ آجاتا ہے یا خفا ہو جاتا ہے لیکن اللہ پاک اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے کہ وہ مانگنے پر خفا و ناراض نہیں ہوتا بلکہ نہ مانگنے پر خفا ہوتا ہے۔

اللہ پاک ہر وقت دُعا سنتا ہے لیکن حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ بعض خاص وقتوں پر دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے جیسے فرض نمازوں کے بعد روزے کے افطار کے وقت یا رات کے آخری حصے میں اگر کئی مرتبہ دعا کرنے سے دعا قبول ہوتی دکھائی نہ دے تو اس سے مایوس و نا امید نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خدا سے ہی اُمید رکھنا چاہیئے۔ خدائے تعالیٰ بندوں کی خواہشات کا پابند نہیں ہے کبھی کبھی وہ چاہتا ہے کہ دُعا دیر سے قبول کی جائے۔ بندے کی بہتری اسی میں ہوتی ہے لیکن نادان بندوں کو مالک کی مصلحت سمجھ میں نہیں آتی اور جلد بازی میں مایوس ہو جاتا ہے۔ دعا کبھی ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس کے قبول ہونے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی اللہ پاک بندے کو وہ چیز نہیں دیتا۔ جو بندہ مانگتا ہے بلکہ اس کی بجائے کوئی دوسری نعمت عطا کر دیتا ہے کبھی اللہ پاک اس دُعا کا بدلہ آنیوالی مصیبت یا بلا کو ٹال کر دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں اللہ تعالیٰ دُعا، کو انسان کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

ہمیں جس چیز کی خواہش ہو براہ راست اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے اس کی رحمت اور عطا کے اُمیدوار بننا چاہیئے اور اس کی بخشش سے مایوس کبھی نہیں ہونا چاہیئے چونکہ یہ بیحد کارساز مسبب الاسباب اور مددگار ہے۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کی جائے اسی کے رحم و کرم سے مستفیض ہونے کی راہیں ہموار کی جائیں۔

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

مصحف پاک کو نہ چھوئے مگر طاہر ہو کر (قرآن)

حج و عمرہ

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ ہر شخص جو استطاعت رکھتا ہو اس پر حج زندگی میں ایک بار ادا کرنا فرض ہے ورنہ وہ گنہگار ہوگا۔ حج اسلامی سال کے آخری مہینے ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کو ادا ہوتا ہے۔ حج میں خاص بات یہ ہے کہ روئے زمین کے تمام مسلمان ہر سال ایک مرتبہ مرکز اسلام میں جمع ہوتے ہیں۔ وہاں کوئی اونچ نیچ نہیں ہوتی۔ کالے گورے، امیر و غریب، بادشاہ، فقیر، عالم، جاہل اور چھوٹے بڑے کاندھا ملاکر ایک جا کھڑے ہوتے ہیں۔ سب کا لباس ایک ہی لباس ہوتا ہے ہر ایک کے لبوں پر ایک ہی صدا ہوتی ہے

لبیک اللھم لبیک

ہر حاجی احرام باندھتا ہے، یہ بغیر سلا ہوا کپڑا ہر ایک کا لباس، مساوات، سادگی، یکجہتی اور عشق الٰہی کا اظہار ہے۔ حج کے دوران میں سر منڈانا، ناخن تراشنا، شکار کرنا، بیوی سے مباشرت کرنا منع ہے گویا جائز خواہشات اور طبعی زیبائش و آرائش سے باز رہ کر ایک مستقل تربیت حاصل کرنی مقصود ہے۔

تمام حاجی ایک وقت مقررہ میں میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں خطبہ سنتے ہیں۔ اللہ کے حضور میں دعائیں کرتے ہیں۔ گناہ بخشواتے ہیں، اور رحمت الٰہی کے خزانے جمع کرتے ہیں۔ منیٰ کے اندر قربانیاں دیتے ہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ بیت اللہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ جمرات پر کنکریاں مارتے ہیں حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ آب زمزم سے عشق کی پیاس بجھاتے ہیں۔ ہر قسم کی معصیت گناہ اور بدخلقی سے رکے رہتے ہیں، گویا گناہ بخشواکر از سر نو زندگی کا حساب شروع کرتے ہیں۔

عمرہ

عمرہ اسے چھوٹا حج بھی کہتے ہیں۔ عمرہ ادا کرنے کے آداب حج جیسے ہی ہیں، البتہ عمرہ ادا کرنے کے لئے ایام حج کی قید نہیں ہر وقت ادا ہوسکتا ہے دوسرے اس کے مناسک و مراسم بھی حج سے کم ہیں

یوں تو سارے کام اور ارادے اللہ کی خوشنودی کے لئے ہی ہونے چاہئے۔ لیکن حج اور عمرہ پر خاص زور اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ اس میں سفر درپیش آتا ہے۔ جس میں سیر و تفریح اور اچھی بری بہت سے اغراض باسانی شامل ہوسکتی ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ تمہاری غرض صرف اللہ کی رضاجوئی ہو اور بس۔ سیر و سیاحت از خود ہو جائے گی۔

عید قربان ۲۹ اپریل ۹۶ء کو ہوگی انشاء اللہ لہٰذا نقش کوکن کا اگلا شمارہ مئی ۹۶ء مہاراشٹر نمبر بھی ہوگا اور عید الاضحیٰ نمبر بھی۔

—— قارئین حضرات نوٹ فرمالیں ——

نقش کوکن

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میر کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ، عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایم / جی محمد علی روڈ، ممبئی ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱ / ۵۵۵۳۲۲۳۳

مہاراشٹر کی نئی تعلیمی پالیسی

ایک جائزہ

غنی غازی

شیوسینا بی جے پی محاذ کی سرکار نے حال ہی میں نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا ہے اس پالیسی میں پرائمری تعلیم کو عام کرنے، سیکنڈری اسکولوں کے معیارِ تعلیم کو بلند کرنے، پرائمری تعلیم کے لئے قانون بنانے، تکنیکی و طبی تعلیم کے لئے سیکنڈری کے نمبرات کی بنیاد ختم کرنے اور اساتذہ کی تقرری سے قبل ان کی تعلیمی قابلیت کا ٹیسٹ لازمی قرار دینے جیسے جرأت مندانہ اقدامات شامل ہیں۔

پری پرائمری ایجوکیشن

اب تک ہوتا تھا کہ بال واڑی، کے جی کلاس نرسری کلاس چلانے کے لئے تعلیمی محکمے کی منظوری کی ضرورت نہیں کیونکہ پرائمری ایجوکیشن ایکٹ میں چھ سے چودہ برس کی عمر کے بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری سرکار نے اپنے سر لی ہے اس سے کم عمر بچوں کی تعلیم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ لیکن اس نقص کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست بھر میں بال واڑیاں۔ کے جی اور نرسری کلاسیز کے بازار چل پڑے۔ ڈونیشن اور فیس کی بھاری رقومات کے ساتھ ساتھ ڈھیر ساری کتابیں بھی بچوں پر محض اشاعتی اداروں کی تجارت اور بعض اسکول والوں کے کمیشن کی خاطر لاد دی گئیں اور سرکاری مشنری، محکمہ تعلیمات، کارپوریشن اور کونسلیں محض تماشائی بنے رہے اور کسی نے شکایت کی تو ان سبھوں نے "ایجوکیشن ایکٹ" دکھا دیا۔ شیوسینا بی جے پی سرکار نے اقتدار سنبھالتے ہی پروفیسر رام جوشی کی سربراہی میں پری پرائمری ایجوکیشن کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس نے اپنی سفارشات پیش کیں اور ریاستی کابینہ نے ان سفارشات کو منظور کر لیا ہے۔ سفارشات کچھ اس طرح ہیں۔

تمام پرائیویٹ نرسری کے جی کلاسیں اور بال واڑی کا محکمہ تعلیمات کے تحت رجسٹریشن لازمی قرار دیا جائے۔

پری پرائمری کلاسوں میں آس پاس کے بچوں کو ترجیحی بنیاد پر داخلے دیئے جائیں گے۔

پری پرائمری کلاسیں میں داخلے کے وقت بچوں یا ان کے والدین کے انٹرویو پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔

اگر سیٹ کم اور داخلے زیادہ ہوں گے تو قرعہ اندازی کے ذریعے بچوں کا انتخاب ہوگا۔

ان کلاسوں کے لئے اسکول کی جانب سے کتابوں کی فراہمی نہیں کی جائے گی بلکہ اس کے لئے سرکار

کتابیں چھاپنے کا انتظام کرے گی۔

پرائمری ایجوکیشن

نئی تعلیمی پالیسی میں حکومت مہاراشٹر نے ۲۰۰۰ء تک ابتدائی تعلیم کو عام کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت چھ سے چودہ سال عمر کے لڑکے، لڑکیوں کا اسکولوں میں صد فیصد اندراج اور ان کی حاضری کو ۹۰ فیصد یقینی بنانے کے عزم کا اظہار کیا گیا ہے تعلیم کو عام کرنے کے لئے ایک اندازہ کے مطابق ۲۵ ہزار پرائمری ٹیچروں کی ضرورت ہوگی سرکار نے ۲۰۰۱ء تک ان ۲۵ ہزار پرائمری ٹیچروں کی تقرریاں کرنے کا یقین دلایا ہے۔

اس نئی تعلیمی پالیسی میں ایک اہم فیصلہ اسکولی کمروں کی تعمیر سے متعلق کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایم پی۔ ایم ایل اے، ڈونگری وکاس، ضلع پریشد کے فنڈ سے اسکولوں کے لئے کلاس روم بنائے جاتے تھے لیکن اب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام علاحدہ فنڈز کو اکٹھا کر کے اسکولوں کے لئے کمرے تعمیر کئے جائیں گے۔ نیز اس مقصد کے لئے ایک خود مختار رجسٹرڈ ادارہ ہر ضلع میں قائم کیا جائے گا جو مقامی کارخانہ داروں، سرمایہ داروں اور مخیر حضرات کی مدد سے اسکولوں کے کمرے تعمیر کرے گا اور سرکار بھی ان کی بھرپور مالی معاونت کرے گی۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ دیہاتوں میں معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لئے ہر دیہات میں "گرام شکشن سمیتی" ہوگی جس کو سرکار مقرر نہیں کرے گی بلکہ "گرام سبھا" میں اس کے صدر نشین اور ممبروں کا چناؤ ہوگا یہ سمیتی

نقش کوکن

ٹیچروں کی حاضری، اسکولوں میں پانی کی فراہمی، صاف صفائی، احاطہ بندی وغیرہ پر نظر رکھے گی

ضلع پریشدوں میں تعمیری کام پر جس قدر توانائی صرف ہوتی ہے اس سے زیادہ توانائی محض ٹیچروں کے ٹرانسفر پر خرچ کی جاتی ہے اور اس میں سیاسی دخل اندازی کارفرما ہوتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر نئی تعلیمی پالیسی میں اب کسی بھی ٹیچر کا ایک مقام سے دوسرے مقام پر تین سال تک ٹرانسفر نہیں کیا جائے گا اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ پرائمری ٹیچروں کو مردم شماری اور چناؤ کے علاوہ کوئی بھی غیر تدریسی کام نہیں سونپا جائے گا۔

معیار تعلیم کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ اساتذہ قابل ہوں اسی لئے حکومت نے ٹیچروں کی زیر ملازمت تربیت کے لئے ہر ضلع میں ایک ٹریننگ سنٹر قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ۱۵ ضلعوں میں ایسے سنٹر قائم ہیں۔ باقی ماندہ ضلعوں میں جلد ہی قائم کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

سیکنڈری ایجوکیشن

نئی تعلیمی پالیسی کے تحت سیکنڈری سطح پر تعلیم کے شعبہ میں بہتری کے لئے حسب ذیل اقدامات کئے جائیں گے۔

ہر سال سکنڈری اسکولوں کے اجراء کے لئے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو تعلیمی سال شروع ہونے سے قبل ہی اجازت نامے دیدئے جائیں گے اور اس کے لئے سیکنڈری اسکول کوڈ میں مناسب ترمیم کی جائے گی۔

۲۔ نئے اسکولوں کو اس سے پہلے چوتھے سال
۲۵ فیصد، پانچویں سال ۵۰ فیصد، چھٹے سال ۵۰، اور
ساتویں سال ۱۰۰ فیصد گرانٹ دی جاتی تھی اور وہ بھی
ایس ایس سی رزلٹ کا ۳۰ فیصد سے زائد ہونا لازمی
شرط تھی مگر نئی تعلیمی پالیسی کے تحت اب نئے اسکولوں کو
دوسرے سال ۵۰ فیصد اور تیسرے سال ۱۰۰ فیصد گرانٹ
دیدی جائے گی اور ظاہر ہے اب ایس ایس سی رزلٹ
کی شرط خود بخود ختم ہوگئی ہے۔

یہ پالیسی جون ۱۹۹۶ء سے شروع ہونے والے
نئے اسکولوں پر نافذ ہوگی۔ پرانے اسکولوں کو پرانی پالیسی
کے تحت ہی گرانٹ ملے گی۔

۳۔ یہ بھی طے ہوا ہے کہ اسکولوں کی درجہ بندی سے
اے۔ بی۔ سی۔ ڈی اور ای اس طرح پانچوں درجوں میں
کی جائے اور اسکولوں کو معیار سدھارنے کے لئے وارننگ
دی جائے یہ بھی تجویز ہے "ای" زمرے کی اسکولوں کو
ایک برس کا اصلاح کا موقعہ دے کر اگر کوئی اصلاح نہ
ہوئی تو بند کر دیا جائے۔

۴۔ ماہرین کے مشورہ کے مطابق پالیسی میں سے
"معلومات عامہ" کا مضمون نصاب میں شامل کرکے غیر ضروری
مضامین کو ہٹا کر بستہ کا بوجھ کم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

۵۔ سیکنڈری سطح پر طلبہ میں تکنکی مہارت پیدا کرنے
کے لئے حکومت مہاراشٹر نے محکمہ تعلیم کو ہدایت دی ہے
کہ وہ زراعت، پھل پیداوار، دیہی تکنکی تعلیم، کاشتکاری
کے پمپ کی مرمت، ٹیلرنگ، ٹائپنگ، کمپیوٹر تکنک
سیلس مین اور سیاحت کا نصاب تیار کرکے ان کی
درسی کتاب چھاپے۔

۶۔ حکومت مہاراشٹر نے فیصلہ کیا ہے کہ بارہویں
کے بعد ٹیکنیکل اور میڈیکل میں داخلوں کے لئے نمبروں
پر منحصر رہنا مناسب نہیں اس لئے آئی ٹی آئی طرز
پر بارہویں میں ۵۰ فیصد سے زائد نمبر لینے والے طلبہ کا
ایک ٹیسٹ لیا جائے گا جس کے نمبروں کی بنیاد پر ٹیکنیکل
اور میڈیکل میں داخلے دیئے جائیں گے۔

۷۔ ٹیچروں کی تقرری محض ڈگریوں کی بنیاد
پر نہ ہو اس مقصد کے لئے سرکار نے اب تقرری سے
قبل قابلیت کا ایک ٹیسٹ لینا طے کیا ہے۔ اس ٹیسٹ
میں کامیاب ہونے والے ٹیچروں ہی کو اب اسکولوں
میں ملازمت کے لئے طلب کیا جائے۔

۸۔ نئی تعلیمی پالیسی میں اب ہشتم یا نہم میں این
سی سی کی تعلیم ایک سال کے لئے لازمی قرار دی گئی ہے
جس کے لئے ۱۰۰ کروڑ روپئے سالانہ کا خرچ بھی ریاستی
سرکار برداشت کرنے کو تیار ہے۔

۹۔ نئی تعلیمی پالیسی میں اب اول تا دہم
جماعت کے تمام بچے بچیوں کو تعلیم مفت دینے کا اعلان
کیا گیا ہے اس سے قبل تعلیم ان ہی بچے بچیوں کے
لئے مفت تھی جن کے والدین یا سرپرستوں کی سالانہ
آمدنی دس ہزار روپئے سے کم تھی یا جو مالی طور پر
پسماندہ تھے لیکن اب بلا تفریق سب کے لئے مفت تعلیم
ہوگی جس کے لئے سرکاری خزانہ پر سالانہ ۳ تا ۴ کروڑ
کا بوجھ پڑے گا۔

چند قابل غور نکات

حکومت مہاراشٹر کی اس نئی تعلیمی پالیسی میں
یوں تو انقلابی اقدامات کی یقین دہانی ہے لیکن تعلیم کے
چند ایک گوشے ایسے ہیں جن پر توجہ دیئے بنا نئی تعلیمی پالیسی

ادھوری ہے جیسے

۱۔ ریاست بھر میں ۵۵۰ پرائمری اور ۵۰، سیکنڈری اسکولس غیر قانونی طور پر جاری ہیں۔ان میں زیر تعلیم بچوں بچیوں اور وہاں پڑھانے والے ٹیچروں کا کیا ہوگا ؟ یا تو سرکار غیر قانونی اسکول کھولنے پر سختی کرے یا پھر ان تمام اسکولوں کو منظوری دے دے معاملہ کو معلق رکھنا خطرناک ہے ۔

۲۔ سال بھر میں ۲ یونٹ ٹیسٹ اور دو سمسٹر امتحان کے لئے نظر ثانی کی ضرورت تھی یہ سسٹم بھی صرف سیکنڈری اسکولوں میں پنجم تا دہم تک رائج ہے پرائمری کے ساتھ جڑی ہوئی پنجم ششم ہفتم ہشتم کے بچوں کو یونٹ ٹیسٹ اور اوسط نمبروں کی سہولت کیوں نہیں ؟

۳۔ ضلع پریشد ، میونسپل کونسل اور کارپوریشن کی پرائمری اسکولوں کے بچوں کو مفت دودھ تقسیم ہوتا ہے مگر پرائیویٹ اسکولوں کے بچے اس سرکاری سہولت سے یکسر محروم ہیں یہ دوہرا معیار کیوں ؟

۴۔ اول تا دہم تک مفت تعلیم ہے مگر اس سے قبل پرائیویٹ پرائمری اول تا چہارم کے بچوں کے ای بی سی فارم محکمہ تعلیم قبول نہیں کرتا تھا ۔

۵۔ سیکنڈری اسکولوں کی چار جماعتوں پر ایک کلرک اور کم از کم ۴ چپراسی دئے جاتے ہیں ۔ مگر پرائمری اسکولوں کے لئے (اول تا چہارم) چار جماعتوں پر نہ تو کلرک نہ تو چپراسی دیا جاتا ہے ایک ہی محکمہ تعلیم کا یہ دوہرا رویہ کیسا ؟

۶۔ سیکنڈری نئی اسکولوں کی گرانٹ جلد شروع کرنے کا اعلان ہوا ہے مگر پرائیویٹ پرائمری اسکولوں کی گرانٹ کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے ۔

۷۔ کے جی داخلے کے لئے ڈونیشن لینے من مانی فیس لگاتے ، اسکول سے کاپیاں ، کتابیں ، یونیفارم ، ورک بکس خریدنا لازمی قرار دینے والے فیشن ایبل اسکولوں کے بارے میں کیا اقدامات کئے جائیں گے اس کا کوئی ذکر نئی تعلیم پالیسی میں نہیں ہے ۔

۸۔ رام جوشی کمیٹی نے (بال شکشن) کے لئے ماہرین تعلیم کا ایک علاحدہ و آزادانہ خود مختار بورڈ تشکیل دینے کی سفارش کی تھی اس پر نئی تعلیمی پالیسی میں کوئی رائے زنی یا یقین دہانی نہیں کرائی گئی ہے ۔

۹۔ دسویں تک تعلیم مفت ہے تو کیا مشنری اسکولوں کی ماہانہ سوڈیڑھ سو روپئے فیس بھی سرکار ادا کرے گی یہ بھی معاملہ وضاحت طلب ہے ۔

۱۰۔ عام اسکولوں کو دوسرے سال ۵۰ ، اور تیسرے سال صد فیصد گرانٹ دی جائے گی ادیواسی علاقوں کی اسکولوں کو دوسرے ہی سال ۱۰۰ فیصد گرانٹ ملے گی مگر لڑکیوں کے اسکولوں کو اور اقلیتی زبان کے اسکولوں کو بھی دوسرے ہی سال صد فیصد گرانٹ کی مانگ پر بھی نئی تعلیمی پالیسی خاموش ہے ۔

۱۱۔ نئے اسکولوں کو جون سے قبل ہی اجازت نامے دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جبکہ اب صرف تین مہینے باقی ہیں اور اب تک نئی اسکولوں کے لئے نہ تو ماسٹر پلان ہوا ہے اور نہ ہی عرضیاں طلب کی گئی ہیں جبکہ جون ۹۵ء میں جاری ہونے والے اسکولوں کو سرکار نے جنوری ۹۶ء میں منظوری دی ہے ۔

۱۲۔ جنرل نالج کا مضمون جون ۹۶ء سے لازمی قرار دیا گیا ہے ابھی تک اسکا نصاب تعلیم تیار نہیں ہوا ہے تو پھر کیا تین ماہ میں پنجم تا دہم کا نصاب اور درسی کتاب تیار ہو جائیں گی ؟

اعلیٰ و تکنیکی تعلیم کیلئے سہولیات

۱۔ دسویں اور بارہویں کامیاب پچاس فیصد طلبہ کو تکنکی و پیشہ وارانہ تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لئے سہولیات کی فراہمی۔

۲۔ ہر سال آئی ٹی آئی میں دس ہزار اور پالی ٹکنک میں سات ہزار سیٹوں کا اضافہ۔

۳۔ کالج کے نصاب تعلیم میں پیشہ وارانہ و تکنکی نصاب کی شمولیت۔

۴۔ انجینئرنگ کالجوں کی بجائے آئی ٹی آئی اور پالی ٹکنک اداروں کی توسیع۔

۵۔ انٹر مہاراشٹر اور ناگپور یونیورسٹی کے حدود میں ایک ایک انجینئرنگ کالج کا قیام۔

۶۔ آرٹ، سائنس اور کامرس کالجوں کی نان گرانٹ بنیاد پر پرائیویٹ اداروں کی منظوری۔

۷۔ ادویہ سازی کی تعلیم کے لئے کالج شروع کرنے والے اداروں کی ہمت افزائی۔

۸۔ آرکیٹک کالجوں کی منظوری پر پابندی۔

۹۔ پرائیویٹ اداروں کے آئی ٹی آئی شروع کرنے پر پابندی۔

۱۰ ہر تعلقہ میں ایک سرکاری آئی ٹی آئی کا قیام

۱۱۔ ایم بی اے اور ایم ایم ایس کورسیز کے اجراء پر پابندی۔

۱۲۔ تعلیم ادھوری چھوڑنے والوں کے لئے تعلیمی لیاقت کی شرط ختم کرکے آئی ٹی آئی کے چھ ماہ کے کورسیز میں داخلے۔

۱۳۔ دیہی بالغوں کے لئے آئی ٹی آئی میں سہ ماہی کورسیز کا اجراء۔

۱۴۔ تعلیم ادھوری چھوڑنے والی لڑکیوں کے لئے اوپن یونیورسٹی کے تحت عام پیشہ وارانہ تعلیم کے معقول انتظامات۔

۱۵۔ اعلیٰ و تکنکی اداروں میں تمام کے خود کفیل مشغلہ کلاسیز کا اجراء۔

۱۶۔ ایم بی اے۔ ایم ایم ایس اور پالی ٹکنک میں داخلوں کا مرکزی نظام۔

۱۷۔ ممبئی، تھانہ اور پونہ میں آرٹ سائنس اور کامرس میں مرکزی سسٹم کے تحت داخلے۔

۱۸۔ قانون کے مطابق قابل پرنسپل کی تقرری نہ ہونے پر کالج کی گرانٹ بند۔

۱۹۔ تدریسی، غیر تدریسی عملہ کی تقرری کے لئے یونیورسٹی سطح پر سلیکشن بورڈ۔

۲۰۔ تعلیمی ادارے چلانے کے لئے فیملی ٹرسٹ یا اس طرز کے اداروں پر پابندی۔

۲۱ تعلیمی اداروں کے ذمہ دار ٹرسٹ کے حسابات کی جانچ کے اختیارات اب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کو بھی تفویض۔

۲۲۔ کالج کی عمارت واملاک کی سرکاری منظوری کے بنا پر خرید وفروخت پر پابندی

۲۳۔ تکنکی تعلیم وتربیت کے اداروں کو کارخانوں سے جوڑنے کے بتدریج اقدام۔

۲۴۔ آرٹ، سائنس اور کامرس کے تمام کالجوں میں تعطیل کے ایام میں پیشہ وارانہ و ٹیکنیکل کورسیز کی کلاسیز کا اجراء۔

۲۵۔ امتحانی مدت اور تعطیل کو کم کرکے ۱۸۰ روز تعلیم وتربیت لازمی

نقش کوکن

گماں تازہ انوکھے قیاس مانگتا ہے
ہمارا عہد ہی چہرے اداس مانگتا ہے
تمام رات کا جلنا مذاق مت سمجھو
تڑپ تڑپ کے دیا دن کی آس مانگتا ہے
مجھے بتاؤ کریں تم سے اور کیا مانگوں؟
ہر ایک صحرا بگولوں سے پیاس مانگتا ہے
کوئی چراغ، کوئی اشک یا امید سحر
ہمارا ہجر بھی کچھ تو اساس مانگتا ہے
کتابِ عقل سے اس عہد کا ہر اک معصوم
حیاتِ دل کے لئے اقتباس مانگتا ہے
تمام شہر میں بکھری ہوئی ہے کج بدنی
ہر ایک جسم سجیلا لباس مانگتا ہے
ہر ایک چیز کی ہوتی ہے خود الگ اسرار
وہ برگِ نیم سے ناحق مٹھاس مانگتا ہے

نگاہِ لطف کی خواہش بھی اب تو خواب لگے
یہ سرزمینِ محبت مجھے سراب سے لگے
تھی جب حکومتِ آدم ہوا ہوا وہ زماں
جہانِ حق بھی اب افسانوی کتاب لگے
تمام عمر ترا نام لے کے پیتا رہا
خدا! ان آنکھوں کے آنسو مجھے شراب سے لگے
زمیں کا دیکھ کے سایہ جو چاند پر ہے پڑا
خوشی کے زلفوں پہ غم کا ملا خضاب لگے
یہ چلچلاتی دھوپ میں خیال ترا
مجھے نہایا ہوا اوس میں گلاب سے لگے
بچھڑ کے تم سے مرا دم بدم کہنے لگا
بنا تمہارے مجھے زندگی عذاب لگے
جہاں کی خاک بھی چھانا صنم، نعیم مگر
بس ایک تم ہی تو لاکھوں میں ماہتاب لگے

⊞ مسعود اعظمی (جدہ)

آج محفل میں وہ برملا آئے گا
میں بھی خوش ہوں میرا ہمنوا آئے گا
تم غزل بن سکو شاعری کی مری
بخدا زندگی کا مزہ آئے گا
آپ کہتے ہو مجھ میں وفا ہی نہیں
کام اک دن یہی بے وفا آئے گا
دیکھنا کوئی مشکل جو پڑ جائے گی
تیرے لب پہ بھی نام خدا آئے گا
منتظر جس کے ہیں آپ شاید مسعود
زخم دینے کوئی وہ نیا آئے گا

⊞ ڈاکٹر شہاب الدین شہاب، شیر پور دھن

تمہاری شوخ ادائیں نہ بھول پائے ہم
حیا بھری وہ نگاہیں نہ بھول پائے ہم
وہ کیف وصل کی راتیں نہ بھول پائے ہم
وہ نور زا سی فضائیں نہ بھول پائے ہم
سسک سسک کے جئے اور مر گئے تنہا
یہ آرزو کی پناہیں نہ بھول پائے ہم
تمہارے پیار میں ڈوبے تو ہیں مگر اب تک
وہ جان لیوا بلائیں نہ بھول پائے ہم
تھا انتظار کا عالم شہاب ہستی میں
جنونِ عشق کی راہیں نہ بھول پائے ہم

یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن، جدّہ

بمبئی سے گوا تک بحرِ عرب اور کوہِ سہادری کی درمیانی ساحلی پٹی کوکن کہلاتی ہے۔ یہ علاقہ یوں تو سرسبز و شاداب ہے اور یہی بات کم و بیش یہاں کے باشندوں کے بارے میں بھی کی جا سکتی ہے مگر واقعہ یہ ہے کچھ تو ذرائع آمد و رفت کی کمی اور کچھ اہلِ اقتدار کی بے توجہی نے اس علاقہ کو ترقی کی دوڑ میں کافی پیچھے ڈھکیل دیا ہے۔ اور بمبئی عظمیٰ سے متصل یہ علاقہ بمبئی اور اس کے نواح کی صنعتی ترقی سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ کر سکا۔

کوکن کا علاقہ زرعی پیداوار کے لئے زرخیز نہ سہی مگر یہاں کے باشندگان دماغی زرخیزی میں کسی سے کم نہیں ہیں۔ بحرِ عرب کی تند موجوں اور سلسلہ سہادری کی سنگلاخ چٹانوں سے نبرد آزما باشندگان کوکن جفاکشی اور محنت میں کسی سے بھی کم نہیں۔

اس علاقہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ ترقی کر کے بمبئی، پونہ اور تمام عالم میں بس گئے۔ اور ان کی صلاحیتوں کا کما حقہ فائدہ اس علاقہ کو نہ ہوا۔ اور نہ ہی اس علاقہ کی صحیح رہنمائی ہی ہو سکی۔

[illegible] میدان میں مقابلے کی جو دوڑ آج ہے اور اکیسویں صدی میں اس دوڑ کی تیزی کا جو نقشہ ہم دیکھ سکتے ہیں اس لحاظ سے کوکن کے لوگ اس دوڑ میں اوروں کے ہم قدم رہ سکیں اور آ[illegible] و[illegible] ے حالات کیلئے اپنے آپ کو اور اپنی نئی نسل کو تیار [illegible]۔ اس کے پیش نظر اس علاقہ کے باشندگان، جدّہ نے [illegible]پنے طور پر کچھ عملی اقدامات کئے، جنہیں سر فہرست ووکیشنل گائیڈنس پروگرام تھا۔ اسی کے ساتھ مناسب امیدواروں کا انتخاب کر کے انہیں علمی میدان میں اُتارنے کے لئے آئی۔ اے۔ ایس، آئی۔ پی۔ ایس اور آئی۔ ایف۔ ایس، کے علاوہ پروفیشنل تعلیم و تربیت سے بہرہ ور کرنا بھی اس پروگرام میں شامل تھا۔

ابتداءً یہ کام ایک چھوٹے سے گروپ کے علاوہ اور انفرادی طور پر ہوتا رہا۔ چند مقامی اداروں کے تعاون سے ووکیشنل گائیڈنس کے پروگرام بھی منعقد ہوتے رہے۔ مور بہ۔ پنویل اور کلیان وغیرہ میں اس قسم کے پروگراموں میں طلباء اور اساتذہ کے علاوہ والدین کی شرکت سے اور ان پروگراموں کی مقبولیت اور افادیت واضح ہوتی گئی۔ ان ہی پروگراموں سے طلباء اور ہماری نئی نسل کو پتہ چلا کہ زندگی کے عملی میدان میں اُترنے کیلئے کس قدر مواقع ہیں اور درجہ اوّل سے لے کر اوسط درجہ کے طلباء کس قسم کے کورسز اور تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز مختلف تربیتی اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کی شرائط اور اس کے ذرائع کیا ہیں۔ یہی وجہ ہے یہ سلسلہ کافی مقبول اور فائدہ مند ثابت ہوا۔ اور اس کو آگے بڑھانے کی ضرورت بھی محسوس ہوئی۔ اب یہ کام انفرادی نہ رہا اور وہی گروپ جو انفرادی طور پر کام کر رہا تھا اب اجتماعی طور پر عام کرنے کیلئے کوشاں ہوا۔ جامعۃ الملک عبدالعزیز جدّہ کے جناب محمد علی مقدم اس میں پیش پیش تھے اور اپنے رفقاء کار کے تعاون سے انہوں نے ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی جسے آج "تنظیم فلاح نوجوانان"

جیوتھ ... سوسائٹی ایشن" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اس تنظیم کے اغراض و مقاصد میں

سرفہرست کوکن کی علمی تعلیمی حالت کو سُدھارنا اور نوجوانوں کی اس میدان میں رہنمائی کرنا ہے اس کے علاوہ غریب طلباء کی امداد، بیواؤں اور یتیموں کی کفالت اور نوجوانوں کو اکیسویں صدی کے چیلینج کیلئے تیار کرنا ہے۔ علاوہ ازیں قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کی امداد کرنا بھی ہے۔

اپنے محدود وسائل و کم سنی کے باوجود اس تنظیم نے اپنی ایک شناخت بنالی ہے۔ اپنے عالمِ وجود میں آنے کے تیسرے ہی مہینے میں چپلون میں مہاراشٹرا ہائی اسکول میں ایک سہ روزہ سیمینار و وکیشنل گائیڈنس کے سلسلے میں اس تنظیم نے منعقد کیا اور یہ پروگرام اس قدر مکمل اور کامیاب ہوا کہ باوجود موسلا دھار برسات کے دور دراز علاقوں سے تقریباً تیس اسکولوں کے طلباء، مدرسین اور والدین نے اس میں شرکت کی۔ ووکیشنل گائیڈنس کے ماہرین بالخصوص جناب مبارک کاپڑی، جناب ابراہیم دلوائی پروفیسر شیخ کے علاوہ جناب کانڈے نے اس سیمینار میں شرکت کی اور اپنی قیمتی معلومات اور ماہرانہ رائے سے مستفید کیا۔ اس پروگرام کے ویڈیو کیسیٹ تعلیمی میدان میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس پروگرام کی کامیابی کا سہرہ جناب محمد علی مقدم کی پلاننگ اور تنظیم کے نوجوان اور باعمل رکن جناب خلیل وانگڈے کے سر جاتا ہے۔ جناب خلیل نے جس قدر کامیابی سے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنایا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ آفرین صد آفرین۔ ان کے علاوہ نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے کارکنان کے مکمل تعاون کی بنا اس سیمینار کی کامیابی ممکن نہ تھی جنہوں نے اپنا قیمتی وقت ہمیں دیا اور ممبئی سے چپلون آئے اور سیمینار کے اختتام تک ہمارے ساتھ رہے۔

بالعموم سعودی عربیہ اور بالخصوص جدہ میں مقیم باشندگانِ کوکن اگر اس تنظیم سے استفادہ حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ یا اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو اس تنظیم کے دروازے کھلے ہیں اور یہ ہر نیک نیت اور باعمل شخص یا گروہ کو اس کا حصہ بنانے میں خوشی محسوس کرے گی۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے تنظیم کے اراکین سے مندرجہ فون پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب محمد علی مقدم ۶۵۲۵۸۷/۶۴۲۰۹۸۶

" شاہ نواز خان دیشمکھ ۶۲۷۰۰۰۵/۶۲۷۰۷۶۶
۶۳۷۹۵۵۸

" خلیل احمد وانگڈے ۶۴۸۲۷۶۳

" جناب قاضی سعید ..... ۶۷۶۰۳۲۲ ★★

نااہل: انیسویں صدی کے اواخر میں ایک نوجوان فیڈرل پولی ٹیکنک کالج میں داخلے کے لئے گیا مگر وہ ناکام رہا۔ اس کی درخواست اس لئے نامنظور ہوئی کہ وہ قابلیت کے مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترا۔ یہ نوجوان مستقبل کا عظیم سائنسداں اور دنیا کا سب سے بڑا ریاضی داں اور ماہر طبعیات "البرٹ آئن اسٹائن" تھا۔ ٭٭

ترقی: دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک انگریز فوجی افسر بہادری سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ محاذ جنگ پر ہی اسکی تدفین ہوئی اس موقع پر وزیر اعظم، ونسٹن چرچل موجود تھے۔ فوجی افسر کو قبر میں اتارا جا رہا تھا کہ اس کا ماتحت افسر چرچل کے پاس آکر خوشامدانہ لہجہ میں بولا۔ "جناب کیا مرحوم افسر کی جگہ مجھے مل سکتی ہے"۔ "مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر مرحوم افسر کو دفنانے والے شاید اس پر رضامند نہ ہوں گے" ٭٭٭

اندرا گاندھی اور باز: اندرا گاندھی کے مقدمۂ قتل میں جو فرد جرم عدالت میں پیش کی گئی اس کے مطابق بے انت سنگھ، بلبیر سنگھ اور کیہر سنگھ نے مل کر سازش کی تھی۔ مگر انہوں نے اندرا گاندھی کے قتل کا فیصلہ اس وقت کیا جب ایک باز نے وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے ایک درخت پر اپنا گھونسلہ بنایا۔ ملزمین نے اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق باز کے گھونسلے کو نیک شگون اور گرو کا پیام خیال کرتے ہوئے منصوبہ پر عمل کیا۔ ٭ ـ ٭

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

قدرت کے کارخانے: بدھ مت کی تاریخ میں ایک مشہور طبیب کا نام ملتا ہے وہ ٹیکسیلا میں سات برس تک طب کی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ اس کا نام "جیوک" تھا سات سال کے بعد اس کے استاد نے جیوک کو ایک پھاوڑا دیا اور کہا "جاؤ شہر کے آس پاس جو پودے دواؤں میں استعمال نہیں ہوتے وہ کھود لاؤ"۔

جیوک کئی دنوں کے بعد خالی ہاتھ واپس آیا اور بولا "مجھے کوئی پودا ایسا نہیں ملا جو دواؤں میں استعمال نہ کیا جا سکے"۔ یہ سن کر اس کے گرو نے اس کو مطب کرنے کی اجازت دی۔ اس نے ترقی کر کے 'شاہی طبیب' ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

آتش بہ آتش: ۱۹۳۸ء میں تن سوزی کا ایک عجیب واقعہ ہوا۔ ایک لڑکی فلس اپنے منگیتر کے ساتھ انگریزی رقص گاہ میں والز ناچ رہی تھی کہ یکایک اس کے بدن سے شعلے بلند ہوئے اور کچھ سمجھنے بوجھنے سے پہلے آناً فاناً وہ جل کر خاکستر ہو گئی۔ یہ پُراسرار آگ کیوں کر لگی اور کیسے لگی،

ایک دن معین ہے: ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو ایک انسٹھ سالہ شخص کریکور اپنی کار میں گھر جا رہا تھا کہ سپر ہائی وے پر اس کار کا ٹائی راڈ ٹوٹ گیا۔ کار بے قابو ہو کر ٹیلیفون کے کھمبے سے جا کر ٹکرائی۔ کریکور کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ چند لمحوں بعد وہ اپنی متصادم شدہ کار کے قریب آکر ٹریفک پولس کو حادثہ کی تفصیل بتا رہا تھا کہ وہی کھمبا ایک دھماکے سے کریکور پر گرا اور وہ مر گیا۔

ناانصاف توپ: حیدرآباد دکن میں بیدر نام کا ایک ضلع ہے جہاں مغلوں نے ایک شاندار قلعہ بنوایا تھا۔ قلعہ کے ایک برج پر ایک توپ رکھی ہے اس کا دہانہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں ایک نوجوان کھڑا ہو سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے جب اس توپ کا پہلا گولہ چلایا گیا تو دھماکے سے بیس میل دور تک عورتوں کے حمل ضائع ہو گئے۔ توپ چلانے والا تالاب میں چھلانگ لگانے کے باوجود مر گیا۔ اس کی قبر آج بھی اس برج کے نیچے موجود ہے۔

پانی کی کاٹ: سنہ ۱۹۵۱ء میں جرمنی کا ایک بڑھئی لکڑی کی ایک چھت کی مرمت کر رہا تھا۔ مئی آسمان سے برف کا ایک چھ فٹ لمبا برچھی نما نوکیلا ٹکڑا بڑھئی کی پشت سے آر پار ہوتا چھت میں دھنس گیا۔

علی میاں پینٹر
ایک رنگ دار شخصیت

وقار قادری

شرافت اور انسانیت نوازی پر ان لوگوں کی
اجارہ داری نہیں ہوتی جن کے چرچے ہر خاص و عام کی
زبان پر ہوتے ہیں. اس دولت بے بہا سے وہ لوگ
بھی مالا مال ہوتے ہیں جو گوشۂ گمنامی میں جنم لیتے
ہیں زندگی بیتتے ہیں اور پھر بالکل خاموشی سے اس
دنیا سے چل دیتے ہیں ان کی موت پر نہ کوئی تعزیتی
جلسہ ہوتا ہے نہ ان کی خوبیوں کو اسٹیریو فونک ساؤنڈ
میں بیان کیا جاتا ہے. بس ان کے چاہنے والوں کا
حلقہ کچھ دنوں کے لئے انہیں یاد کرتا ہے مرحوم کی اچھائیوں
کے گن گائے جاتے ہیں اس کے بعد قصہ ختم لوگ
بھول جاتے ہیں. یہ دنیا کا دستور ہے.

کوکن میں ضلع رتناگری کی تحصیل داپولی کے
سمندری کنارے پر آباد گاؤں "بندرپٹی" یا "کنارپٹی"
کے گاؤں کہلاتے ہیں. یہاں آباد بیشتر مسلمانوں کا
آبائی پیشہ مچھلی پکڑنا ہے. کچھ لوگ خلیجی ممالک میں برسرِ روزگار
ہیں. کچھ سمندری جہازوں پر سیلر (SAILOR)
ہوتے ہیں جو یہاں کی بولی میں "سفری" کہلاتے ہیں.
پیسے کمانا اور اپنے گاؤں میں ایک شاندار مکان بنانا
کوکن کے تقریباً ہر باشندے کا اوّلین خواب ہوتا
ہے. محنت رنگ لاتی ہے تو خداوند اس خواب کو پایۂ تکمیل
تک پہنچاتا ہے. مگر یہ مکانات بن کر بہت کم آباد ہوتے
ہیں. مالک مکان ممبئی، کھولی، لے کر (اب فلیٹ کی جانب

نقش کوکن

متوجہ ہوا ہے) بچوں کی تعلیم کی غرض سے آباد ہو جاتا
اور گاؤں میں بنا شاندار مکان مکینوں کی راہ تکتا رہتا
ہے. بہرکیف ان باتوں سے قطع نظر جب مکان بنے
گا تو اس کے رنگ و روغن کی ضرورت تو ہوگی ہی.
جب میں نے ہوش سنبھالا. گھروں کی رنگائی کے کام
میں پاڑ کے حسا آرٹسٹ اور برونڈی کے علی میاں
چپلونکر کا طوطی بولتا تھا. حسا صاحب خاموش طبیعت
کے مالک تھے. خدا نے ان کی ہتھیلی پر صرف تین انگلیاں
عطا کی تھیں. مگر صلاحیت ایسی دی تھی کہ ان کا آرٹ
دیکھ کر جی خوش ہو جاتا تھا. علی میاں کی طبیعت ان
سے جدا تھی. وہ بولتے زیادہ مگر برش بہت دھیرے
چلاتے تھے. مگر فن ان کا بھی جی خوش کن ہوتا تھا.
حسا آرٹسٹ اور علی میاں پینٹر کو فن کے تعلق سے
ہم پلّہ مانا گیا ہے.

آپ نے بھی شاید یہ بات نوٹ کی ہوگی کہ پینٹر
اپنی پینٹنگ میں دستخط عموماً اس طرح کرتے ہیں کہ آسانی
سے پڑھی جا سکے. ان دونوں کے نام آپ کو کوکن کے کئی
گھروں کی دیواروں پر بنی تصویروں یا دوکان کے
سائن بورڈ پر دکھائی دیں گے.

علی میاں چپلونکر جنہیں ہر خاص و عام علی میاں
پینٹر کے نام سے جانتا تھا پچھلے دنوں ماہ صیام میں اس
دارِ فانی سے کوچ کر گئے. برونڈی علی میاں کا گاؤں
اور کرمدہ میری جائے پیدائش. اڑوس پڑوس میں سے
گاؤں کے گھروں اور درگاہوں کو نیا پیرہن عطا کرنے
علی میاں وقتاً فوقتاً کرمدہ آتے.

پرانے زمانے میں لکڑی کی الماریوں پر جو
قدِ آدم شیشے لگے ہوتے تھے ان میں ایک جانب آئینہ

ہوتا اور دوسری طرف کے شیشے پر کوئی منظر پینٹ کیا ہوا ہوتا. مثلاً پل سے دھواں اڑاتے ہوئے گذرتا ریل انجن، پل کے نیچے پانی میں تیرتی کشتی، مچھرا، آسمان میں اڑتا ہوا ہوائی جہاز. بس علی میاں کی بنائی تصویروں میں بھی یہی جھلک دکھائی دیتی تھی۔

گھر کے در و دیوار کو رنگ دے کر دروازے پر گل بوٹے بنانا، جلی حرفوں میں ویل کم، خوش آمدید یا شادی مبارک کے کتبے لکھنا حسب ذیل قسم کے اشعار لکھنا ان کا خاصہ تھا۔ ؎

کلی دل کی کھلی باغ تمنا میں بہار آئی
گھڑی شادی کی لے کر رحمت پروردگار آئی

ان کے یہ گلو بوٹے، کتبے اور اشعار سال با سال تک صاحب خانہ کے گھر دوسری شادی ہونے تک لوگوں کو پڑھنے ملتے ہیں. دوسری شادی میں نئے سرے سے پھر دوبارہ لکھائی ہوتی ہے۔

علی میاں جس گھر میں کام کرتے وہ اسی گھر کے فرد معلوم ہوتے. اپنائیت کے جذبے سے سرشار دل لیئے، پیر و جواں ہر کسی کے سنگ اپنی زندہ دلی بکھیرتے پھرتے. یہ رشتہ انہوں نے ہر کس و ناکس سے بنائے رکھا۔

شادی خانے کی رنگائی کا کام علی میاں پینٹر کے ہاتھوں شادی سے پندرہ روز یا ہفتہ عشرہ قبل شروع ہوتا اور نکاح سے چند گھنٹوں قبل تک جاری رہتا. رنگ کرنے کی ابتدا کر کے وہ ایسے غائب ہو جاتے کہ رنگ چڑھی اور بے رنگ دیواریں مل کر صاحب خانہ کا منہ چڑائیں. نکاح کا دن جوں جوں قریب آتا صاحب خانہ گھبرا کر اپنا نمائندہ موصوف کے گاؤں بہ ونڈی روانہ کرتا. پتہ چلتا کہ جناب کسی دوسرے گاؤں میں اپنا نامکمل کام پورا کرنے کی غرض سے گئے ہوئے ہیں صاحب خانہ یہ خبر سن کر برادری کے چار لوگوں میں یہ عہد کرتا کہ آئندہ گھر کے رنگ و روغن کا کام علی میاں کو کبھی نہ دیں گے. مگر آنے والے دنوں میں کسی ایک کو میں نے اپنے اس طرح کے عہد پہ قائم نہ دیکھا. شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ اپنا کام گھر کا ایک فرد بن کر کرتے تھے جس کا فائدہ گھر کی خواتین کو گھریلو استعمال کی ساری چیزوں پہ رنگ پوت کر ملتا تھا. جیسے اسٹول کرسیاں. اناج رکھنے کے ڈبے، سوپ وغیرہ جیسی چیزوں پہ عورتیں رنگ کر کے اپنے شوہر کا نام بھی لکھوالتیں تاکہ گاؤں کے کسی بھی گھر وہ شئے بوقت ضرورت چلی جائے تو لوٹ کر واپس آسکے یا سند رہے کہ چیز ہماری ہے۔

غوث پاکؒ کی شان میں گیارہویں (شریف) اور حضورؐ کی شان میں مدح (مولود شریف) کے موقعے پہ اگر وہ کرہ دہ میں موجود ہوتے تو کسی کی فرمائش سے قبل ہی اپنی پاٹ دار آواز میں حضورؐ کی شان میں اپنا پسندیدہ قصیدہ ضرور گاتے۔ ؎

تری کملی کالی، تو ہے بے مثالی
روپ ترا دنیا کو بھایا. تو نے اسلام کیسا جگایا

غرض۔ بے رونق در و دیوار میں رنگ بھرنے والا رنگ دار طبیعت کا مالک سیدھا سادہ فنکار پچھلے دنوں ماہ صیام میں دعوت اجل کو لبیک کہہ گیا. اس کے چاہنے والوں کے حلقے میں یہ خاکسار بھی شامل ہے. خدا سے دعا گو ہوں کہ اسے اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ بقیہ صفحۂ دیگر

میں جادواں رہوں گا اجالوں کے روپ میں
بجھ کر بھی روشنی کا سماں چھوڑ جاؤں گا

نوٹ

جناب وقار قادری نے جو اردو اکیڈمی میں ایکزیکیٹو افسر ہیں (متوطن کردہ حضرت پیر مولانا حسام الدین قادری کے فرزند ہیں) علی میاں پینٹر پہ یہ مضمون لکھا ہے. علی میاں پینٹر کی پینٹنگز کا شہرہ صرف داپولی تعلقہ تک ہی محدود نہ تھا بلکہ ضلع رتناگری کے تعلقہ کھیڈ اور تعلقہ چپلون میں بھی در آیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ کوکن کے مختلف حصوں میں ایسے کئی علی میاں چھپے ہیں جن کی فن کاری سے ہم نے حظ اٹھایا مگر انہیں صحیح مقام عطا نہیں کیا ان کے فن کی اتنی قدر افزائی ہمت افزائی نہیں ہوئی جس کے وہ

معمہ نمبر ۱ کا حل

نئے سال کی شروعات میں جناب میم الف کے تعاون سے ہم نے قارئین کی دلچسپی کے لئے نقش کوکن میں معمہ بھی شروع کیا۔ معمہ ۱ کا حل وسط فروری تک ہمیں مطلوب تھا اور ہمیں یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ قارئین نے معمہ حل کرنے میں بے حد دلچسپی لی اور ہمیں کل ۲۷ جوابات موصول ہوئے

کچھ قارئین نے معمہ والے صفحہ کی زیراکس (X ٥ ٢ ٢ Z) نکالی تو کچھ لوگوں نے سادے کاغذ پر معمہ کا نقشہ اتار کر اس میں خانہ پُری کی مگر یہ طریقہ مناسب نہیں ہے۔ ہم نے معمہ کے داخلہ کی کوئی فیس نہیں رکھی ہے صرف اسلئے کہ لوگ نقش کوکن کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنیں اور اپنے خریدے ہوئے پرچہ کا معمہ والا صفحہ پھاڑ کر اس میں حل کی خانہ پری کریں۔ صحیح حل پر آپ جانتے ہیں کہ ہم نے سو روپیہ کا انعام (بشکل نقش کوکن برائے سال ایک) رکھا ہے

کچھ حل ہمیں ایسے بھی ملے کہ انہوں نے پرچہ میں سے معمہ کا صفحہ کاٹ کر اسمیں خانہ پری کی تھی مگر صفحہ پر اپنا نام نہیں لکھا صرف لفافہ پر نام و پتہ لکھا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ جب سارے لفافے کھولے گئے تو یہ سمجھنا مشکل ہوگیا کہ کون سے لفافہ میں کس کا حل ملفوف تھا۔ اسطرح صرف ۲۱ حل زیر غور آسکے ان میں صحیح ۱۶ نکلے ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں ان کے تعاون کے لئے ہم شکر گذار ہیں اور ذیل میں نقش کوکن

ان کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ ان کے نام ایک سال تک پرچہ کو رسالے سپرد ڈاک کئے گئے ہیں۔

ذیل میں صحیح حل بھی ہدیۂ قارئین ہے

اسمائے گرامی

(۱) تبسم یوسف مایکر۔ مہسلہ (۲) صفدر فیض الدین قاضی اپرتوڑیل (۳) طاہرہ ہارون ٹھاکور۔ مجگاؤں بمبئی (۴) نجم النساء وائی سروے۔ وڈالا (۵) جواد غلام حسین کنکلے (۶) سید روح الامین الحسینی۔ ملاڈ (۷) بشریٰ نعیم چوگلے۔ گوولکوٹ (۸) راشدہ پروین نکہت۔ ناگوٹھنہ (۹) عبدالسمیع محمد خان دشمکھ نیول (۱۰) وحیدہ بانو۔ داسگاؤں (۱۱) پرویز عبدالرحمٰن بھاروے۔ ملاڈ۔ (۱۲) عبدالمنان شیخ۔ کرچی (۱۳) اقبال محمود موٗلیکر۔ ہرنئی (۱۴) عمران شعبان انصاری شیرپور۔ دھولیہ (۱۵) تنظیم عباس ڈاورے۔ مہسلہ (۱۶) عبدالقیوم ادریس سروے سولنس۔

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۵ د	س	۴ ا		۳ ن	و	۲ ن	ا	۱ ق
ل		ب		د		ا		ص
پ	و	ے	و	۷ ی		ن	م	۶ ی
ت				م	ل	۸ ا		ح
ی	ز	۱۱ ر	۱۰ د				م	۹ ط
		ض		۱۳ س	و	۱۲ ر		
۱۶ ش	ر	و	ر	۱۵ پ		ق	و	۱۴ ش
ا		ا		ن		ی		ر
م	ہ	۱۸ ن		ا	ل	۱۷ ب		م

معمہ نمبر ۲ کا حل

اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

گوشِ بر آواز

قارئین کے خطوط

★ جنوری ۱۹۹۶ء کا شمارہ باصرہ نواز ہوا۔ جناب مولوی عبدالمنعم نظیر صاحب کا مضمون "عورت" میں موصوف تحریر فرماتے ہیں "جہاں پیٹ ہے وہاں سیکس ہے۔" کیا کہنے صاحب! اس فلسفہ کے کیا تخیل کی پرواز ہے، جزاک اللہ!

موصوف نے اپنے خط میں صفحات کے خرچ کے ضمن میں دریافت فرمایا ہے، میں آپ سے مودبانہ التماس کروں گا کہ "آپ کسی قسم کا خرچ نہ لیجئے گا" کیونکہ تخلیق جراثیم کش و قابلِ ستائش ہے۔

سید مزمل مجنوں نیگڑوری ویسٹ ہینڈن

★ ماہنامہ نقش کوکن فروری ۱۹۹۶ء نظر نواز ہوا۔ جاوید دردے صاحب کا "روبرو" طنز و مزاح کا حامل مگر معنی خیز ہے خصوصی مضمون "تراشے خراشے" بیحد پسند آیا۔

نجمہ مُلّا صدر معلمہ ابتدائی اردو مدرسہ کرادی

★ آدم نفرت پر ایک مقالہ حاضر ہے ہمیں ایسے لوگوں کو نوازنا چاہیئے جن کی کچھ خدمات ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ شعراء ادباء و مشاہرین پر مضامین لکھوں، تا کہ ریکارڈ رہے۔ عنوان ہوگا۔

ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں
ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم!!

مبارک کاپڑی صاحب کو لوگ قادیانی کہتے ہوں گے۔ خطابات سُن کر مسکراتے ہوئے آگے بڑھنے کی ہمت اسی نوجوان میں ہے میرے تعلق سے بھی تعریف کے ساتھ اسی قسم کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ کبیر داس جی کہتے ہیں بُرا کہنے والوں کو قریب رکھئے کیونکہ یہ پانی اور صابن کے بغیر آپ کے کردار کی صفائی کرتے ہیں۔

شرف کمالی (کولہاپور)

★ "نقش کوکن" برابر ملتا ہے۔ چونکہ اردو، مراٹھی اور ہندی میں تقریباً آدھا درجن کتابیں زیرِ تصنیف ہیں اس لئے فرصت نقطۂ معدوم ہو رہی۔ یہی وجہ ہے کہ نقش کوکن میں حاضر رہنے سے قاصر رہا۔ اسی دوران تقریباً چالیس سے زیادہ بھائی بہنوں کے خطوط یہاں موصول ہوئے۔ جن میں خصوصاً محترم جاوید دردے محترم صغیر احمد ڈانگے، محترم نوکل بھارتی، محترم ابراہیم بغدادی (لندن)، کوکن کے مایۂ ناز شاعر و صوفی محترم ساقی توڑبوی اور ہمارے کوکن کے بزرگ اور قوم کے ہمدرد محترم ایچ۔ بی۔ مقدم صاحب قابلِ صد تحسین ہیں۔ ان میں سے اکثر نے نقش کوکن کیلئے لکھنے کا بے حد اصرار بھی کیا ہے۔ میں ان تمام کا نقش کوکن کے توسط سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور بہنوں کیلئے خاص مضامین۔
۱۔ اسلام کی مایۂ ناز خواتین ۲۔ اسلام میں ماں کا تقدس ۳۔ اسلام میں عورت کا مقام روانہ کیا ہوں امید کہ جلد شائع کریں گے۔ جنوری کے شمارہ میں مولوی عبدالمنعم (لندن) نے آپ کیلئے جس "چارج"[1] کی پیش کش کی ہے وہ معقول نہیں تھی۔ اس سے چارجوں کی دوڑ لگیگی اور ادارہ کا امیج متاثر ہوگا۔ محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

[1] دراصل اس طرح کی پیش کش سب سے پہلے آپ نے ہی کی تھی اور آپ کو جو جواب دیا گیا شاید آپ کو یاد ہوگا۔

★ نقش کوکن پابندی سے مل رہا ہے۔ وطن سے دور رہنے کے باوجود ہر ماہ اپنے وطن کی مختلف خبریں ملتی ہیں۔ میں اس پرچہ کو بہت چاہت سے پڑھتا ہوں ۔۔

—— سعید قاضی ۔ جدہ (سعودی عربیہ)

★ فروری کا نقش کوکن جاذب نظر رہا۔ رمضان شریف کی نسبت سے سرورق پر جامع مسجد ساگوے کی تصویر نے گیٹ اپ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہینڈن اسلامک سینٹر کا تعارف ہم کوکنی قوم کیلئے ایک قابلِ تقلید مثال ہے، انگلینڈ جیسے آزاد ملک میں مذہب سے بھرپور وابستگی و عمل کو جتنا سراہا جائے کم ہے، خاکسار نے کچھ سال پہلے ہنڈن اسلامک سینٹر لندن کے عہدیداران کے ساتھ کچھ وقت گذارا ان کی جدوجہد اور بھائی چارہ کی پالیسی کو قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں مقاصد میں کامیاب کرے۔

• کوکن کے مسلم معاشرے کے رسم و رواج "پر عبدالحمید دھوری کا مضمون اگر کچھ "مثالوں" کے ساتھ قلم بند کیا جاتا تو فضول، غیر شرعی اور بوسیدہ رسمیں کھل کر سامنے آتیں۔

جناب غلام احمد محمد اسمٰعیل جھمام کا مضمون "تعلیم لڑکیوں کے لئے ضروری تو ہے مگر...." پھر بھرپور سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ان دونوں مجموعی طور پر ہمارے درمیان بہت ساری لغو خرافات پل رہی ہیں۔ ہینڈن اسلامک سینٹر کا تعارف یہ ثابت کرتا ہے کہ وہاں کا کوئی کوکنی مسلم معاشرہ اپنی نئی نسل کو ان خرافات سے بچانے میں کامیاب ہے ہمیں اپنے بچوں پر نقش کوکن باریکی نظر رکھتے ہوئے صحیح تربیت کی طرف دھیان دینا چاہئے۔

—— نیک خواہشات کیساتھ، عبدالغنی عثمان پاؤسکر (جوہو)

★ نقش کوکن کے کچھ خریداروں کو پرچہ وقت پر نہ ملنے سے آپ اچھی طرح واقف ہیں آپ سے درخواست ہے کہ رسالہ کو کوریئر سروس کے ذریعہ روانہ کریں تاکہ خریداروں کو ہر ماہ رسالہ مل سکے۔ ج ۲

ج ۲ کوریئر سے بھیجنے میں زرمبادلہ بڑھانا پڑے گا اور اس میں خریداروں کی تعداد گھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ (ادارہ)

—— ریاض سنگار ۔ بمبئی ۱۰

نقش کوکن برابر موصول رہا ہے۔ محترم قاضی فراز احمد کا کالم "تراشے خراشے" خاصے کی چیز ہے، انجم عباسی صاحب کی اردو مراٹھی خدمات پر آگاسکر سر کا تبصرہ بھی خوب رہا۔ جہاں تک تخلیقی ادب کا تعلق ہے "نقش کوکن" کے صفحات پر شعری تخلیقات کے ساتھ ساتھ ادب کی دوسری کی دوسری اصناف کم از کم مختصر افسانوں اور ڈراموں کے لئے بھی گنجائش نکال لیجئے گا کہ ہماری نئی نسل میں نثر لکھنے والے بھی پیدا ہوں۔ ج ۳

برادرم مبارک کاپڑی اپنی تحریروں میں نری جذباتیت سے کام نہ لیتے ہوئے تعقل پسندی اور متوازن لب ولہجہ اختیار کریں تو ان کا پیغام قارئین کے دلوں کے ساتھ ساتھ دماغوں کو بھی روشن کردے گا۔ رفیق دستا ۔ گہیڈ

ج ۳ آپ کا خیال بالکل درست اور نیک ہے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ نثرنگاروں کی بھی ہمت افزائی ہو مگر ہم مجبور ہیں شعری تخلیقات کیلئے ایک صفحہ پر تین چار کیلئے گنجائش نکالی جاسکتی ہے مگر نثر میں ہر مضمون تین چار صفحے لیگا اور ادارہ اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ (ادارہ)

مرتبہ: رحیم الف (بمبئی)

حل اسی صفحہ کو پھاڑ کر خاکہ میں خانہ پُری کر کے اور صفحہ کے حاشیہ میں اپنا نام و پتہ لکھ کر اس طرح بھیجیں کہ وہ ہمیں ۳۰ اپریل تک مل جانے چاہیئے۔ کامیاب کوشش پر تحفہ میں ایک کتاب بھیج دی جائے گی۔

■			٣	■	■	٢		١	■
۵	■	■		■	■		■	■	۴
	١٠	■		٩	٨	٧	■	٦	
		١٣	■			■	١٢		١١
■			١۵	■	■			١۴	■
١٨			١٧	■	■				١٦
			■		١٩	■			
		■	٢١			٢٠	■		
	■	■		■	■		■	■	
■			٢٣	■	■			٢٢	■

دائیں سے بائیں: ۱۔ انصاف، فیصلہ (۳) ۳۔ انگریزی سال کا چھٹا مہینہ (۳) ۷۔ خوبصورت، دلفریب (۴) ۱۱۔ انسان، شخص (۳) ۱۳۔ دُنیا۔ زمانہ (۳) ۱۴۔ بادل، گھٹا (۳) ۱۵۔ عرش، آسمان (۳) ۱۶۔ خوشی، مسرّت (۴) ۱۷۔ خوف، ڈر، اندیشہ (۴) ۱۹۔ خدا، پروردگار (۲) ۲۰۔ دوست، ساتھی، رفیق (۴) ۲۲۔ غرور، گھمنڈ، ناز (۳) ۲۳۔ مغل بادشاہ کا تخلص (۳)

اُوپر سے نیچے: ۲۔ مٹی، زمین (۳) ۳۔ ابال، مائع کا نقطہ ...... ( ) ایک مشہور شاعر کا تخلص (۳) ۴۔ قطبین کی واحد (۳) ۵۔ نتیجہ، پھل (۳) ۶۔ محفل شعر و شاعری، شعراء حضرات کی مجلس (۶) ۸۔ ہونٹ (۲) ۹۔ گذرا ہوا یا آنے والا دِن (۲) ۱۰۔ ستاروں کا جھرمٹ (۶) ۱۲۔ فصل کے دو موسم میں سے ایک (۴) ۱۳۔ کیچڑ (۴) ۱۶۔ بمبئی کا انٹرنیشنل ایرپورٹ (۴) ۱۸۔ ایک پر تین صفر، چار ہندسوں والا عدد (۴) ۲۱۔ الفاظ کی واحد (۳)

کتاب کا نام : آموزگار اقبال — صفحات : ۸ + ۱۳۲
مرتبہ : ڈاکٹر اکبر رحمانی — قیمت : ۶۰ روپئے
ناشر : ایجوکیشنل اکادمی اسلام پورہ جلگاؤں
مبصر : محمد حسن فاروقی

علامہ اقبال ایک آفاقی شاعر تھے۔ ان کی شاعری کو کسی خاص جغرافیائی خطے کے ساتھ محدود نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا کا وہ کونسا ملک ہے جہاں اقبال اور اس کی شاعری کا مطالعہ نہیں کیا جاتا۔ دنیا کی اہم زبانوں میں ان کے کلام کو ترجمہ ہوچکا ہے۔ یوں تو ہندوستانیوں کو علامہ اقبال سے ہمیشہ محبت وعقیدت رہی ہے لیکن ادھر چند برسوں سے اقبال سے عقیدت اور اقبالیاتی ادب کے مطالعہ کا ذوق بڑی تیزی سے بڑھا ہے۔ ان کے اشعار کی گونج پارلیمنٹ میں بھی سنائی دیتی ہے۔ کون سی درسی کتاب ہے جس میں علامہ اقبال کا کلام نہیں کئی ریاستوں میں اقبال کے نام سے تعلیمی ادارے قائم ہیں تو ادبی اکادمیاں کام کر رہی ہیں۔ ملک کے گوشے گوشے میں "یوم اقبال" کی تقریبات منائی جاتی ہیں۔ اقبال اور ان کی شاعری پر سیمینار اور مذاکرے ہوتے ہیں "اقبال سمان" کے نام سے سب سے بڑا ادبی ایوارڈ اردو کے ادیبوں اور شاعروں کو دیا جاتا ہے اور ہر سال بعض اردو اخبارات ورسائل، اقبال نمبر، یا گوشۂ اقبال شائع کر کے علامہ کے تئیں اپنی والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ماہنامہ آموزگار جلگاؤں ایک ایسا ہی رسالہ ہے جس نے چار حصوں میں اقبال نمبر شائع کر کے علامہ سے اپنی گہری محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔ زیر نظر کتاب انہیں چار اقبال نمبروں پر مشتمل ہے اور اسی لئے اس کتاب کا نام بقول مرتب "آموزگار" رکھا گیا ہے۔

اس کتاب میں برصغیر ہندوپاک کے ان معتبر ادیبوں اور نقادوں کے مضامین شامل ہیں جو اقبالیاتی ادب میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ ان ادیبوں نے اقبال کی شخصیت اور اس کے فکر وفن پر مختلف انداز میں روشنی ڈال کر اقبال شناسی کے لیے گوشے منور کرنے کی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر عصمت جاوید، پروفیسر ساحل احمد، ڈاکٹر اشفاق حسین ڈاکٹر اخلاق اثر اور محمد بدیع الزماں نے اقبال کی شخصیت اور فکر پر نئے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

اس کتاب میں علامہ اقبال کے مداح وشاگرد لمعہ حیدرآبادی کی نثری کتاب "پریم رس" پر نیرنگ خیال لاہور کے ایڈیٹر حکیم یوسف حسن کا مقدمہ بھی شامل ہے جس کے مطالعہ سے لمعہ حیدرآبادی کی صلاحیتوں اور اقبال اور ٹیگور سے ان کے تعلقات اور عقیدت کا علم ہوتا ہے۔ مراٹھی کے ممتاز ادیب شری پاد جوشی کا بھی ایک مضمون اس کتاب میں شامل ہے۔ اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ مراٹھی میں اقبالیات پر کتنا کام ہوچکا

ہے۔ ڈاکٹر اخلاق اثر نے اقبالیات پر شائع ہونے والی تین ہندوستانی کتابوں پر فکر انگیز تبصرے کئے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اکبر رحمانی نے اسی موضوع پر پاکستان سے شائع ہونے والی ۴۴ کتابوں پر جو تبصرے کئے ہیں۔ ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں اقبالیات پر کتنا وقیع اور معیاری کام ہو رہا ہے۔ پروفیسر غلام دستگیر شہاب مرحوم علامہ اقبال کے زبر دست مداح تھے۔ انہوں نے علامہ کی چند فارسی رباعیات وقطعات کا جو منظوم ترجمہ کیا ہے اسے بھی اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

اقبالیاتی ادب میں یہ کتاب ایک اہم اضافہ ہے۔

مبصر: (محمد حسن فاروقی)

تبصرے کیلئے کتاب کی دو جلدیں ادارے کے نام ارسال کریں۔

(ادارہ)

نقش کوکن

آپ کے حلقہ ...
خبر، رپورٹ، کامیابی، رحلت یا نئی تشکیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔ عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں بلکہ آپ ہی خبر لکھ کر رسبر ڈ ڈاک کریں یا ہم تک پہنچا دیں۔

مدیر

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر درج ذیل جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے

درون ہند خریدار

نام	مقام
جناب تاج الدین خطیب شہابی	ملاڈ
״ نثار اسماعیل واگھو	مجگاؤں ممبئی
״ محمد سلیم یعقوب مجاور	سانتا کروز
محترمہ یسین مراد علی شیخ	باندرہ
ڈاکٹر ایم اے شیخ	رتناگری
جناب نعیم اے آر فریہ	نالاسوپارہ
״ شوکت اے ایچ قاضی	اندھیری
״ برھان واٹے پرکار	ماہم
محترمہ ممتاز رفیق پیڈیکر	زامگہ
جناب شرف الدین پینٹر	ممبئی ۳
محترمہ حافظہ کاپڑی	بوریولی
جناب صادق قریشی	ممبئی ۱
״ رفیق احمد	ممبئی ۸
״ علی حسن انصاری	ممبئی ۱
״ رفیق عمرانے	ممبرا
ڈاکٹر اے پٹیل	سانتا کروز
ایڈوکیٹ اے اے ملا	ممبئی ۲۵
جناب اے اے جوگلے ایڈوکیٹ	کرلا ممبئی

چھٹا عالمی کرکٹ کپ

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور کھیل کود کے مبصر جناب احمد ابراہیم باٹنے (جو کوکن بنک میں کلرک ہیں) نے امسال عالمی کرکٹ کپ پر ماہ فروری ۹۶ء کے شمارہ میں معلوماتی مضمون لکھا تھا۔ بلکہ اسپورٹس پہیلی کے طور پر قارئین نقش کوکن سے یہ پیشین گوئی طلب فرمائی تھی کہ چھٹے عالمی ورلڈ کپ میں کون سی ٹیم فائنل مقابلہ میں فتحیاب ہوگی اور اس سوال کے جواب پر بطور انعام اتنی رقم کا اعلان کیا تھا جتنا اس ٹورنامنٹ کے کسی ایک میچ میں کسی بلے باز کا انفرادی کثیر ترین اسکور ہو۔ ۱۲ مارچ ۹۶ء اس کے لئے آخری تاریخ دی گئی تھی لہٰذا اس تاریخ تک ہمیں جو جوابات موصول ہوئے ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) ہندوستان کے حق میں ۱۲ قارئین نے اپنی رائے ظاہر کی (۲) پاکستان کے حق میں ۸ (۳) آسٹریلیا کے حق میں ۹ (۴) ساؤتھ افریقہ کے حق میں ۷ (۵) نیوزیلینڈ کے حق میں ۲ (۶) ویسٹ انڈیز کے حق میں ۲ (۷) سری لنکا کے حق میں ۴ اور آپ جانتے ہیں کہ ۱۷ مارچ ۹۶ء کو لاہور میں جو فائنل میچ کھیلا گیا اس میں سری لنکا کی ٹیم فاتح رہی اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس ٹورنامنٹ میں جو انفرادی اسکور بنے ہیں ان میں سب سے کثیر ترین ذاتی اسکور ساؤتھ افریقہ کے سلامی بلے باز گیری کرسٹن نے ۱۸۸ رن بنائے بنا بریں ۱۸۸ روپئے فاتح ٹیم سری لنکا کے حق میں رائے دینے والے قارئین کے درمیان برابر تقسیم کئے گئے اور انہیں رقم بذریعہ منی آرڈر بھیج دی گئی ہے۔ ان کی کامیاب کوشش پر دلی مبارکباد۔ ان کے نام ذیل میں درج ہیں

(۱) اے اے مومن ۔ انجنویل
(۲) نادیہ ایم خان ۔ ڈونگری۔ بمبئی
(۳) ناظمہ بوروٹے ۔ پنویل
(۴) فہاد سرگروہ ۔ ممبرا

گرمی

کوثر انصاری (ممبئی)

گرمی آئی، گرمی آئی
سورج تو اک آنکھ نہ بھائے
گرم ہوا کے چلتے جھکڑ
گرمی کا کیسا یہ ستم ہے
ہو نہ کسی سے کام زیادہ
گرمی سے سب پک جاتے ہیں

بن کے ہے ہٹ دھرمی آئی
دھوپ سویرے کی بھی ستائے
منہ پہ جیسے ماریں تھپڑ
پیاس کے مارے لب پر دم ہے
لوگ کریں آرام زیادہ
جلدی سے سب تھک جاتے ہیں

دن میں بڑے گرمی کے بچو!
سو جاؤ جلدی سے بچو!

ہماری کوئی برانچ نہیں
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام ــ سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رول، پلک کیک...
اس کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
۳۷۵۷۹۶۶، ۳۷۵۰۰۵۹ سلیمان عثمان بیکری: ۲۳ محمد علی روڈ ۳۷۱۷۸۴۲
Fax 009122-6341635 Telex 011 79331 BARI IN

مسلم دنیا کی خبریں

فانا

ماریشش میں مسلمان

جزیرے ماریشش کی کل سواتین لاکھ آبادی میں مسلم فرقہ کا تناسب ۲۰ فیصد ہے جہاں اسلام کی آمد کا سلسلہ سولہویں صدی کے آغاز میں شروع ہوا یہاں آباد مسلمانوں میں زیادہ تر کا تعلق ہندوستان، پاکستان افریقہ، جزائر القمر اور جزیرے ملایا سے ہے۔ نویں صدی ہجری میں ملایا سے تارکین وطن کا ایک بڑا ریلا آیا تھا۔

ماریشش کے مسلمانوں نے اپنی کئی تنظیمیں جماعتی ادارے قائم کئے ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں ایک اسلامی کالج کی بھی داغ بیل ڈالی گئی ہے۔

یاد رہے جزیرہ ماریشش جو نہر سوئز کی تعمیر سے قبل بحری راستوں کے نقشہ میں ایک کلیدی مقام رکھتا تھا ۱۹۶۸ء تک مسلسل استعماری طاقتوں کے تسلط میں رہا۔ سب سے پہلے یہ پرتگیزی کالونی بنا پھر فرانسیسی اور آخر میں (یعنی ۱۹۱۴ء سے یہ برطانیہ کے قبضہ میں چلا گیا اور تقریباً ۲۷ برس پہلے اسے آزادی ملی۔

متحدہ امارات نے تاجکستان سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے

متحدہ عرب امارات نے وسطی ایشیاء کے نو آزاد ملک تاجکستان سے باضابطہ سفارتی تعلقات قائم کر لیے ہیں۔ تاجکستان کے صدر رحمانوف کے امارات کے دورہ کے موقع پر دونوں ممالک نے سفارتی درجہ کے تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

انڈونیشیا اور آسٹریلیا میں دفاعی معاہدہ

انڈونیشیا نے آسٹریلیا سے ایک دفاعی معاہدہ کیا ہے۔ جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط اور ٹھوس بنانا ہے۔ انڈونیشیائی وزیر خارجہ علی العطاس اور ان کے آسٹریلیائی ہم منصب گریتھ ایوانس نے صدر سہارتو اور آسٹریلیائی وزیر اعظم پال کیٹنگ کی موجودگی میں اس معاہدہ پر دستخط کئے۔

اسلامی سالیڈیرٹی فنڈ

اسلامی سالیڈیرٹی فنڈ (ISF) اسلامی کانفرنس تنظیم کے درجن بھر سے زائد اہم اداروں میں سے ایک ہے جو غیر مسلم ممالک میں آباد مسلمان اقلیتوں کے سماجی اور تہذیبی معیار کو بلند کرنے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ اس فنڈ کے قیام کا فیصلہ ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقدہ دوسری اسلامی کانفرنس کے موقع پر کیا گیا تھا یہ ادارہ اسکول۔ مساجد اور اسپتال نیز دیگر سماجی و ثقافتی سرگرمیوں کے ادارے قائم کرنے کے لئے مالی امداد دیتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ سماوی آفات سے دوچار ہونے والے مسلم ممالک کو بھی انسانی بنیاد پر مالی امداد دیتا ہے۔

امریکہ کی پہلی اوپن اسلامی یونیورسٹی میں تعلیم شروع

امریکہ میں پہلی اوپن اسلامک یونیورسٹی کا قیام

... ہے۔ یہ یونیورسٹی دارالحکومت واشنگٹن میں قائم کی گئی ہے۔ سردست اسلامی اور عربی علوم کا شعبہ کھولا گیا ہے۔ اس یونیورسٹی کے دروازے مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے کھلے ہیں لیکن داخلے کے لئے ہائر سکنڈری یا اس کے مساوی کامیابی کی سند ہونا ضروری ہے۔

امریکہ میں اسلامی ٹیلی ویژن چینل

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست انڈیانہ کا ایک ٹیلی ویژن اسٹیشن اسلامی پروگراموں کی نشریات کے لئے اپنے چینل پر ہر ہفتہ ۳ گھنٹے کا وقت دے گا۔ اس چینل کی نشریات امریکہ کی متعدد ریاستوں میں دکھائی دیتی ہیں۔

امریکہ کے بیشتر ریاستوں میں مساجد اور دینی مدارس قائم ہیں۔ اسی طرح مسلمان کئی رسائل وجرائد بھی شائع کر رہے ہیں جو اسلام کے تئیں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے میں معاون بن رہے ہیں نیز یہ امریکہ کی غیر مسلم آبادی کے ساتھ تعلقات استوار کرنے میں بھی کافی موثر رول ادا کر رہے ہیں۔

ارجنٹائنا میں ۷ لاکھ مسلمان

لاطینی امریکہ کے دوسرے بڑے ملک ارجنٹائنا میں ۱۳ اسلامی تنظیمیں اور ادارے مسلم فرقہ کی فلاح وبہبود کے لئے سرگرم ہیں۔ اس کا انکشاف ڈاکٹر محمد یوسف ہاجر نے کیا جو انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر ہیں ارجنٹائنا میں سات لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ ان میں زیادہ تر

نقش کوکن

مسلمان عرب نژاد ہیں۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی دارالحکومت بیونس آئرس میں ہے۔ جہاں ایک بڑا اسلامک مرکز کنگ فہد اسلامک سنٹر کے نام سے جلد ہی تعمیر کیا جائے گا۔ جس کا صرفہ سعودی عرب برداشت کر رہا ہے۔ یہ سنٹر مسجد، اسکول، کمپلیکس لیکچر ہال طلباء کے لئے ہوسٹل اور دیگر عمارتوں پر مشتمل ہوگا۔

یہاں اسلامی تنظیمیں دعوتی سرگرمیاں بھی چلا رہی ہیں جس کے تحت قرآن وحدیث، عربی زبان کی تعلیم کا انتظام، سیمینار اور سمپوزیم کا انعقاد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

پرتگال میں مسلمان آباد ہو رہے ہیں۔

سابق مسلم اسپین کے ہمسایہ ملک پرتگال میں مسلمانوں کی تعداد ۲۰ ہزار سے زائد ہیں۔ گو مسلمان تعداد کے اعتبار سے کم ہیں لیکن انہوں نے یہاں کئی ادارے اور تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں۔ جو مختلف میدانوں میں سرگرم عمل ہیں۔ اسلامی نیوز ایجنسی نے سرکاری رپورٹ کے حوالے سے بتایا کہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ اس وقت سے ہوا جب شمالی آفریقہ کے تارکین وطن اور سابق پرتگیز کالونیوں کے لوگوں کی آمد کا سلسلہ..

اس کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان کے گاؤں کا نام لکھا ہے۔

وسیم جعفر ممبئی رنجی ٹیم میں

رنجی ٹرافی کوارٹر فائنل

ناک آوٹ میچ جو کہ تمل ناڈو اور ممبئی کے درمیان ۲۶ فروری کو کھیلا گیا اس میچ کے لئے ممبئی ٹیم میں ہونہار کھلاڑی انجمن اسلام کے سابق اوپننگ بلے باز وسیم جعفر کو منتخب کیا گیا۔ میٹھی بائی کالج کے طالب علم وسیم جعفر جنہوں نے اسکول کرکٹ میں ..۴ رن بنا کر ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس سیزن میں ممبئی انڈر ۱۹ اور نیشنل کلب (A) کے لئے اپنی بہترین بلے بازی سے سلکٹرس کا دل جیت لیا۔ وسیم جعفر نے پچھلے سال ممبئی کے ایک کلب کی جانب سے انگلینڈ کا دورہ بھی کیا تھا کرکٹ میں مشہور انجمن اسلام کی جانب سے سلیم درانی غلام پرکار، ذوالفقار پرکار ابراہیم انصاری۔ مختار ایچی۔ اقبال ٹھاکور، اقبال خان، اور سلیم کمال الدین۔

اپریل ۹۶ء

ننھے روزہ دار

فاطمہ محمد عقیل ملاجی

عمر چھ سال۔ اس بچی نے نہ صرف اس سال ماہ مبارک کے سبھی روزے رکھے بلکہ یہ تیسرا رمضان ہے جو اس نے مکمل کیا ہے۔

فرحین محمد عقیل ملاجی

نقش کوکن

عمر پانچ سال اس ننھی بچی نے پچھلے ماہ رمضان المبارک کے سبھی روزے رکھے تھے اور امسال بھی پورا مہینہ روزے رکھے۔

آفرین محمد عقیل ملاجی

عمر چار سال اس معصوم و کم سن بچی نے اس سال ماہ رمضان کے سبھی روزے رکھے۔

یہ تینوں تصاویر نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب عبدالرزاق سردار نے ارسال فرمائی ہیں۔ نام سے تو پتہ چلتا ہے کہ تینوں روزہ دار ایک ہی خاندان کے چشم و چراغ ہیں مگر سردار صاحب نے اپنے خبرنامہ میں

کے بعد وسیم جعفر بھی فرسٹ
کلاس کرکٹر بن گئے

ممبئی سے کوکن کیلئے تیز سمندری آمدورفت

کوکن میں تھانے، رائیگڈھ
رتناگری اور سندھودرگ ان چار
اضلاع کا ممبئی شہر سے سمندری
راستوں کے ذریعہ آمدورفت
کا منصوبہ جلد سے جلد بر سر عمل
لانے کے لئے کوشش ہو گئی ہے
مرکزی وزیر عبدالرحمٰن انتولے نے
صحافیوں کو یہ اطلاع دی۔ اس سے
پہلے یہ محکمہ ودیاچرن شکلا کے پاس
تھا۔ یہ محکمہ عبدالرحمٰن انتولے کو سونپا
گیا۔ بیرسٹر انتولے نے کہا کہ چونکہ
الیکشن نزدیک ہیں اس لئے اس
ضمن میں زیادہ کچھ کہا نہیں جا سکتا
لیکن کوکن کے لئے زیادہ سے زیادہ
ترقی کے نقطۂ نظر سے جو کچھ بھی ہوگا
ہم کریں گے۔ ممبئی تھانے رائیگڈھ
میں آبادی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی
ہے۔ راستے سے آمدورفت میں کافی
تاخیر ہوتی ہے۔ ممبئی سے دہانو یا
ناگوٹھنے میں موٹر گاڑی سے جانے
کے لئے پانچ چھ گھنٹے صرف ہوتے
ہیں لیکن تیز رفتار کشتیوں سے یہ
راستہ آدھ پون گھنٹے میں پورا کیا
جا سکتا ہے۔ لیکن چند بڑی رکاوٹیں
ہیں۔ مورا۔ ریوس، ناگوٹھنے وغیرہ
دوسری بندرگاہوں کے قریب بہت
زیادہ کیچڑ ہے، کائی ہے۔ اس لئے
یہاں کوئی بھی کشتی نہیں آسکتی۔ اس
کائی کو کیپٹل ڈریزر کے ذریعہ نکالنا
پڑے گا تبھی یہ راستہ صاف ہوگا۔

دیہی تنظیم کے نئے عہدیدار

تھانے دیہی مسلم
فلاحی تنظیم ضلع تھانے کا ایک
فعال ادارہ ہے جس نے ۱۹۸۴ء
سے آج تک تھانے ضلع کے
مسلمانوں میں تعلیمی، سماجی، معاشی
اعتبار سے افراد ملت کی ہمہ جہتی ترقی
کے لئے بہترین امور انجام دیئے ہیں
وسئی تعلقہ کے مسلمان بھی اس
ادارے سے جڑے ہوئے ہیں۔ سنیچر
۲۴ فروری ۹۶ء کو دارالسلام
نوائط نگر سوپارہ میں جناب سمیع اللہ
شیخ حمید ایس ای ایم کی صدارت
میں تعلقہ وسئی کے نئے عہدیداران
کا انتخاب عمل میں آیا۔
جناب صغیر احمد ڈانگے نائب صدر تنظیم
نے اغراض و مقاصد بیان کرتے
ہوئے حوصلے کے ساتھ آگے بڑھنے
کی تلقین کی۔ سوپارہ کی ہر دلعزیز ہستی
حاجی پرویز امین ملا سابق صدر سدھار
کمیٹی سوپارہ کو وسئی زون کا صدر
بالاتفاق رائے منتخب کیا گیا۔
نائب صدر منصور ماپلے (ارنالہ) امتیاز
ملا (پاپڑی) خازن محمد اسمعیل حوالدار
(ویرار) سکریٹری محمد علی ملاک (وسئی)
جوائنٹ سکریٹری محمد الیاس شاکر
سوپاری (سوپارہ) کو متفقہ رائے
سے چنا گیا۔
زبیر احمد بوٹکے بی اے ایس ای ایم
ارشد رتیمورے، نوید چندے
ہما قاضی، یوسف منیار، عادل
چندے، عثمان غنی، اور سعید شیخ
کو اراکین میں شامل کیا گیا ہے
تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم
نے وسئی زون کو ۳۰ ہزار روپئے
بطور امداد دی ہے۔ جبکہ ۲۰ ہزار
روپئے امدادی فنڈ جمع کر کے وسئی
زون کا امدادی کام شروع کرنا ہے
اس کے علاوہ صدر پرویز ملا اور
امتیاز نے جد و جہد شروع کی ہے۔
(نامہ نگار: ش۔س)

نقش کوکن کے پتہ میں تبدیلی

نقش کوکن کا دفتر طوؤ گرہی سے
ملا کیارڈ روڈ مجگاؤں میں منتقل ہونے

کو تین سال ہو گئے پھر بھی ہمارے کچھ کرمفرما ۔۔۔ اسی پرانے پتے پر اپنے خطوط بھیجتے ہیں جو ہم تک پہنچ نہیں پاتے اور بھیجنے والے اس بدگمانی کا شکار ہیں کہ ہم ان کے مراسلات کا کوئی نوٹس نہیں لیتے۔

حال ہی میں ایک صاحب کی ناراضگی کی وجہ سمجھ میں آئی کہ انہوں نے اکتوبر ۹۵ء میں ایک خط بھیجا تھا جس کا ہم نے جواب نہیں دیا مگر حقیقت یہ تھی کہ خط انہوں نے ڈونگری کے پتہ پر بھیجا تھا ایسا بھی نہیں کہ وہ پتہ کی تبدیلی سے واقف نہیں تھے۔ اکتوبر سے قبل دو تین بار دفتر میں بنفس نفیس آئے بھی تھے مگر خط بھیجا تو پرانے پتہ پر اب اس کا کیا علاج کس کو مورد الزام ٹھہرائیں ان کی بدحواسی کو یا اپنی محرومیٔ قسمت کو؟

گھر گرہستی

کھانا پکانا، سینا پرونا بچوں کی دیکھ بھال عورت کی بنیادی خدمات ہیں اور جس قدر اعلیٰ تعلیم حاصل ہو اس کی ان خدمات کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے اگر اکیڈمک مصروفیات میں کھانے پکانے کی طرف دھیان دینے کا موقعہ نہ ملا ہو تو خواتین کی اس ضرورت کے مدنظر ذیل میں کھانے پکانے کی ایک کلاس کا پتہ درج ہے۔ جہاں سے استفادہ حاصل کرکے عورتیں اپنے سگھڑپن میں نکھار لا سکتی ہیں۔

فیورٹ کوکری کلاسیس

جس میں آپ

ویجیٹرین اور نان ویج (مغلائی)، چائنیز فوڈس سوئیٹس بیکنگ (کیک، بسکٹ) سلاد سینڈوچیس اور آئسکریم وغیرہ لذیذ کھانا پکانا سیکھ سکتی ہیں۔

پتہ: بلڈنگ نمبر ۱۴۔ فلیٹ نمبر پہلا منزلہ۔ ایم۔ آئی۔ جی کالونی کرلا بمبئی ۷۰۔۔۔۰۰

مزید معلومات کیلئے فون: ۵۱۶۸۰۵۷

انجرلا تعلقہ داپولی میں افطار کا پروگرام

۹۔ فروری کو شاہین سرکل انجرلا (رتناگری) کی جانب سے اجتماعی افطاری کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں داپولی۔ ہرنئی۔ انجرلا کے تقریباً ۔ا لوگوں نے شرکت فرمائی پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر جناب محمد اعظم شہاب گورکھپوری کے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب جاوید ظفر عابدی صاحب ہیڈ ماسٹر نیشنل ہائی اسکول ہرنئی نے تلاوت شدہ آیات کا درس پیش فرمایا۔ جناب اکبر رکھانگے صاحب نے روزہ اور اس کا مقصد کے عنوان سے خطاب فرمایا۔ جناب خالد آرائی صاحب پروفیسر ڈاکٹر کالج داپولی نے قرآن کی بزرگی اور عظمت پر روشنی ڈالی۔ جناب مسعود الرحمن ندوی صاحب کے دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا اس کے بعد اجتماعی افطاری کی گئی۔ اس سے قبل الہدیٰ ویلفیر سوسائٹی کی جانب سے ۲۰ فروری ۹۶ء کو بھی ایسا ہی افطار کا پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔

ہرنئی میں S.I.O کا پروگرام

ہرنئی (رتناگری) ۲۱ رمضان المبارک کی شب کو ایس آئی او سرکل ہرنئی کی جانب سے اجتماعی شب بیداری کا پروگرام منعقد ہوا جس میں داپولی۔ مروڈ، ہرنئی، انجرلا کے تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) لوگوں

...رت فرمائی۔ پروگرام بعد نماز ... ۱۰ بجے سے ۴ بجے صبح تک ...ی رہا۔ پروگرام کا آغاز جناب ...الرؤف عیلدار کے تلاوت ...م پاک سے ہوا۔ جناب جاوید عابدی صاحب امیر مقامی جماعت اسلامی ہند نے شب قدر قرآن کی روشنی میں "کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ جناب مظفر بلدے صاحب نے زکوٰۃ اور اس کی فرضیت" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔

دوسرے سیشن میں جناب شہاب گورکھپوری نے "اوقاف قرآن (قرآن کہاں۔کتنا ٹھہرا جائے)" کے عنوان سے تختہ سیاہ (بلیک بورڈ) پر قرآن کے اوقاف کی نشاندہی اور اس کا خلاصہ بیان کیا۔ اس کے بعد حقوق العباد کے موضوع پر مذاکرہ منعقد ہوا جس میں رشتہ داروں کے حقوق، عام مسلمانوں کے حقوق کے عنوانات پر حسب ترتیب جناب ابراہیم پٹھان جناب زین الدین پاؤسکر جناب صغیر ہوڑیکر، شرف الدین، جناب شاہ خالد نے تقاریر فرمائیں جن پر تبصرہ جناب مسعود الرحمٰن ندوی صاحب نے فرمایا۔ آخر میں "اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" کے عنوان پر محترم موصوف نے خطاب فرمایا۔ جناب سلیم صاحب کے دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

وکٹوریہ ٹرمینس کا نیا نام چھترپتی شیواجی ٹرمینس

وکٹوریہ ٹرمینس (بوری بندر اسٹیشن) جس کی عمارت میں سینٹرل ریلوے کا ہیڈ کوارٹر بھی واقع ہے اور طویل فاصلے کے لئے چلائی جانے والی ٹرینوں کا ایک اہم ریلوے ٹرمینس ساتھ ہی ساتھ مضافاتی ٹرینوں کا ٹرمینس بھی ہے اب اس کا نام بدل کر چھترپتی شیواجی ٹرمینس رکھا گیا ہے ۴ مارچ ۹۶ء کو وزیر مملکت برائے ریلویز مسٹر سریش کلماڈی اس ٹرمینس کا نام تبدیل کرنے کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر آئی پی ریلوے بورڈ کے دو ممتاز ہندوستانی ڈائرکٹرز جنہیں ممبئی کے معمار کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ نانا جگن ناتھ شنکر سیٹھ اور سر جمشید بھائی کی بھی عزت افزائی کی گئی۔ وکٹوریہ ٹرمینس جسے دنیا کا سب سے خوبصورت ریلوے ٹرمینس تسلیم کیا جاتا ہے کی تعمیر میں ۱۰ سال لگے تھے اور اس کی تعمیر ۱۸۸۸ء میں مکمل ہوئی تھی اس وقت اس کی تعمیر پر ۱۶۱۴۸۶۳ روپے صرف ہوئے تھے مسٹر ولسن بیل چیف انجینئر تھے اور مسٹر ایف ڈبلیو اسٹیونیس کنسلٹنگ آرکیٹیکٹ تھے جس وقت اس ٹرمینس کی تعمیر ہوئی اس وقت روزآنہ ۲۱ مضافاتی ٹرینیں اور طویل فاصلے کی ۸ ٹرینیں چلائی جاتی تھیں آج طویل فاصلے کی ٹرینوں کی ۴۴ جوڑیاں اور ۱۰۸۰ مضافاتی ٹرینیں چلائی جاتی ہیں۔ اور روزآنہ ۲۰۸ ملین مسافر سفر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر امام الدین انڈرے

کنسلٹنگ سرجن ڈاکٹر امام الدین انڈرے جو فوزیہ نرسنگ ہوم کرلا ممبئی سے منسلک ہیں ان سے ملنے کے اوقات تبدیل ہوگئے ہیں اب وہ سہ پہر میں ۲ بجے سے شام ۴ بجے تک وہاں مریضوں کی خدمت پر مامور ہیں۔

کوکن ریلوے کے بڑھتے قدم

کوکن ریلوے جو ویر (داسگاؤں) سے آگے بڑھ کر کھیڈ پہنچی تھی ۴ فروری ۹۶ء کو اس نے اگلی منزل کے

طرف اپنا سفر شروع کیا اور چپلون
پہنچی اب روزانہ دوپہر ساڑھے
تین بجے دادر (بمبئی) سے شروع
ہوکر رات نو بجے یہ ٹرین چپلون
پہنچتی ہے پھر صبح آٹھ بجے چپلون
سے شروع ہوکر دوپہر سوا دو بجے
دادر پہنچتی ہے۔

کوکن کے گاؤں دیہاتوں
تک S.T. نے اپنی مسافر بردار
بسوں کا جال سا بچھا دیا ہے پھر
بھی کوکن ریلوے کی ۱۲ ڈبوں
والی ٹرین کھچا کھچ بھری رہتی ہے۔

بزم روشن کا سالانہ جلسہ عام

ادارۂ بزم روشن پبلک
ٹرسٹ نے زیر سرپرستی جناب
عبدالغنی عبدالرحمٰن فقیہہ (گھاٹیولہ)
جناب احمد عثمان ٹھاکور (ترلوٹ)
جناب اسحاق عبداللہ ساتکوٹ
(شنودال) اور جناب دوست محمد
شاداب (کیلیاں جگاؤں) مقیم بمبئی
قریش نگر کرلا کوکنی برادری میں
اتحاد و اتفاق نیز دینی تعلیم، معاشرتی
اور سماجی بہبود کو پیش نظر رکھ کر
۱۵ سال مکمل کئے۔ ۱۳ جنوری ۱۹۹۶ء
کو اس ادارہ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت
عالیجناب دوست محمد شاداب کے
منعقد کیا گیا جس میں بزم کی روداد اور
آمد و خرچ کا آڈٹ شدہ تخمینہ پیش
کیا گیا۔ بزم کے جوان سال سکریٹری
اسحاق علی پڑدیکر کی ناگہانی موت پر
انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اسی
طرح بزم کے لئے تین (۳) کمروں
پر مشتمل صغریٰ بی چال محترمہ مرحومہ
رحمت بی جمال بھائی نے وقف
کی اس مرحومہ کے لئے بھی جلسہ میں
دعائیں مغفرت کی گئی۔ مندرجہ ذیل
چال قانونی طور پر مکمل بزم روشن
ٹرسٹ میں ضم کرنے کے لئے ایڈوکیٹ
رفیق پُرودے صاحب کا تعاون رہا
ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ایس ایس سی
میں کامیاب طالب علم شیخ ریاض محمد
ادریس کو خوبصورت تحفہ دے کر اس
کی ہمت افزائی کی گئی۔

آئندہ سال کے لئے مندرجہ
ذیل نئے عہدیداران کا انتخاب عمل
میں آیا۔

(۱) احمد عبدالرحیم قاضی (صدر)
(۲) کمال الدین عبدالعزیز سارنگ
(نائب صدر)
(۳) محمد عبدالرحمٰن تاناجی (جنرل سکریٹری)
(۴) محمد طاہر ابوبکر پانوسکر اور شاہ نواز
عبدالحمید جماڈکر (جوائنٹ سکریٹری)
(۶) امیر الدین معین الدین دونگی (خزانچی)
(۷) عباس عبداللہ قاضی
(۸) غلام محی الدین انوارے
(۹) رفیق علی بلبلے (۱۰) رضوان عبدالرزاق
پانوسکر (۱۱) پرویز عبدالعزیز رکھانگی
پلاننگ کمیٹی ممبران۔

(مرسلہ: محمد عبدالرحمٰن تاناجی)

ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

جناب شرف کمالی قارئین
نقش کوکن کے لئے کسی تعارف
کے محتاج نہیں وہ خطیب بھی
ہیں۔ ادیب بھی ہیں۔ معلم بھی ہیں
اور شاعر بھی اردو کے اس قادرالکلام
شاعر کی شعریت سے بھرپور اور
اثر انگیز شاعری (کوکنی) نے انہیں کوکن کے
پیر و جواں ہی نہیں بلکہ سخن فہم
غیر کوکنی حضرات کو بھی اپنا گرویدہ
بنا لیا ہے۔ پچھلے دنوں "کہتا ہوں سچ"
کے عنوان سے قسط وار چھپنے والے
ان کے مضامین کے لئے قارئین
نقش کوکن۔ تازہ شمارہ کے منتظر
رہا کرتے تھے۔ لوگوں کے پیہم اصرار
پر وہ مضامین اب کتابی شکل
اختیار کرچکے ہیں لہٰذا اپنی کاروباری
مصروفیات میں سے وقت نکال کر
شرف صاحب نے اب نیا سلسلہ شروع
کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ عنوان ہے۔

...نے کے نہیں نایاب ہیں ہم
اس عنوان کے تحت
...ب کو کن کی معتبر شخصیات
...عارف پیش کرتے رہیں گے۔

ڈاکٹر محمود حکیم کو عالمی اعزاز

ہالینڈ ڈویژن آف
باکسٹر سیلتھ کیئر، لاس انجلز کیلیفورنیا
امریکہ کے کوالٹی کنٹرول منیجر
ڈاکٹر محمود حکیم جو انڈو امریکن مسلم
کونسل کے بورڈ ممبر بھی ہیں انکی
تحقیقی کاوشات کی قدر کرتے
ہوئے امریکہ کی دوا ساز کمپنیوں
میں عظیم ترین بکسٹر انٹرنیشنل نے
ایک خصوصی تقریب میں انہیں
ٹیکنیکل ایوارڈ عطا کیا۔

اس تقریب میں نہ صرف
امریکہ بلکہ دیگر مقامات سے ۹۰۰
ماہرین دمیڈیکل سائنس کے چیف
نقش کوکن

ڈاکٹر محمود حکیم اور ان کی بیگم محترمہ سلطانہ
حکیم بطور مہمان خصوصی مدعو تھے
۲۸ فروری ۱۹۹۰ء کو منعقد
اس تقریب میں بکسٹر انٹرنیشنل کے
ایگزیکیٹو وائس پریسیڈنٹ مسٹر ٹامی
ایل وائٹ کے ہاتھوں ۱۹۷۴ء کے
لئے یہ اعزاز ڈاکٹر حکیم کو عطا کیا گیا۔

ڈاکٹر حکیم شہر رتناگری کی
حکیم فیملی کے رکن جناب عبدالحمید حکیم
کے فرزند اور کیپٹن ضیاءالدین حکیم
کے [illegible] ہیں وہ برسوں سے امریکہ
میں ریسرچ میں مصروف ہیں بالآخر
ان کی مساعی کامیاب ہوئی اور وہ
اعزاز کے حقدار قرار پائے۔

ڈاکٹر موصوف نے میڈیکل
کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل
کی ہے آپ کنسلٹیٹیو کمیٹی آف انڈین
مسلمز کے صدر رہے ہیں اور سوشل
سروس اسلامک سوسائٹی آف
آرینج کاؤنٹی کے چیرمین ہیں۔ آپ
قومی خدمات میں پیش پیش رہتے
ہیں اور کئی سیاسی و سماجی انڈو
امریکن تنظیموں کو مدد پہنچائی ہے۔

ایڈوکیٹ اُدے تلک

ان سے ملیے، ویسے تو یہ چت...
... اپنے سر پر
ٹوپی لگاتے ہیں تو پکے مسلمان نظر
آتے ہیں اور جب صحیح مخرج سے قرآنی
آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو لوگ
دنگ رہ جاتے ہیں۔ رائے گڑھ ضلع میں
پین مہاڈ کے رہنے والے اس جوان
سال شخص کا نام اُدے تلک ہے۔

اُدے تلک نے حال ہی میں ایک تقریب
میں ایک مراٹھی شاعر سریش بھٹ کا
نعتیہ کلام سنا کر حاضرین کو مسحور کر دیا
اُدے ایک ایک عرصے سے قرآنی
تعلیمات کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔
اپنی تعلیمی لیاقت اور قرآن فہمی کے
کاوشوں کے طفیل وہ اکثر اوقات
بعض مولوی صاحبان سے بہتر اور
موثر طور پر قرآن کا پیغام لوگوں تک
پہنچا دیتے ہیں۔

اس تقریب میں آیات قرآنی
کے مراٹھی ترجمہ پر مبنی ایک کتاب کا اجراء
کیا گیا جو ایڈوکیٹ اُدے تلک کی
کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں
دیوناگری رسم الخط میں اصل آیات
کا متن موجود ہے۔

تقریب میں خاصی بڑی تعداد
میں لوگوں نے شرکت کی جس میں اکثریت
کو کنی مسلمانوں کی تھی۔ تقریب کی ساری
کارروائی مراٹھی زبان میں مکمل کی گئی۔

واضح رہے کہ کوکنی مسلمان دیگر فرقے کے لوگوں کے ساتھ باہم شیر و شکر ہو کر رہتے ہیں یہ پوری تقریب اظہار عقیدت مندی اور ہندو مسلم اتحاد کا بہترین نمونہ تھی۔ تقریب کی صدارت ہائیکورٹ کے سابق جج چندر شیکھر دھرم ادھیکاری نے کی۔

کون معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

دفتر میں ۱۵ فروری ۹۶ء کو چپلون سے لکھا ایک خط موصول ہوا۔ بھیجنے والے نے اپنا نام حسن کھوت اور وطن چپلون لکھا ہے انلانڈ لیٹر پہ لکھے اس خط میں ٹپیں انجینئرنگ کا اسٹامپ لگا ہے مگر پتہ صاف دکھائی نہیں دیتا اور خط کے باہر H.R.KHOT بمبئی لکھا ہوا ہے۔

خط میں ایک مولانا کے تعلق سے جو ان کے یہاں سروس کرتے تھے اور اب چھوڑ کر کھیڈ میں کہیں مقیم ہیں۔ ان سے خبردار رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو کھوت صاحب نے اپنا پتہ کیوں نہیں دیا۔ H.R.KHOT لکھنے سے خط پر یقین کرنا ممکن نہیں

نقش کوکن

اگر موصوف بمبئی میں ہیں تو کسی دن دفتر میں آکر ملاقات کریں۔ مدیر

تھانہ سے چپلون آرام گاڑی

کوکن ٹورز اینڈ ٹراویلز کے زیر اہتمام

پچھلے مہینہ تھانہ سے ایک منی لکژری بس کا اجراء عمل میں آیا ہے۔ یہ بس تھانہ سے صبح سات بجے نکل کر کوسہ ممبرا ہوتی ہوئی واشی نئی بمبئی پہنچتی ہے وہاں سے پنویل اور بمبئی گوا روڈ سے ہوتی ہوئی ٹول ضلع رائے گڈھ میں اپنا رخ بدلتی ہے اور امبیت منڈنگڈھ ہو کر داپولی وہاں سے کھیڈ اور اپنی منزل چپلون سہ پہر پہنچ جاتی ہے رات آٹھ بجے چپلون سے نکل کر اسی راستے سے ہوتی ہوئی علی الصبح تھانہ پہنچ جاتی ہے پیشگی بکنگ کے لئے واشی میں جناب عمر جمعدار بمقابل بمبئی مرکنٹائل بینک اور کوسہ میں جناب داؤد چوگلے (نشیمن کالونی) سے رابطہ قائم کیا جائے۔

نقش کوکن کی توسیع اشاعت میں تعاون دیجئے

عبداللہ پٹیل اسکول کا سالانہ جلسہ

۳ مارچ ۹۶ء کو دارالرحمت ٹرسٹ کوسہ کے زیر اہتمام جاری عبداللہ پٹیل اسکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت محترمہ فاطمہ الانا منعقد ہوا جس میں تقریباً ڈھائی سو طلباء و طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔

مہمان خصوصی مسز خلیفہ درویش اور نسیم بانو یوسف پٹیل موجود تھیں۔

مہمان خصوصی اور صدر محترمہ کی تقریروں کے بعد انعامات واسناد کی تقسیم عمل میں آئی۔ حاجی عبدالسلام راول چیرمین دارالرحمت ٹرسٹ اسکولس کمیٹی نے ایس ایس سی امتحان میں ۸۰ فیصد سے زائد مارکس حاصل کرنے والی چار طالبات کو فی کس ایک ہزار روپئے ۷۵ فیصد سے زائد مارکس حاصل کرنے والی چھ طالبات کو فی کس پانچ سو روپئے اور فرسٹ کلاس آنے والی ۸ طالبات کو فی کس ۱۰۰ روپئے کے حساب سے نقد انعامات دئے۔

اس موقعہ پر اپنی جماعتوں میں اول نیز دوم نیز اسپورٹس میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو بھی اسناد وانعامات سے نوازا گیا۔

Congratulation *. Abdul Rehman Motlekar Principal Mohamadiya high school has been presented Appreciation Certificate in recognition of his services towards the city of Mumbai by I Love Mumbai' committee The certificate was presented by Pramod Navalkar Minister of Transport Govt of Maharashtra on March 26 1996*

Scholarship Announcement

Applications are invited by Kokni Muslim Community, Bahrain from the bright but financially poor (status to be recommended by institute) Kokni Muslim Students after SSC and or specialised faculties or career courses for the curriculum year 1996-97

Please forward full details to

Naqshe Kokan

43 A, Naya Nagar, Next to Dockyard Road Rly Station,

Mumbai 400 010 Maharashtra (India)

Tel 371 0656 - 375 8074

Fax 22-373 0689

سائنس پریکٹیکل ورکشاپ

۱۳ ر فروری ۱۹۹۶ء کو دسویں جماعت میں پڑھانے والے اساتذہ کرام کا سائنس پریکٹیکل ورکشاپ بمقام انجمن اسلام گرلس ہائی اسکول باندرہ میں ہوا۔ اس ورکشاپ میں تقریباً ۵۰ سائنس پڑھانے والے اساتذہ کرام نے شرکت کی یہ ورکشاپ صرف اردو میڈیم کے اساتذہ کے لئے تھا۔

اس سائنس پریکٹیکل ورکشاپ کے انعقاد کا مقصد سائنس کے اساتذہ کو نئے طریقوں سے روشناس کرانا تھا۔ انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول کی ہیڈ مسٹریس مسز لوکھنڈ والا نے تمام مہمانوں، ٹیچروں اور اس تقریب میں شریک لوگوں کا استقبال کیا۔

مسٹر موٹلیکر عبدالرحمن پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول اور صدر اردو ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن (اردو میڈیم) نے تمام اساتذہ کو اس ورکشاپ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا۔ اس سائنس پریکٹیکل ورکشاپ میں پریکٹیکل کس طرح سے ہو۔ یعنی کورس کے مطابق مسائل کا حل بتایا گیا۔ ایک دوسرے کی مدد سے شکوک چیزوں کو حل کیا گیا۔ یہ پریکٹیکل سائنس I اور سائنس II کے لئے الگ الگ تھا۔ دو لیباریٹری میں یہ پریکٹیکلس ہوئے اس میں سے ریسورس پرسن کی حیثیت سے مندرجہ ذیل ٹیچرس تھے۔

(۱) مسٹر شمیم عثمانی
محمدیہ ہائی اسکول بمبئی ۸

(۲) مسز باری
کمو جعفر گرلس ہائی اسکول

(۳) نور جہاں
انجمن اسلام گرلس ہائی اسکول بلاسس روڈ

(۴) فہمیدہ شیخ کرلا

(۵) مسٹر ظفر اللہ
انجمن اسلام بوائز ہائی اسکول کرلا

(۶) مسز سعیدہ فیض
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ

اجتماعی فطرے کا نظم

حسب سابق امسال بھی موضع ایر توڑیل میں الہدیٰ ویلفیر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اجتماعی فطرے کا نظم کیا گیا تھا ۲۹ - ۳۰ رمضان المبارک کو مدرسہ

ضیاء الاسلام اپر توڑیل میں گاؤں کے تقریباً ۵ ، فیصد لوگوں نے اپنے صدقۂ فطر کا اناج یا رقم جمع کیا۔ تقریباً ایک ہزار کلو چاول ڈھائی سو کلو دھان، ۵، کلو گیہوں اور ۵ ۴۴ ۴ روپئے نقد جمع ہوئے۔ الہدیٰ کے رضاکاران اور گاؤں کے دیگر معزز حضرات نے عید کا چاند دکھائی دینے کے بعد تقریباً ۱۰۰ مستحق وغریب لوگوں میں فطرہ تقسیم کیا گیا۔

لیڈی شریفہ امین ڈی ایڈ کالج کالستہ

۲۸، ۲۹ فروری ۱۹۹۶ء کو ضلعی سطح پر چھ ڈی ایڈ کالج کے کھیلوں کے مقابلے اور ثقافتی پروگرام رتناگری ڈی ایڈ کالج میں منعقد کئے گئے ان میں ذیل کے ڈی ایڈ کالج شریک تھے۔

(۱) ڈی ایڈ کالج کالستہ
(۲) ڈی ایڈ کالج رتناگری
(۳) ڈی ایڈ کالج راجہ پور
(۴) ڈی ایڈ کالج بھرنا ناکہ (کھیڈ)
(۵) ڈی ایڈ کالج ساورڈہ
(۶) ڈی ایڈ کالج ابلولی

نقش کوکن

۳۰ تربیتی معلمین اور معلمات مقابلوں میں شریک تھیں۔ ان میں تعلیم یافتہ تربیتی معلمین اور معلمات کے نام ذیل میں درج ہیں۔

(۱) فاروق شیخ (لمبی کود) پہلا انعام
(۲) عارف پٹیل (۲۰۰ میٹر دوڑ) تیسرا انعام
(۳) فاروق شیخ عارف پٹیل صابر شیخ ، انصار خاں (۴۰۰ میٹر دوڑ) تیسرا انعام
(۴) زرینہ بندری (تھالی پھینک) اول انعام
(۵) فاروق شیخ (گولہ پھینک) دوسرا انعام

حاجی نثار احمد تانکی کی سبکدوشی

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ کے معلم جناب حاجی نثار احمد تانکی اپنی ۳۵ سالہ تدریسی خدمات کے بعد ۲۵ اپریل ۱۹۹۶ء کو ریٹائرڈ ہو رہے ہیں موصوف S.S.C ڈی ایڈ ہونے کے باوجود جماعت دہم کے طلبہ کو الجبرا اور جیومیٹری ایک خاص انداز سے سکھانے اور بچوں کے ذہن نشیں کرانے میں ملکہ رکھتے ہیں۔ ضلع پریشد تھانے نے ۱۹۸۳ء میں آپ کو مثالی معلم کے اعزاز سے نوازا تھا۔

ہم موصوف کی کامیاب تدریسی خدمات پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور سبکدوشی کے بعد صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(متین دُلارے)

سائنس ورکشاپ برائے سیکنڈری اسکولس

۱۵ فروری ۱۹۹۶ء کو محمدیہ ہائی اسکول بمبئی ۳ میں وارڈ کی تمام ہائی اسکولس میں سائنس مضمون پڑھانے والے اساتذہ کا ایک ورکشاپ ہوا۔

اس ورکشاپ کے کنوینر جناب مولیکہ عبدالرحمٰن ہیڈ ماسٹر محمدیہ ہائی اسکول تھے۔

لیبارٹری میں پریکٹیکل کیا گیا جسے اساتذہ نے دیکھا اور ایک دوسرے کی مدد سے مسائل کو حل کیا۔

مندرجہ بالا اساتذہ کرام نے پریکٹیکل کرکے اساتذہ کو بتایا۔

(۱) مسٹر شمیم عثمانی
محمدیہ ہائی اسکول بمبئی ۳

اپریل ۹۶ء

(۲) مسٹر خان
بی جے پی سی ہائی اسکول چرنی روڈ
(۳) مسٹر برائرہ
مارواڑی کمرشیل
(۴) شریمتی چندن پٹیل

یکروزہ سیمینار

۲۲ر فروری ۹۶ء کو
جے جے گرلس ہائی اسکول فورٹ
میں یک روزہ سیمینار منعقد
ہوا مذکورہ ہائی اسکول کی پرنسپل
(مسز ہمادتی پال) نے تمام مقررین
اور آئے ہوئے مہمانوں کو خوش
آمدید کہا۔ یہ سیمینار ہیڈ ماسٹرس
ایسوسی ایشن ممبئی کی طرف سے
تھا جس میں تمام ہائی اسکولوں
کے ..اسے زائد ہیڈ ماسٹرس
نے شرکت کی۔
ذیل میں دئے گئے عنوان پر تبصرہ کیا گیا
(۱) اسٹاف کی منظوری
مسٹر موٹلیکر
پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول
(۲) ہیڈ ماسٹر کے حقوق و فرائض
مسٹر شردپٹیل
پرنسپل کوہائی اسکول دیونار
(۳) طبی اداتی
مسٹر پربھودرا ولے
نقش کوکن
آفسر محکمہ صحت مہاراشٹر گورنمنٹ
(۴) ملازمت سے منسوخی
ابھئے آولیئر
ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم ممبئی عظمیٰ
مسٹر موٹلیکر۔ سکریٹری ہیڈ
ماسٹرس ایسوسی ایشن ممبئی نے
مذکورہ منتظمین سے گذارش ہے کہ
اس طرح کے سیمینار ہر سال
رکھے جائیں۔

شادی خانہ آبادی

رشیماں قاضی ۔۔ مناف چوگلے

انڈین کسٹمز کے سبکدوش اعلیٰ
افسر ثمر قاضی کی دختر رشیماں کا عقد
مسعود مناف ابن عباس چوگلے
کے ساتھ ۲ر مارچ ۹۶ء کو سینٹ
میرج گراؤنڈ مجگاؤں بمبئی میں انعقاد
پذیر ہوا۔

یسمین شاہ ۔ دانش سیف

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد
ٹپروکس لیمیٹڈ کے جناب عیسیٰ جمال
شاہ کی دختر یسمین کا عقد مسعود
دانش سیف کے ساتھ ۲۵ر فروری
۹۶ء کو ہوٹل تاج محل بمبئی میں
انعقاد پذیر ہوا۔

سنگ بنیاد

ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی
کونڈیورہ (سنگمیشور) کے زیر اہتمام
کے زیر اہتمام اردو ہائی اسکول
جاری ہے جس کے لئے حلقہ کے رکن
پارلیمان کی "خاصدار وکاس ندھی"
کے ذریعہ تعمیر ہونے والی چار
کمروں پر مشتمل عمارت کا سنگ بنیاد
۱۴ر مارچ ۹۶ء کو شری گوندراؤ
نکم ایم پی کے ہاتھوں سے رکھا
گیا۔ اس موقعہ پر تقریب کی صدارت
ضلع پریشد رتناگری کے صدر شری
راجہ بھاؤ لیمئے نے کی۔ حلقہ کی ممتاز
شخصیتیں پروگرام میں موجود تھیں۔

ڈاکٹر قادر حسین کا خطاب

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ورلڈ
کلچر بسون گڈی بنگلور ۴ کے زیر اہتمام
۲۳ر فروری کی شام ایک جلسہ میں
ڈاکٹر قادر حسین نے رمضان کے
روحانی فضیلتوں اور سماجی برکتوں
پر خطاب کیا۔ اپنی تقریر کے دوران
ڈاکٹر قادر حسین نے کہا کہ
نہنگ واژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارا کو گر مارا
روزے کے ساتھ زکوٰۃ کی

ادائیگی بھی ہر صاحبِ نصاب
پر فرض ہوتی ہے جو اسلام میں سماج
کے کمزور اور نادار طبقوں کی مالی
امداد کا بہترین طریقہ ہے ۔ صابو
صدیق کالج آف انجینئرنگ کے
سابق پرنسپل ڈاکٹر قادر حسین جو
ان دنوں بنگلور میں ہیں آپ نے
اپنی تقریر کے اختتام پر سامعین
سے اسلام اور رمضان سے متعلق
سوالات پوچھے جن کے جوابات
دئیے ۔ اس جلسہ کے صدر ڈاکٹر
ٹی ایم امیر احمد تھے ۔

بحرین میں عید ملن

مہاراشٹر سانسکرتک منڈل
بحرین (خلیج العرب) کے زیر اہتمام
۹ر فروری ۹۶ء کو سالانہ جلسۂ عام
میں منڈل نے سال نو کے لئے
نئے عہدیداروں اور اراکین مجلس
انتظامیہ کا انتخاب کیا ۔ نو منتخبہ
مجلس نے ۲۰ر فروری ۹۶ء کو ایک
عید ملن کا اہتمام کیا جس میں منڈل
کے جملہ اراکین اور بحرین میں ہندی
مسلمانوں کو مدعو کر کے منڈل نے
عید کی مبارکباد دی منڈل کے صدر
دلیپ گھوٹیکر نے حاضرین کا استقبال
کیا اور سکریٹری پرکاش پاٹل نے

بقیہ: کوکن

روزہ کی اہمیت پر تقریر کی ۔ ازاں
بعد صادق پاڈسکر اور اسمٰعیل حدادی
نے اپنے خیالات کا اظہار کر کے
ہندو مسلم شرکاء کے اس ملے جلے
عید ملن کا خیر مقدم کیا ۔ ۸ سالہ سارہ
پانسکر نے دیش بھکتی پر گیت گائے
اور اس کے بعد حاضرین کو شیر خورمہ
سے تواضع کی گئی ۔ شریک ہونے
والے سبھی نونہالوں کو تحفے عنایت
کئے گئے ۔ اظہر شیخ کے اظہار تشکر
کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا ۔

ڈی ایڈ کالج مہسلہ کو مبارکباد

بمقام پالی ۲۳ر فروری تا
۲۵ر فروری ۹۶ء ضلع رائے گڈھ میں
ضلعی سطح پر ڈی ایڈ کالج کے مقابلے
منعقد کئے گئے جن میں کھیل وسائل
تعلیم کے ماڈل تقاریر گیت ڈانس
وغیرہ شامل تھے ضلع کے تمام ڈی ایڈ
کالج کے طلباء وطالبات نے شرکت
کی جن میں چھ مراٹھی ڈی
ایڈ کالج اور ایک اردو ڈی ایڈ کالج
مہسلہ شامل تھے ۔ انجمن اسلام جنجیرہ
اردو ڈی ایڈ کالج کے طلبہ وطالبات
کو وسائل تعلیم میں بہت سے اعزازات
ملے ۔

لوک سنگیا شکشک میں ڈی ایڈ
کی طالبہ شائستہ پروین شہریار خان
نے اول انعام حاصل کیا اور سوم انعام
سولکر ثمینہ نے حاصل کیا ۔ جغرافیہ میں
رقیہ ہرزک نے دوسرا انعام ، سلیمہ بانگی
نے سوم انعام حاصل کیا ۔

ہندی میں سولکر انجم نے
دوم انعام حاصل کیا ۔

سنگمیشوری آفتاب نے تھالی
پھینک میں اول انعام حاصل کر کے
اپنے کالج کا نام روشن کیا ۔

بہترین نظم وضبط کا مظاہرہ
کر کے اردو ڈی ایڈ کالج مہسلہ کا نام
روشن کیا ۔ اس لئے ضلعی سطح پر سات
کالج کے مقابلے میں انہیں ڈسپلن
سرٹیفکٹ اور ٹرافی پیش کی گئی ۔

دلی مبارکباد ۔۔ نشاط فیض گوندگھر

لاٹون میں الوداعی جلسہ

نیشنل ہائی اسکول لاٹون
تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگیری میں
تعلیمی سال ۹۶-۱۹۹۵ء کے دہم جماعت
کے طلبہ کے اعزاز میں نہم جماعت
کے طلبہ کی طرف سے الوداعی جلسہ
کا انعقاد ۹ر مارچ ۹۶ء دوپہر ۲ بجے
جناب وکاس شیٹے صاحب (مینیجر
آر ۔ ڈی ۔ سی ۔ سی بینک) کی صدارت
میں عمل میں آیا ۔

اسکول ہذا کے صدر مدرس
جناب قمر اعظم قریشی نے جلسہ
کی غرض و غایت بیان کرتے
ہوئے امتحان کے سلسلے میں ضروری
ہدایات اور رہنما خطوط پر روشنی
ڈالی۔ صدر جلسہ کے علاوہ اسکول
انتظامیہ کے سکریٹری جناب
عبدالقادر کھانجے کے بدست اسکول
سرگرمیوں میں شریک طلبہ کو اسناد
پیش کی گئی۔

جناب لیاقت علی خلفے،
عبدالرؤف چانیکر، دلدار قاضی
وغیرہ نے جلسہ کو رونق بخشی۔

اظہار تشکر اور نظامت
کے فرائض جناب انصاری محمد رفیق
نے انجام دئے۔ آخر میں ہم جماعت
کی طرف سے ظہرانہ کا انتظام
کیا گیا تھا۔

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر میں جلسہ

۱۲ر مارچ ۹۶ء کو یونس حسن
سائٹویکر، نائب صدر انجمن اسلام
جنجیرہ و اسکول کے چیرمین کی صدارت
میں الوداعی پروگرام منعقد کیا گیا۔
جنرل سکریٹری مشتاق درزی کے
ذریعے اسکول کے طلباء وطالبات
دلنشین کدکی

کو تعلیمی انعامات سے نوازا گیا۔ اسی
جلسہ میں عہدیداران انجمن و دیگر مہمانان
و سرپرست حضرات نے شرکت کی
خصوصی طور پر نذیر احمد فہیم صاحب
لندن سے آئے ہوئے منظفر سائٹویکر
سید عبدالرشید نظیر سابق پرنسپل
لقمان خان پٹھان۔ حضرات نے اسکول
کے طلباء و طالبات کو مبارکبادی
شمش عالم مومن اور خمیرہ نظیر کو ابن
انجمن اور بنت انجمن کے خطاب سے
نوازا گیا۔ اسکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر
انور خان سردار خان نے ۹۶-۹۵ء
کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

کرڈوئی کے الوداعی تقریب میں طلباء کیلئے انعامات کا اعلان

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول
کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور میں ۴ر مارچ
۹۶ء کو ایس ایس سی امتحان
میں شریک ہونے والے طلباء
کے لئے الوداعی جلسہ کا اہتمام کیا گیا
کرڈوئی کی مخیر اور علم دوست ہستی
جناب ابراہیم ساونت صدر نشین تھے
اور کیپٹن عنایت یوسف جولے مہمان
خصوصی کی حیثیت سے رونق افروز
رہے۔ صدر مدرس جناب شمس القمر
نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور
حاضرین کا استقبال کیا۔

اساتذہ کی جانب سے جناب
رفیق احمد پٹیل اور جناب اکبر آرائی
نے بچوں کو نیک خواہشات سے نوازا
سامعین میں سے جناب محمود کاپڑی
نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

طلباء میں جوش پیدا کرنے
کی غرض سے گرانقدر انعامات
کا اعلان کر کے بچوں کی ہمت بڑھائی
گئی۔ صدر جلسہ ابراہیم ساونت صاحب
نے امتحان میں اول آنے والے
کو پانچسو روپئے نیز دوم اور سوم آنے
والوں کو ڈھائی، ڈھائی سو روپئے
انعام دینے کا اعلان کیا اسی طرح
اسکول میں تعلیمی تقریب کے
لئے ایک ہزار روپئے نقدی پیش
کی۔ یوسف محمد امین موڈک صاحب
نے اول، دوم اور سوم آنے والوں
کو ۱۵۰۰ روپئے دئے۔

مہمان خصوصی کیپٹن جولے
نے حساب اور سائنس میں نمایاں
نمبرات حاصل کرنے والے کو
پانچ پانچ سو اور اول آنے والے
اسٹوڈنٹ کو پانچ سو روپئے انعام
کا اعلان کیا۔ جناب شرف الدین
کاپڑی (مالک میرا ہوٹل کرلا پور)
نے ایس ایس سی امتحان میں

اول آنے والے کو پانچ سو (۵۰۰/-) دوم کو
تین سو اور سوم کو ڈیڑھ روپئے کے
انعام کا اعلان کیا اس کے علاوہ
دینیات میں اول آنے والے
(پانچویں سے ساتویں) کے لئے
ڈھائی سو اور آٹھویں سے نویں
تک کے لئے (ڈھائی سو روپئے کے
انعام کا اعلان کیا اسی طرح محمود
قاضی نے حساب میں اول آنے
والے کو پانچ سو اور سائنس میں
اول آنے والے کو پانچ سو روپئے
کا اعلان کیا۔

جماعت المسلمین کی جانب
سے امتحان میں اول نمبر سے
کامیاب ہونے والے کو دو سو اکیاون
روپئے اور دوم نمبر آنے والے
ایک سو اکیاون (۱۵۱) روپئے اور سوم
آنے والے کو ایکسو ایک (۱۰۱) روپئے کا
اعلان کیا۔

صدر جلسہ نے اپنے خطبۂ
صدارت میں کل طلباء کو لگن اور
شوق سے پڑھنے کی تلقین کی اور
کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ معاون
مدرسہ جناب سراج احمد مومن نے
جلسہ کی نظامت فرمائی۔

عبدالغفور چوگلے مرحوم

عبدالغفور ریاض الدین
نقش کوکن
چوگلے (متوطن گولکوٹ) ۶۰ سال
کی عمر میں طویل علالت کے بعد
۱۶ ر مارچ ۹۶ء کو بمقام گولکوٹ
انتقال کر گئے۔ شریک غم
الطاف حسین چوگلے (اندھیری)

عباس بغدادی کو صدمہ

جناب عباس کبیر بغدادی
کی اہلیہ زلیخہ (متوطن آن پور۔ گریا
وجے درگ) طویل علالت کے بعد
۱۱ ر مارچ ۹۶ء کو ناگپاڑہ ڈاکیارڈ
روڈ بمبئی میں انتقال ہو گیا۔ تدفین
ناریل باڑی قبرستان میں ہوئی۔
شریک غم:۔ عباس عثمان سنگرار
علی میاں عباس کرنیکر۔
(ڈاکیارڈ روڈ)

نالاسوپارہ میں ہولی عید ملن اور مشاعرہ

نالاسوپارہ ضلع تھانہ میں سرسید
ادبی سنگم اور پریاس ہندی
ادارے کے زیر اہتمام یادگار ہولی
عید ملن پروگرام اور مشاعرہ و کوی
سمیلن منعقد ہوا جس میں ملک و بیرون
ملک کے مایۂ ناز اناؤنسر عالی جناب
ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد صاحب نے
جناب کنور جاوید اور پرواز اعظمی کے
ہمراہ شرکت فرمائی۔ ڈاکٹر ملک زادہ
منظور احمد (چیرمین فخرالدین علی احمد
میموریل کمیٹی حکومت اتر پردیش
لکھنؤ) نے مشاعرے کا افتتاح فرمایا
اور پرواز اعظمی نے مشاعرے کی
صدارت فرمائی۔ سرسید ادبی سنگم
کے صدر شیخ معین الدین نے مہمانوں
کا تعارف پیش کیا۔ مرحوم اخترالایمان
کے لئے تعزیت پیش کی گئی۔ بعدہ
دیہی فلاحی تنظیم وسئی زون کے
صدر حاجی پرویز ملا کی جانب سے
ایڈوکیٹ صدیقی صاحب نے
شال پیش کر کے مہمانوں کا استقبال
فرمایا۔ اسٹار پیلس میں حاجی سہیل
کراری نے مہمان شعرائے کے لئے
عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔

تعزیتی جلسہ

فلم۔ ٹی۔ وی اور اسٹیج کی
جانی مانی شخصیت شفیع انعامدار
(مرحوم) کی یاد میں ان کے اپنے
قریبی دوستوں کی طرف سے
ایک تعزیتی جلسہ ۱۸ ر مارچ ۹۶ء
کی شام ۶ بجے بمبئی کے بھائی داس
ہال (ولے پارلے) میں منعقد کیا گیا۔

انتقال پُرملال

نسیم حجازی کی رحلت

اردو کے مشہور ناول نگار نسیم حجازی ۲ر مارچ کو راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ ۸۴ سالہ نسیم حجازی نے اسلامی تاریخ کے پس منظر میں بہت سے ناول لکھے اور وہ اسی حوالے سے اردو عوام میں انتہائی مقبول تھے۔

نسیم حجازی گذشتہ دو برسوں سے شدید علیل تھے۔

پاوسکر خاندان کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی کے جناب عبدالغنی وجیہہ الدین پاوسکر کی ہمشیرہ رضیہ کا حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۷ر مارچ ۹۶ء کو ہرنئی میں انتقال ہوا

حسام الدین ہرگے کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی کے جناب حسام الدین ہرگے کے والد بزرگوار جناب دادامیاں ہرگے ۷ر مارچ ۱۹۹۶ء کو برونڈی میں انتقال کر گئے

نقش کوکن

اختر الایمان نہیں رہے

۹ر مارچ ۹۶ء کو ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ یافتہ مشہور ادیب و شاعر جناب اختر الایمان کا انتقال اپنے مکان واقع باندرہ میں ہوا وہ ۸۰ سال کے تھے۔

مرحوم اختر الایمان کو ان کی ادبی اور سماجی خدمات کے لئے کئی ایوارڈ ملے ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ کے علاوہ انہیں غالب ایوارڈ، اقبال سمان، مہاراشٹر اسٹیٹ ایوارڈ، اور مولانا ابوالکلام ایوارڈ بھی ملے۔ مرحوم نے کئی فلموں کے مکالمے اور نغمے بھی تحریر کئے تھے۔

لالہ مقدم خاندان کو صدمہ

موضع سارنگ تعلقہ داپولی کے مرحوم نورالدین لالہ حسن مقدم کے فرزند صادق جو فارن گوئنگ جہاز پر ملازم تھے عارضۂ قلب میں مبتلا ہو کر جہاز سے لوٹ آئے تھے ۹ر مارچ کو خبلوک میں آپ کی اوپن ہارٹ سرجری ہوئی اور اسی میں وہ راہیٔ عدم ہو گئے۔ ۴۰ سالہ مرحوم صادق مقدم مدیر نقش کوکن سے کیپٹن فقیر محمد مستری کے برادر نسبتی تھے۔ تدفین کوسہ میں (جہاں وہ مقیم تھے)

عمل میں آئی۔

یوسف دلوی کو صدمہ

جناب یوسف دلوی متوطن کارلہ (شریوردھن) کے ہمزلف جناب داؤد قاضی متوطن سومیشور رتناگری جو بمبئی پورٹرسٹ سے سبکدوش ہو کر اپنے وطن میں رہتے تھے علالت کی وجہ سے بمبئی آکر بمبئی پورٹرسٹ کے ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر ۱۰ر مارچ ۹۶ء کو انہوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ تدفین وڈالا کے قبرستان میں عمل میں آئی۔

یٰسین بانکوٹکر کو صدمہ

نوانگر ہرنئی کے جناب یٰسین بانکوٹکر کے بھائی عبدالحمید بانکوٹکر جو شپنگ کمپنی میں برسر روزگار تھے حرکت قلب بند ہونے سے ایران میں ۴ر مارچ ۹۶ء کو انتقال کر گئے۔

جمیل کالاوے کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی کے جناب جمیل کالاوے کے والد یونس کالاوے (دآڑا) بمبئی میں ۲۷ر فروری ۹۶ء کو انتقال کر گئے۔

مومن نور محمد کو صدمہ

انجمن خیرالاسلام ٹرسٹ بمبئی کے سکریٹری انصاری نور محمد مومن کی بہو کا سوپارہ میں ۱۹ فروری ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

سمیع اللہ جمعدار کو صدمہ

ویرار کے مشہور سماجی خدمتگار سمیع اللہ جمعدار ایس ای ایم کی والدہ کا فروری ۹۶ء میں پیر کے دن انتقال ہوگیا۔

خالد کوہاری کا انتقال

شاہنواز کوہاری کے بہنوئی خالد کوہاری کا ۵۵ سال کی عمر میں ہندوجہ اسپتال بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو بدلاپور میں سپردِ خاک کیا گیا۔

یاسمین پٹیل کی رحلت

یاسمین عزیز پٹیل (منور، ضلع تھانہ) کا سوپارہ میں ۱۷ فروری کو انتقال ہوگیا مرحوم کو نسکر محلہ قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

کفن والے چاچا چل بسے

جے جے اسپتال کارنر بمبئی

نقش کوکن

کے کفن والے چاچا۔ حاجی الیاس کاپڑیا کا ۲۶ جنوری ۹۶ء کو جوگیشوری میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی عمر ۹۰ سال کی تھی۔

جمیلہ شیخ کا انتقال

مرحوم محمد یونس شیخ۔ سابق مدرس پرائمری اردو اسکول سوپارہ کی اہلیہ جمیلہ محمد یونس شیخ کا ۲۰ جنوری ۹۶ء کو شیرگاؤں (پالگھر) میں انتقال ہوگیا۔ ش۔س

نذیر پاؤنے کو صدمہ

گریٹ ایسٹرن شپنگ کمپنی کے مرین انجینئر جناب نذیر ابراہیم پاؤنے (متوطن دونولی) کی والدہ کا ۲۸ فروری ۹۶ء کو بعمر ۷۲ سال کاندیولی بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ (مرسلہ: یسین حاجی)

احمد صاحب پنگارکر کی رحلت

گوولکوٹ (چپلون) کی معروف شخصیت جناب احمد صاحب ابن خانصاحب غلام حسین دلوی پنگارکر کا ۲۵ فروری ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم کوکن کی مسافر بردار جہازراں کمپنی میں دابھول بندرگاہ پر ایجنٹ تھے اور علمی و سماجی خدمات کی وجہ سے مقبول خاص و عام تھے۔

شفیع انعامدار کا انتقال

ہندوستانی پردۂ سیمیں ٹی۔وی اور اسٹیج کے معروف اداکار و ہدایت کار شفیع انعامدار کا دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۱۳ مارچ ۹۶ء کی علی الصبح بمبئی میں انتقال ہوگیا ان کی عمر ۴۵ اور ۵۰ کے درمیان تھی۔

مرحوم پنگاری ضلع رتناگری کے باشندہ تھے جن کا بچپن ڈونگری بمبئی ۹ میں گزرا۔ سینٹ جوزف ہائی اسکول میں طالب العلم رہے اور زمانۂ طالب العلمی سے ہی اسٹیج کی طرف راغب تھے۔ اردو ان کی مادری زبان، کوکنی مراٹھی ان کی خاندانی زبان، انگریزی اسکول کی زبان اور گجراتی ان کے ڈراموں میں کامیابی کی زبان تھی۔

شفیع انعامدار نے ہندی ڈرامے بھی کئے۔ ہندی ڈرامہ "ادا" میں انہوں نے پہلی مرتبہ ٹی وی کی معروف شخصیت بھکتی بروے کے ساتھ کام کیا۔ بعدازیں بھکتی بروے ان کی شریک حیات بن گئی۔

مرحوم کے والد جناب علی انعامدار کا انتقال ہوئے کافی عرصہ گذرا ان کی والدہ کا ابھی ڈیڑھ سال

پہلے انتقال ہوگیا تھا۔ شفیع انعا۱۱۸ہوا مرحوم کی عمر چھیانوے سال تھی۔

کوئی اولاد نہیں ہے۔

اکتوبر ۹۵ء میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ایک ڈرامہ فیسٹول منعقد کیا تھا۔ فورم جو کوکن کے بچوں میں ٹیلنٹ کی تلاش میں سرگرداں ہے اس نے ڈراموں کے ذریعہ اسٹیج اداکاری کے جوہر کو فروزاں کرنے کے لئے اس پروگرام کا انعقاد کیا تھا اس موقعہ پر فورم نے اسٹیج، ٹی۔وی اور فلم میں اپنی فنکاری کے جوہر چمکانے والے تمام کوکنی فنکاروں کو مدعو کرکے انہیں خاطر خواہ اعزاز بخشا۔ کوکن کے سبھی نامور کلاکار آئے مگر افسوس (اور آج یہ افسوس اور شدید ہوگیا ہے) کہ شفیع انعامدار اپنی برادری کی طرف سے انہیں دئے جانے والے اعزاز کے لئے حاضر نہیں ہوئے۔

دارالسلام میں ہلدے صاحب کا انتقال

۹ر مارچ ۱۹۹۶ء کو دارالسلام تنزانیہ مشرقی افریقہ کے ایک بزرگ ہلدے صاحب متوطن نگرگی تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کا انتقال

نقش کوکن

رمضان کے آخری عشرہ میں ان کے داماد جناب حسین مقادم جو تنزانیہ کے مشہور ایڈوکیٹ ہیں اور وہاں جج کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ (بیگم شرف کمالی کے حقیقی چچا) ایڈوکیٹ مقادم) اپنی عمر کے ساٹھ سال مکمل کرنے کے بعد پہلی بار اپنے آبائی وطن میں عزیزوں سے ملنے آئے تھے تو ہلدے صاحب کی خواہش پر ایڈوکیٹ مقادم صاحب اپنے ضعیف خسر محترم کو بھی انڈیا لے آئے اور انہیں ان کے وطن نگرگی پہنچایا تقریباً ستر سال کے بعد وہ اپنے گھر پہنچے تھے جہاں ان کے ایک بھائی اور ایک بہن ضعیفی کی حالت میں انہیں ملے مختصر سے قیام کے بعد یہ قافلہ عیدالفطر کے لئے پھر دارالسلام پہنچا اور ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ ہلدے صاحب انتقال فرماگئے۔ گویا اپنی دیرینہ آرزو جو سینہ میں دبائے ہوئے تھے پوری کرلینے کے بعد جان جان آفریں کے حوالے کردی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

عصمت چودھری کو صدمہ

مجلس مشاورین مسجد واوقاف کلیان ضلع تھانہ کے خازن الحاج محمد عصمت چودھری کے والد الحاج محمد عباس چودھری کا طویل علالت کے بعد ۱۳ر مارچ ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ متین ڈلارے)

حافظ زبیر احمد صاحب کو صدمہ

نقش کوکن کے خوشنویس کاتب زبیر احمد کے ماموں زاد بھائی عبدالحفیظ ابن عبدالحمید خان (متوطن ضلع بستی۔ یوپی) کا ۹ر مارچ ۹۶ء کو بمبئی کے ایک نرسنگ ہوم میں بعمر ۲۲ سال انتقال ہوگیا۔ ابھی دو مہینہ بعد مرحوم کی شادی ہونے والی تھی۔

شیخ الازہر کا انتقال

دنیا بھر میں مشہور و معروف اسلامی یونیورسٹی جامعۃ الازہر مصر کے شیخ (شیخ الازہر) ۱۵ر اپریل ۹۶ء کو انتقال کر گئے وہ ۷۹ سال کے تھے مصری اخبارات کے مطابق ممتاز عالم دین جاد الحق علی کا اچانک ان کی رہائش گاہ پر اس وقت انتقال ہوگیا جب وہ عشاء کی نماز کے لئے تیار ہو رہے تھے۔

ایک ہزار سال قدیم الازہر مسجد اور یونیورسٹی اسلامی علوم کی تعلیم و تربیت کا سب سے قدیم مرکز ہے۔

Subordinate your ego

A successful leader who has to win the cooperation support and help of others in order to achieve the best results, has to cater to the ego in other individuals Each individual has a craving to feel important He wants recognition and appreciation He would like to feel that he is being wanted and that his services to the organisation are essential An individual therefore, does not want to take orders all the time and if the leader gives the impression that he is the boss and the other person is there only to carry out instructions, he will cease receiving willing and wholehearted support and cooperation Instead therefore, of giving abrupt orders, in most cases it would be possible to give suggestions

It is therefore, incorrect to ignore the 'ego of the individuals and force your opinions and ideas on them It is far wiser and definitely advantageous to make suggestions plant the seeds indirectly and allow people to think things out in the way you want them This technique is now increasingly used in modern high pressure scientific advertising The buyer or customer does not like to be told to buy this or that He does not even want to be told that this is good and that is bad for him He certainly knows what he wants and what is best for him Therefore, indirect suggestions are made to him Would he not like to be popular with the girls? The girls like such and such shirts, neckties perfumes and so on Then the individual decides to order those things himself

None of us likes to be told commanded or ordered about It just hurts our ego But we do not mind suggestions We feel happy to consider requests and appeals Everyone likes to be consulted about his or her wishes ideas views and opinions The technique of making the other person feel that the idea is his could also be applied for one s equals and higher-ups We have seen that a leader has to satisfy the conflicting needs of his superiors equals and subordinates in an organisation If you approach your seniors and equals with tact and gently plant in their minds the right ideas as possible suggestions, you will find that they are adopted as their own and passed for implementation accordingly In other words your ideas will become theirs They will then go all out to enforce or translate those ideas into action

The satisfaction of the ego of the other individuals automatically implied that you have to keep your own ego' in check You should master your ego and subordinate it to your aims and goals Your object is to become a successful leader To this overall aim you must subordinate your ego' This will mean certain amount of self denial You should not attempt to claim any credit individually for yourself for any accomplishment or idea Always pass the credit on to your team mates to the members of the organisation Let them feel important happy and satisfied The leader s aim should always be to get the job done To accomplish the job he needs the active willing and wholehearted cooperation of other individuals or human beings

The need of the ego' has thus to be met The intelligent leader must therefore keep his own 'ego' under check and cater to the ego of others. This will also imply that the leader should accept full responsibility where things have not gone according to plans or expectations While he can pass the credit on to others and keep himself in the background he cannot afford to shift the blame to others As a leader he is always responsible for the activities of his team and hence must be ready to shoulder the blame if any This will further enhance the respect of his men towards him

Bottle travels 16,000 km by sea

A British girl who put a message in a bottle and threw it into the sea was astounded to receive a reply three years later from half way round the world The bottle launched by Vicki Thomas now 11 at Bognor Regis southern England travelled 16 000 km to Geraldton western Australia where it was picked up by 29 year old Andrew Fitch *The Sun* newspaper reported He wrote back to Vicki saying That bottle travelled a long way I wonder if it s a record The question is difficult to answer *The Guinness Book of Records* does not have an entry for ocean going bottles

Saudi warning against high-heels

Saudi Arabia s top religious leader has warned women against wearing high heeled shoes General mufti and chief of the supreme religious council Sheikh Abdelasis Bin Baz said recently that Islam rejects such shoes which made women appear to be larger than they are in reality He said that such shoes brought the danger of tripping and were also bad for women s health according to a report by the official Saudi press agency His remarks carry great weight in the country and could expose women who do not appear in flat-heeled shoes so disciplinary action by officials who patrol the streets to enforce religious customs

'It's fowl play' asserts Russia

Russia effectively banned American chicken imports this weekend over complaints that too much of the poultry is contaminated by bacteria Deputy prime minister Alexander Zaverukha said the ban would not be lifted until American poultry producers take steps to eliminate salmonella a sometimes deadly bacteria 'Russia stands and will stand on principle' behind the suspension of import licensing Mr Zaverukha said in a meeting with farmers recently in the city of Voronezh U S officials have rejected Moscow s complaints about health and sanitation standards and said the ban was imply an effort to protect struggling Russian farmers from U S competition

Man survives ordeal in swamp

Veteran outdoorsmen Mike Goodell was confident he could find his way back to his canoe after getting lost on an island in the Okefenokee swamp He was right it just took 41 days to do it Goodell says he lost more than 23 kg during his ordeal surviving on meals of bugs leaves and berries washed down with swamp water Sleep was limited to a few fitful hours a day Goodell 33 wandered endlessly through the thick foliage covering Billy s Island 21 sq kms piece of land in the famed southern U S swamp Search parties using sophisticated equipment couldn t track him down Jim Burkhart who directs part operations in the 400 000 acre swamp said the island has pockets of extremely dense vegetation

Compiled by Ms Sadiyah I Khan

and New Product Introduction Teams which are responsible for new products to be produced for clinical trials in the US, Japan and European countries hospitals for treatment of various diseases and eventually approved as a license product to be manufactured or marketed in those countries

Social Worker award for Hassan Haji

Mr K P Hassan Haji AIMES Treasurer and Secretary & Principal of JDT Islam Orphanage received the award for the best social worker from M/s Care and Share, a Chicago based social service organisation of American Malayalees The award carries Rs 15,000 and a citation

Mr Hasan Haji had received the Govt of India child welfare board award last year

Dr. Lambe excels

Dr Sami son of Khatoon and Advocate Mehmood Husain Lambe (Phansavne Ratnagiri), is B E (first class with distinction) and M Tech He has also done Diploma in computer systems engineering from Swinburne institute of technology, Australia and a Ph D in engineering from the university of Melbourne Australia His post doctoral research in the area of alternative fuels was with the transport energy R & D group at the university of Melbourne Australia

He has also referred research paper for *International Journal of Hydrogen Energy* Florida USA He is a member of society for automotive engineers USA and Australasia and combustion Institute Australia New Zealand He has more than 20 research papers (international) to his credits

In reading lies knowledge and in knowledge lies wisdom Take the first step towards wisdom and subscribe for *Naqshe Kokan*

8 Establishment of private banks of minorities
Our comments These institutions could be extremely beneficial to cater to the needs of the priority sector of minorities

The address of UEF is 107 Municipal Inds Estate off Dr E Moses Road Worli, Mumbai-18 Fax No 492 3413

45th Annual general meeting

At the 45th AGM of Nairobi s Kokni Muslim Club held on February 17 1996 following were elected Chairman Kassam Mhatay Vice Chairman Hanif Khan Secretary Asif Khan Asst Secretary Sameer Mahatay Treasurer Ashfaq Shaikh & Sports Secretary Altaf Kazi Committee Members Messrs Aleem Khambiye A Jabbar Shaikh Sameer Bahoor A Rauf Sangrar and Moheddin Hawa

Shaikh Ismail Nairobi Kenya

Letters to the Editor

Sir
It pains the readers a lot to see the spelling and other grammatical mistakes in the English section of *Naqshe Kokan* In fact, the new generation being English knowing only, your editorial board should rather concentrate on English more and more Still the fact remains that *Naqshe Kokan* serves as the most pivotal link between the Kokani community spread all over the Globe Also news and views of diverse sections of the community should be given proper weightage rather than covering only a gifted few May Allah reward you for the glorious work you are doing for the upliftment of the community Also please assign more coverage for religious topics

A Wahab, Mumbra

Sir
I would like to commend for the improvement in *Naqshe Kokan* particularly the English section Keep up the good work We will send some contributions from this side

H Sayyed, Cape Town, South Africa

Persons in News

Dr. Hakeem honoured

Dr Mehmood A Hakim of Hyland division of Baxter Healthcare Los Angeles California was recognised by Baxter international Deerfield Illinois on August 28 1995 in Chicago Illinois In a special ceremony attended by about 900 special invitees from all Baxter facilities in US and other parts of the world Dr Mehmood Hakim and Mrs Sultana Hakim were the special guests of Baxter International where Dr Hakim received his Technical Award for 1994 from Mr Tony L White Executive Vice-president Baxter international Inc

Dr Hakim did lot of work to improve the purification matrix preparation which is used in the manufacture of Antihemophilic factor (factor VIII) from Human Plasma as well as genetically engineered material (Recombinant) The purified Antihemophilic factor (factor VIII) in the form of injectable is continuously used for infusion by the Hemophiliacs who suffer from blood clotting deficiency, which can lead to death even with minor injuries, tooth extraction, surgery or internal bleeding Dr Hakim was part of the team who developed automatic testing procedure to detect trace quantities of antibody used in the purification step, so that the final product meets the specifications of FDA and other Regulatory Agencies of the other parts of the world Dr Hakim is also a member of various Core Teams

United Economic Forum President K M Aarif's letter to Prime Minister P V Narsimha Rao

1 Permission for establishment of schools colleges and technical Institutions of the minorities

Awareness amongst Muslims is growing considerably towards acquiring education But NGOs do not get permissions from educational departments to establish the relevant institutions

Minority NGO should be given preference for allotment of plots of land and one window clearance by Central Board of Secondary Education for setting up schools by these NGOs without No Objection Certificate from the state governments

2 Police force employment of minorities

The Muslim community is concerned with inadequate representation of Muslims in State Police forces and other central forces in the country We in Maharashtra had launched an awareness campaign and informed the youth about the methodology of getting the job as Police constables with considerable success We urge the government to immediately streamline functioning of employment exchanges as they are the major hurdles for employment of minorities

3 Involvement of NGOs in taking up community development work including education

NGOs should be given adequate representation in Corporations and Governmental development work

4 Government has established the National Minorities development and finance corporation and have allocated Rs 500 crores for this project We understand that Rs 50 crores have been allocated for disbursement this year Maharashtra's share has come to Rs 6 crores The disbursement authority appointed in Maharashtra is Mahatma Phule backward class development corporation

Our comments : No Muslim individual or NGO has been included in the committee of Mahatma Phule backward classes development corporation *This is an anomaly which should* be immediately corrected The minority community at large was not aware of this scheme nor the details of disbursements The United Economic Forum Mumbai chapter publicised this scheme through the press in Bombay The response was considerably good A regional office of the National Minorities Development & Finance corporation should set up in Mumbai which should be responsible for disbursement of funds in this region This is very import as the Mahatma Phule Corporation is overburdened with schemes for the schedule class Such an establishment of a separate office or handing over the responsibility to an independent NGO of minorities who help in the proper disbursement of funds and for monitoring the progress of such projects in the future as well

5 The employment exchanges in the country They are working in a style which needs a lot of corrective actions

Our comments . The rules and regulations do not benefit the under privileged class including the minorities Immediate attention should be paid to change the rules governing the employment exchange

6 Minorities are under-represented in the public sector

Our comments Minority representation in public sector boards and corporations and nationalised banks should be proportionate to their population

7 The national backward class finance development corporation (NBCFDC) has been established to give loan to OBC category

Our comments . It is surprising that Muslim OBCs are not included for receiving any loan under this scheme This situation should be corrected immediately

MWL welcomes Pope's call for dialogue

The Muslim World League has welcomed the call of Pope John Paul II for mutual respect between Muslims and Christians, as it alsocommended the dialogue among the followers of Islam Christianity and other faiths in the interest of peace and mutual confidence The MWL Secretary-General Dr Ahmad Muhammad Ali said that the dialogue is the ideal method to create and promote understanding among the different people of the World He explained that interfaith dialogues is the fundamental principle which Islam has expounded and laid down guidelines for, among which are balance and goodly counsel

Annual day of Khilafat College

The annual day of Khilafat committee's College of Education was held on February 28 1996 Mr Ramdev Tyagi, Commissioner of Police, Greater Mumbai was the chief guest Mr Javed Akhtar, writer and lyrist inaugurated the teaching aids exhibition and distributed the prizes Dr M A Aziz vice-chairman - All India Khilafat committee's college of education presided over the function

Talimi conference held

Maharashtra Talimi Council, AICMEU held a two day state education conference - Muslim Education in Maharashtra - Problems, Solution and strategies, on 9 and 10th March 1996 at Mumbai

The conference was conducted in a manner of workshop to identify the real causes of educational backwardness of the Muslim community and above all to find out the ways and means to improve the educational status of the community

Golden Jubilee of BPA

The Golden Jubilee convention of Bombay Psychological Association was inaugurated on March 9, 1996 at the hands of Datta Rane, Minister for higher education, Maharashtra at Bombay University, Campus Dr Naik Chaired one of the functions.

Inauguration of Asim Clinic

The inauguration of Asim Clinic of Dr Miqdad Ukaye and Dr Hamida Miqdad was held on March 17, 1996 at Kausa Mumbra

Foundation stone laying ceremony of Modern High School

Foundation stone laying ceremony of Modern Urdu high school being run by Modern education society, Kondivare, Tal Sangmeshwar was held on March 14, 1996 The four rooms of the school will be built by the fund provided by Govind Nikam from his MP regional development Fund Rajabhau Limye, President, Zilla Parishad Ratngiri presided over the function while the foundation stone was laid by Govindrao Nikam

Convention on reservation for Muslims

The Association for Promoting Education and Employment of Muslims, New Delhi had organised second national convention on reservation for Muslims on March 2, 1996 at New Delhi

Obituaries :

Mrs Kulsumbi Ebrahim Pawane of Donwali Chiplun, m/o Mr Nazir Ebrahim Pawne of Great Eastern Shipping co passed away in Kandivli Mumbai onFebruary 28, 1996 at the age of 72 She is buried at Malad cementry

Mr Madan Mohan Kalia of London, UK passed away on January 18, 1996 He was a lover of Urdu During his time in Mumbai he was the journalist of *Ajmal Daily and Inquilab* He was also a well-wisher of *Naqshe Kokan*

Fatima w/o Ibrahim Dawre passed away in Mombasa, Kenya on February 11, 1996 at the age of 85

Shafi Inamdar, eminent theatre personality, actor & director passed away on March 13, 1996 at Mumbai He was 47 and is survived by his wife

Moreover the Shiv Sena-BJP government after coming to power expanded its scope to including the serial bombing that took place in Mumbai on 12th March 1993 That certainly increased the burden of investigation The Shiv-Sena-BJP government did it deliberately to dilute the impact of the inquiry into the incidence of riots The TADA Court specially constituted for that purpose was already looking into the serial bombing cases No separate investigation was needed

According to Niloufer Bhagwat, the CPI advocate before the Srikrishna Commission,"a vast number of adjournments were sought In the last year the Shiv Sena asked for more than 25 Between March and May, they did not allow the commission to transact any business on the pretext that they were going to widen the terms of reference More recently they made several adjournment applications when Madhukar Sarpotdar was in the box And then they say they are winding up the commission because it was taking too much time

The second argument that it has entailed expenditure of Rs 1 7 crore so far also carried no conviction Has it been the consideration in investigation of any crime? According to the press reports several crores have so far been paid as legal fees to various lawyers Indian as well as Swiss and Swedish for pursuing the Bofors kickback case though the total amount of kickbacks involved was only Rs 60 crores Should investigations be stopped for that reason? No Shiv Sena or BJP leaders has argued that the Bofors case be dropped as crores have already been spent on finding out the truth In Bombay riots total economic loss by way of destruction of properties, loss of business and closure of factories was estimated to be Rs 10 000 crores What is then Rs 1 7 crores expenditure on its investigation

The third argument advanced by the chief minister Shri Manohar Joshi that what is the use of these investigations as they result in nothing except some debates in the legislative assembly is equally frivolous The Shiv Sena openly advocates dictatorship and hence can hardly appreciate the value of right to information in any democracy Neither time nor money can be any consideration for establishing the truth in such matters

Weddings :

Nisar s/o M S Parkar getting married to Sadia d/o of Mr Yusuf Kotwal on May 11 1996 at Hellenic Hall 69 Federal Street North Hobart Australia

Yasmin d/o Issa Jamal Shah got married to Daanish Saif on February 25 1996 at Mumbai

Shakil s/o Shaikh Ismail is getting married to Raziya d/o Fakee Ahmed Ismail Mullah on April 8, 1996 at Bulwayo Zimbabwe

Hamida and Zubeda d/o late Suleman Kasam Vanu and sisters of Iqbal Suleman Vanu got married to Yaseen and Aslam respectively on March 3 1996 at Mumbai

Reshma d/o Qamar Qazi got married to Munaf on March 2 1996 at Mumbai

Books

Urdu Book Review is aimed at acquainting the public of Urdu books in the right perspective The book was need of the time since long The book is priced at Rs 20/- and can be had from Urdu Book Review Tips Enterprises 1793/3 (Basement), New Kohinoor Hotel, Pataudi House Darya Ganj New Delhi 110002

The Companion of Hajj : The book compiled by Maulana Abdul Karim Parekh gives an account of Hajj The book is worth possessing and priced at Rs 25/- It can be had from Iqra Audio and publications, Lakad Ganj Nagpur-8

Dissolution of Srikrishna Commission- An unjust step

The government of Maharashtra suddenly announced on January 23 that no extension will be given to Justice Srikrishna Commission inquiring into the Mumbai riots that followed in the wake of demolition of the Babri Masjid The news came as a great shock to all except those supporting the Shiv Sena and BJP The outrage was such that even *Indian Express* carried a front page article 'Secularism Sacrificed at the altar of aggressive Hindutva'

The Commission was set up by the then Chief Minister Sudhakarrao Naik on January 25 1993 following the worst ever communal riots ever witnessed in Mumbai The Commission had begun functioning in July 1993 The Shiv Sena-BJP alliance government which came to power in March 1995 was known to be very unhappy with the appointment of this commission

The Commission before it was dissolved had already examined 380 witnesses and had covered total number of 22 police stations in Mumbai and only 5 were remaining to be examined It had also covered by now 156 police witnesses and has in its possession 26000 exhibits running into more than 25 000 pages besides the tapes recording the abuses by the policemen against the minority community on wireless

Justifying winding up of the Commission the Chief Minister Manohar Joshi said the continued delay on the part of the Srikrishna commission in completing its probe and submitting its recommendations had prompted the government to doubt its efficacy Mr Joshi also wondered if the purpose for which the commission was set up was being served The chief minister also said the government had so far spent over Rs 1 / crores on the commission He also said that there had been eight such commissions set up under the commission of inquiry act to probe communal clashes in the state But nothing tangible had emerged from these commissions beyond their being debated in the state assembly He also pointed out that the term of the Srikrishna commission had been extended five times since its inception

Mr Joshi's arguments hardly carry any weight Firstly, Srikrishna commission is not the first commission to take so much time All such commissions take several years to complete the enquiry The Jain commission to investigate into the causes of assassination of Rajiv Gandhi has been working for several years It was question of assassination of one individual and yet it has not been able to complete its task The investigations into the anti-sikh pogrom of 1984 is still inconclusive Mr H K L Bhagat one of the accused who allegedly provoked anti-Sikh riots has now been arrested after almost eleven years The inquiry is still inconclusive The commission of inquiry appointed to inquire into the Bhagalpur riots of 1989 submitted its report after six long years in 1995 The Madon commission appointed to inquire into the Bhivandi-Jalgaon riots of 1970 took four years as pointed out by Manohar Joshi himself No commission of inquiry has ever submitted its report in stipulated time There are several reasons for it Non-cooperation from the administration and the police repeated adjournments sought by various parties unwillingness of the victims themselves to appear before the commission for fear of retaliation from their persecutors etc The Mumbai riots were quite widespread It was no easy task to complete the inquiry in stipulated period The commission has already collected material comprising 25 000 pages It is no easy task for any commission to sift through what can be described as mountain of documents

"Thus it is, and who so knows the inviolable commands of Allah then that is better for him in the sight of his Lord. And (the flesh of) the cattle has been made lawful for you, except that which has been mentioned to you so avoid the filth of the idols and avoid all false speech." (Al Qur'an 22:30)

The feast of sacrifice

The sacrificial day of Eid-ul-Adhza is also known as 'Id-ul Baqara in Egypt, Saudi Arabia and in the Middle East, as Eid-e-Qurban in Iran, as Baqra Eid in Pakistan, India and Trinidad, as Qurbaan Bairam in Turkey, as Yowman nahr in the Arabian Gulf, as Tabaski in Senegal, but most important of all, it is known the world over as 'Id ul Kabeer or the Major Festival, as distinguished from the Minor Festival called 'Id-us-Sagheer or the Eid-ul Fitr which we celebrate two months and ten days before the Major Festival. 'Id means a recurring festival. Baqra Eid is called the Feast of Sacrifice and is celebrated on the 10th day in the month of Zil Hajj. On the 9th day of Zil Hajj, the pilgrims proceed to the plains of Mount 'Arafat, outside of Makkah and they spend their time totally in worship. This is THE core of the ritual of Hajj, without which no Hajj is said to have been performed. On that evening, pilgrims proceed from 'Arafat to Muzdalifa. Early in the morning on the 10th day of Zil-Hajj, the pilgrims having offered their prayers at Muzdalifa, proceed to the three pillars to cast seven stones at each of the three Shaitaans (satans). This ceremony is called "ramyur rijaam" or casting of stones, this ceremony has been performed since the days of Prophet Ibraheem, (alyhis salaam) indicating one should cast away the Satan repeatedly and resolve never to listen to Satan again, nor to succumb to temptations. "Rajm" means throwing of stones or putting to death by stoning. Then the pilgrims return to Minaa with a clean slate of mind and heart, and perform the sacrifice of animals. This sacrifice of animals in Minaa commemorates the Command of Allah to Prophet Ibraheem (a.s.) known as the Friend of Allah or Khaleelullah, to sacrifice his most beloved treasure, his only son whom he begot in old age after deeply imploring Allah for a son for a very long time, his beloved and righteous son Isma'il who was destined also to become a Prophet known as Zabihullah or *the chosen sacrifice of Allah.*

To the Muslim, the Hajj is a re-affirmation of the faith of Prophet Ibraheem, a.s. whom the Holy Qur'an called the first Muslim, the Haneef, par excellence. For those who did not go to Hajj this year like most of us, it is celebrated as a feast, beginning with salaatul 'Id, following which, sacrifices of animals are made, and the meat is shared with the poor. Over scores of years, the act of sacrifice has lost its meaning and has become a mere ritualistic performance among Muslims who slaughter goats, sheep or cow, annually and mechanically, without understanding the underlying significance. Charity is not sacrifice and shall remain as charity. Charity is a regular all time practise of helping the needy and no particular day is fixed for it, while sacrifice is an annual ritual to be performed on the prescribed days commencing with Eid-ul Adhza.

اشاعت کا ۲۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۲۴ ... شمارہ نمبر ۵ ... ماہ مئی ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیران: نقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم

چیرمن: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔
اراکین: ایچ بی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے ۔ داؤد جوگلے۔

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سیقولے (بحرین)
محمد علی مقدم (جدہ)
آئی وائی سولکر عبدالمجید مجگاؤنکر (رتناگری)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
وانگڑے برادران (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
مختار مروڈکر (دارالسلام)
ایم، ایس پرکار (آسٹریلیا)
محمود حسن قاضی۔ (نئی ممبئی)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پٹوی۔ ندیم صالح، اعجاز ملک۔
حاجی عبداللہ عبداللطیف حاجی

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ اے نواگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

ہس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم مئی ۱۹۹۶ء
کتابت: حافظ زبیر احمد اور جاوید ندیم

وفا پارک
WHERE LIVING IS PLEASURE
کوسہ کی تاریخ کا جدید ترین و حسین ترین رہائشی کمپلیکس۔
۵۰ ہزار مربع گز سے زائد رقبے
پر پھیلے ہوئے اس پُر وقار کمپلیکس کا تعمیری
کام تیزی سے جاری ہے اور یہیں سے ۔۔۔
کوسہ کی تعمیراتی دنیا ایک نیا موڑ لے گی !
ایک ایسا موڑ جو کوسہ کو بمبئی کے سارے
مضافات میں ممتاز ترین مقام دلائے گا۔
کیوں کہ وفا پارک کا مطلب
ہے : — اعلیٰ معیار کے گھر، اعلیٰ معیاری ماحول میں اعلیٰ ذوق کے افراد کے لئے !
خصوصیات
★ سوئمنگ پول ★ کلب ہاؤس ★ انڈور گیمس ★ کمیونٹی ہال ★ جوگنگ ٹریک ★ جمناشیم
★ مسجد و لائبریری ★ مشترکہ ٹی وی اینٹینا ★ ٹائلس و گرینائٹ ★ سرد و گرم پانی کا مکسر وغیرہ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔
آئیے اس جدید ترین و حسین ترین کمپلیکس کا باوقار مکین بن جائیے ! غیر مقیم بھارتی [N.R.I.] بھائیوں کیلئے ایک باوقار ماحول میں
اعلیٰ معیاری گھر حاصل کرنے کا سنہری موقع !
بکنگ کیلئے فوری رابطہ قائم کیجئے
PRIME
GROUP OF COMPANIES
OFFICE : ACCORD COMPLEX,
KAUSA, MUMBRA.
TEL.: 535 1037 535 2947
FAX : (022) 535 2947
PRIME
پرائم گروپ آف کمپنیز
اکارڈ کمپلکس، دارالفلاح مسجد کے سامنے
کوسہ، ممبرا (ضلع تھانے)

اداریہ

یکم مئی یوم مزدور بھی ہے اور یوم مہاراشٹر بھی

آپ جانتے ہی ہیں کہ یکم مئی کی دو حیثیتوں سے ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ یکم مئی کو یوم مزدور بھی کہا جاتا ہے اور یوم مہاراشٹر بھی۔

یکم مئی کو یوم مزدور اس لئے کہا جاتا ہے کہ اب سے تقریباً ایک صدی پہلے امریکہ کے شہر شکاگو کے مظلوم اور مجبور مزدوروں نے اپنے اوپر ہونے والی بے انصافیوں کے خلاف پہلی بار متحد ہوکر آواز بلند کی تھی، اور اپنے حقوق کے حصول کا مظاہرہ کیا تھا ہزاروں مزدوروں نے یکجا ہوکر احتجاج کا مظاہرہ کیا تھا اگرچہ ظالم کارخانہ داروں کو اس وقت کی حکومت کی پشت پناہی حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہڑتالی مزدوروں کو وارننگ دی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے کاموں پر چلے جائیں اور ہڑتال ختم کردیں ورنہ ان کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جائے گا، اپنے حق اور انصاف کا تقاضہ کرنے والے نڈر مزدوروں نے جب ظالموں کی بات نہیں مانی تو پولیس نے ان نہتے مزدوروں پر گولیاں برسانا شروع کردی تھیں، اور اس طرح بہت سے مزدور مارے گئے تھے۔ ان شہیدوں (کے خون) میں کپڑے کا ایک ٹکڑا رنگ کر مزدوروں نے اسے اپنا علم اتحاد بنایا جو آج لال باوٹا کہلاتا ہے۔ حق اور انصاف کے لئے مرنے والے ان مزدوروں کی یاد میں ہر سال اب ساری دنیا میں یکم مئی کو یوم مزدور منایا جاتا ہے۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اب سے ۳۵ سال قبل ہمارے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے ہاتھوں ریاست مہاراشٹر کا قیام اور افتتاح عمل میں آیا تھا۔ ۱۹۶۰ء سے لیکر آج تک ریاست مہاراشٹر میں کئی حکومتیں قائم ہوئیں کئی وزراء اعلیٰ ہوئے سب نے ریاست کی ترقی کیلئے کام کئے یہی وجہ ہے کہ ملک کی دیگر بڑی ریاستوں کی صف میں ریاست مہاراشٹر کو اہم مقام حاصل ہے ——— ہماری ریاستی زبان گرچہ مراٹھی ہے اس کے باوجود اردو زبان کیلئے ہماری ریاستی سرکار اور ریاستی اکیڈمی بہت کچھ کرتی ہے دیگر ریاستوں کے مقابل میں اردو مہاراشٹر میں اچھے پوری توانائی کے ساتھ قائم ہے۔ آیئے آج ہم یوم مزدور اور یوم مہاراشٹر پر قصد کریں کہ ہم مزدوروں کے حق کیلئے لڑیں گے اور اپنی ریاست کی ترقی کیلئے کام کریں گے ••

"خدا سلسلہ دراز کرے"

الله کا شکر و احسان ہے کہ نقش کوکن ہر راہ ترقی کے منازل طے کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے اس کا یہ چونتیس سالہ سفر، ممبئی شہر کی ہما ہمی، اردو پرچوں کیلئے نامساعد حالات اور قدم قدم پر دشواریوں کے بعد الحمد للہ پڑھنے والوں کی تعداد میں اب کہیں جاکر اضافہ ہو رہا ہے۔ کل کا قاری مروت میں نقش نوازی کا ثبوت دیتا تھا مگر آج لوگ اسے دلچسپی لیکر پڑھنے لگے ہیں۔ ہماری پینتیس ۳۵ سالہ جدوجہد رنگ لا رہی ہے۔ لوگ اپنے نیک مشوروں سے نوازتے بھی ہیں اور بعضوں کو شکایت بھی ہے کہ پرچہ خشک و بے جان ہے۔ ہمیں ان کوتاہیوں کا احساس ہے مگر ہم اس پرچہ کے ذوق سے زیادہ اس کے مزاج پر نظر رکھتے ہیں۔ ہم چیٹ پٹی خبریں، رنگین افسانے، جاسوسی کہانیاں دوسروں پر پھبتی کسنے اور چونکا دینے والے بیانات شائع کرنے سے معذور ہیں۔ ہم نے پرچہ کو "تجارت" بنانے کے خیال سے جاری نہیں کیا بلکہ ایک معلوماتی جریدہ کے طور پر منظر عام پر لایا ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ پرچہ قومی آرگن کے طور پر ابھرا ہے۔ اس کا مقصد آپسی میل جول، قومی بیداری اور تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے اور الحمد للہ ہم اس میں کامیاب ہیں لہٰذا ہماری دلی خواہش ہے کہ اس کے خریداروں کا حلقہ گاؤں دیہاتوں میں زیادہ پھیلے تاکہ وہاں کے لوگ اس کے سودمند اور تعمیری مقاصد سے مستفیض ہوں۔ مگر یہ کام آسان نہیں ہے شہروں میں خریدار مل جاتے ہیں مگر گاؤں گاؤں تک ہماری رسائی ناممکن۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کی سرگرمیوں نے پچھلے دس بارہ سالوں سے کوکن کے اضلاع میں بیداری کی ایک لہر دوڑا دی ہے پرچہ کی دینی معلومات اور روشن خیال مضامین نے ایک ہلچل پیدا کر دی ہے لہٰذا اب اس کو گھر گھر تک پہنچانے کے لئے نقش کوکن کا ان کو ملنا بہت ضروری ہے ہم اسی فکر میں تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہماری مشکل آسان کر دی۔ وہ مسبب الاسباب ہے اس نے کچھ دردمند دل رکھنے والے ہمدردان قوم کو توفیق دی۔ جن میں کچھ متمول حضرات تو کچھ ڈاکٹر حضرات ہیں جنہوں نے اپنے گاؤں کے دس دس بیس بیس لوگوں کا زر مبادلہ خود ادا کیا تاکہ انکی جانب سے ہم ہر ماہ پرچہ بھیجتے رہیں اور اس طرح قومی بیداری کی یہ لہر گاؤں گاؤں تک پھیلے اور لوگ اس کی مذہبی، تہذیبی، اخلاقی اور علمی قدروں سے واقف ہوں۔

ماہنامہ نقش کوکن کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ ایک ٹرسٹ کی امانت ہے لہٰذا آپ بھی اپنی جانب سے پانچ، دس، بیس خریدار بنا کر دیں۔ ہم پرچہ کے سرورق پر ربراسٹامپ لگا کر یہ ظاہر کریں گے کہ یہ پرچہ انہیں کس نے بھیجا ہے اس سے پرچہ کی امداد ہوگی، آپ کے رشتہ دار دوست و احباب پرچہ پاکر حالات حاضرہ سے واقف ہو سکیں گے اور آپ کو بھی اطمینان قلب حاصل ہوگا کہ قومی و ملی بیداری کی اس دوڑ میں آپ بھی شامل ہیں جزاک اللہ!

"پائے شکستہ رک کر بڑھتا آج نہیں تو کل پہنچے گا
منزل اپنی سوچی سمجھی رستہ اپنے دیکھے بھالے"

عید

یہ کس کی جستجو میں مہر عالم تاب پھرتا تھا
ازل کے روز سے بیتاب تھا بیخواب پھرتا تھا
یہ کس کی جستجو میں چاند نے سختی سہی برسوں
زمیں پر چاندنی برباد و آوارہ رہی برسوں
یہ کس کے واسطے مٹی نے سیکھا گلفشاں ہونا
گوارا کر لیا پھولوں نے پامالِ خزاں ہونا
کروڑوں رنگتیں کس کے واسطے ایام نے بدلیں
پیاپے کروٹیں کس دھن میں صبح و شام نے بدلیں
یہ سب کچھ ہو رہا تھا ایک ہی امید کی خاطر!
یہ ساری کاہشیں تھیں ایک صبح عید کی خاطر!
مشیت تھی کہ یہ سب کچھ تہ افلاک ہونا تھا
کہ یہ سب ایک دن نذرِ شہ لولاک ہونا تھا
بصد انداز یکتائی بغایت شانِ زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کے گود میں آئی

نِدا آئی دریچے کھول دو ایوانِ قدرت کے!
نظارے خود کرے گی آج قدرت شانِ قدرت کے

از: مولانا حفیظ جالندھری

غزلیں

[illegible]

ایک شہر میں دو دو [illegible] سچ کہتا ہوں
[illegible] بھی جھوٹا تو بھی جھوٹا سچ کہتا ہوں

میرے اندر جھانک رہی ہے جانے کب سے
پاگل ہے باہر کی دنیا سچ کہتا ہوں

[illegible] جان میں جیون مانگ رہا ہے قسمت کا سادھو
توڑ نہ دے گھر کا دروازہ سچ کہتا ہوں

کوشش کرنا کام تمہارا تیز ہواؤ!
کھل جائیگا بند دریچہ سچ کہتا ہوں

وہ تو ہے، وہ تیری باتیں تیرے قصے
یہ میں ہوں یہ میرا لہجہ سچ کہتا ہوں

ساز اٹھاؤ، غزلیں چھیڑو ورنہ اک دن
پاگل ہو جاؤ گے ورنہ سچ کہتا ہوں

عبدالمجید بورکر ظہور (مستقل)

گھرے ہوئے ہیں بھنور میں مگر اداس نہیں
کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں زندگی کی آس نہیں

ہزاروں ایسے کہ پرسانِ حال بھی نہ ہو
کوئی شناسا بھی تو ان کے آس پاس نہیں

غرور اور تکبر ہے جس کی فطرت میں
میرے خیال سے وہ شخص کوئی خاص نہیں

بھٹک رہے ہیں کئی بھوکے لوگ سڑکوں پر
کچھ ایسے ہیں کہ جن کے جسموں پر لباس نہیں

جو سود خور ہیں ان کے چلن نرالے ہیں
انہیں تو آپ کے دینے ہیں سو، پچاس نہیں

ظہور کیا کرو گے سوچ کر ان باتوں کو
کسی کو آجکل ان باتوں کا احساس نہیں

خطیب تہامی (شریوردھن)

اپنے جنوں پہ کیوں نہ کریں اعتبار ہم
چاروں طرف وجود کے لاکھوں حصار ہیں
اس عارضی خزاں سے ہوں مایوس کس لئے
ڈوبے ہیں اسلئے کہ خدا کو کیا نہ یاد
باطل کا ساتھ دے کے نہیں کیا صلہ ملا
دل میں کچھ اور ہے تو زباں پر ہے اور کچھ
انسانیت ہے دین تو خوں اتحاد ہے

کب تک کریں خرد ہی پہ دار و مدار ہم
ایک روز پھاند جائیں گے سارے حصار ہم
پھر لائیں گے اُجاڑ چمن میں بہار ہم
بس ناخدا پہ کرتے رہے اعتبار ہم
حق کے لئے ہی کیوں نہ کریں جاں نثار ہم
رکھتے نہیں ہیں اسطرح اپنا شعار ہم
آپس میں چاہتے ہی نہیں انتشار ہم

کیوں خواب دیکھنا نہیں ہم چھوڑتے خطیب
کب تک کریں گے راہ عمل سے فرار ہم

از: میر تراب علی ید اللہی، صدر شعبۂ اردو شیواجی کالج پربھنی (مہاراشٹر)

اسلام نے حصولِ علم پر جس قدر زور دیا اور اس کی ترغیب دی اس کی مثال مذاہب عالم میں ملنا مشکل ہے لیکن یہ افسوس ہے کہ اسلام کے نام لیوا علم سے جتنی دور ہو گئے شاید ہی دنیا کی کوئی قوم اس طرح سے دور ہوئی ہو۔

یہ علم ہی سے رغبت کا نتیجہ تھا کہ ماضی میں مسلمانوں نے ایک ہزار سال تک ایک دنیا کو اپنے علم تلے رکھا اور علم سے مجرمانہ غفلت نے ہمیں دنیا کی پسماندہ قوموں کی صف میں لا کھڑا کر دیا ہے بقول وسیم بریلوی

وہ ایک بوند جو کبھی پھیلاؤ میں سمندر رہتی
الجھ کے رہ گئی مٹی کے چند ذرّوں میں

ہندوستان میں مسلمانوں کی تعلیم کا مسئلہ بدقسمتی سے آج تک کسی تحریک کی شکل اختیار نہ کر سکا۔ سرسید کی تعلیمی تحریک کو شروع ہوئے ایک صدی بیت گئی لیکن آج بھی مسلمانوں میں خواندگی کا اوسط ۲۰ فی صد سے زیادہ نہیں۔ یہاں وہاں شہروں اور ضلع کے اہم مقامات پر تعلیم کا چرچا ضرور ہے اور کچھ کام بھی ہوا ہے لیکن یہ بھی ہماری آبادی کے تناسب سے کم ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے تعلیمی ایجنڈہ سے دیہی علاقوں کو خارج کر دیا ہے بقول امیر آغا

بادل ہو تو برسو، کبھی بے آب زمیں پر
خوشبو ہو اگر تم تو بکھر کیوں نہیں جاتے

ہمارے اکثر ادارے وقتی سیاست اور ذاتی مفادات کا شکار ہو گئے۔ ہمارے یہاں ایسے اساتذہ کا تقرر ہوتا ہے جو کسی اور جگہ نہیں کھپ سکتے، ہمارے اساتذہ کا سہولتوں پر اصرار کرنا اور ذمہ داریوں کو نظر انداز کرنا کچھ عرصہ سے عام ہو گیا ہے اگر اداروں کے چلانے والوں میں قدروں کے احساس کے بجائے ذاتی مفادات، اخلاقی اور روحانی معیاروں کے بجائے حُبِّ زر اور اقتدار کی ہوس، ملّی شعور کے بجائے موقع پرستی عام ہو جائے تو پھر علمی ادارے، تہذیبی گہوارے اور ادبی مراکز سیاسی اکھاڑے یا گروہ بندی کے دنگل بن جاتے ہیں۔ تعلیم اور سیاست سے متعلق ڈاکٹر ذاکر حسین نے بڑی اچھی بات کہی ہے "سیاست بے صبر ہوتی ہے تعلیم صبر اور ریاض چاہتی ہے، سیاست لہو کی دھار اور شعلے کی لپک ہے۔ تعلیم ماتھے سے محنت کا پسینہ، ایک سے کچھ دیر کے لئے نگاہیں خیرہ ہو جاتی ہیں دوسرے سے چمن بندی ہوتی ہے۔ بستان بستی ہیں۔ ذہنوں میں روشنی ہوتی ہے اور دلوں میں تعمیر و تشکیل کے ولولے بیدار ہوتے ہیں۔"

ہندوستان میں مسلمان ایک عجیب بددلی اور مایوسی کا شکار ہیں۔ یہ بددلی اور مایوسی ایک نفسیاتی مرض ہے اکثریت کو الزام دے کر ہم کچھ کرنے کی ضرورت سے سبکدوش ہو جاتے ہیں، کچھ کرنے میں محنت

[illegible] کو دماغ کو اس کام میں لگانا پڑتا ہے۔
[illegible] اور دماغ پاشی کرنی ہے۔ سب قصور
[illegible] کا ٹھہرانا آسان ہے۔ ہر دروازہ ہمارے
[illegible] ہے اگر ہم یہ سوچ کر اپنے خول میں سکڑ
[illegible] اور ایک احساسِ مظلومیت اور جذبۂ شکست
[illegible] نئے حالات نے میلانات، آئے دن کی
[illegible] اور امکانات کو نظر انداز کر دیں تو یہ ایک
غلطی ہو گی بقول علامہ اقبال ؔ

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

یہاں پر میں آپ کی توجہ یہودیوں کی تعلیمی ترقی کے اسباب پر مرکوز کرنا چاہتا ہوں۔ اسرائیل میں خدا کے بعد تعلیم کو درجہ دیا جاتا ہے۔ تعلیم خدا کی دی نعمتوں کی طرح فری ہے ۱۹۶۹ء میں ساری دنیا کے یہودیوں نے یروشلم میں ایک عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے ۳۳۰۰ ہزار کروڑ روپے چندہ کے ذریعہ جمع کیا۔ جب یہ رقم اسرائیل کے دینی پیشوا کی نذر کی گئی اور ان سے عبادت گاہ کی تعمیر کی خواہش کی گئی تو انہوں نے کہا "اللہ تعالیٰ ساری دنیا کا مالک ہے ہم کون ہوتے ہیں جو اس کے لئے اس حقیر رقم سے یادگار قائم کریں اس کی بندگی تو ہر جگہ سوتے جاگتے کی جا سکتی ہے۔ خدا کو جاننے کے لئے علم ضروری ہے جاؤ! اس رقم سے ایک تعلیمی ٹرسٹ بناؤ تاکہ کوئی یہودی بے علم نہ رہے اور کوئی اس کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔"

کاش! ہم بھی اپنے مالی وسائل کو مجتمع کر کے چھوٹے چھوٹے تعلیمی ٹرسٹ کے ذریعہ اپنی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

نقش کوکن

آج جب کہ دنیا تیزی سے اپنا پیکر بدل رہی ہے اور ہندوستان کے اہم معاملات خانگی شعبوں کے حوالے ہوتے جا رہے ہیں۔ سائنس، ٹکنالوجی اور کمپیوٹر سائنس کی ضرورت اور اہمیت زیادہ تیزی سے روشناس ہو رہی ہے۔ ہم لوگ روایتی تعلیم کے چند ایک پرائمری اور سکنڈری مدارس کھول کر یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے اپنا حق ادا کر دیا تو یہ بات بیوقوفوں کی جنت میں رہنے کے مترادف ہو گی۔ ہمیں فنی اور پیشہ ورانہ اعلیٰ تعلیم اور روزگار سے مربوط تعلیم کے باب میں ابھی بہت کام کرنا ہے۔ مسابقتی امتحانات کے مراکز کے قیام کے سلسلے میں ہمیں سنجیدگی سے لائحہ عمل مرتب کرنا ہو گا ورنہ یہ بولنا کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا اوسط صرف 2% رہ گیا ہے مگر مچھ کے آنسو بہانے کے مترادف ہے۔

ہمارے کئی مسائل ایسے ہیں جو آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔ نہیں ہوتے تو صرف اس لئے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ انہیں کس طرح اور کس انداز سے حل کرنا چاہئے۔ معلومات کا یہی فقدان بذاتِ خود ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اہم مقامات پر گائیڈنس سنٹر قائم کریں۔ ایک خبرنامہ جاری کریں جو تعلیمی معلومات اور ملازمتوں سے متعلق ہو۔

حکومت سے شکوہ درست مگر اپنے حقوق کے لئے کمربستہ ہونا بھی واجب ہے۔ نامساعد حالات کا رونا برحق، شکوۂ بے دادِ زمانہ بجا لیکن جو چیزیں ہماری دسترس میں ہیں اس کی ذمہ داری سے ہم بچ نہیں سکتے۔ اگر خدانخواستہ ہم نے ملت کی تعلیمی

دنیا: [illegible] ۱۲
مئی ۹۶ء

عورت

مولوی عبدالمنعم نظیر

لندن

پانچویں قسط

گذشتہ سے پیوستہ

عورت آزاد تو ہوگئی ـــــ اور ہم سمجھ رہے تھے کہ آزادی اس کا حق ہے اور اس کی آزادی کی خاطر مردوں کو بند کرنا پڑیگا ـــــ مگر .... اب تو عورت ہی کو بند کرنا پڑیگا ـــــ دیکھئے! کہ وہ آزاد تو اپنے گھر سے ہوگئی تھی۔ پردہ اور نقاب کو چاک کیا تھا مگر اس کا چاک گریباں اتنا چاک ہوا جارہا ہے کہ آئندہ وہ کہیں لباس ہی سے بے نیاز نہ ہو جائے۔ اس کی عزت و عصمت کی بھی پردہ دری ہو سکتی ہے۔ یورپ میں تو ہو چکی یہاں حیاء اور عصمت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

عورت نے مردوں کے برابری کی جنگ لڑی۔ آزادی اور مساوات کی مانگ کی۔ آزادی ملی مگر مساوات نہیں۔ نہ ظلم و جبر سے نجات ملی۔ مرد آئے دن اس کا استحصال کرتے ہیں اور وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتی۔ بلکہ یوں کہئے کہ اس نے اپنے ہاتھوں خود کو بے قیمت کر دیا۔

ٹھیک ہے! وہ ڈاکٹر وکیل۔ وزیر سفیر سب کچھ بنیں۔ کتنی ڈاکٹر وکیل بنیں؟۔ جی ہاں یہ حالات پر منحصر ہے جہاں حالات سازگار ہوئے لڑکیاں تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں۔ بلکہ لڑکوں کے مقابلہ میں انکا ریکارڈ اچھا ہے ـــــ لڑکیاں تعلیم نہیں پائیں گی تو ان کی کوکھ سے جنم لینے والے بچوں کی صحیح تربیت کون کریگا۔ ماں کی گود پہلا مدرسہ ہے۔ لڑکیاں پڑھ لکھ کر اپنے بچوں کی تربیت کریں گی تو صالح معاشرہ وجود میں آئے گا۔ لہٰذا لڑکوں کو تعلیم دینا ضروری ہے تو لڑکیوں کو بھی اسی حد تک تعلیم دینا ضروری ہے۔ عورت جہاں بیٹی اور بہن ہے وہیں وہ بیوی اور ماں بھی بنیگی۔ تعلیم و تہذیب سے آراستہ ہوگی تو گھر کا نظام بھی ٹھیک چلیگا۔ میاں بیوی کے تعلقات بھی استوار رہیں گے اور بچے بھی تربیت یافتہ ہوں گے۔

بے شک! ـ مگر تعلیم تو عام ہے پھر بھی نہ گھر کا نظام بنا نہ معاشرہ صحیح وجود میں آیا۔ بلکہ اگلے دور کے عزت و شرافت کے قائم کئے ہوئے قلعہ کی دیواروں میں شگاف ہی شگاف پڑتے گئے اور دیواریں منہدم ہوگئیں ـــــ اب یہ جاننا ضروری ہے کہ تعلیم کا قصور ہے یا تعلیم پانیوالوں کا۔

بعض چیزیں بذاتِ خود بری نہیں ہوتیں البتہ ان کا استعمال غلط ہوتا ہے۔ موجودہ تعلیم میں برائی نہیں ہے البتہ اسمیں خامی ضرور ہے۔ تعلیم کا مقصد صالح معاشرہ بنانا ہے تو موجودہ تعلیم میں یہ خوبی قطعی نہیں ہے۔ صالح معاشرہ بنانے کیلئے بنیاد خدا پرستی۔ اطاعت شعاری۔ عفت و حیاء۔ پاکیزہ اخلاق، وفاداری، ادب و احترام اور امانتداری و دیانتداری پر ہونی چاہیئے۔ موجودہ تعلیم سے زیادہ سے زیادہ انسان اپنے روزگار کا مسئلہ حل کر سکتا ہے۔ بے شک آج بھی معاشرہ میں ادب و اخلاق پایا جاتا ہے۔ کچھ دینداری بھی پائی جاتی ہے مگر یہ بزرگوں کی تربیت اور معاشرہ میں دین کی قائم دیواروں کا سہارا ہے جو

نقش کوکن

وقت ذہن میں پیدا ہونے کو ہے — بے شک عورت ڈاکٹر
وکیل بنے، سیاست دان بنے، وزیر سفیر بنے مگر جب
اس کا زیادہ وقت گھر سے باہر گذریگا تو گھر کا نظام
کون چلائے گا۔ صالح معاشرہ کیلئے اولاد کی تربیت کون
کرے گا۔ مرد اور عورت دونوں تعلیمیافتہ ہو کر ملازمت
کے چکر میں پھنسے ہوتے ہیں۔ بظاہر دونوں خوش و خرم
ہوتے ہیں مگر اندر جھانک کر دیکھئے تو انکی خوشی سچی
خوشی نہیں ہوتی۔ اس خوشی کے در پردہ ایک میٹھا زہر
ہوتا ہے جو ان کے رگ و پے میں دھیرے دھیرے پھیلتا
ہے مگر محسوس اس لئے نہیں ہوتا کہ اس کی مٹھاس کو رنگ
کی ہے۔ اسلئے وہ اندر سے گھلتے بھی ہیں مگر چہرہ سے خوشی
کا اظہار کرتے ہیں۔ انہیں اس کی خوشی ہوتی ہے کہ دونوں
میاں بیوی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور اعلیٰ ملازمت کر کے
اچھی خاصی آمدنی سے بہرہ ور ہیں اس لئے وہ وقت کی
اہم ضرورتوں کو پورا کر لیتے ہیں۔ ان کے بچے بھی اعلیٰ تعلیم
پا سکتے ہیں —— مگر جو زہر انکی زندگی میں گھلتا جا رہا
ہے اسکا شعور و ادراک نہیں کر سکتے —— اس کا شعور
تب ہوگا جب ایک، دن شعیب صاحب نماز پڑھ کر دُعا،
کیلئے ہاتھ اٹھا ہی رہے ہوں تو انکی جوان بیٹی جھومتی
ہوئی آئے اور ان کے سامنے شمپین کی بوتل رکھ دے
اور وہ اس طرح چونک پڑیں جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا
ہو۔ وہ دھاڑ کر بیٹی سے کہیں ارے یہ کیا ہے؟ —
بیٹی کہہ دیگی ڈیڈی — یہ ... — یہ — یہ شمپ
..... یئن ..... ہے۔ وہ اُسے اٹھا کر پھینکنا چاہیں
گے تو بیٹی کہیگی ڈیڈی آپ کو نہیں پتہ یہ بہت اچھا
ٹانک ہے۔ باپ لاحول پڑھ کر دم بخود ہوں گے
اور سوچیں گے کہ یا تو اس بوتل کو بیٹی کے سر پر توڑ دیں
یا اس پر اپنا سر پھوڑ لیں۔

اور جب مسٹر اکرام صاحب ڈسکو ڈانس
پارٹی میں تشریف لیجائیں اور کرسی پر اطمینان سے بیٹھے
رقص دیکھ دیکھ کر محظوظ ہو رہے ہوں کہ کوئی نیم عریاں
جوان و خوبرو لڑکی اپنے فن کی لوگوں سے داد حاصل کر
رہی ہو اس کی ہر لچک اور مٹک پر تالیاں بج رہی
ہوں اور جب اکرام صاحب کے قریب سے گذرے تو
انہیں اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آئے کہ جس کا فن دیکھ کر
وہ محظوظ ہو رہے ہیں وہ ان کی اپنی بیٹی ہے۔ وہ بار
بار عینک صاف کر کے دیکھ لیں انہیں اس میں شک
ہی نہ رہے کہ یہ انکی اکلوتی بیٹی ہے جو کسی کالج کے
ہاسٹل میں رہ کر تعلیم پا رہی ہے پھر اگر شرافت کی رمق
ان میں باقی ہو تو ان کا جی چاہے گا کہ زمین اس وقت
پھٹ جائے اور کرسی سمیت اس میں زندہ دفن ہوں
تاکہ کوئی انہیں طعنہ نہ دے۔ اگر امیں شرافت تو ہو مگر
وہ شرافت نہیں جو اسلامی تہذیب کے حوالہ سے ہوتی
ہے تو وہ بیحد خوش ہوں گے اور بڑھ کر بیٹی کو گلے لگا لیں گے
اور چاہیں گے کہ لوگ انہیں بھی شاباشی دیں۔

اور جب کوئی قاضی لئیق احمد صاحب
ڈرائنگ روم میں دوستوں کے ساتھ گپ لڑا رہے ہوں
اور اس محفل میں جوان بیٹی کسی جوان کے ہاتھ میں ہاتھ
ڈالے آجائے اور ڈیڈی سے کہدے۔ ڈیڈ... اِس سے
ملو یہ میرا بوائے فرینڈ ہے اور لئیق صاحب کی نگاہیں
مارے شرم کے زمین میں گڑ جائیں اور رنج و افسوس سے
ان پر دل کا دورہ پڑے —— اور انہیں اسپتال میں
انتہائی نگہداشت والے وارڈ میں داخل کیا جائے۔

اور جب مسٹر ندیم صاحب اپنی بیٹی کا

نقش کوکن

رشتہ طے کرنے کے بعد بیٹی سے کہدیں کہ اب باہر گھومنا
چھوڑ دے اگلے ماہ تیری شادی طے پائی ہے تو وہ کھٹاک
سے کہہ دے۔ ڈیڈی آپ نے میری مرضی کے بغیر رشتہ کیوں طے
طے کیا۔ میں نے کیلاش سے شادی کرنا طے کیا ہے ـــ
ڈیڈی ہکا بکا رہ جائیں جب ذرا ہوش آئے گا تو کہیں گے
بیٹی ایسی نادانی کی بات نہیں کرتے۔ مسلمان غیر مسلموں
سے نکاح نہیں کر سکتے۔ بیٹی کہیگی۔ ڈیڈی میں مذہب
کو نہیں مانتی۔ کیلاش میرا کلاس میٹ ہے اور میں نے
اس سے پرامس کیا ہے۔ اگر آپ نے مانیں تو ہم سول
میرج کریں گے ـــ یہ سُن کر باپ پر غشی طاری ہو گی
پھر کبھی ہوش میں نہ آئیں گے۔

اور جب جناب تصدق حسین اخبار
کے سرورق پر الف ننگی تصویر دیکھیں گے تو بیگم سے
کہیں گے۔ دیکھو بیگم یہ تصویر اپنی بیٹی سے کس قدر ملتی
جُلتی ہے۔ لگتا ہے جیسے اپنی ہی بیٹی ہو کمال کی مشابہت
ہے۔ کیا نام لکھا ہے؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ارے یہ نام بھی اپنی بیٹی
کا ہے۔ حیرت کی بات ہے نا؟ شکل وصورت بھی ویسی
ہی اور نام بھی وہی ـــ اور بیگم اپنا نچلا ہونٹ کاٹ کر
چپ سادھے رہیگی تو تصدق حسین پوچھیں گے کہ ارے
تم خاموش کیوں ہو۔ اور یہ کیا تم ہونٹ کیوں کاٹ رہی
ہو۔ تب بیگم غمزدہ ہو کر کہیں گی۔ مجھے اُمید نہ تھی کہ بیٹی
اس حد تک جائیگی۔ بے شک بیٹی نے مجھ سے ماڈلنگ
کی اجازت لی تھی مگر بالکل برہنہ ہو کر پوز دیگی ایسی
بالکل توقع نہ تھی ـــ اور تصدق صاحب حیرت کے سمندر
میں غرقاب ہو کر پوچھیں گے۔ بیگم تم کیا کہہ رہی ہو۔
واقعی اپنی بیٹی شبنم ہے؟ جی ہاں یہ اپنی بیٹی ہے ـــ
کیا اپنی بیٹی ماڈلنگ کرتی ہے؟ ـــ جی ہاں! یہ دال
روٹی جو چل رہی ہے اور گھر میں اتنا اچھا فرنیچر ہے
یہ زیورات جو میرے ہاتھوں اور گلے میں سجے ہیں سب اسکی
آمدنی ہے کبھی تم نے پوچھا بھی نہیں ـــ اناللہ
..... میں نے پوچھا نہیں تو تم نے بتایا کیوں نہیں؟ اگر
بتاتی تو یہ دال روٹی کہاں سے آتی ـــ آہ! اس نے
زندہ رہنے کے قابل ہی نہ چھوڑا۔

یہ مستقبل کی تصویریں ہیں جس کے لئے
راہیں ہموار ہو رہی ہیں ـــ بہت کچھ ہو چکا اور بہت
ہونا باقی ہے ـــ مگر یورپ میں یہی سب ہو رہا ہے۔
آزادی کے صدقہ میں عورت مردوں کے دست نگر رہنا
نہیں چاہتی۔ جبکہ گانے۔ رقص کرتے۔ ایکٹنگ ماڈلنگ
میں بے پناہ روپیہ ملتا ہے۔ ایک یاسمین غوری ہے۔
یہاں ماڈلنگ کرتی ہے یومیہ چار ہزار پونڈ پاتی ہے۔
یہاں کے اخباروں نے اعلان کیا تھا کہ ہماری پسند کی
کوئی ایسی ایشین لڑکی ماڈلنگ کے لئے آئے تو ہم یومیہ
دس ہزار پونڈ دیدیں گے۔ عورت اپنے حُسن۔ آواز۔ اور
جسم کا بزنس کرتی ہے۔ رقص۔ ایکٹنگ۔ ماڈلنگ۔ گانا
وغیرہ برائی نہیں سمجھتی بلکہ اسے آرٹ اور فن کا نام دیا
جاتا ہے اور آج مارکٹ میں اس کا خوب چلن بھی ہے
اور قیمت بھی خاطر خواہ ملتی ہے۔ ایک شو کیجئے اور لاکھوں
کمائیے۔ اگر اس پر پابندی لگانے کا سوچیں تو ایک
طرف عورتیں اپنے حقوق کے نام سے احتجاج کریں گی۔
کورٹ کے ذریعہ اپنا حق ثابت کریں گی۔ اگر پھر بھی
اجازت نہ دی جائے تو ممکن ہے پارکوں میں برہنہ رقص
کر کے منوائیں گی اور یورپ والے حقوق انسانی کا بڑا خیال
رکھتے ہیں فوراً اجازت دیدیں گے اور یہ دیکھئے سابق
صدر امریکہ کی بیٹی نے پانچ لاکھ پونڈ کے عوض اپنے

ننگے جسم کی تصویریں اتارنے کا معاہدہ کر لیا۔ جب اس
سے کہا گیا کہ تیرے باپ امریکہ کے صدر تھے ان پر اور
خاندان پر کیا گذرے گی تو کہا مجھے اسکی پرواہ نہیں۔
اور یہ میڈونا جس نے سیکس سے متعلق کتاب لکھی اور
اسمیں انتہائی قابل اعتراض اپنی ہی تصویریں شائع
کیں اور کروڑوں ڈالر کمائے۔ جب بازار میں اس کی
کتاب آئی تو اس پر سیل بند کور چڑھایا گیا۔ اسی سے
اندازہ کر لیجئے کہ اس میں کس قدر گندی تصویریں رہی
ہوں گی۔ دوسرے ممالک نے تو اس کتاب پر پابندی
لگا دی مگر کتب فروشوں نے زبردست احتجاج کیا
اور اجازت طلب کی تو اس کی بعض تصویروں پر
کالک پوت دی گئی۔

عورت آزاد ہو گئی ـــــ پہلے اپنے
ڈیوڑھی سے باہر قدم رکھا۔ پھر آواز ایکٹنگ اور
رقص کا بزنس کیا۔ کسی نے عصمت و عفت کا بزنس
کیا۔ اور اب عصمت و عفت کی بھی قیمت نہیں چونکہ جو
پیشہ کرتی ہیں انہیں پیسہ ملتا ہے۔ مگر گرل فرینڈ کو کیا
ملتا ہے۔ مفت میں اپنی عصمت لٹاتی ہے صرف جنسی
آسودگی کے لئے۔

بے شک ایسا گندہ کاروبار کرنیوالی
چند ہی ہیں ـــــ مگر وہ معاشرہ میں تعفن پھیلا
رہی ہیں ـــــ ہم اور آپ فلموں اور ویڈیو کے ذریعہ
دوسروں کی بیٹیوں کو رقص کرتے دیکھتے ہیں تو ذہنی
سکون محسوس کرکے اُسے آرٹ کہہ کر داد دیتے ہیں اور
اس سے کسی تعفن کا احساس نہیں ہوتا ـــــ احساس
تب ہو گا جب یہ تعفن وبا عام کی طرح گھر گھر پھیلے گا
ـــــ اس وقت بھی آنکھ کھلیگی ؟ ـــــ یا اسوقت تک

نقش کدکن

احساس مر چکا ہو گا لہٰذا اسے وقت کی ضرورت سمجھ کر
خاموش یا خوش ہوں گے۔

آیئے ! ہم دیکھیں کہ جس نے اس نازک
سی کلی کو پیدا کیا اس کی حفاظت اور عصمت و عفت
کی پردہ پوشی کیلئے کیا انتظام کیا۔ اور اسے کتنے حقوق
اور کتنی عزت عطا کی ہے۔ ✤✤

باقی آئندہ

تعلیم ـــــ صفحہ ۸ سے آگے

ترقی کے لئے اب بھی کچھ نہ کیا تو ہم ایک زبان، ایک
تہذیب اور ایک ملت کے قاتل ٹھہرائے جائیں گے
اور دنیا کا بڑے سے بڑا دانشور، منصوبہ اور سرمایہ
بھی ہمیں نہیں بچا سکے گا۔ بقول علامہ اقبال سے

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

آنکھیں تین قسم کی ہوتی ہیں

جسمانی ۔ عقلی ۔ ایمانی

جسمانی : جسمانی آنکھ انسانوں اور حیوانوں دونوں
کو حاصل ہے اس کا فعل صرف دیکھنا ہے۔

عقلی : عقلی آنکھ بصیرت کہلاتی ہے جو صرف
انسان کے ساتھ مخصوص ہے۔

ایمانی : ایمانی آنکھ صرف اور صرف خدا
والوں کی ملکیت ہے جو دنیا کے علاوہ
عالم بالا کا بھی نظارہ کرتی ہے ✤

توحیدِ خالص

از: دلنواز اسماعیل کھوت

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا اسی کے ساتھ اولاد آدم کی ہدایت و رہنمائی کا بھی انتظام کیا فرمایا "تم سب یہاں سے اُترو پھر جب آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کیلئے نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جو لوگ انکار کریں گے اور ہماری نشانیوں کو جھٹلائیں گے تو وہی لوگ دوزخ والے ہیں۔ (البقرہ ۳۹-۳۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی وعدے کے مطابق انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیاء و رسل کا سلسلہ جاری کیا اور وہ سلسلہ نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا، مگر آپ کی لائی ہوئی کتاب قیامت تک کیلئے مینارۂ نور بنی رہیگی جس کی روشنی سے لوگ راہ یاب ہوتے رہیں گے۔

انسانی نفسیات کا عجیب معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن انبیاء و رسل کے ذریعہ انسانیت کو گمراہی اور تاریکی سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے، اور لوگوں میں جو لوگ اپنی اتباع اور پیروی میں کامل ہوتے ہیں بہت سے لوگ ان کے متعلق غلوئے عقیدت کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان انبیاء و صالحین کو ایسی صفات کا حامل فرض کر لیتے ہیں جو صرف خدا ہی کو زیبا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلوئے عقیدت سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا: "میری شان میں مبالغہ نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے ابنِ مریمؑ کی شان میں کیا ہے۔ میں تو بس خدا کا رسول اور اس کا بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو" اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں غلوئے عقیدت سے منع فرمایا تو امت کے دیگر صالحین کے بارے میں غلوئے عقیدت کا شکار ہونا تو انتہائی غلط ہوگا۔

انسان کی یہ ایک بڑی کمزوری ہے کہ کسی شخص میں کوئی امتیازی پہلو دیکھ لیتا ہے تو اس کے بارے میں مبالغہ آمیز تصور قائم کر لیتا ہے۔ شرک اور شخصیت پرستی کی تمام قسمیں حقیقت میں اسی غلو کا نتیجہ ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے غلو یعنی عقیدت و محبت میں حد سے گزرنے سے روکا ہے۔ فرمایا "اے اہلِ کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو۔"

مسلمانوں کا ایک اچھا خاصا طبقہ خاص کر ہمارے کوکن میں صالحین اور نیک لوگوں کے بارے میں ایسے تصورات رکھتا ہے اور ایسے اختیارات کا مالک قرار دیتا ہے جو خدا ہی کے شایانِ شان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس حقیقت کو بار بار واضح کیا ہے کہ تمام اختیارات کا مالک صرف ایک اللہ ہے اس کے سوا کسی کو کوئی اختیار نہیں (سورہ یونس ۱۰۷-۱۰۶)

نیک اور صالح لوگوں کے بارے میں کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ اپنے قبروں میں زندہ ہیں اور لوگوں کو فیض پہنچاتے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وہ ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں ہیں بلکہ وہ خود

مخلوق ہیں وہ مُردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب دوبارہ اٹھایا جائے گا" (نحل ۲۱-۲۰)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ° اور تمہارا رب کہتا ہے۔ مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا (مومن آیۃ ۶۰) لیکن بہت سے لوگ اللہ کو چھوڑ کر بزرگوں سے دُعا و فریاد کرتے ہیں حالانکہ وہ بزرگ ان کی دُعائیں سنتے ہی نہیں وہ ان کی دُعاؤں سے بے خبر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اس کا جواب نہیں دے سکتے اور ان کو ان کے پکارنے کی بھی خبر نہیں اور جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کے منکر بن جائیں گے" (الاحقاف آیۃ ۵)

معلوم ہوا کہ جن بزرگوں سے ہم دُعا دفریاد کرتے ہیں وہ ہماری دُعا و فریاد سے بے خبر ہیں ان کو اس کی خبر ہی نہیں کہ کوئی ان سے دُعا و فریاد کر رہا ہے الٹے قیامت کے دن ہمارے دشمن بنکر کھڑے ہوں گے اور ہماری اس دُعا و فریاد کے منکر ہو جائیں گے۔ حدیث میں دُعا کو بھی عبادت کہا گیا ہے الدعاء ھو العبادۃ دُعا عبادت ہے الدعاء مخ العبادۃ دُعا عبادت کا مغز ہے۔

لوگ جن بزرگوں کو اپنی امیدوں اور تمناؤں کا مرکز بنائے ہوئے ہیں انکی بے اختیاری کو قرآن نے مختلف انداز میں بار بار بیان کیا ہے ارشاد ہے " اور اس کے سوا تم جنہیں پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سُنیں گے وہ تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتے" (فاطر ۱۴-۱۳) جن صالحین کو فریاد رس سمجھ بیٹھے ہیں انکی بے اختیاری کو اس سے بہتر الفاظ میں کوئی بیان کریگا جیسا کہ قرآن نے بیان کر دیا ہے۔

صالحین کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر انکی قبروں پر حاضری دیتے ہیں اور ہر سال عرس مناتے ہیں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے یکسر خلاف ہے آپ نے خود اپنی قبر مبارک پر عرس اور میلہ لگانے سے منع فرمایا حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی اے میرے اللہ میری قبر کو بُت نہ بنانا اس قوم پر اللہ کی لعنت نازل ہو جو انبیاء کی قبروں کو مسجد بناتے ہیں۔

حارث نجرانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات سے پانچ روز پہلے سُنا فرما رہے تھے خبردار! تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے دیکھنا تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں سختی کے ساتھ تم کو اس بات سے روک رہا ہوں۔

یہ اور اس طرح کی دیگر احادیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صالحین کی قبروں کو مزار اور مساجد کی شکل دینے سے سختی سے منع فرمایا ہے کیونکہ شرک اور بُت پرستی اسی راہ سے آتی ہے جیسا کہ سورۂ نوح کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے۔ ہمارے ملک میں جگہ جگہ اصلی اور جعلی مزار مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گمراہیوں سے ہمیں نجات دے (آمین)۔

غزلیں

وفا راجپوری

دینِ حق کی زلفوں کو ہم نے ہی سنوارا ہے
آج عزمِ مسلم کیوں مشکلوں سے ہارا ہے

نفرتوں کی طغیانی اس سے ہی نکلتی ہے
مُلّا اور پنڈت نے نقش جو ابھارا ہے

جیسے بت پرستوں کی پوجا پاٹ ہوتی ہے
آجکل مزاروں پہ ایسا ہی نظارا ہے

عقل و فہم کی باتیں کون کس کو سمجھائے
قبر کے مجاور نے اپنا گھر سنوارا ہے

اک دلیل روشن ہے حکمتِ خدا ہر سو
گمرہی کے جانب کیوں پھر قدم ہمارا ہے

محمود الحسن ماہر

مٹ گئے دنیا سے اوروں کو مٹانے والے
رہ گئے دیکھتے حیرت سے زمانے والے

آج بھی اُٹھتی ہیں تلواریں بہت حق کے خلاف
آج بھی زندہ ہیں باطل کے گھرانے والے

جھانک کر اپنے گریباں میں ذرا دیکھ تو لے
پھر بتا دینا میرے عیب بتانے والے

ایک ہی پل میں بنا دیتا ہے رائی کا پہاڑ
آدمی خوب بنایا ہے بنانے والے

تم نے چھینا تو ہے پھولوں کا تبسم لیکن
چین تم بھی کسی کروٹ نہیں پانے والے

شکوہ کرتا نہیں یہ سوچ کے چپ ہوں ماہر
میرے اپنے تھے میرے گھر کو جلانے والے

رئیس اکرمین رئیس (علی گڑھ)

نہ دل میں درد نہ لہجہ اُداس باقی ہے
مگر یہ کیا ہے کہ لفظوں میں پیاس باقی ہے

گئے دنوں کا یہی اقتباس باقی ہے
تمہارا حکم مرا التماس باقی ہے

شرابِ روح نہ تن کا گلاس باقی ہے
مگر نفاق کے خنجر کے پیاس باقی ہے

کبھی کا طائرِ جاں اُڑ چکا مگر اب بھی
کھُلے ہیں دیدۂ آہو ہراس باقی ہے

گذشتہ موسمِ باراں کی یاد میں شاید
ہماری چھت پہ ابھی زرد گھاس باقی ہے

وہ ایک شے کہ محبت سرشت ہے جس کی
وہ حرف میرے رقیبوں کے پاس باقی ہے

رئیس کس لئے ریشم رتوں کی آس رکھوں
کہ میرے کھیت میں اب بھی کپاس باقی ہے

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مِٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸/۸۵۳۲۲۳۳

رتناگری کا رتن *

آدم نصرت ایک باوقار شاعر

از : شرف کمالی (کوہیاپوں)

برما کے معزول راجہ تھیبا کو انگریزوں نے

رتناگری میں قید کر رکھا تھا۔ اسی کی یادگار "تھیبا پیلیس"

آج بھی یہاں موجود ہے اس تاریخی محل کی طرف جانیوالی

سڑک "تھیبا پیلیس روڈ" کہلاتی ہے اس روڈ پر ایک عمارت

"روبی اپارٹمنٹ" ہے جس میں رتناگری کا روبی، آدم نصرت

قیام پذیر ہے۔ میں نے اسی روبی اپارٹمنٹ میں جب آدم نصرت

کو بیماری کی وجہ صاحب فراش لیکن صابر و شاکر دیکھا تو مجھے

راجہ تھیبا اور ہمارے کوکن کے راجہ آدم نصرت کی زندگیوں

میں کچھ مماثلت نظر آئی میں نے سوچا وہ بھی مرضی مولیٰ از ہمہ

اولیٰ کہہ کر قدرت نے بخشی ہوئی مصیبت پر صابر و شاکر رہا۔

اور یہ بھی، رکھے جس حال میں مالک و مولیٰ وہی حال اچھا ہے۔

کہہ کر آج بھی آنیوالوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتا ہے۔

درحقیقت ایسے ہی حالات میں شانِ عبدیت کو پرکھا جا سکتا

ہے۔ دراصل ہم دونوں کی طبائع بھی یکسانیت کی حامل ہیں،

وہ بھی موڈی میں بھی موڈی، حتیٰ کوئی دیباکی دونوں کی

مشترکہ کمزوری جس کی وجہ کبھی کسی کی حاشیہ برداری گوارا نہ

ہوئی۔ یہی یکسانیت اس مضمون کی محرک ہے۔ کارسازِ ازل

کی یہ کارسازی قابل غور ہے کہ افسانہ حیات کو وہ جاری و

ساری رکھتا ہے صرف مقامات و کردار بدلتے رہتا ہے کسی

وقت کسی مقام پر راجہ تھیبا افسانے کا ہیرو ہوتا ہے تو کبھی

کسی دوسری جگہ آدم نصرت کو منظر پر پیش کرتا ہے۔ زندگی

کی طوطا چشمی کو جان کر بھی اس سے گریز کرنا انسانی فطرت

ہے۔ زندگی انسان کو ایسے کلائمکس پر لیجاتی ہے جہاں انسان

مستی و سرشاری میں سب کچھ بھلا دیتا ہے۔ کل ہی کی بات

لگتی ہے کہ ہماری آنکھوں نے ایک شاہین صفت پولس افسر

کو اس کی چست وردی میں متبسم دیکھا تھا کہ معلوم ہوتا تھا

اس کی رگوں میں گرم لہو دوڑ رہا ہے آج وہی آدم شرگاؤنکر

یعنی نصرت وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ

أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝ کی مجسم تفسیر بنے صاحب فراش ہے۔

جہاں تک میرا خیال ہے نصرت کو مرزا غالب سے بڑی عقیدت

ہے بلکہ وہ اسے اپنا روحانی استاد مانتا ہے آج اس کی حالت

پر غالب ہی کا ایک شعر صادق ہے ؎

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن

ہماری جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

ہماری رتناگری کی سرزمین ہر دور میں

مردم خیز رہی ہیں سے بال گنگادھر لوک مانیہ تلک، گوپال

کرشن گوکھلے، رینگلر پرانجپے ابھرے تو یہی سرزمین میدان عمل

رہی۔ مولوی محمد اسماعیل کوکنیؒ اور حضرت قاضی علی سنگمیشوریؒ

کے لئے۔ میں ان بزرگ شخصیات کا ذکر کر کے نصرت کی تعریف

کے ڈانڈے اُن سے ملانے کی جسارت نہیں کر رہا ہوں بلکہ مجھے

یہ جتلانا مطلوب ہے کہ ان بزرگوں کی وجہ ہمارا ورثہ عظیم

ہے اور اسی مدفون ذخیرۂ آب سے جو جھرنے پھوٹ نکلتے

ہیں وہ نصرت کی مانند اپنی بساط بھر خالق نے بخشی ہوئی

صلاحیت کو بروئے کار لا کر حاصل حیات کے طور پر زمانے

کو کچھ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ نصرت اپنی حیات عزیز کے پچھتر

سال مکمل کر چکا ہے لیکن اتنے عرصہ جینے کی قیمت اس نے

شرگاڈشکر صاحب کے نام سے پولس خدمات کی شکل میں اور شانہ بشانہ سونے پر سہاگہ اچھے اشعار کی صورت میں لوٹائی ہے۔ پولٹری کے مالکان انڈے سے باہر آنے کے بعد چھ ہفتے میں برائلر برڈ کو کلو یا کم و بیش وزن کا بنا کر فوراً بیچ ڈالتے ہیں چھ ہفتوں میں ایک مرغ پر دس روپے خرچ ہوئے تھے تو پولٹری فارم والے نے چالیس روپے میں بیچ کر تخمیناً تیس روپے خالص منافع کمایا اب اگر مذکورہ مرغ ایک روز بھی زیادہ پولٹری میں رہے اتنا منافع پہلے کی بہ نسبت گھٹ جائے گا۔ اس مثال کو اس لئے پیش کیا گیا کہ اشرف المخلوقات کہلوانے انسان اپنی قیمت نہ بڑھا سکے تو وہ حقیر مرغ ہی اس کے مقابل بہتر ہے۔ ہر انسان اگر مقصد حیات جان کر اسی طرح اپنے آپ کو سماج کے لئے، دنیا کے لئے انسانیت کے لئے بہتر اور مفید ثابت کرے تو دنیا جنت بن سکتی ہے ورنہ جہنم تو اس کی سرشت ہی ہے۔ اور حیات ناآشناؤں کیلئے دنیا بھی جہنم ہے اور آخرت بھی جہنم!! یہ خاکی اپنی فطرت میں واقعی نوری بھی نہیں ہے اور ناری بھی نہیں اچھائی یا بُرائی کا انحصار عمل پر ہے۔ ہندوستان میں اور کسی شئے کی کمی ہو تو ہو لیکن جہاں تک مسئلہ شاعروں کی پیداوار کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ سرزمینِ ہند بڑی شاعر خیز ہے۔ بھوکے رہیں گے، آدھا پیٹ کھائیں گے وقت پڑا تو بھیک مانگیں گے لیکن ہم شاعری ضرور کریں گے۔ ایسی ہڑتال کرنیوالے شعراء کی اکثریت ہے جو واقعی شاعر کہلانے کے ذرا بھی مستحق نہیں ہوا کرتے۔ آپ کو وکیل بننا ہے تو ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کرنا لازمی ہے۔ ڈاکٹر بنئے تو ڈونیشن دیجئے محنت کیجئے اور ایم بی بی ایس بن جائیے تب کہیں گردوں کا آپریشن کی اجازت آپ کو ہے۔ ٹیچر بننا ہے تو ایم اے یا ایم ایس سی کیجئے پھر بی ایڈ ایم ایڈ کر لیجئے تو پھر جناب یا سر بن کر اسکول میں نہ پڑھائیے کوئی مضائقہ نہیں لیکن ٹیوشن کلاسیز ضرور چلائیے آپ کو چیف منسٹر بنتے دیر نہیں لگے گی، ہاں قسمت کا ساتھ مگر ضروری ہے لیکن شاعر بننا ایک دم آسان ہے بس ایک عدد تخلص اچھا سا تلاش فرمائیے اور کل سے ملک الشعراء ہونے کا اعلان کیجئے۔ آپ کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ شاعروں پر ریسرچ کرنیوالے میرے ایک محقق دوست نے اپنی تحقیق مکمل کرنے کے بعد بتایا کہ سو شاعروں میں دس ہی لوگ شاعر ہوتے ہیں موصوف نے اپنی تحقیقی تحریر میں کہا ہے سو میں بیس شاعر تو ایسے ملیں گے جو صرف تخلص کے گناہ گار ہوتے ہیں۔ ایک غزل جوانی کے جوش میں مختلف شعرا کی غزلوں سے لئے ہوئے فقرے جوڑ کر ایک ایک شعر ڈھالا تھا سو لئے مشاعرہ بہ مشاعرہ گھومتے رہے محلے کے ادب شناسوں نے اپنی بے بضاعتی سے مذکورہ فنکار کو شاعر بنا ڈالا سو یہ وہی غزل گذشتہ تیس سال سے ترنم کے ساتھ سناتے ہیں جن جن سو کالڈ شعراکرام کو میرے پیش کردہ آئینے میں اپنی تصویر نظر آرہی ہو وہ اپنا غصہ مذکورہ محقق پر اُتاریں جو ان کی حماقتوں پر پی ایچ ڈی بننے والے ہیں۔ یہی محقق ایک اور قسم بھی بتاتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس قسم کے شعرا پیدائشی شاعر ہوا کرتے ہیں وہ ردیف، قافیہ، تشبیہہ، استعارہ، بحر، موزونیت کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتے بس جو کچھ منہ سے نکلا سو شعر مثلاً "سورج نکلا، گلاب مہکا۔ بلبل چہکا، مجھے نیند آگئی" آپ ذرا ر موزِ فن کی بات کیجئے فرمائیں گے میاں ۱۹۹۶ء کا لہجہ ہے!! اس قسم کے شاعروں کو ہم "بھائی شاعر" کہیں تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ ڈنکے کی چوٹ ہی کیا بلکہ وقت آنے پر ڈنڈے کی چوٹ اپنا لوہا منوا لیتے ہیں۔

شاعروں کی کچھ اور قسمیں بھی ہیں جو مذکورہ محقق دوست نے ہمیں بتائی ہیں لیکن ان تمام کا ذکر نفس مضمون سے گریز کے مترادف ہوگا اس لئے یہ تقریر یہیں ختم کرکے آدم نصرت کے بارے میں اپنی رائے آپ کو بتادیں کہ میری اپنی رائے میں وہ واقعی شاعر ہے۔ پیدائشی شاعر!! اب تنقید کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ہی اس میدان میں اس کا درجہ متعین کیا جا سکتا ہے لیکن ہماری اُردو زبان کا یہ المیہ ہے کہ نقاد پہلے ہی کم ہیں۔ اور تنقید کی لگام سے معرّا ہمارے شعرا کے سمندانِ شوق بے تکان بھاگ رہے ہیں اور بے لگام ہیں اس لئے حدِّ معینہ سے تجاوز کر جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ سیماب مرحوم کی ایک غزل پر حضرت نیاز فتحپوری مرحوم نے بے لاگ تنقید کی ہے۔ عیوب کی طرف بے انگشت نمائی کی ہے لیکن اسی سیماب کے اچھے مقطع پر وہ بیساختہ کہنے سے نہیں چوکتے کہ ایسا شعر کسی استاد کے قلم سے ہی نکل سکتا ہے سیماب کا شعر ہے ؎

غم ان کا آئے بسم اللہ سیماب
مگر اب ہم میں باقی کیا رہا ہے

نصرت غزل کو وحشی صنفِ سخن نہیں مانتا اس کا کہنا ہے کہ غزل وحشی صنفِ سخن یا کوئی ایسی ویسی چیز نہیں ہو سکتی البتہ آپ اِسے کافرِ سخن کہئے تو بالکل بجا ہے۔ اس کافر کو حاصل کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہے جتنا کہ سمجھا جاتا ہے۔ اپنی کتاب 'حرفِ راز' شعری مجموعہ کے دیباچے میں وہ رقمطراز ہے "جدیدیت کے فلسفہ طرازوں نے اس کافرہ (غزل) کو شدھ کرنے نیز اسے ماڈرنائیز (MODERNISE) بنانے کے لئے بہت سارے جتن کر ڈالے لیکن اپنے منصوبوں میں نقش کو کن خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ جدیدیت کے ان تمام نہاد پرستاروں کو کوئی اتنا سمجھا دے کہ غالب جیسے دلی صفت اور باکمال شاعر سے جس کی آنکھ ایکبار لڑ چکی ہو وہ کالغو آجکل کے چھوکروں کو کیا خاطر میں لائے؟ غالب اور غزل جس اُردو کی جان ہیں وہ غزل امر ہے" وہ مزید رقم طراز ہے "میں غزل کو بالخصوص غزل کے شعر کو بہترین سے کارگر کے ہاتھوں تراشا گیا ایک مجسّمہ تصوّر کرتا ہوں جس کے آگے ذوقِ سلیم دست بستہ کھڑا دکھائی دیتا ہے وہ لوگ جو گل وبلبل جیسے موضوعات کو گھسے پٹے موضوعات اور داستانِ پارینہ کہہ کر شاعری سے یکسر خارج کروانا اور انکی جگہ زاغ و زغن کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں وہ میری رائے میں غلطی پر ہیں"

نصرت کے خیالات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ غزل کا شاعر ہے اور روایتی شاعری سے جو سرشت ہی سے قصۂ گل وبلبل کی آئینہ دار ہے اس کا عاشقِ صادق! دراصل غزل کا جہاں تک تعلق ہے یہ بہت ہی نازک صنفِ سخن ہے اور نفیس الطبع لوگ ہی اس کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں نافہموں کو غزل سنانا ہرن پر گھاس لادنے یا بھینس کے آگے بین بجانے کے مصداق ہے۔ نازک خیال ہوں اور کوئی گلدستہ بنانے والا ان خوش رنگ پھولوں کو موزونیت کی چمک کے ساتھ تخئیل کے تاگے میں پروئے تو غزل کہلاتی ہے۔ روایتی شاعری کے مشاہرین نے بھی ایسی باتیں کہی ہیں، ایسے مضامین باندھے ہیں کہ سننے والے بیساختہ پکار اُٹھے

؎ کہانی میری روداد جہاں معلوم ہوتی ہے
جو سنتا ہے اسی کی داستاں معلوم ہوتی ہے

باقی آئندہ

ساحر شیوی

از: عارف سیمابی بانکوٹی بانکوٹ ضلع رتناگری

عارف سیمابی بانکوٹی

ساحر صاحب سے میری پہلی ملاقات اینگلو اردو ہائی اسکول داپولی میں ہوئی جب وہ اسکول کے طلبا میں سے تھے ۴۹-۱۹۴۸ء میں حضرت اعجاز صدیقی مدیر "شاعر" کی صدارت میں پہلا آل مہاراشٹر مشاعرہ منعقد کیا گیا جسمیں ضلع رتناگری کے کلکٹر محترم ایس۔ بی۔ قاضی اور گوکھلے کالج رتناگری کے پروفیسر نمدی صاحب مہمانانِ خصوصی تھے۔ مشاعرہ طرحی تھا۔ مصرعِ طرح تھا "اک نیا اپنی زمیں پر آسماں پیدا کریں" مشاعرہ بڑا کامیاب رہا سبھی جانتے ہیں کہ علامہ سیماب اکبر آبادی نے مشاعروں میں صدارتی خطبہ خوانی کو رواج دیا۔ حضرت اعجاز صدیقی نے بھی مشاعرے سے پہلے خطبۂ صدارت پڑھ کر سنایا اور کوکن کے ادبی ذوق کا تذکرہ کیا جو ماہنامہ "شاعر" میں چھپ گیا تھا۔ اس کے علاوہ کوکن میں شادی بیاہ کے موقع پر کوکنی زبان میں جو گیت گائے جاتے ہیں ایک مبسوط مضمون لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ کوکنی گیتوں میں صدیوں سے عربی، فارسی اور اردو کے خوبصورت الفاظ داخل ہوئے ہیں اور عوام پر رائج ہو گئے ہیں یہ مقالہ بھی "شاعر" میں شائع ہو گیا تھا۔ اسی دوران اعجاز صدیقی مدیر شاعر نے کوکن کا دورہ بھی کیا جو کھیڈ، شیئوں، کالستہ، بانکوٹ، سندیری تک رہا۔ ماہنامہ شاعر میں "کوکن کی

نقش کوکن

ساحر شیوی

وادیوں اور پہاڑیوں میں دس دن" کے عنوان سے اس سفر کی روئداد شائع ہوئی۔ ان کا یہ سفرنامہ ایک تاریخی یادگار ہے اس وقت ساحر شیوی کے خلوص نے کافی متاثر کیا تھا ـــــ آج ۴۵ سال بیت چکے ہیں ـــــ ان ۴۵ سالوں نے میرے اور ساحر کے درمیان یگانگت کے ایسے تانے بانے بُنے ہیں کہ نہ وہ مجھ کو بھولے ہیں اور نہ میں انہیں بھولا ہوں۔ جب ساحر نے شعر گوئی شروع کی اور مولانا قمر نعمانی کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہو گئے تو ان سے دلی لگاؤ پیدا ہو گیا۔ حسرت علی کے توسط سے مولانا قمر نعمانی سے شرفِ تلمّذ کا یہ سلسلہ ایک عرصے تک جاری رہا۔ ساحر صاحب قمر صاحب کی اصلاح سے اُن کے گرویدہ ہو گئے مگر انہیں دنوں ناسازگاری کے حالات کے پیشِ نظر ساحر صاحب کو نیروبی (مشرقی افریقہ) جانا پڑا۔ سلسلۂ تعلیم پہلے ہی منقطع ہو گیا تھا۔ افریقہ کے ریگزاروں میں انہیں اپنا ذریعہ معاش تلاش کرنا تھا وہ ہمّت کے دھنی تھے۔ دُھن کے پکّے تھے نیروبی کے مادہ پرست ماحول میں بھی اپنے قدم جمانے اور ایک کامیاب بزنس مین بن جانے کے بعد اپنی شناخت کے لئے کوشاں رہے اور جلد ہی اردو دنیا سے بہت دور رہنے کے باوجود ادبی دنیا میں ایک امیج قائم کر لی۔

آج ساحر شیوی کا نام محتاجِ تعارف

[illegible] نعت کا سورج" "صحرا کی
[illegible] لہو سے [illegible] منتشر خیالوں کا،، ان چار مجموعوں
[illegible] اپنی شناخت بنا چکے ہیں۔ اب تازہ مجموعۂ کلام ۔
"پہچان آسمان" بھی انکی فنی بصیرت اور شاعرانہ عظمت
کی ایک بیّن مثال ہے۔ ایک مختصر عرصے میں قبولیتِ عام
کی سند پانا بلاشبہ قابلِ فخر امر ہے۔

ساحر نے نظم۔ حمد۔ نعت۔ رباعی۔
قطعات۔ غرض مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی
کی ہے ان کی نظمیں، سلاست۔ روانی۔ بلند خیالی اور
اثر آفرینی کی حامل ہیں۔ اور تقریباً ساری نظموں میں ان
صفات کا خیال رکھا گیا ہے۔ کچھ نامانوس الفاظ در
آئے ہیں مگر وہ ماحول کی دین ہیں۔ عصری تقاضوں اور
تجربات کی آئینہ دار ہونے کی وجہ سے ان کی اکثر نظمیں
قاری پر ایک تاثر قائم کرتی ہیں۔ غزلوں میں یہ اثر کچھ
زیادہ ہی ہے کیوں کہ ساحر نظم کے مقابلے میں غزل کے
شاعر ہیں۔ سنجیدہ، دردمندی، متین گداز اور جدّت
طرازی نے کلام کو کافی جاندار اور پائیدار بنا دیا ہے۔
زندگی کے حقائق اور روزمرّہ کی زندگی کے تجربات کی
عکاسی کچھ ایسے ڈھنگ سے کی گئی ہے کہ وہ دل کی
گہرائیوں تک اتر جاتی ہے۔ انکی اکثر نظمیں انسان کی
مجبوریوں، مایوسیوں نیز حوصلہ مندی کا منظر نامہ ہیں۔
مگر اس کے ساتھ انہوں نے انسانی اقدار خلوص اور
شائستگی کو اپنا شعری مزاج بنا لیا ہے۔ وہ ایک کہنہ
مشق اور پختہ گو شاعر ہیں۔ اعجاز صدیقی نے ان کے
خوش آئند مستقبل کے متعلق جو باتیں بقید تحریر لائی تھیں
آج ایک مدت گزر جانے کے بعد وہ حقیقت بن گئی ہیں۔
ان کی مثالی اردو دوستی اور گلڈ کے تعلق سے بے لوث
نقشِ کوکن

خدمات ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہیں اور [illegible] یقین
ہے کہ جب مورخ اردو کی تاریخ رقم کرے گا تو اردو کے
معماروں میں ساحر کو ایک ممتاز درجہ دے گا۔ آج مشینی
زندگی اور جدید انداز معاشرت نے انسان کو کافی مادّہ
پرست بنا دیا ہے وہ صرف اپنی ذات کی ناز برداری
میں مشغول ہے ایسے عالم میں ساحر جیسے لوگ بلاشبہ
مبارکباد کے مستحق ہیں جو صحراؤں میں پھول کھلانے کا فرض
انجام دیتے ہیں ادب کی خدمت بھی اور ادب کی
ترویج بھی اور یہ ساحر کی سادگی، خلوص اور نیک نیتی
ہے کہ کبھی بھی اپنے آپ کو منوانے کی کوشش نہیں
کی ہے گمان ہوتا ہے کہ شاید میرا یہ شعر ان کا نصب العین
ہو ۔

کوئی عارف تجھے ملنے نہ ملنے یہ خوشی اُس کی
کسی کی شخصیت دنیا میں منوائی نہیں جاتی

حرفِ آخر کے طور پر اتنا لکھتا چلوں کہ اپنی
نام آوری سے بے نیاز ہو کر بھی آج ساحر ادب کی ایک
قد آور شخصیت ہے اور اردو دنیا اس کی شخصیت کو تسلیم
کر چکی ہے ______ مختلف اکابرینِ ادب کی
رائیں اس کا بیّن ثبوت ہیں ۔۔

غزلیں

ارشاد خان [illegible]

وہ تہی ظرف صفِ جہل میں جا دیتا ہے
میرے افکار کا وہ یوں بھی صِلہ دیتا ہے
گرچہ ہے تازہ لبی اور تمنّا پُر جوش
میری آواز پہ تلوار چلا دیتا ہے
حاکمِ وقت حجّاج کا ہے ہم مشرب
روشنی مانگے پر گھر کو جلا دیتا ہے
وہ وطن دوست نہیں غدّارِ وطن ہے لوگو
خود بھی جلتا ہے اَوروں کو جلا دیتا ہے
آنکھ کے تِل میں سما جائے عیاں کُن فیکوں
حوصلہ خاک کی رِفعت کا پتہ دیتا ہے
کیا عجب شخص ہے ارشاد شبِ ظلمت میں
صبحِ اُمید کا موہوم پتہ دیتا ہے

سرفراز [illegible]

ہ

میں بے وفا نہیں وفا کا ہی قدر ہوں
دِل سے نہیں تمہاری نگاہوں سے دور ہوں
یہ بھی خدا کی دَین ہے وہ بھی خدا کی دَین
تم کو خوشی پہ ناز، میں غم کا غرور ہوں
آئے اَجل تو غم کے اندھیروں سے ہو نجات
صدیاں گذر گئی ہیں اُجالوں سے دور ہوں

سینہ میں غم بھرے ہیں مگر نام سرفرازؔ
روتا ہوں پہلے بعد میں ہنستا ضرور ہوں

جاوید دروے (ہائی کورٹ)

ہ

دِل ٹوٹے ہوئے تاروں کے رُباب رہ گئے
اپنی آنکھوں میں حسرتوں کے سُراب رہ گئے
یہ اربابِ اقتدار کی مجبوری ہے یا مصلحت
اب نگہباں کانٹوں کے گلاب رہ گئے
خیالِ خاطرِ احباب اور پھر اپنا دِل
ہم اُن کی عنایتوں کے عذاب سہہ گئے
مظلوموں کی آہیں اُٹھیں بن کے آندھیاں
اونچے اونچے ظلمت کدوں کے محراب رہ گئے
حسرتیں جل گئیں، اُمیدیں فنا ہو گئیں
سیلاب میں فتنوں کے خواب بہہ گئے
سفاکوں نے معصوموں کو روندا، کچل ڈالا
پر اپنے لالوں کو آسمانوں کے سحاب کہہ گئے

انورؔ شولاپوری (سونس تعلقہ کھیڈ)

ہ

جبینیں جھک گئیں سب کی جو اک تیرے سرائے پر
کٹا دیں گردنیں خود کی فقط تیرے اشارے پر
وہ انساں بھی کیا انساں تھے، لئے پختہ عزائم کو
بسر کی زندگی اپنی فقط تیرے سہارے پر
لئے دیدار کی حسرت، رفیق تو جو آ پہنچا
وہ جلوہ بھی کیا جلوہ تھا، گرا تیرے نظارے پر
خدا تیری جو قدرت ہے، تیری قدرت کا کیا کہنا
کبھی غرقاب دریا ہے، کبھی کشتی کنارے پر
یہ اَوروں کا نہیں شیوہ ہے یہ دستورِ انورؔ کا
ہوا سجدہ کبھی خود سے، کبھی تیرے بلاوے پر

بمبئی ہائی کورٹ کے جج

جناب شفیع پرکار

۱۵ر اپریل ۹۶ء کو صدر جمہوریۂ ہند نے بمبئی ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے ایڈوکیٹ شفیع سعید پرکار کا تقرر کیا اور اسی شام چیف جسٹس آف ممبئی نے انہیں اس عہدۂ جلیلہ کا حلف دلایا۔

ہائی کورٹ کی بینچ پر براہ راست جج کے عہدہ پر تقرر ہونیوالے شفیع پرکار صاحب پہلے کوکنی مسلم ایڈوکیٹ ہیں۔

موصوف یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء کو ضلع رتناگری کے گاؤں بانکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گاؤں میں اور ایس ایس سی کا امتحان نیشنل ہائی اسکول داپولی سے کامیاب کیا۔ اسماعیل یوسف کالج جوگیشوری بمبئی سے بی اے کا امتحان اکنامکس/علم الاعداد اور سائیکالوجی کے ساتھ پاس کیا۔ ایل ایل بی کی سند کے سی کالج ممبئی سے حاصل کی اور ایل ایل ایم کا امتحان بمبئی یونیورسٹی سے کامیاب کیا تو یونیورسٹی میں پہلی

نقش کوکن

پوزیشن حاصل کی۔ نو سال تک گورنمنٹ لاکالج میں پروفیسر کی خدمات انجام دیں اور بمبئی یونیورسٹی میں ایل ایل بی امتحان کے پیپر سیٹر اور اکزامینر کے علاوہ امتحانات کمیٹی کے چیرمن بھی رہے۔ ساتھ ہی ساتھ کمپنی سکریٹریز امتحان کے اکزامینر کے بھی فرائض انجام دیئے۔

سول/کریمنل ودیگر مقدمات میں کافی طویل عرصہ تک پریکٹس کرتے رہے۔ حکومت مہاراشٹر کے سرکاری وکیل کے عہدہ پر چھ سال تک کام کیا۔ اور ۸ سال تک سینٹرل گورنمنٹ کے وکلا کے پینل میں ممبئی ہائی کورٹ میں کام کیا۔

۵۲ سالہ ایڈوکیٹ شفیع پرکار گذشتہ ۱۸ سال سے جوہو میں رہائش پذیر ہیں۔

بانکوٹ کے جرمن پرکار ہائی اسکول کی مینجمنٹ کے وائس چیرمن، کوکنی مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن اندھیری کے وائس چیرمن، کوکن ایجوکیشن اینڈ ڈیولاپمنٹ فورم نیز ارلا مسجد کمیٹی کے ایک فعال رکن ہیں۔

آپ کے تقرر پر کوکنی مسلم برادری اور ادارہ نقش کوکن نہایت فخر وانبساط کے ساتھ آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور آپ کی کامیابی کے لئے دعاگو ہے۔

مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۴، ۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

انڈین ایسوسی ایشن سمارنڈا (انڈونیشیا)

نقش کوکن میں اشاعت کی غرض سے

یہاں یعنی بمقام سمارنڈا (پروونس آف کلمنٹن کا انڈونیشیا) میں بسنے والے سبھی ہندوستانی ضلع رتناگری کے تعلقہ سنگمیشور کے باشندہ ہیں جن میں کرڈوئی کے لوگوں کی اکثریت ہے۔ علاوہ ماکھجن اور ناٹری کے لوگ بھی ہیں۔ ان کی آمد ۱۹۱۷ء میں تجارت کی غرض سے ہوئی تھی اس وقت انڈونیشیا پر ہالینڈ کی حکومت تھی۔

۱۹۱۷ء سے ۱۹۵۵ء تک لوگوں کی آمد کا سلسلہ بڑھتا ہی گیا۔ یہاں ان کی تجارت بڑے کی تھی۔ اور اب بھی کسی قدر جاری ہے۔ ۱۹۶۷ء میں سمارنڈا میں جو پروونس کا کیپٹل (صدر مقام) ہے تقریبًا چالیس دکانیں کرڈوئی اور اس کے قرب و جوار کے لوگوں کی تھیں۔

۱۹۴۹ء میں یہاں انڈین ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی گئی اور ایمبیسی آف انڈین جکارتہ سے اس کا واسطہ جوڑ دیا گیا۔ ہر سال ایسوسی ایشن کا الیکشن ہوتا ہے۔ ہر سال ایسوسی ایشن کے صدر بدلتے رہے۔

۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۰ء تک جو حضرات ایسوسی ایشن کے صدر چنے گئے ان کے نام یہ ہیں: جناب حسین یوسف قاضی، جناب اسماعیل محی الدین موڈک مرحوم، جناب المرحوم حسین نورالدین بھونبل، جناب المرحوم ابراہیم صاحب کاڑیرے، جناب اسماعیل عبدالرحمٰن قاضی، جناب عبدالرحمٰن ابراہیم بھونبل، جناب ابراہیم حسین صاحب بھونبل، جناب محمد ابو صاحب قاضی۔ اسی طرح ایگزیکیٹیو کمیٹی میں جناب عبدالرحمٰن علی صاحب موڈک جناب یوسف حسین صاحب موڈک و دیگر ہمیشہ شامل رہے۔

۱۹۷۲ء میں جناب حسین یوسف قاضی دو بارہ صدر چنے گئے سو آج تک یعنی ۲۴ سال کے طویل عرصہ تک قائم ہیں سلمہ

۱۹۷۷ء سے یہاں پر ہندوستانیوں کی دکانیں دن بدن کم ہوتی گئیں۔ کچھ لوگ اس دنیا سے رخصت ہو گئے کچھ لوگوں نے اپنی دکانیں یہاں سے ۷ میل دور مقام "بالک پاپن" جو تیل کا مرکز ہے ٹرانسفر کر دیں۔ کچھ لوگ وطن واپس ہوئے۔ اور ہندوستان میں اپنا کاروبار شروع کیا یا ملازمت اختیار کی ہے۔ لہٰذا اس وقت قلیل تعداد میں ہندوستانیوں کی دکانیں یہاں رہ گئی ہیں صرف پانچ دس۔

۱۹۵۰ء میں ایسوسی ایشن کافی ترقی پر تھی انڈونیشیا میں جتنے بھی انڈین ایسوسی ایشن اس وقت موجود تھے ان میں سمارنڈا کی انڈین ایسوسی ایشن کی حیثیت مانی جاتی تھی۔ ہمیشہ ایمبیسڈر یا کونسل کا دورہ اسی ایسوسی ایشن میں ہوتا رہا۔ ان میں سب سے پہلے عزت مآب شری اے بی پنت ایمبیسڈر آف انڈیا تشریف لائے آپ کو یہ دیکھ کر اور جان کر حیرت ہوئی بلکہ خوش بھی ہوئے کہ یہاں مہاراشٹرین موجود ہیں۔ اپنے ملک سے بہت دور مراٹھی زبان میں تقریر کا موقعہ جب انہیں دیا تو

وہ بے حد خوش تھے۔ آپ کے بعد ایمبیڈر ایچ بی
میتن کا دورہ ہوا آپ نے ایسوسی ایشن کے ممبروں کی
بہت تعریف کی۔ چوتھی بار ہز ایکسیلینسی جناب
محبوب احمد ایمبیسیڈر نے مع اپنی اہلیہ کے ہمارے
ادارہ کا دورہ کیا اور بہت خوش ہوئے اور آخر میں
ہز ایکسیلینسی شری ملہوترا کا دورہ ہوا جو بہت ہی
کامیاب رہا۔ آپ نے جکارتہ جاکر ایسوسی ایشن
کی بہت سراہنا کی۔ شکریہ ادا کیا۔ یہاں یہ بات
بھی قابلِ ذکر ہے کہ ایمبیسی آف انڈیا اِن جکارتہ
سے ہمارے ادارہ کی ہمیشہ خط و کتابت رہی ہے۔
انفارمیشن سروس آف انڈیا کے انڈین اور فارین
نیوز ریویو ہمیشہ ادارہ کے نام روانہ کئے جاتے
رہے ہیں۔۔۔

مرسلہ: حسین ابن یوسف قاضی
صدر انڈین ایسوسی ایشن سماٹرا جکارتہ (انڈونیشیا)

---

۵۱ غالباً آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ماہنامہ
نقش کوکن ۱۹۶۲ء سے کوکنی قوم کا آرگن بن کر ابھرا اور
آج تو یہ نہ صرف کوکن کا بلکہ اردو داں طبقہ کا مقبول ماہنامہ
ہے۔ اگر آپ ایسوسی ایشن کے اجراء کے بعد اس سے رابطہ
قائم رکھتے وہاں کی خبریں بغرض اشاعت بھیجتے تو نہ صرف
یہ کوکن واسی ان سے محظوظ ہوتے، مستفیض ہوتے
بلکہ یہاں سے بھی آپ کے لئے نیک مشورے اور نیک
خواہشات کا اظہار ہوتا ــــ آپ نے نقش کوکن
کو اس وقت قابلِ اعتنا سمجھا ہے جب کہ رونڈا میں
اب کوکنی حضرات بہت کم رہ گئے ہیں۔

بڑھے ہیں ابر بھی ظلمت کے قاصدوں کی طرح
اُٹھی ہیں آندھیاں شوریدہ خواہشوں کی طرح
سویرا مقتلِ شب میں ہے آج سہما سا
ہمارا خواب اُجالوں کی سلطنت کا تھا
چراغ زغۂ ظلمت میں آ گیا آخر
کہاں تلاش کریں ہم چراغ راہ گذر
کرن کے تیر اندھیروں کے دل میں کیا اُتریں
چلی ہیں دہر میں ظلمات و نور کی جنگیں
چھپا ہے آج بھی سورج دھواں دھواں عالم
نظر ہماری اگر ہے تو ہے گماں عالم
یہ روشنی تو نہیں آگ سی ہے نفرت کی
جسے چراغ کہا مشعلیں ہیں وحشت کی
جسے سمجھتے رہے روشنی، الاؤ نکلے
اگر اُجالا ملا بھی تو گھر کے تھے شعلے
یہ معبدوں کے منارے یہ مندروں کے کلس
یہ اپنے اپنے خدا کا گھر یہ ذہن و دل کے قفس
یہ مسجدوں کے سیہ فام بے ضیا محراب
یہ بیقرار سی پوجا یہ بے چراغ ثواب
فراز روشنی مینار پھر بناتے ہیں
ہماری صبح کو سورج نئے اُگانے ہیں

مرسلہ: قاضی فراز احمد (دوحہ، قطر)

اپنی ذات کا جائزہ کیجیے

از: یوسف احمد ساونت (رابطہ رتناگری)

★ آپ کے کتنے ایسے دوست ہیں جو آپ کے لئے جان تک دینے کو تیار ہیں؟

★ کیا آپ نے کسی جلسے میں یا کسی پروگرام میں اسٹیج پر تقریر کی ہے؟

★ آپ نے اپنی کوششوں سے کسی کی طلاق رکوادی ہے؟

★ کیا آپ نے کسی پر احسان کیا ہے؟

★ آپ نے کسی غریب کو ملازمت دلائی ہے؟

★ آپ نے کسی غریب کو تعلیم دلانے میں مدد کی ہے؟

★ آپ کونسی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں؟

★ آپ نے کسی رسالے میں مضمون شائع کرنے کی غرض سے بھیجا ہے؟

★ آپ کا پسندیدہ مشغلہ کیا ہے؟

★ آپ نے کسی میت کو غسل دیا ہے؟

★ کسی میت کو قبر میں رکھنے کیلئے قبر میں اُترے ہیں؟

★ اپنے خاندان کی کتنی پشت پہلے کی تاریخ آپ جانتے ہیں؟

★ آپ کیا پسند کرتے ہیں تنہائی/خاموشی/شور شرابہ؟

★ آپ کے ساتھ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ شدت کی تکلیف اور پریشانی کے عالم میں عین وقت پر اللہ مددگار ثابت ہوا ہے۔؟

★ آپ نے کبھی کسی سے بدلہ لینے کے بجائے اُسے معاف کیا ہے؟

عظیم اقوال

از: سید ضمیر احمد حدادی (دیٹ ہنڈن لندن)

★ عدل و انصاف ہر چیز سے خوب ہے (حضرت ابوبکر صدیق رضی)

★ مُنہ پر تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے (حضرت عمر فاروق رضی)

★ اگر تو گناہ کرنا چاہتا ہے تو ایسی جگہ تلاش کر جہاں رب تعالیٰ نہ ہو۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

★ معاف کردینا دشمن پر فتح حاصل کرنا ہے (حضرت علی رضی)

★ خوف الٰہی کیلئے علم اور تکبر و غرور کیلئے جہالت کافی ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

★ بہتری اور بزرگی اسلام کے علاوہ کہیں نہیں ہے۔

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ)

★ اپنی تعریف کرنا ہلاکت کا باعث ہے

(حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

★ حسد ایک آگ ہے جو انسان کو جلا دیتی ہے

(حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

★ ایک لمحہ کا غور و فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

(حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

★ نفس سے بڑھکر دنیا میں منہ زور اور بے لگام کوئی جانور نہیں (حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

★ جو ہنستے ہوئے گناہ کرتا ہے وہ روتے ہوئے جہنم میں جائیگا۔

(حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ)

★ جس شخص کا غور و فکر بڑھ جاتا ہے اسے علم عطا ہوتا ہے اور جیسے علم عطا ہوتا ہے وہ عمل کرتا ہے۔

(حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ضرورت ہے

الحمدللہ ماہنامہ نقش کوکن اپنی ۲۵ سالہ بے لوث خدمات کی بنا پر نہ صرف لوگوں میں مقبول ہے بلکہ انفارمیشن بلیٹن کے طور پر اس نے عوام الناس کا وہ اعتماد حاصل کیا ہے کہ لوگ ان کے ہاں جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تو دفتر نقش کوکن میں انکوائری کرتے ہیں کہ کیا ہم انہیں مناسب امیدوار مہیا کر سکتے ہیں چونکہ ہمارے پاس اس سلسلہ میں معلومات کا کوئی خاص ذخیرہ نہیں ہے لہٰذا انکوائری کرنے والا مایوس ہو جاتا ہے۔ متعدد انکوائریز میں ہم نے اپنے احباب کو مایوس کیا تو اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ضرورت مندوں کی ایک فائیل تیار کریں تاکہ ہمارے پاس کوئی انکوائری آئے تو ہم انہیں خاطر خواہ جواب دے سکیں۔ انہیں معلومات فراہم کر سکیں۔

بنا بریں اساتذہ، مسجدوں کے امام، حفاظ کرام، ڈاکٹر، انجینیئر، ٹرنر، فٹر، ویلڈر، کارپینٹر، اسی طرح کے دیگر آرٹیزنز، میکانک ڈرائیور وغیرہ (روزگار کے متلاشی) حضرات اپنی تمام تر تفصیلات جن میں تعلیمی لیاقت، تجربہ، عمر وغیرہ کی زیروکس اور رہائشی پتہ مستقل پتہ یعنی (Native Place) فوری رابطہ کے لئے فون نمبر ذاتی یا کیراف اور ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔

خیال رہے کہ نقش کوکن ایک انفارمیشن بیورو ہے ایمپلائمنٹ بیورو نہیں۔ ہم آپ کے لئے سروس تلاش نہیں کریں گے البتہ کسی کو آپ کی ضرورت ہے تو ہم اسے معلومات بہم پہنچائیں گے تاکہ وہ آپ سے براہ راست رابطہ قائم کرے۔ نیز ہم آپ کو بھی مطلع کریں گے تاکہ آپ بھی وہاں حصول ملازمت کے لئے کوشش فرمائیں۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی
۴۳ / اے نوانگر، نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن
مجگاؤں، بمبئی ۴۰۰۰۱۰

المرحوم اسماعیل ابراہیم قاضی
ایک بلند و بالا شخصیت

بزبانی: جناب عنایت اللہ گینگے (لندن)

تحریر: ابراہیم لغداری (یو کے)

جناب اسماعیل ابراہیم قاضی صاحب کو انتقال ہوئے دو سال ہو گئے انکی دوسری برسی ۱۴ اپریل ۹۶ء کو ہو گئی۔ مرحوم اس عرصہ میں ہمارے درمیان نہیں لیکن انکی بے لوث خدمات، ملنساری، وطن دوستی اور عوام الناس سے بے پناہ محبت ہر ایک کے دلوں میں ہمیشہ جاگزیں ہے۔ برطانیہ میں آباد کوکنی حضرات، مع دیگر اقوام کی امیگیشن کے متعلق رہبری کرنا ان کے پاسپورٹ بنوانے میں مدد کرنا، اور دیگر قانونی جانکاری سے آگاہ کرنا ان کا خاص وطیرہ تھا۔ خصوصاً "ہینڈن اسلامک سینٹرل لندن" والوں کیلئے انکی موت سے جو خلا پیدا ہو چکا ہے۔ اسے وہ ہمیشہ بڑی شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ مذکورہ ادارے کے آپ سرگرم رکن اور "لیگل اڈوائزر" بھی تھے۔ بلکہ اس کی توسیع و ترقی میں ہمیشہ پیش پیش تھے۔ انہوں نے اس ادارے کے متعلق جو منصوبے تشکیل دیئے تھے انہیں انشاء اللہ موجودہ خریدی ہوئی "ایگزینڈر" (وسیع اور کشادہ) بلڈنگ میں تکمیل پانا متوقع ہے۔ اس کی مکمل تفصیل "نقش کوکن" بابت فروری ۹۶ء میں شائع ہو چکی ہے۔ لہٰذا اس برسی کی موقع پر ادارہ ہذا کے منتظمین اور عبدالرحمٰن مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے انکی مغفرت کیلئے دعا گو ہیں کہ

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مرحوم ۱۴ دسمبر ۱۹۲۰ء میں شریوردھن ضلع رائیگڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری کر کر ثانوی تعلیم "سر سیدی احمد ہائی اسکول مروڈ جنجیرہ" میں ہوئی۔ اور مزید تعلیم کیلئے بمبئی کا رُخ کیا۔ حصولِ تعلیم کے بعد محکمہ انکم ٹیکس سے وابستہ رہے۔ اس دوران "نل بازار بمبئی" میں دکان بھی شروع کی تھی۔ بعدازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۹۵۲ء میں لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ ان دنوں سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر عبدالرحمٰن انتولے، اور نیروبی کینیا ہائی کورٹ کے چیف جسٹس المرحوم عبدالرؤف سماکے، بیرسٹر عبدالحمید نائیے اور بیرسٹر ناتھ پائی جیسے معروف لوگ بھی اس گروپ میں شامل تھے۔ چونکہ مرحوم اپنے وطن لوٹ کر مستقل سکونت پذیر نہیں ہوئے مگر انکی والہانہ محبت اپنے وطن سے ہمیشہ اٹوٹ رہی جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے تاحیات اپنی "بھارتی شہریت" کبھی تبدیل نہیں کی تھی (ثبوت کیلئے پاسپورٹ کی کاپی پیش خدمت ہے)

ان کے حلقۂ احباب میں سابق وزیر اعظم "وی۔ پی۔ سنگھ قابلِ ذکر ہیں۔ جب بھی موصوف، لندن تشریف لے آتے مرحوم کی ملاقات کئے بغیر واپس نہیں جاتے تھے بلکہ موصوف برسرِ اقتدار آنے پر مرحوم کو شریوردھن حلقہ سے پارلیمانی سیٹ کیلئے الیکشن کی

نقش کوکن

پیش کش بھی کی [illegible]۔ علاوہ یہاں پر آپ "انڈین ورکر ایسوسی ایشن لندن" کے فعال رکن شمار ہوتے تھے۔
اسی طرح مقامی سیاست میں بھی حصہ لیتے رہے۔
پہلے آپ LABOUR پارٹی کے ممبر تھے۔ بعدازاں تاحیات موجودہ حکمراں پارٹی (کنزرویٹیو) کے ممبر تھے اور خصوصاً نائب وزیراعظم برطانیہ مائیکل ہزلٹائن اور حلقہ لندن "ایلنگ" کے بھارتی نژاد میئر۔ "پانڈیا" آپ کے گہرے دوستوں میں شمار ہوتے تھے۔
سنہ ۱۹۹۰ء میں باباصاحب امبیڈکر کی برسی کے موقع پر ایشین ٹی وی (T.V) سروس لندن نے اپنے نشریات میں کہا تھا کہ "آج بھارت کے اچھوت لیڈر آمبیڈکر کی برسی ہے" اس "اچھوت" لفظ پر لندن میں بدھ کمیونیٹی نے کافی ہنگامہ کھڑا کیا تھا۔ جس پر فوری قابو پانے کے لئے قاضی صاحب مرحوم کی چیرمن شپ میں اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ دوران تقریر مرحوم نے بڑے پرزور الفاظ میں مذکورہ سروس سے معافی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ بابا صاحب ہندوستان کے مایۂ ناز سپوت اور وطن پرست لیڈر بھی تھے اور مجھے اس بات کا بھی فخر ہے کہ ان کا تعلق بھی میری جنم بھومی دکوکن، سے ہی تھا۔ نیز انہوں نے "بھارتی آئین" بنانے میں جو اہم کردار ادا کیا ہے وہ آزاد بھارت کی تاریخ میں ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔ اور لطف یہ کہ اس آئین کی رو سے ہمارے بھارت میں کبھی "مارشل لاء" نافذ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ان ٹھوس اور مدلل حوالوں کے بعد متذکرہ سروس نے معافی مانگی اور معاملہ رفع دفع ہوا تھا۔
مرحوم آمبیڈکر کی شخصیت سے بیحد متاثر تھے اور ان کی کئی تصانیف، اور دیگر "بدھ مت" کے کتابوں کا بڑا ذخیرہ مرحوم کی ذاتی لائبریری میں موجود تھا جو آپ کی موت کے بعد مذکورہ ادارہ کی نگرانی میں "بدھ مت سوسائٹی" لندن کو وقف کیا گیا۔ اسی طرح قانون (وکالت) کی تمام کتابیں کوکنی مسلم قوم کے نوجوانوں میں تقسیم کی گئی۔ مرحوم گزشتہ ۲۵ برس سے لندن کی معروف فرم RONMAND (U.K) LT.D میں لیگل ایڈوائیزر کے عہدے پر فائز تھے انکی موت کے بعد کمپنی سے ملی سروس کی رقم اور دیگر معقول رقم مذکورہ ادارہ "ہیڈن اسلامک سینٹر لندن" کی زیر نگرانی اِن کی بے اولاد بیوہ کو موضع ہرکول، ضلع رائیگڈھ میں بھیجی جاچکی ہے۔ مرحوم انجمن اسلام مروڈ جنجیرہ کے لائف ممبر تھے۔ "خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں"

نقشِ کوکن

تبصرہ

نام کتاب :- پیش رفت (غزلوں کا مجموعہ)

شاعر :- ڈاکٹر محبوب راہی

تبصرہ نگار :- عبدالاحد ساز

طباعت :- اسباق پبلیکیشنز، پونہ

○ "پیش رفت" ڈاکٹر محبوب راہی کی غزلوں کا چوتھا مجموعہ ہے اس سے پہلے ان کے تین مجموعے "ثبات"، "تردید"، اور "بازیافت"، شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بچوں کے لئے لکھی ہوئی نظموں کی دو کتابوں اور ڈاکٹر مظفر حنفی پر ایک تحقیقی مقالہ کے بھی مصنف ہیں۔ کئی تصانیف زیر ترتیب واشاعت بھی ہیں جن کی تفصیلات "پیش رفت" کے ابتدائی صفحات میں راہی صاحب کے سوانحی کوائف، ادبی سماجی سرگرمیوں اور حاصل کردہ اعزازات وانعامات کی تفصیل کے ساتھ درج ہے جس سے قارئین کو ان کی شعری وادبی قامت اور سماجی وتعلیمی قدر کی موازنت کے ساتھ بھری پری شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

راہی ایک پرگو شاعر ہیں اور انہوں نے مختلف موضوعات پر اور مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ قومی نظمیں، اخلاقی وتفریحی نظمیں، مذہبی، سیاسی، سماجی اور نسوانی موضوعات پر نظمیں، طنزیہ وظریفانہ شعری نگارشات غرض کہ ان کی مختلف مزاج ومعیار کی تخلیقات، مختلف مزاج ومعیار کے رسائل میں ایک عرصۂ دراز سے شائع ہوتی آرہی ہیں۔ ان کا ذوقِ شعر گوئی ان کے مشاہدوں اور تجربوں کو سرعت کے ساتھ گرفت میں لے کر منظوم آئینوں میں منعکس کرتا جاتا ہے۔ اپنے عہد کے سماجی، سیاسی، معاشرتی مسائل اور ان کے ردِ عمل میں آدمی کے ذہن ودل پر مرتب ہونیوالے تاثرات کو وہ پوری منطقیت کے ساتھ جزو غزل بناتے ہیں۔ تدریس کے پیشے سے دیرینہ ومخلصانہ وابستگی انہیں اپنے معروضات کو واضح تفہیم کے ساتھ قاری تک پہنچانے میں کامیاب رکھتی ہے ؎

قضا وقدر کے یہ کھیل ہیں کہ ایک آدمی
کبھی مقامِ اوج پر ہے اور کبھی ذلیل ہے

محبت دسترس سے لفظ ومعنی کی ہے بالاتر
میاں تم اس کی بھی تشریح اور تفہیم کرتے ہو

راہی نے اپنی غزلوں میں نہ روایت سے انحراف کیا ہے، نہ ترقی پسندی سے دامن کشی کی ہے اور نہ ہی جدیدیت سے شعوری طور پر صرفِ نظر کیا ہے۔ روایت کا احترام اور اس سے استفادہ ان کی غزلوں میں جابجا نظر آتا ہے ؎

جو مری وحشت، مری دیوانگی کا ہیں سبب
وہ مرا چاکِ گریباں کیوں رفو کرنے لگے

چونکہ وہ مثبت اصلاحی فکر اور انسانی

معاشرے کو بہتر دیکھنے کی آرزو کو شعار رکھتے ہیں، اس لئے کہیں کہیں ان کی [illegible] ترقی پسندانہ بھی ہو جاتی ہے ؎

نشۂ محنت مجھے سرشار رکھتا ہے سدا
بادۂ مخمور خود اپنا پسینہ ہے مجھے

میں سرِدار رہا زندہ علامت بن کر
مجھ کو دُنیا نے حوالوں کی طرح برتا ہے

اور گو وہ جدیدیت کی آلودگی اور فیشن زدگی سے پاک ہی رہے، مگر عہدِ نو کی آگہی اور جدید لب و لہجے کے ناگزیر اثرات کو انہوں نے کشادگی کے ساتھ اپنایا بھی ہے ؎

شبہات کے شعلوں سے ہر اک ذہن تپیدہ
ہر آنکھ سلگتے ہوئے منظر کی طرف ہے

جانے کیا ہے یوں اُبھرتا ہے جو سطحِ ذہن پر
ایک آن دیکھا پیسوئی دائرہ در دائرہ

زیرِ تبصرہ کتاب میں کتاب کے مرتب معروف شاعر نذیر فتحپوری نے ڈاکٹر محبوب راہی کی شاعری کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار بڑی خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے:

"بات 'پیشِ رفت' کی نہ کیجئے، راہی کی پوری شعری کائنات کو سامنے رکھیں تو انکشاف ہوتا ہے کہ یہ کائنات اصنافِ سخن کے گوناگوں رنگوں سے سجی اور سنوری ہوئی ہے۔ ایک جہت سے دوسری جہت تک نہ سرا ہاتھ لگتا ہے نہ ڈور سلجھتی ہے ایک فن کار کو صحیح معنوں میں حقیقی فن کار بنانے کے لئے جس فطری پھیلاؤ، بکھراؤ اور الجھاؤ کی ضرورت ہوتی ہے وہ منظر بہ منظر راہی صاحب کی شاعری میں کروٹیں لیتا محسوس ہوتا ہے۔"

اپنے محبوب شاعر ڈاکٹر مظفر حنفی کی طرح الفاظ کی دروبست میں چستی اور لہجے کی کاٹ، تھوڑی سی ڈھیل اور تھوڑے سے اندمال کے ساتھ راہی صاحب کے ہاں بھی ہے۔ 'پیشِ رفت' کی غزلوں کے زیادہ متوجہ کن اشعار اسی نہج کے ہیں ؎

زمیں کھینچ لی پیروں تلے سے جس نے مرے
وہ میرے سر پہ مسلط ہے آسماں بن کر

موت ہے میرے لئے گویا پیامِ زندگی
یعنی گردابِ فنا ہی اب سفینہ ہے مجھے

جھوٹ سے آغاز ہوتا ہے غلو پر اختتام!
زندگی کی گفتگو ہو یا اجل کا تذکرہ

کس کو اتنی فرصت ہے جو ان باتوں پر غور کرے
کون یہاں کتنا بے بس ہے کتنا کس کے بس میں ہے

غزلوں کے علاوہ اس مجموعے میں چار نظمیں آٹھ قطعے ۲۵ رباعیاں اور ایک عدد تضمین شامل ہے۔ نظمیں قابلِ ذکر نہیں ہیں۔ یہ اگر شامل نہ کی جاتیں تو بہتر ہوتا۔ قطعات گوارا ہیں مگر اب یہ صنفِ سخن پامال سی ہو چکی ہے۔ رباعیاں البتہ قابلِ غور ہیں۔ اوّل تو صنفِ رباعی بجائے خود زبان و بیان پر خاصی قدرت اور فنِّ عروض پر گرفت کے متقاضی ہے۔ پھر راہی صاحب نے اپنی رباعیوں پر محنت بھی کی ہے اور اس کے فنّی و معنوی تقاضوں کو پورا کرنے کی بھرپور سعی بھی ہے ؎

یہ دل بھی عجیب طرح کی شئے ہوتی ہے
کچھ اور ہی اس ساز کی لئے ہوتی ہے
وہ راہ جو برسوں کی مسافت مانگے
یہ جا ہے تو اِک جست میں طے ہوتی ہے

اسباب کی بہتات الٰہی توبہ
کم ظرف کی اوقات الٰہی توبہ
اک قطرہ جہاں جذب نہیں ہو پاتا
چٹانوں پہ برسات الٰہی توبہ

اسباق پبلیکیشنز، پونہ کے زیر اہتمام سلیقے اور قرینے سے چھپا ہوا یہ شعری مجموعہ "پیش رفت" امید کی جا سکتی ہے کہ ڈاکٹر محبوب راہی کے گزشتہ مجموعوں ہی کے انداز میں مقبول ہوگا۔ اس سے وہ قارئین یقیناً محظوظ ہوں گے جو زندگی کے منظر نامے کی پہلی پرت کو راستی و خلوص کے ساتھ منظوم دیکھنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔

نام کتاب:	"صدا الصحرا"
مصنف:	ابراہیم بغدادی
قیمت:	اکیس روپے
ناشر:	کوکن اردو رائٹرز گلڈ
تبصرہ نگار:	انور خان

"صدا الصحرا" انیس مختصر مضامین اور چار مراسلوں پر مشتمل ایک خوبصورت کتاب ہے۔ مضامین اہم موضوعات پر ہیں۔ جیسے انسانی یک جہتی، علم کی روشنی، انسانیت کا عالمگیر تصور وغیرہ۔ لیکن بیحد مختصر اور ہلکے پھلکے۔ ان کا مقصد قاری کو عمل پر آمادہ کرنا ہے۔ مصنف کے خلوص میں کوئی شبہ نہیں البتہ بہتر ہوتا کہ قدرے تفصیل سے لکھا جاتا۔ یہ کتاب اسکول اور کالج کے طالب علموں کے لئے مفید ہے۔ ابراہیم بغدادی صاحب کے شوق کو دیکھتے ہوئے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ ایسے معلوماتی مضامین بھی دیں گے جن کی اہمیت فی زمانہ بہت ہے جیسے سائنس کی حیرت انگیز ترقیوں پر، کمپیوٹر، میٹیلکس، فزکس وغیرہ۔ یہ ہمارے طالب علموں کو ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جن سے استفادہ کرکے وہ آج کی دنیا میں اپنا مستقبل سنوار سکیں۔ اسی طرح اسلام اور اخلاقی موضوعات پر بھی نئے ڈھنگ کے مضامین جو دل و دماغ بدلنے میں مدد دیں اور سائنسی بنیاد پر استوار ہوں۔ امید ہے ابراہیم بغدادی اس پر بھی توجہ دیں گے۔ کتاب بہت اچھی چھپی ہے۔ قیمت سولہ روپے کتابت و طباعت کے پیش نظر مناسب ہے ○○

نقش کوکن

AT

Vashi, Lokhandwala Complex & Byculla Branches

Bank at your convenience 24 hours a day, 365 days a year

With your DCB ATM card, you can do everything you normally do at the Bank. Withdraw cash, Deposit cash, Deposit cheques. Order cheque book or statement of account, register instructions for having them couriered. Post letters to the bank. Also avail totally computerised services at the branches including immediate computerised S/B Pass Book updation and Round-the-Clock Tele Banking Services.

Get your DCB ATM Card today !
On most attractive terms

Vashi : 75, Vardhaman Market Sector 17, DBC, Vashi, New Bombay 400703 Tel.: 7630043, 7670956, 7632421.
Lokhandwala Complex : Apna Ghar Co-operative Housing Society, Swami Samarth Nagar, Andheri (W), Bombay 400058 Tel.: 6323907, 6323908, 6323929.
Byculla : 44-5, Clare Road, Bombay-400 008 Tel.: 3078007, 3080357, 3080770

معمّہ نمبر ۲ر کا حل

پچھلے مہینہ معمہ نمبر ۱ر کا صحیح حل اور اس میں کامیاب قارئین کے اسمائے گرامی نقش کوکن میں رقم کیے گئے تھے۔ ہمیں خوشی ہے کہ قارئین نے اس طرف دلچسپی لی ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی قارئین دوبارہ نئے معمہ کو حل کرنے کی سعی فرماتے ہیں تو انعام میں دوبارہ سہ بارہ پرچہ بھیجکر ان کی قدر افزائی کرنے کی بجائے انہیں انعام میں کتاب دیکر نوازا جائے تو بہتر ہے لہٰذا معمہ نمبر ۳ر ہم نے انعام میں کتاب دینے کا اعلان کیا ہے۔ البتہ نمبر ۱ر کے کامیاب امیدواروں کو پرچہ بھیج دیا گیا ہے اور اب درج ذیل قارئین کو بھی سے پرچہ بھیج دیا جائے گا۔

اب کی بار ہمیں ۱۹ر حل موصول ہوئے جن میں سے ۱۱ر زیرِ غور آئے اور ان میں صرف ۴ر انعام کے حقدار قرار پائے۔ ان خوش نصیب قارئین کے نام اس طرح ہیں:

(۱) راشدہ نکہت انصاری۔ ناگوٹھنہ
(۲) معید عبدالقادر کنکے۔ دہور۔
(۳) داؤد خان محمد خان چیچکر۔ مہاڈ
(۴) انجم آرا یوسف باؤسکر۔ کنجور مارگ بمبئی

——— صحیح حل اس طرح ہے

اسم - الف

	د	ق	ع			ب	ی	س	
ع			ی			ا			ت
ل	ج		ب	ل	ا	ع		و	ث
م	ک	ش		ن	ر		ک	ا	ب
	۲	ب	ص			ل	آ	ت	
ک	ل	ا	ص			ک	ھ	د	ا
ا	ت	ی		ل	ح		ن	ا	ک
ف	[illegible]		ث	م	ص	ع		ت	ب
ل			ا			ل			ل
	ل	ج	ش			ش	ی	ط	

مصافحہ

کرنے سے دِل کا کینہ دور ہوتا ہے۔

مُسلمان: مقصدِ حیات، نظریۂ حیات اور نظامِ حیات رکھنے والی ایک ممتاز قوم ہے۔ جس کی تشکیل ایمان وایقان، تزکیۂ نفس و احسان، صدق و اخلاص، صبر و شکر، جاں بازی و جانثاری امر بالمعروف و نہی عن المنکر، عدالت و استقامت اور عزیمت و شہادت کے خمیر سے ہوئی ہے اس کے افراد کا تعارف دو جملوں سے کرایا جاتا ہے۔ رَھُبَان بِالّیل۔ فَرُسَان بِالنَّھار (رات کے راہب، دن کے مجاہد) ••

پرنسپل زیب النساء بکری والا کے اعزاز میں الوداعی جلسہ

فاروق بائی اسکول برائے طالبات کی پرنسپل زیب النساء یعقوب بکری والا صاحبہ کے ۳۳ سالہ کامیاب تعلیمی سفر کے اختتام پر ایک الوداعی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب عبداللہ ابراہیم مرچنٹ صاحب نے فرمائی۔ فاروق بائی کے اسکول کے پہلے پرنسپل جناب ابراہیم خان طالب بطور خاص مدعو تھے اسکول کی وائس پرنسپل مسز سروری ہاشمی نے مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور پرائمری کی ہیڈ مسٹریس مسز ساجدہ بیگ نے استقبالیہ نظم پڑھی۔ مسز زلیخا نختارے۔ مسز طاہرہ خاں، مسز نوجہاں بیگ، مسز ثریا ایٹے، مس رشیدہ موٹانی نے پرنسپل صاحبہ کے کارہائے نمایاں بیان کئے۔ معلمہ شیخ فرزانہ شاہد نے منظوم سپاسنامہ پیش کیا۔ فدائی اکیڈمی کی شہزادی جکیم، مسز پنجم اور یعقوب راہی نے بھی زیب النساء صاحبہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صدر محترم عبداللہ مرچنٹ صاحب نے میمن ویلفیر کی جانب سے پرنسپل صاحبہ کی کوششوں اور محنتوں کو سراہتے ہوئے ان کی سرپرستی میں اسکول کی ترقی پر خوشی کا اظہار کیا۔ مسز زیب النساء بکری والا صاحبہ نے اسٹاف ممبران کو ۲۵ ہزار روپئے بطور تحفہ دیئے اور ساتھ ہی ایس ایس سی کے امتحان میں اول، دوم، سوم آنے والی طالبہ کو ۳۰۰، ۲۰۰، اور ۱۰۰ روپئے کا انعام دینے کا اعلان کیا۔ نظامت کے فرائض اسکول کی سپروائزر مسز حلیمہ شیخ نے بحسن وخوبی انجام دیے

اردو اسکول کھیٹل کی نئی عمارت

رائے گڈھ ضلع پریشد کے نائب صدر جناب ارون دیشمکھ کے ہاتھوں اردو پرائمری اسکول کھیٹل کی شاندار عمارت کا افتتاح ۳۔ مارچ ۱۹۹۶ء اتوار کو ہوا۔ اس موقع پر منعقدہ جلسہ میں ایجوکیشن بورڈ ضلع رائے گڈھ کے افسران اور گاؤں والوں کے ساتھ اردو اور مراٹھی اسکول کے مدرسین کثیر تعداد میں طلباء کے ساتھ موجود رہے طلباء کی تقاریر ہوئیں اور انہیں انعامات سے نوازا گیا۔

یہ شاندار عمارت جماعت المسلین کھیٹل کی طرف سے تعمیر ہوئی ہے جس کے لئے جناب صالح خاں دیشمکھ ان کے بھائی ابراہیم خاں دیشمکھ ایڈوکیٹ عبدالقادر خان دیشمکھ جناب عبدالوہاب خان دیشمکھ اسی طرح علاقائی سوشل ورکر جناب حسن خان دیشمکھ عرف تاطے کی خدمات کو سراہا گیا۔ جناب ارون دیشمکھ نے اردو پرائمری اسکول کھیٹل کو ضلع رائے گڈھ کی بہترین اسکول قرار دیا اور گاؤں والوں کی خدمات کو سراہا۔ نامہ نگار: عبدالوہاب خان دیشمکھ صدر جماعت المسلین کھیٹل ضلع رائے گڈھ

مئی ۹۶ء

مطبوعات مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی

مراٹھی آموز۔ ڈاکٹر عصمت جاوید
۲۵ روپئے

ایک ہی پیالہ (ڈرامہ)
رام گنیش گڈکری، مراٹھی سے ترجمہ خلیل ظفر
۲۰ روپئے

ناگپور میں اردو ڈاکٹر شرف الدین ساحل
۵۰ روپئے

علم الامراض ڈاکٹر کرنل محمد عفران
۹۰ روپئے

چاند تارے اسحاق خضر ۱۵ روپئے

کمپیوٹر اور اس کی بیسک زبان
عبدالباری مومن ۲۰ روپئے

تہور سنگیت کار بی آر دیودھر مراٹھی سے ترجمہ دستگیر شہاب ۲۵ روپئے

امکان مراٹھی عصری ادب کا انتخاب (اردو)
۴۰ روپئے

امکان مراٹھی عصری ادب کا انتخاب (اردو)
۲۵ روپئے

امکان یک بابی ڈرامہ خصوصی شمارہ
۱۰ روپئے

امکان سرج اورنگ آبادی خصوصی شمارہ
۲۰ روپئے

ملنے کے پتے :۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی۔ فون :۔ ۲۶۷۲۷۰۳
اولڈ کسٹم ہاؤس ڈی ڈی بلڈنگ شہید بھگت سنگھ مارگ ممبئی ۲۳
(۲) مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ
پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال ممبئی ۸

ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا

بنیادی طور پر ایک ماہر طبیب ہیں۔ نیلی پیلی گولیاں اور کڑوی کسیلی دوائیں دیتے دیتے آپ نے ملک و قوم کا درد بھی سمجھ لیا اور سیاسی و سماجی میدان میں بھی مسیحائی کے جوہر چمکائے۔ حکومت مہاراشٹر کے وزیر بھی رہے اور پچھلے کئی سالوں سے انجمن اسلام ممبئی کی صدارت کے عہدۂ جلیلہ کے ذریعہ مہاراشٹر بھر میں شمع علم کی لو تیز تر کرنے میں منہمک ہیں۔ حال ہی میں حکومت ہند کے محکمہ صحت عامہ و خاندان فلاح و بہبود کے تحت سنٹر۔ برائے یونانی میڈیشن (ریسرچ) نئی دہلی نے ڈاکٹر جمخانہ والا کو جے جے ہسپتال ممبئی میں واقع یونانی میڈیسن ریسرچ آنریری ڈائریکٹر مقرر کیا ہے۔ ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب نے ۱۹ مارچ سے اپنا عہدہ سنبھال لیا ہے
نقش کوکن

اقبال ناڈکر نائب صدر منتخب

مہاراشٹر ایس ٹی کامگار سنگٹھنا ممبئی ڈویژن کے عہدے داروں کے چناؤ میں جناب اقبال ناڈکر کا انتخاب اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔ اقبال ناڈکر پنویل کے ٹرافک کنٹرولر ہیں۔ وہ پنویل میں نائب صدر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ چناؤ کے بعد شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مہاراشٹرا ایس ٹی میں تقریباً گیارہ یونین (سنگٹھنا) تھیں لیکن کورٹ کے حالیہ فیصلے کے بعد ایک صنعت ایک یونین کے مطابق مہاراشٹرا ایس ٹی کامگار سنگٹھنا کو حکومت نے تسلیم کیا ہے اور مزدوروں کی

اکثر مانگوں کو حکومت نے منظور کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو مزدور سبکدوش ہوئے ہیں انہیں ایس ٹی سفر کا فری پاس دیا جائے گا ان کے اس اعلان سے تمام ملازمین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ڈاکٹر خلیل مقدم

بمبئی کے معروف ڈاکٹر اور سوشل ورکر ڈاکٹر خلیل مقدم کو مرکزی حکومت نے نیشنل ایڈ کنٹرول کمیٹی کا ممبر بنایا ہے۔ ایڈس جیسے خطرناک اور لاعلاج مرض کے پھیلاؤ کو روکنے اور عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے یہ کمیٹی قائم کی ہے۔ ڈاکٹر مقدم کو ریاستی حج کمیٹی میں بھی شامل کیا گیا ہے وہ جلدی امراض اور جنسیات کے ماہر ڈاکٹر ہیں اور اس وقت پرنس علی خان اسپتال مجگاؤں بمبئی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

نقش کوکن

مدرسہ قاضیہ عالیہ عربیہ

ایک زمانہ تھا کہ گریاں تعلقہ راجہ پور میں دینی تعلیم کا معقول انتظام نہ تھا مگر خدا غریق رحمت کرے مرحوم عبدالرزاق احمد چوگلے کو جنہوں نے ایک نیک کام کی داغ بیل ڈالی اور عالی جناب حسن ہارون بغدادی سابق امام و خطیب جامع مسجد گریج اکابرین جماعت المسلمین گریٹی کی کوشش رنگ لائی اور ۱۹۹۰ء میں مدرسہ قاضیہ عالیہ عربیہ کی ابتداء ہوئی۔ مدرسہ تو قائم ہوا مگر طلباء کی خاطر خواہ تعداد نہ تھی لہٰذا اکابرین نے وجے درگ کھاڑی کا دورہ کرکے بچوں کو حصول تعلیم کی طرف راغب کیا۔ مدرسہ کے نظم و نسق کے لئے معلم مولانا عبدالستار عبدالقادر بغدادی نے خلوص دل سے محنت کی اور قلیل عرصہ میں مدرسہ نے کافی ترقی حاصل کی ہے وجے درگ کھاڑی میں شرعی تعلیم کا یہ پہلا مدرسہ ہے۔

۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں بغدادی نانا کی ہدایت کے مطابق عالی جناب مولانا نظر عالم معلم عربی مدرسہ ٹھاکور واڑی ترلوٹ نے صدارت کے فرائض

طلباء نے تلاوت قرآن پاک حمد نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ چند طلباء نے علم دین پر تقریریں بھی کیں جس سے حاضرین مجلس بے حد محظوظ ہوئے اور مبارکباد دی۔

مرسلہ احمد نور محمد بلبلے

ممبرا میں کوکن بینک کا افتتاح

ممبرا میں کوکن مرکنٹائیل بینک کی ۱۳ ویں برانچ کا افتتاح بینک کے چیرمین محمد قاسم ٹھاکور کے ہاتھوں ہوا۔ اس تقریب میں بینک کے ڈائریکٹرس شریک تھے۔

بنک کے چیرمین محمد قاسم ٹھاکور نے فرمایا ۱۱ ہزار ۲ سو ۵۰ روپئے سے بینک کا افتتاح ہوا تھا۔ کوکن کے عوام نے کوکنیوں کی فلاح کے لئے یہ قدم اٹھایا آج اس بینک ۹۶ کروڑ ڈپازٹ ۱۲ کروڑ ۲۵ لاکھ فکسڈ کے ساتھ سوا تین کروڑ کا سرمایہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوکن کے علاوہ دیگر تمام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوسہ ممبرا کے عوام خوش نصیب ہیں کہ کوسہ کی نئی برانچ میں جدید ٹیکنیکی کمپیوٹرائزڈ سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اہل کوسہ ممبرا کے خواہشات کی تکمیل ہوگی اس کے لئے

[illegible] کیا ہے۔

پروگرام کی صدارت تھانہ کے سالار نعیم خان صاحب نے کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کوکن بینک کوسہ برانچ یہاں کے بے روزگار نوجوانوں کو قرض فراہم کر کے ان کو معاشی پسماندگی سے نجات دلائے گا اور وہ خود کفیل ہوں گے۔ شکریہ کی رسم بینک کے وائس چیرمین ڈاکٹر دلوی نے کی اس موقع پر کوسہ ممبرا کوکن بینک ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے چیرمین پرائم گروپ کے ڈاکٹر یونس کھوت اور وائس چیرمین سلطان مالدار (پرائم گروپ پارٹنر) کا تقرر ہوا۔ کوکن بینک کے چیف ڈپٹی مینجنگ ڈائرکٹر محمد عطار نے مہمانوں نیز تمام ڈائرکٹرس کی گلپوشی کی۔

طرحی مشاعرہ

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے زیر اہتمام اقبال مرزا کی کفالت سے مروڈ میں ۱۶ ار مارچ ۹۶ء شب محترم ہاشم نوگانوی صاحب کی صدارت میں ایک طرحی مشاعرہ کا انعقاد عمل پذیر ہوا۔ طرح تھی۔ نقش کو کن " دل کو تیرے جلوؤں کا آئینہ بنانا ہے "۔ اس مشاعرہ میں استاد شاعر ہاشم نوگانوی، محمود الحسن ماہرؔ، اور منظر فیض آبادی صاحبان نے شرکت فرماکر نہ صرف مقامی شعراء کی حوصلہ افزائی کی بلکہ اپنے کلام بلاغت نظام سے ایسا سماں باندھ دیا کہ محفل یادگار بن گئی۔ مقامی شعراء میں نعیم الدین نعیمؔ عبدالقادر رازؔ، خلیل ہاشمیؔ، سیف اللہ سیفؔ، شمس الدین شمسؔ۔ ریاض انجم یوسف امام، شاہد حسن شاہدؔ اور حیدر رضوی کی شرکت نے مشاعرہ کی رونق بڑھائی۔ دوسرے دور میں باذوق حضرات بالخصوص اسمٰعیل بودھلے اقبال مرزا، شوکت تلوسکر اور نند کشور ویدک نے پسندیدہ قطعات اور غزلیں پیش کر کے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ نعیم الدین نعیمؔ سکریٹری انجمن فروغ ادب جنجیرہ نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ عبدالقادر راز نے نظامت کے فرائض انجام دئے اور ریاض انجم نے شکریہ ادا کیا

آئی ٹی آئی کورسیس میں داخلے

مرکزی و ریاستی حکومت سے منظور شدہ انجمن اسلام جنجیرہ سدی ظفر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ یکم اگست ۱۹۹۶ء سے شروع ہونے والے نصابی سال میں مندرجہ ذیل کورسیس میں داخلہ کے لئے داخلہ فارم جاری کئے جارہے ہیں۔

(۱) میکانک موٹر وہیکل دو سالہ مدت

(۲) میکانک ڈیزل ایک سالہ مدت

(۳) ویلڈر (گیس و الیکٹرک) ایک سالہ مدت

(۴) الیکٹریشین دو سالہ مدت

الیکٹریشن کورس میں داخلہ کے لئے امیدوار کو S.S.C امتحان میں کامیاب ہونا جبکہ باقی ماندہ کورسیس میں داخلہ کے لئے امیدوار کو مذکورہ امتحان میں شریک ہونا لازمی ہے۔

داخلہ فارم اور کیفیت کا (Prospectus) انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ کی نقد ادائیگی پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اگر داخلہ فارم بذریعۂ ڈاک درکار ہوں تو مبلغ ۵۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنا ہوگا۔

پُر کئے ہوئے داخلہ فارم

مئی ۹۶ء

.S.S.C امتحان کا نتیجہ نکلنے کے دن سے پندرہ دن بعد تک انسٹی ٹیوٹ کے دفتر میں جمع ہونا لازمی ہے۔

مختار احمد خان
پرنسپل انسٹی ٹیوٹ ہذا

کویت میں اختر الایمان کی یاد میں تعزیتی اجلاس اور مشاعرہ

اردو کے نامور شاعر اختر الایمان کی یاد میں ایک تعزیتی اجلاس انور قادری کی رہائش گاہ پر گذشتہ مہینہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت سید صفدر نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے فرائض ڈوگری کے معروف شاعر اروند رینا نے انجام دیئے۔ اس یادگار اجلاس کی نظامت معروف شاعر و ادیب نور پرکار نے کی۔

پروگرام کے پہلے حصہ میں اختر الایمان کی زندگی اور ادبی فن پر جن قلمکاروں نے اپنے مقالات پیش کئے ان میں نور پرکار، بیگم میمونہ علی چوگلے اور ہرش وردھن کے نام قابل ذکر ہیں۔

اس تعزیتی اجلاس میں ادب کے سرپرستوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جن میں محمد صالح بروڈ

نقش کوکن

علی چوگلے، اشرف ضیاء اور اختر پیرزادہ کے نام نمایاں ہیں۔

دوسرے دور میں جن شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو نوازا ان میں باقی احمد پوری، نور پرکار، عبداللہ ساجد، مسرت جبیں زیبا، غلام علی وفا، جبیر سنگھ دھیمان، رشید میواتی، احمد علی عرفان، محمد علی وفا، پروفیسر تسلیم اکبر شاہ، نعیم اقبال راہی، منور کانپوری، یوسی شرما، ایوب قاسم کرجیکر، گوربخش سنگھ ڈوگرا، عمر حیات رضوی اور عبدالمجید بیگ پروانہ کے نام شامل ہیں۔

نظام مدرسہ

گوولکوٹ میں ۱۱ مارچ تا ۲۴ مارچ لیڈی شریفہ امین ڈی ایڈ کالج کے سال دوم کے زیر تربیت معلمین کا بلاک ٹیچنگ کا دور رہا۔ اس دوران زیر تربیت معلمین نے گوولکوٹ اردو اسکول کا نظام مدرسہ چلایا اور طلباء و طالبات کے کھیل کے مقابلے، تحریری و تقریری مقابلے یونٹ ٹیسٹ لئے اور ساتھ ہی بچوں کو سیر و تفریح کرائی گئی۔

یہ پروگرام جناب عبدالرزاق پربھولکر کے زیر صدارت انجام پایا اور مہمان خصوصی کے طور پر ڈی ایڈ کالج کے پرنسپل جناب عبدالمجید سیرکو مدعو کیا گیا۔ اور نظامت کے فرائض حمید پرویز اور جاوید مومن نے انجام دیئے۔

پروگرام کے آخری مرحلے میں مہمان خصوصی اور صدر صاحب کی تقاریر ہوئی۔ جناب نوشاد علی (پرنسپل مرکزی اسکول رہنما) اور گوولکوٹ اردو اسکول کے صدر مدرس و معاون اساتذہ اور ڈی ایڈ کالج کے پرنسپل اور لکچررس حضرات نے زیر تربیت معلمین کو چند ہدایات پر عمل کرنے پر تلقین کیں اور بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

اسی طرح نظام مدرسہ کا پروگرام اردو بوائز اسکول کالستہ میں بھی انجام پایا۔ جس کی صدارت حاجی داؤد امین ہائی اسکول کے پرنسپل جناب یوسف پرکار صاحب نے انجام دی۔ ثقافتی پروگرام میں شامل ہونے والے طلباء کو ۱۸۰۰ روپئے بطور انعامات دئیے گئے۔

...ہائی اسکول میں الوداعی جلسہ

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری میں دسویں جماعت کے تعلیمی سال کے اختتام پر ایک الوداعی جلسہ ایجوکیشن آفیسر (ثانوی) شری اُدیہ سنگھ بھوسلے کی صدارت کی منعقد اس موقع پر آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر اور رتناگری کے مشہور صنعت کار عالی جناب رفیق سیٹھ نائیک، نائب صدر پروفیسر آڈے صاحب اور سکریٹری لائن۔ اے۔ کے۔ آئی۔ قاضی ان کے علاوہ کمیٹی کے دیگر ممبران میں جناب منیر شیخ۔ عتراب علی قاضی جلوہ افروز تھے مہمان خصوصی کے طور پر جناب اشرف سیٹھ نائیک نے شرکت فرمائی۔

جلسے کا آغاز مولانا سلیم کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں جماعت نہم کی طالبات نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔

تلاوتِ قرآن پاک کے بعد ہائی اسکول کے صدر مدرس جناب عبداللہ قاضی نے معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔

ایس۔ ایس۔ سی امتحان برائے مارچ ۱۹۹۵ء میں امتیازی نمبرات حاصل کرنے والے طلباء وطالبات شازیہ اسحاق پاؤسکر، نفیسہ ہڈریکر مہرالنساء عبدالستار سولکر کو بالترتیب اول، دوم، سوم نمبر کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ یہ انعامات ایک ہزار روپئے۔ سات سو روپئے، پانچسو روپئے پر مشتمل تھے۔ جن کو رفیق نائیک اور برادران نے مرحوم ایم۔ ڈی نائیک اور مرحوم بھائی سیٹھ نائیک کی یاد میں عطا کئے تھے اس کے علاوہ دارالسلام افریقہ میں مقیم جناب حسین عیسیٰ قاضی کی جانب سے بھی اول۔ دوم، اور سوم نمبروں پر کامیاب شدہ بچوں کو بالترتیب دو سو ایک۔ ایک سو پچیس اور پچہتر روپیوں کے انعامات سے نوازا گیا۔ حسین قاضی صاحب کی جانب سے انگریزی مضمون میں پہلے نمبر پر کامیاب ہونے والی شازیہ پاؤسکر کو اکیاون روپئے اور علم الحساب میں پہلے نمبر پر کامیاب ہونے والی طالبہ مہرالنساء سولکر کو انعام دیا گیا ندا انجینئرنگ کے مالک جناب ارشاد قاضی صاحب کی جانب سے اول۔ دوم اور سوم نمبر پانے والے طالبات کو بالترتیب۔ ایک سو ایک، اکیاون روپیوں اور اکیاون کے انعامات سے سرفراز کیا گیا۔ رتناگری ضلع کے اردو ہائی اسکولوں میں تیسرے نمبر پر کامیاب ہونے والی شازیہ پاؤسکر کو مرحومہ آمنہ بی بھونبل کرڈوئی کی جانب سے پانچ سو روپئے کا انعام دیا گیا۔ اسی طرح محترمہ فریدہ ناصر مجگاؤنکر نے اپنی مرحومہ ماں شرگاؤنکر کی یاد میں ایک سو پانچ روپئے شازیہ پاؤسکر کو بطور انعام پیش کئے سبھاش بارئکے کی جانب سے رکھا گیا ستائیس روپئے پچاس پیسے کا انعام شازیہ نے حاصل کیا۔

جلسے کی نظامت کے فرائض جناب لائق قاضی بے حسن وخوبی انجام دئے آخر میں محترمہ رشیدہ ٹیمکر نے اظہار تشکر فرمایا۔

غلام صاحب مقدم کا استقبال

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بمبئی کے چیف کوارڈینیٹر جناب ایچ بی مقدم کے بھائی غلام صاحب بابا صاحب مقدم متوطن ٹول ضلع رائے گڈھ ۶۵ سال کے بعد جاہنبرگ

ساؤتھ افریقہ سے ہندوستان
آئے تو آپ کا ورود مسعود دفتر
نقش کوکن میں بھی ہوا۔ آپ
کے ساتھ آپ کی دو صاحبزادیاں
محترمہ حوا اور محترمہ خیر النساء بھی
شریک سفر تھیں۔ یہ تینوں جب
دفتر نقش کوکن میں تشریف لائے
تو ہم .K.T.K کی پوری ٹیم نے
آپ کا دلی خیر مقدم کیا جاہنسبرگ
جیسے دور دراز مقام پر یہ لوگ
ہم .K.T.K کی سرگرمیوں کا
حال سن کر بے حد متاثر تھے
اور اسی لئے ہندوستان میں
اپنے دورہ کے درمیان دفتر
نقش کوکن میں جانا آپ نے
ضروری سمجھا اور یہاں پہنچ کر
بے حد خوش ہوئے۔

جامع مسجد ٹپیل محلہ پنویل

جامع مسجد جماعت المسلمین
ٹپیل محلہ۔ پنویل ضلع رائے گڈھ
کا ۳۰ مارچ ۹۶ء کو انتخابی
جلسہ زیر صدارت نور محمد ملا
منعقد ہوا۔ مرحوم یوسف ملا کے فرزند
جناب حبیب یوسف ملا کو اتفاق
رائے سے متولی چنا گیا۔ ان کو
تعاون دینے کیلئے مندرجہ ذیل آٹھ
نقش کوکن
مشاورین نامزد کئے گئے۔
(۱) عبداللہ (بچوفرٹ) (۲) احمد عثمان
شیخ (۳) حسین میاں احمد ٹپیل
(۴) جاوید احمد خطیب (۵) مناف
صلاح الدین ٹپیل (۶) عبدالمقیت
عبداللطیف قاضی (۷) نعیم
عبدالحمید ٹپیل نامہ نگار
مبین عبداللطیف حاجی۔ اندھیری

ڈاکٹر اندرے انگلش ہائی اسکول کا پروگرام

۳۰ مارچ ۹۶ء کی شب میں
تاج محل ہوٹل بمبئی میں رائل
ایجوکیشن سوسائٹی بورلی پنچتن ضلع
رائے گڈھ کے زیر اہتمام منعقدہ
ایک تقریب میں مہمان خصوصی
جناب یوسف خاں صاحب (دلیپ کمار)
نے اپنی جامع تقریر میں ڈاکٹر
اے آر اندرے انگلش ہائی
اینڈ جونیئر کالج کی کامیاب کارکردگی
کی پرزور ستائش کی۔
اس پُر وقار تقریب کا آغاز
ایک ۷ سالہ معصوم طالبہ نے قرآن
تلاوت پاک سے کیا۔ طلبہ کے ایک
گروپ نے حمد و نعت پیش کیں۔
پرنسپل ڈاکٹر اے اے منشی نے
اپنی تقریر میں ڈاکٹر اندرے کے
عزائم کی ستائش کرتے ہوئے
کہا کہ کوکن میں انسٹی ٹیوشن نہیں
بلکہ تعلیمی تحریک چلائی جارہی ہے
اس پروگرام کی نظامت قلم نگار
جناب مشتاق مرچنٹ نے انجام
دی۔

ڈاکٹر وہاب اشرفی کو پرسکار

نامور ناقد اور بہار یونیورسٹی
سروس کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر
پروفیسر وہاب اشرفی کو امسال
"بھارتیہ بھاشا پرسکار" سے
سنمانیت کیا گیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے
کہ اس انعام سے اردو زبان و
ادب کے ایک دانشور کو نوازا گیا ہے۔

شیروانی ایوارڈ

بریلی کمشنری کے مسلم
اداروں میں فلاح عام اسلامک
اسکول لکرالہ سے بیئنس مسلم لڑکے
ہائی اسکول بورڈ امتحان ۱۹۹۵ء
میں شریک ہوئے جو سب یعنی
سو فیصد پاس ہوئے اور چودہ
یعنی ستر فیصد فرسٹ ڈویژن لائے
یہ اس اسکول کے پہلے بیچ کا
رزلٹ ہے اس ادارہ کو الحاجہ
بیگم تارا رشید شیروانی صاحبہ

(چیرمین بھارت سیوا ٹرسٹ
چیرمین جیپ انڈسٹریل سنڈیکیٹ
لیمیٹڈ اور چیرمین ایمپیس شیروانی
شوگر سنڈیکیٹ لیمیٹڈ) کی
طرف سے بیس ہزار روپیہ بطور
خصوصی ایوارڈ پیش کیا گیا۔
اسلامیہ انٹر کالج شاہجہانپور
سے ایکسو تریسٹھ ۱۶۳ مسلم لڑکے
شریک ہوئے ایکسو پچاس ۱۵۰ یعنی
بانوے فیصد پاس اور چوبیس ۲۴
یعنی پندرہ فیصد فرسٹ ڈویژن
لائے اس ادارہ کو دس ہزار روپیہ
بطور خصوصی عطیہ پیش کیا گیا۔

تھانے کارپوریشن کے میئر

پچھلے مہینہ تھانہ میونسپل
کارپوریشن میں میئر کا انتخاب
عمل میں آیا اور شری منوہر گاوڈے
میئر منتخب ہوئے ان کے ساتھ
ہی سابق میئرز کی فہرست بھی
ہدیۂ قارئین ہے۔
ستیش پردھان (سیوشینا)
(مارچ ۸۶ء سے مارچ ۸۷ء تک)
وسنت ڈاوکھرے (کانگریس)
(مارچ ۸۷ء سے مارچ ۸۸ء تک)
منوہر سالوی (کانگریس)
مارچ ۸۸ء سے مارچ ۸۹ء تک)
منوہر سالوی (کانگریس)
مارچ ۸۹ سے مارچ ۹۰ء تک)
موہن گپتے (کانگریس)
(مارچ ۹۰ء سے مارچ ۹۱ء تک)
اشوک راؤل (کانگریس)
(مارچ ۹۱ء سے مارچ ۹۲ء تک)
نعیم خان (کانگریس)
(مارچ ۹۲ء سے مارچ ۹۳ء تک)
اننت ترے (شیوسینا)
(۳۱ مارچ ۹۳ء سے ۱۹ مارچ ۹۶ء تک)

انجمن اسلام ہائی اسکول ممبئی
وی ٹی کے ایک ہونہار طالب علم
محمد اعظم مرتضیٰ (جماعت دہم) کو
ان کی منفرد نصابی اور غیر نصابی
سرگرمیوں کے صلے میں عروس
البلاد ممبئی کی ایک سرکردہ سماجی تنظیم
"روٹری کلب آف باببے" نے
امسال "بیسٹ اسٹوڈنٹ" کے
انعام سے سرفراز کیا۔ یہ انعام گولڈ
میڈل، توصیفی سند اور نقدی پر
مشتمل ہے
۲/اپریل ۱۹۹۶ء کو ممبئی شہر
کے عظیم الشان فائیو اسٹار ہوٹل
تاج محل کے بال روم میں ایک
پُروقار تقریب میں روٹری کلب
آف باببے کے صدر شری ٹھکرال کے
ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔
اسی سال محمد اعظم مرتضیٰ
نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے
تقریری مقابلے میں سال ۱۹۹۶ء
کے لئے اول انعام حاصل کیا تھا اور
گشتی ٹرافی کے مستحق بنے۔ علاوہ
ازیں پاور لوم شہر بھیونڈی کے
رئیس ہائی اسکول کے ۳۸ واں
کل مہاراشٹر تقریری مقابلے میں
شرکت کی اور وہاں بھی حوصلہ افزائی
کا پہلا انعام ان کے حصہ میں آیا۔

کوکنی مسلم کلب نیروبی کا انتخاب نو

۱۷/فروری ۹۶ء کو منعقدہ
کلب کے ۴۵ سالانہ جلسۂ عام میں
درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل
میں آیا۔
چیرمین جناب قاسم مہاتے
وائس چیرمین جناب حنیف خان
سکریٹری جناب آصف خان
اسٹنٹ سکریٹری جناب سمیر مہاتے
خازن۔ جناب اشفاق شیخ

اسپورٹس سکریٹری جناب الطاف قاضی اراکین انتظامیہ علیم کھاپٹے. عبدالجبار شیخ، سمیر بھور رؤف سنگرا اور محی الدین حوا

تھانے کارپوریشن کے نئے کمشنر

تھانے کارپوریشن کے نئے کمشنر جے پی ڈانگے کا تقرر ہوا سابق کمشنر مدھوسدن ٹانکسالے ۳۱ر مارچ ۹۶ء کو سبکدوش ہوئے ہیں۔ ۵۴ سالہ ڈانگے نے حال ہی میں تھانے کارپوریشن کا چارج لیا۔ ۷۳ء میں انھوں نے آئی اے ایس امتحان کامیاب کیا آپ نے ناگپور یونیورسٹی سے ایم ایس سی ایم بی اے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی آپ کا تعلق آکولہ سے ہے شری ڈانگے اس سے قبل چندرپور، ناگپور، اور بلڈانہ ضلع پریشد کے چیف افسر نیز بھنڈارہ عثمان آباد کے ضلع کلکٹر کے علاوہ مرکزی حکومت میں محکمہ آب رسانی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے فرائض انجام دے چکے اس سے قبل ناسک میں آدی واسی وکاس محکمہ کے مشیر تھے۔

نقشِ کوکن

کولہاپور رتناگری ریلوے پروجیکٹ

مرکزی وزیر ریلوے سریش کلماڈی نے بمبئی کوکن ریلوے کی طرح کولہاپور کوکن ریلوے پروجیکٹ کو ہری جھنڈی بتائی ہے جس کی وجہ سے باشندگان کوکن میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے تقریباً ۱۵ سال پہلے جب بمبئی کوکن ریلوے کا پروجیکٹ منظور ہوا تو مرکزی محکمہ ریلوے نے کولہاپور تا رتناگری کے درمیان ریلوے لائن کا نقشہ تیار کرنے کا کام انسٹی ٹیوٹ آف ریلوے بنگلور کے سپرد کیا تھا۔ نقش کوکن کی ایک بہی خواہ اور کوکن ریلوے ایڈوائزری بورڈ کی رکن محترمہ نیلم فضل ماسٹر نے اس لائن کی تجویز بورڈ کے سامنے پیش کی تھی جس پر ان کے ساتھی اراکین نے بھی تعاون دیا اور آج الحمدللہ وہ تجویز روبہ عمل ہونے کو ہے

جامعہ اسلامیہ تعلیم النساء پاچورہ

ادارہ ہذا ضلع جلگاؤں نے اپنی عمر کا پہلا سال مکمل کر لیا اور اب مدرسہ کی جگہ پر ۲۶ رمئی ۹۶ء کو سنگ بنیاد کا پروگرام ہے۔

لاٹون میں تعزیتی جلسہ

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈن گڈھ میں جماعت ہشتم کی طالبہ نیلوفر رمضان علی چوگلے متوطن ضلع کولہاپور کی علالت کے بعد رحلت پر اسکول کمیٹی اور انتظامیہ نے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

مسعود جناب کی سبکدوشی

داڈا تعلقہ ضلع تھانہ کے ہردلعزیز پرائمری ٹیچر مسعود احمد محی الدین بھورے (جو ادبی حلقہ میں مسعود رومانی کے نام سے جانے پہچانے ہیں) ۳۱ رجنوری ۱۹۹۶ء کو اپنی تدریسی خدمات سے سبکدوش ہوئے۔

موصوف ۱۹۶۰ء میں نظام پورہ بھیونڈی میں مدرس ہوئے مگر زیادہ تر سروس ان کی وڈولی اور اس کے اطراف میں ہی ہوئی ۱۹۸۷ء میں آپ کو محکمہ تعلیمات نے آدرش شکشک کا اعزاز بھی عطا کیا تھا۔

دوحہ میں ماہانہ طرحی مشاعرہ

بزم اردو قطر کے زیر اہتمام ۲۸ مارچ ۱۹۹۶ء کو ماہانہ طرحی مشاعرہ منعقد ہوا جس کی صدارت جناب شوکت علی ناز نے کی مہمان خصوصی کی نشست پر بزم کے سینئر شاعر جناب محمد غوث جلوہ افروز ہوئے

مصرع طرح تھا،

"گھبرا کے سو گئے ہیں شراروں کے قافلے"

جناب خوشنود بخاری کی شگفتہ اور برجستہ اشعار سے مزین نظامت میں طرح کلام پیش کرنے والے شعرائے کرام مندرجہ ذیل ہیں۔

قاضی فراز احمد، عزیز رشیدی خوشنود بخاری، سعید شرعی، محمد غوث محمد صدیق صابری، حیدر اعظمی امجد علی سرور، ابوالحسن، قابل حیدرآبادی، لائق اخلاص، ارشاد اعظمی، اور منور حسین نور گیلانی جبکہ بیگم دلنواز عارف کا کلام، صدر بزم سید شمیم حیدر نے اپنے مخصوص لب و لہجہ میں پیش کیا اور داد تحسین حاصل کی۔ اس مشاعرہ کی میزبانی بھی شمیم حیدر نے کی۔

نقش کوکن

کمپیوٹر کی تعلیم

کمپیوٹر کی تعلیم آج وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کمپیوٹر وہ مشین ہے جو ہر مسئلہ میں استعمال کی جا رہی ہے جو ٹائپسٹ سے لے کر سائنٹسٹ تک انجینئر سے لیکر آرٹسٹ تک وکیل سے لیکر ڈاکٹر تک ہر ایک کی ضرورت پوری کر سکتی ہے اس لئے آنے والے سالوں میں کمپیوٹر سے ناواقفیت ایک بہت بڑی کمی کی شکل میں سامنے آئے گی اس لئے والدین اور تعلیمی ادارے کمپیوٹر کی تعلیم کو نظر انداز نہیں کر سکتے اس تقاضہ کو ملحوظ خاطر رکھ کر محترمہ نعیمہ سعید احمد (بنت ابراہیم فرید) نے کمپیوٹر کی الف بے جاننے کے لئے اردو میں ایک کتاب تالیف کی ہے جو دفتر نقش کوکن سے ۴۰ روپئے میں حاصل کی جا سکتی ہے۔

ترقی

نقش نواز جناب حسین عبدالقادر کھٹلے (متوطن کونڈیولی۔ تعلقہ کھیڈ)، جو نابارڈ بینک میں برسرروزگار ہیں کا بطور اسسٹنٹ منیجر انتخاب ہوا۔ بینک کے لکھنؤ اسٹاف ٹریننگ کالج میں تین ہفتوں کی ٹریننگ کے بعد موصوف نے بینک کے حیدرآباد آفس میں چارج لیا ہے جناب کھٹلے ایرہ دلی نئی ممبئی میں مقیم ہیں۔

ابو عاصم، بم دھماکہ کیس سے بری

شہر کے نامور تاجر و سماج وادی پارٹی ممبئی یونٹ کے صدر ابو عاصم اعظمی اور ایک دیگر امجد مہر علی بخش کو سپریم کورٹ نے ممبئی بم دھماکوں کے سنگین مقدمے سے نہ صرف بری کر دیا بلکہ ان پر بم دھماکوں کی سازش وغیرہ دیگر تمام الزامات کو کالعدم قرار دیا۔ گذشتہ چھ مہینوں سے سپریم کورٹ میں زیر سماعت عرضداشت پر فیصلہ صادر کرتے ہوئے چیف جسٹس شری احمدی جسٹس ایس سی سین اور جسٹس ہنساریہ نے ابو عاصم اور امجد علی کے مقدمے

سے بری ہونے کے احکامات جاری
کئے۔

واضح ہو کہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۳ء
کو شہر میں سلسلے وار بم دھماکوں
کے ٹھیک چھ مہینوں کے بعد
ممبئی پولس نے ابو عاصم کو ۱۰ ستمبر
۹۳ء کو ٹاڈا کے تحت گرفتار
کیا تھا ضمانت کی درخواست پر
سپریم کورٹ کے ججوں نے
۲۳ ستمبر ۹۴ء کو ابو عاصم کو
ایک لاکھ روپئے کے مچلکے کے عوض
ضمانت پر رہا کر دیا تھا شام تقریباً
پانچ بجے آرتھر روڈ جیل کے باہر
ابو عاصم کا ان کے رفقاء نے
شاندار خیر مقدم کیا جب کہ
اس موقع پر سماج وادی پارٹی
ممبئی یونٹ کے کئی رضا کاروں
نے انہیں پھولوں سے لاد دیا
اطلاعات کے مطابق ابو عاصم کے
بری ہونے پر جنوبی ممبئی کے کئی
علاقوں میں سماج وادی پارٹی
نے پٹاخے بازی کی۔

محبوب راہی کو بہار اردو اکادمی کا انعام

مشہور شاعر و ادیب
ڈاکٹر محبوب راہی کو ان کے
شعری مجموعے "پیش رفت"
کو بہار اردو اکادمی نے پندرہ سو
روپئے انعام کا مستحق قرار دیا ہے
اس سے قبل بہار اردو اکادمی
محبوب راہی کی تین کتابوں ثبات
رنگا رنگ اور مظفر حنفی حیات

شخصیت اور کارنامے کو انعامات سے نوازا جاچکا ہے۔ اتر پردیش اردو اکادمی بھی راہی صاحب کی کچھ کتابوں کو انعام دے چکی ہے۔ ڈاکٹر محبوب راہی کی تاحال سات کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان ساتوں کتابوں نے مہاراشٹر اردو اکادمی کے امتیازی انعامات حاصل کئے ہیں۔

عبدالرحمٰن موٹلیکر کو اعزاز

"آئی لو ممبئی" کی جانب سے تعلیمی سماجی اور فلاحی کاموں میں فعال شخصیتوں کو ایوارڈ دئے جاتے ہیں ادارہ "آئی لو ممبئی" کے زیر اہتمام انڈین مرچنٹس چیمبرس ہال میں دوسری بار محمدیہ ہائی اسکول ممبئی ۳ کے پرنسپل جناب عبدالرحمٰن کمال الدین موٹلیکر (متوطن ہرنئی تعلقہ داپولی

ضلع رتناگری) کی تعلیمی اور سماجی خدمات کے پیش نظر انہیں شری آر کے کدم میونسپل کونسلر نے توصیفی سرٹیفکٹ سے نوازا۔ مبارکباد!

تعلیمی سیمینار (نیا نصاب)

۱۲ اپریل ۱۹۹۶ء کو جی ڈی سومانی ہائی اسکول کف پریڈ ممبئی میں ایک تعلیمی سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں آٹھویں جماعت کے لئے نیا نصاب جو تعلیمی سال ۹۷-۱۹۹۶ء میں نافذ کیا جائے گا اس سے متعلق جناب عبدالرحمٰن موٹلیکر پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول ممبئی ۳ اور اعزازی سکریٹری ممبئی ایسوسی ایشن آف ہیڈس آف سیکنڈری اسکول نے حاضرین کو روشناس کرایا۔

انہوں نے بتایا کہ اب آئندہ سال سے جماعت ہشتم کے لئے سائنس کا نمبر ۱ کا پرچہ ایک ہی ہوگا یعنی سائنس پہلے کی طرح علم طبیعات، علم کیمیا اور علم حیاتیات میں تقسیم نہیں ہوگا نیز الجبرا اور جیومٹری کے ۲ پرچے ہر ایک ۵۰ مارکس کے بجائے منتقص ۱۰۰ مارکس کا ایک ہی پرچہ ہوگا۔ نئے نصاب میں مضمون آرٹس کو اہمیت دی گئی ہے اس کے لئے ۱۰۰ نمبر مختص ہیں ورکس ایکسپیرینس کے تحت کامن کمپلسری پروگرام، اسٹینڈرڈ پروگرام اور پروڈکٹیو پروگرام پڑھائے جائیں گے۔ آرٹس کے تحت ڈرائنگ پینٹنگ، مجسمہ سازی رقص، موسیقی اور ڈرامہ ان مضامین کی شمولیت ہے۔

محترمہ شہناز شیخ پرنسپل کو جعفر گرلس ہائی اسکول ممبئی ۳ نے اسکول میں لائبریری کی ضرورت، اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی جسٹس چندر شیکھر دھرما دھیکاری نے تعلیمی قدروں پر بہت ہی دلچسپ انداز میں تقریر کی۔

جی ڈی سومانی ہائی اسکول کے پرنسپل جناب ایم جے شرما نے حاضرین کا خیر مقدم کیا اور مہمانوں کا تعارف فرمایا۔ ہیماوتی بے ہال پرنسپل جے جے فورٹ گرلز ہائی اسکول نے شکریہ ادا کیا۔

ناریل اور پھولوں کا ہار پیش کرکے مجگاؤنکر صاحب کا اعزاز کیا گیا

جناب عبدالمجید مجگاؤنکر کی سبکدوشی

کرلا اردو بوائز اسکول کے ہر دلعزیز صدر مدرس جناب عبدالمجید یوسف مجگاؤنکر تقریباً اڑتیس سال سروس اور عمر کے ۵۸ سال مکمل کرنے پر سروس سے سبکدوش ہوئے ۳۱ مارچ ۹۶ء کو ان کے اعزاز میں ایک جلسہ کرلا اردو اسکول کے میدان پر زیر صدارت رتناگری ضلع پریشد کے صدر جناب راجا بھاؤ لیمئے انعقاد پذیر ہوا اس موقعہ پر ایوارڈ یافتہ مثالی مدرس دیسائی گروجی، ایس ایس لاڈ گروجی۔ رتناگری ضلع پریشد ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین جناب حسین خان پھڑنائیک، ڈاکٹر منیر صوفی مہسکر، کرلا مسلم جماعت کے ٹرسٹی جناب احمد ابراہیم نقش کوکن مہسکر، کرلا سینٹرل اردو اسکول کے سینٹرل مدرس جناب شوکت قاضی اور گاؤں جماعت کرلا کے صدر جناب قاسم احمد مجگاؤنکر کے شرکت نے پروگرام کو زینت بخشی۔

تلاوت قرآن کے بعد جناب عبدالحمید ہوڑیکر، ابوبکر بھاٹکر اور حسین میاں وستا نے استقبالیہ گیت پیش کیا۔ کرڈوئی اردو اسکول کے مدرس جناب نظیر منیجیکر نے حمد پیش کی۔ بعد ازاں کرلا اردو بوائز اسکول کی انچارج) صدر معلمہ محترمہ عزیزہ اسمٰعیل سولکر نے عبدالمجید مجگاؤکر جناب کی کارکردگی پر روشنی ڈالی ان کی سماجی، قومی اور تعلیمی خدمات کی روداد پیش کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ راجا بھاؤ لیمئے کے دست مبارک شال

کرلا، رتناگری اور کولہاپور ضلع سے متعدد تنظیموں نے اور حلقۂ احباب نے کثیر تعداد میں پھولوں کے ہار اور تحفے تحائف سے نوازا جناب عبدالمجید مجگاؤنکر نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد ہیں اور I.T.E.A کی سرگرمیوں میں پوری دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔

جناب آئی. وائی سولکر نے صدر جلسہ اور مہمانان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ جناب راجا بھاؤ لیمئے، دلیپ بھاٹکر (مرین انجینئر) مدھوکر راسم، ڈاکٹر این ڈی بھوسلے (کولہاپور) صابر مجگاؤنکر، احمد مسکر نظیر منیجیکر، عبدالرحمٰن وستا، ڈاکٹر منیر مہسکر، حسن نائیک، رہبر پٹھان ایس. ایس لاڈ گروجی۔ اے آدیسائی گروجی اور یوسف بھاٹکر جناب ان حضرات نے اپنی تقاریر میں صاحب اعزاز کی تنظیمی اور سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ پھولوں کے ہار کا انبار اور تحفے تحائف کا ڈھیر دیکھ کر وہ کتنے ہر دلعزیز ہیں اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ان کے خلوص و محبت کی وجہ سے

رتناگری، چپلون، داپولی، منڈنگڈ، سنگمیشور، راجاپور اور کولہاپور سے ان کے دوست احباب نے آکر جلسہ میں شرکت کی۔ جوابی تقریر میں مجگاؤنکر جناب نے کرمفرماؤں کا، حاضرین کا اور شکشک پالک سنگھ کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت عبدالحمید ہوڈیکر نے کی زیر نظر تصویر میں صدر جلسہ (رتناگری ضلع پریشد کے صدر) شری راجا بھاؤ لیمیے صاحب اعزاز عبدالمجید مجگاؤنکر کو ہار پیش کر رہے ہیں۔

میسکو MESCO کا جلسۂ اعزاز

ماڈرن ایجوکیشنل سوشل اینڈ کلچرل آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ۲۱ اپریل ۹۶ء بروز اتوار انڈین مرچنٹس چیمبر چرچ گیٹ ممبئی کے واچند ہیراچند ہال میں ان کی ایجوکیشنل اڈاپشن اسکیم کے تحت سند یافتہ طلبہ کے اعزاز میں ایک خصوصی جلسہ انعقاد پذیر ہوا جس میں مڈلے فارماسیٹکل کے چیرمین اور مینیجنگ ڈائرکٹر جناب سمیع خطیب بطور مہمان خصوصی شریک تھے

نقش کوکن

اظہار تشکر

مسلم ایجوکیشن سوسائٹی داپولی ضلع رتناگری اپنے کرمفرما محسن کوکنی مسلم سوسائٹی کی نہایت شکر گذار ہے کہ اس نے داپولی میں قائم ہونے والے انگلش میڈیم اسکول کو عطیہ عنایت فرمایا اس بھرپور تعاون اور علم دوستی کے لئے اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ دعاگو شکر گذار

لیاقت عبدالرشید رکھانگے چیرمین

عماد ٹریڈرس کا افتتاح

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور ٹیلنٹ فورم کے پشت پناہ جناب حسن عبدالکریم چوگلے (متوطن بھرولی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری) نے دوحہ۔ قطر (خلیج العرب) میں اپنے نئے کاروباری شاخ عماد ٹریڈرس کا ۲ اپریل ۹۶ء کو افتتاح فرمایا جس میں ان کے حلقۂ احباب کی کثیر تعداد اور دوحہ قطر کی ممتاز شخصیتوں کے علاوہ عزت مآب کے پی فابیان قطر میں ہندوستانی سفیر اور عالیجناب حسین جعفر ڈائرکٹر آف انجینئرنگ QTV/QDS بطور خاص شریک ہوئے یہ کاروبار ایئرکنڈیشنگ ریفریجریشن اور اس کے فاضل پرزوں کی تجارت پر مشتمل ہے۔ قطر میں عماد الیکٹریکلز اینڈ ٹریڈنگ اسٹابلشمنٹ آپ کا سابقہ کاروبار ہے اور اسی کے آپ سربراہ ہیں۔ جناب حسن چوگلے دوحہ قطر میں ایک ممتاز اور بااثر شخصیت ہیں اور نہ صرف ہندوستانی بلکہ دیگر اقوام بلکہ حکومت کی نظر میں بھی آپ کو عزت و توقیر حاصل ہے

ہماری دعا ہے کہ نیا کاروبار اللہ انہیں مبارک کرے ترقی عطا فرمائے اور ان کے عزائم کو تقویت ملے۔ آمین

ادارہ

> لوگوں سے کوئی بات ان کی سمجھ سے بالاتر نہ کہو۔ اگر کہوگے تو کسی نہ کسی کے لئے فتنہ بن جائے گی۔
>
> حضرت عبداللہ بن مسعود

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر درج ذیل جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درون ہند خریدار

ڈاکٹر عبدالستار عبدالغفور شیخ — دہیسر
رضا ڈیولا پرز — دہیسر
جناب عبدالغفور بلبلے — مصطفےٰ بازار
〃 الطاف قطب الدین قاضی — ممبرا
〃 ناصر موڈک — چمبور
〃 اعجاز احمد ملاؔ — ممبئی ۱۰
〃 محی الدین خطیب — ممبئی ۱
محترمہ عالیہ زیڈ خان — پونہ
ایڈوکیٹ لیاقت حسین قادری — بمبئی ۸
مس ریحانہ داؤد ڈاورے — کرلا ممبئی
جناب ابرار احمد — پریل ممبئی
مس لویا فرزان ایم شفیع — ممبئی ۳
شمشاد انور براڈکر — سگرا (رائیگڈھ)
جناب حسین ابراہیم کڈو — مجگاؤں جنجیرہ
محترمہ بدر النساء اکبر خان — رتنا گری
جناب عارف سراج سُروے — کوسہ ممبرا
جناب محمد حنیف سورٹھیا — مرول ناکہ
زبیری ٹرانسپورٹ کارپوریشن — پونہ
جناب غلام محمد پٹیل — بمبئی ۳
ایڈوکیٹ اے آئی ملاّ — بیلا پور
نقش کوکن

جناب مصدق مھانگے — اندھیری
جناب ریاض فقیہ — مہسلہ
محترمہ بشیرہ گنتارے — واشی
جناب محمد شریف عبداللہ — بھنڈی بازار
محترمہ خورشید بانو ایم شیخ — کلیان
جناب نثار دیوان — پنویل
〃 عبدالعزیز ڈونگرے — ممبرا
〃 عبدالرحیم دیوان — پنویل
〃 خالد عبدالقادر بیبن — ممبئی ۳
محترمہ ریحانہ عبدالحمید پرکار — چمبور
جناب میمن امین احمد اکھائی — امراؤتی
جناب وسیم حسن محمد جندے — سوپارہ
〃 ڈاکٹر عبدالرشید ڈھاکم — بمبئی ۸
جناب محمد وزیر دادن — ممبئی ۱۰
جناب محمد علی بلبلے — ممبئی ۱۰
جناب اسلم حسین ابارے — ٹول (رائیگڈھ)
〃 محمود آئی واگلے — ممبئی ۱۰
جناب علی احمد بغدادی — کرلا ممبئی
〃 عبدالغفار رکھانگے — کرلا ممبئی
〃 عبدالکریم قاضی — کرلا ممبئی
〃 ساجد صابلے — کرلا ممبئی

جناب انور خالدی — اندھیری
جناب حسین شیخ ایم پٹیکر — بمبئی ۱۰
محترمہ کسریٰ سراج قاضی — ورسوا
جناب ڈی اے اپادھئے — باندرا
〃 محمد اسلم یونس شیخ — وسئی

بیرونِ ہند خریدار

جناب ابراہیم احمد خان — انگلینڈ
〃 محمد امین علی تابے — کویت
〃 ابوالکلام عبدالقادر مقدم — کویت
〃 احمد ایم شیخ — بحرین
〃 حاجی عبداللطیف یونس بڑے — ساؤتھ افریقہ
〃 زاید صدیق جمعدار — دمام

نقش کوکن

کے پتے میں تبدیلی
نقش کوکن کا دفتر ڈونگری پر نہیں
بلکہ مجگاؤں میں آگیا ہے۔
پتہ درج ذیل ہے۔

۴۳ اے نوانگر کمپاؤنڈ
نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن
مجگاؤں بمبئی ۴۰۰۰۱۰
43A - Nayanagar
فون ۳۷۱۰۶۵۶۱

شادی خانہ آبادی

افروز قاضی ۔ عبدالمنان شیخ

لائین عبدالکریم کے بھائی نظیر قاضی کے برادر نسبتی ابراہیم قاضی کی دختر افروز کی شادی عبدالمناف عبدالستار شیخ کے ساتھ ۳۱ر مارچ ۹۶ء کو ڈاکٹر المالطیفی ہال بمبئی میں انجام پائی۔

نیلوفر ۔ ساحر

نئی بمبئی کے معروف رہنما جناب اقبال کوارے کی دختر نیلوفر کی شادی کوارے صاحب کے بھتیجے ساحر بن جعفر کوارے کے ساتھ شیتکری سماج ہال کوپر کھیرنے نئی بمبئی میں ۱۲ر مئی ۹۶ء کو انعقاد پذیر ہوگی

نکہت خان ۔ محسن راجاپکر

نقش کوکن کے اولین مدیر اور بمبئی کے بزرگ صحافی جناب عثمان حسین خان مرحوم کی پوتی نکہت بنت اسلم خان کی شادی محسن ابن عبدالقادر راجاپکر کے ساتھ ۲۰ر اپریل ۹۶ء کو المالطیفی ہال بمبئی میں انجام پائی۔

مزنہ دانش ۔ فیاض قاضی

بمبئی کے معروف سماجی خدمتگار ڈاکٹر عبدالوہاب دانش کی دختر مزنہ کا عقد مسعود جناب لائین عبدالکریم قاضی کے فرزند فیاض کے ساتھ ۱۸ر اپریل ۹۶ء کو بعد نماز مغرب چونابھٹی مسجد بمبئی میں ۲۲ میں انجام پایا۔ دوسرے دن ۱۹ر اپریل ۹۶ء کو خلافت ہاؤس کے ہال میں دعوتِ ولیمہ کا خاص اہتمام تھا۔

رضیہ ملا ۔ شکیل شیخ

مشرقی افریقہ میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی جناب شیخ اسمٰعیل کے فرزند شکیل کی شادی رضیہ بنت فقیہ احمد اسمٰعیل ملا کے ساتھ ۸ر اپریل ۹۶ء کو بلوچے زمباوے میں انجام پائی۔

سعدیہ کوتوال ۔ نثار پرکار

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب ایم ایس پرکار کے فرزند نثار کی شادی جناب یوسف کوتوال کی دختر سعدیہ کے ساتھ ۱۱ر مئی ۹۶ء کو ہوبارٹ اسٹریلیا میں انجام پائے گی۔

نقش کوکن میں شادی کی خبریں

نقش کوکن میں شادی کی خبر بغرض اشاعت بھیجنے والے حضرات اپنی خبر کے ساتھ نقش کوکن کو کچھ عطیہ دینا نہ بھولیں۔ شادی کے موقعہ پر اتنے سارے خرچہ میں اگر آپ نے چھوٹا سا عطیہ نقش کوکن کو بھی دیا تو یہ قومی ہمدردی اور پرچہ کی سرپرستی کے مترادف ہوگا اور اس کے لئے ہم آپ کے ممنون کرم ہونگے

ادارہ

ناراض نہ ہوں

آپ کے حلقہ کی کوئی خبر، رپورٹ، تذکرہ، رحلت یا اس قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔ عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں بلکہ آپ ہی اپنی خبر کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر لکھ کر سپرد ڈاک کریں۔

ادارہ

انتقالِ پُر ملال

میر محمد جھٹام کو صدمہ

نقش نواز میر محمد جھٹام متوطن وہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی والدہ کا طویل علالت کے بعد ۱۱ اپریل ۹۶ء کو ان کے وطن وہور میں انتقال ہوگیا

عبدالرشید شیخ کو صدمہ

بیت النصر کرلا برانچ کے زونل منیجر جناب عبدالرشید شیخ کے والد کا ۱۳ اپریل ۹۶ء کی شب میں ان کے وطن (کوکن) میں انتقال ہوا۔

فاطمہ ڈاورے کا انتقال

ممباسہ کینیا مشرقی افریقہ میں ۱۱ فروری ۹۶ء کو فاطمہ زوجہ ابراہیم ڈاورے کا بعمر ۸۵ سال انتقال ہوگیا۔

مرسلہ شیخ اسمٰعیل

ڈاکٹر فرخندہ سولکر کو صدمہ

مشہور وکیل جناب ہارون سولکر کی بہو ڈاکٹر فرخندہ کے والد نقش کوکن اور ڈاکٹر ما مون سولکر کے خسر جناب عبدالرحمٰن جمال الدین مہطوسے متوطن دابھیل کا ۵ اپریل ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

محمد باغ کا انتقال

رتناگری کے معروف بزنس مین المرحوم ایم ڈی نایک کے بہنوئی جناب محمد سلیمان باغ کا ۴ اپریل ۹۶ء کو رتناگری میں انتقال ہوگیا وہ ۷۲ سال کے تھے۔ مرحوم بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش ہوکر رتناگری میں سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ اور وہاں انہوں نے رتناگری رتناگری انجینیرنگ ورکس کے نام سے ادھیم نگر میں اپنا کاروبار شروع کیا تھا۔ چند ماہ قبل آپ پر فالج کا حملہ ہوا تھا اور اسی میں وہ رحلت فرما گئے۔

حاجی اسحاق داؤد ہرنیکر کی رحلت

ساؤتھ افریقہ کی مور یہ کیپ ٹاؤن جماعت کے سربراہ جناب حاجی اسحاق داؤد ہرنیکر کا ۲۶ مارچ ۹۶ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔

مرحوم غریب پرور اور یتیموں کے والی تھے۔ انہوں نے موریہ ضلع رائے گڈھ میں لڑکیوں کے اسکول اور کوکن ہسپتال تعمیر کرکے اپنے حب الوطنی اور خلوص ومحبت کا ثبوت دیا۔

مرحوم ۱۹۲۵ء کو کیپ ٹاؤن میں پیدا ہوئے اور اینگلو اردو اسکول پونہ میں تعلیم پائی ان کی عمر ۷۱ سال تھی۔

مرسلہ عبدالمجید گنزگے

لندن سے اموات کی خبریں

(۱) محترمہ عائشہ بی حسن میاں قاضی متوطن وارل تعلقہ مہسلہ۔ ضلع رائے گڈھ ۵ مارچ ۹۶ء کو مختصر علالت کے بعد ساؤتھ ہال لندن میں ۶۵ سال کی عمر میں رحلت فرماگئیں ابھی پندرہ روز ہی گذرے تھے کہ ان کے شوہر جناب حسن میاں حسین قاضی ۲۱ مارچ ۹۶ء کو طویل علالت کے بعد ساؤتھ ہال لندن میں ۷۲ سال کی عمر میں رحلت فرماگئے اس طرح یہ میاں بیوی صرف پندرہ دن میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

(۲) جناب محمد علی محمود الڈے متوطن بوملی پنجتن۔ تعلقہ شری وردھن ضلع رائے گڈھ ۱۱ مارچ ۹۶ء کو

حرکت قلب بند ہو جانے سے بلیک برن یو۔ کے میں ۷۶ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے پُرانے میٹرکولیٹ تھے اور موآنزا تنزانیہ مشرقی افریقہ میں 'کوکاکولا' فرم میں منیجر کے عہدے پر فائز تھے اور دارالسلام میں 'سمیتھ اینڈ میکنجی' میں بھی کئی سال سے اعلیٰ عہدے پر فائز رہے ریٹائر کے بعد لندن میں آکر بچوں کے ساتھ سکونت پذیر تھے۔

(۳) جناب غیاث الدین انڈرے متوطن بورلی پنچتن، ضلع رائیگڈھ ۲۱ر مارچ ۹۶ء کو ۹۵ سال کی ضعیف العمری میں بلیک برن یو۔ کے میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم دارالسلام تنزانیہ میں ایسٹ افریکن ریلویز میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے۔ بعد ازاں ریٹائرڈ ہونے تک آپ کی ہنرمندی کے سبب جرمنی کی فرم ڈامام انجینئرنگ دارالسلام میں فورمین کے عہدے پر فائز تھے۔ برطانیہ میں آباد کوکنی برادری میں آپ سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخص تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے

مرسلہ: ابراہیم بغدادی

۳۰ رمارچ ۹۶ء کو شمس الدین صاحب کا طویل علالت کے بعد نوانگر ڈاکیارڈ روڈ بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم یونین بینک آف انڈیا کے برانچ منیجر رہ چکے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار سید حسین صاحب کوکن میں اردو پرائمری سیکشن کے اولین ایجوکیشن انسپکٹر تھے آپ گرچہ کہ سانگلی میرج کے باشندے تھے مگر آپ نے کوکن میں فروغ تعلیم بالخصوص اردو کے لئے بڑی کوشش کیں اور اسی لئے کوکن میں مقبول خاص و عام تھے آپ کے فرزند مرحوم سید شمس الدین نوانگر کی معروف شخصیت اور انجمن مسلمانان مجگاؤں کے ایک جناب اسمٰعیل عثمان کھوپیکر کے داماد تھے۔

پروفیسر ابراہیم بھالکر نہیں رہے
کوکن کو کشتی دے دیا پیٹھ

داپولی میں پروفیسر ابراہیم امیر بھالکر (متوطن ماپاری محلہ چپلون) مختصر سی علالت کے بعد ۲۹ راپریل ۹۶ء کو چپلون میں راہیٔ عدم ہوگئے

عبدالرزاق مقدم کا انتقال

کیپٹن فقیر محمد مستری کے سگے ماموں زاد بھائی عبدالرزاق ابن ہاشم مقدم متوطن گوونکوٹ چپلون ۱۵ اپریل ۹۶ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے

محمد پرکار کو صدمہ

کھیڈ ضلع رتناگری کے سرگرم سماجی کارکن اور شاعر جناب محمد عمر پرکار (نور کوکنی) کی پھوپی رابعہ بی احمد پرکار متوطن گوونکوٹ کا ۱۶ راپریل ۹۶ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا

کریم دادا کھوت کا انتقال

بھرولی نمبر ۱ تعلقہ کھیڈ کی بزرگ ہستی جناب عبدالکریم دادا کھوت جو گلے جو مہاتما گاندھی کمپلکس واشی نمبر ۱۴ میں سکونت پذیر تھے طویل علالت کے بعد ۷ اپریل ۹۶ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

روشن بی سُرے کا انتقال

موضع سولنس تعلقہ کھیڈ کے جناب ادریس حاجی داؤد سُروے کی والدہ روشن بی کا حرکت قلب بند ہو جانے سے ۱۸ مارچ ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔
(مرسلہ عبدالقیوم ادریس سُروے)

عبدالقیوم نشتر چل بسے

ممبئی شہر کی کئی سیاسی و سماجی تنظیموں سے ایک عرصہ تک وابستہ رہنے والے مشہور سماجی کارکن عبدالقیوم محی الدین نشتر ۱۹ اپریل ۹۶ء کی شب میں طویل علالت کے انتقال کرگئے وہ کانگریس کے سرگرم لیڈر تھے اور ایک شعلہ بیاں مقرر کی حیثیت سے مشہور تھے انہوں نے اپنی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز غلام محمود بنات والا کی مسلم لیگ سے کیا اس کے بعد وہ مرحوم ضیاءالدین بخاری کے ساتھ کچھ عرصہ تک رہے پھر اے اے خان صاحب کی معرفت کانگریس آئی میں شمولیت اختیار کی۔ اور ممبئی کانگریس کے جنرل سکریٹری و نائب صدر منتخب کرکے کے عہدے پر فائز رہنے کے بعد اقلیتی سیل کے چیرمین بنائے گئے تھے۔

ڈاکٹر فہیم تنگیکر کو صدمہ

جناب نواب تنگیکر اور ڈاکٹر فہیم تنگیکر کی والدہ کا پچھلے مہینہ انتقال ہوگیا۔

اسمٰعیل ناگلیکر کا انتقال

رتناگری (شہر) کے معروف بزنس مین جناب اسمٰعیل عبدالرحمٰن ناگلیکر کا ۱۵ اپریل ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

فاطمہ بی ٹھاکور کا انتقال

مجگاؤں ڈاک کے ریٹائرڈ چارج مین جناب حسین عبدالرحمٰن ٹھاکور کی اہلیہ فاطمہ بی کا حرکت قلب بند ہو جانے سے ۲۷ مارچ کو بمقام گرہ یان، وجے درگ ضلع سندھودرگ بعمر ۷۰ سال انتقال کرگئیں۔
نامہ نگار (مبین حاجی)

اسمٰعیل ٹیلر کو صدمہ

راجہ پور کے قدیم اور معروف ٹیلر جناب اسمٰعیل ملا علی کی اہلیہ مختصر سی علالت کے بعد اپنے وطن راجہ پور میں ۱۷ اپریل ۹۶ء کو انتقال کرگئیں۔ (مرسلہ ملا میاں کریکر)

یوسف دلوی کو صدمہ

جناب یوسف دلوی متوطن کارلہ شرپوردھن کی بھابی رابعہ عبدالرحمٰن لوگڑے متوطن ننگڑی تعلقہ شرپوردھن بعمر ۵۷ سال بلڈ پیشر بڑھ جانے سے بغرض علاج انہیں بمبئی لایا جارہا تھا مگر طبیعت اور بگڑ گئی جس کی وجہ سے انہیں مانگاؤں کے ہسپتال لیجایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہوسکی اور وہیں داعئ اجل کو لبیک کہا زآں بعد انہیں واپس ان کے وطن لیجاکر تدفین عمل میں آئی۔

ڈاکٹر کلیم صدیقی کا انتقال

مسلم پارلیمنٹ اور لندن مسلم انسٹی ٹیوٹ کے بانی ہندوستانی نژاد اسکالر ڈاکٹر کلیم صدیقی کا ۲۰ اپریل ۹۶ء کو جنوبی افریقہ میں انتقال ہوگیا وہاں وہ ایک اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے ۶۰ سالہ ڈاکٹر صدیقی برطانیہ میں تحریک اسلامی کے روح رواں تھے۔

عبدالقادر جوانے کا انتقال

گولکوٹ چپلون کے جناب محمد جمال الدین دمقدم کولتاڑکھا جوانے کے فرزند عبدالقادر کا ۲۴ مارچ ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

زہرہ حکیم کا انتقال

رتناگری کے جناب عین الدین شرف الدین حکیم کی والدہ زہرہ بی کا ۱۶ اپریل ۹۶ء کو بعمر ۶۵ سال انتقال ہوگیا۔

the latest edition of the journal circulation, published by the Dallas-based American Heart Association, Dr. Vita studied the power of Vitamin C to make the arteries in the arm respond to changes in blood pressure

Researchers used a cuff, similar to that used in taking blood pressure readings, and increased the pressure on the brachial artery Using ultrasound scans of the arteries, Dr Vita was able to determine how much the arteries dilated when the cuff was deflated and blood was allowed to course freely through the artery

In a normal person, Dr Vita said, there is a 10 to 15 per cent dilation But he was testing 46 people with known coronary artery disease In 20 people, the dilation was about two percent before they were given inert placebo pills, and the dilation remained unchanged in tests performed two hours later

Meteor killed dinosaurs?

Scientists sifting through rock fragments at a crater in Mexico's Yucatan Peninsula say they have found new evidence linking the depression to a meteor they believe fell to earth 65 million years ago and wiped out the dinosaurs, according to findings published in the journal *Sciences* Although there is still no direct proof that the meteor slammed into earth, many scientists point to the 300-kilometer Chicxulub crater hidden about one kilometer beneath Mexico's Yucatan peninsula as the scar from the cosmic explosion Since its 1990 discovery, Chicxulub remains a mystery to researchers who are still divided on nearly every theory about the crater If a meteor did hit, scientists argue, then where did it go and how much damage did it cause?

Compiled by Ms Sadiyah Irfan Khan

Book Review

A biography of Abdullah Yusuf Ali Abdullah Yusuf Ali is the best known to English speaking Muslims as the man who produced a translation and commentary of the noble Qur'an Though a man of great intellect and wide interest, his personal and public life does not leave a very favourable impression, as this biography so eloquently shows Yusuf Ali started work on his translation in 1934 and completed it some four years later Mr M A Sherif, the author of the biography, ably shows in this well-researched and well documented biography, that the translation of the Qur'an was not the only project that he undertook In fact, for Yusuf Ali, this did not appear to be the most important task in his life Sherif traces Yusuf Ali's life from childhood which crisscrossed the lives of other eminent personalities that loomed so large on the Indian scene later The title of the book is Searching for Solace A biography of Abdullah Yusuf Ali and published by Islamic Book Trust Kuala Lumpur, Malaysia The book is priced at US$20

Promoted:

Shri Husain Abdul Kadir Katmale of Kondivli, Taluka Khed has been selected as Assistant Manger in National Bank for Agriculture and Rural Development After three weeks training at Bank's staff college, Lucknow, he has joined Bank's Hyderabad regional office Shri Katmale is a resident of Airoli, New Mumbai and well wisher of Naqshe Kokan

"If anyone withdraws himself from the remembrance of Allah, the Most gracious, We appoint for him shaitan to be an intimate companion to him Such (shaitan) really hinders them from the path (of Allah), but they think that they are being guided aright" (Qur'an 43 36-37)

Naqshe Kokan wishes a happy Eid-ul-Adhza to all its readers

The Aqsa Mosque

The Aqsa Mosque is situated in Jerusalem It is one of the most striking sanctuaries as a Muslim finds himself attached to it emotionally and faithfully since the great event of the prophet's night journey from the sacred mosque (at Makkah) to the Aqsa mosque followed by his ascension to the heavens

Allah has mentioned this event in Holy Qur'an for perpetual remembrance by all the generations to come till Allah inherits this earth and whatever upon it

Allah said "Glory to (God) who did take His servant for a journey by night from the sacred mosque to the Farthest mosque, whose precincts we did Bless in order that we might show him some of our signs for He is the one who hearth and seeth (all things)
" *Holy Qur'an 17 1*

Abu 'Ubaida' Amir bin al Jarrah had liberated the Aqsa mosque from the tyranny of Roman, by the order of Umar bin al-khattab, the second Khalifa (may Allah be pleased with him) The Aqsa mosque plays an important role in the Muslims history

The prophet has said "No body has the right to travel except to three mosques my mosque (the mosque of Madina), the sacred mosque (Makkah) and mosque of Jerusalem The Aqsa mosque twice went away out of the hands of Muslims since the commencement of their rule over Jerusalem. First, when the European colonial crusaders invaded Palestine and Syria, which were captured by Salahuddin Ayyubi, the brave and pious Muslim commander after several years deadly struggle. Second, when the barbaric Zionism had set into dirty feet on the sacred land and tried to burn the holy House of Allah purposely and were about to destroy it to make way for rebuilding the temple of Solomon at its ruins Once again Salahuddin Ayyubi liberated Aqsa mosque through Jihad. Today, the Aqsa mosque is no more with the Muslims. The Muslims has lost hold of it. Sincere efforts are required to get back Aqsa mosque. For this Muslims must follow the path of Sunnah earnestly and honestly Today, Muslims are being looked down upon in the world This is owing to the not following Sunnah path strictly To be a good Muslim, following a Sunnah is a must Allah does help but those who deserve His help and must have faith in Allah as one God, in Muhammad as His messenger and Prophet; in the Qur'an as Sharia and way of life, in the Muslims as their brother and in Jihad as an obligatory duty Muslims have tasted enough of disunity, disputes and set backs Now, it is the time for Muslims to work unitedly and solve their differences amicably

Anis Lokhande

Vitamin C refreshes blood vessels

According to a latest study conducted by Boston University researchers a single dose of Vitamin C appears to restore to normal function at least some diseased blood vessels

The first in a series of on going studies helps explain why people who eat fresh fruits and vegetables loaded with Vitamin C tend to have lower incidence of heart diseases, scientists said

"It's too soon yet to say that taking Vitamin C can be used to treat heart disease, said Dr Joseph Vita, associate professor of medicine at Boston University School of Medicine, but the studies look promising" Reporting his results in

180 crores has been sanctioned in the supplementary budgets for this project from which Rs. 90 crore will be for Phase-I of the project. Rs. 40 crore will be spent on the Panvel-Diva line. Orders of survey for doubling Panvel-Roha and Panvel-Vasai lines have also been ordered", said Mr. Suresh Kalmadi, the Union State Minister for RAilways

A foundation stone for a 29 k.m Panvel-Karjat Railway line was unveiled by Mr A R Antulay, the Union Health Minister and Mr. Kalmidi presided over the function Mr A K Banerjee, General Manager, Central Railway, Mr D.B Patil, MLA, Mr. Vivek Patil, MLA, Mr Mushtaq Antulay, MLC, Mr Sunil Tatkare, MLA, Mrs Subhangi Takde, District Chairperson, were also present on the occasion The Panvel-Karjat railway line, a distance of 29 k m will be constructed at an estimated cost of RS 89 crore

The new route will consist of 8 major bridges, 18 minor bridges, 3 road over-bridges, 2 overhead bridges, 2 tunnels and will have 13 level-crossings Mr Kalmadi further said that the Panvel will be linked with the major railways of Mankhurd-Belapur-, Nhava-Sheva, Uran, RCF, Khopoli and Karjat He declared Rs 50 lakhs for the beautification of the Panvel railway station The Mankhurd-Belapur railway will be extended upto Panvel from April 96, he added

Conference of secondary school

The Mumbai heads of secondary schools had organised an educational conference at G D Semani High school on April 12, 1996. The topic of the conference was 'Reviewing the VIII std new syllabus', and the 'importance of library in schools' The principals from the West, North and South zone had been invited for this conference Nearly 200 principals were present The VIII std. syllabus was reviewed by Mr Motlekar A.R., Principal, Muhammadiyah High School. Mr Motlekar high lighted the changes in the syllabus. Importance is given to field work and observation, than class room teaching as environment is the medium of teaching learning process

MESCO felicitates the meritorious students

A felicitation function was held on April 21, 1996 to felicitate the meritorious students of Educational Adoption Scheme (EAS) The function was a grand success Modern educational social and cultural organization is registered for over 27 years and is working to promote education amongst the weaker sections of the society Educational adoption scheme is one of the most significant activity through which MESCO provides the total educational expenses of these students Under this scheme MESCO takes up meritorious students who have secured 70% marks at the final exams but cannot proceed for higher studies due to financial constraints Such students are supported continuously till they complete their education Presently, 242 students at various educational levels are availing the benefit of this scheme. Out of these only 25 students are being sponsored by the well-wishers Most of the EAS students are supported through Zakat funds This scheme has produced doctors, engineers, architects, teachers, social workers and various other graduates This year 30 students have completed their diploma/degree courses through this scheme, four of these secured distinction, 19 passed with first class and 6 passed with second class Dr Azhar Ali Qureishi is the President of MESCO

Importance of Potato skin

It is the fashion to pill off the skin of potato and consequently 30 per cent vitamins and minerals of potato are loss, therefore doctors advise not to pill off the skin, which takes time and energy and also 30 per cent vitamins and minerals

Annual day function at Anjuman-i-Islam

The first and grand annual day function of Anjuman-i-Islam Zubeda Talib Urdu Primary school and A L. Mustufa Fakih Urdu High School, Turbhe was held recently under the chairmanship of Dr. Ishaq Jamkhanawala, President, Anjuman-i-Islam Mr. J.M Pathan, Commissioner, Navi Mumbi Municipal Corporation was the guest of honour. Other prominent persons among those present were Prof. Gorekar, Adv. A A Khatkhtey, Mr Gafoor Sayyed, Cap F M Mistry, Dr A.S U Chowgule and Principal Dr (Mrs) Minhaj Siddique. 250 awards were distributed to the event winners and merit holders of the schools Mrs. Rehana compered the programme excellently and Mrs Husna Ara Khan concluded the programme with a vote of thanks

Second convention of APEEM

The second national convention of Association for Promoting Education and Employment of Muslims, New Delhi, on Reservation for Muslims was held on March 2, 1996 at New Delhi Dignitaries from all over India attended it Mr Navaid Hamide, Secretary of the association made special efforts to make the convention successful and fruitful

Karla Boys' school

A farewell and felicitation function of Headmaster of Karla Urdu boys' school Mr Abdul Majid Yusuf Mazgaonkar (Ideal Teacher Award winner) was held on March 31, 1996 at the school premises, Karla, Ratnagiri Mr Rajabhao Limye (President ZP) presided over the function Mr Husain Khan Fadnaik, Mr B.D Hulwan, Mr. Ahmed Ibrahim Mhaskar, Mr A.A. Desai Mr S.S Lad, Dr. Munir Sufi Mhaskar were the guests of honour

Haj Training camp

With a view to educate the Haj pilgrims as how to perform Haj, one day Haj training camp was organised by Mr. Naseer Khan, Managing Director, Asian Tours & Travels, Moulana [illegible] Ahmed Qasmi, Secretary General (All India Ulema Council) & Moulana Nasimuddin [illegible] on March 24, 1996 at Mumbai. A series of lectures were delivered by Islamic scholars on how to perform Haj as per the Quranic instructions and Hadis.

Inauguration of Emad Traders - Doha

The inaugural reception of Emad Traders of Emad Electricals and Trading Est. was held on April 2, 1996 at Doha, Qatar Mr. K P. Fabian, Ambassador of India to Qatar and Mr. Hussain Jaffer, Director of Engineering QBS/QTV were the guests of honour Mr Hasan Chougule is the General Manager of Emad Traders.

Lutf-e-ghazal

A workshop-cum-appreciation programme on ghazals was conducted by Ustad Ibrahim Darwesh, an authority on phonology The workshop consisted of teaching history, literature, schools of ghazal development, today's form of poetry and singing of ghazals, the technique of memorising sher (couplet) and ghazals The programme was presented by the Inspiration Foundation, Promotion research and education in Music, founded by Shobha Joshi.

Inauguration of Kausa-Mumbra branch

The inauguration of Kausa-Mumbra branch of Kokan Mercantile Co-operative Bank Ltd was held on March 31, 1996 at Kausa Mumbra The branch was inaugurated by Mr Kassam M Thakur, Chairman, KMCB

Panvel-Karjat Railway line

Panvel will be a major junction of the railways linking various railway routes Commuters from Pune to Mumbai will reach Panvel within two and half hours, and save a distance of 22 k.m. Rs.

[illegible] this Bangle wali Masjid the whole area was a thick forest and presented a desolate and [illegible] area. In this natural set up of serenity and peace Maulana Ilyas with his devotion and unflinching love to God attracted a good number of students from Gurgaon, Mostly of the Mewat region. The Madarsa has now become a Centre of reformation of rule, crude and those with criminality in their blood. Mewat was mostly a Muslim populated area but they were ignorant of their religion and had no concept of sins and virtues. Maulana Ilyas thus got a barren though fertile field to make furrows of knowledge Thus this mosque became the Institution of behavioral correction and Centre of preaching of Islam This is now as the Markaz of Tablighi Jamat .

Maulana Ilyas started sending small groups of his disciples of Mewat to live with local populace and thus impress upon them the importance of a pure and peaceful life It had the sparkling effects Mewatis who had attained notoriety of dreaded criminals started responding of this Dawat and hordes and hordes of Mewatis started coming around Maulana Ilyas and adopted the path of life laid down by Islam-peace, love and tolerance

Gradually this reformation programme was introduced in other parts of the country In the last half a century this work of tabligh has spread out in other parts of the world Small groups known as 'tablighi jamat' visit Europe, USA, Africa and most of the Asian countries

To accuse such meek, weak and devoted persons of conspiring against the country of their own is to say the least a sin They are true Muslims loyal to their motherland and devoted to God, fostering, brotherhood, combating evils in society and imbibing patriotism to build men and women of steel character. Do they need arms to inculcate these virtues among the fellow citizens?

Sharíq Alavi
Courtesy : Azad Academy

Weddings :

Dr Rizwan s/o Prof A A Kazi is getting married with Dr Shaista on May 12, 1996 at Mumbai

Dr Rubina d/o Mr A Razak Mahmood Hetavkar got married to Dr Nisar s/o Mr. A Sattar Yusuf Pathan on April 21, 1996 at Mumbai

Yusuf s/o Mr Abdul Latif Maple got married to Moazima Shehla on April 21, 1996 at Mumbai

Nikhat d/o Aslam Usman Khan got married to Mohsin s/o Mr Abdul Kader Abbas on April 20, 1996

Ibrahim s/o Mr Umer Dawood Mukadam got married to Salila d/o Mushtaque Muqri on April 22, 1996 at Mumbai

Obituaries:

Haji Isaaq Dawood Harnekar of Cape Town passed away of heart attack on March 26, 1996 He was the founder of Kokan Hospital

Ismail Abdul Rahman Nanglekar, uncle of Nazir Nanglekar, passed away recently in Ratnagiri

Syed Shamsuddin, retired manager of Union Bank and b/o Adv A Majid Syed, passed away recently in Mumbai He was the inspector of Urdu primary school of Ratnagiri district and other districts before partition and he has played very important part in establishing many primary Urdu schools in Kokan.

Mother of Nawab Tunger and Dr Fahim Tunger passed away recently in Mumbai

Utilise Holidays

Students who are free in the vacation can take advantage of learning short vocational, technical & personality development courses Please contact Rehmani Foundation Tel. : 375 8074

It is not their meat nor their blood, that reaches Allah: it is your p[illegible]
He has thus made them subject to you, that ye may glorify Allah for [illegible]
and proclaim the good news to all who do good. (Holy Qur'an 22:[illegible])

Tablighi Jamat-Truth and Fiction

It is believed that second largest congregation 'ijtema' of Muslims after the Haj gathering in Saudi Arabia is held every year in Bangladesh. This year an estimated 30 lakhs Muslims from all over the world including Europe and America attended this recently concluded assemblage. Tabligi Jamat which has its Markaz (head quarters) at Delhi organised the first 'Ijtima' (congregation) in 1966 in the then East Bengal and since then it has assumed an international significance and is held every year in Bangladesh soon after the I'dd and before the Haj. As a prelude to this grand conclave in Bangladesh Tablighi Jamat holds such Ijtimas in India as well at different places. The recent one was held at Padrauna Uttar Pradesh. Normally organisers of these Ijtimas shun publicity and avoid contact with the media. Newsmen themselves ignore them because they do not get anything 'news-worthy' in the proceedings to report. However, the recently concluded Ijtima at Padrauna did find mention in the news dispatches in a section of the Press. Since millions of Muslims from all over the country had gathered to a place close to the Indo-Nepal border it provided a good background to file a spicy story about the Ijtima. It was linked with ISI activities and branded an extension of their field. Not content with it even it was alleged that arms were distributed amongst the participants. Though such charges cast aspersion on the working of our Police and Intelligence agencies, the idea of spreading such mischievous accusations worked well in widening the gulf of distrust between two major communities in the country viz Hindus and Muslims.

Tablighi Jamat is a popular name amongst Muslims while non-Muslims may be ignorant of even its existence. It does not indulge in mundane matters as such it has least concern with political affairs. Neither it inter-acts with politicians nor allows their platform to be used for political ends. The main thrust of its working is to make a Muslim understand the Islam and learn the lessons from holy Qur'an and Hadith which help them in growing up as a God fearing, true patriotic and honest Muslim. In fact, the whole philosophy of Jamat revolves round the perfectness in faith and altruism.

About 5 km away from Delhi there is a historical building known as Chaunsath Khambha near the mausoleum of Hazrat Nizamuddin Aulia. In 1876 there lived a saint, Maulana Mohammad Ismail. Originally he belonged to Jhan jhana in Muzaffarnagar district of U P but had settled down in Delhi. He had made it a habit to help poor mostly labourers from Punjab (Now Haryana area bordering Delhi by offering them water, eatables and sometime shelter. Muslims amongst them were also made to understand basic principles of Islam. In the process he established the Bangle wali Masjid cum Madarsa nearby. After the demise of Maulana Ismail in 1898 the responsibility of running the Madarsa first fell on his elder son, Mohammad Mian and then on Maulana Mohammad Iliyas. In madarsa a few students from Mewat of Gurgaon district, who came from the parents deeply involved in criminal and anti-social activities, were admitted with the view of reformation. Since then it became a Center of Reformation of Muslims and also of 'Tabligh'(preaching). Except the Mazar of Hajrat Nizamuddin and a few houses around

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ...۳۴... شمارہ نمبر ...۶... ماہ جون ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیب محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے | دیگر ممالک چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ ہر اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

تاریخ اشاعت: یکم جون ۱۹۹۶ء

کتابت: حافظ زبیر احمد، اور جاوید مدیم

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷/۳۷۶۸۸۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

محرم

ہجری سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام اپنے
جلو میں اسلامی تاریخ کے کچھ المناک واقعات کو
تازہ کر دیتا ہے۔ ویسے اس مہینے کی بعض ایسی
فضیلتیں بھی ہیں جو اس کو دوسرے مہینوں
سے ممتاز کرتی ہیں۔ جیسے دس محرم کو عاشورا
کا دن ہے۔ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
اللہ تعالیٰ نے فرعون سے نجات دی تھی اور وہ
دریائے نیل میں غرق ہو گیا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور ان کے ساتھی اہلِ ایمان بعافیت دریائے نیل پار
کر گئے تھے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت
فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا یہودی یوم
عاشورا، دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں، وجہ معلوم کی تو پتہ چلا
کہ یومِ نجات کے طور پر شکرانے کا روزہ رکھا جاتا ہے۔ آپ نے
مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ بھی اس دن کا روزہ رکھیں، اس
کے ساتھ ایک دن کا روزہ اور ملا لیں تاکہ اس دن کی فضیلت
حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں کی مشابہت بھی
معلوم نہ ہو۔ بعض روایتوں سے پتہ لگتا ہے کہ اس دن حضرت
آدم علیہ السلام کی توبہ اللہ نے قبول فرمائی تھی۔

محرم سے نیا اسلامی ہجری سال شروع ہوتا
ہے۔ نئے سال کا آغاز خوشیوں کا پیغام ہے، حیاتِ نو اور
عہدِ نو کی تجدید کا دن ہے۔ خوشیوں کے ساتھ غم بھی شامل
رہتا ہے۔ اس مہینے میں اس المناک واقعہ کی یاد تازہ ہوتی
ہے جس نے اہلِ ایمان کے دل چھلنی کر دیئے تھے، وہ واقعہ
تھا خلیفۂ ثانی حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت،
ایک پارسی غلام ابولولو فیروز نے زہر سے بجھے
خنجر سے عین نماز فجر کی حالت میں آپ پر حملہ کیا،
چند دن زخموں کی تکلیف برداشت کرتے رہے
اور آخر پہلی محرم کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔
حضرت عمرؓ کی شہادت نے اسلامی تاریخ کے
دھارے کو دوسرے رُخ پر ہی موڑ دیا اور یہ
حادثہ کے بعد حادثوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔
نئے نئے فتنے جاگ پڑے، حضرت عثمان غنیؓ کی
شہادت اور اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی
شہادت کا واقعہ ان سب واقعات کی کڑیاں حضرت
عمرؓ کی شہادت کے واقعہ سے مل جاتی ہیں جن کی مضبوط شخصیت
سیلابہائے کربِ بلا کو روکے ہوئی تھی۔

ان واقعات کے بعد کربلا کا المناک حادثہ نواسۂ
رسول اکرم حضرت حسین ابن علیؓ کی شہادت، اس حادثہ کا اصل
ذمہ دار کون ہے۔ یہ کیسی سازش تھی، خود حضرت حسینؓ اصل میں
کیا چاہتے تھے یہ سارا معاملہ بڑی افراط و تفریط کا شکار
ہوا ہے۔ اصل حقیقت کا جاننا کافی مشکل ہے۔ ہمارے
لئے اتنی بات کافی ہے کہ حضرت حسینؓ اس نظام خلافت
کو اپنی اصل شکل میں قائم کرنا چاہتے تھے جو ان کے نانا اور
ہمارے سب کے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قائم کیا تھا۔ ہم اگر واقعی حضرت حسینؓ سے دلی محبت رکھتے
ہیں تو ہمیں ان کے مشن کو سمجھنا چاہیئے اور اس کے لئے
جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اسلام کی ان عظیم ہستیوں کو یہی سب سے
بڑا خراجِ عقیدت ہے ٭٭

اسلام میں "ماں" کا تقدس

محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)۔

"وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ" (سورۃ لقمان آیت ۱۴) ہم نے بنی نوع انسان کو ماں باپ کے ساتھ (حسن سلوک کی) تاکید کی ہے۔ اس کی ماں (بیچاری) اُسے اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے (کیسی کیسی) تکلیف پر تکلیف برداشت کرتے ہوئے نڈھال ہو جاتی ہے اور (اس کو) جنم دینے کے بعد دو سال تک دودھ بھی پلاتی ہے"۔

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ ماں کی عظمت کا ہر کوئی قائل ہے۔ ایک دہریہ یا ملحد بھی جو کہ اللہ کا انکار کرتا ہے اس کے دل میں بھی ماں کی عظمت ویسی ہی ہوتی ہے جیسے اللہ پر عقیدہ رکھنے والے انسان کی۔ اس میں شک نہیں کہ اس کائنات میں "انسان" نام کی مخلوق خالقِ کائنات کا ایک نادر کارنامہ ہے مگر اس کی خالقیت کا حقیقی مظہر اگر کوئی ہے تو وہ "ماں" ہے۔

"ماں" اس سہ حرفی لفظ میں جو مٹھاس ہے وہ دنیا کی کسی بھی چیز میں نہیں۔ "ماں" بے لوث محبّت کا ایک شہد آگیں چشمہ ہے متاعِ اخلاص اور منبعِ ایثار و قربانی ہے۔ کڑی سے کڑی دھوپ میں لمبی مسافتوں کے دوران بھی ماں کا تصور تکان و تشنگی کو غائب کر دیتا ہے ماں کی محبت ناپنے کا پیمانہ دنیا کا بڑا سے بڑا سائنسدان بھی ایجاد نہیں کر سکا ہے اور نہ ہی کر سکے گا۔ ماں رنگِ ہستی میں ایک دمکتا نگینہ ہے۔

ایک مومن و مسلم ماں خود کے فیضانِ تربیت میں اُمّتِ مسلمہ کی تقدیریں بدل دینے والے اہلِ علم، اہلِ حلم، اہلِ قلم، اہلِ ذکر، اہلِ فکر، اہلِ دانش اور روشن ضمیر انسان تیار کرتی ہے۔ ایک مسلم ماں کے بطنِ اطہر سے ایسے جانباز پیدا ہوتے ہیں جو ظلم و ستم کے خیبر فتح کرتے ہیں۔ ایک مسلم ماں ایسے سالاروں کو جنم دیتی ہے جو وقت کے فراعین کے ایوانوں کو ویران کر دیتے ہیں اور قیصر و کسریٰ کی مسندوں کو پاؤں تلے روند ڈالتے ہیں۔ ایک مومن و مسلم ماں ایسے دلیروں کو جنم دیتی ہے جو میدانِ جنگ میں تلواروں کی چھاؤں میں بھی اپنی صلوٰۃ کو قضا نہیں ہونے دیتے۔ ایک مومن ماں ایسے بیٹوں کو جنم دیتی ہے جو بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کیلئے ہمہ تن معروف رہ کر اس میں فکر و شعور کی نئی دنیا آباد کر کے اُسے صحیح اسلامی رُخ پر ڈھال دیتی ہے۔ ایک مومن ماں ایسے داعیانِ دین کو جنم دیتی ہے جو فرسودہ اور خباثت آگیں روایات کا خاتمہ کر کے پاکیزہ آیات پر انسانیت کو برسرِ عمل رکھنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ایک مومن ماں ایسے جانثاروں کو جنم دیتی ہے جو شرک کے ظلمت کدوں میں توحید کی شعلیں روشن کر کے ضلالت و بدعت کی بادِ صرصر کے سامنے ہر وقت سینہ سپر رہتے ہیں۔ ایک مومن ماں ایسے حق پرستوں کو جنم دیتی ہے جو باطل کے سامنے لوہے کی ایسی چٹان ثابت ہوتے ہیں کہ حوادثاتِ دہر کا کوئی زلزلہ ان میں کبھی دراڑ پیدا نہیں کر سکتا۔

نہیں کرسکتا۔

مومن و مسلم ماں کی دعاؤں سے اولاد کی مضطرب اور کرب انگیز زندگی کو بہت بڑا سنبھالا ملتا ہے۔ یہ ماں کے تقدس کی ہی تاثیر ہے کہ وہ اپنی آہوں سے عرش تک کو ہلا دیتی ہے۔ یہ مومن و مسلم ماں کے تقدس ہی کی تاثیر ہے کہ وہ اپنے بچے کی محبت میں جب شدت سے تڑپ جاتی ہے تو زمین سے زم زم تک پھوٹ نکلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ماں کی وفات کے بعد اس کے ممتا کی خوشبو انسان کے وجود کو مہکاتی رہتی ہے اور ان کی شبیہہ اور تقدس یادوں کے جھروکوں سے رہ رہ کر سامنے آکر اس کی محبت کا احساس دلاتا ہے۔

اس دور میں جبکہ احترام آدمیت کا معیار معدوم ہوتا جا رہا ہے۔ ظنی، قیاسی نیز تفاوتِ قلبی کے جو روح فرسا مظاہر عام ہوتے جا رہے ہیں انکی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم سے لاعلمی اور بُعد اور ماں کی ممتا بھری شخصیت کے تقدس کی پائمالی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں عظیم انسانوں کا فقدان ہے اور تفرقہ بازوں اور فساد انگیزوں کی بہتات۔

اسلامی معاشرہ ابالیس و شیاطین کے زہریلے پروپیگنڈے اور شر انگیز بہتان سے ہمیشہ منزہ و محفوظ رہا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں ماں کا تقدس بار بار دہرایا ہے جیسے (سورۃ الاحقاف آیت ۱۵) (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳-۲۴) (البقرہ۔ آیت ۸۳)

حدیث شریف میں ہے کہ ایک بار حضرت معاویہ بن جاہمہؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ”یا رسول اللہ میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ کا مشورہ لینے آیا ہوں۔“ آپؐ نے دریافت فرمایا ”کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟“ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ آپؐ نے فرمایا ”تو پھر جاؤ اور ماں کی خدمت کرو کہ ماں کی خدمت جہاد سے افضل ہے!“

ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا حضورؐ نے ”ماں، کے قدموں تلے جنت ہے۔“ یہ حدیث بہت بڑی بشارت اور حکمت کا درجہ رکھتی ہے۔ ایک مومن و مسلم بندہ کو جنت ملے گی بھی تو اس میں یقیناً بہت ساری نعمتیں بھی ہونگی۔ شیر و شہد کی نہریں ہونگی، حوریں ہوں گی، تسنیم و شرابًا طہورًا بھی ہوں گی، مگر ماں نے اپنے جس آبِ حیات اور امرت جیسے دودھ سے اس جنتی کی پرورش کی تھی وہ تو جنت دے نہیں سکتی اور اسی لئے جنت کو ماں کے قدموں میں ہی ہونا چاہئے۔ یہی اس کا مقام ہے اور یہی اس کی پوزیشن۔ ”عقل اور عدل کا تقاضا ہے کہ ماں کے قدموں پر کروڑوں بہشتیں قرباں“

” احمد شاہ ابدالی“ پر مرہٹوں نے بیک وقت یلغار کی تو وہ ایک مسلم حکمراں ہونے کے باوجود دہل گیا۔ میدانِ جنگ میں جانے سے پہلے ماں کی قدمبوسی اور دعا لینے گیا اور عرض کیا امی حضور! دعا کیجئے کہ مرہٹوں پر مجھے فتح نصیب ہو۔ ماں نے جواب میں کہا ”میں نے تمہیں جب بھی اپنا دودھ پلایا ہے باوضو ہو کر اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس آیت کے وِرد کے ساتھ پلایا ہے۔ اس لئے تجھے صرف فتح ہی نہیں بلکہ کامل فتح ہوگی۔“

اسلام میں ماں کا تقدس ہے ہی ایسا کہ اس کے سائے میں اُمتِ مسلمہ کی تقدیریں بدل دینے والے مشاہیر پیدا ہوتے ہیں۔ کاش! اسلامی معاشرہ کے زعمِ باطل، نام و نمود اور بغض و عناد میں مبتلا لوگ اس رشتے کے تقدس اور اس کی قدر و منزلت کو سمجھیں

میدان کربلا میں حضرت حسینؓ کی شہادت مظلومانہ تاریخِ اسلام کا بڑا ہی المناک اور دردناک سانحہ ہے۔ محرم کا مہینہ اس حادثہ کی یاد تازہ کردیتا ہے۔ تاریخ اسلام میں حق و باطل کی آویزش، خیر و شر کی کشمکش، ظلم و جور، خوں ریزی اور سفاکی کے بے شمار واقعات پیش آئے ہیں لیکن اس سے زیادہ کسی واقعہ پر نہ آنسو بہائے گئے اور نہ گریہ و ماتم کا طوفان اٹھا، یہ واقعہ جس قدر دردناک ہے اسی قدر عبرتناک بھی ہے، زندہ قومیں اس طرح کے واقعات پر رونے دھونے کے بجائے ان سے درس و پیام حاصل کرتی ہیں، ماتم اور سینہ کوبی کو اپنا شعار بنانے کے بجائے قومی و ملی زندگی کے لئے انہیں اسوہ اور نمونہ بناتی ہیں۔

روئیں وہ جو منکر ہوں حیاتِ شہدا کے
ہم زندۂ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

اسلام کے طرز حکومت کی بنیاد خلافت اور شورائیت پر ہے، قرآن مجید کا فرمان ہے کہ "وامرھم شوریٰ بینھم" یعنی مسلمانوں کے معاملات باہمی مشورے سے انجام پاتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی خلافت آخری دور میں جب اپنے بیٹے یزید بن معاویہ کو ولی عہد نامزد کرنا چاہا تو اکثر لوگوں نے اسے خوش دلی سے تسلیم نہیں کیا مگر حضرت امیر معاویہؓ کے شکوہ و دبدبہ اور اپنی جان کے خوف سے ان کو لب کشائی کی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن حضرت حسین بن علیؓ، عبداللہ بن زبیرؓ اور عبدالرحمان بن ابی بکرؓ نے علی الاعلان اس کی مخالفت کی اور بڑی جرأت اور بے باکی سے کہا کہ "اپنی اولاد کو جانشین بنانا قیصر و کسریٰ کا طریقہ ہے" حضرت معاویہؓ بڑے مدبر، نہایت دوراندیش اور عاقبت بیں شخص تھے، یہ مخالفت دیکھ کر خاموش ہو گئے لیکن وفات کے وقت یزید کو خلیفہ بنا گئے اور یہ وصیت بھی کی کہ "حسینؓ کو اہل عراق تمہارے مقابلے میں کھڑا کر دیں گے، اگر تم ان پر قابو پانا تو عفو سے کام لینا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ قرابت دار اور عزیز خاص ہیں۔"

یزید نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی حاکم مدینہ ولید بن عقبہ کو حضرت حسینؓ سے بیعت لینے کا تاکیدی حکم بھیجا، آپ نے اس غیر اسلامی اور غیر شورائی طریقے کو قبول کرنے اور یزید کی بیعت کرنے سے انکار کردیا اور اپنے اہل و عیال کو لے کر مکہ معظمہ چلے آئے جس کی مخالفت محمد بن حنفیہ نے کی مگر وہ نہ مانے۔ ادھر اہلِ کوفہ کو حضرت امیر معاویہ کے انتقال اور یزید کی جانشینی کی خبر ملی تو انہوں نے اکٹھا ہو کر طے کیا کہ یزید کی خلافت کو تسلیم نہیں کریں گے اور حضرت حسین کو بلا کر انہیں اپنا خلیفہ بنائیں گے چنانچہ انہوں نے حضرت حسین کو متعدد خطوط لکھے کہ آپ کوفہ تشریف لائیں۔ ہم آپ کے دست حق پرست پر بیعت کرنا چاہتے ہیں، امام صاحب نے مزید اطمینان و تحقیق کی غرض سے اپنے چچیرے بھائی حضرت مسلم بن عقیلؓ

کو بھیجا، کوفہ میں ان کا زبردست خیر مقدم ہوا اور شیعہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے ٹوٹ پڑے، مسلم نے یہ گرم جوشی دیکھی تو حضرت حسینؓ کو لکھا کہ حالات موافق ہیں آپ فوراً تشریف لائیں۔

والیٔ کوفہ نعمان بن بشیرؓ نے کوفہ والوں کو مسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے دیکھا تو انہیں سمجھایا کہ امت میں فتنہ وافتراق نہ پیدا کرو، اس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہے، تاہم ان کا رویہ ان لوگوں کے معاملے میں نرم تھا اس لئے ان کو معزول کرکے عبیداللہ بن زیاد کو بصرہ کی طرح کوفہ کا والی مقرر کیا گیا، اس نے مسلم کو گرفتار کرکے قتل کرادیا، قتل سے پہلے مسلم نے حضرت حسینؓ کو اپنے حال سے مطلع کرکے کوفہ آنے سے منع کیا تھا مگر وہ پہلا خط پاتے ہی اپنے خیر خواہوں اور مخلصین کی مخالفت کے باوجود کوفہ روانہ ہو چکے تھے۔ حسینؓ کو کوفہ کے بدلے ہوئے حالات کا علم ہو گیا انہیں مسلم کے قتل کا بھی پتہ چل گیا، یہ دل شکن خبریں سننے اور لوگوں کے منع کرنے کے باوجود بھی انہوں نے کوفہ جانے کا ارادہ تبدیل نہیں کیا اور اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کہ "جو لوگ واپس جانا چاہیں وہ خوشی سے چلے جائیں"، چنانچہ رفتہ رفتہ عوام کا ہجوم چھٹ گیا اور صرف کنبہ کے لوگ اور مخصوص جاں نثار ہی ساتھ رہ گئے۔

حضرت حسینؓ مقام شراف پہنچے تو حُر بن یزید تمیمی ایک ہزار سوار لے کر سامنے آیا، حضرت حسینؓ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے بلانے پر آیا ہوں اگر تم لوگ اپنی بات پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں داخل ہوں ورنہ جہاں سے آیا ہوں وہاں پھر واپس چلا جاؤں، حُر نے کہا ہم کو حکم ہے کہ آپ کے ساتھ ساتھ رہیں اور کوفہ میں ابن زیاد کے سامنے لے چلیں۔ حضرت نے فرمایا اس سے تو مر جانا ہی بہتر ہے، پھر اپنے ساتھیوں سے واپس چلنے کے لئے کہا مگر حُر نے جانے نہیں دیا۔

حضرت حسینؓ جب نینوا پہنچے تو عمرو بن سعد اپنے لشکر سمیت ان کے مقابلے کے لئے وہاں موجود تھے، ان کو ابنِ زیاد نے اس کے لئے مامور کیا تھا۔ ابنِ سعد نے آنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا خود اہلِ کوفہ نے بار بار خط لکھ کر مجھے بلایا ہے اس لئے میں آیا ہوں، اب اگر لوگ میرے آنے کو پسند نہیں کرتے تو میں واپس چلا جاؤں گا، ابن سعد نے اس کے متعلق جب ابن زیاد کو لکھا تو اس نے جواب دیا کہ اب رہائی نہیں ہو سکتی، ان سے یزید کی بیعت لو اگر نہ لیں تو ان کے قافلہ کا پانی بند کر دو، اس نے شمر ذی الجوشن کو عمرو کی مدد کے لئے ایک دستہ کے ساتھ بھیجا۔

حضرت حسینؓ کے قافلہ کو ایسے چٹیل میدان میں اتارا گیا جہاں کوئی اوٹ اور پانی نہ تھا، علاوہ ازیں دریائے فرات پر پہرہ بٹھا دیا گیا تھا۔

بالآخر ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ کو میدان کربلا میں جنگ ہوئی ایک طرف چار ہزار مسلح سپاہ اور دوسری طرف حضرت حسینؓ کے ساتھ کل ۷۲ نفوس تھے، بہت جلد لڑائی کا فیصلہ ہو گیا۔ تاہم یہ مٹھی بھر آدمی بہادری سے لڑے اور بجز حضرت زین العابدین کے جو بیمار تھے سب نے جامِ شہادت نوش کیا، دوسری طرف ۸۸ آدمی کام آئے۔ ۱۱ محرم کو غاضریہ والوں نے لاشیں دفن کیں حضرت حسینؓ کا جسدِ اطہر بغیر سر کے دفن ہوا۔ سرِ مبارک مخدراتِ عصمت مآب اور علی بن حسینؓ کے ساتھ ابن زیاد کے سامنے پیش ہوا، اس نے انہیں دمشق

روانہ کیا، یزید کو یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا، اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے عراقیوں سے کہا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ میں تمہاری اطاعت سے بلا حسین کے قتل کئے ہوئے بھی راضی تھا، ابن زیاد پر اللہ کی لعنت ہو، اس کی جگہ ہوتا تو درگذر سے کام لیتا۔ خدا حسینؓ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

جب اہل بیت کا یہ لٹا ہوا اور مصیبت زدہ قافلہ یزید کے گھر پہنچا تو کہرام مچ گیا، اس کے گھر کی عورتیں ان کے پاس جمع ہوئیں اور بہت روئیں۔ تین دن تک یہ ماتم رہا، یزید نے ہر طرح سے ان کا اعزاز و اکرام کیا، پھر ہر طرح کا ساز و سامان دیکر مدینہ رخصت کیا، اور جو کچھ نقصان ہوا اُس کی تلافی ہی نہیں کی بلکہ اس سے دگنا دیا اور علی بن حسین سے کہا جو ضرورت ہو مجھے لکھنا میں اُسے پوری کروں گا۔

غرض کربلا میں جو ہوا یزید کے علی الرغم ہوا، جہاں تک حضرت حسینؓ کی ذاتِ گرامی کا تعلق ہے ان کا اخلاص اور حسنِ نیت مسلم ہے، ان سے تفقہ و اجتہاد میں غلطی ہوئی ہوگی جو بشریت کا عین اقتضا ہے تاہم انکی ساری جد و جہد کا مقصود اسلام اور اسلامی حکومت کی اصل خصوصیات کو برقرار رکھنا اور خلافت کو ملوکیت کے اثرات سے محفوظ رکھنا تھا اسی لئے انہوں نے غیر شرعی طور پر قائم ہونے والی یزید کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ اس کے خلاف بغاوت کر کے عملی اجتہاد کیا، وہ شخصی و خاندانی حکومت اور ملوکیت کی تہی سامانی کے سامنے سپر انداز نہ ہو کر دنیا کو حق و صداقت اور آزادی و حریت کا لازوال درس دے گئے ہیں، واقعہ کربلا ظلم و استبداد سے نفرت و بیزاری اور عدل و انصاف کی حمایت و مدافعت کا ایک سرمدی پیغام ہے، حضرت حسینؓ کی سیرت و شخصیت خلافت و جمہوریت کے تحفظ اور ملوکیت و شہنشاہیت سے برأت کی نہ مٹنے والی علامت ہے۔ وہ اسلامی خلافت کا احیا کر کے روئے زمین پر خلافتِ راشدہ کے طرز کی عادلانہ و منصفانہ حکومت قائم کرنا چاہتے تھے اس پاک اور برتر مقصد کے لئے شہید ہوگئے مگر یزید کی بیعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ ⁂

سَر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؓ

⁂

حدیث

"حدیث ہے کہ جب تک بُرائی چھپی رہے اور بستی کے ذمہ دار افراد اور پڑھے لکھے لوگ اِس بُرائی سے ناواقف ہیں مگر ——
تب تک اس بُرائی کے مرتکب وہ بدکار ہی سزا کے مستحق ہیں۔ اگر بدی عام ہو جائے اور بزرگانِ دین خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہیں ——
تو پھر بدکاروں کے ساتھ شرفاء بھی گنہ گار قرار دیے جائیں گے۔!!"

سٹیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر:- غلام دستگیر پرکار
فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ آئی۔بی۔پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ) بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:-

غزلیں

عبدالغفور ساقی تونسوی

غم ایام کی زندہ نشانی دیکھتے جاؤ
لب خاموش سے زندہ کہانی دیکھتے جاؤ
بہت مشکل سفر ہے جادہ و منزل سے مت ڈرنا
بڑی ہمت سے مرگ ناگہانی دیکھتے جاؤ
شرر افشاں ہوئیں آہیں تو حالت دل کی کیا ہوگی
پڑے تم پر جو آفت ناگہانی دیکھتے جاؤ
شرر افشاں ہیں آنکھیں اور آنسو بہتے جاتے ہیں
ہوئے آمیز کیوں کر آگ پانی دیکھتے جاؤ
کلام حضرت ساقی حدیث دین و دُنیا ہے
ملاحت ہے، حلاوت ہے، روانی دیکھتے جاؤ

محمود منظر (باغمانڈوی)
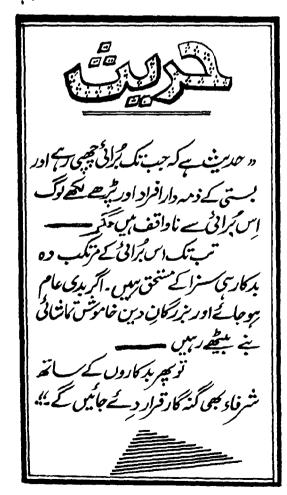
احسان مجھ پہ خوب تمہاری نظر کا ہے
پیوست دل میں تیر جو پہلی نظر کا ہے
آوارگی کا شوق کہاں تھا ہمیں مگر
جادو کیا ہوا یہ کسی کی نظر کا ہے
دفنانے میتوں کو کہیں بھی جگہ نہیں
اس شہر پہ قحط یہ پیاسی نظر کا ہے
سیرت کی دیوی جان کے پوجا کرے تجھے
کتنا حسیں قصور ہماری نظر کا ہے
بس قافیہ ردیف میں اُلجھا ہوا رہا
منظر کرم یہ تجھ پہ کنواری نظر کا ہے

نو گل بھارتی۔ دڑولی۔ رائے گڑھ۔

اے ذوقِ عشق چاہنے والوں سے پوچھنا
خوشبو کا کیف حور جمالوں سے پوچھنا
خوابوں کا در کھلے گا جو فصلِ بہار میں
دل کا پتہ نظر کے حوالوں سے پوچھنا
کیوں دل بھی مطمئن ہے تمنا بھی پُر سکون
یہ بات میکدے کے جیالوں سے پوچھنا
دل کی فضا میں ظلمتیں کیوں تیرنے لگیں
بیکار ہے یہ ریشمی بالوں سے پوچھنا
انجان بن کے بیٹھے ہیں جو جان بوجھ کر
ان کی حقیقتوں کو خیالوں سے پوچھنا
نو گل سے ہر کسی کو تعلق ہے اے ندیم
نو گل کی بات دن کے اُجالوں سے پوچھنا

نعیم الدین نعیم، مرڈھ

پتھروں کا ہے ارمغاں یارو
کانچ کا یہ مرا مکاں یارو
وہ حمیت کا ہے نشاں یارو
جس کا ایمان ہے جواں یارو
زخم دل پر نمک چھڑکتی ہے
میرے اپنوں کی ہی زباں یارو
ہوگئیں دفن خواہشیں ساری
وقت کی گرد میں یہاں یارو
ہر قدم پر ہے تلخیٔ دوراں
زندگی ہے بس امتحاں یارو
جستجوئے نعیم سے کہہ دو
اس جہاں میں نہیں اماں یارو

اُردو کیلئے دیونگری طرز تحریر کیوں؟

اقبال احمد شریف ایڈوکیٹ، معتمد انتظامیہ کل کرناٹک انجمن اُردو بنگلور

آخر کار خشونت سنگھ جیسے مشاق جرنلسٹ بھی پروپیگنڈہ کا شکار ہو گئے۔ حال ہی میں ایک ٹی وی رپورٹ کی تیاری کے وقت انہوں نے علی سردار جعفری پر سوال داغ دیا کہ آخر کار اُردو والے دیونگری یا رومن رسم خط کو کیوں نہیں اختیار کر لیتے۔ اردو رسم خط کو کیوں پکڑے بیٹھے ہیں۔۔۔ اور علی سردار جعفری جیسے ترقی پسند شاعر سے مناسب جواب نہ بن سکا۔ جواب دیا۔۔۔

"اگر ہندی والے ہندی (دیونگری تحریر) لکھتے وقت اُردو کے الفاظ کے ساتھ بندی (نقطے) کا استعمال کریں اور میر تقی میر اور غالب جیسے شعراء کے کلام کو نصاب کی کتابوں میں شامل کر لیں تو انہیں دیونگری طرز تحریر پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

(دکن ہیرالڈ ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ء)

یہ باتیں ہندوستان کے دو جانے مانے ادیب اور شاعر کے مابین رہیں۔ دونوں پروپیگنڈہ کا شکار ہو چکے ہیں۔

علی سردار جعفری سے جواب نہ بن پڑا کہ آخر یہی سوال پنجاب کے سکھوں سے کیوں نہیں کیا جاتا جنہوں نے آزادی کے فوراً بعد پنجابی کیلئے گرومکھی طرز تحریر کو اختیار کر لیا جبکہ اس سے پہلے پنجابی صرف اُردو طرز پر لکھی جاتی تھی۔ اور آج بھی پاکستان میں اُردو طرز پر ہی لکھی جاتی ہے۔ پنجابی کیلئے ایک تو اُردو طرز کو چھوڑ دیا گیا اور دوسرا دیونگری طرز کے بجائے گُرومکھی طرز اختیار کیا گیا۔

اسی طرح گجراتی اور دیونگری میں بہت کم فرق ہے۔ صرف اوپر کی دیونگری لکیر غائب ہے اور بہت ہی کم حروف الگ ہیں لیکن کسی نے گجراتیوں سے دیونگری تحریر اختیار کرنے کی رائے دی اور نہ کسی گجراتی نے۔

مراٹھی طرز تحریر تو ہو بہو دیونگری ہے مگر کچھ حروف بدلے ہوئے ہیں۔ کم سے کم مراٹھیوں سے ان حروف کو ہٹا کر سرکاری زبان کے حروف کو اختیار کرنے کی رائے دی جاتی مگر اس کے معاملے میں کسی کو ردو کد نہیں۔

کنڑ اور تلگو رسم خط میں بھی بہت کم فرق ہے۔ صرف اوپر اور نیچے کے شوشے الگ الگ دکھتے ہیں۔ کنڑ اور تلگو والے اس فرق کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ دونوں زبانیں بہنیں جیسی ہیں لیکن دونوں اپنے طرز تحریر پر قائم ہیں آج تک کسی نے دونوں کو اس پانچ فیصد فرق کو مٹانے کی بھی بات نہیں کی مگر اُردو کے طرز تحریر پر دادیلا ہے۔

یہ بھی بھلا دیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں صرف اُردو ہی اُردو طرز پر نہیں لکھی جاتی۔ کشمیری اور

سندھی کا بھی یہی رسم خط ہے۔ لیکن انہیں اردو رسم خط چھوڑ کر دیونگری اختیار کرنے کی کوئی بھی بات نہیں کرتا۔

اُردو دشمنی نے بڑے بڑے عقلمندوں کو اندھا کر ڈالا ہے۔ یہ سب بھول جاتے ہیں کہ اُردو رسم خط بین الاقوامی رسم خط ہے۔ رومن (انگریزی) رسم خط کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ دنیا کے بائیس ملکوں میں بولی جانیوالی عربی زبان کا یہی رسم خط ہے۔ فارسی کا بھی یہی رسم خط ہے۔ اس کے علاوہ پشتو زبان بھی افغانستان میں اسی رسم خط میں لکھی جاتی ہے اور دیونگری تو صرف ہندوستان کے اندر وہ بھی صرف ہندوستان کی تین زبانوں۔ ہندی سنسکرت اور مراٹھی کا رسم خط ہے اور اردو رسم خط دیونگری سے کسی بھی طرح پیچھے نہیں۔ اُردو رسم خط میں بھی ہندوستان کی تین زبانیں اردو، سندھی اور کشمیری لکھی جاتی ہیں۔

اُردو طرز تحریر کے خلاف چرچا تو ایک سو سال پہلے شروع ہوا تھا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کی یہ عظیم ترین زبان جو اسلامیات کا ادب رکھنے والی زبانوں میں عربی اور فارسی کے بعد تیسرے درجے پر ہے آنیوالی نسلوں کیلئے بیکار ہو جائے کیونکہ مشہور مورخ آرنلڈ ٹائن بی کے مطابق "طرز تحریر کسی بھی قوم کے علم اور تمدن کی کنجی ہوتی ہے۔ اگر طرز تحریر بدل دیا جائے تو اس کا پورا لٹریچر عوام کی نظر سے ہٹ جائے گا اور میوزیموں کی الماری میں بند ہو جائے گا جس پر صرف ریسرچ سکالروں ہی کے [illegible] ہیں۔ ترکی سے اسلامی تمدن اور [illegible] مٹایا [illegible] زہنما نے کیلئے مصطفےٰ کمال پاشا نے طرز تحریر کو بدل کر یہی مقصد حاصل کرنا چاہا۔"

یو پی سے اُردو کو ہٹا کر اُردو کے دشمنوں نے اطمینان کا سانس لیا تھا اور پچھلے پچیس برس سے اُردو کے خلاف چرچا بند ہو گیا تھا کیوں کہ اُردو یو پی میں مر گئی تھی۔ مگر کچھ دنوں سے بہار میں لالو پرساد یادو نے اردو کو ہندوستان کے عوام (دلت، پسماندہ اور غریب مسلمانوں) کی زبان کہہ کر اُردو کی تائید شروع کر دی۔ لالو پرساد سمجھتے ہیں کہ دیونگری سنسکرت طرز تحریر ہے جو برہمنوں کی زبان ہے۔ اس کی بالادستی سے برہمنوں کی بالادستی توڑی نہیں جا سکتی۔ ان کی بالادستی کو توڑنے کیلئے اُردو طرز تحریر ایک بڑا ہتھیار ہے انہوں نے بہار میں اُردو کو دوسری سرکاری زبان بنا کر یہ ہتھیار اٹھا لیا ہے۔

یو پی میں ملائم سنگھ یادو بھی یہی کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے اُردو طرز تحریر پر پھر سے واویلا شروع کر دیا گیا ہے ـــــ مانا کہ لالو پرساد یادو اور ملائم سنگھ یادو کا وعدہ ابھی پورا نہیں ہوا اور کافی دیر لگے گی۔ لیکن بسم اللہ تو ہو گئی ہے۔ اُردو منڈل ازم کا جز بنتی جا رہی ہے۔ اُردو والوں کو ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں۔

اگر اُردو طرز تحریر کو ہٹا دیا گیا تو کم سے کم پچاس برس تک اُردو کی کتابوں سے لوگ فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ تمام کتابیں معدوم ہو جائیں گی۔ ان کو پھر سے دیونگری میں لکھوانے کیلئے کروڑوں کا خرچ آئے گا۔ پچاس برس تک اُردو پرنٹنگ سے جڑے ہوئے لوگ بیکار ہو جائیں گے۔ انکی روزی بند ہو جائیگی۔

معاشی تباہی کے علاوہ علمی دیوالیہ پن کا یہ عالم ہوگا کر
پچاس برس بعد میں آنیوالی نسل پہلے کی نسل سے
کوئی تعلق قائم نہ رکھ پا سکے گی۔
جب تلگو۔ کونکنی۔ ناگا۔ تریپوری
جیسی چھوٹی چھوٹی زبانوں والے اپنی زبان اور طرز تحریر
برا رہے ہیں تو اردو والوں کو بھی باغیرت ہونا چاہیئے
اور ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ اردو طرز تحریر پھر سے
جاری ہوگا۔ یو پی کے ریلوے اسٹیشنوں کے نام پندرہ
برس پہلے تک صرف انگریزی اور دیونگری ہی میں
ہوتے تھے۔ لیکن آج پھر سے اردو طرز تحریر میں
دیکھے جا سکتے ہیں۔ آئندہ دنوں میں دوسرے
علاقوں میں بھی ایسا ہوتا جائے گا۔ (کوئی بھی کرنسی
نوٹ۔ پانچ۔ دس یا سو روپئے کی اٹھا کر دیکھئے کر کتنے
الگ الگ قسم کے طرزِ تحریر ہندوستان میں ہیں) ●●

"رسولِ خدا کی پیاری باتیں"

راستی: سچائی پر قائم رہو سچائی میں نجات ہے۔
امانتداری: جس شخص میں امانتداری نہیں اس میں
ایمان نہیں۔
پرہیزگاری: خدا کے نزدیک باعزت وہ ہے جو پرہیزگار ہے
سادگی: عیش پسندی سے بچو۔ اللہ کے بندے
عیش پسند نہیں ہوتے
توکل: صرف خدا پر بھروسہ رکھو لیکن اپنی محنت
کو ہرگز نہ چھوڑو۔
رحم دلی: تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا یقیناً
تم پر (اللہ تعالیٰ) رحم فرمائے گا۔

معولت ادب کی ایک نظم

دیا پوار

کانجی ہاؤس

مترجم — انجم عباسی

آج بہت دکھ ہوتا ہے
کیسے جھیلیں ہم نے یہ بھاری بھاری پٹریاں
غول ہاتھیوں کا پھنس جائے دلدل میں
ویسے ہی اپنی امنگیں اور خواہشیں
گھٹ کے رہ گئیں دل ہی دل میں
تہِ سنگ تھا ہاتھ ہمارا، لیکن منہ سے چیخ نہ ابھری
جانے کتنے جنموں کی یہ قید ملی ہے
کون ہے جس نے یہ قید خانہ بنایا ہے
قیدیوں کی مانند ہم بھی
اپنی تھالی چمکائیں
اور وہی کمرہ جو سجا ہوا ہے
آگے بڑھا قہر و غضب ہے
"اس نے کچن چھوٹا کر ڈالا"
اندر ہی اندر دل کڑھتا ہے
کون ہیں ہم؟ کیا جرم ہے اپنا؟
آئے کہاں سے؟
حجری عہد کے گھور اندھیروں میں ہم
بار بار ہی ڈھونڈیں، دیکھیں
کیوں ہوئی پہچان کتابوں سے اپنی
اس سے بہتر تھا
نالے کا چکنا پتھر ہوتے
گاؤں کے مویشی چراتے رہتے
ایسے بچھو نہ ڈنک مارتے ●●

اُلٹے بھلٹے

شرف کمالی (کولہاپوری)

اُلتے بھلتے، آمکے نمکے لوک ہانت اپلے لیڈر کاں
یا چو سدائے یوگ کردں یا روڈار ادت تاؤں ڈائبر کاں

ایرے غیرے نتھو خیرے ٹھرلے ویر بہادر کاں
پول زواں اگرالاں تواں توندّاور نُھٹلا کھاپر کاں

مہاراشٹر چو ہاپوس اُتّم نری دسہری چی خواہش
دِلی والیاتا آوڈلو کرناٹک چو پاپر کاں

اپلے نیتا سگلے پونکل وانسے کاں ٹھرلے
پہلو گبلو، دوسرو ایلو تو تباچان نپتر کاں

ممبئی آمچی سُندر آہے مضلے تماس وچارا دیں
وی ٹی اسٹیشن لا جنتا مھنتے بوری بندر کاں

املا آمچے ہاٹیل والے یاچے اُتّر دے نیل کاسے
اُڑپی چیا ہاٹیلا تیج ملتے اُتّم اِڈلی سامبر کاں

جیانچی محلاں راتی چی پن چمکت دمکت ہوتی، شرف
تیانچیا محلات آنز دِساچی اڑتا ہانت چپّاڈر کاں

مالدار ہیں ہم......

شرف کمالی

مُنکر کو بھی حیرت ہے آسمانوں میں
پڑا ہے تفرقہ کعبے کے پاسبانوں میں

وہ اپنے ہاتھ میں پتھر اٹھا نہیں سکتے
جو لوگ رہتے ہیں خود کانچ کے مکانوں میں

اب ان میں جب سے تمہارا خیال رہتا ہے
عجیب نور ہے دل کے سیاہ خانوں میں

تم اپنے حال کو سلجھا سکو تو بہتر ہے
الجھ نہ جائیے ماضی کی داستانوں میں

جو ہم نہیں ہیں تو بے رونقی کا عالم ہے
ہمارے دم سے تھی رونق شراب خانوں میں

پڑے ہوئے سلاطیں کے مقبرے ویراں
ہے سلطنت تو فقیروں کے آستانوں میں

وہ جس میں درد رہے عجز و انکسار رہے
زباں وہ اچھی ہے دنیا کی سب زبانوں میں

جو اس کو سمجھے بلا شبہ جنتی ہو جائے
خدائے پاک کا پیغام ہے اذانوں میں

شرف اسی کے سبب مالدار ہیں ہم بھی
کمی ہے کون سی اسلام کے خزانوں میں

معلّم کے فرائض

عثمان شاہد (ایم اے) سیداپور دھاروڑ

علم انبیاء کی میراث ہے اور عملِ تدریس پیغمبرانہ کام۔ یہ کام جوشِ عمل سے خالی ہو نہیں سکتا۔ اس کام میں اللہ کی رحمتیں پوشیدہ ہیں اسی ایک کام کی بدولت سماج میں امن وامان پیدا ہوتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کو فروغ نصیب ہو سکتا ہے۔ استاد کو بجا طور پر معمارِ قوم کہا گیا ہے۔

معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کی اہمیت کو سمجھے۔ اس کی عظمت کو محسوس کرے اور دوسروں کو بھی اس کی عظمت سمجھائے۔ معلم کے لئے خود شناسی ضروری ہے۔ اسے چاہیئے کہ اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں کو بخوبی سمجھے۔ اپنی قابلیت اور لیاقت بڑھانے میں اُسے جان توڑ محنت کرنا چاہیئے۔ مثلاً مفید اور رہنما کتابوں کا وہ کثرت سے مطالعہ کرے۔ ماہرینِ تعلیمات کے مشوروں سے اپنی معلومات میں اضافہ کرے۔ اپنے تجربات اور مشاہدات کے دائرے کو روز بروز وسیع کرے ؎

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

تدریس کی تیاری معلم کے لئے لازمی ہے۔ اس کام کو عموماً ادنیٰ اور معمولی سمجھا جاتا ہے، جب کہ تدریسی دشواریوں کو رفع کرنے، سبق کو دلچسپ اور موثر بنانے کے لئے بے انتہا ضروری ہے۔ معلم کو تدریسی تیاری میں اس کی ذاتی لائبریری مددگار بن سکتی ہے۔ اس کے مشاہدات اور تجربات اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ تدریس کی تیاری سے پہلو تہی معلم کو خود فریبی میں مبتلا رکھتی ہے ــــــ معلم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مضمون اور موضوع کی مناسبت سے طریقۂ تدریس یعنی ٹیچنگ میتھڈ اختیار کرے گو کہ ٹیچنگ میتھڈز کی تدریس میں بڑی اہمیت ہے مگر آج خطرناک حد تک اس سے تغافل برتا جاتا ہے۔

وسائل تعلیم کی کمی بھی تدریس کے کام کو بے کیف بناتی ہے۔ مدرسوں میں عموماً نقشہ جات کے علاوہ دوسری ضروری اشیاء نظر ہی نہیں آتیں۔ زیادہ ہوا تو چند چارٹس ہی نظر آتے ہیں اور بس۔ جب کہ ہر پرائمری اسکول میں ایک دار المطالعہ اور تجربہ گاہ ہونا ضروری ہے۔ جہاں سے سارے ضروری وسائل تعلیم فراہم ہو جائیں۔ دورانِ تدریس تعلیمی وسائل کے استعمال سے طالب علموں میں شوق و ذوق پیدا ہوتا ہے۔ اس سے سبق کا اثر نہ صرف بڑھتا ہے بلکہ بعض اوقات تو سبق یادگار بن جاتا ہے۔

مادری زبان کی موجودہ نظام تعلیم میں بڑی اہمیت ہے یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مادری زبان پر عبور حاصل کئے بغیر طالب علم تعلیم کی راہوں میں نہ اعتماد کے ساتھ چل سکتا ہے اور نہ کسی مضمون پر اپنی گرفت مضبوط کر سکتا ہے۔

اچھے معلم کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے شائستہ رکھ رکھاؤ کے ساتھ وہ پاک وصاف اور سادہ وسلیس ادبی زبان میں گفتگو کرتا ہے۔ معلم کسی مضمون سے متعلق

کیوں نہ ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مادری زبان پر کامل دسترس حاصل کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ زبان کے قواعد سے پوری طرح واقف ہو۔ وہ تو محاورات ضرب الامثال سدا بہار اشعار تازہ ترین کہانیوں، شائستہ لطیفوں اور روزمرہ کی خبروں کا خزانہ ہوتا ہے۔ معلم کے تعلق سے کہا گیا ہے کہ وہ روز ہی تازہ چشمے کا پانی پیتا ہے۔ اس کی وسیع معلومات اور اس کی شگفتہ بیانی اس کی تدریس کو جاندار بناتی ہے۔

سماج میں علمی ماحول کی عدم موجودگی بھی تدریس کی رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ علم کی شمع کو روشن کر کے ہی علمی مشاغل کو چلایا جا سکتا ہے اگر گھر میں علمی فضا ہو گی تو طالب علم کے لئے پڑھنا لکھنا آسان ہوگا۔ گلی محلوں میں بچوں کی لائبریریاں ہوں گی تو بچوں سے فضول کاری دور ہو گی اور زیادہ وقت وہ علمی مشاغل میں صرف کریں گے۔ معلم کو چاہیئے کہ صاحب حیثیت طلبا کو اخبار و رسائل کی خریداری کی ترغیب دلائے ــــ رسائل جو بچوں کے لئے نہایت مفید ہیں اگر بچے ان کے خریدار بنیں گے تو گھروں میں علم کی شمع روشن ہو گی اور گھروں میں علمی ماحول پیدا ہوگا۔ قومی تعمیر کا یہ کام معلم کی نظر سے اوجھل ہونا نہیں چاہیئے۔

بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نظامِ تعلیم میں بہت سے نقائص ہیں۔ معلمین کی رہنمائی کے لیے ضروری ہے کہ شعبۂ تعلیم کے افسران معلمین کی زبان سے واقف ہوں۔ ان کے لئے جو لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے وہ معلمین کی زبان میں فراہم ہو اور معلمین کو ان کی زبان میں جو وہ مدرسے میں پڑھاتے ہیں، زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔

نقش کوکن

اسی طرح نصاب تعلیم میں بھی کہیں کہیں نقائص موجود ہیں۔ اس میں اخلاقی تعلیم کی خاطر خواہ گنجائش نہیں۔ موجودہ نصاب طالب علم کو ایک نیک سیرت انسان اور ایک ذمہ دار شہری بننے میں کلی طور پر معاون نہیں بنتا۔

ہماری درسی کتابیں خطرناک حد تک ناقص ہیں۔ تقریباً ہر کتاب کے ہر سبق میں زبان اور خیال و فکر اور املے کی غلطیاں نظر آتی ہیں۔ تعلیم کے معیار کی گراوٹ کا یہ بھی ایک اہم سبب ہے۔

مدرسے آجکل سماج سے بے تعلق ہو گئے ہیں، جس کے سبب سے مدرسے سماجی اشتراک سے محروم ہیں۔ مدرسہ گو کہ سماجی ادارہ ہے اور سماجی خدمت گاروں کے ہاتھوں ہی یہ فروغ پاتا ہے مگر اس کی طرف سے بھی برابر تغافل برتا جا رہا ہے۔ مدرسے کو قومی اور سماجی اور ملّی سرگرمیوں کا مرکز ہونا چاہیئے۔ اسی وقت اِس سماجی ادارے میں جان پڑے گی۔
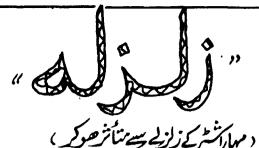
(بشکریہ ”تہذیب الاخلاق“ علیگڈھ)

(مہاراشٹر کے زلزلے سے متاثر ہو کر)

از: ساحر شیوی

خوابِ غفلت میں تھے لوگ سوئے ہوئے
یہ خبر تھی کسے زلزلہ آئے گا
بے سبب تو نہیں یہ نیا حادثہ
جگ میں جب پاپ کا بوجھ بڑھ جائے گا
ایٹموں سے دیوالی مناتا ہے یہ
حادثے ایسے ہوتے رہیں گے سدا
اس میں مر جائیں گے بے گنہ گار بھی
ہوں گے مکّار بھی اور ہشیار بھی
بے کسوں کے تباہ ہوں گے گھر بار بھی
ہوگا جیون پریشاں لاچار بھی
اہلِ زر کو مگر اس کا کچھ دکھ نہیں
اب بھی ہم پاپ کرتے رہیں گے یونہی
اب بھی کھیلیں گے اللہ کی ذات سے

عہدِ نو کے اجالوں میں کھوئے ہوئے
آسماں والا اُن پر ستم ڈھائے گا
دھارمک پستکوں میں ہے میں نے پڑھا
آدمی اپنے کرموں کا پھل پائے گا
پیاس اپنی لہو سے بجھاتا ہے یہ
گویا وہ سیلاب ہو یا کوئی زلزلہ
ہوں گے غربا بھی معصوم و نادار بھی
ہوں گے معشوق بھی اور دلدار بھی
محل بھی ہوں گے تاراج گلزار بھی
سر پہ منڈلائیں گے سب کے آزار بھی
بس غریبوں کی قسمت میں ہی سُکھ نہیں
کیا ملے گا ہمیں حاصلِ زندگی ؟
صبح ہوگی نہیں پھر کبھی رات سے

جگ میں جب پاپ کا بوجھ بڑھ جائے گا
آدمی اپنے کرموں پہ پچھتائے گا

کیا آپ جانتے ہیں؟

از: مومن عبدالسلام (کلیان ضلع تھانے)

★ دُنیا کی سب سے خوبصورت مسجد صوفیہ استنبول ترکی میں ہے۔

★ دُنیا کی سب سے لمبی ریلوے لائن امریکہ میں شور جھیل کے کنارے (۶۹) میل بالکل سیدھی ہے۔

★ دُنیا کی سب سے تیز رفتار چلنے والی ٹرین فرانس کی ٹی بی وی ہے جس کی رفتار ۳۸۰ کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔

★ دُنیا کی سب سے بڑی چٹان ۱۲۶۰ میل لمبی گریٹ بروٹیف آسٹریلیا میں موجود ہے۔

★ دُنیا کی سب سے بڑی سُرنگ "ہیمانہ" جاپان میں ہے، جسکی لمبائی ۱۳½ میل ہے۔

★ دُنیا کی سب سے پہلے قدرتی گیس امریکہ میں دریافت ہوئی۔

★ دُنیا کی سب سے بڑی فوج سوویت روس کی لال فوج ہے۔

★ دُنیا کا سب سے بڑا کتب خانہ "لینن میموریل لائبریری" ماسکو میں ہے جس میں تقریباً دس لاکھ کتابیں ہیں۔

★ دُنیا کا سب سے پُرانا اخبار "گزٹ چین" ہے یہ اخبار ایک ہزار سال سے شائع ہو رہا ہے۔

★ دُنیا کا سب سے اونچا ہوائی اڈہ لداخ کشمیر میں ۱۴۲۲۰ فٹ ہے۔

★ دُنیا کا سب سے بڑا سینما گھر ہوانا میں ہے جس میں ۶۵۰۰ نشستیں ہیں۔

★ دُنیا کا سب سے بڑا ہیرہ کوہِ نور ہے جس کا وزن ۱۶½ قیراط ہے۔

★ دُنیا کا سب سے بڑا بحری جہاز (۸۳۶۷۲ فٹ) کوئن ایلیزبیتھ برطانیہ ہے۔

★ دُنیا کا سب سے اونچا باندھ ہوور باندھ امریکہ میں ۷۲۶ فٹ ہے۔

★ دُنیا کا سب سے لمبا پُل ڈے سے برج اسکاٹ لینڈ میں ہے اس کی لمبائی دس ہزار فٹ ہے۔

★ دُنیا میں سب سے زیادہ موتی بحرِ ہند میں پائے جاتے ہیں۔

★ دُنیا میں سب سے پہلے تمباکو نوشی کی عادت اسپین میں اپنائی گئی۔

★ دُنیا میں سب سے قیمتی معدنیات "ریڈیم" ہے ایک پاؤنڈ کی قیمت ۳۰ کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے۔

★ دُنیا کا واحد مُلک کویت ہے جہاں کے باشندوں کو کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہیں ادا کرنا پڑتا۔ ...

مِلّی بے حسی کا تدارک

از- ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ شکیل احمد علی کنڈو (بی ایس سی ایڈ)
انجمن اسلام ایگریکلچر ہائی اسکول، مروڈ جنجیرہ

مِلّی بے حسی کا تدارک؟ اس سوال کا جواب
اگر ایک جملے میں دیا جائے تو "ملّی بیداری" ہی ہو سکتا ہے۔
لیکن پھر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مِلّی بیداری کیسے پیدا کی
جائے؟ اور یہ بیداری کون پیدا کرے؟ قائدینِ ملّت یا
مِلّت بذاتِ خود! ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی میں نیند سے
وقتِ مقررّہ پر بیدار ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ گھوڑے بیچ کر
سونے کے عادی ہوتے ہیں انہیں خوابِ غفلت سے جگانے
کیلئے کسی شخص کے ذریعہ جھنجھوڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
دراصل جب آدمی سوتا ہے تو وہ دنیا
و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اسے اپنے اِرد گِرد کا کوئی
احساس نہیں ہوتا یعنی وہ بے حس ہو جاتا ہے۔ آج ہماری
مِلّت پر اسی قسم کی بے حسی چھائی ہوئی ہے۔ ایسی بے حسی
جب کسی مِلّت میں پیدا ہوتی ہے تو وہ قوم ترقی نہیں کر پاتی۔
بلکہ اپنے اسلاف سے حاصل کردہ اثاثہ کو بھی کھو دیتی ہے۔
ڈاکٹر علامہ اقبالؔ نے اسی مِلّی بے حسی کے تدارک کیلئے فرمایا ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

آج دنیا میں مِلّت اسلامیہ کی حالت
ناگفتہ بہ ہے۔ اسلامی ممالک آپس میں دست گریباں ہیں۔
عراق کویت پر حملہ کر کے اس کو تہس نہس کر رہا ہے تو مغرب
اقتصادی پابندیاں عراق پر عائد کر کے اس کو کھوکھلا کر رہا ہے
سعودی اپنی دفاع کیلئے امریکی فوج بلاتا ہے اور اپنا
خزانہ خالی کرتا ہے۔ مملکت پاکستان اور افغانستان اپنے
آپسی خانہ جنگیوں میں بھسم ہو رہے ہیں۔ اسلامی مملکت
بنگلہ دیش میں اسلام کے خلاف صرف لکھنے ہی کی نہیں تو
راہِ فرار اختیار کرنے کی بھی آزادی دی جا رہی ہے اور پھر
اسلام دشمن عناصر اس میڈیا کو اسلام کے خلاف خوب استعمال
کر رہے ہیں۔ یہ ایک طائرانہ نظر ہے عالمِ اسلام کی بے حسی پر۔
اب ہم ایک نظر ہندوستان جنت نشان کی
مِلّت اسلامیہ پر بھی ڈالتے ہیں۔ ایک زمانہ میں اس مِلّت کی
ملک کے چپہ چپہ پر دھاک تھی مگر آج ملک کے کسی کوچہ پر
بھی نہیں! وجہ ہماری تغافلی اور بے حسی جس کی حالیہ مثال
بابری مسجد کی شہادت ہے۔ عوام الناس نے تو اپنے غم و غصہ کا
اظہار کیا مگر ہمارے مِلّت کے برسرِ اقتدار قائدین نے غم و غصہ تو کجا
ناراضگی کا تک اظہار کرنا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ انہیں اپنی مِلّت
سے زیادہ خیال اپنی کرسی کا تھا کہ وہ کہیں نہ چھوٹ جائے۔
آج ہماری مِلّت کے ان گنت مسائل ہیں
جو التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ اِن مسائل کا حل اسی وقت
ممکن ہے جب ہماری مِلّت بیدار ہو جائے۔ جب نااہل راجہ اپنے
راج پاٹھ سے دستبردار نہیں ہوتے تو ایسے نااہل راجہ کو پرجا بدل
دیتی ہیں لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب قوم میں مِلّی بیداری ہو
لِھٰذا آج کی مِلّی بے حسی کے تدارک کیلئے بس
ایک ہی حل ہے اور وہ حل مِلّی بیداری پیدا کرنا اور یہ کام آج کے ذاتی
مفاد پرست قائدین کا نہیں بلکہ ہمدردانِ قوم کا ہے جو آپ اور ہم میں سے ہی
ہو سکتے ہیں۔ ۔۔۔

نقش کوکن

تعلیمِ نسواں

بجمۂ موسیٰ مُلّا صدر معلمہ ابتدائی اُردو مدرسہ کرڈوی سنگمیشور

آئیے ہم اپنے مسائل، اپنی کوتاہیوں اور قاتلانہ غفلت پر غور و خوض کریں اور متفقہ طور پر کوئی راہ روش متعین کریں۔ یہ دیکھیں کہ ہم اپنی گلشنِ ہستی کی پستی کو دور کرنے نیز نونہالانِ چمن کو ترقی و اقبال مندی کے لئے کیا کچھ کر سکتی ہیں۔

ایک عام خاتون کے ذہن کو پرکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ احساس کمتری کا شکار ہے۔ بچے کی صحیح تعلیم کا معاملہ ہو یا گھر گرہستی کا رواج و روایات کا معاملہ ہو یا دینداری کا مردِ خانہ کے فیصلہ کو حتمی و آخری سمجھا جاتا ہے۔ سوچنے کا مقام ہے کیا ایک خاتون اس طرح اپنا فرض جامع طور پر پورا کر رہی ہے ؟ نہیں... ایسی کیفیت میں کیا وہ ایک بہترین ماں، مکمل خاتون خانہ اور اپنے رفیقِ حیات کی مثالی شریکِ زندگی ثابت ہو سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں.......

آج کا زمانہ مقابلے اور موازنے کا ہے۔ اپنے وجود اور اپنی زندگی کو دوسروں کے لئے روشنی کا مینار ثابت کرنا ہے یہ حقیقت مسلّمہ ہے "علم روشنی اور جہالت اندھیرا ہے"۔ اس دیئے کو جلا کر اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے صحیح اور سچا راستہ تلاش کرنا ہے، اپنی عقل و ذہن پر لپٹی غفلت و لاپرواہی کی زنگ آلود چادر کو اُتار پھینکنا ہے۔

آج ہم عورتیں اپنے بچوں کی بے راہ روی اور اخلاقی گراوٹ کیلئے اساتذہ کو ذمہ دار ٹھہرا کر اپنے ذہن کا بوجھ تو ہلکا کر لیتی ہیں مگر انہیں بچوں کے ساتھ بیٹھے سینما بینی اور فحش و گھٹیا اشتہارات دیکھنے میں عیب نہیں لگتا۔ کیا یہ اپنی ذمہ داریوں سے فرار حاصل کرنیوالی بات نہیں ہے ؟

ماں کی گود بچے کا ابتدائی مدرسہ ہے۔ صحیح تعلیم سے بہترین عورت اپنے کمسن بچوں کی تربیت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں گنواتی۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہزاروں مردِ آہن کی عزت و شہرت کے پس پردہ بھی نحیف و کمزور مگر شبنم کی طرح کلیوں کو مسکرانا سکھانے والی ذاتِ باکمال رہی ہے۔ ہم سب میں یہ دولت نہاں ہے مگر کتنے ایسے ہیں جنہوں نے اِس آبِ شیریں سے اپنے لختہائے جگر عزیز و اقارب کو سیراب کیا ؟

شاید آپ بھی جانتی ہیں آج کے دور میں کئی ایک اسکولوں میں بچے کو داخل کرتے وقت بچے کے والدین کی تعلیمی لیاقت کا سوال پوچھا جاتا ہے کیا اس سوال سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ماؤں کی گود میں مستقبل کی نسلیں پرورش پاتی ہیں ــــ اتنا ہی نہیں اگر ہم تعلیم یافتہ ہوں تو مدتوں سے چلی آئی اندھی تقلید و بے جا رسم و رواج، دین و دنیا کی خرافات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکتا ہے قوم و حکومت کے خوار کو شرمندۂ تعبیر کیا جا سکتا ہے اسی لئے اے عزیزو آؤ جہالت کے اندھیرے کو دور کرنے کا آج ہم عزم کرلیں اور یہ نعرہ عام کر دیں کہ لڑکیوں کیلئے تعلیم لڑکوں سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ "ایک لڑکی کی تعلیم ایک خاندان کی تعلیم ہے"۔

بیداری

مراٹھی سے ترجمہ:- اے۔ ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

ہمارے ملک میں ابھی کسی بھی شعبۂ کاروبار کو لیجئے آپکو دھوکا، بے ایمانی، ملاوٹ، ناپ تول میں دغا، ہیرا پھیری نظر آئیگی۔ خواہ پرچون کی دکان ہو یا تھوک بیوپار! ہوٹلیں ہوں یا پھیری والے! یہاں تک کہ محکمۂ آمد و رفت سے لے کر تمام سرکاری محکموں میں رشوت اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ چنانچہ سماج میں بڑھتی ہوئی اس دھاندلی اور دھوکا بازی پر قابو پانے کے لئے پونے شہر کے مشہور سماج سیوک "شری بندھو مادھو جوشی" نے ۱۹۷۴ء میں "گاہک بیداری" کی تحریک شروع کی تھی جس کا افتتاح ۱۹۷۵ء میں ملک کے نامور قانون دان محمد کریم چھاگلہ کے ہاتھوں عمل میں آیا تھا۔ اب یہ تحریک پورے ملک میں قانونی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ دورانِ تقریر موصوف نے کہا تھا کہ کاش اس وقت ہمارے راشٹر پتا مہاتما گاندھی زندہ ہوتے تو اس تحریک کو ملک کے آئین میں اوّل درجہ حاصل ہوتا۔

بیوپاریوں کی نظریں ہمیشہ گاہکوں

کے جیب پر لگی رہتی ہیں جیسے موقع پاتے ہی صاف کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ کسی بوٹ پالش والے کا مشاہدہ کیجئے اس کی نظریں لوگوں کے پاؤں پر لگی نظر آئیں گی۔ وہ کبھی چپل پہنے لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتا۔ کسی جوتے پہنے شخص کو دیکھتے ہی "صاحب پالش" کی صدا لگا کر اسے رجھانے کی کوشش کریگا۔ یہی طریقہ بزازوں کا ہے جو گاہکوں کے آگے ڈھیر سارے کپڑے ڈال کر انہیں چکا چوند کرانے

نقش کوکن

کی کوشش کرینگے۔ حالانکہ ہر کوئی کپڑے کی کوالیٹی، رنگ اور بُنائی سے واقف نہیں ہوتا جس کا خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر انہیں لوٹا جاتا ہے اور ذرا برتن بیچنے والے کو لیجئے جو ٹھنڈا پانی کرنے کی مشین بتا کر بھولے بھالے گاہکوں کے گلے خالص مٹی کا گھڑا باندھنے نہیں چوکتے اور کئی چرب زبان دکاندار کھٹمل مارنے کا مجرب نسخہ بتا کر معمولی سراخ کی لکڑی کی ڈبی فروخت کرنے میں کامیاب ہیں۔

لہٰذا لوگوں کو CUSTOMER IS ALWAYS RIGHT

اس بات کا احساس دلانے اور انہیں قانونی چارہ جوئی کیلئے ۲۶ دسمبر ۱۹۸۶ء میں "گاہک تحفظ" قانون عمل میں آیا جس کی رو سے ہر ضلع میں تین قانون کمیٹیاں (پنچائت) تشکیل پا چکی ہیں جو صرف عوامی نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان میں ایک ریٹائرڈ فاضل جج، اور ایک قابل سوشیل ورکر خاتون اور تیسرا سماجی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص شامل ہے۔ وہاں پر کسی بھی کاروباری لین دین اور خرید و فروخت میں کی گئی دھوکا دہی کی بازپرسی کے لئے مع ثبوت تحریری عریضہ یا متعلقہ دفتروں میں خود جا کر اپنا استغاثہ پیش کر سکتے ہیں جس کے لئے کسی قسم کی فیس درکار نہیں ہوتی اور نہ ہی قانونی صفائی کے لئے وکیل کا سہارا لینا مقصود ہوتا ہے۔ مقدمہ کا فیصلہ ٹھیک تین مہینے کے اندر حاصل ہو جاتا ہے۔ ابھی ملک بھر میں دو ہزار سے زائد پنچائتیں عوام کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں۔

درخواست کا انحصار مالیت کے تناسب پر

ہوکر اسے حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مقامی اضلاع کمیٹی صرف ایک لاکھ روپے کی مالیت کے فیصلے صادر کرنے کا جواز رکھتی ہے اور ایک سے دس لاکھ روپے مالیت کا حق ریاستی کمیٹی کو حاصل ہوکر اس سے زائد رقم کی ہیرا پھیری میں الجھنے کے بعد اس کا عریضہ براہِ راست مرکزی کمیٹی دلّی کو دینا ہوتا ہے۔ تحقیقاتی فیصلہ صادر ہونے کے بعد کوئی بھی تاجر یا ٹھیکیدار روگردانی کرنے پر اس کا کاروبار بند کرنے یا اسے جرمانہ اور حوالات تک بھیجنے کے سارے اختیارات متذکرہ پنچائتوں کو حاصل ہیں۔ البتہ جس کے لئے سِول (L/V/7) کورٹ کی اجازت لینا لازمی ہے۔

اب قانون کو بحال کرنا اور اسے مستحکم بنانا یہ عوام کی ذمہ داری ہے۔ ورنہ کچھ سال پہلے جس طرح ملک میں مزدور قانون عمل میں آنے کے بعد اس کی بحالی کیلئے مقدمہ بازی کیلئے وکیلوں اور رشوت خوری کا چلن ایک کاروبار سا بن گیا ہے۔ خدانخواستہ ایسا ہی کوئی غلط قدم عوام کے لئے ہرگز کارآمد ثابت نہیں ہوگا۔

آجکل لوگوں کا ہر معاملہ میں دھوکا کھانا عام سی بات ہوگئی ہے۔ بلکہ اس اشتہاری دور میں انسان اگر اپنے آپ پر قابو نہ رکھے تو وہ قرضوں کے بوجھ تلے بُری طرح پھنس کر کہیں کا نہ رہیگا (بلکہ ان چالاک کاروباری طبقہ نے عوام کو بھی ایک چلتا پھرتا اشتہار بناکر چھوڑا ہے۔ جس کی بڑی بڑی عبارتیں جلی حرفوں میں لوگوں کے ملبوسات پر آئے دن دکھائی دیتی ہیں)۔

خواہ ان کا تعلق گھریلو چیزوں سے ہو یا آرائشی سازوسامان سے یا سونے چاندی کے زیورات!! یہاں تک کہ شعبۂ کاشتکاری میں لگنے والے اوزار، بیج اور نقش کوکوتے

اور کھاد سے لے کر سرکاری اور نیم سرکاری ملنے والی امداد باہمی کے ادارے بھی گاہکوں کو نہیں بخشتے۔ ریلوے کا سفر کریں تو عملہ انتظام ناقص، سیٹیں پھٹی ہوئی۔ اور ڈبے غلیظ اور بدبودار، ایڈوانس بکنگ کے باوجود جگہ کا ملنا دشوار ہے۔ ایس ٹی (S.T.) کا سفر محتاج بیان نہیں۔ جس میں تِل دھرنے کو جگہ نہیں ہوتی اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹے ہوئے۔ اس پر کنڈکٹر کا حاکمانہ برتاؤ کسی حاکم وقت سے کم نہیں ہوتا۔ اور ٹکٹ لینے کے بعد ریزگاری طلب کرنا شانِ گستاخی مانی جاتی ہے۔ بجلی اور گیس ضروریاتِ زندگی کے ۔ جزو سہی لیکن ان کا وقت پر ملنا دشوار ہے بلکہ یہ وِکاس کے جھلملاتے دئیے ہماری ترقی میں سدا کی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ دنیا کا ہر کاروبار گاہکوں کا مرہونِ منّت ہے۔ پھر بھی عوام اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرنے سے کیوں گھبراتی ہے۔ بلکہ اکثر لوگوں کے زبانی سننے میں آیا ہے کہ پہلے سے ایسا چلتے آیا ہے۔ اور ایسا ہی چلتے رہیگا۔ لہٰذا اس چلتے چلانے میں "برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی" ملک پر قابض ہوچکی تھی۔

ٹیلیفون ایسا کارآمد ذریعہ ہے جس سے بیک وقت انسان کی تکالیفِ سفر دور ہوکر فریقین میں باہمی گفت شنید کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے اور اسی محکمہ میں ایک HOT LINE بھی ہوتی ہے جس سے خصوصًا کاروباری طبقہ کو جلد از جلد رابطہ پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے مگر اس میں آئے دنوں بڑھتی ہوئی دھاندلی، اور بھاری بھرکم ٹیلیفون بلوں کی بھرمار سے عوام پریشان ہیں، لہٰذا جس پر قابو پانے کے لئے اور بلوں کی تحقیق کرنے اور اس کی قسط وار ادائیگی کرنے

کے جملہ اختیارات اسی متذکرہ کمیٹی (پنچائت) نے عوام
کو دیئے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ محکمۂ آمد و رفت کے اوقات
اور سواریوں میں شرح ٹکٹ کی لگی ہوئی تختیاں اسی
پنچائت کی مرہونِ منت ہیں۔

کاروباری طبقہ کے علاوہ ہمارے بعض
پیشہ ور حضرات مثلاً ڈاکٹر، وکیل، آرکیٹکٹ، فارمسٹ
وغیرہ بھی عوام کے جذبات سے کھیلنے میں پیچھے نہیں۔ اس
ضمن میں کسی ڈاکٹر کی خدمات حاصل کریں تو مریض کی
مالی حالت کا اندازہ لگوا کر فیس کے دام بڑھا جانا معمولی
سی بات ہے۔ اور درجنوں ٹیسٹ اور انجکشنوں کے
نہ ختم ہونے والے کورس سے لیکر بھاری بھرکم ادویاتی
نسخے اور وٹامن اور پیلنٹ ادویات سے وہ صحت یابی
کے ساتھ دوسرے کا مقروض بھی ہو جاتا ہے اور یہی کچھ صورت
حال ہمارے بعض وکیل حضرات کی ہے جو اپنے مؤکل کو داعی
اور مدعی کے چکر سے لے کر گواہ اور شہادتوں میں الجھا کر
معمولی مقدمے کا فیصلہ صادر ہونے میں کم و بیش تین تا پانچ
سال کا عرصہ لگنا معمول سا بن گیا ہے اور صاحب موصوف کا
مشاہرہ پانچ ہندسوں، سے کم نہیں ہوتا۔ علاوہ کورٹ اور
کچہری کے چکر میں اٹھنے والے اخراجات جدا ہوتے ہیں۔
لہٰذا اگر ہمارے ان عوام کے صحتِ عامہ کے محافظ
اور قانون و انصاف کے رکھوالوں کا یہی حال رہا تو ملک
کا کیا ہوگا؟"

اس بے اعتمادی کے دور میں انسان
کا انشورنس پالیسی حاصل کرنا معمول سا بن گیا ہے۔ جو
لائف انشورنس ایکسیڈنٹ، پروٹیسی اور ساز و سامان
کے بیمہ سے لے کر مویشیوں اور جانوروں تک کا بھی بیمہ
کر دیا جاتا ہے بلکہ اس فیشن پرستی کے دور میں خواتین
نقش کرتے

اپنے خوبصورت جسم کا بھی بیمہ کروا لیتی ہیں۔ اور لوگ اپنی
ذاتی سواریوں سے لے کر سرکاری اور نیم سرکاری سواریاں
اور مال بردار سواریاں بھی بیمہ پالیسی سے ہمیشہ لیس رہتی
ہیں۔ اور اس بیمہ پالیسی میں بونس اور پریمیم کا چکر کسی
دکان میں لگی ہوئی سیل میں ایک چیز کی خریداری پر
ایک چیز کی مفت پیشکش سے کم نہیں ہوتی۔ مگر یاد رہے
جس قدر ماہرین بیمہ حضرات عوام کو ورغلا کر بیمہ کروانے
میں ماہر ہوتے ہیں اتنے ہی وہ پالیسی کی رقم لوٹانے میں
سخت واقع ہوتے ہیں جس کی بہت سی مثالیں ہوں گی۔
مگر خوفِ طوالت یہاں دو ایک کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔

گذشتہ دنوں گجرات میں ایک شخص کو کتا
کاٹنے پر بانوے (۹۲) دنوں بعد موت واقع ہوئی تھی۔
جو بیمہ پالیسی کے حساب سے دو دن کے اضافے کے سبب
اس کے لواحقین دوگنا رقم لینے کے حقدار ثابت نہیں
ہو سکتے۔ جس پر متذکرہ پنچائت کمیٹی لہٰذا کو مدلل قانونی
رو سے روشناس کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر مرحوم کی
ٹھیک تین ماہ کے اندر موت واقع ہوتی تو وہ ان فاضل
دو دن کی کربناک زندگی سے بچ سکتا تھا مگر اس میں
مرنے والے کا کوئی قصور نہیں تھا لہٰذا اس دلیل کے بعد
بیمہ کمپنی کو مرحوم کے لواحقین کو دوگنا رقم ادا کرنا پڑی تھی۔
اسی طرح سانگلی کے ایک بینک کرم چاری کو اپنے انشورنس
پالیسی سے ۳۰ فی صد کے حساب سے دو ہزار روپے درکار تھے۔
مگر مجوزہ بینک نے اسے دینے سے انکار کیا تھا جس پر مذکورہ
پنچائت اسے یہ رقم قانونی طور پر دلانے میں کامیاب ہوئی
تھی المختصر عوام کو ہر شعبۂ زندگی پر کاروبار اور خرید و فروخت میں
ہوشیار رہنا چاہیے سہ دیش ہے آزاد تو ہر چیز ہے میسّر
رشوت بھی گرانی بھی تعصب بھی غبن بھی

پالک

پالک دُنیا بھر میں پایا جانے والا وہ ساگ ہے جو کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے پتوں والی وہ مزے دار سبزی ہے جو سال بھر رہتی ہے اسے انگریزی میں SPINACH کہا جاتا ہے۔

اجزاء: اس کے اجزاء میں نمکیات، فولاد، تانبا اور وٹامن اے، بی، ایچ، سی اور پی ہیں۔ اس کا مزاج سرد تر ہے اسے دیگر ساگوں کے ہمراہ ان کے ایک جزو کے طور پر بھی پکایا جاتا ہے جب کہ اس کے باعث وہ ساگ جلد گل جاتے اور زود ہضم ہو جاتے ہیں۔

خاصیت وعلاج: سبھی سبزیوں سے زیادہ زود ہضم ہے اور معدہ کی جلن کو دور کرتا ہے۔ پیشاب آور سبزی ہے اور مثانہ میں اگر پتھری موجود ہو تو اسے خارج کرنے میں لاثانی ہے۔ مصفی خون ہے اٹریوں کی سستی ختم کر کے ان میں حرکت لانے کا باعث ہے اور قبض اسی سے ختم ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ جو خشکی اور گرمی کا شکار ہوں انہیں پالک کا استعمال بکثرت کرنا مفید ہے۔ یہ جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے اور اگر مولی کے پتے اور پالک کو کاٹ کر باریک باریک کر کے نمک لگا کر اسے بطور سلاد کچا کھایا جائے تو یہ جسم میں حیاتین کی مقدار بڑھاتا ہے۔ پیاس زیادہ لگے اور پیشاب جل کر آنے کی صورت میں پالک کا استعمال سود مند ہے۔ گرمی کے باعث نزلہ ہو جائے یا سینے میں درد پیدا ہو تو پالک کے استعمال سے راحت ملتی ہے۔ سرد مزاج والے لوگ اسے گوشت کے ہمراہ پکا کر کھائیں۔ کیوں کہ پالک خود ایک سرد مزاج سبزی ہے اور یہ سرد مزاج لوگوں پر قدرے اثر انداز ہو سکتی ہے۔

پالک کی سرد مزاجی کو ختم کرنے کیلئے دار چینی کوٹ کر اسے پکاتے وقت شامل کر لی جائے تو بہتر ہے اس طرح اس کا مزاج تبدیل ہو جاتا ہے۔ دائمی قبض پالک کا کثرت سے استعمال کرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ زود ہضم ہے اور یہ معدہ و آنتوں کو نرم کرنے کا باعث ہے۔ دار چینی ملانے سے پالک کی خوشبو بڑھ جاتی ہے اور یہ خشک کھانسی و یرقان والوں کے لئے بیحد سود مند ہو جاتی ہے۔

بخار میں مبتلا لوگ اسے شوق سے اور بلا جھجک استعمال کریں۔ یہ بخار، نزلہ، زکام، درد گردہ اور تبخیر معدہ کیلئے بیحد عمدہ غذا ہے۔ گلے کے درد کے لئے اس کے پتے اُبال کر ان سے غرارے کرنا بیحد مفید ہے۔

احتیاط: سرسوں کے ساگ یا گوشت میں اسے ڈال کر پکائیں اور استعمال کریں۔ سرسوں کے ساگ کا چوتھائی حصہ پالک کا ساگ ہونا چاہیئے اور اسے گھی کے بغیر پکانا مفید نہیں ہے۔ درد سر کی شکایت والوں کو پالک کا ساگ استعمال کرنا مفید نہیں ہے۔ اور وہ لوگ جو تلی کے بڑھنے کے مرض میں مبتلا ہیں انہیں بھی پالک کا ساگ نہیں کھانا چاہیئے۔

نقش کوکن

رُوبرُو

طنز و مزاح

جاوید ذروے

ہوشیاری: "ایک ٹرک ڈرائیور ریسٹورنٹ میں داخل ہوا اور اپنے لئے سموسے، کباب اور کافی کا آرڈر دیدیا۔ ویٹر نے تینوں چیزیں اس کے ٹیبل پر لاکر رکھی ہی تھیں کہ ریسٹورنٹ میں تین سائیکل سوار نوجوان داخل ہوئے۔ ایک نے ٹرک ڈرائیور کے سامنے سموسے کی پلیٹ اٹھالی اور چٹ کر گیا، دوسرے نے کباب کی پلیٹ اٹھالی اور ہڑپ کر گیا، تیسرے نے غٹ سے کافی پی لی۔ ڈرائیور بیچارے نے کچھ نہیں کہا۔ خاموشی سے اٹھا، کاؤنٹر پر تینوں اشیاء کی قیمت ادا کی۔ اپنا ٹرک اسٹارٹ کیا اور چل دیا۔ تینوں نوجوان اپنی بہادری پر خوب ہنستے رہے۔ ان کے سرغنہ ساتھی نے سینہ تان کر کہا "کمال ہے یار! اس بزدل آدمی کو مردانگی چھو کر بھی نہیں گئی۔ ریسٹورنٹ کا مالک بولا، "ہاں تم بہت درست کہہ رہے ہو۔ وہ بزدل تو ہے ہی پر اس بیوقوف کو ٹرک ڈرائیونگ بھی ڈھنگ سے نہیں آتی۔ ابھی یہاں سے نکلتے وقت وہ تینوں سائیکلوں کا کچومر کرتے ہوئے نکل گیا۔"

شاطر: "ایک موٹے ڈیل ڈول کا آدمی ایک خاتون سوشل ورکر کے یہاں پہنچا۔ جو غریبوں کی بھلائی کے لئے بہت مشہور تھیں۔ آدمی نے اس خاتون سے کہا "میں آپ کی توجہ علاقے کے ایک غریب گھرانے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، باپ مرچکا ہے، ماں ہمیشہ بیمار رہتی ہے لہذا کوئی کام نہیں کرسکتی، بچے ہیں جو فاقے سے ہلکان ہو رہے ہیں۔ عنقریب ان سب کو پڑوس کی گلی میں پھینکدیا جائیگا کیونکہ ان کے پاس مکان کا کرایہ دینے کیلئے دو سو روپے نہیں ہیں۔ اگر وہ کرایہ ادا نہ کرسکے تو نہ جانے بیچاروں پر کیا گزریگی۔"

خاتون سوشل ورکر، غریب گھرانے کی یہ درگت جان کر بہت ملول ہوئیں، اندر گئیں، دو سو روپے لائے اور اس شخص کے حوالے کردیئے اور کہا "کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ کون ہیں"؟

موٹے آدمی نے رومال سے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ "[illegible] میں [illegible] مکان ہوں جس میں یہ غریب گھرانہ کرایہ دار ہے۔"

جواب: "قصبے کے ایک پادری نے ایصالِ ثواب کی خاطر گرجا گھر کے دروازے پر اطلاعاً لکھ دیا کہ میرا عزیز بھائی اسمتھ آج صبح پانچ بجے اس جہانِ فانی سے کوچ کرگیا ہے"۔ دوسرے دن جب پادری گرجا گھر میں داخل ہو رہا تھا تو اس کی نظر اپنی تحریر پر پڑی۔ جس کے نیچے کسی نے لکھ دیا تھا "بہت دیر ہوچکی ہے مگر مرحوم اسمتھ ابھی تک یہاں نہیں پہنچا ہے۔ آپ فوراً وہیں کہیں اس کی تفتیش کرائیں۔ ہم سب بہت تشویش میں ہیں"

بولنے والی مشین : عالمگیر شہرت یافتہ گراموفون کے موجد ایلوا ایڈیسن کے اعزاز میں دی گئی ایک ضیافت میں میزبان نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا "یہ ایلوا ایڈیسن ہیں، جنہوں نے گراموفون کے نام سے ایک بولنے والی مشین ایجاد کی ہے"۔
ایڈیسن مسکرائے اور جوابی تقریر میں اونچی آواز سے کہا "محترم خواتین اور حضرات گرامی! میری تعریف میں کہے گئے الفاظ میں کچھ مناسب تصحیح کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ دراصل بولنے والی مشین تو خدا نے ایجاد کی تھی، البتہ میں نے ایسی مشین ایجاد کی ہے جس کا منہ بوقتِ ضرورت بند بھی کیا جاسکتا ہے۔۔۔

سیلزمن : (۱) ریڈی میڈ کپڑوں کی دکان پر ایک شخص زردی مائل رنگ کے ایک سوٹ کا بھاؤ تاؤ کرنے میں مصروف تھا اور وہ آسانی سے سیلزمن کی بوتل میں اُتر نہیں رہا تھا۔ دکاندار نے اپنی مہارت کا ایک اور مجرّب نسخہ آزماتے ہوئے کہا "جناب! آپ نے بہت عمدہ سوٹ کا انتخاب کیا ہے اس سوٹ کا رنگ آپ کے رنگ و روپ سے بہت ملتا جلتا ہے وہ شخص بھی بڑا پہنچا ہوا گاہک تھا، اس نے جل کر کہا، "آپ کی بات مان لیتا ہوں، مگر سوٹ کی قیمت معلوم کرنے سے پہلے میرا رنگ ایسا نہیں تھا"۔

(۲) "ایک وکیل صاحب، اپنا بگڑا ہوا ٹیلیویژن مکینک کے پاس لے گئے۔ مکینک نے ٹی وی کے دو پُرزے اِدھر اُدھر کئے اور فوراً اسے درست کرکے وکیل صاحب کے حوالے کردیا بلکہ جھٹ سے بل بھی تھما دیا۔

نقش کوکن

وکیل صاحب نے حیران ہوکر کہا "بھئی! اتنے ذرا سے کام کے لئے تم نے بہت پیسے لگا دئے ہیں۔ میاں، اتنے تو ہم وکیلوں کو بھی نصیب نہیں ہوتے" "اس کا مجھے تجربہ ہے، اس مکینک نے کہا "اسی لئے تو میں نے وکالت چھوڑ کر یہ پیشہ اپنا لیا ہے"۔۔

کوکنی قطعات

از: جاوید دردے

تو کال زئیوپن ہوتو پن آز کیئو ہے
تواں تیاچیا زول احساس ہوتو پن آز اَیئو ہے
مانوسکی سر کی چیز انار ھیلی کھیاں جگات
تو مانسا سر کو تواں ہوتو پن آز ایئو ہے

ستے زول اُپلے کی سمزا ایک آفت اُیلی
ہنسلے خوشامدنی کی سمزا قیامت اُیلی
ہے مطلب چے شکاری کھیاں تو ملا کچتیل
تیا نچا کام اٹپلا کی سمزا شامت اُیلی

قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمّہ لوگوں کا قرض ہو اور قرض کی ادائیگی سے بچا ہوا بقدر کوئی مال نہ ہو وہ شخص زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے۔

جمہوری تمغے: دو بادشاہوں نے بھی اولمپک میں گولڈ میڈل حاصل کئے تھے۔ ان میں یونان کا بادشاہ "کانسٹنٹائن" اور دوسرا ناروے کا بادشاہ اولیو تھا دونوں نے کشتی رانی کے مقابلوں میں طلائی تمغے حاصل کئے تھے۔۔

نہ چھیڑ اے نکہت...: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مشہور طالبعلموں میں مسعود لٹوی کا نام بہت نمایاں ہے۔ یہ اپنی شرارتوں اور دلچسپ حرکتوں کی وجہ سے بہت عرصہ تک مسلم یونیورسٹی کا موضوع بنے رہے۔ ایک بار بچوں نے ان کی شکایت کرکے سزا دلوادی۔ مسعود لٹوی نے اس کا اس طرح انتقام لیا کہ ہر بیت الخلاء کے روشندان سے گزر کر اندر سے چٹخنیاں لگا کر باہر آگئے۔ صبح ہوسٹل کے تمام لڑکے قطاروں میں پریشان کھڑے تھے۔۔

....پاک طینت را: حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کی وفات کے وقت مسلمہ بن عبدالملک، آپ کی اہلیہ فاطمہ اور ایک خادم موجود تھے۔ آپ نے فرمایا "یہاں سے ہٹ جاؤ میں ایک مخلوق دیکھ رہا ہوں جن کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے وہ نہ تو جن ہیں نہ انسان" مسلمہ کہتے ہیں ہم وہاں سے اٹھ کے ایک طرف ہوگئے اور نقش کو کہنے

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

ہم نے سنا آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے "وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کردیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں انجام کی بھلائی متقین کے لئے ہے" (سورۃ القصص ۸۳)

کفر و کبر: حضرو کے قریب ایک گاؤں کا رہنے والا شخص انگلستان پہنچ کر واپس آیا تو اپنی غریبی بھول گیا اور دہریوں کی طرح عقل و خرد پر ناز کرنے لگا۔ ۱۹۶۴ء تک گاؤں بھی کافی ترقی کرچکا تھا۔ مگر لوگ دیندار تھے اور اس شخص کی گفتگو سے بیزار تھے۔ کسی نے چوپال میں کہا "تم پر اللہ نے بڑا فضل کیا اور بڑا آدمی بنا دیا وہ کہنے لگا۔ " اللہ نے مجھ پر کیا احسان کیا (نعوذ باللہ) "اس نے تو مجھے غریب ہی رکھا تھا۔ یہ دولت تو میری محنت، میری عقل کی پیداوار ہے" لوگ چپ ہوگئے۔

کچھ دیر بعد ایک لڑکا مرغی ذبح کروانے کے لئے پہنچا۔ تو اسی شخص نے کہا۔ لاؤ میں ذبح کرتا ہوں۔ مرغی کو زمین پر لٹا کر کہنے لگا۔ میں مرغی کو ذبح کرنے جارہا ہوں۔ خدا سے کہو اسے میرے ہاتھ سے بچالے (استغفر اللہ) مرغی یکبارگی تڑپی اور زور سے اچھل کر ہاتھ سے نکل گئی، پاس ہی ایک گھوڑی بندھی تھی وہ بدک گئی اور اس نے اتنی زور سے دولتی چلائی کہ اس کی کھوپڑی پر دونوں سم لگے اور اس کا پورا سر ریزہ ریزہ ہوگیا اس شخص کو سانس لینے کی مہلت بھی نہ ملی لوگ حیرت زدہ یہ تماشا دیکھتے رہ گئے۔۔

حاضر جواب! مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کو شکست ہو چکی تھی اس کا بھائی کامران مرزا شہنشاہ ایران کے دربار میں پیش ہوا۔ کامران مرزا کا سر منڈا ہوا تھا۔ شہنشاہ ایران نے اسے دیکھ کر تمسخرانہ انداز میں کہا "مرزا! کیا تمہاری عورتیں بھی تمہاری طرح سر منڈواتی ہیں"؟ "جی نہیں" جہاں پناہ۔ مرزا نے جواب دیا "وہ آپ کی طرح زلفیں رکھتی ہیں"۔۔

ہدف: ۱۹۱۸ کا ذکر ہے۔ بلجیم کے شہر فلینڈرز میں سمر فورڈ نامی ایک میجر پر بجلی گری جس نے اُسے ملازمت کے قابل نہیں چھوڑا۔ اس واقعے کے ٹھیک چھ سال بعد سمر فورڈ، وانکوور کے مقام پر مچھلی کا شکار کر رہا تھا کہ پھر ایک بار اس پر بجلی گری۔ اس بار اس کا دایاں حصہ مفلوج ہو گیا۔ دو سال علاج کی نذر ہو گئے۔ اس طویل ابتلا کے بعد وہ ایک دن چہل قدمی کے لئے نکلا تو بجلی نے پھر ایک بار اسے نشانہ بنایا اس بار بھی سمر فورڈ نے ہمت نہیں ہاری اپنے جسم وجان سے لڑتا رہا۔ علاج کرواتا رہا مگر دو سال بعد انتقال ہو گیا۔ گھر والوں نے آرام کا سانس لیا ہی تھا کہ ۱۹۳۴ء میں ایک طوفانی بارش میں زبردست دھماکے کے ساتھ ایک قبر پر بجلی گری۔ یہ قبر اسی سمر فورڈ کی تھی ۔۔۔

سواسیر: دوسری جنگ عظیم سے چند ماہ پہلے کا ذکر ہے۔ اسکینڈے نیویا کا حاکم ہٹلر کی دعوت پر امیر البحر کا مکمل لباس پہن کر گیا تو ہٹلر نے کہا "پرنس آپ کے ملک میں تو کوئی سمندر ہے نہیں پھر بھی بحریہ موجود ہے تعجب کی بات ہے"۔ پرنس نے جواب دیا "صاحب! آپ کے یہاں بھی تو "وزارت انصاف" ہے میں بھی تو اعتراض نہیں کر رہا ہوں ۔۔۔

ہمت کرے انسان تو۔۔۔! اٹھارہویں صدی کا محقق "انکتیل دو روں" علمی تحقیق کے سلسلے میں ہندوستان جانا چاہتا تھا۔ مگر اس کی ہر کوشش ناکام ہوئی۔ بالآخر اس نے فرانسیسی بحریہ میں ایک ملاح کی حیثیت سے ملازمت حاصل کر لی اور طویل مدت تک بحری جہاز پر کام کرتے کرتے کپتان کا منظور نظر بن گیا اور ہندوستان کی سرزمین پر اُتر گیا۔ یہاں اس نے تقریباً ۸ سال تک قیام کیا۔ ہندوستان کی تاریخ۔ مذہب۔ ادب اور سیاسی حالات سے متعلق ساری معلومات حاصل کیں ۱۷۶۲ء میں جب وہ پیرس واپس پہنچا تو اس کے ساتھ ایک سو اسّی مخطوطات اور دیگر نوادرات کا بیش بہا خزانہ تھا۔ آخر ایک روز فرانس کے شہنشاہ کا مشرقی مترجم اور فرانس کی اکیڈمی کا معزز رکن بن گیا ۔۔۔

موت کا ایک دن: روس رینجلس کی انیس سالہ شیرون اپنے دوست ڈیوڈ سے محو گفتگو تھی کہ اچانک مغموم اور دل شکستہ ڈیوڈ نے اپنا ریوالور نکالا اور اس سے پہلے کہ شیرون اسے روکتی اپنی کنپٹی پر رکھ کر اسے چلا دیا۔ گولی ڈیوڈ کا بھیجا پھاڑ کر قریبی واٹر ہیٹر سے ٹکرائی۔ تقریباً تیس درجہ کا زاویہ بنا کر مڑی اور بالکل عقب سے شیرون کے سر میں پیوست ہو گئی ۔۔۔

انصاف: بیراگ میں محترمہ دیراز ریک کو معلوم ہوا کہ میرا شوہر مجھ سے بے وفائی کر رہا ہے اس کو سخت

صدمہ ہوا۔ اس عمر میں اس کے شوہر کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ انتہائی غم وغصہ اور دل افسردہ ویراز اپنی تین منزلہ عمارت سے شوہر آنے سے پہلے چھلانگ لگا چکی تھی۔ ویراز کا بھاری بھرکم جسم نیچے سے گزرتے شخص پر گرا اور وہ جاں بحق ہوگیا۔ ویراز کپڑے جھاڑتے اٹھ کھڑی ہوئی اور دیکھا تو مرنے والا اسی کا شوہر تھا..
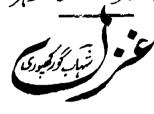
دل کا پیغام محبت جو سنائے نہ بنے
کوچۂ عشق میں گھر اپنا بنائے نہ بنے

دستکیں دے نہ سکا اور زباں کھل نہ سکی
لوٹ کر رہگزرِ محبوب سے آئے نہ بنے

ولولے سب ہے تمنی اظہار تمنا اے دل
نہ چھپائے ہی بنے ان سے بتائے نہ بنے

وصل کی شب ہے خودی جذبۂ دل ہے حائل
مجھ سے جائے نہ بنے ان سے بلائے نہ بنے

تم نے انجام محبت کی نمائش کر لی
مجھ سے آغاز محبت بھی دکھائے نہ بنے

حسن احوال غنیمت ہے رقم ہو نہ سکا
لوحِ دل پہ جو ہوا نقش مٹائے نہ بنے

محفلِ عشق میں وہ شمع سحر ہے تو شہاب
جو بجھائے نہ بنے اور جلائے نہ بنے

○

میں ایک جہازی ہوں اور بھارت کی
شپنگ کارپوریشن کے مال بردار جہاز پر ملازمت کرتا ہوں
جہازی ہونے کے ناطے دنیا بھر کے ممالک میں میرا جانا
ہوتا ہے۔ جہاں بھی جاتا ہوں کوکنیوں کی محفل میں
ماہنامہ نقش کوکن کا ذکر پاتا ہوں تو دل کھِل اٹھتا ہے۔
میں پچھلے ۲۰ سالوں سے نقش کوکن کا قاری ہوں۔ اس
پرچہ کے ذریعہ نئے لکھنے والوں کی آپ نے ہمت افزائی
کرکے انہیں ادبی دنیا میں بلند مقام عطا کیا ہے۔ پرچہ
میں تمام مضامین معلوماتی ہوتے ہیں۔ قارئین کے خطوط
شائع کرنے کا سلسلہ لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے
اور واقفیت پیدا کرنے کی راہ میں مثبت اقدام ہے ایک
تجویز ہے کہ آپ قلمی دوستی کے لئے نیا کالم شروع کریں۔[1]

اکبر علی کوٹھے (گجرات)

---

[1] تجویز کیلئے شکریہ۔ انشاءاللہ ہم اس پر ضرور غور کریں گے

فروری کا نقش کوکن سبحان اللہ۔ سر
ورق پر اللہ کے گھر کا بہار آفریں منظر قلبِ مضطر کے لئے
سامانِ تسکین بنا۔ سامنے حرارتِ ایمان سے لبریز بیٹھے
نقش کوکن سے

بانگی صاحب اور دُڑبُکتی مرغیاں دیکھ کر رزاقِ حقیقی کے
سامنے سجدوں کا نذرانہ ادا کرنے جبینِ نیاز تڑپ اٹھی۔
کیا ہی اچھا ہوگا اگر ادارہ ہر ماہ کے سرورق پر کوکن کے
کسی نہ کسی گاؤں کی مسجد ہی کی تصویر چھاپ شائع کرتے رہے[1]
محترم قاضی فراز احمد کا سلسلہ جاری رہے۔ محترم جاوید
دروے صاحب کی بے نظیر تحریر ایک اچھی خدمت ہے۔
انہیں ہمیشہ ہی لکھتے رہنا چاہیئے۔ مبارک کاپڑی صاحب کی
تحریر کے لئے بے قرار رہتا ہوں امید ہے کہ محترم مایوس نہیں
کریں گے۔ نقش کوکن کے حسن توسط سے محترم عبدالحمید دموری
کا پیغام قابلِ صد تحسین ہے اس پر ہر کوکنی مسلم جوان کو لبیک
کہنا چاہیئے۔۔۔

محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

---

[1] مذکورہ تصویر جناب قاضی فراز احمد صاحب کی کرمفرمائی سے ملی
اگر لوگ اپنی اپنی مساجد کی تصاویر ہم پہنچائیں تو ہمیں ان کی اشاعت
پر خوشی ہوگی۔۔

میں سالہا سال سے نقش کوکن کا خریدار
ہوں۔ ان دنوں کویت میں برسرِ ملازمت ہوں۔ کویت میں
بھی کوکنی برادری کی بڑی تعداد ہے جن میں اضلاع رتناگری
ورائے گڈھ کے لوگ کثرت سے ہیں۔ جب کبھی لوگ جمع
ہوتے ہیں تو محفل میں نقش کوکن کا ہی ذکر خیر رہتا ہے۔ نئے
سال کے ساتھ آپ نے قیمت بڑھا دی یہ مجبوری بھی تھا۔
پھر آپ نے قارئین کی مزید دلچسپیوں کا خیال رکھا ہے۔ میری
نیک خواہشات و نیک تمنائیں اس پرچہ کے ساتھ ہمیشہ
رہیں گی۔۔

مرزا منصور بیگ
متوطن گوونکوٹ (چپلون)

سہ ماہی "ترسیل" میں نقش کوکن کا اشتہار دیکھنے کو ملتا ہے۔ بیس سال قبل اس پرچہ میں میری غزلیں شائع ہوئی تھیں۔ کچھ عرصہ قبل میں نے غزل روانہ کی تھی مگر اشاعت تو درکنار رسید وصولیابی سے بھی محروم رہا۔ خدشہ یہ اغلب ہے کہ یا تو ڈاک میں گڑبڑ ہوئی یا نقش کوکن بیچ تعطل میں ہے۔ اب جو اشتہار دیکھا تو ایک غزل کے ساتھ حاضر ہوں۔ تازہ شمارہ اور تفصیلات مرحمت فرمائے تاکہ یہاں کتب فروشوں سے ایجنسی کی بات کرسکوں ؎

رئیس الدین رئیس - دہلی گیٹ علیگڑھ۔

؎ آپ کے اس تعاون کیلئے ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے (ادارہ)

کبھی کبھی نقش کوکن پڑھ لیتا ہوں۔

آج پھر نقش کوکن ہاتھ آیا تو مطالعہ کیا۔ پرچہ اچھا ہے۔ آپ اس پرچہ میں جس قدر فعالیت کو روشن کرتے ہیں وہ صرف نقش کوکن ہی میں دیکھنے کو ملتا ہے اسی سے اس پرچہ کا مزاج جمہوری اور ہمدردانہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔

انجمن ریاض العلوم ایک پرانا ادارہ ہے اگر اعزازی طور پر آپ نقش کوکن جاری کردیں تو یہاں کچھ تشنگان علم و ادب استفادہ کرسکیں گے۔ اور میں ممنون رہوں گا۔

کوثر مظہری (چندن بارہ، مشرقی چمپارن) (بہار)

آج کا ابھرتا ہوا رسالہ ماہنامہ نقش کوکن شمارہ اپریل میں میری غزل تاخیر سے ہی سہی شائع کرکے میری حوصلہ افزائی فرمائی ہے اس کے لئے میں اہلِ ادارہ کا شکر گزار ہوں۔۔

مسعود اعظمی (جدہ سعودی عربیہ)

"نقش کوکن" نظر نواز ہوا۔ رسالہ ہاتھ لگتے ہی ہر شخص اپنے پسند کی چیز پہلے تلاش کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنا مضمون تلاش کیا نہ ملا تو ملال ہوا۔ ویسے مجھے اس کا دعویٰ نہیں ہے کہ میری تحریر ترٹا پانے والی اور گرمانے والی ہے۔ ممکن ہے بالکل بے اثر ہو مگر۔ جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے۔۔۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ میرا مضمون جب بعض عرصہ تک نقش کوکن کے صفحات سے غائب دیکھتے ہیں تو غیر حاضری کی شکایت کرتے ہیں۔ اس سے مجھے یہ حوصلہ ملا کہ قارئین کو اس سے دلچسپی ہے اور ابھی ایک مجنوں صاحب نے ستائش کی جس سے حوصلہ اور بڑھ گیا۔ ویسے مجنوں صاحب سے براہِ راست ملاقات تو نہیں ہوئی اور ہوگی کیسے۔ مجنوں کا کام دشت جنوں میں بھٹکنا ہے۔ میں قارئین کی نظر میں ہمیشہ اس بات کا شاکی رہا ہوں کہ ہمارے بھائی مضمون نگار ہوں یا کہیں معلم اخلاقی درس کیلئے اقوال زریں چنتے ہیں تو غیر مسلموں کے اقوال ضرور نقل کرتے ہیں۔ گاندھی جی نے یہ کہا۔ ٹیگور نے یہ فرمایا۔ کبیر داس کا یہ ارشاد ہے یا کسی انگریز فلاسفر کا کوئی جملہ نقل کرکے نہ جانے روشن خیالی کا مظاہرہ کرتے ہیں یا علم کا یہ کسی کی نیت پر حملہ

نہیں کر رہا ہوں۔ اپنے بزرگوں خاصکر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات زندگی کے ہر شعبہ کے لئے
رہنما ہیں۔ آپ کے فرمائے ہوئے مختصر مختصر جملے بھی دل
ودماغ کو روشن کر دیتے ہیں۔ پھر اللہ کے نیک بندے
جنہوں نے انسانوں کی اخلاقی وروحانی تربیت میں
اپنی زندگی کھپائی ان کے ارشادات بھی بہترین رہنما
اور فلسفۂ زندگی سے معمور ہیں پھر ہمیں غیر مسلموں کے
ارشادات کا سہارا لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے یہ
تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا خزانہ خالی ہے بلکہ ہمیں غیر
مسلموں کے سامنے بھی اپنے بزرگوں کے اقوال پیش کرنا
چاہیئے ہم ان بڑوں کے اقوال پیش کر کے گردن اکڑاتے
ہیں کہ دیکھو ہم کتنے روشن خیال ہیں ہم تمام مذاہب کا
مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے اقوال کو پذیرائی دیتے
ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا اہم کلام غیر مسلم
گردن اکڑاتا ہے کہ دیکھا ہمارے بزرگ کیسے کیسے ہو
گزرے ہیں پھر ہمیں مذہب اسلام میں دلچسپی
لینے کی کیا ضرورت ہے؟ میں اپنی اس تحریر سے قارئین
اور کالم نگاروں سے اس روش سے بچنے کی درخواست
کرتا ہوں۔ قارئین اس نکتہ کو سمجھیں کسی غلط فہمی
کا شکار نہ ہوں۔۔

مولوی عبدالمنعم نظیر (لندن)

ماہ فروری کے پرچہ کا سرورق
بہت پسند آیا۔ سڑک پر پہاڑ کے کنارے خوبصورت
جامع مسجد ساگوے کا فوٹو نے دل موہ لیا۔ اللہ سے
دعا ہے کہ یہ خانۂ خدا ہمیشہ نمازیوں سے بھرپور آباد
رہے۔

نقش کوکن

ننھے روزہ دار فاطمہ۔ فرحین اور
آفرین محمد عقیل ملاجی جن کا ذکر ماہ اپریل کے پرچہ میں
نظر سے گزرا پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ اللہ تبارک
وتعالیٰ ان ننھی منی کم سن معصوم کلیوں کی عبادت قبول
کرے اور اسی طرح دین کا جذبہ ان کے دلوں میں اجاگر
کرے اور اپنے والدین کے لئے نجات کا باعث بنیں۔
آمین ثم آمین۔

اسی خوشی میں ہم دس پونڈ کا پوسٹل
آرڈر آپ کے نام بھیج رہے ہیں۔ کیش کرا کے محترم
جناب عبدالرزاق سردار کے معرفت ان تینوں بچیوں
کو ہمارے طرف سے انعام دیجئے۔ عین نوازش ہوگی۔
ان بچیوں سے ہماری صرف یہ عرض ہوگی
کہ جب وہ اپنے والدین کے لئے دعا کریں ہمیں بھی
اپنے دعاؤں میں اگر ہو سکے تو یاد رکھیں

احمد ابراہیم ہروتکر (لندن)

بقیہ شعبہ انجینئرنگ کورسیز

۱۶۔ ریڈیوگرافر۔ دسویں پاس، مدت ایک سال پتہ:
بی جے میڈیکل کالج پونے (۲) کلارکین اسپتال، بریلی (۳)
گرانٹ میڈیکل کالج، بمبئی ۸۔ ۱۷۔ مرین ریڈیو آفیسر،
دسویں پاس مدت ۲ سال پتہ: سینٹ زیویرس ٹیکنیکل انسٹی
ٹیوٹ بمبئی ۱۶۔ ۱۸۔ الیکٹرونکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن،
انجینئرنگ، دسویں پاس مدت ۳ سال۔ پتہ: گورنمنٹ پالی
ٹیکنک پونے۔ ۱۹۔ انڈسٹریل الیکٹرونکس۔ دسویں پاس
مدت ۳ سال۔ پتہ: والچند کالج آف انجینئرنگ سانگلی۔
یہ وہ کورسیز ہیں جن میں آسانی داخلہ مل
سکتا ہے اور کامیابی کے بعد ملازمت وروزگار حاصل
ہو سکتا ہے۔

معمہ نمبر ۴

مرتب: میم، الف (بمبئی)

حل اسی صفحہ کو پھاڑ کر خاکہ میں خانہ پری کر کے اور صفحہ کے حاشیہ میں اپنا نام و پتہ لکھ کر اس طرح بھیجیں کہ وہ ہمیں ۳۰ جون ۱۹۹۶ء تک مل جائے۔ کامیاب کوشش پر تحفہ میں ایک کتاب بھیج دی جائیگی (ادارہ)

اشارے ← اوپر سے نیچے

۲۔ خطۂ کوکن کے مشہور شاعر کا تخلص (۴) ۳۔ 'نیا دور' سے ایک حرف نکالنے پر (۵) ۴۔ ماں، والدہ (۴)
۵۔ ایک روزہ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند باز کے نام کا پہلا حصہ (۴) ۷۔ جاپانی کرنسی (۲)
۹۔ کنول میں ہے آپ کا لفظ (۳) ۱۰۔ ٹس سے ..... نہ ہونا (محاورہ مکمل کیجئے) (۲) ۱۳۔ افسکار کی واحد (۳) ۱۵۔ خون (۲) ۱۶۔ اتر پردیس میں ہندروں کا شہر، کاشی (۵) ۱۸۔ شمشیر، تلوار (۳)
۱۹۔ کیف، مستی (۴) ۲۱۔ گدا۔ درویش (۴) ۲۲۔ ایک کا نام (نیچے سے اوپر) (۴) ۲۴۔ سونا (۲) ۲۶۔ ایک اسلامی مہینہ (۳)

دائیں سے بائیں ←

۱۔ عمر، سال، برس (۲) ۲۔ خان کی بیوی (۴) ۶۔ سائنس کی وہ شاخ جس میں جانداروں کی زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے (۷) ۸۔ ہندوستان کی ایک ریاست (۳) ۱۱۔ ایک نامور موسیقار (۵)
۱۲۔ حسن و خوبصورتی کے لئے مشہور نبیؑ (۴) ۱۴۔ سبق، سیکھ (۳) ۱۵۔ تیز گرم ہوا (۳) ۱۷۔ راجکپور و نرگس دت کی ایک یادگار فلم (۲) ۲۰۔ مرنے کے بعد کا لباس (۳) ۲۳۔ وزراء کی واحد (۴) ۲۵۔ اپنے زمانے کا دولتمند بادشاہ (۵) ۲۷۔ پھٹے پرانے کپڑے پر کی گئی ہاتھ سلائی (۳) ۲۸۔ جنگِ پلاسی میں بنگال کے نواب سراج الدولہ سے غداری کرنیوالا سپہ سالار (۷)
۲۹۔ سب رس، کو بے ترتیبی سے لکھئے (۴) ۳۰۔ دو ہندسوں والا سب سے چھوٹا عدد (۲)

اخبار و اذکار

مرتبہ: ۔۔۔ ابن صاد

بیرسٹر انتولے کامیاب:

د گیارہویں پارلیمانی چناؤ میں قلابہ حلقہ (ضلع رائے گڑھ) میں انتخاب وقار کا مسئلہ بنا ہوا تھا جہاں سے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر اور مرکزی وزیر صحت و خاندانی بہبود بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے بھی ایک امیدوار تھے۔ ان کے حریفوں میں شیوسینا کے اننت ترے اور ایڈوکیٹ دتا پاٹل بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

۱۰ رمئی ۹۶ء کو جب الیکشن کے نتائج ظاہر ہوئے تو بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنے قریبی حریف شیوسینا کے اننت وامن ترے کو تین ہزار ووٹوں سے شکست دی۔ بی

نقش کوکن

عبدالمعید گھنسار بلا مقابلہ منتخب:

د نالاسوپارہ نگر پالیکا (ضلع تھانہ) کے کونسلر جناب عبدالمعید خلیل الرحمٰن گھنسار نگر پالیکا کے نائب صدر بلا مقابلہ چنے گئے ہیں۔ مبارکباد! ک

زبیر راول کوسہ کے صدر منتخب:

ممبرا۔ کوسہ ضلع تھانہ کے فعال نوجوان اور مختلف و متعدد سماجی و ثقافتی تنظیموں سے وابستہ رکن جناب زبیر راول کو تھانہ شہر ضلع کانگریس کے صدر شری سبھاش کانڈے نے وارڈ نمبر ۱۸ کوسہ ممبرا کا صدر منتخب کیا ہے۔

ادارہ نقش کوکن اپنے دیرینہ ہمدرد اور کوکن کے اس باعزم نوجوان کے انتخاب پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ ک

٭ ٭ ٭

کوپر کھیرنا میں شاندار شعری نشست

شہر ممبئی کی بھیڑ بھاڑ کو کم کرنے کیلئے حکومت نے نئی ممبئی کے نام سے جو نئی بستی بسائی ہے اسمیں واشی، تربھے، کوپر کھیرنا، بیلاپور، نیرول اور ایرولی نامی سات گاؤں شامل ہیں اور اس نے اتنی سرعت کے ساتھ ترقی کرلی ہے کہ تمام نوڈز (گاؤں) ایک دوسرے میں مدغم ہوگئے ہیں اور ممبئی کے بیشتر متمول اور تعلیم یافتہ خاندان یہاں آکر آباد ہوگئے ہیں۔ کوپر کھیرنا بھی ایسا ہی ایک نوڈ ہے جہاں حلقے کے معروف سماجی و سیاسی رہنما جناب اقبال کوارے کا دولتکدہ ہے ان کا حلقۂ احباب کافی وسیع ہے جس میں ہندو مسلم سکھ عیسائی تمام فرقے کے لوگ شامل ہیں ان کے ذوق و شوق کو ملحوظ خاطر رکھ کر اپنی دختر کی شادی کے موقع پر ۱۱ رمئی ۹۶ء شب میں کوارے صاحب نے ایک شعری نشست کا اہتمام کیا جس میں جسٹس ظہیر الدین قاضی (تھانہ کورٹ) اور قطر سے تشریف لائے ہوئے جناب حسن چوگلے بطور خاص مہمانان تھے۔ شریمان ہربن سنگھ نے بھی تھوڑی دیر کے لئے محفل کو زینت بخشی۔ اور

گیان وکاس منڈل جس کے زیر اہتمام ایک شاندار ہائی اسکول جاری ہے اس کے ڈائرکٹر اور وکیل پی سی پاٹل اور مسز پاٹل، ڈاکٹر کھو بکر اور مسز ڈاکٹر کھو بکر، جناب مبارک کاپڑی اور کیپٹن فقیر محمد مستری، جناب راجکوٹ والا اور حلقہ کی دیگر سرکردہ شخصیتیں بکثرت شریکِ محفل ہوئیں۔ جناب عارف احمد جی نے مشاعرہ کی صدارت فرمائی۔ جناب محمود الحسن ماہر نے اپنی خوشگوار نظامت سے نشست کو جاندار بنائے رکھا۔۔۔ جن شعراء نے اپنے کلام بلاغت سے محفل کو گرمائے رکھا ان کے نام ہیں: جناب چندرسین قمر۔ جمیل سحر، محترمہ شبانہ سحر، محترمہ رحمت النساء رحمت، رضا ٹانڈوی، ہندی کے کوی دیپل لکھنوی، شکیب بنارسی، پارس، ہاشم نوگانوی، محمود الحسن ماہر اور صدر مشاعرہ عارف احمد جی۔ ان شعراء حضرات کو بلانے میں جناب تاج وارثی اور چندرسین قمر کا تعاون قابلِ قدر ہے۔۔۔ ⁖ ۔۔ ⁖

پہلا کل برطانوی مقابلۂ تلاوتِ قرآن

برطانیہ میں پروان چڑھنے والے نوجوان طلبہ میں حفظِ قرآن مجید کا شوق پیدا کرنے کے لئے عظیم الشان مقابلہ مجلسِ اہلِ سنت برطانیہ کے زیر اہتمام بروز اتوار بتاریخ ۱۶ر جون ۹۶ء بمقام: دی سینٹرل سینٹر برمنگھم منعقد ہوگا۔ امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے درمیان قیمتی نقد انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔۔۔

—⁖—⁖—⁖—⁖—

نقشِ نوائے

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر درج ذیل جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے۔۔۔

درونِ ہند خریدار

جناب ایس، اے قادری	اندھیری ممبئی
〃 انور عثمان خان	پونہ
ایم ، ایس، شریف ٹریڈر	چپلون
اردو اسکول امبیر گر	امبیر گر
جناب این/ایم مکاندار	اندھیری ممبئی

بیرونِ ہند خریدار

محترمہ ریحانہ ایم نذیر	کراچی/پاکستان
جناب اکبر حسین	دوبئی (متحدہ عرب امارات)
〃 ظفر باب حسن	دوبئی (〃 〃 〃)
〃 ایم حنیف گانگریکر	بلیک برن (انگلینڈ)
محترمہ الیف اندرے	بلیک برن (〃 〃)
جناب عبدالرحمٰن انعامدار	جدّہ (سعودی عربیہ)

”نقشِ کوکن علمی، ادبی اور معلوماتی پرچہ ہے اس کا مطالعہ کیجیے۔“

انتقالِ پُرملال

اقبال کھوت کو صدمہ:

کوکن بنک چپلون برانچ کے جناب اقبال کھوت کے والد اور بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈاک ماسٹر کیپٹن محمد علی کھوت کے چچازاد بھائی جناب احمد حسین کھوت کا یکم مئی ۹۶ء کو چپلون میں انتقال ہوگیا تدفین ان کے وطن ماکھجن تعلقہ سنگمیشور میں ہوئی...

اکبر احسانے کو صدمہ:

مہاڈ ضلع رائے گڑھ کے معروف ایڈوکیٹ جناب اکبر احسانے متوطن وہور کے بہنوئی دلشیکھ متوطن توڑیل جو دوبئی میں برسرِ روزگار تھے دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۲۷ اپریل ۹۶ء کو راہیِ عدم ہوگئے ان کے بڑے فرزند بھی انہیں کے ساتھ دوبئی میں رہتے تھے تدفین دوبئی میں ہی عمل میں آئی...

عثمان مقدم کا انتقال:

موضع سارنگ تعلقہ داپولی کے جناب عثمان حسین مقدم جو بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں ملازم تھے طویل علالت کے بعد ۸ مئی ۹۶ء کو مرض سل و دق کا شکار ہو کر سیوڑی ہسپتال میں چل بسے۔ تدفین ناریل واڑی قبرستان میں ہوئی۔

کمال الدین پنچھی کو صدمہ:

ہمدرد نقش کوکن جناب کمال الدین پنچھی متوطن دابھول تعلقہ داپولی اور ان کے بھائی جناب عثمان پنچھی (گیٹ وے ایلی فنٹا جل واہتوک سہکاری سنستھا مریادت کے اکابر) کی والدہ زینب بی عبداللہ پنچھی کا مختصر سی علالت کے بعد ۴ مئی ۹۶ء کو بعمر ۸۰ سال ان کی رہائش گاہ مستری بلڈنگ ڈاکیارڈ روڈ بمبئی ۱۰ میں انتقال ہوگیا۔

(نامہ نگار: مبین حاجی)

حاجی عبدالطیف قاضی کو صدمہ:

پنویل ضلع رائیگڈھ کی جامع مسجد کے سابق پیش امام حاجی عبدالطیف قاضی کی شریکِ حیات، مولانا عبدالقیوم قاضی اور مولانا عبدالمعید قاضی کی والدہ محترمہ قمر النساء عرف بی بی کا مورخہ ۲ مئی ۹۶ء کی صبح پنویل میں انتقال ہوا۔ تدفین کے وقت سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، حکومت ہند کے وزیر صحت عالیجناب اے۔آر۔ انتولے صاحب نے بذاتِ خود آکر پسماندگان کو پرسہ دیا۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ آمین..

(مرسلہ: عبدالغنی باوسکر)

شادی خانہ آبادی

ڈاکٹر روبینہ — ڈاکٹر نثار

جناب عبدالرزاق محمود ہیٹوکر (متوطن راجاپور) کی دختر ڈاکٹر روبینہ کا عقد مسعود ڈاکٹر نثار عبدالستار پٹھان (متوطن راجہ پور) کے ساتھ مورخہ ۲۱ اپریل ۹۶ء کو نور باغ میں ہوا جس میں کوکنی برادری کی سرکردہ ہستیوں نے شرکت کی اور ازدواجی زندگی کی کامیابی کی دعائیں دیں۔

عارفہ — عبدالکریم

دفتر نقش کوکن کے منیجر جناب عبدالمطلب ابراہیم ٹھوی کی بھتیجی عارفہ بنت ادریس ٹھوی کا عقد مسعود عبدالکریم ابن یونس بوٹ کے ساتھ ۱۴ مئی ۹۶ء کو جامع مسجد شرگاؤں رتناگری میں انجام پایا۔

ریاض — رخسانہ

نور محمد اسماعیل پٹنی صاحب کے بھائی ریاض کی شادی خانہ آبادی رخسانہ بنت حاجی محمد حسین پٹنی کے ساتھ بتاریخ ۱۱ مئی ۹۶ء کو انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ فرام جی کاؤس جی ہال دھوبی تلاؤ میں منعقد ہوئی۔

جدّہ میں باشندگانِ کوکن کی تنظیم

یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن کا افتتاح

از: شریف اسلم (جدّہ)

۱۱ر ۹۶ء کو بابُ الحرمین جدّہ میں مقیم فرزندانِ کوکن کی نمائندہ تنظیم "یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن" کی افتتاحی تقریب میں سرکردہ دانشوروں نے مختلف شعبہ ہائے حیات میں مسلمانانِ ہند کی ہمہ جہتی ترقی و سود و بہبود کیلئے سرعت آمیز عملی اقدامات کو وقت کا تقاضہ قرار دیتے ہوئے نئی نسل میں جذبہ خود اعتمادی و خود انحصاری کو پروان چڑھانے کی ضرورت پر زور دیا اور یہ بات ذہن نشیں کرائی کہ

" خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا"

مغربِ ہند کی ریاست مہاراشٹرا کے دار الخلافہ بمبئی سے گوا تک بحرِ عرب اور کوہ سہادری کی درمیانی ساحلی پٹی کوکن کہلاتی ہے۔ بحرِ عرب کی تیز و تند موجوں اور سلسلہ ہائے کوہِ سہادری کی سنگلاخ چٹانوں سے نبرد آزما باشندگانِ کوکن۔ کوہ کن کا عزم بالجزم لئے اپنے علاقے کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے کمربستہ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ جدہ میں سکونت پذیر کوکنی برادری نے خود کو ایک پلیٹ فارم پر منظم کرکے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے ایک دہے تک پہلے ٹھوس اور عملی اقدامات کئے اور پھر اپنی تنظیم کے باقاعدہ افتتاح کیلئے یہ تقریب منعقد کی۔

مطعم فردوس کے دربار ہال میں ڈاکٹر اوصاف احمد کی زیرِ صدارت منعقدہ اس افتتاحی تقریب کی کارروائی کا آغاز مولوی قاری عبدالباسط عبدالباری کی تلاوت کلامِ پاک سے ہوا اور اس کو صدرِ جلسہ کے علاوہ ڈاکٹر سید علی محمود، ڈاکٹر نعیم اللہ خان ڈاکٹر عبدالرحمٰن قمر الدین، سید مصلح الدین سعدی، محمد طارق غازی اور شریف اسلم نے مخاطب کیا۔

مقررین نے مختلف شعبوں میں اسلامیانِ ہند کی پسماندگی کے اسباب و علل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے وطنِ عزیز میں سرخروئی و سربلندی سے جینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم نئی نسل کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کے معاملے میں ذرا سی غفلت بھی نہ برتیں اور انہیں اس قابل بنائیں کہ وہ عہدِ حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کرکے ابنائے وطن کے قدم سے قدم ملاکر چل سکیں۔

جناب محمد علی مقدم صدر یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن نے جو کوکنی برادری کو منظم اور انہیں باعمل کرنے میں پیش پیش رہے ہیں، خیر مقدمی تقریر کی۔ ایسوسی ایشن کے سکریٹری جناب شاہنواز دیشمکھ نے رپورٹ پیش کی، جناب خلیل وانکر نے کارروائی چلائی۔

جناب محمد علی مقدم نے اپنی خیر مقدمی خطاب میں، بتایا کہ ان کی ایسوسی ایشن کوکن کے علاقے

ہیں زیرِ تعلیم بچوں کے لئے ووکیشنل گائیڈنس پروگرام کو
ترجیحاً روبہ عمل لارہی ہے۔ ذہین اور قابل طلباء کو
مسابقتی امتحانات (برائے آئی اے ایس، آئی،
پی، ایس اور آئی، ایف، ایس) کے لئے تیار کرانے کی
خاطر اقدامات کئے جارہے ہیں اور جو بچے مختلف اسباب
کی بناء پر اپنی تعلیم ادھوری چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے
ہیں انہیں ٹیکنیکل شعبوں میں اچھے سے اچھا ہنرمند
بنانے کے لئے سرکاری اداروں میں مہیا کی گئی
سہولتوں سے استفادہ کے سلسلے میں ان کی رہنمائی
کی جارہی ہے۔

جناب محمد علی مقدم نے کہا کہ ہر بڑے کام
کی شروعات چھوٹے پیمانے پر ہوتی ہے۔ ہم نے بھی
اپنے منصوبوں کی چھوٹے پیمانے پر شروعات اس
پیغام کے پیشِ نظر رکھ کر کی ہے ؂

سنگ تو کوئی بڑھ کے اٹھاؤ شاخِ ثمر کچھ دور نہیں
جس کو بلندی سمجھے ہو، ان ہاتھوں کی کوتاہی ہے

صدر ایسوسی ایشن نے یہ بھی بتایا کہ قومی
سطح پر قائم کئی نامور اداروں جیسے طہٰ ٹرسٹ (بنگلور)
ہمدرد انسٹی ٹیوٹ (دہلی) دارالسلام ایجوکیشنل ٹرسٹ
(حیدرآباد) اور آل انڈیا ملّی کونسل کی کئی ذمہ دار
شخصیتوں نے یقین دلایا ہے کہ کوکن ریجن کے ذہین
طلباء کو مسابقتی امتحانات کے لئے تیار کرانے کی خاطر
ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔

ایسوسی ایشن کے سکریٹری جناب
شاہنواز دیشمکھ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ
ہماری تنظیم کے اغراض مقاصد میں باشندگانِ کوکن کی
تعلیمی پسماندگی دور کرنا، سرِ فہرست ہے۔ چنانچہ
نقش کوکن نے

نچلی سطح سے کام کرنے کے علاوہ ووکیشنل گائیڈنس کے
پروگرام کو اس شعبے کے ماہرین جناب مبارک کاپڑی،
جناب ابراہیم دلوائی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پروفیسر شیخ
اور جناب کانڈے کی رہنمائی میں روبہ عمل لایا جارہا ہے۔
اس پروگرام کی پلاننگ اور عمل آوری کا سہرا جناب
محمد علی مقدم اور جناب خلیل وانگڑے کے سر جاتا ہے اور
اس کام میں نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کا انہیں بھرپور تعاون
حاصل ہے۔

اس تقریب میں علاوہ دیگر معزز شخصیتوں
کے جناب شبیر پٹیل، ڈاکٹر طہٰ اقبال پاشا، ڈاکٹر محمد حسین
منیار اور ڈاکٹر علی اکبر نے بحیثیت مہمانانِ خصوصی
شرکت کی۔

جدہ میں مقیم ہندوستانی تارکین وطن کی
زائد از ڈیڑھ درجن تعلیمی، ادبی اور سماجی تنظیموں کے
عہدیداروں نے جو اس تقریب میں شریک تھے۔ یوتھ
ویلفیئر ایسوسی ایشن کے ذمہ داروں کو یقین دلایا کہ ایسوسی
ایشن کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے سلسلے میں وہ دامے
درمے، سخنے تعاون کرنے کے لئے آمادہ و تیار رہیں گے۔

جناب سعید قاضی نائب صدر کے اظہارِ
تشکر پر یہ جلسہ برخاست ہوا۔ بعد ازاں مہمانوں کی
پُرتکلف عشائیہ سے تواضع کی گئی۔

اِس جلسے کے مقرّرین کی پُرمغز تقاریر کے اہم نکات درج ذیل ہیں!

ڈاکٹر اوصاف احمد (ڈیرکٹر اقتصادیات اسلامک ڈیولپمنٹ بینک جدہ)
ہندوستان میں آج مسلمانوں کو دو طرح

سے مسائل کا سامنا ہے۔ ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ تیز رفتار
صنعتی زندگی سے اسلامی زندگی کو کس طرح ہم آہنگ
کیا جائے اور ہماری اخلاقی و تہذیبی اقدار کو کس طرح
باقی و برقرار رکھا جائے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ایک غالب
اکثریت کے مقابلے میں ہم کس طرح اپنی اسلامی شناخت
اور اسلامی تشخص برقرار رکھیں یعنی ایک اچھے ہندوستانی
اور اچھے مسلمان بنیں۔ ہمارے قائدین اور ہمارے علماؤں
نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ ایک اچھے ہندوستانی
اور اچھے مسلمان ہونے میں کوئی تضاد نہیں ہے ایک اور
اہم بات یہ کہ ہماری نئی نسل کو یہ بات اچھی طرح ذہن
نشین کر لینی چاہیئے کہ اگر ہم ہندوستان میں باعزت
باوقار سرخروئی و سربلندی کی زندگی گزارنا چاہتے
ہیں تو ہمیں زندگی کے تمام شعبوں بالخصوص تعلیم کے
شعبے میں سخت محنت اور ابنائے وطن کے قدم سے
قدم ملا کر چلنا ہوگا۔

سید مصلح الدین سعدی (ماہر اقبالیات):
بوہرہ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے ذمہ
داروں نے کوکن کے علاقے کی تعلیمی ترقی کا جو بیڑہ
اٹھایا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔۔ اس علاقے کے ذہین
اور باصلاحیت طلباء کو ڈھونڈ نکالنا، ان کی حوصلہ
افزائی اور سرپرستی کرنا ایک اعلیٰ و ارفع مقصد ہے اگر
ہم چھوٹے سے چھوٹے کام کا ہدف رکھیں اور آپ کیلئے
خود کو وقف کر دیں تو کامیابی ضرور قدم چومے گی بجائے
اس کے کہ ہم بلند بانگ دعوے کریں اور عملی میدان
میں کچھ نہ کریں۔۔۔

ڈاکٹر عبدالرحمن قمرالدین (مشیر برائے انفارمیشن سسٹم
اسلامک ڈیولپمنٹ بینک، جدہ)
" یہ بات غور طلب ہے کہ کوکن کے لوگ محنتی،
ذہین اور اولوالعزم ہونے کے باوجود غریب کیوں ہیں۔
کچھ عرصہ پہلے یہاں بہت بڑی ریلوے لائن بچھائی گئی
ہے جو اس علاقے کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے بڑی امد و
معاون ثابت ہوگی۔ ایک اور اہم بات جو ہمیں پیشِ نظر
رکھنی چاہیئے کہ ہمارے وطن میں سرکاری سطح پر مسلمانوں
کیلئے جو سہولتیں مہیا کی گئی ہیں، ان سے خاطر خواہ استفادہ
کس طرح کیا جائے۔ ہمیں یہ بھی محسوس کرنا چاہیئے کہ ہمارے
ملک میں جو ترقیاتی سرگرمیاں ہو رہی ہیں ان میں ہمیں بھر
پور حصہ لینا ہے۔"

شریف اسلم " چھوٹے سے چھوٹا کام بھی اگر پختہ ارادے
سے کیا جا رہا ہو تو وہ قابلِ قدر ہے۔ ناساعد حالات کا حرف
شکوہ شکایات کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ہمیں اپنے گریبان
میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں اور
فرائض کہاں تک نباہ رہے ہیں۔

شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے "

ڈاکٹر نعیم اللہ خان (پرنسپل انٹرنیشنل انڈین اسکول)
" بوہرہ ویلفیئر ایسوسی ایشن، اپنے اغراض
و مقاصد میں جسمانی صحت کو شامل کر کے قابلِ قدر کام انجام
دے رہی ہے۔ عہدِ حاضر کا یہ المیہ ہے کہ ٹی وی اور دیگر
بصری ذرائع ابلاغ ہمارے سماج کو کینسر کی طرح آلودہ

کر رہے ہیں۔ ہماری نئی نسل کو جسمانی صحت کا کوئی شعور ہی نہیں ہے حالانکہ کسی بھی شعبے میں ترقی کے لئے جسمانی صحت تمام دوسری باتوں پر مقدم ہے۔"

محمد طارق غازی: "زندگی کے مختلف شعبوں میں جو کام جاری ہیں، انہیں جاری رکھا جانا چاہیئے لیکن وقتاً فوقتاً ہمیں اپنے کاموں کا جائزہ بھی لیتے رہنا چاہیئے کہ آیا صحیح سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں یا نہیں۔ اس جائزہ سے ہمیں اپنی خامیوں اور خوبیوں کا اندازہ ہوگا کہ آیا بشری کمزوریاں ہماری راہ میں حائل تو نہیں۔ ہم جس شعبے میں، کام کر رہے ہیں، اسی شعبے میں کام کرنیوالی دوسری تنظیموں سے بھی رابطہ اور تعاون کر کے ہمیں ایکدوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"

ڈاکٹر سید علی محمود: "ہندوستان میں زائد از بیس کروڑ مسلمان آباد ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنے وطن میں اجنبی کی طرح رہ رہے ہیں، اس ملک کی ترقیاتی سرگرمیوں میں ہمارا کوئی عملی کردار نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم خوابِ غفلت سے جاگیں، یہ بھی ضروری ہے کہ مسلمانانِ ہند کے بارے میں ساری معلومات، سارا مواد کمپیوٹرائزڈ کر کے اس کی روشنی میں عملی اقدامات کئے جائیں۔ کوکن کے بچوں کی تعلیمی ترقی کے لئے انہیں ایجوکیشنل اور ٹیکنیکل اداروں میں داخلے دلانے کے سلسلے میں ان کی مدد کر سکتا ہوں۔"

شعبۂ انجینئرنگ کے کورسیز

ایس ایس سی میں کامیابی کے بعد اعلیٰ نمبرات کے ساتھ کامیابی ضروری ہے مگر تمام طلباء ایسے نمبرات حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں یا پھر دسویں کے بعد اپنا سلسلۂ تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے — ان حالات میں شعبۂ انجینئرنگ کے درج ذیل کورسیز میں داخلے کر وہ اپنا مستقبل تابناک بنا سکتے ہیں۔

۱۔ کرافٹ ٹیچرس ڈپلومہ۔ دسویں پاس۔ مدت دو سال۔ پتہ: ہینڈی کرافٹ ٹیچرس ٹریننگ اسکول آدرش نگر، ورلی، بمبئی ۱۸۔

۲۔ لیدر ٹیکنالوجی۔ دسویں پاس، مدت ۵ سال۔ پتہ: گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، کھیرواڑی، باندرہ (ایسٹ)، بمبئی ۵۱۔ (۲) ڈپارٹمنٹ آف ٹیکنالوجی مدراس۔ (۳) کالج آف لیدر ٹیکنالوجی، کلکتہ۔

۳۔ پینٹ ٹیکنالوجی۔ دسویں پاس، مدت ۲ سال۔ پتہ: ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ فرگیوسن کالج پونے ۴۔

۴۔ ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی۔ دسویں پاس۔ مدت ۱ سال پتہ: ایس ای ایم آئی (SASMA) اے دی این ڈاکٹر اینی بیسنٹ روڈ، ورلی، بمبئی ۱۸۔

۵۔ ڈپلومہ ان سول انجینئرنگ۔ دسویں پاس، مدت ۳ سال۔ پتہ: بھارتی ودیا پیٹھ پونے۔ (۲) ڈی وائی پاٹل کالج آف انجینئرنگ، واپد نگر پمپری پونے۔ (۳) وی جے ٹی آئی ماٹونگا، بمبئی ۱۹۔ (۴) باگو بائی منفت لال پالی ٹیکنک، ویلے پارلے بمبئی

نقش کوکن

۶۔ ڈپلومہ ان سرامک ٹیکنالوجی، دسویں پاس مدت ۳ سال۔ پتہ: ایس جے گورنمنٹ پالی ٹیکنک بنگلور

۷۔ ڈپلومہ ان لیدر گڈس، دسویں پاس، مدت ۲ سال پتہ: گورنمنٹ لیدر ورکنگ اسکول کھیرواڑی، باندرہ بمبئی۔

۸۔ پیکجنگ ٹیکنالوجی۔ دسویں پاس۔ مدت ۳ سال۔ پتہ: انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پیکجنگ ٹیکنالوجی، اندھیری بمبئی

۹ ڈپلومہ ان مائنس (کان کنی) دسویں پاس۔ مدت ۳ سال پتہ: گورنمنٹ پالی ٹیکنک، ناگپور، پونے، رائیگڑھ اور صابو صدیق پالی ٹیکنک بائیکلہ بمبئی ۸۔

۱۰۔ کاٹن ٹیکنالوجی، دسویں پاس مدت ۲ ماہ ٹیکنیکل لیبارٹری آف کاٹن کمیٹی۔ پتہ: ایڈن والا روڈ ماٹونگا بمبئی ۱۹۔

۱۱۔ ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی کورس۔ دسویں پاس، مدت ۲ سال سے چھ ماہ — ایک سال۔ پتہ: سلک اینڈ آرٹ سلک ملس ریسرچ ایسوسی ایشن، ورلی، بمبئی ۱۸۔

۱۲۔ ڈپلومہ ان ٹیکنیکل انجینئرنگ۔ دسویں پاس مدت ۳ سال۔ پتہ: کالج آف انجینئرنگ پونے (۲) ڈی وائی پاٹل انجینئرنگ کالج، پمپری، پونے۔

۱۳۔ سول میکینیکل۔ الیکٹریکل، الیکٹرونکس، اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن، دسویں پاس، مدت ۳ سال۔ پتہ: کالج آف انجینئرنگ پنجی (۲) وی جے ٹی آئی۔ ماٹونگا (۳) ریجنل کالج آف انجینئرنگ، ناگپور، کراڈ۔

۱۴۔ کیمیکل انجینئرنگ، دسویں پاس، مدت ۳ سال پتہ: ناگپور گورنمنٹ پالی ٹیکنک (۲) بھارتیہ ودیا پیٹھ پونے۔ ۱۵۔ ریڈیو انجینئرنگ دسویں پاس ۲ اور ۵ سالہ کورس۔ پتہ: سینٹ زیویرس ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بمبئی ریڈیو الیکٹرونکس کمپنی بمبئی ۴۔

بقیہ صفحہ ۳۵ پر

ضلع رائیگڈھ کی صنعتی ترقّی اور ٹریننگ کے انتظام کا فقدان

از، نوید احمد اقبال راوت۔ واشی، نئی بمبئی

اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ اضلاع کوکن میں ضلع رائیگڈھ صنعتی ترقی کے میدان میں آگے بڑھتے جارہا ہے۔ بڑے بڑے کارخانے وجود میں آرہے ہیں۔ فیکٹریاں اور کمپنیاں قائم ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے ملازمت و روزگار کا مسئلہ کسی حد تک حل ہو رہا ہے مگر اس کے ساتھ اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ان کارخانوں میں مقامی افراد کی بہ نسبت بیرونِ ضلع اور بیرونِ ریاست کے افراد کو زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہو رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ جواب میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ اگر ضلع میں تربیت یافتہ یعنی ٹرینڈ افراد نہ ہوں تو کمپنی کے مالکان بیرون ریاست کے افراد کو بھرتی کریں گے۔

اب ہم اپنے ضلع کے انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس جائزہ (سروے) سے صاف ظاہر ہوگا کہ صنعتی کارخانوں کے ساتھ ساتھ آئی ٹی آئی یعنی انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے پر توجہ نہیں دی گئی جس کی وجہ سے اس ضلع کے افراد پیچھے رہ گئے اس کوتاہی کے لئے یہاں کی سیاسی پارٹیاں، تعلیمی ادارے اور مقامی لیڈرشپ ہی ذمہ دار ہے۔

ضلع رائیگڈھ کے پنویل شہر میں ایک آئی ٹی آئی تھا اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں اُورن، مہاڈ اور ناگوٹھنہ میں آئی ٹی آئی قائم کی گئیں۔ ان اداروں کو دس سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس دوران نئے انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی توفیق نہیں ہوئی نہ ہی ہمارے ضلع کے لیڈروں نے آواز بلند کی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اُورن کا انسٹی ٹیوٹ نے سڈکو ۵۷۵۱، یعنی سٹی اینڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ قائم کیا ہے۔ مہاڈ میں ایک ٹیکنیکل ہائی اسکول تھا۔ اسی اسکول میں آئی ٹی آئی قائم کی گئی ہے یعنی حکومت نے یہاں بھی ہمارے ساتھ امتیاز برتا ہے۔ ناگوٹھنہ میں بڑے بڑے کارخانے قائم ہیں مگر یہاں کی انسٹی ٹیوٹ کا حال انتہائی خستہ ہے۔ ناکافی جگہ کی وجہ سے تین مختلف مقامات پر کلاسیز چلتی ہیں اگرچہ اس ادارہ کو زمین حاصل ہوئی ہے۔ درکشاپ کی تعمیر کا کام بھی مکمل ہوچکا ہے مگر باضابطہ شروعات نہیں ہوئی ہے اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ تکلیف کا یہ دور کب ختم ہوگا۔ مگر یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ ان اداروں کی ضرورت کے لئے لگنے والی رقم ڈسٹرکٹ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کمیٹی (۵۹۵۵،ا) فراہم کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں ضلع کے تمام ممبران اسمبلی/ پارلیمنٹ، ضلع پریشد اور میونسپلٹی کے صدر اور عہدیداران شامل ہیں مگر انہیں رائے گڈھ کی صنعتی ترقی سے دلچسپی نہیں ہے اگر یہ بات غلط ہے تو کمیٹی نے انسٹی ٹیوٹ کیلئے ضروری رقم فراہم کیوں نہیں کی؟ یہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ جب ادارہ والے اپنی ضرورت کے لئے ۲۵ لاکھ روپئے طلب کرتے تھے تو کمیٹی کے ممبران ۵ لاکھ فراہم کرتے تھے۔ ان کے اس رویئے سے رائیگڈھ کے کارخانوں کے ماہر اور تربیت یافتہ افراد حاصل نہیں ہو رہے ہیں اس لئے فیکٹری کے مالکان بیرونِ ریاست کے لوگوں کو

نوکری دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

سرکاری سروے کی رپورٹ کے مطابق
۱۹۷۱ء تا ۱۹۸۱ء کے درمیان ضلع رائیگڈھ میں بیرون شہر
اور بیرون ریاست سے ایک لاکھ ۶۵ ہزار ۷۳۵ افراد آئے
اس میں ۱۳۹۷۵۵ افراد بھی شامل ہیں جو بیرون ملک سے
آئے ہیں، اور ملک کی مختلف ریاستوں سے یہاں آنے والوں
کی تعداد ۷۶۳۴ ہے۔ اسی طرح ریاست کے دیگر صوبوں
سے آئے ہوئے افراد کی تعداد ۱،۱۶،۹۹۲ ہے۔ ۱۹۱۳ء
کے جائزہ کے مطابق بیرون ضلع سے آنیوالوں کی تعداد میں
۳۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ دوسری حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۸۱ء
کی مردم شماری کے مطابق اس ضلع کے ۲ لاکھ ۵۵ ہزار افراد
بیرون ریاست اور بیرون ملک چلے گئے ہیں یعنی ضلع کی
کل آبادی کا سولہ فیصد حصہ اپنا گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہوا ہے
اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ اسے اس ضلع میں ملازمت و روزگار
کے مواقع حاصل نہیں ہوئے اور جس جگہ یہ مواقع حاصل تھے
وہاں ٹریننگ کا انتظام نہ ہونے کی بنا پر بیرون ریاست
کے ٹرینڈ یعنی تربیت یافتہ افراد کو ملازمت حاصل ہوئی۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ رائیگڈھ کے
ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں شیٹ میٹل، کارپینٹر، لوہار،
فرٹ مشین گرائنڈر جیسے کورسیز کی ٹریننگ دیجاتی ہے جبکہ
یہاں کیمیکل کارخانے بڑے پیمانے پر قائم ہو رہے ہیں۔ ان
کارخانوں میں کارپینٹر شیٹ میٹل جیسے کورسیز کی نہیں بلکہ
کیمیکل انجینئرنگ سے تعلق رکھنے والے کورسیز کی ٹریننگ ضروری
ہے۔ ایسا کورس صرف امبالے میں واقع ڈاکٹر امبیڈکر ٹیکنیکل
اسکول میں پڑھایا جاتا ہے اس ادارہ کو چھوڑ کر ضلع میں کہیں
بھی کیمیکل کورس کی ٹریننگ کا انتظام نہیں ہے۔

ناگوٹھنہ میں آئی ٹی آئی ایک عارضی
شیڈ میں قائم ہے جو امبا کھورے پروجیکٹ کی ملکیت ہے یعنی
اس کے سمنٹ گودام میں ٹریننگ کا انتظام کیا گیا ہے۔
یہاں لا بجلی کی سپلائی سنگل فیز میں ہوتی ہے جو ضرورت کیلئے
ناکافی ہے ـــــ کوکن ایجوکیشن سوسائٹی نے ناگوٹھنہ کے جنوب
میں ۱۲.۰ ایکڑ زمین حاصل کی ہے اس زمین پر انسٹی ٹیوٹ
کی عمارت کا کام مارچ ۹۴ء میں مکمل ہوا ہے مگر حکومت
کی جانب سے گرانٹ ملنے کی تاخیر کی بنا پر مشین اور دیگر
سامان ہنوز لایا نہیں جاسکا۔ جاری سال سے یہاں کیمیکل
کورسیز کی ٹریننگ کا انتظام کیا گیا ہے۔ کیمیکل انجینئرنگ
کا کورس دوسالہ ہے جسمیں ۶۴ امیدواروں کی گنجائش ہے
مگر ناکافی سامان کی بنا پر ۲۴ بچوں کو داخلہ دیا گیا ہے۔

الغرض رائیگڈھ اضلاع کوکن میں ایک
ایسا بدنصیب ضلع ہے جہاں صنعتی ترقی ہو رہی ہے مگر ٹریننگ
کا انتظام نہیں ہے جہاں کیمیکل کارخانے قائم ہو رہے ہیں
مگر کیمیکل انجینئرنگ کے کورسیز کا فقدان ہے جہاں کے سیاسی
لیڈر تکنیکی تعلیم کا مطالبہ کرتے ہیں مگر عملی جدوجہد سے
دور بھاگتے ہیں۔

ان حالات میں اگر اقلیتی فرقہ کے ذمہ دار
افراد آگے بڑھیں اور عطیہ دہندگان کی مدد سے ایسے انسٹی
ٹیوٹ قائم کریں تو نہ صرف ہمارے نوجوانوں کو ملازمت حاصل
ہوسکتی ہے بلکہ غیر ممالک میں بھی انہیں سروس مل سکتی ہے ●●

اطلاع

جن حضرات کا زرِ سالانہ ختم ہوچکا ہے
ان کو برابر خطوط ارسال کیے جارہے
ہیں، ان سے گذارش ہے کہ اپنا زرِ تعاون جلد از جلد
ارسال کرکے ادارہ کو تعاون فرمائیں۔۔۔ (ادارہ)

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۴ ... شمارہ نمبر ۷ ... ماہ جولائی سنہ ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰ ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے نقوش

تاریخ اشاعت: یکم جولائی ۱۹۹۶ء
کتابت: حافظ زبیر احمد اور جاوید ندیم

اداریہ

ماہنامہ نقش کوکن پچھلے پینتیس ۳۵ سالوں سے بلا ناغہ شائع ہوتا رہا ہے۔ ان ۳۵ سالوں کی طویل مسافت میں کئی رکاوٹیں آئیں۔ مخالفتیں ہوئیں تعریف و توصیفی کلمات بھی حصہ میں آئے۔ تنقید ہوئی نکتہ چینیاں بھی کی گئیں اور تو اور مالی دشواریاں بھی پیش آئیں مگر قارئین کی دلچسپی نے ہمیں ہر موڑ پر حوصلہ دیا اور بقول شاعر ؎

" چلو اے ستمگر ہنر آزمائیں ۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں " ہم نے اسے اپنا مطمح نظر بنالیا ہے۔

وقت بدلتا ہے تو اس کے ساتھ سماج کی سیاسی اور اخلاقی قدریں بھی بدلنے لگتی ہیں نتیجہ میں قارئین کا ذوقِ مطالعہ بھی بدل جاتا ہے ہم نے ابتداء میں اسے قومی معلوماتی جریدہ کے طور پر شروع کیا تھا جو فروغِ تعلیم کے تعمیری مقاصد اور ان کی سرگرمیوں کا حامل تھا بعد ازاں نئے مضامین مختلف عنوانات پر شائع ہونے لگے جنہیں قارئین نے پسند فرمایا اور اسی اعتبار سے قارئین کے ذوق کو ملحوظ خاطر رکھ کر قلم کاروں نے بھی وقت کا ساتھ دیا البتہ یہ کہنے میں ہمیں بالکل عار نہیں کہ اوسط پڑھے لکھے طبقہ کو کامیاب زندگی گزارنے کیلئے مفید اور نتیجہ خیز باتیں بتانا ہمارا مقصد رہا اور بڑی حد تک ہم اس میں کامیاب ہوئے ہیں۔

" ماہنامہ نقش کوکن " اب کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا۔ تعریف و تنقید سے بے نیاز مفید تر مقاصد کے حصول کے لئے ایک ایسے کارواں کی قیادت کر رہا ہے جو ماضی کے شاندار ورثہ کا امین اور روشن مستقبل کا نقیب ہے آئیے آپ بھی اس کارواں میں شامل ہوکر " نقش کوکن " جو آج مقبول ہے اسے مقبول تر بنانے میں ہمارا ساتھ دیجئے۔ نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے۔ قوم کا آرگن ہے ۔۔۔

ممبئی کی فریدہ نائک آئی اے ایس امتحان میں کامیاب

ممبئی (شاہد لطیف) اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان، تعلیمی اعتبار سے بے حد پسماندہ ہیں ایک اندھیرا ہے جو دور دور تک پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے لیکن اس اندھیرے میں کبھی کبھی ایسی روشنی بھی نظر آجاتی ہے جس سے امیدوں کے بجھتے ہوئے چراغوں میں روشنی پڑ جاتی ہے اور وہ روشن ہو جاتے ہیں۔ آئی اے ایس جیسے مشکل امتحان میں فریدہ نائک کی کامیابی ایسی ہی روشنی ہے جس سے مسلم طلبہ کو حوصلہ مل سکتا ہے، وہ توانائی مل سکتی ہے جس کے سبب وہ اپنے تعلیمی سفر میں آگے بڑھتے رہنے کو ترجیح دے سکتے ہیں۔

فریدہ نائک کا آبائی وطن یوں تو راجہ پور (خطۂ کوکن) ہے لیکن وہ ممبئی ہی کو اپنا وطن قرار دیتی ہیں کیوں کہ یہیں پیدا ہوئیں، ۱۹۸۵ء میں اسی شہر کے اسکول (انجمن اسلام، بلاسس روڈ) سے ۷۳ فیصد مارکس حاصل کر کے ایس ایس سی کیا اور پھر یہیں کے صوفایہ کالج سے سائیکالوجی میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ فریدہ کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا شوق رہا ہے۔ اسکول اور کالج کے زمانے میں بھی کتابیں ہی اس کی بہترین رفیق تھیں۔ مطالعے کے اس شوق نے ان کے ذہن کے دریچے وا کئے، سوچنے سمجھنے کی قوت پیدا کی اور انہیں علم کی دولت سے مالامال کیا۔ قارئین جانتے ہیں کہ آئی اے ایس کے امتحان میں تین انتہائی مشکل مراحل سے گزرنا ہوتا ہے۔ پہلا Preliminary امتحان، دوسرا Main اور ان دونوں میں کامیاب ہونے والوں کو ایک انٹرویو کے لئے حاضر ہونا پڑتا ہے جس میں دنیا جہان کی مختلف باتوں پر مبنی سوالات کئے جاتے ہیں۔ فریدہ ان تینوں مراحل سے اگر بآسانی گزر گئیں اور پھر سرخرو بھی ہوئیں تو اس کا بنیادی سبب وہ علم تھا جو انہیں مطالعے کے شوق نے عطا کیا تھا۔ فریدہ بتاتی ہیں Main Exam میں کامیابی کے بعد جب گذشتہ ماہ انہیں انٹرویو کے لئے دہلی بلایا گیا تو اس میں مختلف مسائل اور معاملات پر ان سے بات چیت کی گئی۔ مثال کے طور پر مذہبی بنیاد پرستی کیا ہے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے کیا کیا جاسکتا ہے، آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز کی بنیاد پر کیا عیسائی ملکوں کی تنظیم وجود میں نہیں آسکتی؟ قرۃ العین حیدر کے ناول "پت جھڑ کی آواز" کا بنیادی خیال کیا تھا وغیرہ فریدہ نے ان سوالات کا پورے اعتماد کے ساتھ جواب ہی نہیں دیا بلکہ اپنے جوابات اور خیالات سے انٹرویو لینے والے در کنگ

فریدہ نائیک

پینل کو متاثر بھی کیا۔

اردو میڈیم کے طلبہ اکثر اس احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں کہ انگریزی میں بول چال کیسے کریں، کیسے آگے بڑھیں، ہمیں کون پوچھے گا، انگریزی میڈیم کے طلبہ کتنے اسمارٹ ہوتے ہیں وغیرہ۔ فریدہ نائک آئی اے ایس میں نمایاں کامیابی کے ذریعے ان تمام مفروضات کو یک قلم مسترد کرتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اردو ذریعہ تعلیم سے علم حاصل کرنے والے طلبہ بھی انگریزی میڈیم کے طلبہ جیسی ترقی کر سکتے ہیں بلکہ ان سے چند قدم آگے نکل سکتے ہیں اگر وہ محنت کریں، خلوص دل سے علم حاصل کریں اور حصول تعلیم کے بنیادی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے تعلیمی سلسلے کو جاری رکھیں۔ فریدہ، جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے، خود بھی اردو میڈیم ہی کی طالبہ رہی ہیں۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ مسلم طلبہ کے ذہنوں میں یہ احساس گھر کر چکا ہے کہ ان کے ساتھ تعصب برتا جاتا ہے چنانچہ وہ پڑھ لکھ کر اور ڈگریاں حاصل کر کے کوئی تیر نہیں مار سکتے۔ بقول فریدہ "شاید ہم میں ایک قسم کا احساس بے اطمینانی ہے جو ایسی باتیں کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم ایسے کسی مفروضے کی بنیاد پر ترقی کے راستوں سے واپس آنے کے بجائے ہمت حوصلے اور مثبت خیال کی ڈور تھامے آگے بڑھیں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ میرے ساتھ کہیں کوئی تعصب نہیں برتا گیا بلکہ غیر مسلم حلقوں میں مجھے نسبتاً زیادہ رسپانس ملا۔" فریدہ، مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے تعصب کو قطعاً مسترد نہیں کرتیں لیکن ان کے خیال میں حالات اتنے بھی خراب نہیں کہ ہم کچھ کرنا ہی چھوڑ دیں۔

فریدہ، ہمت حوصلے اور مستقل مزاجی کا قابل ذکر مثال ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں پہلی مرتبہ انہوں نے آئی اے ایس کے امتحان میں شرکت کی تھی، پلیمینری امتحان پاس کیا لیکن مین امتحان میں پیچھے رہ گئیں۔ اس کے باوجود حوصلہ نہیں ہارا، ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء میں پھر کوشش کی تب بھی قسمت نے یاوری نہیں کی۔ ایسے حالات میں لوگ ہمت ہار دیتے ہیں، تھک کر بیٹھ جاتے ہیں لیکن فریدہ نے آخری (چوتھے) موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا، ایک بار پھر پورے عزم اور حوصلے کے ساتھ امتحان میں شریک ہوئیں اور اب وہ آئی اے ایس افسر کی حیثیت سے منتخب کی جاچکی ہیں۔

آئی اے ایس کی تحریک انہیں اپنے والد محمود نائک سے ملی جو اپنے دور میں بی اے کر چکے تھے اور اب ممبئی ہی میں کاروبار کرتے ہیں۔ فریدہ بتاتی ہیں کہ ان کے خاندان میں جتنے بھی افراد تعلیمی میدان میں آگے بڑھے اور اچھے عہدوں پر فائز ہوئے اس کے پس پشت ان کے والد محمود نائک ہی کی شخصیت تھی۔ انہوں نے سب کو حوصلہ دیا، سب کو آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ فریدہ کی بہن فردوس نائک محکمۂ کسٹم میں اکزیکٹو آفیسر ہیں۔

محکموں کی ۲۶ سالہ فریدہ نے کسی کوچنگ کلاس اور کسی استاد کی باقاعدہ رہنمائی کے بغیر یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ اچھی اردو اور خوبصورت انگریزی بولتی ہیں اور اس طرح غالباً یہ ثابت کرنا چاہتی ہیں کہ مسلم لڑکیاں احساس کمتری کے حصار سے باہر نکل آئیں اور زندگی میں کچھ کر دکھانے کا مصمم ارادہ کرلیں تو وہ بھی فریدہ نائک بن سکتی ہیں اتنا بڑا اعزاز حاصل کرنے کے باوجود فریدہ کے یہاں نہ تو غرور ہے اور نہ وہ تیور جو نام نہاد تعلیم یافتہ لڑکیوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ فریدہ سیدھی سادی، ہمارے آپ کے گھر جیسی ایک لڑکی ہے جس سے دوسری مسلم لڑکیوں کو ترغیب اور تحریک ملنی چاہئے۔

جوانانِ ملّت سے

عسین عین الکنوائطی

اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی سے یہ نومیدی کیسی اور کیوں؟ نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے، جو لوگ عام طور سے حالات کا دکھڑا روتے رہتے ہیں وہ دراصل اُمت سے منافقت کرتے رہتے ہیں، رونے اور ماتم کرنے سے حالات بدلتے نہیں، نہ ہی بد دعاؤں سے معاملات سنورتے سُدھرتے ہیں، ناسازگار حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور صبر کرنا مردانگی ہے اسی پر نصرتِ خداوندی نازل ہوتی ہے اور تمکنت حاصل ہوتی ہے، غزوۂ بدر اس کی بہترین مثال ہے۔ یوسفؑ کی نیابت، موسیٰؑ کی عظمت، داؤدؑ کی شہرت، سلیمانؑ کی حکومت ایوبؑ کی خوشحالی مومن کی خلافت جدوجہد، صبر و استقامت کے رہینِ منت ہیں۔

انسان دو اجزاء کا مرکب ہے، وہ نہ تو جسم ہی جسم ہے اور نہ روح ہی روح، اس لئے انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں، روحانی اور مادی، اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو مٹی سے بنایا، اور اس مٹی کے پتلے کو فرشتوں سے سجدہ کروایا، پھر اسے اسباب و علل کی دنیا میں بھیجا، یہاں اس کی مادی زندگی سبب و علت کے ماتحت ہے۔ مادی زندگی کے حقوق کی ادائیگی ہر انسان پر لازمی ہے، وہ کسی حالت میں ان سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اگر معاشرہ کا ایک حصہ اس فریضہ سے دور بھاگتا ہے تو وہ عدل کا غاصب اور ظالم ہے وہ خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور انجام کار مفلوج و محتاج

نقش کوکن سے

بن کر رہ جائے گا وہ سوالی ہے اور ہر قسم کا سوال ذلت ہے، جو طفیلی بن کر دوسروں کی علمیت، محنت و دولت پر جینا چاہتا ہے، اسے دنیا کب تک برداشت کرے گی؟

دنیاوی زندگی آخرت کی سواری ہے، اور علم اس سواری کی قوت ہے، علم بھی دو قسم کے ہیں۔ علم دین اور علمِ دنیا، یا علم الاجسام یا علم الابدان، علم دین قرآن مجید و حدیث نبوی میں سمایا ہے آثارِ صحابہ اس کی تصریح ہے قرآن مجید اور احادیث نبوی انسان کے دائمی زندگی کے مکلف ہیں، حیات ابدی کے ضامن، معرفت و نجات کی ایک ہی راہ، اور دنیا میں وجوب و حرام، حلال و مباح کے ہادی ہیں، علم دین کے بغیر انسانیت، اخلاقیات، خیر و خیرات، روحانیت و عبادت، زہد و تقویٰ عمل توکل صبر و استقامت محض لاف و نقالی ہیں، سرقہ ہیں۔

قرآن حکیم اور احادیث نبوی کو انہیں کی زبان، وحی کے پس منظر میں سمجھنا بیحد ضروری اور افضل ہوگا۔ ترجموں میں مترجموں کے ذہن اور دہن کے اثر سے انکار مشکل ہے، ترجموں میں "اصل" کبھی نہیں آسکتی، پھر اصل بھی کونسی، قرآن حکیم، جو صفات الٰہیہ میں سے ایک ہے قرآن حکیم کے اصل کا ناظرہ، دہرانا بھی عبادت و ذکر ہے، خواہ اس کے سمجھنے کا حق ادا نہ کیا ہو اگر کوشش کریں تو یہ مشکل نہیں، عربی کوئی مردہ زبان نہیں، آج جدید دور میں مردہ زبانیں جن کا کوئی بولنے والا پڑھنے والا

لکھنے والا نہیں وہ بھی زندہ کی جارہی ہیں، عربی نہ سیکھنا
علم حقیقی کے خزانوں کی کنجیاں مترجموں کے حوالہ کرنا ہے
وائے محرومی، حقیقت سے دور، تصویروں سے بہل
رہے ہیں۔

آزادی کے بعد تعلیم عام اور جبری
قرار دی گئی ہے ابتدائی تعلیم مفت ہے اور ثانوی اور
اعلیٰ تعلیم سرکاری بندوبست، اعانت اور نگرانی میں
ہے، ان اسکولوں میں پہلے دو پھر تین زبانیں سکھائی
جاتی ہیں، ان تین زبانوں میں سے ایک زبان عربی کیوں
نہیں؟ کیا عربی غیر ضروری ہے؟ کیا علم دنیا
آخرت کے علم سے زیادہ اہم ہے؟ آخرت کا علم قرآن
عربی اور احادیث نبوی میں ہے، اولین و آخرین کا علم
انہیں دونوں میں رکھا ہے، کیرالا میں مسلمان عربی،
انگریزی اور ملیالم سیکھ رہے ہیں، ان کا نہ تو کوئی کام
رکا نہ انکی دنیا بگڑی، ان کے اپنے ڈاکٹر، نرس، زچگی
خانے ہیں، ان کے اپنے وکیل و اساتذہ ہیں، ان کے یہاں
قرآن و حدیث، فقہ کا علم عام ہو رہا ہے، دین زندہ اور
اسلامی تشخص، تمدن و ثقافت نمایاں ہے، وہاں مصلحت
نہیں مسائل کے چرچے ہیں، عام مسلمان اور علماء سیاستداں
کے تابع نہیں سیاستداں عوام کے ترجمان اور نمائندہ
ہیں، ان کے عربک اسکول اور کالج بزرگان دین کے
نام منسوب ہیں، ان اداروں میں ہر کس و ناکس داخلہ
لینے کے لئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی ہمارے یہاں
مشن اور انگریزی اداروں میں (سبحان اللہ) جو ہدایت
چاہتے ہیں انہیں وہ مل جاتی ہے ؂

کہہ تو دی سرِ عام تجھے یہ تلخ حقیقت
شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

نقش کوکنی

علم الابدان، یا علم الاجسام، مادہ سے مربوط
تمام علوم، طب، کیمیا، طبعیات، انجینئرنگ، تعمیر،
تجارت، ریاضی ہندسہ تاریخ جغرافیہ، لسانیات،
نفسیات، علم معدنیات، علم اجرام فلکی، علم الفلکیات
اور سینکڑوں ایسے صیغے اور شعبے جو انسانی معلومات کی
ترقی و ضابطے کے ساتھ بذاتِ خود "علم" بن گئے ہیں،
ٹی وی کمیونکیشن، نیاویگیشن، لوکوموٹیو انجینئرنگ، موٹر
انجینئرنگ الکٹرانکس، الکٹریکل انجینئرنگ وائرلیس، نیوکلر
سائنس اور انجینئرنگ، کیمیکل اور پٹرو کیمیکل انجینئرنگ
کمپیوٹر، آلات سائنس و طب، فوٹوگرافی اور فلم، بیمہ،
بنکنگ و مالیات یہ سب علوم انگریزی اور یورپ کی ہر
زبان میں ہیں۔ عربی و فارسی اور ہندی میں ان کے ترجمے
اور اصل تصانیف ہیں، اور اردو میں یاروں نے بہت
زور غزل میں مارا ہندوستان دنیا کا واحد ملک ہے
جہاں مسلمانوں کو تمام مواقع حاصل ہونے کے باوجود
دونوں قسم کے علم سے کوئی سروکار نہیں، اسکولوں کی
درسی کتابیں ترجمہ، اخبارات و رسالے ترجمہ، دینی
کتب ترجمہ، ہر علم سیکنڈ ہینڈ، اب ہم ہر اصل سے
گھبراتے ہیں اسے دشوار پاتے ہیں آسانی چاہتے ہیں،
دوسروں کی محنت پر جینا چاہتے ہیں، یہ بھی کوئی جینا ہے

؂ بے خبر! تو جوہر آئینہ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

(اقبالؒ)

ہم تو سارے علم کے وارث تھے، پھر یہ
تقسیم کیسی؟ یہ بٹوارہ کرکے اب آدھے علم سے لاپرواہ
اور باقی آدھے سے عاق اور لاوارث ؂
وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا: کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

جدید علوم علم نہیں ہیں ہنر ہیں حرفت ہیں ذریعۂ معاش ہیں۔ نبی الصادق صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ العَبدَ المُؤمِنَ المُحتَرِف یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن ہنرمند بندے کو چاہتا ہے۔ آج ایک ذریعۂ معاش ایک ہنر حاصل کرنا بذاتِ خود ایک مشکل مسئلہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَفضَلُ الاَعمَالِ الکَسبُ الحَلَالِ، بہترین کام حلال روزی کمانا ہے بس کسب حلال کے لئے ہمارا حرفت سیکھنا ازحد ضروری ہے وَابتَغُوا مِن فَضلِہٖ (الروم آیت ۲۳) تم اس کی عطا کردہ روزی کی تلاش کرو اَلکَلِمَۃُ الحِکمَۃُ ضَالَّۃُ المُؤمِنِ ہر حکمت کا اصول مومن کا مال ہے۔ اٹھائیں اسے یہ ہمارا مال ہے، اس کے حقدار ہم ہی ہیں اور ہمارے رب کا حکم ہے: وَلَا تَنسَ نَصِیبَکَ مِنَ الدُّنیَا (القصص آیت ۷۷)

تمہارا جو حصہ دنیا میں ہے اسے بھولو مت، تمہارے رب نے تمہارے لئے بھی دے رکھا ہے اور "اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی ہمت و طلب کے مطابق عطا فرماتا ہے" (حدیث)

طَلَبُ العِلمِ فَرِیضَۃٌ عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ وَّمُسلِمَۃٍ

علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (حدیث)

تیرے بندوں کے لب پہ جو اک نام ہے، وہ تیرا نام ہے
ان کے سجدوں کا گر کوئی انعام ہے، وہ تیرا نام ہے
نے کوئی ابتدا، نے کوئی انتہا، اسم اعظم ہے وہ
جو سبھی کے لئے وجہِ آرام ہے، وہ تیرا نام ہے
تو وہ ساقی، رہے جس کی ہر تشنہ لب پر نگاہِ کرم
تشنہ جاں سے لبریز جو جام ہے، وہ تیرا نام ہے
وادیِ قلب پر چھانے لگتا ہے جب گمرہی کا دھواں
شمع بن کر جو جلتا سرِ شام ہے، وہ تیرا نام ہے
میں ہوں راہی رہِ شوق کا جس کی کوئی بھی منزل نہیں
آسرا مجھ کو جس کا بہر گام ہے، وہ تیرا نام ہے
منزلیں دور اور راستے پُرخطر مشکلیں سینکڑوں
یہ سفر جس کا آخر خوش انجام ہے، وہ تیرا نام ہے
کیا ہی یکساں میسر ہیں سب رحمتیں خاص کو عام کو
اہلِ عرفاں کو جو دانہ و دام ہے، وہ تیرا نام ہے
تو وہ پردہ نشیں ہے کہ غیروں کو دیدار ممکن نہیں
پر مرا پیارا ہر دم لبِ بام ہے، وہ تیرا نام ہے
خون میں ہوں گی آلائشیں سینکڑوں کوئی کچھ نام ہے
روحِ عارف میں تو رام ہی رام ہے، وہ تیرا نام ہے

ستیہ پال ملہوترہ عارف
۱۰۷، کوچہ بوہڑ والا کٹڑہ باگھ سنگھ
امرت سر ۱۴۳۰۰۶

غزلیں

تسنیم انصاری گورے گاؤں

★

اپنے آئینے میں میری شکل دکھائے رستہ
چھیدا جائے، کچلا جائے، روندا جائے رستہ
پورب پچھم اُتر دکھن کر بیٹھے سمجھوتہ
بھول بھلیوں میں ہم الجھے ہاتھ نہ آئے رستہ
آوازوں کے شہر میں کیا خاموشی کیا سناٹا
چپ ہو جائیں دیواریں تو شور مچائے رستہ
چاہے بادل آنکھ چرائیں بھلے نہ ہوں برساتیں
انسانوں کے خون سے اپنی پیاس بجھائے رستہ
چلنے والا، اُڑنے والا، بہنے والا جانے
نقشوں میں تو آسانی سے دیکھا جائے رستہ

مسعود اعظمی (جدہ)

حضور آپ کی شخصیت معتبر ہے
میرے دل پہ اس کا بہت ہی اثر ہے
دلِ مضطرب کو تسلی نہ دیجئے
چلے آیئے دل کا ویراں نگر ہے
بہت مدتوں بعد دیکھا جو اس نے
مسرت سے اس کی ہوئی چشم تر ہے
حریفوں سے ہم کو نہیں کوئی شکوہ
ہمیں ہر قدم پہ عزیزوں سے ڈر ہے
ہمارا جو دشمن دلوں میں چھپا ہے
وہ حرص و طمع زن زمین اور زر ہے
کہاں میر و غالب کہاں تو اے مسعود
نمودار کب سے یہ تیرا ہنر ہے

کوثر مظہری (نئی دہلی)

جگر کو پیٹوں کہ آنکھوں کو اشکبار کروں
میں کس کو دوش دوں کس کو قصوروار کروں
کرن سی پھوٹی ہے ظلمت گہِ حوادث میں
ادائے شکر الٰہی ہزار بار کروں
قدم قدم ہے ستم لمحہ لمحہ کرب و الم
ستم کے عہد میں اب کیا ستم شمار کروں
وہ ایک شخص جو دشمن ہے یار ہی کی طرح
اُسے میں کیسے حقائق کا رازدار کروں
میں چھو لوں چاند اور مریخ کے جبینوں کو
اگر ہو آگ کا دریا تو کیسے پار کروں
ہے اُس کا آنا جو کوثر سکون کا باعث
میں کیوں نہ آنکھیں سرِ شوق رہ گذار کروں

انسان کي زندگي ميں هر طرح کے دور آتے هيں. خوشي کے بهي، رنج کے بهي. خوشي کے موقع پر تقريبات هوتي هيں. شادي بياه، عقيقه، ختنه، بسم الله، ختم قرآن، امتحان ميں کامیابي، بيرون ملك روانگي، وطن ميں آمد، حج و زيارت . . . ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں. اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے. رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه، قرآن خواني . . . ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتی هے.

ایک موسم آتا هے، دوسرا جاتا هے: باران، گرما، خزاں، سرما، بهار. ان سب سے یادیں جُڑی هوتی هیں اور یاد کے ساتھ کسي مٹھائي کی یاد وابسته هوتي هے. تهواروں کا دور مدام چلتا هے، عيد، بقرعيد، محرم، شب براءت، ميلاد النبي، ماهِ رمضان . . . ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے.

بهائي کي شادي ميں تو تمام طرح کي مٹھائیاں تهيں. دوست کے هني مون پر افلاطون. قرآن خواني ميں نان خطائي. باراں ميں برفي، سرما ميں گاجر کا حلوه. رمضان ميں مالپوه. عيد ميں شير خُرما.

اور هر مٹھائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پُوچها جاتا هے که "بهئي مٹھائي کهاں سے خريدي؟" تو سليمان مٹھائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آ جاتا هے. يعني هر مٹھائي کے ساتھ سليمان مٹھائي والے کي ياد جُڑي هوتي هے اسي لئے جب کبهی مٹھائي کا ذکر چهڑتا هے، سليمان مٹھائي والے کي بات هوتي هے. سليمان مٹھائي والے همه اقسام، همه اصناف، همه رنگ، همه اشکال، همه اجناس اور همه مواقع مٹھائیاں بناتے هيں.

آئیے، اپني يادوں کي ياد ميں کوئي مٹھائي نوشِ جان فرمائيے.

جب کبھی مٹھائی کا ذِکر چھڑتا ھے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ھوتی ھے

سُلیمان مِٹھائی والے

شاهوں کے شایانِ شان مِٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف / جی محمد علي روڈ، بمبئی ۳۰۰ ۴۰۰

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱ / ۸۵۵۳۲۳۳

تعلیم
ہی مسلمانوں کے مسائل کا حل ہے۔

از: ساغر ملک

آج گلی سے گاؤں تک اور گاؤں سے شہر تک دنیا کی گتھی سلجھانے آئی ہوئی قوم خود چاروں طرف سے مسائل میں الجھی ہوئی ہے۔ سیاسی مسائل، معاشی مسائل اور نہ جانے کتنے مسائل ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو خاص طور سے ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے شکنجے میں کس لیا ہے۔

آج مسلمانوں کی اکثریت پریشان حال ہے اور دشمنانِ اسلام نئے نئے شوشے چھوڑ کر ان کی پریشانیوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ ہم دانستہ یا نادانستہ طور پر اندھے اور بہرے بن کر حقیقت سے منہ موڑ رہے ہیں، مرض کی جڑیں تلاش کرنے اور بیماری کا سبب معلوم کرنے کی بجائے ہم خوابوں کے صحرا میں بھٹک رہے ہیں۔

میرے خیال میں مسلمانوں کی پسماندگی اور پستی کا واحد علاج تعلیم ہے۔ ہم جس مذہب کے پیرو ہیں وہ علم کے حصول کی بار بار دعوت دیتا ہے۔ ہمارے رسول کریمؐ پر وحی کا آغاز ہدایتِ تعلیم سے ہوتا ہے۔ غارِ حرا میں حضرت جبرئیلؑ حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ" (اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھ) لیکن افسوس صد افسوس ہم زندگی کے ہر شعبے میں عمل دخل رکھتے ہیں مگر تعلیمی میدان میں پسماندگی کا ثبوت دیتے ہیں۔ حالانکہ آج سائنس کا دور ہے۔ بے علم یا کم علم انسان کی آج کوئی وقعت

نقش کو کرے

نہیں ہے۔

حضور اکرمؐ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ تحصیلِ علم کے لئے اگر چین بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ آج آنے جانے کی سہولتیں اور آسانیاں ہیں اس زمانے کا اندازہ لگائیے کہ عرب سے چین جانا کتنا دشوار کام تھا۔ مگر آپؐ نے علم حاصل کرنے کیلئے ہر مصیبت اٹھانے اور ہر تکلیف گوارہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

ایک جگہ آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر علم حاصل کرنا فرض ہے) بعض حضرات علم کو دین اور دنیا کے دو الگ الگ خانوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ طَلَبُ الْعِلْمِ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ صرف دینی علم حاصل کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ ان کو میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جنگ بدر کے موقع پر جو قیدی آئے ان میں وہ لوگ جو فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے ان کے لئے آپ نے ہدایت فرمائی کہ ان میں سے ہر ایک دس دس افراد کو لکھنا پڑھنا سکھائے اور آزاد ہو جائے۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے ان قیدیوں نے کیا سکھایا ہوگا؟ کیا دین کی تعلیم دی ہوگی؟ جو خود اسلام کے نور سے محروم تھے اور جہالت کی تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے وہ کیا روشنی دکھا سکتے تھے؟ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ علم کو دین و دنیا کے خانوں میں نہیں بانٹا جا سکتا۔

نبی کریمؐ کی پوری زندگی منشاءِ خداوندی کے تحت درس و تدریس میں گزری۔ انسانی زندگی کے تمام ادوار میں تعلیم کو انسانی ترقی کے لئے اہم ترین عنصر کی حیثیت حاصل رہی ہے ہر انسانی معاشرے میں سائنس، آرٹ، تاریخ اور ادب کی تعلیم کسی نہ کسی

کیا آپ کو معلوم ہے؟

از: مومن عبدالسلام، نیتولی، کلیان، تھانے

- راجا اشوک نے کشمیر کی راجدھانی سرینگر کی بنیاد ڈالی۔
- چودھویں صدی میں کلیان جب مسلمان کے زیرِ اقتدار آیا اس وقت اس کا نام اسلام آباد تھا۔
- جونپور کا اصل نام جماد کٹی پور تھا۔
- ریاست اڑیسہ کا پہلے نام جاج نگر تھا۔
- انگریزوں نے ۱۶۳۹ء میں کمپنی کے لئے کچھ زمین خرید کر شہر مدراس کی بنیاد ڈالی۔
- انگریزوں نے ۱۶۹۰ء میں دریائے ہگلی کے کنارے شہر کلکتہ کی بنیاد ڈالی۔
- فرانسیسیوں نے ۱۶۷۴ء میں پانڈیچری کی بنیاد ڈالی۔
- حیدر آباد ریاست کو ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء میں ہندوستان میں شامل کیا گیا۔
- یکم اکتوبر ۱۹۵۳ء میں آندھرا پردیش علیحدہ ریاست بنی۔
- یکم نومبر ۱۹۵۶ء میں مدھیہ پردیش کا قیام عمل میں آیا۔
- یکم مئی ۱۹۶۰ء میں بمبئی ریاست کے تقسیم میں مہاراشٹر اور گجرات کو الگ الگ شکل دی گئی۔
- ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء میں گوا۔ دمن۔ دیو (دیپ) اور دادرا نگر حویلی پرتگالی قبضے سے آزاد کرائے گئے۔
- یکم نومبر ۱۹۶۶ء میں پنجاب سے ہریانہ الگ کر کے صوبہ بنا۔
- ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء میں لوک سبھا نے مدراس کا نام تامل ناڈو رکھے جانے کو منظوری دی۔
- اروناچل پردیش اور میزورم ۲۰ جنوری ۱۹۷۱ء میں مرکز کے زیر اہتمام بنائے گئے نئی ریاستوں کا وجود عمل میں آیا۔
- ہماچل پردیش ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء میں مکمل ریاست بنی۔
- ۲۱ جنوری ۱۹۷۲ء میں ریاستہائے تری پورہ کا قیام عمل میں آیا۔
- یکم نومبر ۱۹۷۳ء میں میسور ریاست کا نام کرناٹک ریاست رکھا گیا۔
- ۲۶ اپریل ۱۹۷۵ء میں سکم ہندوستان کی ۲۲ ویں ریاست بنی۔

٭٭

نقش کوکن

ایشیا کی سب سے بڑی

خدا بخش لائبریری کیسے قائم ہوئی

بستر مرگ پر پڑے ہوئے ایک باپ نے اپنے بیٹے کو اپنے پاس بلا کر چودہ سو کتابیں سونپتے ہوئے کہا "بیٹا میری آخری خواہش ہے کہ تم اسی طرح کتابیں جمع کر کے لوگوں کیلئے شاندار لائبریری قائم کرو تاکہ ملک کے عوام کے علم میں اضافہ ہو۔ بیٹے نے باپ کی خواہش پر عمل کرتے ہوئے ان کے خواب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

آج کے زمانہ میں شاید اتنی عجیب و غریب بات نہ ہو مگر بہار کے چھپرہ ضلع میں دو اگست ۱۸۴۲ء کو جنم لینے والے خدا بخش خان نے وہ کام کر دکھایا جو آج دنیا میں ایک مثال بن چکا ہے۔

پیشے سے وکیل خدا بخش خان نے اپنے والد محمد بخش سے جو غالب کے ہم عصر اور عربی فارسی کے مانے ہوئے استاد اور وکیل تھے یہ کتابیں ورثہ میں پائیں۔ اور ۳۲ برس تک دربدر کی خاک چھان کر نایاب کتابوں اور مخطوطات اکٹھا کر کے اس لائبریری کی بنیاد رکھی آج یہ لائبریری اسلامی تاریخ و ادب کے قلمی نسخوں کے نقطۂ نظر سے ایشیا کا سب سے بڑا کتب خانہ ہے اور دیس بدیس کے لوگ یہاں تحقیق کیلئے آتے ہیں۔ پچھلے دنوں اس لائبریری کی صدی تقریبات منائی گئیں جس کا اختتام حال ہی میں راجدھانی میں ہونے والی تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس سے ہوا۔ ہندوستانی مذاہب کے بارے میں اس کانفرنس کا افتتاحی خطبہ صدر ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے پڑھا۔ اس موقع پر نایاب کتابوں کی نمائش بھی لگائی گئی۔ اس کا افتتاح بھی صدر شرما نے ہی کیا۔

لائبریری کے ڈائرکٹر ڈاکٹر اے کے بیدار کے مطابق آج کتب خانہ میں کئی لاکھ کتابیں ۲۹ ہزار نایاب قلمی نسخے ہیں جس میں کئی اس طرح کے قلمی نسخے شامل ہیں جو دنیا میں اور کہیں موجود نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ چین وسط ایشیا، ایران اور اپنے ملک کی کئی نادر تصاویر بھی اس لائبریری کے ذخیرے میں شامل ہیں۔ اس طرح یہ لائبریری قوم کا بیش قیمت اثاثہ بن چکی ہے۔

نہ صرف یہ بلکہ یہ ملک کی واحد ایسی لائبریری ہے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور ہندوستانی تاریخی تحقیقی کونسل کے متوازی فیلوشپ دینی شروع کر دی ہے۔ ساتھ ہی خدا بخش خان کے نام پر ایک لاکھ روپے کا انعام دینا بھی شروع کر دیا ہے۔ پہلا انعام مشہور تاریخ داں مجاہد آزادی اور اڑیسہ کے سابق گورنر بی این پانڈے کو مل چکا ہے۔ لائبریری کی قومی اہمیت کے مدنظر ۱۹۶۹ء میں مرکزی حکومت نے ایک قانون پاس کر کے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا اس سے قبل یہ ریاستی سرکار کے تحت تھی۔ اب ایک بارہ رکنی خود مختار بورڈ اسے چلاتا ہے اور گورنر اس کے اعزازی سربراہ ہوتے ہیں۔

اردو کے ممتاز ناقد کلیم الدین احمد اس کے پہلے ڈائرکٹر تھے۔ اس تاریخی کتب خانہ بورڈ اسے چلاتا ہے اور گورنر اس کے اعزازی سربراہ ہوتے ہیں۔

اردو کے ممتاز ناقد کلیم الدین احمد اس کے پہلے ڈائرکٹر تھے۔ اس تاریخی کتب خانہ کو مرکزی حکومت

سالانہ ۷۰ لاکھ روپے عطیہ دیتی ہے۔ موجودہ ڈائرکٹر ڈاکٹر بیدار لائبریری کی تاریخ بتلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ خدا بخش خاں نے اپنے والد کے انتقال کے ۱۶ برس بعد ۱۸۹۱ء میں اس عوامی لائبریری کو قائم کیا۔ اس وقت اس میں چار ہزار کے قریب قلمی نسخے تھے۔ ایک اندازے کے مطابق اس زمانے میں ان کی قیمت ڈھائی لاکھ روپے تھی اس کے علاوہ لائبریری میں ایک لاکھ روپے کی انگریزی کتب بھی تھیں نیز ۸۰ ہزار روپے اس کی عمارت بنوانے میں خرچ کئے گئے تھے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خدا بخش خاں میں حصولِ علم کی کتنی لگن تھی اور وہ چاہتے تھے ملک کے عوام بھی اس سے استفادہ کریں۔

ڈپٹی انسپکٹر آف اسکول کے طور پر نوکری کا آغاز کرنیوالے خدا بخش خاں ۱۸۹۵ء میں نظام ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بنے۔ ۱۹۰۳ء میں انگریز سرکار نے انہیں ۲۰۰ روپے تنخواہ پر اس لائبریری کا ڈائرکٹر مقرر کیا اور قرض کی ادائیگی کے لئے ۸ ہزار روپے دیئے۔ ڈاکٹر بیدار کے مطابق ۱۹۰۳ء میں اس وقت کے وائسرائے لارڈ کرزن اس لائبریری کی شہرت سن کر اسے دیکھنے آئے اور انہوں نے اس میں کافی دلچسپی ظاہر کی۔ ان کی وجہ سے یہاں ریڈنگ روم بنایا گیا اور اس کی کتابوں کی ایک فہرست تیار کی گئی۔ خدا بخش خاں کی شخصیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جادو ناتھ سرکار جیسے مورخ نے ان کے انتقال کے ایک ماہ بعد ستمبر ۱۹۰۸ء میں ماڈرن ریویو میں اس لائبریری اور خدا بخش خاں کے بارے میں ایک سیر حاصل مضمون لکھ کر اس وراثت کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کرائی۔

۱۹۲۵ء میں مہاتما گاندھی جی بھی کتب خانہ دیکھنے آئے اور انہوں نے یادگار کلمات کہے کہ "میں اس لائبریری کے بانی کو بڑے احترام سے یاد کرتا ہوں جنہوں نے ہندوستان میں ایسے نادر قلمی نسخوں کا ذخیرہ کرنے کیلئے نہ تو پیسے کی پرواہ کی اور نہ اس راہ کی تکالیف کو خاطر میں لائے۔"

ڈاکٹر بیدار نے کہا کہ اگر کپل دیو اور عمران خاں، لتا منگیشکر اور مہدی حسن کو دو مذاہب کی تہذیبی یکجہتی کی علامت مانا جا سکتا ہے تو خدا بخش خاں کو کیوں نہیں جنہوں نے نہ صرف اسلام بلکہ ہندو مت سے بھی متعلق کئی اردو کتابوں کا ذخیرہ کیا ہے۔ آج اس لائبریری میں موتی لال نہرو، تیج بہادر سپرو، لالہ لاجپت رائے جیسے کئی قومی رہنماؤں کی اردو میں لکھی ہوئی تحریریں بھی محفوظ ہیں۔ ڈاکٹر بیدار کا کہنا ہے کہ ۱۹۴۷ء تک اردو میں ہندو مذاہب سے متعلق قریب تین ہزار کتابیں تھیں جن میں سے کئی آج بھی اس لائبریری میں دیکھی جا سکتی ہیں مگر ہند پاک تقسیم کے ناسور کی وجہ سے آزادی کے بعد اس طرح کے کاموں کی رفتار کافی دھیمی ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر بیدار کے مطابق لائبریری میں چودہویں صدی کے فارسی شاعر حافظ کا دیوان بھی ہے جس پر ہمایوں، شاہ جہاں اور جہانگیر کے دستخط ہیں اس کے علاوہ اکبر کے زمانہ میں ابوالفضل اور فیضی کے ذریعے کئے گئے مہابھارت اور گیتا کے اردو تراجم بھی ہیں۔ تیمور لنگ سے لے کر اکبر تک کے خاندان کی تاریخ پر بیحد اہم کتاب "تاریخ خاندان تیموریہ" اس لائبریری میں موجود ہے۔ اسے اکبر نے لکھوایا تھا۔ گیارہویں صدی میں کشمیر کے بادشاہ گیتا اور مہابھارت کا فارسی ترجمہ کرایا تھا جس کے قلمی نسخے یہاں دیکھے جا سکتے ہیں اور اس کے علاوہ اکبر کے زمانہ میں کئے گئے رامائن کا ترجمہ کی نقل اس لائبریری میں ہے۔
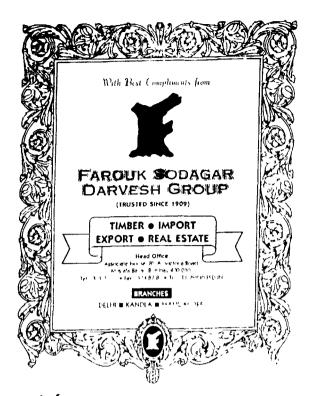
اب تک اُردو میں رامائن کے ۳۰۰ گیتا ۲۶۰ اور مہابھارت کے ۷۰ تراجم ہو چکے ہیں۔

لائبریری میں غالب کی تحریر کردہ دیوانِ غالب کا مسودہ ہے جو اس کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتا۔ اس کے علاوہ میر، ظفر، داغ وغیرہ کے بھی قلمی نسخے اس لائبریری کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ لائبریری میں شاہ جہاں کو علی مردان خاں کے ذریعے سونپے ہوئے شاہنامہ کی خوبصورت نقل بھی ہے۔ یونانی طریقۂ علاج کے بارے میں حکیم جاہردی کا ۵۸۴ ہجری کا قلمی نسخہ نیز ہارون رشید کے عہد میں ڈیوسکورائڈز کی عربی میں ترجمہ کی ہوئی میڈیکل پلانٹس کا مخطوطہ بھی ہے۔ لائبریری میں شاعری کے ۴۰۰ سے زائد قلمی نسخے ہیں۔ اس کے علاوہ قانون پر لکھی گئی نادر کتابیں بھی یہاں موجود ہیں۔ ساتھ ہی قدیم کتب کی فائلیں بھی ہیں کئی نقول کی دوبارہ طباعت کی گئی ہے۔ لائبریری کی مکمل کتابوں اور مخطوطات وغیرہ کی فہرست ۳۶ جلدوں میں چھاپی گئی ہے۔ (یو۔ این۔ آئی)

سقراط

جب سقراط کو زہر کا پیالہ دیا گیا تو اس کے شاگرد زار و قطار رونے لگے۔

سقراط نے پوچھا: "تم لوگ رو کیوں رہے ہو؟" شاگردوں نے کہا: "آپ بے گناہ مارے جا رہے ہیں۔ اس لئے۔"

سقراط نے کہا: "پھر تو یہ خوشی کی بات ہے کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ میں کسی گناہ پر مارا جاؤں؟"

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۴، ۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

آدم نصرت
(رتنا گری)

آج کے اس پُر آشوب زمانے میں جبکہ مسلمانانِ عالم پر پُر آشوب وقت مسلط کیا جا چکا ہے ہم مسلمانانِ ہند کو اس سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔ یہ جان لینے کی ضرورت ہے کہ ہم مسلمانانِ ہند کے تعلق سے دشمنانِ اسلام کے ارادے کیا ہیں؟ وہ کس طرح ملک کے طول و عرض میں شر پسند عناصر کتّوں کا بھیس دیگر مسلمانوں کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ کس طرح مسلمانوں کے کمزور حصّوں پر وار کر رہے ہیں۔ کس طرح ایک منظّم سازش کے تحت وہ گروہ در گروہ آ کر مسلمانوں کے محلوں اور بستیوں پر حملے کر کے ان کے گھروں کو لوٹ کر اور جلا کر بھسم کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مسلمانوں کی بہو بیٹیوں کی عزت و آبرو خاک میں ملا رہے ہیں اور ان کی فریاد سننے والا کوئی نہیں؟

پھر اس سازش کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ نہایت تشویشناک پہلو —— اور وہ پہلو یہ ہے کہ ہم ہی میں سے کچھ لوگوں نے کچھ ایسی باتیں کرنی شروع کر دی جو دین سے انحراف کی طرف جاتی ہیں۔ شعوری یا غیر شعوری طور پر لوگ جن کو اپنا کر گمراہ ہو رہے ہیں۔

نقش کوکن فروری ۹۵ء کے شمارے میں کوکن کے مشہور و معروف شاعر اور ادیب شرف کمالی صاحب کا "معجزۂ جز و کل" کے عنوان کے تحت ایک مضمون نقش کوکن میں شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں "مساجد ہوں یا مندر دونوں اللہ کو یاد کرنے کی جگہیں ہیں"۔ یہی بات وہ لوگ بھی کر رہے ہیں جو مسلمانوں کو ان کے دین سے برگشتہ کرا کے اور صراطِ مستقیم سے ہٹا کر گمراہی کی کھائی میں دھکیل دینا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ "رام اور رحیم دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ سب مذاہب ایک جیسے ہیں۔ البتہ اللہ تک پہنچنے کے راستے جدا جدا ہیں"۔

قرآن کہتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی یعنی اللہ کو یاد کرنے کے لئے نماز پڑھو۔ اور ہم مسلمانوں کے نزدیک اللہ کو یاد کرنے کی جگہ مسجد ہے۔ مندر نہیں۔ لیکن شرف صاحب کی "دریافت" یعنی فتویٰ یا فیصلہ یہ ہے کہ "مسجد اور مندر دونوں اللہ کو یاد کرنے کی جگہیں ہیں" تو کیا لوگ نماز پڑھنے کیلئے مندر میں جائیں اور پوجا پاٹ کے لئے مسجد میں؟ (نعوذ باللہ)

ہم نہیں جانتے کہ شرف صاحب نے یہ بات کن حالات میں لکھ دی ہے؟ لیکن ہے گمراہ کن اور تشویشناک۔ جہاں آدمی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے کیوں کہ یہ ارتداد کی پہلی منزل ہے اگر اس کو اس مقام پر روکا نہیں گیا تو وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ کر اور دین سے برگشتہ ہو کر آخر کار مرتد ہو کر رہ جائے گا۔ ••

جوش ملیح آبادی

اِتنا جینا ہے اور نہ مرنا مُشکل
جتنا کہ ذہن کا نکھرنا مُشکل
یہ علم وہ کمبخت غذا ہے جس کو
کھانا آسان اور ہضم کرنا مُشکل

یا الٰہی تری دُنیا یہ نرالی ہوتی !
اُنس، اخلاق اور تہذیب سے خالی ہوتی

اِس کے سینے میں نہ ہوتا یہ محبّت کا چلن !
اور ہر گام پہ ہوتا نہ سہانا گلشن

اس کا ہر ذرّہ چمکتا نہ مثالِ گوہر
اور پُر کیف نہ ہوتے یہ کبھی شام و سحر

یہ حسیں گُل، یہ تبسّم، یہ مہکتا گُلشن
باغِ فردوس سا ہوتا نہ یہ دُنیائے چمن

عقل کے نام سے واقف نہیں ہوتا کوئی
علم کے زور سے تاروں کو نہ چھوتا کوئی

رازِ کونین سمجھنے کی نہ خواہش ہوتی
بے حسی ہوتی زمانے کو نہ جنبش ہوتی

موت اور زیست کی پرواہ بھی ہوتی نہ یہاں !
ہر طرف ھُو کا اِک عالم یہاں ہوتا رقصاں

زندگی کا یہاں مطلب ہی نرالا ہوتا
رات تو رات ہے، دن کو نہ اُجالا ہوتا

فکرِ انساں کا انداز بھی ہوتا کچھ اور
حُسن اور عشق کا مفہوم بھی رہتا کچھ اور

الغرض ہم نے جو دیکھا نہ وہ منظر ہوتا
تیری تعریف کو مالک، نہ یہ احقر ہوتا

تو نے عورت جو بنائی تو یہ دُنیا آئی
اور پھر رنگِ محبّت بھی سجا کر لائی

اس میں رونق نظر آئی تو فقط عورت سے
روحِ تہذیب سمائی تو فقط عورت سے
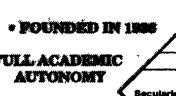
- FOUNDED IN 19[illegible]
- FULL ACADEMIC AUTONOMY
- QUALIFIED & DEDICATED TEACHING STAFF
- SPACIOUS PREMISES
- WELL EQUIPPED LABORATORIES
- LOCATED IN THE HEART OF BOMBAY CITY

The Institute founded on enduring values of education, constantly adapting itself to the emerging trends in technology offers ... Courses designed to build Careers

- **DIPLOMA COURSES IN CIVIL, MECHANICAL, ELECTRICAL, INDUSTRIAL ELECTRONICS and COMPUTER ENGINEERING**
  (3 Years – Full Time & 4 Years Part Time)
- **DIPLOMA COURSE IN INTERIOR DESIGNING & DECORATION**
  (2 Years)
- **CERTIFICATE COURSES**
  (6 Months & 1 Year)
- **VOCATIONAL COURSES**
  (6 Months & 1 Year)
- **CONTINUING EDUCATION PROGRAMMES**

From a humble beginning of trade courses to a full fledged Institute offering a range of courses, the Institute has grown in size and stature The Institute has established excellent contacts with the industry The Courses are moulded to meet the changing needs of the industry

The Polytechnic is an integrated unit of ANJUMAN-I-ISLAM'S M H SABOO SIDDIK INSTITUTE OF ENGINEERING & TECHNOLOGY, offering Degree Courses in Engineering.

The Campus also houses, Junior College, Technical High School and Industrial Trainning Centre

The Institute provides a very congenial atmosphere, ideally suited for learning, besides building the overall personality of the students

ANJUMAN-I-ISLAM'S

M. H. SABOO SIDDIK POLYTECHNIC

8, SHEPHERD ROAD, BYCULLA, BOMBAY - 400 008
PHONE 022 - 308 4881• 308 4882

از: رفیق وستا (کھیڈ)

اندھیروں کے اُس پار
اجالوں سے پرے
ایک بے نام دھندلکے میں
ممبئی ! میں تجھے تنہا چھوڑ آیا ہوں
میری جُدائی کے غم میں رونا نہیں
کہ ان گنت تنہائیوں نے باہم مِل کر
تجھے بھیڑ عطا کی ہے۔ ہجوم بخشے ہیں

ممبئی ! میں تجھے تنہا چھوڑ آیا ہوں
یونیورسٹی کیمپس کالینہ میں
پھولوں پر رقص کناں تتلیوں کے پروں پر
بھونروں کے ترانوں کی اوٹ میں
کیمپس کے اطراف کی ہوٹلوں میں کے
گرم سانس لیتا ہوا شور
چائے پیتا ہوا ماحول
تجھے گھونٹ گھونٹ پی چکا ہے
تو قطرہ قطرہ اس کے حلق میں اُتر چکی ہے

دھوپ کے رتھ پہ سوار
ایک نامعلوم سفر پہ گامزن
گھروں سے نکلے ہوئے آسیب
کولہوں۔ کھوؤں اور پنڈلیوں کے جنگل میں
قلانچیں بھرتی ہوئی ہرنیاں
تیز، نکیلے پنجوں والے گِدھ
ہمہ وقت آنکھیں نوچنے پر آمادہ

ممبئی ! تجھ میں یہ بے زندگی جیتے ہوئے لوگ
یہ بے موت مرتے ہوئے لوگ
تیرے یہ روپ ، یہ صورتیں
تیرے یہ رنگ ، یہ وسعتیں
کیا تو فٹ پاتھ پر بیٹھے بھکاری کے کٹورے میں سما جائیگی؟
جی کرتا ہے تیری بے پناہ وسعتوں کو لپیٹ کر
چوپاٹی پر آتی جاتی لہروں کے سپرد کر آؤں
اور ایک زوردار قہقہہ لگاؤں
کہ دنیا مجھے پاگل گردانے !

ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں ... شرف کمالی

فقیر محمد مستری

ایک مقالہ حاضر ہے ہمیں ایسے لوگوں کو نوازنا چاہیئے جن کی کچھ خدمات ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کوکن کے شعراء، ادباء اور مشاہیر پر مضامین لکھوں تاکہ ریکارڈ رہے۔ فقیر محمد نازش کوکن اور ڈاکٹر نائیک قائد قوم بن کر نمودار ہیں ابھی تو جیتے جی لوگوں کو قدر نہیں ہے۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا لہٰذا سوچا ہے کہ "ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں" کے عنوان سے ایک سیریز شروع کروں اور یہ اسکی پہلی قسط ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ——— شرف کمالی

الموڑہ کے ابو خاں اور ان کی سفید خوبصورت بکری "چاندنی" ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی تحریر کردہ کہانی آپ نے ضرور پڑھی ہوگی میں نے یہ کہانی صرف پڑھی نہیں بلکہ پڑھائی بھی ہے کہ یہ کہانی اس وقت داخل نصاب تھی یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ اسی زمانے میں یعنی ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ ابو خاں کا جیتا جاگتا کردار مجھے دیکھنے ملا۔ میں داپولی نیشنل ہائی اسکول میں ٹیچر تھا۔ یہاں سے شمال مغربی پہاڑی ڈھلان کی ترائی میں الموڑہ جیسا ہی ایک سرسبز و شاداب گاؤں ہے۔ 'سارنگ'، الموڑہ جیسے خوبصورت مناظر اپنے پہلو میں سمیٹے یہ حسین و جمیل بستی ماشاء اللہ آج بھی آباد ہے یہاں ایک مشہور خاندان بھار دے کہلاتا ہے۔ یہ اصطلاح وہاں کے خوبصورت مناظر کی بدولت بہار۔ دے کا مخفف بھی ہو سکتی ہے اسی معروف خاندان میں ابو خاں کے ایک ہم شکل تھے۔ نام تھا ان کا صالح محمد بھار دے۔ انگریزوں کے دور حکومت میں ملازمت کے سلسلے میں یہ کراچی جا کر پیشے کے اعتبار سے مستری مشہور ہوئے اور پھر یہ شجرۂ نسب لالہ مستری۔ فقیر محمد مستری۔ باپو مستری۔ الفرید مستری۔ گلزار مستری۔ شاہجہاں مستری اور منصور مستری سے بڑھ کر تیسری نسل میں سہیل مستری تک بفضل اللہ اس طرح پہنچا ہے جیسے ایک دانے سے چمن زار رونما ہوا ہو۔ بھار دے کر مستری گری قبول کرنیوالا یہ قافلہ زندہ دلاں الموڑہ جیسی خوبصورت جگہ سارنگ چھوڑ کر واشی نئی ممبئی میں بس گیا ہے۔ فقیر محمد مستری کو اپنی جنت گم گشتہ کے کھو جانے کا احساس تو ہو لیکن نئی نسل اس جنت ارضی سے کیا واقف! سال دو سال بعد تفریحاً جب اس الموڑہ میں پہنچ جاتے ہیں تو کہتے ہیں وطن میں آکے خود کو بے وطن کہنا ہی پڑتا ہے یہ سب بڑے غیور لوگ ہیں۔ ڈاکٹر ہوں، انجینئر ہوں، صحافی ہوں

مگر فخر سے مزدور کہیں گے ہم مستری ہیں۔ جیسے چچا غالب
شاعر ہونے پر بھی کہتے رہے کہ "سو سال سے ہے پیشۂ
آبا سپہ گری"، ہمارے بھائی عالی جناب فقیر محمد مستری
اس قافلہ کے میرِ قافلہ ہیں۔ از راہ کرم بھائی کا رشتہ
ہم سے جوڑ دیئے۔ گربی سے اِن کا کوئی واسطہ نہیں اتنا
ضرور ہے کہ یہ رشتہ انہیں جچتا ضرور ہے۔ کاریگروں
کا مکھیا مستری کہلاتا ہے اور مستری کو گھر کہاں نصیب!
ایکبار ہم نے اُن کے رہائشی پتہ پر فون کیا تو جواب ملا" وہ
تو آپ کو نقش کوکن کے دفتر میں ملینگے۔" چلئے لگے ہاتھوں
آپ کو ایک نہایت خفیہ راز کی بات بتلاتے چلیں اس
بیچارے فقیر محمد مستری کو ان کے خانوادے نے قوم کے لئے
بالعموم اور نقش کوکن کے لئے بالخصوص وقف کر رکھا ہے
میرا چونکہ قریبی رابطہ ہے۔ سو ایک رکنِ خانوادہ سے
دوران گفتگو میں نے اس قومی وقف کی وجہ جاننا
چاہی تو پتہ چلا کہ اللہ کے اس مخلص نیک بندے کو
اپنے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کی چنداں فکر نہیں
لیکن رتناگری، سندھودرگ، تھانہ اور رائیگڈھ
تقریری مقابلوں کے نمبر ایک دو تین از برباد یا پھر
بیسٹ بوائے آف کوکن اور بیسٹ گرل آف کوکن کی
معلومات چاہیئے تو اِن کے پاس پہنچیئے۔ اِن کا دماغ
کمپیوٹر ہے قشا فٹ ساری معلومات اُگل دیں گے یہ
صورت حال دیکھ کر گرانڈ چلڈرن یونین آف مستری
فاؤنڈیشن نے متفق الرائے ریزرولیشن پاس کر لیا کہ
ان کا وقف کیا جانا ہی بہتر ہے اور تجویز کی افادیت
کے پیش نظر سب اراکین خانوادہ مستری نے بیک زبان
تائید فرمائی کیا خوبصورت فیصلہ ہے۔ ان کا انجام دیکھ کر
ہم ہوش میں آگئے اور پیچھے ہٹ گئے ورنہ ہمارا بھی
یہی انجام ہوتا! مرتا کیا نہ کرتا۔ دیئے سے دیا جلانے
کا فن سیکھا نقش کوکن کا ماہنامہ، نقش کوکن ٹیلینٹ
فورم وغیرہ وغیرہ اداروں کی آبیاری میں ہنسی خوشی
وقت گزار رہے ہیں۔ ہم سے برسبیل تذکرہ اعتراف
ضرور کرتے ہیں کہتے ہیں "غم میں بھی مسکرانے کی عادت
ہے کیا کروں! اپنے ہم نواؤں کی معیت میں علاقۂ کوکن
میں جہاں جہاں تعلیمی ادارے ہیں وہاں کشاں کشاں
پہنچ کر صدا لگاتے ہیں۔ جو سمجھے اس کا بھلا۔ جو نا سمجھے
اُس کا بھی بھلا لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس معجز نما فقیر نے
اس علاقہ میں بیداری کا ایک صور پھونکا ہے۔ شعور
کو جھنجھوڑا ہے کمال تو یہ ہے کہ اِس معجز نمائی پر گھمنڈ کا
شائبہ تک نہیں۔ فقیر کی بس ایک ہی رٹ ہے

؎ فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

انسان کبھی اکیلا نہیں بگڑتا۔ سیدھے
سادے انسان کو کچھ بگاڑنے والے مل جاتے ہیں پھر
ایک بگڑا ہوا شخص دوسروں کو بگاڑتا ہے۔ خربوزے
کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اہالیانِ کوکن کی یہ
خوش قسمتی ہے کہ بھائی فقیر محمد مستری کے کچھ ہم نوالہ
و ہم پیالہ اور بھی قلندر صفت اس گروہ میں شامل
ہیں جو ماشاء اللہ فقیرانہ طبیعت کے مالک ہیں ——
ہم پیالہ ہم نے برسبیل تذکرہ کہہ دیا ہے ورنہ ان سے ملئے
تو آپ کہیں گے ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں۔ سب کا
تذکرہ مضمون کی طوالت کا باعث ہوگا آج صرف ایک
قلندر کا ذکر کر رہا ہوں جس کے ذکر کے بغیر بات مکمل نہ
ہو پائے گی یہ درویش صفت قلندر پیشے کے اعتبار سے
تو ڈاکٹر ہے ڈونگری کے مشہور جارنل کے علاقہ میں

نصف صدی سے ایک مطب سجائے ہوئے ہے اس کلینک کو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کہتے ہیں۔ بہت مشہور ہیں آپ بس "نائیک سے ملنا ہے" کہہ دیجئے کوئی آپ کو وسنت راؤ نائیک کے بھتیجے سُدھاکر راؤ نائیک کے پاس نہیں لے جائے گا سیدھے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک تک پہنچا دے گا۔ ڈونگری کا علاقہ شانِ کریمی کیلئے مشہور ہے۔ یہ ڈاکٹر خود بھی مریضِ دردِ دل ہیں آل اِن وَن مشہور معالج / معروف ماہرِ نفسیات / بلند پایہ صحافی / دانشور خطیب بے مثل۔ شکل و شباہت احمد دیدات جیسی / شبیہ پیرون جیسی صوفی بھی، فقیر بھی اور کریم بھی خدا کا لاکھ لاکھ شکر کہ شاعری کی طرف توجہ نہیں فرمائی ورنہ مشاعرے لوٹ لیتے اور کتنے نام نہاد شاعروں کی چھٹی کر دیتے اب ان کی نگاہ کرم ہمارے بھائی صاحب عالی جناب فقیر محمد مستری پر کیا پڑی وہ جادو کیا کہ بنا پائل ہی کے گھنگھرو بجنے لگے۔ چنانچہ ان کے بچے بالے کہتے ہیں یہ جو کچھ بھی ہیں چاچا (ڈاکٹر نائیک) کے طفیل ہیں لیکن کچھ نبّاضانِ ازل کی رائے ہے کہ ڈاکٹر نائیک جو کچھ ہیں اِس فقیر سرمست کے جامِ ہوشربا سے سرشار ہیں ۔ اسی کو کہتے ہیں فلسفۂ وحدت الوجود رحمانی فاؤنڈیشن کا چبوترہ ہو اسلامک ریسرچ سنٹر کا میدانِ عمل ہو، نقش کوکن کی صحافتی بساط ہو یا ٹیلینٹ فورم کی بوقلمونیاں ہوں یہ سب مذکورہ دو ملنگوں کا مشترکہ ورثہ ہے

ے من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

فقیر محمد مستری کے جانکاروں کو یہ بھی معلوم ہی ہے کہ وہ کیپٹن ہی نہیں بلکہ پورٹ ٹرسٹ میں ڈریجنگ ڈپارٹمنٹ میں ملازمت پذیر تھے یہاں گودی میں مزدور یونین کا بڑا زور رہتا ہے یہیں ان کی نعرے بازی کی ابتدا ہوئی۔ گودی مزدوروں کے مشہور رہنما پی ڈیمیلو اور کامریڈ کالے کی قیادت میں "جو جینے گا بھائی جیتے گا لال بادشاہ جیتے گا" کا سبق از بر ہوا ہوگا یہیں انہیں مزدوروں کے جلسوں اور سبھاؤں میں نظامت کی عادت سی ہو گئی اب یہ حال ہے کہ وہ کہیں بھی ہوں نظامت ضرور کریں گے دوستوں کے ساتھ سفر کے دوران فرمائیں گے۔ "بھائیو! ہماری گاڑی تیز رفتاری سے مہاڈ کی طرف دوڑ رہی ہے آیئے اب شرف کمالی سے ان کا کلام سماعت فرمائیں!" گھر میں ہوں گے تو صبح صبح مطبخ کا پھیرا لگا کر اناؤنسنگ ہوگی۔ چلو بچو! ناشتہ ٹیبل پر تیار ہے۔ سب کے آجاتے ہی کہیں گے ہاں جماعت المسلمین اب دست خود دہانِ خود از راہِ کرم ناشتے کے ساتھ انصاف فرمائیے چنانچہ اب کسی دن ان کی غیر حاضری میں ناشتے کی ٹیبل پر اِن کے بیٹوں اور بہوؤں میں جھگڑا ہو جاتا ہے کہ آج ناشتہ تو ہے لیکن لذت کیوں نہیں؟ اب ان کو کون سمجھائے کہ یہ لذّتِ دردِ دل ہے جو ساتھ گئی ہے فقیر کے!! قصہ مختصر یہ خانوادۂ فقیر کا شہنشاہ سب اراکین خانوادہ کے باہمی اتفاق کا باعث ہے کسی کو شیر بنایا ہے تو کسی کو شکر لیکن اس کی بدولت خاندان میں مٹھاس ہے! یہ مٹھاس اِسے کہاں سے ملی؟ یقیناً یہ دولت اِسے کسی سخی نے عطا فرمائی ہے اور مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ وہ سخی ایک نیک دل خاتون تھیں جو اس

[illegible] انسے کو رشک [illegible] بنا کر خود داخل جنت الفردوس
[illegible] ہو چکی ہیں اور ان کا اسم گرامی ہے حوا بی فقیر محمد مستری
[illegible] مغفرت فرمائے انگریز بڑے استاد تھے ایسی
ہی باتیں سکھا گئے کہ جنہیں آپ بھلا ہی نہیں سکتے
کہہ گئے "دو آفٹر ایوری سکسیس فل مَین دیر از
وومن آل ویز بہائنڈ ہم!" یعنی ہر کامیاب
مرد کے پیچھے ہمیشہ ایک عورت رہتی ہے اور فقیر محمد
مستری کے بارے میں یہ کہاوت سو فی صدی سچ
ہے اور یہ آدم بھی اپنے سر کو جھکا کر دل کے آئینے میں
اپنے حوا کی تصویر دیکھ لیتا ہے اسی لئے تو اِس فقیر کو
جو اپنے آپ کو سراپا تقصیر کہتا ہے کبھی دوسرا تصور
کرنے کا خیال تک نہیں آیا۔ بھابی صاحبہ کے انتقال
کے کئی دنوں بعد میں نے استفسار بھی کیا لیکن مجھے ایسا
لگا کہ اس فقیر کے دِل کی گہرائی تک اپنی تو رسائی ناممکن
ہے! اللہ ہر مومن کو ایسا جذبۂ ایمان عطا فرمائے۔

فقیر محمد مستری کی عمر اب ستر سال
کے اُس پار ہے لیکن وہ آج بھی بفضل اللہ میری طرح
جوان ہیں آج کا دور ہی عجیب ہے "بچوں پہ بڑھاپا
ہے، بوڑھوں پہ جوانی ہے" وہ ہمیشہ ہشاش بشاش
نظر آتا ہے میں تو ان کے بارے میں ایک ضخیم کتاب لکھ
دوں لیکن یہاں یہ سلسلۂ مضامین شروع کرتے وقت
انہیں نے قید لگائی ہے کہ مضمون مختصر ہو میں نے یہ سلسلہ
اس لئے شروع کیا ہے کہ تاریخ کو کن مرتب کرنیوالے مؤرخ
کو شخصیات کے بارے میں بآسانی سے مواد فراہم ہو!

❁

"تعلیم ہی حل" کا بقیہ

صورت میں ضروری رہی ہے اور آج بھی اتنی ہی ضروری
ہے ـــــ آج ہم میں سے زیادہ تر لوگ یہ سمجھے بیٹھے
ہیں کہ تعصب کی وجہ سے نوکری تو ملے گی نہیں پھر پڑھنے
سے کیا فائدہ؟ تعصب کے وجود سے مجھے انکار نہیں ہے
لیکن جس قدر ہم سمجھتے ہیں اتنا نہیں ہے بلکہ یہ محنت و
ریاضت سے فرار کا ہمارے لئے ایک آسان راستہ ہے۔
اور پھر تعلیم کو نوکری حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھنے کا رجحان
بڑا خطرناک ہے۔ کیا ملازمت ہی روزی حاصل کرنے
کا واحد ذریعہ ہے؟ کیا تجارت اور ہنر کے میدان میں ہم
اپنا مقدر آزما نہیں سکتے؟ لیکن یہ سوچنے اور سمجھنے کیلئے
بھی ہمیں تعلیم کی ضرورت ہے اب یہ ذمہ داری ہماری
مسلم لیڈر شپ پر اور خاص طور سے رسول ؐ کے وارث
کہلانے والے علمائے کرام پر عائد ہوتی ہے کہ وہ فروعی
مسائل سے ہٹ کر مسلمانوں میں تعلیمی بیداری پیدا
کرنے اور انہیں تعلیم سے رغبت دلانے کے لئے تھوڑا سا
وقت وقف کریں تو انشاءاللہ حالت بدلنے میں دیر نہ
لگے گی۔ روٹھی ہوئی بہار واپس آئے گی۔ ہمارے آنگن
میں چاندنی رقص کرے گی اور ذرّے ذرّے سے کرنیں
پھوٹیں گی ؎

گذرے موسم کبھی لوٹ آئیں
ہم نے مانگی ہیں بھیگی دعائیں

نقش کوکن آپکا اپنا پرچہ ہے۔

سب سے اونچا مقام!

مرحومہ زاہدہ کاپڑے کو اُن کی دوسری برسی پر خراجِ عقیدت

مرحومہ مسز زاہدہ کاپڑے، انجمن اسلام سیف طیب جی گرلس ہائی اسکول کی نہایت مقبول اور فرض شناس معلمہ تھیں۔ دو برس قبل وہ فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے گئی تھیں کہ وہیں ان کی روح معبودِ حقیقی سے جا ملیں۔ محترمہ شمیم درویش اسی اسکول میں معلمہ ہیں اور مرحومہ کی دوسری برسی پر انہوں نے بطور خراجِ عقیدت ایک نظم اُن کی نذر کی ہے

وہ تاریخ کی ماہر کہ وہ ہر دن سے واقف تھی
تھی وہ جغرافیہ ٹیچر..... شہر ہر جانتی تھی وہ!
اسے معلوم تھا، دنیا کا نقشہ کیا ہوتا ہے.....
تھی اس کو واقفیت سب سے اچھے ملکِ دُنیا کی،
تھی اس کو واقفیت سب سے اچھے شہرِ دُنیا کی!!
جگہ ہے کون افضل تریں، احساس تھا اس کو،
کہ سارے سال کا افضل تریں دن یاد تھا اس کو
وہ اعلیٰ تھی، وہ ارفع تھی.
بظاہر کتنی سادہ تھی!!
وہ زاہد تھی وہ عابد تھی،
مقدس تھی معلیٰ تھی،
صداقت کا نمونہ تھی،
محبت کا وسیلہ تھی،
چمن کو ناز تھا جس پر
وہ اک ایسا شگوفہ تھی
عبادت کی طرح ہر کام،
بس وہ دل سے کرتی تھی،
سبھی کے واسطے دردِ محبت،
دل میں رکھتی تھی!
کئی سالوں سے اس نے انجمن،
کو نور بخشا تھا،
ہزاروں لڑکیوں کو اس
سے کتنا فیض پہنچا تھا

بہت خوش تھی بہت خوش تھی،
وہ حق تعالیٰ کی دعوت پر،
ہمیں تو رشک آتا تھا،
کہ اس شانِ محبت پر۔
فریضۂ حج کا کس دل سے،
ادا کرنے چلی تھی وہ،
خبر تھی کس کہ اس دن،
آخری ہم سے ملی تھی وہ!!
اُسے تو آ کے ملنا تھا،
بہت کچھ ہم سے کہنا تھا،
کسے معلوم تھا اُس کو،
وہیں پہ جا کے رہنا تھا!
وہ ماہر تھی وہ دانا تھی،
سدا اُس نے وفا کی تھی،
نہ جانے کون سی اُس نے
خدا! تجھ سے دُعا کی تھی!!
کئی سالوں سے سکھلاتی تھی وہ تاریخ بچوں کو،
وہ دُنیا بھر کے مُلکوں کی خبر رکھتی تھی کس درجہ،
اُسے تھا ہر جگہ کی اہمیت کا خوب اندازہ،
اُسے تاریخ دن اور وقت کا بھی تھا خیال اتنا،
کہ..... اپنے واسطے .....!
کہ اپنے واسطے اس نے چنا سب سے مقام اچھا،
سب سے مقام اچھا.......... مقام اچھا!!

مرحومہ زاہدہ کاپڑے جناب فقیر محمد عبدالغفور لنگرا مرحوم (متوطن کرنجے تر۔ راجہ پور) کی دختر اور جناب محمود علی کاپڑے (متوطن سیلوڑہ) کی اہلیہ تھیں۔

معمّہ نمبر ۲۷ کا حل

اب کی بار ہمیں ۲۰ حل موصول ہوئے جن میں سے ۱۰ انعام کے حقدار قرار پائے۔ اور باقی ماندہ ۱۰ کے ہاں غلطیاں پائی گئیں۔ انعام کے حقدار خوش نصیبوں کے نام درج ذیل ہیں۔ انہیں حسب الاعلان انعام میں ایک کتاب بھیج دی گئی ہے۔

میم۔الف

نام اس طرح ہیں:

۱۔ شبیر احمد ماہر۔ مالیگاوں
۲۔ عبدالمتین تاز بستوی پابرہ ضلع رائے گڈھ۔
۳۔ عائشہ عاشق علی ٹوراہبور بستی (یوپی)
۴۔ عقیل احمد شیخ، مقانہ ۵۔ شبیر ماہر، ناگوٹھنہ
۶۔ محمد حسین اسماعیل ملا۔ منامہ۔ بحرین۔
۷۔ رضوان الرحمٰن فیقی۔ ضلع گونڈہ (یوپی)
۸۔ راشدہ نکہت انصاری۔ ناگوٹھنہ۔
۹۔ نسیم عبدالوحید پیش امام۔ مروڈ، جنجیرہ۔
۱۰۔ سید روح الامین فخرالدین الحسینی۔ ملاڈ۔

⁂

صحیح حل اس طرح ہے:

	۱ ع	د	۲ ل			۳ ج	و	ن	
۴ ق			ح			و			۵ ث
ط	۶ م		۷ د	۸ ل	۹ ک	ش		۱۰ ک	م
۱۱ ب	ش	۱۲ ر		ب	ل		۱۳ د	ھ	ر
	۱۴ آ	ب	ر			۱۵ ق	ل	ک	
۱۶ س	ع	ی	د			۱۷ خ	د	ش	۱۸ گ
ھ	ر	ع		۱۹ ر	ب		ل	ا	ز
ا	گ		۲۰ خ	ل	ی	۲۱ ل		ل	ا
ر			ا			ف			ر
	۲۲ ف	خ	ر			۲۳ ظ	ف	ر	

قارئین میں اردو کے ذوق و شوق کو بڑھاوا دینے کے لئے اس صفحہ کی کفالت کوکن مسلم ایجوکیشن رتناگری حلقہ ممبئی نے کی ہے ------- (ادارہ)

از: شیخ اسماعیل (نیروبی۔ کینیا مشرقی افریقہ)

ہمارے نئے مالک مکان آصف علی وصف
صاحب کا کنبہ صرف تین افراد پر مشتمل تھا۔
۔ ہم بھی تو صرف تین ہی تھے۔ ننھی پانچ
سالہ قدسیہ اور ہم میاں بیوی۔ ان دو گھرانوں میں اگر کوئی
فرق تھا تو یہ کہ وصف صاحب نے ساٹھ کے اوپر زندگی کی
بہاریں دیکھی تھیں اور میں ابھی تیس کے پیٹے میں تھا۔ قدسیہ
کی ممی غوثیہ کی ہم عمر وصف صاحب کی بیٹی عائشہ تھی اور
عائشہ کا بیٹا کاظم کم و بیش قدسیہ جیسا ہی ہوگا۔ گھر کافی
کشادہ تھا جسے دو برابر برابر حصوں میں کچھ یوں تقسیم
کیا گیا تھا کہ ایک ہی چھت کے نیچے دو خاندان آسانی سے
رہ سکتے تھے۔

وصف صاحب سے لگ بھگ پانچ چھ
سال پہلے ایک مشاعرے میں متعارف ہوا تھا۔ اس کے بعد
کئی مشاعرے اور ادبی محفلیں نیروبی میں جمتی رہیں مگر وہ
کہیں نظر نہ آئے۔ خالی مکان کی تلاش کے دوران جب
کسی نے مجھے ان سے رجوع کیا تو انہوں نے فوراً پہچان لیا
اور کہا:

" برخوردار! گھر تمہارا اپنا ہی ہے۔ دیر
کیوں کرتے ہو کل سے ہی آکر رہو۔"

وصف منزل میں رہتے اب پورے چھ
ماہ ہو چکے تھے مگر ابھی تک غوثیہ کو نہ مجھے یہ معلوم ہو سکا

تفتیش کو کن

کہ عائشہ مطلقہ تھی یا بیوہ۔ ہم نے کبھی یہ جاننے کی کوشش
بھی نہیں کی۔

ایک دن غوثیہ ڈرائیوان سنیما سے
چیریٹی شو کا ٹکٹ خرید لائی۔ شو ساڑھے سات بجے شب
شروع ہونا تھا۔ چنانچہ وقت سے کچھ پہلے ہی ہم دونوں فیملیز
میری موٹر میں بیٹھ کر گھر سے نکل پڑے۔ بہت اصرار کے
باوجود وصف صاحب نے گھر کی رکھوالی کا بہانہ کر کے ہمارا
ساتھ نہیں دیا۔

انٹرول کے دوران ہم کینٹین سے کچھ کھا
پی کر موٹر کی طرف آرہے تھے کہ میں نے ایک آدمی کو میری
گاڑی کے پاس ہمارا منتظر پایا۔ پہلے وہ گاڑی کو ٹیک لگا کر
کھڑا تھا، مگر ہمیں قریب آتا دیکھ کر وہ ایک دم آگے
بڑھا اور عائشہ سے مخاطب ہوا۔

" عائشہ! پلیز اگر پانچ منٹ مجھے دے
سکتی ہو تو میں تخلیہ میں، تم سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں"

" سر بازار اس طرح؟ مجھ سے مخاطب ہوتے
ہوئے آپ کو ذرا بھی جھجک محسوس نہیں ہوئی۔ چلے جائیے
یہاں سے آپ سے باتیں کرنے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے
اور خبردار جو آئندہ کبھی مجھ سے ملنے کی کوشش کی۔" عائشہ
نے تڑ اتڑ دو تین فقرے کس دیئے اور موٹر میں بیٹھ گئی۔

غوثیہ نے مجھے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ دیا کہ ہم اس معاملہ میں کچھ دخل نہ دیں۔ آخر دو تین منٹ کی خاموشی کو کاظم نے توڑ ہی دیا۔

"ممی وہ کون تھے ؟"

"بیٹا وہ تمہارے ا..... انکل تھے۔ میری ان کے ساتھ ناراضگی ہے، اور سنو میں نہیں چاہتی کہ تم ان کے بارے میں مزید کچھ سوال پوچھو۔"

فلم شو کے بعد گھر پہنچنے پر غوثیہ کی اور میری یہ متفقہ رائے تھی کہ وہ آدمی ضرور عائشہ کا کوئی شناسا ہوگا جو عائشہ کی کسی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

دوسرے دن وصف صاحب کے بلانے پر ہم زوجین ان کے ہاں گئے۔ وہاں وہی شخص موجود تھا جس کے ساتھ گذشتہ رات عائشہ کی جھڑپ ہوئی تھی۔ ساتھ والے بڑے صوفے پر باپ بیٹی بیٹھے ہوئے تھے۔

"آؤ بچو ان سے ملو۔ یہ ہیں نوشاد حیدری" وصف صاحب اب ہمیں اپنے بچوں کی طرح ہی سمجھنے لگے تھے۔

"بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔ خاکسار کو باسط کہتے ہیں اور یہ میری بیوی، غوثیہ ہے۔ غالباً آپ ہی کو پچھلی رات ڈرائیو ان میں دیکھا تھا ؟"

"جی ہاں، آپ درست فرما رہے ہیں۔"

میں نے دیکھا عائشہ بالکل تصویر سنگ بنی اپنے باپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ قدسیہ اور کاظم، جو ہمیں بلانے گیا تھا، ادھر ہمارے ہاں ہی کھیل کود رہے تھے۔

"نوشاد میاں! اب جبکہ تم آئے ہی ہو کل جو تم عائشہ سے کہنا چاہتے تھے اس وقت کہو اور صاف۔ نقش کر کہنے

صاف کہو۔ باسط اور غوثیہ میرے نزدیک میری عائشہ کی طرح ہی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ تمہارے پس منظر سے ناواقف ہیں اس لئے انہیں پہلے یہ بتادو کہ تم کون ہو۔" وصف صاحب نے نوشاد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ نوشاد ابھی اسی شش و پنج میں تھے کہ بات کہاں سے شروع کریں۔ دونوں بچے دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔

"غالباً یہ آپ کے بچے ہیں۔ بڑے پیارے لگتے ہیں۔ جڑواں ہیں کیا ؟" نوشاد نے میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جی ؟" میں بوکھلا سا گیا، مگر قبل اس کے کہ سنبھل کر کچھ معقول سا جواب دیتا وصف صاحب نے میری حالت پر رحم کھا کر صرف اتنا کہا، "جی نہیں، یہ جڑواں نہیں ہیں۔"

قدسیہ اور کاظم جس رفتار سے اندر آئے تھے اسی رفتار سے کمرے سے باہر نکل گئے۔ پھر نوشاد گویا ہوئے۔

"دیکھئے باسط صاحب، عائشہ میری بیوی ہے۔ ہماری شادی........"

"مت کہئے مجھے اپنی بیوی۔ آپ کی بیوی چھ سال پہلے مر چکی ہے" عائشہ جو ابھی تک بالکل خاموش تھی ایک زخمی شیرنی کی طرح بپھر سی گئی۔

"بہر حال حقیقت تو یہ ہے کہ آج سے چھ سال پہلے ہم دونوں کو ازدواجی زندگی میں منسلک کیا گیا تھا۔"

عائشہ پھر کچھ کہنا چاہتی تھی کہ میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "بہن! پہلے ہم سن تو لیں کہ یہ کہنا کیا

چاہتے ہیں۔ بعد میں سب کو بولنے کا موقع دیا جائے گا۔"

" ہماری شادی یوں سمجھئے کہ کچھ عجلت میں ہوئی تھی" نوشاد نے سلسلۂ کلام جاری رکھا۔ "اس کی وجہ یہ تھی کہ پوسٹ گریجویشن کے لئے لندن جانے کی تیاری مکمل ہو چکی تھی اور میں چاہتا تھا کہ جونہی پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات بن جائیں میری رفیقۂ حیات بھی وہاں آکر میرے پاس رہے۔ شادی کے دو ہفتے بعد عائشہ کو اس کے والد کے پاس چھوڑ کر میں انگلینڈ چلا گیا۔ وہاں کا مغربی رنگ مجھ پر اتنی ہی جلدی چڑھ گیا جتنی جلدی میں نے اپنے وطن کینیا میں اپنی شادی رچائی تھی۔ پڑھائی کو خدا حافظ کہہ چکا تھا۔ اب ہر وقت میری کوشش یہ رہتی کہ کسی بھی قیمت پر برطانیہ کی شہریت حاصل کروا تا کہ وہاں کے رنگین ماحول میں اپنے آپ کو گم کر سکوں۔ چنانچہ ایک دوست کے مشورے پر میں نے ایک میم کے ساتھ کورٹ میریج کی جسے جدید اصطلاح میں عقدِ سہولت کہتے ہیں۔ میم کے پہلے خاوند سے دو بچے تھے انہیں بھی وہ اپنے ساتھ لے آئی تھی۔ اُدھر میں گل چھرّے اُڑا رہا تھا اور مجھے خبر تک نہ ہوئی کہ اِدھر میرے ضعیف ماں باپ کو میرے غم نگل گئے تھے۔ پھر ایک دن نہ جانے کس نے امیگریشن میں یہ رپورٹ دی کہ برطانیہ آنے سے پہلے میں شادی شدہ تھا اور میم سے شادی محض ایک نکاح سہولت تھی۔ نتیجتاً مجھے ساڑھے تین سال کی سزا کاٹنا پڑی اور اس کے بعد ڈیپورٹ کر دیا گیا۔"

" باسط بھائی ان سے پوچھئے کہ اب چھ سال کے طویل عرصے کے بعد یہ مجھ سے کیا لینے آئے ہیں؟" عائشہ نے سوال کیا۔

" میں صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ میں اپنے کئے پر نادم ہوں اور عائشہ کو اپنے ساتھ لیجا کر اپنا گھر بسانا چاہتا ہوں۔ سنا ہے کہ میرے والدین، جن کی میں اکلوتی اولاد ہوں۔ مرتے دم تک دادا دادی بننے کے خواب دیکھتے رہے میں ان کے خواب کی تعبیر دیکھنا چاہتا ہوں۔" ظاہر تھا کہ نوشاد کو کاظم کے وجود کا علم ہی نہیں تھا۔

اسی وقت بچے کھیلتے ہوئے پھر کمرے میں داخل ہوئے۔ " اِدھر آؤ کاظم بیٹا۔ یاد کرو تم نے کبھی دیکھا ہے انہیں؟" عائشہ نے پوچھا۔ "ہاں ممی یہ وہی کل والے انکل ہیں۔"

" ٹھیک ہے جاؤ، باہر جا کر کھیلو" اتنا کہہ کر عائشہ نے پھر ایک بار میری آڑ لے کر کہا " باسط بھائی ! انہیں بتا دیجئے کہ ابھی ابھی کاظم کے روپ میں وہ اپنے والدین کے خواب کی تعبیر بھی دیکھ چکے ہیں۔ اب میں نہیں چاہتی کہ آج کے بعد ان کا سایہ بھی کاظم پر پڑے۔"

میں گم صم بیٹھا رہا۔

" آپا جی آپ ہی انہیں بتا دیجئے کہ مجھے ان کا گھر بسانے کا کوئی شوق نہیں اور ہاں انہیں یہ بھی بتا دیں کہ آئندہ اس گھر کا رُخ نہ کریں۔" عائشہ نے مجھے خاموش دیکھ کر اپنے باپ سے کہا

" یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے ؟" نوشاد نے پوچھا۔ بیشتر اس کے کہ عائشہ کوئی جواب دیتی، غوثیہ، جو ابھی تک غور سے سب باتیں سن رہی تھی، تقریباً چیخ پڑی۔ " ٹھہرو عائشہ!" اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر عائشہ اور اس کے والد کے درمیان خالی جگہ پر بیٹھ کر کہنے لگی۔

" عائشہ ! تم مجھے اپنی بڑی بہن کی جگہ سمجھتی ہو نا، تو میری بات سنو۔ ایک عورت ہونے کے ناطے میں تمہارے جذبات کی قدر کرتی ہوں مگر یہ اتنا اہم فیصلہ ہے کہ اسے تمہیں جذبات یا غصے میں آکر نہیں بلکہ

عقل و فہم کے سہارے کرنا ہوگا۔ یہ مت بھولو کہ تمہارے اور کاظم کے مستقبل کا تمام تر دار و مدار تمہارے اس فیصلے پر ہوگا۔ نوشاد بھائی اپنے کئے پر نہ صرف پچھتا رہے ہیں بلکہ جیل کی سزا بھی بھگت آئے ہیں۔ اب انہیں مزید آزمائش میں مت ڈالو۔ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آئے تو اُسے بھولا نہیں کہتے۔ انہیں معاف کردو۔"

اس رات جب ہم میز پر معمول کے خلاف چھ کے بجائے سات افراد ڈنر کر رہے تھے تو میں نے عائشہ کو کاظم کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے سُنا "بیٹا لو یہ پلیٹ اپنے ابّو کے آگے رکھ دو۔" ●●

برسات

از: کوثر انصاری۔ (ممبئی)

لو آیا برسات کا موسم || میگھا برسے چھم چھم چھم چھم

گھر گھر کے آجائیں بادل || ہر پھر کے چھا جائیں بادل

ہو گیا ہر سو جل تھل جل تھل || ندّی نالے چھل بل چھل بل

دُھل گئی باغ کی کیاری کیاری || کِھل گئیں کلیاں پیاری پیاری

پیڑوں پر شاخیں بھی بڑھ گئیں || بیلیں بھی دیواریں چڑھ گئیں

جھولوں پر ہچکولے کھائیں || مِل کے سب ملہار بھی گائیں

دھرتی کا سولہ سنگھار ہے
موسم پہ آیا نکھار ہے

نام کتاب: پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ اور قرآن پاک
(مراٹھی زبان میں)
مرتّب: جناب ایچ وائی گڈکری
ملنے کا پتا: حسین یونس گڈکری معرفت فردوس ایچ گڈکری
۲۲/۳ رحمانی سی بلڈنگ ۲ ممبرا ریلوے اسٹیشن کے سامنے

جناب حسین یونس گڈکری نے پیغمبر اسلام اور قرآن مبین کے تعلق سے مراٹھی زبان میں مشہور مفکرین کے خیالات اس کتاب میں یکجا کئے ہیں۔ یہ کام بڑا جانکاہی کا ہے۔ مغربی مفکرین کے خیالات عام طور پر انگریزی زبان میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے تراجم ڈھونڈ ڈھونڈ کر اکٹھا کرنا آسان کام نہیں۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے مفکرین کے مضامین بھی مراٹھی زبان میں پیش کئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ مراٹھی زبان میں ان کے تراجم کی تلاش میں گڈکری صاحب ایک عرصے سے سرگرداں رہے ہوں گے تب کہیں یہ خوبصورت کتاب منظر عام پر آئی ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ پیغمبر اسلام اور قرآن مجید کے متعلق جتنے مضامین ہیں وہ سب غیر مسلموں کے لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثر تاریخ کی بڑی شخصیتیں ہیں۔ مراٹھی داؤں کے سامنے یہی شخصیتیں اسلام کے پرچارک کی حیثیت سے ہیں۔ جس سے کتاب کی افادیت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ انگریزی مفکرین مائیکل ایچ ہارٹ، ڈاکٹر اینی بسینٹ، مارگریٹ مارکس، نقش کوکر سے

برناڈ شاہ کے مضامین اور خیالات کے ساتھ ساتھ سلنہ گرو جی، ونوبا بھاوے، مانویندر ناتھ رائے، کوی کلیکا پرشاد، سریش بھٹ، سوامی آنند، سروجنی نائیڈو۔ اودے تلک جیسی ہندو مذہب کی مشہور شخصیتوں کے افکار اس کتاب میں شامل ہیں۔ جو اپنی ہی قوم کے سامنے اسلام اور داعیٔ اسلام کی واضح تصویر پیش کرتی ہیں ___ نوا کال عام طور پر مسلمانوں کے خلاف اپنے زہریلے اداریوں کیلئے مشہور ہے مگر انسانیت کے عظیم مبلغ پیغمبر اسلام کے تعلق سے اس اخبار کے عقیدت سے پُر خیالات بھی اس کتاب میں شامل ہیں ___ ۱۱۲ صفحات کی اس چھوٹی سی کتاب میں تیس سے زائد مختصر مضامین شامل ہیں جو اسلام اور تاجدار نبوت کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

اس کتاب کے مرتب محترم ایچ وائی گڈکری اسلام کے بے لوث خادم ڈاکٹر ایم او شیخ کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمود عمر شیخ (انجم) اسلامی تہذیب پر ہونیوالے حملوں اور غلط فہمیوں کے جواب میں، ہفتہ روزہ 'شودھن' نکالتے تھے اور اخبار کی بیشتر کاپیاں لوگوں میں مفت بانٹتے تھے ___ گڈکری صاحب وہی جذبہ رکھتے ہیں۔ مگر پرنٹنگ اور کاغذ کے اخراجات اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ایک کتاب منظر عام پر آنے کے بعد مرتب یا مصنف دوسری کتاب کی اشاعت کی ہمت نہیں کر پاتا ___ گڈکری صاحب کی یہ پہلی کتاب جس مقصد کے تحت ترتیب دی گئی ہے اس کے پیش نظر قارئین سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ گڈکری صاحب کی اس پہلی کوشش کی بھرپور حوصلہ افزائی کریں ○○

تبصرہ کیلئے کتاب کے دو نسخے بھیجنا ضروری ہے۔

بڑی دختر ڈاکٹر انجم موضع سارنگ میں اپنا مطب قائم کرنے کا فیصلہ کرکے یہاں کے باشندوں کی ایک دیرینہ ضرورت کو پورا کیا ہے۔ الحاج علی بھاروے نے دواخانہ کے لئے جگہ مرحمت فرمائی۔

ورٹاڈکر کالج داپولی کے پروفیسر خالد آرائی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ کیپٹن فقیر محمد مستری (مدیر نقش کوکن) جوان دنوں تعطیلات میں اپنے گاؤں سارنگ آئے ہوئے تھے آپ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے ڈاکٹر انجم نے بھی تقریر کرکے حاضرین کا استقبال فرمایا

قطر میں سخن ریزے کی رسم اجراء

دوحہ کی معروف ادبی تنظیم بزم اردو قطر کے سینئر شاعر اور سابق صدر محمد ممتاز راشد کا چوتھا شعری مجموعہ "سخن ریزے" دسمبر ۹۵ء میں شائع ہوا جو ان کے اپنے کلام سے خود منتخب کردہ اشعار کا مجموعہ ہے۔ اس کی رسم اجراء زیر اہتمام بزم اردو قطر بمقام "خیال خیمہ" بتاریخ ۶ مئی ۱۹۹۶ء زیر صدارت ڈاکٹر عبدالماجد صاحب (علیگ) عمل میں آئی۔ مظفر ظفر عظمی کی تلاوت کلام پاک

جولائی ۹۶ء

شیخ زاید کے نام پر یونیسکو ایوارڈ

دی یونائٹیڈ نیشنز ایجوکیشنل آیند ارگنائزیشن (یونیسکو) نے متحدہ عرب امارات کے سربراہ اور صدر شیخ زائد النہیان کے نام پر ایک ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایوارڈ کسی سائنسی تحقیق کو دیا جائے گا۔ اس کا اعلان یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل فریڈریکو میر نے کیا جو ان دنوں یو اے ای اور سعودی عرب کے دورے پر ہیں۔

سارنگ میں نئے شفاخانہ کا افتتاح

موضع سارنگ تعلقہ داپولی میں ڈاکٹر انجم مخدوم کے شفاء خانہ کا افتتاح گرام پنچایت کے سرپنچ جناب عبدالجبار عبدالغفور بھاروے کے ہاتھوں تاریخ ۲۴ رمئی ۹۶ء کو بعد نماز جمعہ عمل میں آیا۔ ڈاکٹر مخدوم جو کوکن کرشی ودیا پیٹھ داپولی میں پروفیسر ہیں پچھلے بیس سال سے داپولی میں قیام پذیر ہیں۔ آپ کی

نوجوت سنگھ سدھو کا ریٹائر ہونے کا اعلان

اولڈ ٹرافورڈ ۷ ۲ رمئی ۹۶ء کو تیسرے یک روزہ میچ میں ہندوستان کی شکست اور یک روزہ میچوں کی سیریز ہارنے کے بعد ہندوستانی ٹیسٹ ٹیم کے اوپننگ بلے باز نوجوت سنگھ سدھو نے غیر متوقع اور حیرت انگیز طور پر ٹیسٹ کیریر سے ریٹائر منٹ کا اعلان کر دیا۔

سدھو ابھی اپنے کیریر کے عروج پر تھے اور ان کے اچانک مستعفی ہونے کی وجہ سے یہاں کے کرکٹ مبصرین ہندوستانی ٹیم کے اندرونی اختلافات بتا رہے ہیں۔ سدھو نے ۲۶ ٹیسٹ میچ کھیلے تھے اور ان میں ۲۰۸۷ اسکور کئے تھے جن میں ۶ قابل تعریف سنچریاں شامل تھیں۔

نقش کوکن

کے بعد سرپرست اعلیٰ بزم اردو قطر اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن خان شامل تھے۔ ڈاکٹر سید عبدالقوی صاحب کے بدست کتاب کی رونمائی ہوئی۔

صدر بزم سید شمیم حیدر نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ "سخن ریزے" پر ڈاکٹر عبدالماجد (علیگ)، خوشنود بخاری، اور امجد علی سرور نے مقالے پیش کئے۔ دوسرے دور میں بزم اردو قطر کے معمول کا ماہانہ طرحی مشاعرہ زیر صدارت ڈاکٹر سید عبدالقوی منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی تھے عبدالخالق مونس (امام سعید قطر) خوشنود بخاری کی خوبصورت نظامت میں مندرجہ ذیل شعرا کرام نے اپنا طرحی کلام پیش کرکے داد و تحسین حاصل کی۔ قاضی فراز احمد عزیز رشیدی، محمد ممتاز راشد، باسط ہاشمی، سعید شہری، خوشنود بخاری، محمد غوث، صدیق صابری، حیدر اعظمی، امجد علی سرور، ظفر عظیمی، عبدالرزاق صدف، لائق اخلاص، ابوالحسن قابل حیدرآبادی، ارشاد احمد اعظمی، منور حسین نور گیلانی، اور فیروز برہانپوری،

اس تقریب میں کثیر تعداد میں حاضرین نے شرکت کی۔ نمایاں شرکاء میں سید اظہر عالم، چودھری محفوظ اللہ، وصی چودھری، ڈاکٹر انتخاب الدین

ہندوستان کے وزرائے اعظم کب سے کب تک

	نام	سے	تک
(۱)	جواہر لال نہرو	۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء سے	۲۷ر مئی ۱۹۶۴ء تک
(۲)	گلزاری لال نندہ	۲۷ر مئی ۱۹۶۴ء سے	۹ر جون ۱۹۶۴ء تک
(۳)	لال بہادر شاستری	۹ر جون ۱۹۶۴ء سے	۱۱ر جنوری ۱۹۶۶ء تک
(۴)	گلزاری لال نندہ	۱۱ر جنوری ۱۹۶۶ء سے	۲۴ر جنوری ۱۹۶۶ء تک
(۵)	اندرا گاندھی	۲۴ر جنوری ۱۹۶۶ء سے	۲۴ر مارچ ۱۹۷۷ء تک
(۶)	مرارجی دیسائی	۲۴ر مارچ ۱۹۷۷ء سے	۲۸ر جولائی ۱۹۷۹ء تک
(۷)	چودھری چرن سنگھ	۲۸ر جولائی ۱۹۷۹ء سے	۱۴ر جنوری ۱۹۸۰ء تک
(۸)	اندرا گاندھی	۱۴ر جنوری ۱۹۸۰ء سے	۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۴ء تک
(۹)	راجیو گاندھی	۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۴ء سے	۲ر دسمبر ۱۹۸۹ء تک
(۱۰)	وی۔ پی سنگھ	۲ر دسمبر ۱۹۸۹ء سے	۸ر نومبر ۱۹۹۰ء تک
(۱۱)	چندر شیکھر	۱۰ر نومبر ۱۹۹۰ء سے	۲ر جون ۱۹۹۱ء تک
(۱۲)	پی۔ وی نرسمہا راؤ	۲ر جون ۱۹۹۱ء سے	۱۵ر مئی ۱۹۹۶ء تک
(۱۳)	اٹل بہاری واجپائی	۱۵ر مئی ۱۹۹۶ء سے	۲۸ر مئی ۱۹۹۶ء تک

محمد قاسم گھرٹے

ایک بے لوث سماجی خدمتگار

جناب محمد قاسم گھرٹے (متوطن) اوائل عمری سے ہی خدمت خلق کا اچھا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ آپ ہی کی مساعی کا فیض ہے کہ یہاں دارالسلام مشرقی افریقہ میں کوکنی مسلم جماعت کا مرکز ایک فعال ادارہ بنا ہوا ہے۔ اس نے اسی کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا یہاں تک کہ سوشل ورک کو وہ عبادت سمجھ کر کرتے ہیں۔ جہاں ان کے تعاون کی ضرورت محسوس ہوئی وہ اپنی انا اور ناموس سے بے نیاز ہو کر خدمت میں لگ جاتے ہیں۔

آپ نے کوکنی جماعت کے مرکز پر میت کے لئے ایک بہترین، صاف و ستھرا اور وسیع غسل خانہ بنوایا ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

مرسلہ: مختار احمد مروڈکر۔ دارالسلام

یہ کیسا انتقام ہے؟

گذشتہ سال صابو صدیق پالی ٹکنک ممبئی کے ایک ہونہار طالب علم اختر نورالدین ارکاٹے جنہوں نے انڈسٹریل الیکٹرونک کے فائنل ایر کا امتحان دیا تھا۔ قوی امید تھی کہ وہ فرسٹ کلاس میں ہی نہیں بلکہ امتیازی درجہ میں کامیابی حاصل کریں گے۔ لیکن جب نتیجہ نکلا تو وہ اپنے ہوش وحواس پر بھی قابو نہیں رکھ پایا۔ کیونکہ اسے ایک مضمون (انڈسٹریل الیکٹرونک) میں سو میں سے صفر مارکس ملے تھے جبکہ بقیہ مضامین کا اوسط اسی فیصد تھا۔

ہر ممکن کوشش کی گئی مگر بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف سے کوئی تعاون حاصل نہیں ہوا تو اختر کے والد نورالدین ارکاٹے نے ممبئی ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا جسٹس اے۔ بی شاہ نے جب ممبئی کے مشہور ایڈوکیٹ ایم۔ پی واشی کی رٹ پٹیشن کو داخل کر کے جناب اختر نورالدین اڑکئے نے اس پرچہ کو عدالت میں مضمون کے ماہرین سے دوبارہ جانچ کروائی تو صفر کی جگہ ۹۹ نمبر مارکس حاصل ہوئے تھے۔

عدالت نے بورڈ کو سخت تنبیہ کی اکنرامیز کے خلاف کاروائی کی ہدایت فرمائی اور اختر اڑکئے کے لئے ممبئی کے کسی بھی انجینئرنگ کالج میں "مفت" ایک سیٹ ریزرو کرنے کے احکام جاری کئے۔

اساتذہ کا پیشہ کافی عزت احترام اور وقار کا رہتا ہے۔ لیکن آج کے اس دور میں ان اساتذہ کی یہ حرکت قابل مذمت اس لئے بھی ہے کہ اختر اڑکئے صرف ہونہار طالب العلم ہی نہیں بلکہ کالج کے اسٹوڈنٹس یونین کا جنرل سکریٹری تھا اور طلباء وطالبات کی فلاح وبہبودی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہوئے اساتذہ کی غفلت لاپرواہی اور نازیبا حرکات کو برداشت نہیں کرتا تھا لہٰذا کالج کے تین اساتذہ نے بدلہ کے طور پر اس کو سو میں سے صفر مارکس دیے۔ یاد رہے کہ ڈپلومہ کورس میں جس طالب علم کو فرسٹ کلاس حاصل ہوتا ہے وہ ڈگری کورس میں براہ راست سال دوم میں داخلہ لیتا ہے۔

ایسے طلباء وطالبات جو ہونہار ہوتے ہیں اور ان کو مکمل بھروسہ رہتا ہے کہ وہ اچھے مارکس حاصل کر سکتے ہیں اگر ان کے ساتھ اس طرح کا واقعہ پیش آئے تو اس تعلق سے انہیں تفتیش کرنی چاہئے۔ غلطی سے بھی کم مارکس آ سکتے ہیں مگر کبھی کبھار اختر نورالدین اڑکئے جیسا معاملہ بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ کرے کسی کے ساتھ ایسے حالات پیش نہ آئیں

ان کے نام بتا دیتے تو اچھا تھا۔ استاد کی عزت واحترام کو خاک میں ملانے والے ایسے ٹیچروں کو عوام کے سامنے بے نقاب کرنا چاہئے تھا۔

بانکوٹ میں جلسہ تہنیت

جناب محمد شفیع پرکار، متوطن بانکوٹ کی بمبئی ہائی کورٹ میں بطور جج نامزدگی کے اعلان نے اہلیان بانکوٹ کے دلوں کو گوناگوں فخر و انبساط سے نہال کر دیا۔ اس طرب افزا موقع پر ۱۲ مئی ۹۶ء اتوار کی شام مولانا محترم مہدی حسن صاحب (خطیب جامع مسجد بانکوٹ) کی زیر صدارت بانکوٹ پنچ کروشی ایجوکیشن سوسائٹی نے ایک تہنیتی جلسہ کا انعقاد کیا جس میں بانکوٹ، منڈنگڈھ ولیسوی اور ویلاس کے افراد نے کثیر تعداد میں

ترکت ناکر مہمانِ خصوصی جناب محمد شفیع پرکار کی خدمت میں اظہارِ مسرت کے ساتھ گلہائے عقیدت پیش کیے۔ جناب محمد شفیع پرکار نے بانکوٹ کی جس پرائمری اسکول میں اپنی تعلیمی زندگی کا آغاز کیا تھا آج برسہا بعد اسی اسکول میں تہنیتی تقریب کا انعقاد ہوا۔

اس ذیشان تقریب میں جناب جاوید دروے، ایڈوکیٹ شبیر ساکھر کر، جناب ایا گرمرکر، جناب شفیع میاں ناڈکر، ڈاکٹر سوامی، جناب ظہور مقدم (سرپنچ ویسوی) جناب لیاقت ناڈکر (سرپنچ بانکوٹ)، جناب مشتاق خان پرنسپل جرین پرکار ہائی اسکول، جناب قادر میاں ساٹلے جناب ستار بھائی پرکار اور مولانا محترم مہدی حسن صاحب نے صاحب اعزاز محمد شفیع پرکار کی عدلیہ کے بلند منصب پر تقرری کے تعلق سے اپنے خیالات کا اظہار کیا

مہمان خصوصی محترم محمد شفیع پرکار صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ انہوں نے اللہ کی ذات پر کامل یقین رکھتے ہوئے کسی غلط ذرائع کا استعمال نہ کرکے اپنی کامیاب زندگی کے لئے جد وجہد کی انہوں نے خصوصی طور پر نوجوانانِ کوکن مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں لازمی طور پر اونچی تعلیم اور بہترین تربیت سے مسلح ہونا ہے۔

نامہ نگار سجاد انوری

مشاعرہ اور دستار بندی

۱۸ مئی ۱۹۹۶ء کو بمقام راجے واڑی تعلقہ مہاڑ ضلع رائیگڈھ میں ارضِ کوکن کے ابھرتے ہوئے قلم کار ظہیر راشد کی شادی کے سلسلے میں جناب حسین دھنشے کے زیر صدارت مشاعرہ منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک کے بعد ظہیر راشد کی دستار بندی عمل میں آنے ہی الفلاح دیشمکھ نے شمع روشن کی اور مشاعرہ کا آغاز ہوا جس میں عبدالمجید شاغل، لطیف مالیگانوی، تسنیم انصاری، نوگل بھارتی، مونس اعظمی سید نظام الدین سعد، وقار اجوالی کامل دہوری، ظہیر راشد، عاصی تورٹیلوی اور صفدر بن فیض نے مرصع کلام پیش کیا۔ جناب تسنیم انصاری نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ جناب حسین زین الدین پنساری کے ہدیۂ تشکر کے بعد مشاعرہ ٹھیک ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ نامہ نگار: نوگل بھارتی

انجمن مسلمانانِ مجگاؤں تا پچھواڑ

سالانہ جلسۂ عام

۱۸ مئی ۹۶ء کو زیر صدارت علی میاں عبدالغنی کاٹگے انجمن ہذا کا جلسہ شریف بلڈنگ کے بالاخانہ پر منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ اعزازی جنرل سکریٹری جناب ابوبکر عبداللطیف ملا نے گذشتہ سالانہ جلسہ کی روداد پڑھ کر سنائی۔ اور سالانہ رپورٹ اور محاسبہ شدہ سالانہ حسابات پیش کئے جو بالاتفاق رائے منظور کئے گئے اس کے بعد مجلس منتظمہ کے عہدیداران وارکین کا انتخاب عمل میں آیا اور مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے۔

جناب علی میاں عبدالغنی کاٹگے — صدر
" حسن عبدالکریم ٹھاکور — نائب صدر
" ابوبکر عبداللطیف ملا — اعزازی جنرل سکریٹری
" طیب حسین میاں سرنگ — اعزازی نائب سکریٹری
کیپٹن ضیاء الدین عبدالحمید حکیم — اعزازی خزانچی

اراکین مجلس منتظمہ

جناب محمد حسین عمر، جناب افتخار احمد مختار احمد، جناب یوسف زین الدین شیخ، جناب فقیر محمد عثمان سنگار (باقی)

جناب اقبال آدم گڈکری، جناب علی میاں عباس کرنیکر، کیپٹن اقبال احمد نور محمد شیخ، فقیہ اینڈ کمپنی چارٹرڈ اکاؤنٹس محاسب منتخب ہوئے۔ انتخاب کے بعد ایچ۔ ایس۔ سی۔ اور ایس ایس سی کے طلباء کو میرٹ اسکالرشپ اور انعامات دیئے گئے۔

خطبۂ صدارت کے بعد سکریٹری جناب ابوبکر عبداللطیف ملا نے شکریہ ادا کیا۔

ابوبکر عبداللطیف ملا
اعزازی جنرل سکریٹری

نئی ممبئی میں اسپورٹس کمپلیکس

عالمی معیار کا ایک نیا اسپورٹس کامپلکس نئی ممبئی میں بنایا جارہا ہے۔ کامپلیکس کے آرکیٹیکٹ حفیظ کنٹراکٹر ہیں اور یہ موٹر جے کے اسپورٹس اس کامپلیکس میں بیڈمنٹن، اسکواش اور ٹینس کورٹ کے علاوہ ریسٹورنٹ اور لائبریری بھی ہوگی۔

دوحہ میں انعامی طرحی مشاعرہ

دوحہ کی اولین اردو تنظیم "بزم اردو قطر" کے زیر اہتمام ماہانہ طرحی مشاعرہ بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۹۶ء بروز جمعرات بمقام "دخیال خیمہ" منعقد ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر عبدالرحمٰن خان صاحب نے کی جبکہ بزم کے سابق صدر محمد ممتاز راشد مہمان خصوصی پر جلوہ افروز ہوئے۔ مصرع طرح تھا،

گھر گئی ہیں تتلیاں بپھرے ہوئے طوفان میں

تلاوت کلام اللہ کی سعادت قاری سہیل احمد نے حاصل کی خوشنود بخاری کی شگفتہ اور برمحل اشعار سے مزین نظامت میں مندرجہ ذیل شعرائے کرام نے اپنا کلام سنا کر داد وتحسین وصول کی۔ محمد ممتاز راشد قاضی فراز احمد، عزیز رشیدی خوشنود بخاری، سعید شرعی، محمد غوث محمد صدیق صابری، حیدر اعظمی، امجد علی سرور، ظفر عظیمی، لائق اخلاص شمیم حیدر، عبدالرزاق صدف ابوالحسن قابل حیدرآبادی، ارشاد احمد اعظمی، اور منور نور گیلانی، جبکہ بیگم دلنواز عارف کا کلام نسیم احمد نے ترنم سے پیش کیا۔

دوحہ شارع کہربا پر واقع "رفیس ٹیلرنگ شاپ" کی طرف سے اس مصرع طرح پر کہی گئی غزلوں میں سے سب سے اچھی غزل پر مبلغ ایک ہزار روپیہ کا انعام رکھا گیا جس کے فیصلے کے لئے دوحہ کی دو معروف علمی شخصیات ڈاکٹر عبدالماجد جلیگ اور پروفیسر انیس احمد اعظمی (نائب صدر حلقہ ادب اسلامی قطر) کی خدمات حاصل کی گئیں دونوں حضرات کے مشترکہ فیصلے کے مطابق امجد علی سرور کی غزل کو انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

نامہ نگار
قاضی فراز احمد

امرجیت سنگھ سامرا نئے ڈائرکٹر جنرل آف پولس

مہاراشٹرا کے ڈائرکٹر جنرل آف پولس کے عہدہ پر امرجیت سنگھ سامرا کا تقرر عمل میں آیا ہے موجودہ ڈائرکٹر سریندر موہن پٹھانیہ کی سبکدوشی کے بعد یکم جون ۹۶ء سے اختیارات سنبھال لیے۔ امرجیت سنگھ سامرا تھانے کے پولس کمشنر رہ چکے ہیں بعد انہیں بمبئی کا پولس کمشنر بنایا گیا تھا۔ بعد وہ انٹی کرپشن برانچ (محکمہ انسداد رشوت ستانی) کے ڈائرکٹر تھے۔

ماہنامہ **نقش کوکن** میں اموات کی خبریں مفت شائع کی جاتی ہیں۔۔

فیزیوتھیراپی کورس کی معلومات

ہمارے ملک میں زمانہ قدیم سے یہ طریقہ علاج جاری ہے کہ اگر بدن کا کوئی حصہ سُن ہو جائے تو وہاں مساج (مالش) کیا جائے اس طرح بدن کو سینکنے، دبانے، گرم یا ٹھنڈا پانی ڈالنے یا تیل کے ذریعہ مالش کرنے سے بھی دکھ درد سے آرام ملتا ہے۔ اسی طرح ہلکی ورزش کرکے جسمانی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

اس طریقہ علاج کو نئے زمانہ میں "فیزیوتھیراپی" کہا جاتا ہے اور اسے باقاعدہ ایک علاج کا درجہ دیکر میڈیکل سائنس میں اہم مقام دیا گیا ہے۔ آجکل اکثر اسپتالوں میں "فیزیوتھیراپی" کا سیکشن ہے جس میں مالش اور ورزش کے ذریعہ اپاہجوں اور معذوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

درج ذیل اداروں میں یہ دو سال کورس گریجویشن کے بعد سکھلایا جاتا ہے۔

۱۔ آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف فیزیکل میڈیسن اینڈ ریابی لیشن حاجی علی، بمبئی ۳۴۔

۲۔ لوکمانیہ تلک میونسپل میڈیکل کالج سائن، بمبئی۔

۳۔ ٹوپی والا نیشنل میڈیکل کالج بمبئی

دو سالہ کورس میں کامیابی کے بعد ریسرچ کورس (پی ایچ ڈی فیزیوتھیراپی) میں درج ذیل اداروں میں داخلہ مل سکتا ہے۔

۱۔ کلکتہ یونیورسٹی کلکتہ (۲) عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد۔

ایک سالہ کورس کی تعلیم

۱۔ اسکول آف فیزیوتھیراپی، ایس جی اسپتال بڑودہ (گجرات) میں دی جاتی ہے سائنس کی ڈگری ضروری ہے۔

تین سالہ ڈپلومہ کورس میں داخلہ کے لئے سائنس کے ساتھ بارہویں میں کامیابی ضروری ہے۔

۱۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف دی آرتھوپیڈیکلی ہینڈی کیپڈ، کلکتہ۔

۲۔ انسٹی ٹیوٹ آف فیزیکلی ہینڈی کیپڈ ۴ وشنو دگمبر مارگ دہلی۔

۳۔ میڈیکل کالج ناگپور

۴۔ پٹنہ میڈیکل کالج پٹنہ۔ بہار

درج ذیل اداروں میں تین سالہ کورس میں داخلہ مل سکتا ہے۔

۱۔ بمبئی یونیورسٹی، ایم جی روڈ، فورٹ

۲۔ اسکول آف فیزیوتھیراپی پریل، بمبئی

۳۔ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد۔

چونکہ فیزیوتھیراپی کے سیکشن اکثر اسپتالوں میں جاری ہیں اس لئے ان کورسیز میں کامیابی حاصل کرنیوالوں کا مستقبل تابناک ہے ۔۔ گ

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر درج ذیل جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درون ہند خریدار

جناب ابوصاحب کاپڑی	باندرا
۔۔ بشیر محمد نائیک	بائیکلہ
میسرز قاضی ایڈیٹرز	جگاؤں
جناب معین علی ٹھاکور	راجہ پور
۔۔ ایاز بھائی انصاری	آگری پاڑہ
۔۔ حاجی محمد عرفان انصاری	دھولیہ
۔۔ عثمان کے شیخ	اندھیری
۔۔ علی وائے پٹیل	ممبرا
۔۔ احمد علی قاضی	اندھیری
۔۔ محمود علی کاپڑی	نیرل
۔۔ شفیق احمد ورولوی	کاسارووڈولی
۔۔ یوسف جی کوتوال	ممبئی سنٹرل
۔۔ عباس منصور	ممبئی ۳

بیرون ہند خریدار

جناب شوکت حسین پیلیے	جدہ
۔۔ حافظ حسین طاہر جلگاؤنکر	ابوظہبی
۔۔ ایچ ایم پرکار	تسمانیہ

نقش کوکن۔

حاجی میاں احمد درویش مرحوم

نقش نواز بلکہ نقش کوکن کے سرپرستوں میں ایک نام قارئین کے زیر مطالعہ آتا ہے "فاروق سوداگر درویش گروپ" جن کا اشتہار ہر ماہ طباعت پذیر ہے۔ عمارتی لکڑیوں کی تجارت کا یہ ادارہ نہ صرف اپنی کاروباری ایمانداری کی وجہ سے معروف ہے بلکہ ان کے آبا مرحوم حاجی میاں احمد درویش نے اس کاروبار کو جو ایک نئی سمت دی وہ ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ موصوف ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے اور اپریل ۱۹۶۴ء میں رحلت فرما گئے مگر جانے سے قبل ٹمبر ٹریڈ آرگنائزیشن کو نہ صرف قائم کیا بلکہ مستحکم بنیادوں پر کھڑا کیا۔

موصوف نے عمر کے اٹھارویں سال سے ہی تجارت میں قدم رکھا اور تادم واپسی اسی کاروبار کی ترقی کے لئے نئے پیرائے تلاش کرتے رہے جس میں ٹمبر ٹریڈ آرگنائزیشن کا قیام اور اس کے ذریعہ اس کاروبار کے دیگر تاجروں کی ہمت افزائی ایک کارنامہ ہے۔

آپ کی رحلت کے بعد اس روشن کی ہوئی شمع کو ان کے فرزند سلیمان سوداگر درویش نے سنبھالا اور اب ان کے فرزندان فاروق، حسن، ابراہیم اور شہزاد اس خاندانی روایت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مرحوم حاجی میاں احمد درویش جنہوں نے اپنا کاروبار ڈونگری سے مصطفےٰ بازار میں منتقل کیا تو یہاں بمبئی ٹمبر مرچنٹس ایسوسی ایشن لمیٹیڈ کی بنیاد ڈالی اور اس کے بانی صدر چنے گئے اور ان کی رحلت تک اسی عہدہ پر منتخب ہوتے رہے۔

مرحوم مصطفےٰ بازار مسجد کے مینجنگ ٹرسٹی نیز ناریل واڑی قبرستان ٹرسٹ و مسجد کے مینجنگ ٹرسٹی اور مینارہ مسجد ٹرسٹ محمد علی روڈ کے بھی مینجنگ ٹرسٹی تھے۔

موصوف مسلم ایمبولنس کے

ٹرسٹی اور ہلائی میمن کھنڈ والے جماعت ٹرسٹ کے بھی ٹرسٹی تھے اور حج کمیٹی کے فعال سوشل ورکر بھی رہے۔ الغرض عمر عزیز کا بیشتر حصہ آپ نے سماجی بہبود میں صرف کیا آپ کی ان خدمات کی قدر کرتے ہوئے مصطفےٰ بازار کے چوک کو ۲۹ فروری ۹۶ سنہء کے روز میاں احمد درویش چوک نام دیا گیا ہے۔ اس کی افتتاحی تقریب میں بیشتر عمائدین اور شہر کی معزز شخصیتیں شریک تھیں۔

ڈاکٹر وقار کی عالمی کانفرنس میں شرکت

ممبئی اسپتال اور پرنس علی خان اسپتال سے وابستہ ڈاکٹر وقار شیخ (ماہر الرجی اور دمہ) نے گذشتہ ماہ دونوں امراض پر ہنگری کے دارالحکومت بداپیسٹ میں منعقد ہوئی۔ یوروپین کانفرنس میں شرکت کی وہ واحد ہندوستانی ڈاکٹر ہیں جنہیں اس کانفرنس میں شرکت کا اعزاز حاصل ہوا۔ انہیں یوروپ سے شائع ہونے والے انٹرنیشنل ریویو آف الرجی ، نامی جرنل کے ایڈیٹوریل بورڈ میں شامل کیا گیا ہے۔

شولاپور میں مسلم گریجویٹس کا جلسہ

شولاپور، مغربی مہاراشٹر کے پانچ ضلعوں پر مشتمل پونہ، شولاپور، سانگلی ساتارا اور کولہاپور میں مسلم گریجویٹس کے ناموں کا اندراج بڑے پیمانے پر کیا گیا ہے ان اضلاع کے سماجی کارکنوں نے کافی گرم جوشی سے اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

مورخہ ۳۰ مئی ۹۶ء کو بمقام محمود ڈیری ہال ولاپور میں مسلم گریجویٹس کا جلسہ ڈاکٹر عبدالعزیز نداف کی صدارت میں ہوا۔ عرفان ایس ایم نے اس انتخاب کے تعلق سے تفصیلی معلومات دی۔

کوکن ڈیولپمنٹ

جہاں تک اضلاع کوکن کے مسائل کا تعلق ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ان کو حل کرنے کی کبھی بھی مخلصانہ کوشش نہیں کی گئی۔ ریاستی حکومت نے جتنی توجہ مغربی مہاراشٹرا کی ترقی پر مرکوز کی ہے اس کا عشر عشیر بھی کوکن کے حصہ میں نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ نہ اضلاع کوکن کے مسائل حل ہوئے ہیں نہ باشندگان کو اقتصادی و معاشی خوشحالی نصیب ہوئی ہے۔

سنہ ۱۹۸۸-۸۹ء میں ریاست کے وزیر شنکر راؤ چوان کی کابینہ کی میٹنگ رتناگری میں ہوئی تھی اس میٹنگ میں گرما گرم بحث و مباحثہ کے بعد کوکن کی ترقی کے لئے چالیس نقاطی منصوبہ ترتیب دیا گیا اس کے لئے کروڑوں کی رقم بھی مختص کی گئی مگر افسوس کہ چالیس میں سے صرف ۲۴ امور پر عمل کیا گیا۔ ریاستی کابینہ کی میٹنگ جو ۳ جون کو رتناگری میں ہوئی وزیر اعلیٰ منوہر جوشی کی توجہ شنکر راؤ چوان وزارت کے اس منصوبے کی طرف مبذول کرائی گئی تو انہوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ مقامی عوامی نمائندوں کے تعاون سے اس پر عمل درآمد کی کوشش کریں گے۔ اب دیکھنا ہے کہ جوشی اور چوان کے وعدوں میں کتنا فرق ہے۔

اضلاع کوکن میں تھانے رتناگری۔ رائے گڈھ اور سندھودرگ شامل ہیں۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے نئے پروگرام

نئے تعلیمی سال کے لیے N.K.T.F نے اپنی میٹنگ منعقدہ ۳۱ مئی ۱۹۹۶ء میں کچھ نئے پروگرام مرتب کئے ہیں. جو حسب ذیل ہیں

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں میں سال رواں کا بہترین ٹیچر

سات آٹھ سال قبل نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے سربراہ اور انتظامیہ سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اپنے ادارہ میں سالِ رواں کے بہترین ٹیچر کے نام سے ہمیں مطلع فرمائیں تو ہم اپنے سالانہ جلسۂ عام میں پورے عزت واحترام کے ساتھ اسے بلاکر اس کا خیر مقدم کریں گے اور اعزاز بخشیں گے۔ اس درخواست کو کچھ کچھ شرف قبولیت حاصل ہوا اور ہمیں خدمت کا موقعہ نصیب ہوا۔

مگر بعد ازاں اس پر کچھ گوشوں سے اعتراضات ابھرے گرچہ کہ نقش کوکن انہوں نے ہمارے جذبۂ خیر سگالی کی تعریف کی مگر یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ اس طرح منتخب ہونے والے اساتذہ اپنی خدماتِ جلیلہ کی وجہ سے نہیں بلکہ انتظامیہ یا سربراہ ادارہ کے منظور نظر ہونے سے انتخاب پاتے ہیں بنا بریں فورم نے اگلے سال وہ سلسلہ منقطع کر دیا اور اس طرح اساتذہ کی عرق ریزی اور محنت شاقہ قدر دانوں کی قدر افزائی سے محروم رہ گئی جس کا ہمیں ہمیشہ افسوس رہا۔

اب فورم نے سوچا ہے کہ ہر اردو ہائی اسکول سے تین اساتذہ کے نام اور ان کی کارکردگی کی تفصیلات طلب کی جائیں جنہیں ادارہ بہترین معلم مانتا ہے اور یہ مطلوبہ اور موصولہ تفصیلات تین ماہرین تعلیم (بطور ججز) کے پینل کے سامنے پیش ہوں گے تاکہ وہ ان میں سے ہر ادارہ کا بہترین معلم منتخب کریں۔ اور اس طرح منتخب ہونے والے اساتذہ کو اس ادارہ کا بہترین استاد کا حق دیا جائے گا۔ اس کا اعزاز کیا جائے گا۔

ممبئی کیا ہے؟

مہاراشٹر کی راجدھانی ممبئی صرف اس لئے عروس البلاد نہیں کہلاتی کہ یہاں بڑی بندرگاہ ہے دس بارہ پلیٹ فارموں کے مضافاتی اور بیس پچیس پلیٹ فارموں کے مین لائین کے ریلوے اسٹیشن ہیں. یہاں چوپاٹی، اپولو بندر ہینگینگ گارڈن، راجہ بھائی ٹاور اور اسیل ورلڈ جیسی تفریح گاہیں ہیں بلکہ یہاں نہرو سائنس سینٹر اور پلینی ٹوریم، آرے ملک کالونی قدیم اور عظیم میوزیم، وسیع وعریض چڑیا گھر نیز ایسے ایسے تعلیمی ادارے بھی ہیں جن کا دورہ کر کے بچوں ہی نہیں بلکہ اساتذہ کی معلومات میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

متذکرہ بالا خیال کو مدنظر رکھ کر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ایک پروگرام بنایا ہے کہ ماہ ستمبر میں کسی ایک روز کوکن کے بچوں کو مع ان کے اساتذہ ممبئی طلب کیا جائے اور ان مقامات کی سیر کرائی جائے کوکن کے تین اضلاع کے بچے تین مختلف ایام میں ممبئی بلائے جائیں گے۔ (تفصیلات اگلی اشاعتیں)

تعلیمی مقابلے

ضلعی سطح پر منعقد ہونے والے تعلیمی مقابلہ کے لئے فورم نے

اپنی میٹنگ میں کچھ نئی اصلاحات ترتیب دی ہیں۔ کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کو بھیجے جانے سرکیولرز اس تبدیلی کے حامل ہوں گے۔

اس میٹنگ میں یہ بھی طے پایا کہ نئے نصاب تعلیم سے متعلق لوگوں کو بالخصوص اساتذائے کرام کو معلومات بہم پہنچانے کے لئے کوکن کے مختلف مقامات پر خصوصی مضامین پر ورکشاپ منعقد کئے جائیں۔

ڈاکٹر بشیر کھوت کا شفاخانہ

جناب محمد علی عبدالغنی کھوت جنھوں نے ضلع پریشد رتناگری کے اردو مدرسں میں ۴۰ سالہ بے داغ اور باوقار خدمت انجام دی اور صدر مدرس کے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے۔ موصوف مدیر نقش کوکن فقیر محمد مستری کے وطن سارنگ میں بھی ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں آپ کے فرزند ڈاکٹر بشیر محمد علی کھوت نے طبیہ کالج بمبئی سے بی یو ایم ایس کی سند حاصل کی اور ۳ سالوں تک بمبئی کے متعدد ہسپتالوں میں آر ایم او رہے جہاں انھوں نے ڈاکٹر عابد، ڈاکٹر مہتا، ڈاکٹر عاشق راول ڈاکٹر نظیر جولے، ڈاکٹر چھتری والا نیز ڈاکٹر سوپاری والا وغیرہ ماہر ڈاکٹروں کی زیر نگرانی رہ کر علم طب میں مہارت حاصل کی۔ اور اب کھیڈ ضلع رتناگری میں مرحوم ڈاکٹر اکبر سرگروہ کے ہسپتال کی جگہ پر اپنا نیا شفاخانہ کھول دیا ہے۔ مشہور سرجن ڈاکٹر عاشق راول کے ہاتھوں اس دواخانہ کا افتتاح عمل میں آیا اور مقامی ڈاکٹروں کی بھاری تعداد کے علاوہ کھیڈ کھاڑی کے کئی سربرآوردہ لوگ اس تقریب میں شامل تھے ہماری دعا ہے کہ اللہ ڈاکٹر کھوت کے ہاتھوں میں شفا بھر دے اور ان کے ذریعہ کھاڑی کے لوگوں کو فیض پہنچے بالخصوص مریضوں کو شفا نصیب ہو۔

کوکن بائرا یجوکیشنل یونٹ کی تعلیمی کانفرنس

۹ جون ۹۶ء بروز اتوار جناب علی ایم شمسی صاحب کی قیادت (صدارت) میں سرگرم عمل کوکن بائرایجوکیشنل یونٹ کے زیر اہتمام روہا ضلع رائے گڈھ میں ایک تعلیمی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس کا افتتاح روزنامہ انقلاب بمبئی کے مدیر جناب ہارون رشید صاحب نے فرمایا اس کانفرنس کے لئے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے کارگذار صدر ڈاکٹر عبدالستار دلوی مہمان خصوصی تھے دیگر معزز مہمانوں میں اسمٰعیل یوسف کالج جوگیشوری کی ریٹائرڈ پروفیسر ڈاکٹر میمونہ دلوی اردو کے معروف ادیب و شاعر جناب یعقوب راہی۔ مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد میستری، انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ بمبئی کے صدر جناب ابراہیم ستربلکر، شیخ بی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ کے چیرمین جناب مشتاق احمد درزی اور ایجوکیشن کمیٹی روہا کے چیرمین جناب جعفر ایونکر کے نام قابل ذکر ہیں ان سبھوں نے اپنی تقاریر میں بائرا یجوکیشنل یونٹ کی کارکردگی اور جذبہ کو سراہا اور اس کے اراکین کو تعلیمی ترقی اور تہذیبی سرگرمیوں کے تعلق سے رہنما یانہ مشورے عطا کئے۔

روہا میں اسی شب موسم باراں کی شروعات یعنی پہلی برسات ہوئی اور اس قدر زوردار بارش ہوئی تھی کہ اس کی وجہ سے کانفرنس میں حاضرین کی تعداد مختصر ہو کر رہ گئی ورنہ کانفرنس اپنے آپ میں ایک یادگار اور کامیاب کانفرنس تھی۔

روہا مسجد کے پیش امام کی تلاوت سے پروگرام کی شروعات ہوئی ایک نوجوان نے خوش الحانی کے ساتھ بارگاہ رسالت میں نعت کا نذرانہ پیش کیا جناب حمید ملا نے حاضرین کا خیر مقدم فرمایا جناب عبدالوہاب دھنشے (سکریٹری) نے یونٹ کی کارگذاریوں کی رپورٹ پیش کی۔ اور جناب شکیل احمد کڈوے نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ کانفرنس کے بعد شہر کا مجلس کے لئے ٹھرانہ کا بھی اہتمام تھا۔

ڈاکٹر مبین اشرف شفیق احمد

امسال DUMS کے فائنل ائیر میں ویرار میڈیکل کالج سے مبین اشرف شفیق احمد اول نمبر سے کامیاب ہوئے ہیں مبین اشرف شاعر کوکن مہر درولوی اشرفی مرحوم نقش کوکن کے پوتے اور شفیق احمد درولوی کے صاحبزادے ہیں۔

مبین اشرف نے اپنی ایس ایس سی تک کی تعلیم کاساروڈولی ضلع تھانہ کے مقامی ہائی اسکول میں حاصل کی اور بارہویں سائنس تھانہ کالج سے امتیازی نمبروں سے کامیاب کیا۔

دوران میڈیکل وہ ویرار میڈیکل کالج کی درسی اور غیر درسی سرگرمیوں میں نمایاں رہے اور انہیں اس سلسلے میں انعام واکرام سے نوازا جاتا رہا۔

مبین اشرف کے برادر اصغر محمد معین بھی کاساروڈولی کی مقامی ہائی اسکول سے ایس ایس سی مارچ ۹۴ء کے امتحان میں اول نمبر سے کامیاب ہوئے تھے اور مارچ ۹۶ء کا بارہویں سائنس کا امتحان مع ووکیشنل سبجیکٹ میں شریک ہوئے ہیں۔

کوکن کیلئے علیحدہ ترقیاتی بورڈ

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے کہا کہ ریاستی حکومت نے کوکن علاقے کے لئے ایک علاحدہ لازمی ترقیاتی بورڈ تشکیل دینے اور آئندہ چار برسوں میں مجموعی ترقی کے لئے ... ۲ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ کی میٹنگ کے بعد رتناگری میں نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر جوشی نے کہا کہ کوکن علاقے کو باقی مہاراشٹر کے ساتھ رکھا گیا ہے تاہم کابینہ کا خیال ہے کہ اس علاقے کے لئے ایک علاحدہ ترقیاتی بورڈ ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ کابینہ نے اس سے متعلق اپنی میٹنگ میں ایک قرارداد منظور کی ہے اور ریاستی حکومت اس سلسلے میں جلد ہی مرکز کو خط لکھے گی۔ گٹھ جوڑ سرکار وزارت کی یہ پہلی میٹنگ تھی جو کہ کوکن کے علاقے میں منعقد کی گئی کوکن ڈیولپمنٹ بورڈ کی تشکیل کی منظوری کے علاوہ ممبئی گوا شاہراہ، سندھودرگ کو بھی ترقی دینے کے لئے بھی فیصلے کئے گئے کابینہ کی میٹنگ ضلع ادھیکاری کے دفتر میں منعقد ہوئی تھی۔

ڈاکٹر مختار دھنشے کا روہا میں دواخانہ

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ (ضلع رائے گڈھ) کے جنرل سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنشے کے بھتیجہ نوجوان ڈاکٹر مختار دھنشے (متوطن

وڈودلی تعلقہ مانگاؤں) جو اسماعیل
ہسپتال بمبئی میں RMO تھے اب
آپ نے اپنا ذاتی دواخانہ روہا ضلع
رائے گڈھ میں شروع کیا ہے۔

مورخہ ۹ جون ۹۶ء اتوار
کی سہ پہر میں مدیر نقش کوکن کیپٹن
فقیر محمد میستری کے ہاتھوں اسی
دواخانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اسی
موقعہ پر روزنامہ انقلاب کے مدیر
جناب ہارون رشید صاحب مہاراشٹر
اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے کارگذار
صدر ڈاکٹر عبدالستار دلوی، اسمٰعیل
یوسف کالج جوگیشوری کی ریٹائرڈ
پروفیسر محترمہ ڈاکٹر میمونہ دلوی،
اردو دنیا کی معروف شخصیت
اور ضلع رائے گڈھ کے سپوت جناب
یعقوب راہی اور بمبئی سے ڈاکٹر
منصور میستری بھی موجود تھے۔
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ
کے صدر اور کوکن بینک کے ڈائریکٹر
جناب علی ایم شمسی نے حاضرین کا
خیر مقدم کیا اس کے بعد بمبئی سے
آئی ہوئی ان ممتاز شخصیتوں نے
اپنے دعائیہ کلمات سے ڈاکٹر دھنشے
کو نوازا اور انہیں مبارکباد دی۔
تقریب میں شہر روہا کے نامور ڈاکٹر
دلیپ پانڈے بھی شامل تھے۔

نقش کوکن

اسی روز روہا میں بارش
ہو رہی تھی پھر بھی کثیر تعداد میں لوگوں
نے اس افتتاحی تقریب میں شرکت
ہوکر ڈاکٹر دھنشے کے ساتھ اپنی محبت
کا اور حلقہ میں ایک اچھے شفاخانہ کی
ضرورت کی تکمیل پر خوشی کا اظہار کیا۔

اپر توڑیل میں محفل مشاعرہ

موضع اپر توڑیل میں جناب
الفلاح دیشمکھ کے دولت کدے
پر شاعر و صوفی جناب عبدالغفور
ساقی توڑیلوی کی زیر صدارت
مشاعرے کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں
محمود الحسن ماہر، ساقی توڑیلوی، تسنیم
انصاری، ظہیر راشد، وفا اجواڈیہی
نیض توڑیلوی، عبدالمجید
شاغل، اکبر دانش، عبدالغفور
شمیم، نوشاد مونس
اعظمی الیس، نظام الدین سعد
اور وارث توڑیلوی نے
مرصع کلام پیش کیا۔ نظامت
کے فرائض جناب محمود الحسن ماہر
نے انجام دیے۔ ٹھیک
دو بجے مشاعرہ اختتام پذیر
ہوا۔

نامہ نگار
(وارث توڑیلوی)

رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے

مسلم طلباء کو وظیفے

کوکنی مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۷-۱۹۹۶ء تعلیمی سال کے لئے صرف رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے مندرجہ ذیل طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتہ پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ جس پر ایک روپیہ کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو ساتھ میں دو روپے کا پوسٹل اسٹامپ (ڈاک ٹکٹ) بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ درخواست نامے ہمیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمٰی کے ہائی اسکولوں میں درجہ ہشتم سے دسویں تک

(۲) بمبئی عظمٰی کے صنعتی و حرفتی (ووکیشنل ٹیکنیکل) اداروں میں تعلیم پانے والے

(۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینیرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے۔

(۴) بمبئی عظمٰی کے اور رتناگری سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانے والے۔

نقش کوکن

ضروری نوٹ:۔

(۱) ہائی اسکولوں کے جن طلباء نے ۵۰ فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں وہی اپنی درخواست (عرضیہ) پیش کریں۔

(۲) بارہویں تک لڑکیوں کو عام طور سے مفت تعلیم دی جاتی ہے لہٰذا جن لڑکیوں کو فیس ادا نہیں کرنی پڑتی ایسی لڑکیاں عرضی نہ داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں پانچسو روپیہ اس طالب العلم کو دیئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر چکا ہو۔ ایم ڈی میستری
سکریٹری

۶، گرگاؤں روڈ (جگناتھ شنکر سیٹھ روڈ) اوپیرا ہاؤس بمبئی ۴۰۰۰۰۴

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج مروڈ

ایچ۔ ایس۔ سی کا نتیجہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج آف سائنس مروڈ سے مارچ ۹۶ء کے ایچ۔ ایس۔ سی (بارہویں) کے امتحان میں ۱۴۶ طلباء نے شرکت کی تھی جن میں سے ۸۴ طلبہ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۵۷۔۵۸ فیصد رہا۔

مندرجہ ذیل ۵ طلبہ اول درجہ میں کامیاب ہوئے۔

(۱) چولکر یامینی دتاتریہ ۷۱٪
(۲) پوتنیس ساگر سریش ۶۸٪
(۳) الڈے نسرین عبدالمجید ۶۴٪
(۴) پدیہ یوگیش رگھوناتھ ۶۰٫۵٪
(۵) عارف صبا گل سعداللہ ۶۰٫۳٪

الانصار کا پہلا سالانہ پروگرام

الانصار کمیٹی دگھاٹ کوپر کی جانب سے گذشتہ مہینہ تلاوت قرآن اور تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ علماء کونسل (ممبئی) کے جنرل سکریٹری مولانا قدوس کشمیری اس تقریب میں مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے اپنے دست مبارک سے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور سامعین کو اپنی ایمان افروز تقریر سے نوازا۔

شادی خانہ آبادی

زرینہ ـ ڈاکٹر محمد حنیف

نقش نواز اور جلدی امراض کے ماہر معالج ڈاکٹر خلیل مقادم (متوطن کولتھرا) کی بہن زرینہ کی شادی ڈاکٹر محمد حنیف ابراہیم بیگ کے ساتھ ۱۳ رمئی ۹۶ء کو صابو صدیق گراؤنڈ بائیکلہ بمبئی میں بتزک و احتشام انجام پائی۔

آسیہ بروڈ ـ ارشد عارف

شری وردھن کے مشہور تاجر جناب محمد ابراہیم ابن محمد حسین بروڈ کی دختر آسیہ کی شادی جنجیرہ مروڈ کے جناب ارشد ابن داؤد صاحب عارف کے ساتھ ۹ رمئی ۹۶ء کو انجام پائی۔

نیور یکر خاندان کو شادی کی مبارکبادیاں

نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما جناب علی میاں نیوریکر کے گھر میں ۲ رجون ۹۶ء کو شادی کی تقریبات انجام پائیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) جناب علی میاں نیوریکر کے فرزند شعیب کا نکاح جناب قاسم حبیب ٹھاکور کی دختر علیا کے ساتھ۔

(۲) جناب محمود عثمان نیوریکر کے فرزند الطاف کا نکاح جناب عبداللطیف عزیز قاضی کی دختر نسیمہ کے ساتھ۔

(۳) جناب حسین میاں عثمان نیوریکر کے فرزند زبیر کا نکاح عبدالرحیم عبدالعزیز باڑی والے کی دختر رفیعہ کے ساتھ۔

جامع مسجد بمبئی میں عقد نکاح کی تقریب انجام پائی اور طعام تناول کا انتظام حج ہاؤس میں تھا۔

نقش کوکن

جناب محمد علی عبدالرحمٰن کڈو متوطن سائی۔ تعلقہ مانگاؤں۔ ضلع رائیگڈھ کے برخوردار جناب شاہد کی شادی موربہ والے جناب ابراہیم عثمان گنگر یکر کی دختر فاطمہ کے ساتھ بروز اتوار ۵ رمئی ۹۶ء کو بلیک برن انگلینڈ میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ انجام پائی اور اس کارروائی میں بڑی تعداد میں لوگ شریک تھے۔

مبارکباد

انجمن اتحاد المستقیم دابھول کے خازن جناب شمس الدین فسۃ ہنس کے دونوں فرزند اکبر پیر بھائی کالج بمبئی سے اعجاز نے ۴۹ر ۷ مارکس اور آصف نے ۵۲ر فیصد مارکس حاصل کرکے بارہویں جماعت میں کامیابی حاصل کی۔ انہیں مبارکباد قبول ہو۔

انجمن اراکین اتحاد المستقیم دابھول

نوپل شہر ضلع رائیگڈھ میں چیریٹی شو

۲ رجون کی شب میں مسلم یوتھ ٹرسٹ کے چند مسلم نوجوانوں نے مسلم محلوں میں ایک ایمبولنس کا انتظام کرنے کے لئے ایک چیریٹی پروگرام کا انعقاد کیا جس میں پردۂ سیمیں کے محبوب اداکار جناب دلیپ کمار صاحب بطور مہمانِ خصوصی شریک تھے۔ دلیپ صاحب کی موجودگی میں خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں اور ٹرسٹیوں نے اس نیک کام سے پانچسو سے لے کر ہزار روپوں کی بارش کر دی اور اس طرح ایک خطیر رقم جمع ہو گئی جس سے نوجوانوں کا دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

غالباً شاعر نے یہ مصرعہ کسی قوم یا خطے سے متاثر ہو کر بطور اظہار عقیدت پیش کیا ہوگا مگر میرے خیال سے اس کا پورا اطلاق "کوکنی مسلم قوم" پر صادق آتا ہے جو ان کی روایتاً حب الوطنی علم و فنون سے رغبت ، خلوص و ہمدردی اور امن پسندی میں ورثہ رہا ہے ۔ اس کے علاوہ وطن سے لے کر دیار غیر میں بھی مقیم اس قوم کی علمی ، ادبی ، مذہبی اور ثقافتی رواداری کے علاوہ سیاسی و سماجی اور کاروباری کارنامے کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ بلکہ اس ضمن میں بعض حضرات کے تعارفات اس موقر جریدہ نقش کوکن کی زینت بنے ہوئے ہیں ۔ چنانچہ ایسی ہی ہمارے قوم کی ایک مایۂ ناز شخصیت "محترمہ شمیم خان صاحبہ" ہیں ۔ ان کی پیدائش ۱۶ ر مارچ ۱۹۴۷ء کو کھوتیل " نزد توڑیل ، تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں ہوئی اور یہ فیملی سے مشرقی افریقہ جاکر دارالسلام سے ایکسو بیس میل کے فاصلے پر "موروگرو" نامی شہر میں آباد ہوئی ۔ اس لئے کہ موصوفہ کے والد ابراہیم عبداللہ خان ۱۹۳۸ء سے ذریعہ معاش کی تلاش میں دارالسلام تنزانیہ" میں آباد ہو چکے تھے ۔

موصوفہ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں تکمیل پاکر آپ سینیر کیمبرج کے بعد پیشۂ معلمی سے وابستہ ہوئیں اور ہیڈ ٹیچر ہونے پر آزادی کے بعد ایکو ڈسٹرک ایجوکیشن آفیسر کا عہدہ تفویض کیا گیا ۔ بعدازاں ان کی خداداد ذہانت کو دیکھتے ہوئے حکمران پارٹی نے دارالسلام یونیورسٹی میں داخل کیا ۔ جہاں سے آپ پولیٹکس میں اعلیٰ سند حاصل کرنے کے بعد عملی طور پر سیاسی میدان میں اتر آئیں اور ۱۹۸۵ء کے پارلیمانی الیکشن میں کامیاب ہوکر آئیں ممبر پارلیمنٹ ہوئیں اور دوبارہ ۱۹۹۰ء میں اسی طرح کامیابی سے ہمکنار ہوکر دس سال اپنے حلقہ موروگرو کی نمائندگی کے ملکی خیرسگالی کے لئے آپ یورپ ، افریقہ اور ایشیا کے متعدد بلاد سرکاری دورے کر چکی ہیں اور افریکن یونیٹی اور کامن ویلتھ اجلاسوں میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کا بھی انہیں شرف حاصل رہا ہے ۔ ان کا آخری پارلیمانی دورہ ۱۹۹۴ء میں فن لینڈ کا ہوا تھا ۔ اس کی پوری تفصیل دسمبر ۱۹۹۴ء کے نقش کوکن میں شائع ہو چکی ہے ۔

پیشۂ معلمی کے دوران موصوفہ کی شادی ۱۹۷۰ء میں جناب اختر محی الدین پرکار (متوطن بانکوٹ ضلع رتناگیری) کے ساتھ ہوئی ۔ پورے تنزانیہ میں اب تک اپنے آبائی خاندان "شمیم خان" کے نام سے پہچانی جاتی ہیں ۔

گذشتہ سال اکتوبر ۱۹۹۵ء کے عام انتخاب میں حکمراں پارٹی کو فتح حاصل ہونے پر آپ کو حکومت تنزانیہ نے مرکزی گورنمنٹ میں (نائب وزیر تجارت وصنعت) کے اہم عہدے سے نوازا ۔ آپ تمام کوکنی مسلم برادری میں وزارت کے عہدے پر فائز ہونے والی واحد اور اولین خاتون ہیں ۔ دعا ہے کہ آپ کی قیادت قوم و ملک کے لئے نیک فال ثابت ہو اور قوم کی دیگر بہنوں اور بچیوں کیلئے مشعل راہ ثابت بنے ۔

مرسلہ : ابراہیم بغدادی یو ۔ کے

اُردو اساتذہ کا سِیمنار

نیا تعلیمی سال شروع ہوگیا اور وسط جون میں تمام اساتذہ اپنے اپنے
ہائی اسکولوں میں پہنچ گئے ہوں گے ان اساتذہ کے درمیان باہمی مشاورت، ان کے مسائل پر غور و خوض اور نئے نصاب تعلیم سے متعلق اُن کی رہنمائی کے لئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیرِ اہتمام ماہ جولائی میں ممبئی میں ایک تعلیمی سیمنار منعقد کیا جارہا ہے۔
ممتاز دانشور ، ، ، ، ، ، ، : : : : : : اس سیمنار کی صدارت فرمائیں گے۔
اور ماہرینِ تعلیم جو نصابِ تعلیم کے اس بدلے ہوئے دھارے کا درک رکھتے ہیں نیز جو اقلیتی اداروں میں منصوبہ بند طریقہ پر فروغ تعلیم کے لئے کام کر رہے ہیں اساتذہ سے خطاب فرمائیں گے۔ اسی طرح نظامِ تعلیم میں تبدیلیوں کے تعلق سے اساتذہ اور ماہرین کے درمیان بحث و مباحثہ بھی ہوگا۔

یہ سیمنار جولائی کے تیسرے ہفتہ میں (حتی الامکان ۲۱ جولائی ۹۶ء) بروز اتوار صبح ساڑھے نو ۹½ بجے شروع ہوگا اور شام پانچ بجے اختتام پائے گا۔ وقفہ میں حاضرین کے لئے ظہرانہ (LUNCH) کا انتظام بانیانِ مجلس کی جانب سے ہوگا۔
کوکن کی علم دوست مخیر ہستی جناب : : : : : : : : : : : : : : :
اِس پروگرام کی کفالت فرما رہے ہیں۔

اضلاع کوکن اور بمبئی اعظمی کے اُردو ہائی اسکولوں کے سربراہوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے ہائی اسکول کے پرنسپل یا وائس پرنسپل اور درجۂ پنجم تا دہم کے تین اساتذا، (کل ۴) کو اس سیمنار میں شریک فرمائیں۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پچھلے بارا / تیرا سالوں سے اُردو ذریعۂ تعلیم کے طلباء کے لئے پروگرام کرتے آیا ہے۔ اب اس نے اپنی توجہ اساتذا کی طرف بھی مبذول کی ہے اور یہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔
استدعا ہے کہ اساتذہ ہم سے تعاون فرمائیں گے۔

اس خبر کے دعوتنامے (تاریخ، مقام و دیگر تفصیلات کے ساتھ) کوکن اور بمبئی اعظمی کے تمام اُردو ہائی اسکولوں کو بھیجے جائیں گے۔ اگر کسی ہائی اسکول تک دعوتنامہ نہ پہنچے تو عدم وصولیابی کی ہمیں خبر دیں۔ ہم آپ کے شکر گذار ہوں گے۔

ابراہیم سندیلکر
سکریٹری نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بمبئی

Noray takes 10 for five

انگلینڈ میں کوکنی ٹورنامنٹ

٢٦ رمئی ١٩٩٦ء کو لوٹن انگلینڈ میں ایک روزہ ،کوکنی کرکٹ ٹورنامنٹ "منعقد ہوا جس میں ۵ ٹیموں نے حصہ لیا تھا. مقامی ٹیموں کے علاوہ لندن ، برمنگھم ، لیسٹر اور بلیک برن کی دو ٹیموں ، بلیک برن کوکنی کلب اور رتناگیری ایلون شامل تھیں. سیمی فائنل راؤنڈ میں پہلے لندن کوکنی ٹیم اور بلیک برن میں جم کر مقابلہ ہوا اس میں لندن ٹیم کو فتح حاصل ہوئی اور دوسرے گروپ میں لندن ٹیم کے سامنے رتناگری ایلون کی جیت ہو کر فائنل کا زور دار مقابلہ لندن اور رتناگری ایلون کے درمیان ہوا جس میں لندن کی ٹیم دس اوور میں صرف ستائیس رن پر چھ وکٹ پر آؤٹ ہو گئی اور رتناگری ایلون نے دس اوور میں ستّو رن پر دو وکٹ سے شاندار فتح حاصل کی. فاتح ٹیم کو نیرولی کے معروف ٹیمبر مرچنٹ اور فرنیچر مینوفیکچرر جناب داؤد خان، متوطن پابرہ نگڑی نزد مہسلہ ، ضلع رائے گڈھ کے ہاتھوں ایک گشتی شیلڈ اور کپ سے پذیرائی کی گئی اور اسی طرح یہ رنگارنگ اور دوستانہ گیدرنگ رات ڈنر بعد نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائی .

نقش کوکن

رتناگیری ایلون کے کپتان محسن محمد علی نورے کے علاوہ ٹیم کے معروف کھلاڑی نثار احمد عباس نورے متوطن شیو بندرگ ، ضلع رتناگری "لیم فیلڈ سی سی ، (LIMEFIELD C.C) کے بہترین فاسٹ بالر مانے جاتے ہیں جنہوں نے "مسلم سی سی ،، کو گیارہ اوور میں چھ میڈن ۵ رن اور دس وکٹ لے کر اس انگلش ٹیم میں شاندار ریکارڈ قائم کیا ہے جو گذشتہ ایکسو ایک سال کا ریکارڈ مانا جاتا ہے. ثبوت کے لئے اخبار کا تراشہ پیش خدمت ہے .

مرسلہ : ابراہیم بغدادی یو کے

کرڈوئی کی طالبہ کو مہاراشٹر اکاڈمی ایوارڈ

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی کی ہونہار طالبہ حسن کوثر شمس القمر ہاشمی (موجودہ صدر معلم کی نور چشمی) نے مارچ ١٩٩٥ء میں S.S.C امتحان میں اردو زباندانی میں ۹۱ فیصد نمبرات حاصل کر کے کوکن بورڈ ڈیویژن کا اس مضمون کے لئے گولڈ میڈل حاصل کیا تھا. ان کی اس نمایاں کامیابی کو سراہتے ہوئے حال ہی میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی نے پندرہ ۱۵۰۰ سو روپے کی رقم سے پذیرائی کی . اسکول کی روایات میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والی وہ تیسری اسٹوڈنٹ ہیں اور اسٹیٹ اکاڈمی کا ایوارڈ پانے والی اولین طالبہ ہے

پرنسپل سروری ہاشمی کے اعزاز میں جلسہ

اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب عبداللہ مرچنٹ اور اسکول ہذا کے اسٹاف کی جانب سے محترمہ ہاشمی صاحبہ کا بحیثیت پرنسپل فاروق ہائی اسکول کرلا تقرر ہونے پر ان کے اعزاز میں ایک شاندار ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں اسکول کمیٹی کے اراکین جناب آدم نور، جناب عبدالکریم اسمٰعیل ملکانی جناب امتیاز ستار عمر بھائی اور جناب ہاشم چھاپرا نے شرکت فرمائی. فاروقی ستار عمر بھائی اسکول کے سابق طلبہ کے ریٹائرڈ پرنسپل ابراہیم خان طالب اور موجودہ پرنسپل شرف الدین شیخ خاص طور سے مدعو کئے گئے تھے. جلسہ میں محترمہ حلیمہ شیخ کو وائس پرنسپل اور محترمہ

اقبال کوارے کو اعزاز

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے رکن اور نئی ممبئی کے فعال سماجی خدمتگار اور سیاسی رہنما جناب اقبال کوارے جو نئی ممبئی میں مائنارٹی سیل کے چیرمین تھے ان کی خدمات بالخصوص اقلیتی فرقہ (مسلم، عیسائی، سکھ و دیگر اقوام) میں ان کی خدمات اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی مائنارٹی سیل کے چیرمین اور رکن پارلیمان جناب طارق انور نے انہیں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے مائنارٹی سیل کا چیرمین بنا دیا ہے اس عہدہ پر تقرری کے لئے ہم جناب اقبال کوارے کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عارف زکریا

پردۂ سیمیں کا ابھرتا ہوا فنکار

۱۹۸۸ء کی بات ہے عارف زکریا ممبئی کے سدنہم کالج میں کامرس کے طالب علم تھے۔ اس وقت ان کے ذہن پر مینجمنٹ "سوار" تھا۔ فلموں کے بارے میں انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا لیکن جب قسمت مہربان ہوتی ہے تو پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی طالب علم کالج کیمپس سے نکل کر "کیمپس" جیسے مقبول سیریلوں کا اہم اداکارہ بن جاتا ہے۔ اب وہ ٹیلیویژن کا جانا پہچانا چہرہ بن چکے ہیں اور حال ہی میں کلپنا لجمی کی فلم "درمیان" سائن کی ہے۔ یہ ان کی پہلی فلم ہے۔ جہاں تک فلموں کا تعلق ہے وہ اچھی اسکرپٹ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اچھی اسکرپٹ مل جائے تو ٹھیک ورنہ چھوٹا پردہ کیا برا ہے بقول عارف "تین خراب فلمیں کرنے سے ایک اچھا سیریل کرنا بہتر ہے۔" واہ اگر سوچنے سمجھنے کا یہی ڈھنگ اور زاویہ رہا تو عارف زکریا آگے جائیں گے بہت آگے

مستری ہائی اسکول میں نرسری کلاس کا افتتاح

یکم جون کی صبح مستری ہائی اسکول رتناگری کے حاجی داؤد دانتیل مستری آڈیٹوریم میں پھلواری نرسری کلاس کا افتتاح تعلیمی امدادیہ کمیٹی ممبئی رتناگری کے ایک سرگرم رکن جناب عبدالحمید مستری صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا اور اسکول کی تعلیمی سرگرمیوں میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر رتناگری اور مضافات سے آنے والے سرپرستوں اور نونہالان قوم کی موجودگی نے پروگرام کی رونق کو دوبالا کر دیا تھا۔

صدر معلم جناب عبداللطیف مقادم نے پروگرام کی غرض وغایت کے ساتھ ساتھ نرسری کلاس کے افتتاح پر انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض اسکول کے معلم جناب سراج احمد خان نے بحسن وخوبی انجام دیئے

لندن میں ہندوستانی خاتون میئر منتخب

ہندوستانی نژاد شری متی لتا پٹیل لندن کے برنٹ بورو کی میئر منتخب ہوئیں۔

لیبر پارٹی کونسلر ۳۹ سالہ لتا جن کا خاندان سنہ ۱۹۷ء کے دہے میں یوگنڈہ سے برطانیہ آیا۔ ہندوستانیوں کی اکثریت والے علاقے برینٹ بورہ میں گذشتہ ہوئے الیکشن میں میئر منتخب ہوئیں وہ سنہ ۱۹۸۹ء میں بورد کی ڈپٹی میئر تھیں۔

WE'RE OPEN: The Mayor and other officials watch Hussian Sadiq cut the ribbon to open the new Age Concern Apna Ghar centre. From left· Jamal Patel, Ethnic Minorities Development Association executive committee member; Pauline Walsh, chief officer for Age Concern; Janaid Qureshi, chairman of EMDA; Mehrban Sadiq; The Mayor; and chief executive of City Challenge, Janet Bradbury

اپنا گھر

"اپنا گھر" یہ ایڈرلی ڈے کیر سینٹر
یعنی دن میں ضعیفوں کی حفاظت کا مرکز
(ELDERLY DAYCARE CENTRE
کا ہندی نام ہے۔ جس کا مقصد بلا امتیاز
مذہب و ملت بلیک برن شہر اور
اطراف میں آباد تمام ایشیائی بزرگوں
اور بے سہارا لوگوں کو یہاں دن بھر
کے لئے لاکر ان کی دیکھ بھال کرنا ہے
اس کی تعمیر مقامی کونسل اور سٹی چیلنج
CITY CHALLENGE کے مالی
تعاون سے تقریباً دو لاکھ پونڈ کی لاگت
سے عمل میں آئی ہے اور یہ لنکا شائر
کاؤنٹی میں اپنی نوعیت کا پہلا سینٹر ہے۔
اس قسم کے کئی سینٹر ملک کے چھوٹے
بڑے شہروں میں بھی تعمیر ہو چکے ہیں
مذکورہ سینٹر کا ۱۳ اپریل ۹۶ء کو افتتاح
عمل میں آیا جس میں شہر کی لارڈ میئر مسز
ڈکاؤسن مورین اور چیف افسر آف
AGE CONCERN ایج کنسرن
مسز پولین والش اور پاکستانی نژاد

نقش کوکن

جناب جنید قریشی چیرمین آف ایمڈا (EMDA) اور چیف ایگزیکیٹو آف سٹی چیلنج کی مسز جینٹ بریڈبری نیز شہر کے عمائدین اور دیگر بھارتی، پاکستانی بنگلہ دیشی ہندو مسلم بڑی تعداد میں شامل تھے۔

افتتاحی تقریر کے دوران "اقلیتی ڈیولپمنٹ اسٹنٹ" اور ایگزیکیٹو کمیٹی ممبر جناب جمال پٹیل (متوطن کرڈونی، تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری نے کہا کہ اس وقت ہمارے بلیک برن اور اطراف میں ایشیائی لوگ کافی تعداد میں آباد ہیں فی الوقت ان میں ضعیف العمر لوگوں کی تعداد نو سو سے بھی تجاوز کر چکی ہے جو اپنی ضعیفی کے سبب چلنے پھرنے سے قاصر ہیں انہیں اپنے دوست احباب کا حافظ نصیب نہیں ہوتا اور انہیں گھر کے دیگر افراد کام کاج پر جانے کے بعد بڑی اداسی اور تنہائی سے دن گذارنا پڑتے ہیں۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر یہ سنٹر قائم کیا گیا ہے جو ایمڈا، ایج کنسرن اور سٹی چیلنج کے باہمی تعاون سے چلایا جاتا ہے تاکہ متذکرہ لوگوں کو آپس میں ملنے جلنے اور گپ شپ کرنے کے مواقع حاصل ہوں اور ان کی دلجوئی کے لئے دیگر پروگرام مثلاً ٹی۔ وی۔ T.V.

ریڈیو، کیسٹ پلیر، ویڈیو وغیرہ کی سہولیات بھی حاصل ہیں۔ علاوہ اخبارات و رسائل بھی فراہم کیے جاتے ہیں نیز دیگر سوشیل ایکٹیویٹیز کے علاوہ کچھ مذہبی تقریبات اور سال میں دو تین مرتبہ شہر سے دور سیر و تفریح یعنی TRIP کا بھی انتظام رکھا گیا ہے علاوہ ازیں نہایت رعایتی دام میں انہیں دوپہر کا کھانا مع ڈوونٹ کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی جاتی ہے اور گھر سے لانے لیجانے کے لئے "ایج کنسرن" ایمبولنس کی مفت سروس مہیا ہے۔

جمال پٹیل جانے مانے سوشیل ورکر ہیں انہوں نے اس سبجکٹ میں ۵۴ سال کی عمر میں گریجویشن کیا ہے اور ایمڈا ETHNIC, MINORITY DEVELOPMENT ASSOCIATION = EMDA کے نوجوان چیف آفیسر جناب نوشاد عبدالقادر مرغے متوطن گوولکوٹ تعلقہ چپلون رتناگری کا بھی انہیں بڑا تعاون حاصل ہے۔ موصوف بی۔ ایس۔ سی (BSC) ہو کر ایجوکیشنل میں پوسٹ گریجویشن بھی کر چکے ہیں اور اسی محکمہ ایمڈا سے وابستہ جناب محمود خان (متوطن توڑیل تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ یہ کمیونٹی ڈیولاپمنٹ ویلفیر آفسر اینڈ رائیٹ ایمگریشن کے عہدے پر فائز ہیں موصوف جنوبی یمن کے مرکزی شہر عدن میں ایئر انڈیا ریزرویشن منیجر اور انڈیا مل ڈراون یو۔ کے میں دس سال سوپروائیزر کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔

اسی سماجی حلقہ سے منسلک ایک اور قابل ذکر پچیس سالہ نوجوان شخصیت مولانا حسین المرحوم عبداللطیف سولکر (متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ ہیں۔ جنہوں نے دارالعلوم بری (BURY) یو۔ کے سے حافظ قرآن ہو کر مدرسہ حسینیہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ سے عالم کی سند حاصل کر چکے ہیں جن کی بے لوث خدمت خلق اور حسن اخلاص کو دیکھ کر عہد اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہوتی ہے جنہوں کے ایثار و ہمدردی سے متاثر ہو کر لوگ مشرف بہ اسلام ہوتے تھے لہٰذا موصوف متذکرہ سنٹر میں کیرا سینٹر ہیں اور ضعیف لوگوں کی خدمت گزاری کرنا اور ڈرائیور کے ساتھ جا کر ان لوگوں کو سہارا دے کر سنٹر میں لانا۔ سنٹر کی صاف صفائی کرانا، باورچی کی عدم موجودگی میں کھانا تیار کرنا اور بہت ہی معمر اور معذور لوگوں کو نہلانے اور ان کے کپڑے تبدیل کروانے میں مدد کرنا شامل ہیں۔ ساتھ ہی موصوف

سوشل سائنس میں ڈپلومہ حاصل کرنے کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں اور مزید سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے گریجویشن کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں بہر حال موصوف کی سماجی سرگرمیاں ہمارے نوجوان عالم حضرات کو دعوت تقلید دیتی ہیں۔ ذرا آگے چلنے تو بلیک برن کی معروف ہستی جناب انور حسین سائو یلکہ متوطن گونڈگھر تعلقہ بھلہ ضلع رائے گڈھ جو گذشتہ پندرہ سال سے ہاوزنگ ڈپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ وہ لوگوں کو رہائش پر قانونی مشوروں اور جانکاری کے ساتھ دیگر کئی سوشیل کاموں میں جٹے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف علمی اور ادبی شوق رکھنے والے حضرات کو جناب حافظ عبدالعلیم کھیرٹکر متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ مصروف خدمات ملیں گے جو گذشتہ چار سال سے "ایشین سروس لائبریرین" کے عہدے پر فائز ہیں اور راقم الحروف کے برخوردار الطاف ابراهیم بغدادی متوطن گونڈگھر تعلقہ مہسلہ ضلع رائیگڈھ "پرسٹن برو کونسل ایمپلائی"
"PRESTON BOROUGH COUNCIL EMPLAYEE"
کے عہدے پر فائز ہیں اس طرح یہ چھوٹا سا مگر پُر مغز کوکنی قافلہ اپنی منزل کی طرف نقش کو کن گامزن نظر آتا ہے چونکہ پاکستانی اور بھارتی گجراتی لوگوں میں کوکنیوں کی تعداد نہایت قلیل اور مختصر سہی مگر انکی متذکرہ بے لوث خدمات سے سبھی متاثر ہیں اور ان جملہ حضرات کا قوم کے نوجوانوں کو پرخلوص مشورہ ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور دیگر ملازمتوں کی طرح سماجی کاموں میں بھی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے رہیں اس سے معاشی کفالت کے ساتھ لوگوں میں خیرسگالی اور دوستانہ تعلقات بھی ہموار ہوتے ہیں جسکی فی زمانہ اشد ضرورت ہے

نوٹ:۔ ضعیف العمر خواتین کو بھی مذکورہ سینٹر میں سہولیات حاصل ہیں اور ان کی دیکھ بھال کے لئے عورتوں کا معقول انتظام رکھا گیا ہے۔

مرسلہ:۔ ابراھیم بغدادی یو۔کے

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت کے لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں اس ادارہ کو بھی شامل کریں۔

خبر کیوں نہیں چھپی

ہمارے کچھ کرمفرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین، رپورٹ، خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ اخبار کی طرح آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ ۲۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ تاریخ کو پریس جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپی تو ناراض مت ہوئیے۔ پرچہ آپ کا ہے۔ اس سے تعاون کیجئے۔

انتقال پُر ملال

محمد علی شیخ کو صدمہ

سول انجینئر محمد علی شیخ
کی والدہ اور ڈاکٹر عبد الکریم نائیک
(مدیر نقش کوکن) کی خالہ صاحبہ عزیزہ
بی عبد الطیف شیخ (ڈیپوی) متوطن
شیر گاؤں رتناگری کا بعمر ۸۵ سال
۱۴ رمئی ۹۶ء کو باندرہ ممبئی میں
انتقال ہوگیا۔

تاج الدین سرکھوت کا انتقال

شریوردھن ضلع رائیگڈھ
کے جناب تاج الدین محمد حسین
سرکھوت کا ۱۶ رمئی ۹۶ء کو انتقال
ہوگیا آپ دو سال سے علیل تھے پھر
بھی تلاوت اور نمازوں میں مشغول
رہا کرتے تھے۔

لندن سے موت کی خبر

جناب لیاقت حسن خان متوطن
توڑیل تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ
یکم اپریل ۹۶ء کو حرکت قلب بند
ہوجانے پر ۳۲ سال کی عمر میں لندن
میں رحلت فرما گئے۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی
نقش کوکن

سنجیوا ریڈی نہیں رہے

سابق صدر ہند نیلم سنجیوا ریڈی
کا یکم جون ۹۶ء کو بنگلور میں انتقال
ہوگیا وہ ۸۳ سال کے تھے۔

عزیز قاضی کو صدمہ

ڈاکٹر اے آر اندرے کے
بہنوئی جناب عزیز قاضی کے پدر
بزرگوار جناب غلام حبیب شرف الدین
جو مرحوم معین الدین حارث صاحب
کے برادر نسبتی تھے ۲۶ رمئی ۹۶ء
کو راہئ عدم ہوگئے۔

جناب نذیر احمد اوملکر کو صدمہ

جناب نذیر احمد اوملکر (دروٹھنہ
ضلع رائے گڈھ) فی الحال مقیم ناٹال
ساؤتھ افریقہ کی والدہ محترمہ شریفہ
بی کا ناٹال ہی میں ۹۵ سال کی عمر
میں ۱۴ رمئی ۱۹۹۶ء کو انتقال
ہوگیا مرحومہ ایک عرصے سے علیل
تھیں۔ ایچ بی مقدم

ہاشم حاجی کو صدمہ

ہاشم اسمٰعیل حاجی کے
برادر نسبتی عبد الوہاب حسن میاں
سزنگ (عمر ۴۸ سال) متوطن
وہجے درگ ۲۷ اپریل ۹۶ء کو حرکت
قلب بند ہونے کی وجہ سے کویت
میں انتقال کر گئے۔ تدفین یکم مئی
۹۶ء کو کویت میں ہوئی۔
شریک غم ابوبکر عبد الطیف ملا

دستگیر پرکار کو صدمہ

جناب نظیر احمد دیسائی کی
بیوی اور لائن غلام دستگیر پرکار کی
بھانجی فاطمہ نظیر (عمر ۴۲ سال)
متوطن بانکوٹ مورخہ ۸ رمئی ۹۶ء
مختصر سی علالت کے بعد دہران
(سعودی عربیہ) میں انتقال ہوگئیں۔
شریک غم: مبین عبد اللطیف حاجی
اندیصری

محمد ابراہیم عمر رجب کا انتقال

۹ رجون ۹۶ء کو ممبئی کے مشہور
ومعروف سماجی کارکن محمد ابراہیم عمر
رجب ۸۰ سال کی عمر میں مختصر سی
علالت کے بعد انتقال کر گئے۔
مرحوم شہر کے ایک قدیم ادارے
انجمن مفید الیتامیٰ کے صدر اور ناریل
واڑی قبرستان کمیٹی کے چیرمین
تھے۔

بقیہ صفحہ دیگر

عبدالجبار محمد ٹنی کا انتقال

پچھلے مہینہ بمبئی آندھرا ٹرانسپورٹ کے سابق کیشیر جناب محمد یوسف ٹنی (چھوٹے محمد بھائی) کے فرزند جناب عبدالجبار بمقام ویراول (گجرات) ایک حادثہ میں انتقال کر گئے ہیں۔ بمبئی آندھرا ٹرانسپورٹ کمپنی نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست ہیں۔

قاسم حاجی کا انتقال

کوکن مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن اندھیری کے سرگرم رکن اور منڈاک اپارٹمنٹ کے فاونڈر سکریٹری۔ قاسم اسمٰعیل حاجی (متوطن گنگولی۔ ضلع رتناگری) عمر ۸۵ سال طویل علالت کے ناناوتی اسپتال میں ۳۰ مئی سنہ ۹۶ء کو انتقال کر گئے۔

شریک غم: مبین عبداللطیف حاجی سات بنگلہ

اے آر زینداد کا انتقال

مرحوم محمود سلیمان حاجی کے قریبی ساتھی اور فلمی دنیا کی نامور شخصیت جناب اے آر زینداد (عمر ۷۸ سال) دیولالی۔ ناسک میں ۳ رجون ۹۶ء کو انتقال کر گئے۔

مرحوم دس روز پہلے اپنے فرزند خالد کے ساتھ حج بیت اللہ سے لوٹے تھے۔

مرحومہ آمنہ بی

جناب محمد عبدالعزیز حمدارے کی والدہ اور اندھیری کے سوشل ورکر مبین حاجی کی بہن رضیہ کی خوش دامن آمنہ بی (متوطن پانوس۔ ضلع رتناگری) طویل علالت کے بعد ۸ رجون ۹۶ء کو انتقال کر گئیں۔

عبدالحمید میٹاونکر کا انتقال

عبدالحمید آدم میٹاونکر (متوطن ڈونگر۔ راجہ پور (عمر ۵۰ سال) طویل علالت کے بعد ۱۴ رجون ۹۶ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

مرحوم (بی۔ای۔ایس۔ٹی) BEST میں اچھے عہدہ پر فائز تھے۔ اور عنقریب ہی اپنی ملازمت سے سبکدوش ہونے والے تھے۔

نامہ نگار: مبین عبداللطیف حاجی۔ اندھیری

بالا صاحب دیورس چل بسے

آر ایس ایس کے سابق چیف بالاصاحب دیورس دورۂ قلب کے بعد ۱۷ رجون ۹۶ء کو پونہ میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے ان کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔

انگلینڈ سے اموات کی خبریں

(۱) جناب روشن میاں اوکئے متوطن نہندری، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ ۲۴ راپریل ۹۶ کو ۷۷ سال کی عمر میں لندن میں رحلت فرما گئے۔

(۲) جناب ارشد فاروق سنگے متوطن ماجرونہ، تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ ۱۵ رمئی ۹۶ء کو ۱۸ سال کی عمر میں بلیک برن یو۔کے میں انتقال کر گئے۔ مرحوم پیدائشی اپاہج تھے۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو۔کے

کردہ کے مقادم خاندان کو صدمہ

جناب محمد حسین عبدالرحمٰن مقادم متوطن سارنگ تعلقہ داپولی طویل ترین علالت کے بعد ۶ رجون ۹۶ء کو راہئ عدم ہوگئے۔ مرحوم کردہ (داپولی) کے حضرت پیر سید حسام الدین قادری کے داماد شمس مقدم کے چچازاد بھائی اور حقیقی بہنوئی بھی تھے۔

عباس میاں بدھلاجی کا انتقال

موضع کارلہ پوسٹ بورلی پنچتن تعلقہ شریوردھن کے عباس میاں بدھلاجی ۱۰ رجون ۹۶ء کو بعمر ۸۰ سال انتقال کر گئے۔ مرحوم انڈین شپنگ کمپنی میں C.P.O تھے

(مرسلہ: یوسف دلوی

اپتھالمیک ٹیکنی شین کورس

(آنکھوں کے معائنہ کے سلسلے میں ضروری معلومات کے کورس)

یوں تو آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے ماہر امراضِ چشم ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ ان کے معائنہ کے بعد ضروری سامان کی فراہمی کی نوبت آتی ہے جبکی معلومات درج ذیل کورس میں دی گئی ہے۔

۱۔ اپتھالمیک ٹیکنی شین میں دسویں یا اس کے مساوی امتحان میں کامیابی کے بعد اس کورس میں داخلہ ملتا ہے۔

۲۔ ڈپلومہ ان اپتھالیماجی، سائنس گریجویٹ کے لئے۔

پتہ: (۱) بمبئی یونیورسٹی فورٹ ممبئی (۲) آگرہ یونیورسٹی آگرہ۔ (۳) دہلی یونیورسٹی دہلی (۴) کرناٹک یونیورسٹی، دھارواڑ۔ (۵) مہاتما گاندھی یونیورسٹی، کوٹائم، کیرالا۔

۳۔ ڈپلومہ ان اپتھالمیک ٹیکنالوجی، بارہویں (سائنس) میں کامیابی کے بعد داخلہ ملتا ہے۔ کورس کی مدت ۲ سال ہوتی ہے۔ درج ذیل اداروں میں داخلہ ملتا ہے ——

(۱) جسلوک اسپتال بمبئی ۲۶ (۲) کے ای ایم اسپتال پریل ممبئی ۱۲ (۳) بی وای ایل نائر اسپتال ممبئی سینٹرل ممبئی ۸

۴۔ ڈپلومہ اِن اپتھالمیک میڈیسن اینڈ سرجری، ایم بی بی ایس کے بعد اس کورس میں داخلہ ملتا ہے۔

پتے: (۱) بمبئی یونیورسٹی فورٹ ممبئی (۲) ڈاکٹر امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد (۳) ناگپور یونیورسٹی ناگپور۔ (۴) بی، جے، میڈیکل کالج پونے (۵) شیواجی ودیا پیٹھ کولہاپور۔

نقش کوکن

میڈیکل لیبارٹری کورسیز کی معلومات

ڈاکٹر کبھی کبھار خون، پیشاب وغیرہ کی جانچ کی ہدایت کرتے ہیں اس ہدایت کے بعد ہم لیبارٹری میں پہنچ جاتے ہیں جہاں پیشاب خون وغیرہ لے کر دوسرے روز اس کی رپورٹ دے دیتے ہیں اس رپورٹ کی روشنی میں ڈاکٹر مرض کی تشخیص کرتے ہیں اس لیبارٹری میں پیتھالوجی، اسٹولوجی، بایوکیمسٹری، کلینیکل بایوکیمسٹری بلڈ بنک ٹیکنالوجی جیسے مضامین کی معلومات کی روشنی میں معائنہ کیا جاتا ہے ان کورسیز کی معلومات درج ذیل ہیں اور دسویں میں کامیابی کے بعد داخلہ ملتا ہے۔

۱۔ کے جے سومیّا جونیئر کالج ۔ ودھیاوہار۔ ممبئی۔
۲۔ کنیا شالا راج پتھ ستارا ۳۔ راجہ دھنراج گیری جونیئر کالج پونے۔

درج ذیل اداروں سے تین سالہ کورس کا ڈپلومہ حاصل کیا جاسکتا ہے اسے ڈپلومہ ان میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے (DMLT) اس میں دسویں میں کامیابی کے بعد داخلہ ملتا ہے۔

(۱) بی وی دمینس پالی ٹیکنک سانتا کروز ممبئی ۹۴۔
(۲) مہاراشٹرا شکشن منڈل پالی ٹیکنک، نیلنگا، لاتور سائنس میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد یہاں سے ۱½ سالہ کورس کا ڈپلومہ حاصل ہوتا ہے۔

(۱) ہاف کین انسٹی ٹیوٹ پریل ممبئی (۲) لوکمانیہ تلک میونسپل میڈیکل کالج سائن ممبئی۔ (۳) ٹوپی والا میونسپل میڈیکل کالج ممبئی (۴) پونے یونیورسٹی گنیش کھنڈ پونے۔

///... ///...

Judge Mr Sharif Parkar (centre) seen with Chief Justice of India, Justice A M Ahmedi at the convocation hall of the Bombay University where the latter spoke on Legal Aid Percept Practice and Prospects as a part of Firdaus H I Taleyarkhan Memorical lecture on April 27 1996 Mr F I Khorakiwala & Ms Snehlata Deshkukh Vice Chancellor of Bombay University are also seen in the picture

SCHOLARSHIP FOR MUSLIM STUDENTS

Deserving Muslim students desirous of persuing further studies in Chartered Accountancy/Architecture/Journalism who have secured admission in these courses should contact us for grant of scholarship equivalent to one year's college fees

Total scholarship six
(Two students in each category)

Send your applications to K M Aarif
(President)
United Economic Forum
107 MI Estate Off Dr E Moses Road
Worli Mumbai 400018
Tel 492 7435/492 3412 Fax 492 3413
E-Mail (X-400)C=IN A=VSNB

Orphanage of girls, Pune), Mr Sami Khatib, (Pharmacy college) Mr Abdul Azim Khatkhatay (Property Board) Dr F T Padaria (Sobhani Hostel for boys), Mr Rizwan Farooqui (A I Peerbhoy college & B Ed college),

Career guidance programmes by SIO

Students Islamic organisation of India had organised Career Guidance Programmes from June 2 to 8 The programme included lectures career exhibition aptititude test and counseling Mr Haseeb Bhatkar made the programme successful For further inquiry, please contact Educational & Career Guidance Cell, Students Islamic Organisation of India Tel 5511009/ 5137150

Note on Moral Re-armamament

Moral Re-Armament was launched in 1938 when Europe was rearming Frank Buchman MRA's American initiator called for a programme for moral and spiritual re-armement' to address the root causes of conflict and work towards a 'hate free fear-free greed-free world' Since then people of all backgrounds and traditions have been active in this programme on every continent MRA is open to all Its starting point is the readiness of each person to make real in their own life the changes they wish to see in society A commitment to search for God's will in daily life forms the basis for creative initiative and common action Absolute moral standards of honesty, purity, unselfishness and love help to focus the challenge of personal and global change For more details please contact Ms Shushoba Barve 'Kumaram' Flat No 3, 10, Worli Sea face, Mumbai-400018 or The Director of MRA Asia plateau, Panchgani Dist Satara Maharashtara 412805

Wedding

Abdul Shakoor s/o Mr SyedAli Kadri of London getting married to Samira d/o Mr Laiq Husain Kaskar on July 14, 1996 at Hendon School, Hall, London

News Makers

Farida Naik tops IAS exams

It is a matter of pride to Kokan and the community that Ms Farida Naik of Mazgaon Mumbai topped the Civil Services (IAS) exams among the ladies Her academic career has been excellent throughout Her father Mr Mehmood Naik is a businessman and has helped many students for their studies Ms Farida is a cousin of Mr Latafat Kazi, deputy director Nehru Planetarium Naqshe Kokan congratulates Ms Farida on her success

Iqbal Kaware appointed as a Vice-Chairman

Well-known political leader of Vashi Mr Iqbal Kaware has been appointed as a Vice-Chairman of Maharashtra Pradesh Congress Committee, Minority Cell

Dr Yunus S Loya,Consultant Cardiologist,

Dr Yunus S Loya MD DM FACC(USA) has been working in the field of cardiology since 12 years and into private practice since last three years He has been performing international work since 1987 and has gained a large personal experience in addition to the specialised training at USA and Europe He is specialist in Angoiplasty, all other interventions He is attached to several hospitals such as Nanavati Hospital Breach Canady Hospital, Cumballa Hill Hospital and Prince Aly Khan Hospital M K Parikh Polyclinic 101 Sukhsagar NS Patkar Marg Mumbai-400 007 (Mon to Fri 5 to 7 pm) Tel 361 0589 & 3619235 Revival Polyclinic 31st Rd Off Linking Rd Bandra (W), Mumbai 400050 (Mon Wed & Fri 4 to 5 pm on appointment)

to ensure longevity and all the volumes are stored in a gigantic trunk

It takes four persons to carry a volume, while three persons are required to read it (one to recite and two for turning the pages) This more than 200 year old copy was written by calligrapher Mohammed Ghause who was said to have migrated from Punjab in his childhood He started writing it at the age of 15 years and took 45 years to finish it Each page has Persian commentary and interpretation of the original text, and care was taken to decorate the pages with golden borders which still retain the sheen Some believe the paper used was made by the calligrapher while others say the paper and the ink were brought from Ahmedabad The book has been in the mosque since 1912 when it was rebuilt on the orders of Maharaja Sayajirao Gaekwad The original Jami Masjid was built some 400 years ago by Sultan Muzaffar Shah of Gujarat

Scholarship for Muslim Students of Konkan

Bombay sub-committee of the Konkan Muslim Education Society, Ratnagiri, has decided to award scholarships for the academic year 1996-97 to Muslim students coming from three districts of Konkan viz Raigarh, Ratnagiri and Sindhudurg The students who wish to avail the scholarships may send their application at the following address with a self addressed envelope and also a postal stamp of Rs 2/- to meet the cost of the form The students can also collect the form from our office between 11 00 a m and 1 p m on any of the working days Last date of submitting the application is September 30, 1996 Applications received after this date will not be accepted Students who fulfill the following conditions should apply only

1 Those studying in high schools in Greater Bombay from Std VIII to X **2** Studying in the Technical Institutions and Colleges (Vocational Technical) in the Greater Bombay **3** Studying in Engineering or Medical colleges anywhere in Maharashtra state **4** Students studying in Junior Colleges of Greater Bombay, Ratnagiri Sindhudurg and Raigarh districts

Important Note i) High school students who have secured less than 50% marks in the last examination should not apply

ii) Since girls are getting free education up to std XII, such girl students need not apply

Besides the above scholarships the committee has decided to award a lump sum amount of Rs 500/- in memory of late Prof Dadarkar saheb to those students who have secured highest marks in subjects like Mathematics Science Urdu and Arabic

Please forward your application to
M D Mistry, Secretary, The Konkan Muslim Education Society, 76 Jagannath Shankar Sheth Road (Girgaum Rd) Opera House, Mumbai-4

Anjuman-i-Islam, Mumbai

Dr Ishak Jamkhanawala is unanimously re-elected as a President of Anjuman-i-Islam for the year 1996-97 The members for Executive Council are Mrs Homai A Peerbhoy, Mr Aziz H Ahmedbhoy and Mr Ridwan B Harris (Vice-presidents), Mr A Majeed E Patka (Hon Gen Secretary), Mr A Sattar Zariwala and Mr S A R Kadri (Hon Jt Secretaries), Mr Yusuf G Dalal (Hon Treasurer) Other members and board chairmen are Mrs Zuleikha Merchant Secondary & Higher Education for girls), Mr G A R Shaikh (Darul Uloom, Panchagani), Dr M A Ghaffar Khan (Vocational Training & Engg), Dr N S Gorekar (Urdu Research Board) Dr Zahir I Kazi (Tibbia college) Mr Sayeed Dadarkar (education for boys) Mrs Camar F Sikender (A D Bawla Orphanage for girls), Mr Ahmed R Peermohamed (Dostmohammad

an auditorium four lecture theaters, laboratories with state-of-the-art equipment a museum a cafeteria etc In the second stage, KMES will build additional teaching blocks of 70,000 sq ft and expand the hospital capacity to 700 beds The total covered area shall exceed 200,000sq ft Accommodation facilities will also be expanded proportionately Needless to say to the Kokan Muslim Education Society this will be a giant leap in providing higher education and better career opportunities to deserving students The other institutions established and managed by the Kokan Muslim Education Society are S H A Rais high school Bhiwandi, National Hostel for students Bordi K M E S' high school Bhiwandi Faruddin Fakih High school, Bhiwandi, KMES Urdu/English primary school Bhiwandi, KMES National English high school Bordi, Takiya Amani Shah Sarguroh Technical centre Bhiwandi KSH Abdul Samad Momin Girls high school Bhiwandi KMES English medium high school Bhiwandi S H A Rais Jr College of Arts Science and Commerce Bhiwandi, KMES' high school Kudus Vadavli G M Momin Women s college of Arts Commerce and Science Bhiwandi Aqueel computer centre, Bhiwandi

Wherever we are on the globe in commanding majority or microscopic minority as faithfuls it is the bounded duty of all of us to project the image of good Muslim, socially conscious, spiritually escalated, enlightened accommodative, understanding with openness of mind rather than hatred Mutual give and take speaks of self sacrifice Understanding rather than confrontation, good will rather than getting into one's own cell closing eyes and minds inducing the distance, separateness and aloofness of socially baren conscience, spewing arrogance We must remember that every faithful besides being accountable for his acts before Allah owes great duty towards brothers in faith to project the best possible image as faithful endowed with vivacity of heart, tenacity understanding enconced in true teaching of Islam and as a true Muslim who desires for others nothing less than what he would wish for himself

This is the will of Allah The path of faithful and duty of collective responsibility which upholds the glory of Umma Let us pray that none of us should fail in this great endeavor Ameen

Adv Haider Pathan Mumbai

Collective responsibility in faith

Our Master, the Holy Prophet led the Namaz After the Namaz was over Holy Prophet told the faithfuls that some of you do not perform Wazoo' (ablution) perfectly, meaning thereby that 'Taharat' (cleanliness) and purity should be perfect when you pray Allah

The imperfection in Wazoo of one Namazee can cause the digression disturbance or imperfection in the prayer of other faithfuls in "Jamat-e-Salat' The lesson to be derived from this is simple far reaching the forthright The act - good bad or indifferent of one Muslim has relevance and bearing with another faithfuls The act of one faithful casts its effect on other members of ijma

Gigantic Qur'an in Baroda Mosque

The gigantic copy of the holy Qur'an in the Jame Masjid Mandvi is in the news now-a days It is perhaps the largest and only one of its kind in the world

The first and foremost striking feature is its size six feet three inches high and three and half feet wide Each page has 11 lines of Arabic text and as many lines of the Persian translation While the Arabic text has a letter height of three inches the Persian letters are of one inch It has 15 volumes and each volume has 80 pages weighing 100 kg There are 1 200 pages of the book with the total weight of the book being one and half tonne Each page has a cloth lining

the cause of humanity and to work relentlessly to eliminate the miseries and sufferings of mankind It is only through the instrument of the Quran that distortions can be rectified corruption can be eliminated human dignity can be restored The Quranic values can provide the orientation and motivation which modern educational system urgently needs to make it healthy, vibrant and responsive to the needs and challenges of the society

The Qur'an encourages mankind to adopt scientific and rational approach to appreciate the majesty and supremacy of Allah(SWT) It inspires mankind to acquire knowledge and search for the truth by persistent observation and consistent research

Inspired by this Qur'anic vision and Prophet's (SAW) exhortation to acquire knowledge even if one has to go to China MEDNET will always endeavor to achieve excellence in knowledge which will inspire man to be prime mover of virtuous deeds to earn the pleasure of Allah (SWT) "His plan is to test you in what He hath given you so strive as in all race in all virtues The goal of you is to Allah (5 48)

It is the harmony of thoughts and actions governed by Quranic idealism that lies at the core of the Islamic System of Total Education This will radically alter the approach and outlook towards education The educational system will be transformed to project a pro dominantly human face with a strong commitment (1) to add continuously to the corpus of knowledge through persistent research (2) to accomplish academic excellence reinforced with the strong moral values, and (3) to apply science and technology for the benefit of the entire humanity

It is monumental task, most challenging but rewarding It devolves upon the entire intellectual Muslim community and particularly of the Islamic world to realise that they have a mission to perform, a commitment to keep a cause to serve and a point to prove that Islamic system of total education will inshallah convincingly establish that Quranic idealism can simultaneously inspire scientific excellence emancipate mankind and usher in global peace and prosperity We must mobilise our energies and pool our intellectual resources to transform this thought into action and translate this dream into reality

For more details Please write to Prof Manzoor Alam Shah, A3 Rubban 2-2 - 11/1 Hyderabad 500 007 Tel - 614207

KMES'ambitious medical project

Kokan Muslim Education Society of Thane district has undertaken the ambitious project of starting a Medical college and training the young Muslim doctors for their medical profession Ministry of health and family welfare Govt of India has already approved the project Mr Aslam Fakih President of KMES took great pains, to fulfill most of the conditions He met many experts, administrators doctors and technocrats and says that the scheme is on take off stage and he is worried about to raise the funds initially to the extent of 20 crores He appeals the philanthropist bankers and the activists to help the noble cause He is available on Tel No 413 0562 and 413 0774 This will be the first medical college in the entire Thane district and one of the few private minority (unaided) medical colleges The raison d'etre of this project is to provide educational opportunities to deserving Muslim youth to join the medical profession As a first and immediate step KMES plan to construct instructional buildings of 80 000 sq ft and a hopsital to accommodate 400 beds alongwith a students hostel staff accommodations and nurses quarters To begin with, the college will enroll 100 students annually (The duration of the course will be four and half years of undergraduate teaching and one year of compulsory internship) The complex will also have a well-stocked library a conference room

Islamic System of Total Education

Islamic approach to education is most comprehensive and pervades every aspect of human life It addresses itself to the development of human personality in its totality bringing out perfect harmony in material and spiritual facets of life Islamic values inspired by the Quranic version allows full scope for the growth of intellectual faculties of man and encourage social cohesiveness among different groups and individuals

It has been generally that the growth of religion gags the voice of reason and curbs the freedom of speech History is witness to the fact that with the rise of religion in Europe scientific progress experienced a serious set back The Catholic Church of Europe enjoyed immense temporal authority and came down heavily against scientific views whenever it conflicted with the Biblical text on the subject Under the papal Decree on Inquisition the scientists were humiliated forced to retract their views and were even burnt at the stakes if they refused to retract Galileo was put under house arrest for stating the scientific truth of the solar system being heliocentric The dogmatism of the Church in Europe, its antagonist attitude against science created a hiatus between science and religion and feeling of mutual suspicion and mistrust The European scientists thus carried the impression that religion was anti-science which has not only persisted but has magnified with the passage of time, particularly among the western scientists across the growth of science and technology totally devoid of ethical values and consequently without any social goals

In contradiction there is no such conflict between science and religion in Islam the Qur'an encourages scientific methods for the acquisition of knowledge It has been the unique distinction of Islamic civilization and culture that with the rise of Islam and its political power science also recorded phenomenal growth The period 800-1400 A D , when Islamic political power was at peak scientific progress was phenomenal The Muslim scientists meticulously applied the scientists methods of observation and experimentation to carry on their scientific investigations They had attained such high level of scientific achievement that they could rectify the theoretical and conceptual errors in the Greek science which was then in vogue The historians of science admit that modern science has developed on the firm scientific foundation laid down by Muslim scientists during the Medieval period The Muslim scientists were thoroughly conversant with the Quranic values and were always inspired by the Quaranic idealism in both acquisition of scientific knowledge and its application for the benefit of mankind

In order to establish the efficacy of Quranic idealism in modern scientific education MEDNET introduces a concept of Islamic System of Total Education, a bold new system of education which uses Quranic values as instruments to achieve excellence in modern scientific education and to motivate it to acquire knowledge in order to ensure peace, progress and welfare of mankind

Modern educational system has promoted excellence at the cost of ethics and morality Consequently, it has been totally derailed, has lost both its bearing and moorings The system demands radical reorientation if it has to be put back on the right track

This unique combination of ethics and academic excellence will make the educational system dynamic and meaningful The system should internalise Quranic idealism which should inspire educated youth to dedicate themselves to serve

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ...۴...۳۰... | شمارہ ۸ | ماہ اگست ۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سنو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲/اے نوانگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورواپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم اگست ۱۹۹۶ء

کتابت: حافظ زبیر احمد اور جاوید ندیم

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا کہ خداوند عالم اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جسے خود اپنی حالت بدلنے کا خیال اور احساس نہ ہو۔ اس سلسلے میں جب ہم افراد اور اداروں کی انفرادی یا اجتماعی کوششوں کا جائزہ لیتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہتے کہ مسلمانوں میں اپنی حالت کے بدلنے کا وہ جذبہ فی الواقع پیدا ہوتا جارہا ہے جس کی طرف شاعر مشرق نے اشارہ کیا تھا۔

اپنے اس دعوے کی دلیل کے طور پر ہم گذشتہ مہینہ کو شہر میں منعقد کئے گئے ایک جلسے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کے بارے میں یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اب سے پہلے تک ان جلسوں میں طلبہ کی بڑی تعداد میں شرکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ ایسے جلسے منعقد ہی نہیں کئے جاتے تھے۔ ادارہ صابو صدیق پالی ٹیکنک کے الماطیفی ہال میں نیشنل ایجوکیشنل مومنٹ کے زیر اہتمام منعقدہ اس جلسے کی کئی خصوصیات دیکھنے میں آئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کا مقصد سیاسی نہیں، تعلیمی و تعمیری تھا۔ دوسری اہم خصوصیت جس کا ذکر کرنا ہم پسند کریں گے یہ تھی کہ ووکیشنل گائیڈنس سے متعلق اس جلسے میں طلبہ اور والدین کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نہ صرف یہ کہ الماطیفی ہال جیسے وسیع و عریض ہال کی تمام نشستیں بھری ہوئی تھیں بلکہ دریاں بچھا کر طلبہ اور والدین کو پہلے تو گنگ ویز میں بٹھایا گیا اور جب اس کے بعد بھی لوگوں کی آمد جاری رہی تو منتظمین جلسہ کو مجبوراً خاموش ہونا پڑا کہ مزید کوئی انتظام ان کے بس میں نہیں رہ گیا تھا اس کے باوجود لوگ واپس نہیں گئے بلکہ ہال کے سامنے خالی جگہ میں اور اس کے زینے پر کھڑے رہے۔ لیکن یہ نہیں ہوا کہ چند باتیں سن کر واپسی کی راہ اختیار کرلی گئی ہو۔ نہیں۔ مسلسل پانچ گھنٹے تک جاری رہنے والے اس جلسے سے لوگوں نے ہر ممکن طریقے سے فیضیاب ہونے کی کوشش کی۔ جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے، یہ جلسہ ووکیشنل گائیڈنس سے متعلق تھا اور طلبہ کی رہنمائی کا بیڑہ اٹھانیوالے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے کوارڈینیٹر اور مومنٹ کے چیئرمن مبارک کاپڑی کے پاس سوالات کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور سوالات بھی کیسے؟ کسی نے دریافت کیا کہ مائیکرو بائیولوجی کس انسٹی ٹیوٹ سے کیا جاتا ہے   تو کسی نے ایرونائکس سے متعلق سوال کیا۔ کوئی چارٹرڈ اکاؤنٹنسی کی تفصیلات جاننے کا خواہشمند تھا تو کسی کو آئی اے ایس سے متعلق کئے گئے اپنے سوال کے جواب کا بے چینی سے انتظار تھا۔

ایس ایس سی سے قبل یا اس کے بعد تعلیمی سلسلہ منقطع کرنے یا کسی منصوبے اور مقصد کے بغیر اسکول سے کالج پہنچ جانیوالی اس قوم کے بچوں میں پیشہ جاتی کورسیز اور مقابلہ جاتی امتحانات کی معلومات حاصل کرنے کا جذبہ دیکھ کر یقین جانئے حیرت بھی ہوئی اور خوشی سے آنکھیں بھیگ بھی گئیں۔

تو کیا مسلمانوں میں بیداری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں؟ اس جلسے میں کم از کم ہمیں تو یہی احساس ہوا اگر یہ سلسلہ برقرار رہتا ہے، ووکیشنل گائیڈنس کے مزید لیکچرس کا مختلف مقامات پر اہتمام کیا جاتا ہے اور ہمارے طلبہ دانشمندی کے ساتھ اپنے کیریئر کا تعین کرتے ہیں تو وہ دن زیادہ دور نہیں جب مسلمان محرومی اور مایوسی کے دلدل سے نکلکر عزم و حوصلے کی پکی سڑک پر اپنے توانا قدموں سے رواں دواں نظر آئیں گے ۔۔۔۔

(بشکریہ روزنامہ "انقلاب")

کوکن کے صوفی بزرگ شاعر جناب ساقی تونڑیوی نے نقش کوکن میں شرح قرآن الکریم منظوم بالاقساط شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس سلسلہ کی قسطِ اوّل ہدیۂ قارئین ہے --- (ادارہ)

وہ نہیں پاتے ہدایت بالیقیں
ہوگئے ہیں جو اسیرِ گمرہی
ہو نہیں سکتے وہ دیں سے سرفراز
کی تلاش اک ایسی راہِ گمرہی
فرق ماہ و سال بھی کرتے رہے
پیش و پس میعاد میں کی بیشتر
بالیقیں ان کی غلط تھی حرکتیں
تم اگر رکھتے ہو اللہ پر یقیں
راہِ حق میں کیوں کمربستہ نہیں
دل میں ہے موجود کیوں دیں سے نفاق
دے دیا جاتا ہے جب حکمِ جہاد
جاں نثاری کی نہیں ہے یہ دلیل
جب کہا جاتا ہے نکلو بہرِ دیں
ہوتے ہیں آمادہ لیکن جاں نثار
تم مگر حیلے ہو کرتے بیشتر

کرچکے جو ترک یکسر راہِ دیں
پا نہیں سکتے ہدایت دین کی
سلسلۂ شر ان کا ہے بیشک دراز
جس سے پائیں وہ نشاطِ زندگی
کرچکے حیلہ یوں مطلب کے لئے
تاکہ حرف آئے نہ ان پر سربسر
تھا نہ مطلب دین فطرت سے انہیں
تم اگر ہو اہلِ ایماں، اہلِ دین
کیوں نہیں تسلیم تم کو حکمِ دین
حکم کیوں بے سبب گذرا ہے شاق
تم نہیں کرتے ہو حق پر اعتماد
ہے علامت بزدلی بے قال و قیل
حکم کی تعمیل تم کرتے نہیں
واقعی جو اصل میں ہیں دیندار
ہے یہ غفلتِ دیں تمہاری سربسر

(باقی آئندہ)

حقیقت میلاد

از: حفظ الرحمٰن (بلیک برن)

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت ومحبت عینِ ایمان ہے۔ آپکی ولادت سے وفات تک حیاتِ طیبہ کے ہر پہلو کا ذکر کرنا باعثِ نزولِ رحمتِ خداوندی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ خیر زمان ومکان پر موقوف نہیں بلکہ ہر آن وہر زمان سیرتِ طیبہ سننا سنانا سعادتِ عظمٰی ہے۔ لیکن کیا ۱۲ ربیع الاول کو محفلِ میلاد منعقد کرنا، قرآن و حدیث یا خیر القرون سے ثابت ہے؟ اگر ہو تو فاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین۔ اپنی صداقت میں اپنی دلیل پیش کیجئے۔

۲۳ سالہ دورِ نبوّت، ۳۰ سالہ دورِ خلافت، ایک سو دس سالہ دورِ صحابہ دو سو بیس سالہ دورِ تابعین وغیرہ میں کہیں بھی اس محفلِ میلاد کا وجود نہیں پایا گیا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عشق ومحبت صحابہ وتابعین کو نصیب ہوا ساری دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اس بے پناہ عقیدت واحترام کے باوجود کسی کو یہ عید میلاد نہیں سوجھی، جو کام اس وقت دین نہیں تھا آج کیسے دین بن گیا حالانکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں تشریف لانا اس وقت بھی ثابت تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ (مشکوٰۃ) ترجمہ: تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت کی پابندی کرو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل عبادۃ لم یتعبدھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعبدوھا وخذوا بطریق من کان قبلکم۔ ترجمہ: جس طرح صحابہ کرام نے عبادت نہیں کی تم بھی اس کو عبادت نہ سمجھو بلکہ اپنے اسلاف (صحابہ کرام) کا طریقہ اختیار کرو (الاعتصام جلد ۱ ص ۳۱)

حضرت امام مالک نے فرمایا مالم یکن یومئذٍ دیناً لا یکون الیوم دیناً۔ جو کام صحابہ کے زمانے میں دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا۔

معلوم ہوا کہ دین وعبادت اور ثواب والا کام وہی ہے جو صحابہ کرام سے ثابت ہو۔ عید میلاد کی کیا صحابہ واہلِ بیت نے داغ بیل ڈالی۔ کیا تابعین وتبع تابعین ائمہ دین محدثین نے اس طرح یہ دن منایا۔ کیا اولیاء کرام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ اجمیری، حضرت علی ہجویری، مجدد الف ثانی وغیرہم نے یہ دن اس طرح منایا۔ کیا ان سے بڑھ کر بھی کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ہے۔ اس محبت وعقیدت کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ تقریباً چھ سو سال تک پوری دنیا میں کہیں اس کا رواج نہ تھا۔

محفل میلاد کا بانی کون؟

عراق کے شہر موصل کے ایک فضول خرچ حکمران

نقش کوکن

مظفر الدین کوکری بن اربل اور اس کے ساتھی عمر بن ملا محمد نے اس کی داغ بیل ڈالی۔

علامہ ناصر فاکہانی نے لکھا ہے "یہ بادشاہ گانے بجانے والوں کو عید میلاد میں جمع کرتا تھا اور راگ، مزامیر سن کر خود بھی ناچتا تھا اور اس کے اہلِ مجلس بھی رقص کرتے تھے۔ ایسے شخص کے فاسق اور گمراہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے اور اس کے قول و فعل کیسے محبت اور قابلِ اعتماد ہو سکتا ہے۔

مولود کی کتاب کا پہلا مصنف: جس مصنف نے مولود کی سب سے پہلی کتاب لکھی تھی ان کا نام ابوالخطاب عمر بن حسن بن دحیہ اندلسی ہے۔ کتاب کا نام "التنویر فی مولد السراج المنیر" ابن دحیہ یہ کتاب اس وقت لکھی جب کہ ۶۰۶ھ میں وہ خراسان جاتے ہوئے یہ سن کر اربل آئے کہ سلطان کو مجلسِ میلاد سے عشق ہے سلطان تک رسائی پیدا کی اور وہ کتاب لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں پیش کی۔ خود پڑھ کر سنایا اور سلطان نے خوش ہو کر ایک ہزار دینار یا اشرفیاں اس کو انعام میں دیں۔

علامہ تاج الدین فاکہانی جو اجلہ فقہاء میں سے ہیں انہوں نے لکھا ہے اس عید میلاد کے لئے کوئی دلیل مجھے کتاب و سنت سے نہیں ملی۔ نہ ائمہ دین سے اس کا کوئی ثبوت منقول ہے۔

علامہ احمد بن محمد مصری مالکی۔ قول معتمد میں لکھتے ہیں چاروں مذاہب کے علماء متفق ہیں کہ عید میلاد کی کوئی اصل نہیں۔

حافظ ابوالحسن علی بن فضل فرماتے ہیں بلا شبہ عید میلاد سلف صالحین سے منقول نہیں بلکہ بعد کے زمانے میں ایجاد ہوئی

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی

مشہور یہی قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی لیکن محقق مورخین و محدثین نے ۸ یا ۹ ربیع الاول تاریخ ولادت قرار دی ہے چنانچہ علامہ شبلی نعمانی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "سیرۃ النبی" میں ۹ ربیع الاول روز دوشنبہ تاریخ ولادت لکھی ہے۔

قاضی سلیمان منصور پوری نے بھی رحمۃ للعالمین صفحہ جلد ۱ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول لکھی ہے۔ شاہ معین الدین ندوی نے بھی تاریخِ اسلام ص۱۲ جلد ۱ ۹ ربیع الاول تاریخ ولادت لکھی ہے۔

۱۲ ربیع الاول تاریخ ولادت میں اختلاف ہے البتہ اس روز وفات ہوئی اس میں کوئی اختلاف نہیں جو تاریخ قطعی طور پر تاریخ وفات ہے اس پر جشن منانا تعجب ہے۔ اللہ سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین) ※

آنجہانی مُرارجی دیسائی سے ایک مُلاقات

ڈاکٹر خلیل تماندار

اس دارفانی میں روزانہ لاکھوں افراد موت وزیست کی کشمکش میں مبتلا رہتے ہیں اور ہزاروں ہمیشہ کے لئے قفس عنصری سے اپنا ناطہ توڑ لیتے ہیں۔ لیکن چند ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنے پیچھے ایک نقش دوام چھوڑ جاتی ہیں اور ایسی ہی شخصیتوں میں سے ایک مُرارجی بھائی دیسائی بھی تھے۔ میں آنجہانی مرارجی دیسائی سے ایک انتہائی مختصر مگر اہم ملاقات کا ذکر کرنے جا رہا ہوں جس سے مرارجی دیسائی کی کل ۹۹ سالہ زندگی کا نچوڑ سامنے آجاتا ہے۔

تقریباً ایک دہائی قبل کا واقعہ ہے۔ ٹوپی والا نیشنل میڈیکل کالج نائر اسپتال بمبئی کا میں طالب علم ہوں، بمبئی یونیورسٹی کے فائنل ایم بی بی ایس کا امتحان آخری مرحلے پر ہے۔ نہ دن کو چین آور نہ رات کو قرار۔ لگا ہوں کو ہے صرف کامیابی کا انتظار کہ حاجی علی پر واقع سمندر کے کنارے نائر میڈیکل ہاسٹل کے ایک کمرہ میں، شب میں (۳) تین بجے آنکھ کھل جاتی ہے۔ قلم ہاتھ میں آجاتا ہے اور الفاظ یکے بعد دیگرے صفحۂ قرطاس پر بکھرنا شروع ہو جاتے ہیں اور ذہن منتقل ہو جاتا ہے بھنڈی بازار و مانڈوی پوسٹ آفس کے قریب ہوئے ایک حادثہ کی جانب، جہاں ایک معصوم بچہ کٹی ہوئی پتنگ پکڑنے کی کوشش میں بے تحاشہ بھاگا جا رہا ہے۔ اتفاقاً راستے کی ایک جانب سے جے جے اسپتال کی طرف بڑھ رہا ہے کہ اچانک ایک زوردار چیخ سنائی دیتی ہے اور نگاہیں اس معصوم بچہ کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے جو ٹنوں وزن سے لدی ہوئی ٹرک کے نیچے کچل جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ٹرک کے اگلے پہیے اور پھر پچھلے پہیے بھی اس معصوم پر سے گذر جاتے ہیں، اور وہ معصوم بچہ چیتھڑوں کی حالت میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر راستہ پر بکھر جاتا ہے۔ اس معصوم بچہ کی ماں قریب کی فٹپاتھ پر سے آجاتی ہے اور اپنے جگر کے ٹکڑوں کو سمیٹنے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔ خون سے لت پت یہ چند ٹکڑے محض کاغذی کارروائی کی خاطر جے جے اسپتال کے کارنر کے پاس بہ غرض پوسٹ مارٹم روانہ کر دیئے جاتے ہیں۔

میرے قدم جے جے اسپتال کی جانب اُٹھ جاتے ہیں اور ذہن میں ایک طوفان برپا ہوتا ہے اور میں سوچتا رہتا ہوں، کہ آخر وہ معصوم محمد علی روڈ بھنڈی بازار کے چوراہوں پر دوڑتی ہوئی کاروں و ٹرک کو دیکھے بغیر کیوں دوڑ رہا تھا۔ کیا محض ایک کٹی پتنگ کو حاصل کرنے کے لئے؟ کیا ایک کٹی پتنگ ہی اس کی زندگی کا اصلی حاصل و مقصد تھا؟ نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا تو پھر کیوں اس نے ایک حقیر سی شے کیلئے ایک قیمتی زندگی گنوا دی۔

میری نگاہ اس دنیا کے اردگرد۔ گردش کرنے لگتی ہے اور جب حقیقت کی عینک سے اس کھوکھلی دنیا پر نظر دوڑاتا ہوں تو کئی حقائق یکے بعد دیگرے اور تہہ بہ تہہ ظاہر ہونے لگتے ہیں کہ یہ انسان بھی زندگی کے راستے پر

ایک خالق و مالک اللہ وحدہٗ لاشریک کے خوف کے بغیر حق و باطل کی شناخت کئے بنا، حلال و حرام کا امتیاز نہ کرتے ہوئے مختلف "پتنگوں" کی تلاش میں زندگی کی صبح سے شام تک دوڑ رہا ہے۔ ہمیں کہیں دولت کی پتنگ نظر آتی ہے تو کہیں وزارت کی پتنگ دکھائی دیتی ہے تو کہیں نفسیاتی خواہشات کی، کہیں انا کی پتنگ اڑتے ہوئے نظر آتی ہے تو کہیں گھمنڈ و غرور کی۔ غرض کہ یہ انسان ڈوبتا ہی جا رہا ہے۔ مسلسل دلدل میں اور یہ سمجھنے کی بالکل کوشش نہیں کر رہا ہے کہ اس کا اصل مقصد حیات "Utmost aim & Purpose of life" کیا ہے؟ خالق کائنات نے اسے اس دنیا میں کیوں وجود بخشا ہے؟ کیا محض ایک "کٹی پتنگ" حاصل کرنے کے لئے۔ کاش کہ وہ یہ حقیقت جان لے اور اپنے مالک کو پہچان لے اس سے پہلے کہ وہ زندگی اور موت کے ان دو پہیوں کے بیچ آجائے اور ہمیشہ کیلئے اس کا دنیا سے رشتہ ٹوٹ جائے۔

میں انہی خیالات میں غرق تھا کہ صبح ہو گئی

فجر کی آذان سنائی دی اور میں بے چین ہو گیا کہ آخر اس دنیائے بے ثبات میں ہمارے وجود کا کیا مقصد ہے؟ اور ہماری زندگی کا اہم ترین مقصد کیا ہونا چاہیئے۔ انہی احساسات کے ساتھ صبح سویرے میں، نائر اسپتال کے ٹی این میڈیکل کالج، کیمپس میں داخل ہوا اور کالج کی ڈین ڈاکٹر محترمہ پی۔ ایم پائی (Dr. (Mrs) P.M. Pai) سے مخاطب ہوا کہ کیوں نہ ہماری کالج میگزین کے لئے چند مشاہیر عالم سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان کے مقصد حیات کو جانا جائے۔

اسی ضمن میں میرا ذہن دنیا کی کئی مشہور شخصیتوں کی جانب مائل ہوا، جس میں سابق وزیر اعظم، بھارت رتن و نشان پاکستان آنجہانی مرارجی دیسائی صاحب کا ٹیلی فون نمبر 2021250 ڈائل کیا۔ مرارجی دیسائی کے نقش کوکن

پرسنل سکریٹری۔ چندر کانت ماوڑے سے ٹیلی فون پر بات ہوئی۔ اور یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مرارجی دیسائی صاحب نے ملاقات کی اجازت دے دی ہے۔

اب میرے قدم سمندر کے کنارے واقع خوبصورت علاقہ مرین ڈرائیو کی طرف اٹھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد میری نگاہ مرارجی دیسائی کی قیامگاہ "اوشانہ" پر مرکوز تھی۔ پانچویں منزل پر لفٹ رکی۔ لفٹ کے سامنے ہی مرارجی دیسائی صاحب کا مسکن موجود تھا۔ دروازے کے باہر صرف ایک کانسٹیبل سابق وزیر اعظم کی حفاظت پر مامور تھا۔ میں نے دروازہ پر گھنٹی دی۔ دروازہ کھلا۔ ایک وسیع و کشادہ اور انتہائی سلیقے سے سجا ہوا ڈرائنگ روم میں مرارجی دیسائی صاحب غرق مطالعہ تھے۔ مرارجی دیسائی کو عام طور پر "باپوجی" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ایک طرف سینکڑوں خطوط رکھے ہوئے ہیں اور باپوجی ایک ایک خط کو پڑھ کر اپنے چاہنے والوں کو جواب لکھوا رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر باپوجی مسکرائے اور بیٹھنے کی اجازت دی۔ آنے کا مقصد پوچھا تو احقر نے فوراً ایک سوالنامہ پیش کر دیا کہ WHAT IS THE UTMOST ? AIM & PURPOSE OF YOUR (ONE'S) LIFE.

آپ کی زندگی کا اہم ترین مقصد کیا ہے؟ اور باپوجی یہی جاننے کیلئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مرارجی نے فوراً میری ہمت بندھائی اور کہا

YOU HAD FRAMED A VERY INTELLIGENT QUESTION.

"آپ نے بڑا ذہین سوال کیا ہے" مرارجی دیسائی نے مزید جاننے کی کوشش کی کہ دنیا کے اور کتنے لوگوں سے آپنے یہ سوال کیا ہے اور اب تلک کتنے جوابات ملے ہیں؟ باپوجی کہ اس

اس سوال پر مجبوراً مجھے یہ بتانا پڑا کہ اس سوال کے جوابات دنیا کی چند مشہور شخصیتوں میں سے مثلاً عالم اسلام کے مدبر و مفکر مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی صاحب، بالی کیمپ، انڈونیشیا سے سوامی چن میانندا۔ لندن سے ڈاکٹر یال کمبل (مہاتما گاندھی کو انہوں نے انتہائی قریب سے دیکھا ہے) بمبئی سے ایم و ائی کامت جرنلسٹ اور پوپ پال (روم) کی نمائندگی کرتے ہوئے کارڈینل سائمن پی میٹا وغیرہ وغیرہ سے حاصل ہو چکے ہیں۔

مرارجی دیسائی صاحب نے کہا کہ آپ میرا جواب فوراً اور صرف ایک جملہ میں نوٹ کیجئے کہ

"UTMOST AIM & PURPOSE OF MY LIFE IS TO REALIZE GOD & TO SERVE THE PEPOLE"

"میری زندگی کا اصل مقصد خدا کی معرفت حاصل کرنا اور اس کے بندوں کی خدمت کرنا ہے"

میں نے مرارجی دیسائی صاحب سے اس جواب پر دستخط ثبت کرنے کی درخواست کی جس پر انہوں نے برجستہ یہ جواب دیا کہ اگر آپ کو میرے دستخط چاہیئے تو سر پر ٹوپی اور کھدر کا لباس پہن کر آنا ہوگا۔ اس جواب کو سن کر مجھے مرارجی دیسائی کے "گاندھی وادی" ہونے کا اچھا تجربہ بھی ہوا ــــ مرارجی دیسائی کے دولتکدہ کو میں چھوڑ رہا تھا اور ذہن میں ایک صاف و مثالی سیاستداں کے مختصر مگر مدلل جواب پر سوچ رہا تھا کہ اس ایک جملہ میں کتنی گہرائی ہے۔ کاش! آج ہمارے ملک کے نامور لیڈران و سیاستداں مرارجی دیسائی کے ان جذبات و احساسات کی قدر کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ خدا کی معرفت اور بندوں کی خدمت ہی میں کامیابی کی ضمانت ہے اور جس دن نقش کوکن

اس کرۂ ارضی پر انسانوں کو خدا وحدہٗ لاشریک کی معرفت نصیب ہوگی پھر انشاءاللہ اس کے بعد نہ تو کبھی ذات پات کا جھگڑا ہوگا، نہ تو رنگ و نسل کا امتیاز باقی رہے گا۔ اور نہ ہی زبان کا مسئلہ کھڑا ہوگا۔ نہ تو رشوت ستانی (CORRUPTION) کا بازار گرم ہوگا اور نہ ہی شراب نوشی (ALCOHALISM) و نشیلی دوائیوں کے استعمال (ADDICTION DRUGS) کی فضا قائم ہوگی۔ ؞ ؞ ؞

یہاں اختصار سے بچئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عوض ۷۸۶ لکھنے کا رواج عرصہ سے چلا آرہا ہے اور اکثر لوگ اس میں لاشعوری طور پر مبتلا ہیں۔ جو لوگ ۷۸۶ کو بسم اللہ کا بدل تصور کرتے ہیں وہ غلط فہمی کا شکار ہیں۔ ایسا تصور کرنا اور اسے سندِ جواز عطا کرنا نادانی ہے مزید تعجب کی بات یہ ہے ۷۸۶، ہندؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" حروف کے اعداد کا مجموعہ ہے ملاحظہ فرمائیں:

حروف: ہ ۔ ر ۔ ی ۔ ک ۔ ر ۔ ش ۔ ن ۔ ا

اعداد: ۵ ۔ ۲۰۰ ۔ ۱۰ ۔ ۲۰ ۔ ۲۰۰ ۔ ۳۰۰ ۔ ۵۰ ۔ ۱ : ۷۸۶

اس طرح ان تمام حروف کے اعداد کا مجموعہ ۷۸۶ ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیئے ورنہ شرک میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ اس کا مطلب ہری کرشنا بھی ہوگا۔

(آسان شافعی فقہ حصہ اوّل)

یوسف احمد ساونت ۔ داھبٹ، رتناگری

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے: وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب براءت، میلاد النبیؐ، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون، قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لیے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمائیے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

ستارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ بمبئی ۳ ۳

فون ۸۵۵۰۵۸/۸۵۰۳۲۲۳

غزلیں

قاسم جگاؤنکر عرف شاداں موربوی

کچھ تو پردہ ابھی تحریکِ اماں سے اُٹھے
کیوں دھواں اب بھی غریبوں کے مکاں سے اُٹھے

صحنِ گلشن میں پتہ پوچھتے کیا ہوا میرا
آشیاں میرا وہی شعلہ جہاں سے اُٹھے

میکشی میں نہ خلل آئے ہمارے ساقی
جس کو پرہیز ہو فوراً وہ یہاں سے اُٹھے

تھپکی دے کے جسے شیطاں نے سُلایا ہوگا
کہاں کم بخت وہ آوازِ اذاں سے اُٹھے

ایسا بے یار و مددگار کہ محتاجِ کفن
اس طرح کوئی نہ بیچارا جہاں سے اُٹھے

کونسی دور ہے منزل تیری اتنی شاداں
جو اُٹھے تیرا قدم عزمِ جواں سے اُٹھے

محمد عبدالغفور ساقی تونڈیلوی

ہم نے پہروں غمِ ایّام سے باتیں کی ہیں
مُدتوں دِل سے سحر و شام سے باتیں کی ہیں

ہر نفس ہستیٔ بے نام سے باتیں کی ہیں
روزِ اوّل ہی سے انجام سے باتیں کی ہیں

کبھی صیّاد کبھی دام سے باتیں کی ہیں
آرزوئے دلِ ناکام سے باتیں کی ہیں

ہم نے اہمال سے ابہام سے باتیں کی ہیں
اپنے وجدان سے الہام سے باتیں کی ہیں

سعدی و حافظ و خیّام سے باتیں کی ہیں
شاعری کی ہے مے و جام سے باتیں کی ہیں

بے خودی اپنا وتیرہ بھی ہے مسلک بھی ہے
ہم نے ساقی دلِ خودکام سے باتیں کی ہیں

نوگل بھارتی (رائیبکڈھ)

جنونِ شوق میں جانے یہ کیسا کرلیا میں نے
جو چھوٹا ضبط کا دامن تو شکوہ کرلیا میں نے

بھری محفل میں اُن کا نام لے کر میں پشیماں ہوں
ارے بے تابیٔ دِل آج یہ کیا کرلیا میں نے

میرے مرنے کو مرنا کیوں سمجھتے ہیں جہاں والے
وفا اُٹھی زمانے سے تو پردہ کرلیا میں نے

کبھی بن کر تماشہ میں رہا چشمِ تحیّر میں
کبھی بن کر تماشائی نظارہ کرلیا میں نے

بہت ڈھونڈا پتہ تیرا بہت کھوجا نشاں تیرا
مگر دیکھے بنا تجھ پر بھروسہ کرلیا میں نے

میں اپنی آرزو کو نام کیا دوں اے شریکِ دِل
کہ تیرے ہجر کے ہر غم کو اپنا کرلیا میں نے

مجھے معلوم ہے میں تجھ سے مِلنے آ نہیں سکتا
نہ جانے کِس لئے تجھ سے یہ وعدہ کرلیا میں نے

مجھے احساس کی ذلّت لگا تو ٹھوکریں بڑھ کر
کِسی کا دل دُکھا کر خود کو رُسوا کرلیا میں نے

متاعِ حسرت و حرماں سے مالا مال ہوں نوگل
کِسی کو دے کے دِل کیا خوب سودا کرلیا میں نے

خطبۂ نکاح کا پیغام

مولانا تقی عثمانی

میاں بیوی کا رشتہ بہت نازک ۔۔۔ ہوتا ہے۔ ان دونوں کے سینے میں چھپے ہوئے جذبات اور ان کی حقیقی سرشت ایک دوسرے کے سامنے اتنی کھل کر آتی کہ کسی دوسرے کے سامنے یہ محال ہے۔

ہم میں سے شاید کوئی شخص ہی ایسا نہ ہو جس نے کبھی کسی نکاح کی تقریب میں حصہ نہ لیا ہو۔ آئے دن شادی کی تقریبات اور نکاح کی محفلیں منعقد ہوتی رہتی ہیں اور تقریباً ہر محفل میں سیکڑوں افراد شریک ہوتے ہیں۔ ان محفلوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایجاب وقبول سے پہلے نکاح خواں ایک خطبہ پڑھتا ہے اس کے بعد نکاح کی کارروائی ہوتی ہے۔ اگرچہ نکاح کی صحت کیلئے خطبہ کوئی لازمی شرط نہیں ہے اس کے بغیر بھی دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کرنے سے نکاح صحیح ہوجاتا ہے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے کہ نکاح سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر خطبہ دیتے تھے اور اس کے ابتدائی الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھلائے تھے۔ یہی وہ الفاظ ہیں جو ہم تقریباً ہر نکاح کی محفل میں نکاح خواں کی زبانی سنتے ہیں۔ عام طور پر خطبے کے یہ الفاظ ان کا مقصد اور انکی معنویت شادی کے طربیہ ہنگاموں میں گم ہوکر رہ جاتی ہے۔ انہیں بے توجہی کے ساتھ سُنا جاتا ہے اور اگر نکاح کی محفل بڑی ہو اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام نہ ہو تو اکثر لوگ انہیں سن بھی نہیں پاتے اور عین خطبہ کے وقت بھی باتیں کرتے نظر آتے ہیں (اور یہ بھی اسی بے توجہی کا شاخسانہ ہے کہ جو لوگ نکاح کی تقریب پر ہزاروں بلکہ بعض اوقات لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں وہ بعض اوقات اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ تھوڑے سے پیسے مزید خرچ کرکے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کردیں تاکہ خطبہ اور ایجاب وقبول جو پوری تقریب کی اصل روح ہے وہ پُرسکون اور باوقار طریقے سے انجام پاسکے اور حاضرین ان بابرکت کلمات کو ہاؤ ہو کے بجائے تقدس کی فضا میں سنیں۔

بہرکیف! اگر خطبہ سننے میں آبھی جائے تو عموماً اسے محض ایک تبرک سمجھا جاتا ہے اور عام لوگوں کے ذہن میں اس کا مقصد صرف بابرکت حصول ہوتا ہے۔ اس سے آگے کچھ نہیں۔ لہٰذا شاید ہی کوئی صاحب ایسے ہوں جنہوں نے یہ جاننے سمجھنے کی کوشش کی ہو کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے؟ وہ کیوں اس موقع پر پڑھے جاتے ہیں اور ان کا نکاح سے کیا تعلق ہے چونکہ خطبے کے یہ الفاظ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں بلکہ باقاعدہ سکھائے ہیں اس لئے ہمیں اُن کا مفہوم مقصد اور پس منظر ضرور سمجھنا چاہئے تاکہ ہم اس بابرکت سنت کی

معنویت سے واقعی آگاہ ہو سکیں۔

ان الفاظ کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ہوتی ہے اور بحیثیت مسلمان ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ہر اہم کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے کیا جائے اس لئے اس کائنات میں کوئی بھی کام اس کی توفیق کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔ نکاح دو افراد کی زندگی کا اہم ترین دوراہا ہے جس کے ذریعے دو افراد کی زندگی کے ایک نئے سفر کا آغاز کرتے ہیں اس موقع پر ہمیں بطور خاص سکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور دعا سے یہ سفر شروع کریں۔ حمد و ثنا اور دعا کیلئے جو الفاظ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائے ہیں وہ کتنے خوبصورت اور کتنے جامع ہیں۔ اس کا اندازہ ان کے ترجمے سے ہو سکتا ہے اصل عربی الفاظ تو یہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

اور ان کا ترجمہ یہ ہے۔ "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہم اس کی حمد کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ اسی سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اسی پر ایمان لاتے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنی نفسانیت کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے تمام آل و اصحاب پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔"

نکاح کے موقع پر دولہا دلہن ہی نہیں، اس کے دونوں خاندان اپنی زندگی کے بڑے نازک دوراہے پر ہوتے ہیں۔ اگر دل مل جائے تو زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی ہے اور اگر خدا نہ کرے دلوں میں ملاپ نہ ہو تو دونوں خاندانوں کیلئے ایک مستقل دردسر کھڑا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس سے "مدد مانگنے" کی تلقین کی گئی ہے اور چونکہ بسا اوقات ازدواجی زندگی کے فتنے خود اپنی بدنیتی یا بداعمالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اپنی بداعمالیوں کے شر سے اسی کی پناہ مانگی گئی ہے اور اسی سے اس کی بھی توفیق طلب کی گئی ہے کہ وہ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرمائے اور گمراہی سے محفوظ رکھے اور یہ ساری حمد و ثنا اور دعائیں چونکہ توحید و رسالت پر مستحکم ایمان کے بغیر بے معنی ہیں اس لئے توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کی تجدید کرائی گئی ہے اور آخر میں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا گیا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے لئے ہدایت کا نور لے کر دنیا میں تشریف لائے۔

یہ ہیں خطبۂ نکاح کے تمہیدی الفاظ۔

اس کے بعد عموماً خطبے میں قرآن کریم کی تین آیتوں کی تلاوت

کی جاتی ہیں۔ پہلی آیت سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۲ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت اسلام ہی کی حالت میں آنی چاہیئے" دوسری آیت سورۃ النساء کی پہلی آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (یعنی آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیئے اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دیکر تم ایکدوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داریوں کا پاس کرو، بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کرنے والا ہے"

تیسری آیت سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۶۹ - ۷۰ ہے اور ان کا ترجمہ یہ ہے "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی بات کہا کرو اللہ تمہارے کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرلی، اس نے عظیم کامیابی حاصل کی"

قرآن کریم کی بے شمار آیات میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبے کیلئے خاص طور پر مذکورہ بالا انہی آیات کا جو انتخاب فرمایا یقیناً اس میں کوئی بڑی مصلحت ہوگی۔ غور کیا جائے تو ان آیتوں میں جو بات مشترک طور پر کہی گئی ہے وہ "تقویٰ" کا حکم ہے۔ کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ تقویٰ کا شادی بیاہ سے کیا جوڑ؟ لیکن جو شخص حالات کے نشیب و فراز اور میاں بیوی کے تعلقات کی نزاکتوں کو جانتا ہے اور جسے ازدواجی الجھنوں کی تہہ تک پہنچنے کا تجربہ ہے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات اور ایکدوسرے کے حقوق کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی کیلئے تقویٰ ایک لازمی شرط ہے میاں بیوی کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے ان دونوں کے سینے میں چھپے ہوئے جذبات اور انکی حقیقی سرشت ایکدوسرے کے سامنے اتنی کھل کر آتی ہے کہ کسی اور کے سامنے اتنی کھل کر نہیں آسکتی۔ دوسروں کے سامنے ایک شخص اپنی بدطینتی کو مسکراہٹوں کے پردے میں چھپا سکتا ہے اپنے اندر کے انسان پر خوبصورت الفاظ اور اوپری خوش اخلاقی کا ملمع چڑھا سکتا ہے لیکن بیوی کے ساتھ اپنے معاملات میں وہ ملمع باقی نہیں رکھ سکتا اسے اپنی ظاہرداری کے خول سے کبھی نہ کبھی باہر نکلنا پڑتا ہے اور اگر اندر کا یہ انسان تقویٰ سے آراستہ نہ ہو تو اپنے شریک زندگی کا جینا دوبھر کردیتا ہے۔ ایک بیوی کو اپنے شوہر سے جو تکلیفیں پہنچتی ہیں ان کا ازالہ ہمیشہ عدالت کے ذریعے نہیں ہوسکتا۔ ان میں بیشمار تکلیفیں ایسی ہیں جو وہ عدالت تو کجا اپنے کسی قریبی رشتہ دار کے سامنے بھی بیان نہیں کرسکتی۔ اسی طرح ایک شوہر کو بیوی سے جو شکایتیں ہوسکتی ہیں بسا اوقات شوہر کے پاس ان کا کوئی حل نہیں ہوتا اس قسم کی تکلیفوں اور شکایتوں کا کوئی علاج دنیا کی کوئی طاقت فراہم نہیں کرسکتی ان کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ دونوں کے دلمیں "تقویٰ" ہو۔ یعنی وہ اس احساس کی دولت سے مالا مال ہوں کہ وہ ایک دوسرے کیلئے امانت ہیں اور اس امانت کی جواب دہی انہیں اپنے اللہ کے سامنے کرنی ہے اپنے شریک زندگی کو اپنے کسی طرز عمل سے ستا کر وہ شاید دنیا کی جواب دہی سے بچ جائیں لیکن ایک دن آئے گا جب وہ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور انہیں اپنی ایک ایک حق تلفی کا بھگتان بھگتنا پڑے گا اسی احساس کا نام تقویٰ ہے اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کے دل پر ان تنہائیوں

مراٹھی نظمیں

از

ابراہیم بغدادی (یو کے)

"لمس"

باہمی لمس کیا
اور جسمانی تعلق کیا
یہ نہیں اب تک معلوم
فائیلوں کے ڈھیر میں،
انسانی جمِ غفیر ریلے میں
باہر نکلنے کے بعد
دہلیز پر پہنچنے تک
ہاتھوں میں سبزی اور فائیلیں
کندھوں پر لٹکتا پرس
بیل بجنے سے پہلے
دروازہ کھلا دیکھ کر
جب .. . .
تم قریب آتے ہو
ایک پُر اعتماد جھلک
جسم سے گذر جاتی ہے
اس سے بڑھ کر
اور کونسا باہمی "لمس" ہوگا؟

شاعرہ:- ویشالی اترنے

درخت

راستے کے کنارے
بیتی زندگی کا حساب کرتے
ساکت کھڑا ہے
اُجڑا ہوا درخت
شادابی ماحول میں
چکھا ہے موسمِ بہاروں کا مزہ
عرصۂ دراز مستی میں گزرا
اب لگتی ہیں سبھی بہاریں یکساں ..

شاعر: پردیپ نثر ساٹ

"سرحد"

تجھے اور مجھے جینے کو دھرتی خالی نہیں
جئیں گے کب تک! دفن کے لئے بھی جگہ نہیں
پھولوں کے موسم پہ کانٹوں کا قبضہ
صرف تیری میری سانسوں پر بندھن نہیں
کہتے ہیں ٹھہرو! صبح ہونے دو
صدیاں گزری آنکھوں کو سورج کے درشن نہیں
پھاڑتے ہیں الفاظ کے پیراہن اور برستے آنکھوں کے تیر
ہاتھوں سے کیا کیا کریں گے بھروسہ نہیں۔
منہ کھولتے ہی دبا دیتے ہیں
پھر کہتے ہیں آپ کو ہوش نہیں
گاؤں میں سمتیں ہوئی ہیں معین
سرحدوں کو پار کرنے نعلین نہیں

شاعر: گجانن ساورکر

"تیز ہوا"

ایمان داری سے جو جیتے ہیں یہاں
بیچنی پڑتی ہے انہیں غیرت پیٹ کی خاطر
اونچا مقام ہے بے ایمانوں کا
ہے ان کی شان و شوکت نرالی
کاٹ کر گلے تجارت میں
لوٹتے ہیں وہ عیش زندگی کا
انساں کی نہیں کوئی قدر و قیمت
پھونک رہی ہے چاروں سمت "تیز ہوا"..

شاعر: سدانند دبشمکھ

شخصیات

ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں ... شرف کمالی

ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک

جناب شرف کمالی جس طرح کوکنی بولی اور زبانِ اُردو کے قادر الکلام شاعر ہیں اسی طرح صاحب طرز ادیب بھی ہیں آپ کا سلسلۂ مضامین "کہتا ہوں سچ ...." کے عنوان سے نقش کوکن میں قسط وار شائع ہوتا رہا جسے قارئین نے اس قدر پسند فرمایا کہ شرف صاحب کو اسے کتابی صورت دینی پڑی۔ یہ کتاب باشعور اُردو قارئین میں بیحد مقبول ہے۔

اب شرف صاحب نے دوسرا سلسلۂ مضامین "ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں ...." کے عنوان سے لکھنا شروع کیا ہے یہ اس سلسلہ کی دوسری قسط ہدیۂ قارئین ہے ... (ادارہ)

★ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

ایم۔بی۔بی۔ایس کے بعد ڈگریوں کی فہرست زلفِ محبوب کی طرح دراز مشہور ماہر نفسیات، معروف سماجی کارکن، بزرگ صحافی، شعلہ بیان مقرر، ماہر تعلیم، یکے از خالقان کوکن بینک، نقش کوکن تحریک کا بانی، نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا سرپرست، رحمانی فاؤنڈیشن کا روحِ رواں، اسلامک ریسرچ سنٹر کا ذمہ دار مربی، انجمن اسلام، مستری ہائی اسکول نیز کئی تعلیمی اداروں کا فعال رکن۔ قصہ مختصر ایسی طرحدار شخصیت آج اس دورِ انحطاط میں کہیں خال خال ہی نظر آتی ہے کہ گذشتہ نصف صدی سے بساطِ مہاراشٹر پر ایسی دھوم مچائے ہوئے ہے کہ اس صداقت کی گونج بیرونِ ملک بھی اپنا لوہا منوا چکی ہے۔ ایک دن مشہور سماجی رہنما جناب حیدر پٹھان نے بر سبیل تذکرہ کہا کہ ڈاکٹر نائیک کے سماجی خدمات کے پیش نظر مناسب بات یہ ہوگی کہ جشنِ نائیک کا انعقاد کیا جائے اور چونکہ ان کا تعلق علاقۂ کوکن سے ہے یہ ذمہ داری اہالیان کوکن کی ہے بات خدا لگتی تھی دل سے نکلی تھی اس لئے دل پر اثر بھی کر گئی اور فی الفور میں نے اپنے قلم کو جنبش دی کہ نائیک صاحب کے گرانقدر کارناموں پر خامہ فرسائی کروں۔ رہا مسئلہ انعقاد جشن کا تو بفضل اللہ ایسے پروگرام ترتیب دینے والے تجربہ کار مخلص لوگ ہم میں موجود ہیں۔ اکابرین نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ٹیلنٹ تلاشنے میں یکتا ہیں لہٰذا جس فانوس کے اُجالے میں وہ کام کر رہے ہیں ایکبار اگر اس فانوس کی خوبیوں کو بھی اُجاگر کر دیں تو یہ بر خود غلط پسندی نہیں ہوگی بلکہ حق بحقدار رسید، والی بات ہوگی لہٰذا میں نے بسم اللہ کر دی ہے اُمید ہے نائیک صاحب کے احباب حیدر پٹھان صاحب کو مایوس نہیں فرمائیں گے

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کو ہم برسوں سے جانتے ہیں وہ مذموم ہتھکنڈوں سے ہمیشہ دور رہا۔ ان کا حساب کتاب الگ ہے۔ مریض کا معائنہ بھی ہوگا اور ساتھ ساتھ سوالات کی بوچھار بھی۔ یہ سوالات کی ریہرسل اس لحاظ سے بھی مفید ہے کہ بعد از ممات قبر کے پہلے مرحلے میں منکر نکیر کے سوالوں کے جواب فٹافٹ دینے میں آسانی ہو جائے۔ سوالات کچھ اس قسم کے ہونگے آپ نے آج تک اپنی قوم کے لئے کیا کیا ہے؟ کیا آپ اپنے گاؤں کی ایجوکیشن سوسائٹی کے لائف ممبر ہیں؟ کیا آپ نقش کوکن کے خریدار ہیں؟ کیا آپ زکوٰۃ نصاب کے مطابق نکالتے ہیں؟ آپ کے کتنے بچے ہیں؟ اور ان کو آپ نے کہاں تک تعلیم دلوائی ہے؟ کیا آپ نے غریبوں، یتیموں، بیواؤں کی کبھی مدد کی ہے؟ اگر آپ کے جوابات خاطر خواہ ہیں تو ٹھیک ورنہ مرض کا ڈوس دینے سے پہلے ہدایت کا بھی ایک ڈوس ضرور نوش فرمائیے اور دیکھئے کتنی جلد کستی سے آپ کے دونوں علاج خاطر خواہ ہو گئے۔ جسمانی بھی اور روحانی بھی!! آگ لینے جائیں اور پیمبری مل جائے اسی کا نام ہے!! آجکل زمانہ سازی و مکاری کا دور ہے جھوٹ بولنا ڈپلومسی کہلاتا ہے۔ دروغ گوئی کا نام سیاست ہے۔ ڈاکٹر نائیک جیسا کہ ان کے مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں مذکورہ ڈپلومسی اور سیاست سے بالکل ناآشنا ہیں اسی لئے رہبری کی دوڑ میں پیچھے رہے۔ کوکن بینک کے فاؤنڈروں میں ان کا شمار بحیثیت چیئرمن ہے لیکن نئی پود کو شاید اس کا علم بھی نہ ہو اور نہ ہی کبھی ڈاکٹر صاحب کی طرف سے اس بات کی تشہیر ہوئی کہ جس مسند کے لئے اس قدر رسہ کشی ہوتی ہے وہ ہماری ایجاد کردہ ہے بلکہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ بینک کے انتخابات میں بھی دلچسپی نہیں لیتے!!

وہ عمل کے قائل ہیں ان کے یہاں قول و فعل میں تضاد نہیں۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھلاتے ہیں۔ نقش کوکن جس آب و تاب سے بلاناغہ ہر ماہ مقررہ تاریخ پر منظر عام پر آرہا ہے سب ہی جانتے ہیں اردو کا رسالہ اتنی پابندی سے جاری رکھنا آسان کام نہیں ہے۔ اجرا ایک بلیٹن کی شکل میں ہوا اور تدریجاً اس کی جو ترقی ہوئی اظہر من الشمس ہے۔ افریقہ اور دیگر کئی ممالک میں اسے متعارف کروایا اور جگہ جگہ اس کے نمائندے مقرر کئے آج بلاشبہ نقش کوکن ہی واحد رسالہ ہے جو وطن سے دور رہنے والوں تک سکھ اور دکھ کی خبریں بہم پہنچاتا ہے نقش کوکن کا ایک منظم نظام ہے۔ اس کے انتظام و انصرام میں ڈاکٹر نائیک کے ہمزاد فقیر محمد مستری کو نائیک صاحب نے مختار کل کا درجہ عطا فرمایا ہے بقول نائیک نقش کوکن ایک تحریک کا نام ہے۔ یہ رسالہ کسی کی ذاتی میراث نہیں نقش کوکن ٹرسٹ اسے چلا رہا ہے۔ اسی کی ضمنی تحریک ہے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اس کی افادیت پر کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مصداق ہوگا لیکن علاقہ کوکن میں اس کی وجہ جو علمی بیداری آئی ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ طلبا و طالبات کو یقیناً فیض پہنچا ہے۔ ان میں کئی اچھے مقرر ثابت ہوئے ہیں۔ میدان تعلیم میں آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا ہے۔ بعینہ اساتذہ کی بھی قدر افزائی ہوئی ہے اور کئی اساتذہ کو انعامات و اعزازات سے نوازا گیا ہے ورنہ اس سے پہلے یہ عالم تھا کہ جنگل میں مور ناچا لیکن کس نے دیکھا؟ پھر ان کی رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام کارکردگیاں ہیں، اسلامک ریسرچ سنٹر مقبول عام ہو گیا ہے۔

جنوبی افریقہ کے قیس ہرزک صاحب
جس نہج سے افریقہ میں اُردو کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان
خدمات کی جس قدر بھی ستائش کی جائے کم ہے قیس صاحب
ڈاکٹر صاحب کے برادرانہ مراسم ہیں ان دونوں کو ہم دیگر ملتے
ہوئے میں نے دیکھا ہے۔ دونوں کا ایک ہی مرض۔ فکرِ
قوم جیسے کہہ رہے ہوں کہ

؎ آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

مشہور عالم مبلغ و دانشور جنوبی
افریقہ کے احمد دیدات ان کے خاص دوست ہیں اور
ان کی عالمگیر تحریک سے بھی ڈاکٹر نائیک نے اثر قبول
کیا اور اسی نہج سے I.R.F. نے اپنی راہ متعین فرمائی۔
بمبئی میں قیام کے دوران دیدات صاحب کے تقاریری
پروگرام یہی فرماتے رہے! اور بھی کئی غیر ملکی علماء و
دانشوروں سے وہ روابط رکھتے ہیں۔ مُشتے از خروارے
میں نے صرف دو حضرات ہی کا ذکر کیا۔ اسلامک ریسرچ
سنٹر، رحمانی فاؤنڈیشن، نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ اور
ان کی ساری کارکردگیوں کا تذکرہ مضمون کی طوالت کا
باعث ہوگا لیکن ان سب کارروائیوں کو دیکھتے ہوئے
تسلیم کرتے ہی بنتا ہے کہ ان کے تعلق سے یہی کہنا زیادہ
مناسب ہے کہ "وہ اپنی ذات سے خود انجمن ہیں۔"
ڈاکٹر صاحب کا تعلق رتناگری سے ہے
جہاں اجیوت راؤ پٹوردھن جیسے اساتذہ کی رہنمائی
انہیں حاصل رہی۔ ڈاکٹر نائیک کا تعلق ایک متوسط خاندان
سے ہے۔ بچپن غریبی میں گزرا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے بمبئی آنے
کے بعد ملک سنٹر پر بھی کام کیا۔ کچھ دنوں سیچوالیہ میں
کلرکی بھی کی لیکن پیش نظر حصولِ علم کا مقصد رہا اور اس
اور اس میں وہ کامیاب رہے ان کی زندگی نئی پود کے لئے
یقیناً مشعل راہ ہے ۱۹۴۰ء میں ورناکیولر فائنل کے
امتحان کے لئے میں دوسرے طلباء کے ساتھ رتناگری
گیا تو مجھے یاد ہے میں وہاں غفور چاچا کے ہوٹل میں
قیام پذیر تھا۔ ہوٹل کیا تھا ایک چھپرے میں کل کائنات
تھی۔ اندر ایک بڑے دالان میں ہم نے اپنے بستر پھیلائے
تھے۔ مچھلی مارکیٹ کے قریب ہی یہ ہوٹل تھا ہم ہفتہ
بھر وہاں رہے۔ غریب غفور چاچا نے ہمیں خوب کھلایا
پلایا۔ واقعی بڑے دل غریبوں ہی کے سینے میں ہوتے ہیں۔
ایک دن بر سبیل تذکرہ میں نے یہ قصہ نائیک صاحب کو
سُنایا تو وہ مسکرائے اور فوراً بڑی بشاشت سے کہا
ارے! وہ تو میرے مرحوم چچا تھے! ورنہ اکبر الٰہ آبادی
مرحوم کے بیٹے نے اپنے والد بزرگوار کی ہندوستانی
روایتی سادگی دیکھ کر اپنی ولایتی میم سے تعارف کراتے
ہوئے کہا تھا، 'HE IS MY VISITOR' (یہ میرے
ایک ملاقاتی ہیں) اور اکبر نے فوراً کہہ دیا کہ

'MADAM! HE IS WRONG. I AM NOT
HIS VISITOR. ACTUALLY I AM VISITOR
OF HIS MOTHER.'

"محترمہ! یہ غلط بتا رہے ہیں میں ان کا ملاقاتی نہیں ہوں
درحقیقت میں ان کی ماں کا ملاقاتی ہوں"

ڈاکٹر نائیک مرحوم محمود نائیک صاحب
کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ سارا خاندان غریبی سے اُبھرا
ہے۔ اس لئے غریبوں کے دُکھ درد سے سارے واقف
ہیں اور عوام کی خدمت ان کا مشترکہ ورثہ ہے! ڈاکٹر
نائیک صاحب میں یہ جذبہ یقیناً بدرجہ اتم موجود ہے۔
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ایک نہایت تجربہ کار

ڈاکٹر اور ماہر نفسیات ہیں۔ ڈگریوں کا تذکرہ کرنا میں ضروری
نہیں سمجھتا کیونکہ صرف ڈگریوں سے کوئی محقق اور دانشمند
نہیں کہلاتا۔ ان کے نام کے آگے ڈگریوں کا سلسلہ یوں سمجھئے
کہ زلف محبوب کی طرح دراز ہے۔ لیکن غالب ہوں۔ اقبال
ہوں۔ نہرو ہوں یا گاندھی ہوں ان کے نام ہی ان کی شناخت
ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک نام ہی شناخت
کے لئے بہت ہے وہ تجربہ کار سائیکیاٹرسٹ ہیں جے جے
گروپ آف ہاسپٹلز کی اڈوائزری و زٹنگ بورڈ کے ممبر
ہیں۔ سول ڈفنیس میڈیکل آفیسر ہیں۔ سینٹ جارج ایمبولینس
برگیڈ، پرنس علی خان ہاسپٹل، نور ہاسپٹل، ممبئی سائیکیٹرسٹ
سوسائٹی، مہاراشٹر کونسل آف مینٹل ہیلتھ، دوسری بین الاقوامی
کانفرنس قرآن وسنت مکہ مکرمہ، انجمن اسلام، انجمن خیرالاسلام
مہاراشٹر کالج اینڈ عرب سوسائٹی، تعلیمی امدادیہ کمیٹی ناگری
آل انڈیا مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ایسے کئی اداروں اور تحریکوں
سے وابستہ ہیں اور مختلف عہدوں پر فائز ہیں۔ سابق جے پی
اور اب ایس ای ایم کے اعزاز سے کیسے محروم رہتے؟ علاوہ
ازیں مدیر نقش کوکن ہیں۔ نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ، نقش کوکن
ٹیلنٹ فورم، رحمانی فاؤنڈیشن، اسلامک ریسرچ سینٹر کے
روح رواں ہیں میں سوچتا ہوں اتنی ذمہ داریاں نبھانے کی
ہمت یہ کہاں سے لاتے ہیں؟

نکر معاش عشق بتاں یاد رفتگاں
اتنی سی عمر میں بھلا کیا کیا کرے کوئی!!

میں نے دیکھا ہے چارنل مسجد سے قریب
"ڈونگری کلنک" میں گزشتہ نصف صدی سے انکا اپنا کام نہایت
انہماک سے کررہے ہیں ایک خاص بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے
کہ ان کی دوراندیشی کہ ان کی سیکنڈ لائن بالکل تیار ہے
ان کے دو بیٹے ڈاکٹر محمد نائیک اور ڈاکٹر ذاکر نائیک قابل
میراث پدر ہیں اور اپنی ذمہ داریاں سنبھال چکے ہیں۔ اس
بات کا یقین ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے سارے امور وہ آج بھی
بخوبی سنبھال سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک دین کی خدمت
جس نہج سے کر رہے ہیں اسے دیکھ کر اس کا اعتراف ہر
کوئی کر رہا ہے۔ مختلف عنوانات پر انگریزی میں ان کے
تقاریر کا بڑا شہرہ ہے۔ پیشہ ور مولویوں کی بجائے اس قسم کے
وسیع المطالعہ دانشور جوانوں کی اس میدان میں آمد فال نیک ہے۔
لکھنے کے لئے بہت کچھ لکھنا باقی ہے میں نے اس مضمون میں مختصراً
اجمالی جائزہ لیا ہے۔ آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر نائیک کو
جزائے خیر سے نوازے اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!! ••

بقیہ "خطبۂ نکاح کا پیغام"

میں بھی پہرہ بٹھاتی ہے۔ جہاں اسے کوئی اور دیکھنے
والا نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے
ہیں جب دو مرد و عورت زندگی کے سفر میں ایکدوسرے
کے ساتھی بنیں تو وہ روانہ ہونے سے پہلے اپنے دلوں
پر یہ غیبی پہرہ بٹھالیں تاکہ انکی دوستی پائیدار ہو اور
ان کے دل میں ایکدوسرے کی محبت محض وقتی نفسانیت
کی پیداوار نہ ہو جو نئی نویلی زندگی کا جوش ٹھنڈا ہونے
کے بعد فنا ہو جائے بلکہ وہ تقویٰ کے سائے میں پلی ہوئی
پائیدار محبت ہو جو خود غرضی سے پاک اور ایثار، وفا
اور خیر خواہی کے سدا بہار جذبات سے مزین ہوتی ہے
اور جسم سے گزر کر واقعی قلب و روح کی گہرائیوں تک
سرایت کرجاتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نکاح کے خطبے میں ان تین آیات کا انتخاب فرمایا
جن میں ہر آیت تقویٰ کے حکم سے شروع ہورہی ہے،
اور وہی اس کا بنیادی پیغام ہے —— ••

(چھٹی اور آخری قسط)

از: عبدالمنعم نظیر (لندن)

عورت اور تعلیم — کیا دونوں میں تضاد ہے؟ — ہرگز نہیں — کیا دین اسلام عورت کو علم حاصل کرنے سے روکتا ہے؟ ہرگز نہیں! — بلکہ علم کے متعلق حدیث پاک مشہور ہے — "ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے علم حاصل کرنا فرض ہے"۔ تاریخ بھی اس کی گواہی دیتی ہے کہ خواتین نے علمی میدان میں اونچا مقام حاصل کیا تھا۔ سب سے پہلی مثال حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی ہے کہ بڑے بڑے صحابہ ان سے مسئلہ دریافت کرنے آتے تھے — تعلیم سے تو کوئی جاہل ہی انکار کر سکتا ہے اس لئے کہ قدر جوہر شاہ داند یا .... سوال آزادی اور مساوات کا تھا اور ساری لڑائی ان ہی دو بنیادوں پر ہے۔ مردانِ یورپ نے شکست دانستہ قبول کرتے ہوئے ان دونوں مطالبوں کو قبول کر لیا چونکہ وہ جانتے تھے کہ اسمیں مفاد انہی کا ہے چونکہ وہ اس طرح عورت کو جہاں چاہیں جس طرح چاہیں استعمال کر سکیں گے اور یہی کچھ ہو رہا ہے۔

ماضی قریب میں چونکہ ساری دنیا انگریزوں کی کالونی تھی کہ انکی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا اور ان کی خواہش و کوشش روز اول سے یہی رہی کہ اسلام کا سورج اپنے آب و تاب کے ساتھ چمکنا چھوڑ دے تاکہ عیسائیت کو چمکنے پھلنے اور پھولنے کا موقعہ نہ ملے۔ اس لئے جہاں جہاں انکی حکومت رہی انہوں نے عیسائیت کے پرچار کے ساتھ ساتھ اسلام کے زریں اصول زندگی پر خوب کیچڑ اچھالا اور فضول سے اعتراضات کر کے اسلامی تعلیمات کا مضحکہ اڑایا۔ ہمارے مسلم معاشرہ میں پہلے ہی اسلامی تعلیم کا فقدان تھا۔ پھر انگریزی تعلیم و تہذیب کی چکا چوند نے معاشرہ کو اس کا گرویدہ بنا دیا۔ ہر نئی چیز اچھی ہی لگتی ہے چاہے اس کی تہہ میں زہر ہی چھپا ہو۔ چنانچہ دین اور علم دین کے جو ٹوٹے پھوٹے اثرات تھے ان سے بغاوت کی گئی۔ بغاوت کا یہ جذبہ اس لئے بھی ابھرا کہ معاشرہ کے سرپرستوں نے نہ تو خود دین کا مکمل علم حاصل کیا نہ معاشرہ کو حاصل کرنے دیا۔ اس کے برخلاف جدید تعلیم سے بھی سختی سے روکا۔ اس لئے جب معاشرہ کو جدید تعلیم میں روشنی اور آزادی دکھائی دی اور دینی حصار میں تاریکی اور گھٹن کا احساس ہوا لہٰذا دشمنوں کے دوش بدوش انہوں نے بھی مذہب کے اصولوں کے خلاف آواز بلند کی اور مولویوں کو تختۂ مشق بنا دیا۔ بہر حال علم تو ہر کسی کو حاصل کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ علم ایک روشنی ہے اور روشنی کے بغیر انسان اندھا بن جاتا ہے۔ مذہب اسلام نے تعلیم سے روکا نہیں بلکہ علم کو پھیلانے پر بہت زور دیا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں علم کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جو علم حاصل کرنے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور فرمایا کہ علم حاصل کرنے والے کیلئے فرشتوں کے علاوہ چرند پرند اور یہانتک کہ مچھلیاں اور چیونٹیاں بھی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا کہ۔ اللہ تعالیٰ کا تم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ایک نبی کو اپنی کتاب کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ وہ کتاب حکمت کی تعلیم دے اور دل و دماغ سے گندے پراگندے خیالات اور باطل عقائد نکال کر اُسے پاکیزہ بنائے۔

تعلیم سے متعلق تو کوئی بحث ہی نہیں۔ اصل لڑائی آزادی اور مساوات کی تھی۔ اہل یورپ نے مساوات کو ایشو بنا کر اسلام پر یورش کی۔ اور وہ اسمیں کامیاب رہے اس لئے کہ اسلام کے نام لیوا اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ تھے۔ ورنہ دین اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مظالم سے نجات دلائی اور عزت بھی بخشی اور ان کی عصمت اور عزت کی حفاظت کا سامان بھی کیا ان کے لئے وراثت میں حصہ بھی طے کیا اور کلام پاک میں جس قدر احکامات ہیں صرف میراث کا حکم بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ورنہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے احکامات کی صرف فرضیت واضح کی ہے۔

اہل یورپ نے مساوات اور آزادی قانوناً دیدی ــــ مگر اصل مساوات وہ ہے جو نیچرل اور پریکٹیکل ہو۔ نیچرل مساوات تو ظاہر ہے ممکن ہی نہیں چونکہ طبعی طور پر عورتیں وہ ہیوی کام نہیں کر سکتیں جو مرد کر سکتے ہیں۔ اکا دکا کوئی عورت پائیلٹ بار بل کی ڈرائیور بن جائے یا فوج اور پولس میں بھرتی ہو تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ ساری عورتیں مردانہ کام کر سکتی ہیں۔ بچہ بھی پستول ہاتھ میں لیکر نعتش کو کمز ڈرا سکتا ہے چاہے کھلونا پستول ہی ہو مگر جو جرأت اور قوت مردوں میں ہے وہ عورتوں میں کہاں۔ بلکہ زندگی میں قدم قدم پر ایسے مراحل آتے ہیں جہاں عورتوں کو مردوں کی مدد و حمایت کی ضرورت پڑتی ہے جبتک مرد عورت کو حفاظتی سہارا نہ دے عورت دو قدم بھی کھلے بندوں راستہ سے گذر نہیں سکتی۔ آج چونکہ تہذیب و ثقافت اور قانونی حصار قائم ہے اس لئے عورت محفوظ ہے ورنہ جہاں کہیں بس چلا قانون اور پولس کی آنکھوں میں دھول جھونک کر عورتوں کا اغوا کرتے ہیں۔ ان کے عصمت کے دامن کو تار تار کرتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں لیجا کر فروخت کرتے ہیں۔ کئی طوائف خانے ایسے ہیں جن کی مالک کوئی عورت ہوتی ہے اور وہ اپنی ہم جنسوں سے پیشہ کرا کے اپنا روزگار مہیا کرتی ہے۔ یہ بیچاری اس مالکہ کے چنگل سے بھی خود کو آزاد نہیں کرا سکتی ـــ اہل یورپ کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی اپنے مذہب کو دوش دیتے ہیں کہ یورپ والوں نے مساوات کا قانون نافذ کر کے عورت کو برابری کا درجہ دیا مگر اسلام میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے ـــ یہ اعتراض سرے سے غلط ہے اس لئے کہ جب نیچرل مساوات ہو نہیں سکتی تب اسلام جھوٹ موٹ تسلی دینے کیلئے قانون کیوں پیش کرتا؟ اسلام خود نیچرل مذہب ہے اس لئے اس کے قوانین بھی نیچرل ہیں وہ نیچر کے خلاف بے معنی قانون نہیں بنا سکتا۔ نیچرل مساوات تو جب ہوتی جبکہ مرد و عورت دونوں یکساں مزاج و کیفیت اور قوت کے مالک ہوں۔ دونوں کا جنسی عمل بھی یکساں ہو مگر یہاں برابری کہاں ہے۔ مرد مرد ہے عورت عورت ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مرد کچھ عرصہ کے بعد عورت بن جاتا۔ اور عورت مرد بن جاتی۔ مرد کو شوہر کہتے ہیں اور عورت کو بیوی کہتے ہیں اس کا الٹا ابتک نہیں ہوا۔ عورت کی کوکھ سے

بچے جنم لیتے ہیں۔ ہزار ہا سال بیت گئے مرد و عورت کو
جنم لئے مگر کبھی مرد نے بچہ کو جنم نہیں دیا نہ آج کی ترقی
یافتہ میڈیکل سائنس اس طرح بچہ پیدا کر سکتی ہے
اور دیکھئے کہ ماڈلنگ عورتیں کرتی ہیں مرد نہیں، اشتہارات
کے لئے عورتوں کے پوز لئے جاتے ہیں مردوں کے نہیں۔ یہاں
اخباروں کے سرورق پر عورتوں کی برہنہ تصویریں ہوتی
ہیں آج تک کسی مرد کی برہنہ تصویر نہیں دیکھی گئی۔ مطلب
کہ جب نیچرل مساوات نہیں ہے تو محض قانون کے ذریعہ
مساوات بنانے سے نیچر نہیں بدل سکتا۔ اس لئے
اسلام نے مساوات کا قانون نافذ نہیں کیا بلکہ دونوں کو
اپنے اپنے درجہ پر رکھا۔ دیکھئے بزنس میں جس کا جتنا شیئر
ہوتا ہے منافع بھی اسی حساب سے پاتا ہے۔ اب دیکھئے
کہ کارگاہِ حیات میں مرد کا سارا روپیہ لگتا ہے اس لئے وراثت
میں صرف اسی کو حصہ دار ہونا چاہئے تھا مگر اللہ تعالیٰ نے
عورتوں کا حصہ لازماً لگا دیا چونکہ اگر ان کا مال نہیں لگتا تو
محنت ضرور لگتی ہے۔ گھر کے نظام، بچوں کی پیدائش و پرورش
میں ان کی جان لگتی ہے اور انہیں کمانے سے روک دیا گیا مگر
اسے یہ احساس نہ ہو کہ میں مکمل طور پر مرد کی دست نگر ہوں
اس طرح احساس کمتری پیدا نہ ہو اس لئے وراثت میں مرد
کے مقابلہ میں نصف حصہ لایا اور عورت کو قدرت کی
طرف سے یہ اعزاز ہے کہ چونکہ شوہر کے گھر اور بچوں کی دیکھ
نگہداشت کرتی ہے لہٰذا اسے عزت کے ساتھ گھر میں بٹھایا
اور کمانے کھلانے کی ساری ذمہ داری مرد پر ڈال دی۔ اگر
عورت کو کمانے کا شوق ہو اس کے پاس فاضل وقت ہو تو گھر
بیٹھے بہت کچھ کر سکتی ہے۔ عورت کو اللہ تعالیٰ نے پردہ
میں بٹھا کر ظلم نہیں کیا بلکہ اسے عزت بخشی۔ اس کی عصمت
کی حفاظت کا سامان کیا۔ مردوں کو حکم دیا کہ بغیر اجازت
نقشہ کرکے

گھر میں داخل نہ ہوں۔ جھانکنے کی بھی اجازت نہیں دی۔
بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تمہارے گھر میں
جھانکے تو بلا تامل اس کی آنکھ پھوڑ دو۔ ہیرے جواہرات
کی نمائش نہیں کی جاتی بلکہ انہیں صندوق میں بڑی حفاظت
سے رکھا جاتا ہے کہ کہیں کسی کی نیت نہ بدل جائے اور چوری
کرنے کا شوق دل میں چرائے۔ اسیطرح عورتوں کو حکم دیا
کہ تم نقاب لو، مردوں سے کہا: نگاہیں نیچی رکھو اس لئے
کہ یہ تیر نظر ہے بڑا خطرناک ہے۔ کسی پر اچھی نظر پڑ جاتا
ہے تو دل اس کا ہو جاتا ہے اور ... زخمی و مجروح ہو جاتا
ہے اور اس کے بعد گوہر عصمت کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کیلئے
مچلتا ہے۔ ... اسی لئے پردہ کے ذریعہ اس بیش قیمت گوہر
سے زیادہ قیمتی عصمت کی حفاظت کی گئی۔ وہ جو کسی نے
کہا ہے کہ کسی کو باغ میں جانے نہ دینا کہ ناحق خون پروانے
کا ہوگا۔ نہ کوئی کسی کے گھر میں در آئے نہ نگاہ و دل کا
ٹکراؤ ہو نہ کسی کے گوہر عصمت کو چرانے کو دل مچلے۔ اگر
چوری کر ہی لیا تو اس کی بھی سخت سزا سنادی۔ اگر غیر
شادی شدہ ہو تو سو کوڑے لگاؤ اور شہر بدر کر دو تاکہ
آئندہ ایسی غلط حرکت نہ کرے۔ اگر شادی شدہ ہے تو
ایسا غلط شوق دل میں پالنے اور دوسرے کی کھیتی پر شب
خون مارنے کی سزا اس سے بھی سخت دی کہ اسے اب زندہ
نہ چھوڑو بلکہ عبرت کیلئے پتھر مار مار کر اسے ختم کر دو تاکہ
آئندہ کوئی معاشرہ کو گندہ کرنے کی جرأت بے جا نہ کرے۔
ظاہر ہے اس انتظام کے بعد عورت کے گھر
بے محابا بے حجاب آزادانہ آنے جانے کی اجازت کا سوال ہی
پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ہماری تہذیب اہل یورپ کی آواز میں
آواز ملا دیں کہ عورت بھی ایک انسان ہے اور مرد بھی ایک
انسان ہے پھر عورت کو گھر میں بٹھانا ظلم نہیں تو کیا ہے۔

۔ رہا عورتوں پر جنسی حملے تو اس کی حفاظت کا سامان کیا جائے نہ یہ کہ عورتوں کو گھر کی چہار دیواری میں گھٹنے پر مجبور کیا جائے ۔۔۔

بیشک مطالبہ حق بجانب لگتا ہے مگر اسے کیا کیجئے کہ آج کی تعلیم و تربیت اور باہر کے سلگتے ہوئے ماحول نے جنس کو بارود کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ امریکہ جیسے مہذب ملک میں جہاں سو فیصد تعلیم ہے. جہاں ہر قسم کے ذرائع ہیں جن سے جرائم کی روک تھام کی جا سکتی ہے مگر وہاں ہر دو منٹ میں تین عورتوں کی عصمت کا لباس تار تار کیا جاتا ہے اور حکومت بے بس ہے۔ برطانیہ کی ایک چھوٹی سی رپورٹ ملاحظہ ہو۔ " اسکاٹ لینڈ کے اسکولوں کی، طالبات جو شادی کے بغیر ماں بن گئیں انکی تعداد دس ہزار سے زائد ہے۔ سال گذشتہ تیرہ سال کی ۳۲۱ طالبات وقت سے پہلے ماں بنیں۔ ۱۳ سے ۱۹ سال کی عمر کی طالبات جو شادی کے بغیر ماں بنیں انکی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے " یورپ میں عورتوں کے حقوق کی خاطر ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح ممنوع ہے البتہ گرل فرینڈ رکھنے کی اجازت ہے۔ گرل فرینڈ رکھنے کا مطلب ہے زنا ہوا۔ مطلب زنا اگر خوشی سے ہو تو جائز اگر بغیر رضامندی کے ہو تو قابلِ تعزیر جرم ہے۔ اس لئے مناکو کی شہزادی اسٹیفنی نے کھلے بندوں کہہ دیا کہ "کوئی کچھ کہے میں یہ اعلان کرتے ہوئے نہیں جھجکتی کہ میں اپنے بوائے فرینڈ کے بچہ کو جنم دینے والی ہوں"۔ اور بوائے فرینڈ کون ہے؟ شاہی خاندان کا گارڈ ۔۔۔ ایک شہزادی کو بوائے فرینڈ بنانے اور اس کے بچے کی ماں بننے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ ۔۔۔۔۔

ایک عورت نے پولس اسٹیشن میں شکایت کی کہ فلاں نے مجھ سے زنا بالجبر کیا۔ جب پولس نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے ویڈیو فلم پیش کی جس سے ظاہر ہوا کہ یہ کھیل دونوں کی رضامندی سے ہوا تھا مگر اس کی کسی حرکت پر ناراض ہو کر اس نے اس سے انتقام لینا چاہا مگر ویڈیو نے اس کا پردہ چاک کیا اور کیس خارج ۔ مطلب رضامندی سے زنا جائز ہے۔ گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ رکھو اور اپنا جنسی شوق پورا کر نا یا پیاس بجھانا جائز ہے۔ پھر زنا بالجبر اور زنا بہ رضا میں فرق کیا رہا۔ رضا اور جبر کا۔ ورنہ دونوں زنا ہی ہوئے۔ جس ملک میں اس قسم کا قانون ہو وہاں فحاشی کو کیسے روکا جا سکتا ہے؟ کیا ہماری خواتین یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے ملک میں بھی ایسا قانون ہو اور وہاں بھی بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کی اجازت دی جائے۔؟ اس کے مقابلے میں عزت کے ساتھ گھر بیٹھنا ہی اچھا ہوگا تاکہ گوہرِ عصمت محفوظ رہے اور معاشرہ بھی پاکیزہ رہے اور حکیم مطلق کو اس بات کا علم تھا کہ ایسا وقت آنے والا ہے جب مرد و عورت کے جذبات قابو سے باہر ہوں گے اور معاشرہ کو پراگندہ کریں گے اس لئے بائی آرڈر پردہ کا حکم دیا ۔ جس طرح کوئی حکومت انتظامی نکتۂ نظر سے کوئی قانون بناتی ہے جو سمجھ دار اور امن پسند لوگ تو اسے پسند کرتے ہیں مگر عوام اس سے سخت ناراض ہوتے ہیں بلکہ اس کے خلاف مظاہرہ بھی کرتے ہیں اور حکومت انہیں گرفتار کرتی ہے اور بالجبر حکم نافذ کرتی ہے۔ اسی طرح یہ حاکمِ مطلق مالک الملک اور خلاق عالم کا حکم ہے کہ عورت بے حجاب باہر نہ نکلے۔ اب کوئی اسے خوشی سے مان لے یا جبراً قبول کرے یا اس کے خلاف پیکٹنگ کرے یا خلاف ورزی کر کے سزا پانے کے لئے خود کو تیار کرلے بہر حال اولی الالباب ہی اس کی حکمت کو سمجھ سکتے ہیں ⁂⁂

تضمین

(بر غزل حضرت فیض احمد فیض)

از

عارف سیمابی (بانکوٹ)

جرأت ذکرِ شکایات نہ ہونے پائی — پرسشِ ترکِ رسومات نہ ہونے پائی
پھر وہ آئے بھی تو کچھ بات نہ ہونے پائی — "شرحِ بیدردئ حالات نہ ہونے پائی
اب کے بھی دل کی مدارات نہ ہونے پائی"

وہ کسی طرح وفادار نہ ہونے پایا — میں عنایت کا سزاوار نہ ہونے پایا
گھر میرا درکشِ گلزار نہ ہونے پایا — "پھر وہی وعدہ جو اقرار نہ ہونے پایا
پھر وہی بات جو اثبات نہ ہونے پائی"

آہ وہ دل کہ جسے نورِ بصیرت نہ ملا — حیف وہ سر جسے سودائے محبت نہ ملا
وائے وہ آنکھ جسے جلوۂ فطرت نہ ملا — "پھر وہ پروانے جسے اذنِ شہادت نہ ملا
پھر وہ شمعیں جنہیں رات نہ ہونے پائی"

سلسلہ اُن سے ملاقات کا جب بند ہوا — اور پھر نامہ و پیغام بھی سب بند ہوا
بس دعاؤں سے کبھی وقت نہ لب بند ہوا — "پھر وہاں بابِ اثر جانئے کب بند ہوا
پھر یہاں ختم مناجات نہ ہونے پائی"

مدتوں سے تھے مرے قلب و جگر دیدطلب — یہ اِدھر دیدطلب اور وہ اُدھر دیدطلب
رہ گئے دیدطلب پھر بھی مگر دیدطلب — "پھر دمِ دید رہے چشم و نظر دیدطلب
پھر شبِ وصل ملاقات نہ ہونے پائی"

زندگی میں نہ کبھی عیش کی ساعت گذری — مرے ہونٹوں پہ نہ اک لمحہ مسرت گذری
آہ عارف پہ جو ہر روز مصیبت گذری — "فیض سر پہ جو ہر اک روز قیامت گذری
ایک بھی روزِ مکافات نہ ہونے پائی"

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۹......۴۰۰۰
فون: ۳۷۵۸۹۷/۳۷۶۸۱۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

اُردو میڈیم اسکولوں کو سبزی منڈی بننے سے بچائیے۔

از:- فاروق انصاری

ہمارا مسلم معاشرہ انگریزی ذریعۂ تعلیم کی طرف جنون کی حد تک راغب ہوتا جارہا ہے اور متعدد مسلم والدین ایسا سمجھ رہے ہیں کہ انگریزی میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والا بچہ ہی اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکتا ہے اس رجحانات کی ہم شدید طور سے نفی کرتے ہیں حالیہ آئی اے ایس جیسے باوقار امتحان میں کامیاب ہونیوالی فریدہ نائک نامی مسلم لڑکی نے ابتدائی تعلیم اُردو میڈیم اسکول سے حاصل کی تھی۔ اُردو میڈیم اسکولوں سے آج مسلم سماج کا پڑھا لکھا طبقہ اور بے علم مالدار لوگ کیوں ہچکچاتے ہیں اس پہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پڑھا لکھا طبقہ تو اُردو میڈیم کی تعلیم کو ناقص سمجھتا ہے لیکن ہمارے کتنے ہی نو سیٹھیئے خود تو انگوٹھا چھاپ ہیں لیکن اپنے بچوں کو انگریزی میڈیم میں داخل کروانے کے لئے ہزاروں روپئے ڈونیشن دیتے ہیں۔

دراصل ہم نے تعلیم کی اہمیت کو محض ملازمت حاصل کرنے تک محدود رکھا ہے اس لئے اسے حاصل کرنے پر زور نہیں دیتے اس کے برعکس دیگر فرقوں کے لوگوں نے تعلیم حاصل کرنے کو شعور اور فکر و آگہی بڑھانے کا ذریعہ سمجھا ہے ملازمت ان کے نزدیک ثانوی بات ہے۔ یہ افسوسناک المیہ ہے کہ تعلیم کو عام کرنے کے لئے سماجی / تعلیمی اور فلاحی تنظیموں نے تحریک شروع کی ہے لیکن ان کی تحریک کتابیں اور کاپیاں تقسیم کرنے تک ہی محدود ہیں۔ بچوں کو مفت کاپیاں، کتابیں، یونیفارم دے کر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تعلیم کو عام کرنے کی تحریک کو آگے بڑھایا ہے یہ بھی ایک قسم کی بھول ہے۔ آج ایک بچہ کئی کئی سوسائیٹیوں سے کاپیاں حاصل کرکے خاصا اسٹاک کرلیتا ہے کیا تعلیم کو عام کرنے کی یہی تحریک ہے۔

بہترے ماں باپ بھی علم کی اہمیت سے اس قدر نابلد ہیں کہ اگر کوئی سماجی ادارہ مفت کوچنگ کلاس چلاتا ہے تو اپنے بچے وہاں جانے سے منع کرتے ہیں اس کے برعکس دو چار ہزار روپے فیس دے کر ٹیوشن کلاس چلانے والوں کے پاس خوشی سے بھیجتے ہیں اس رجحان کو ختم کرنے کی ضرورت ہے ممبئی میں بیشمار ایسے مسلم سماجی ادارے ہیں جو کمزور طلبہ و طالبات کیلئے مفت کوچنگ کلاس چلانے کا اہتمام کرتے ہیں لیکن افسوس کہ بچے وہاں جانے سے کتراتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سماجی اداروں کے منتظمین کے حوصلے بھی پست ہورہے ہیں اس کے برعکس دیگر فرقوں میں آج محلے محلے مفت کوچنگ کلاس کے ذریعے طلباء کو امتحانات کی تیاری کے لئے سنجیدگی سے کام ہورہا ہے ہمارے اُردو میڈیم اسکولوں کی حالت بھی تعلیمی اعتبار سے اس قدر خستہ ہے کہ ایک پڑھا لکھا گھرانہ اپنے بچے کو اردو میڈیم اسکول میں پڑھانے سے گریز کرنے لگا ہے۔ ہم انگریزی ذریعۂ تعلیم سے علم حاصل کرنے کی مخالفت تو کرتے ہیں لیکن انگریزی اسکولوں جیسا معیار نہیں دے پاتے۔ آج اُردو میڈیم

اسکولوں کے نتائج تعلیمی کارکردگی اور طلبہ وطالبات کے شعور
کو دیکھ کر تو کوئی خاطر خواہ تبدیلی کا احساس نہیں ہوگا کیونکہ
نظم وضبط اور اسکول کا علمی ماحول ہم نہیں دے پاتے ۔
آج تقریباً ہر اُردو اسکول باہمی چپقلش اور آپسی مقدمے
بازیوں کا گڑھ بن چکا ہے ۔ ہر اسکول میں سیاسی مداخلت
اس طرح ہے کہ فون پر داخلے ہوتے ہیں ایک ایک کلاس
میں ۸۰ بچے بھر لئے گئے ہیں کیا ٹیچر پڑھائے گا اور کیا بچہ
پڑھے گا یہی وجہ ہے کہ اُردو اسکولوں کا رزلٹ بھی ۲۸ سے
۵۰ فیصد کے درمیان ہی جھولتا ہے ۔

اس حقیقت سے انکار بھی نہیں کہ آج
جہاں اُردو میڈیم اسکولیں سبزی منڈی کی طرح ہو چکی ہیں
وہیں چند اسکولوں کی نمایاں کارکردگی قابلِ فخر ہے ۔ انجمن اسلام
گرلس ہائی اسکول بلاسس روڈ، فاروق سنار ہائی اسکول،
جوگیشوری ۔ اسماعیل بیگ محمد ہائی اسکول اور رمیرا کی پٹیل
ہائی اسکول کا مقابلہ آج کسی بھی کونوینٹ اسکول سے کیا
جاسکتا ہے ۔ جہاں کے ڈسپلین نظم وضبط اور تعلیمی معیار بلاشبہ
قابلِ ستائش ہے جہاں پورے اسلامی شعار اور دینی تشخص
کے ساتھ بچہ تعلیم حاصل کر رہا ہے ۔ ورنہ ہمارے درجنوں اُردو
میڈیم اسکولوں کا یہ ماحول ہے کہ بیان کرنا مشکل ہے، نہ تو ٹیچر
پڑھانے میں سنجیدہ ہے اور نہ بچے علم حاصل کرنے کا صحیح ذوق
رکھتے ہیں ۔ بس وقت گذاری ہوتی ہے ۔ ہمارے اس کارنامہ
نے آج ہمیں اس مقام پر پہنچا دیا ہے کہ ہم دلتوں سے بھی بدتر
ہوتے جا رہے ہیں نہ دین میں اور نہ ہی دنیا میں ہمارا کوئی شمار
ہے ـــــ دراصل تعلیم کو ہم نے فیشن سمجھ رکھا ہے اسلئے
میونسپل اسکول میں بچوں کو پڑھانا معیوب سمجھتے ہیں یہ رجحان
بن گیا ہے کہ میونسپل اسکولوں میں صرف جھوپڑے والے بچے
پڑھتے ہیں ۔ ہمارے اسی رجحان نے آج میونسپل اُردو اسکولوں
نقش کو کن

کی یہ حالت کر دی ہے کہ سینکڑوں میونسپل اُردو اسکولیں
آج ناقص تعداد کی وجہ سے بند ہونے کے قریب ہیں ۔
آج میونسپل اُردو اسکولیں بڑی تعداد میں دوسری اسکولوں
میں ضم کر کے ختم کی جارہی ہیں اس سے نہ صرف اُردو اسکول
کا نقصان ہے بلکہ اساتذہ کے لئے بھی دشوار کن مرحلہ پیدا
ہو جاتا ہے ۔

مُسلم قوم اگر اسی طرح علم کو مذاق سمجھتی رہے
گی اور اسکی اہمیت وافادیت کو محسوس نہیں کریگی تو اس سے بھی
بدتر حالات پیدا ہو سکتے ہیں، جب تک ہم نے حصول علم کو اپنا مقصد
بنایا تھا تب تک ہم دنیا میں تابناک ستارے کی طرح روشن تھے
لیکن جب ہم تعلیم کو چھوڑ کر دنیاوی خرافات کے شکار ہو گئے تو آج
رسوائی ہمارے گلے کا طوق بن گئی ۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ
ہمارے تمام اوصاف کو آج دیگر قوموں نے اپنا کر عظمت وسرخروئی
حاصل کر لی ہے اور ہم ان کے ناقص اوصاف کو اپنا کر تنزلی کی
طرف گامزن ہیں ۔ چوری، اسمگلنگ، غنڈہ گردی، زناکاری
مسلمانوں میں بڑھ رہی ہے، ضمیر مرتا جارہا ہے، احساس فنا ہو گیا ہے
اس لئے آج ہم جو کرتے ہیں خواہ وہ کتنا ہی ذلت آمیز کام کیوں
نہ ہو اس کی بُرائی ہمیں نظر نہیں آتی اور جو اسے بُرا کہتا بھی ہے
اس کی درگت بن جاتی ہے ۔ مسلمان اگر ذلت ورسوائی،
بے کاری، بربادی اور تباہی سے بچنا چاہتے ہوں تو وہ
انتہائی سنجیدگی سے علم حاصل کرنے پر راغب ہوں
اپنے بچوں کو صحیح تربیت دیں اچھی تعلیم دیں، بُرائیوں سے
بچائیں ۔ اگر مسلمانوں میں اپنی تباہی وبربادی سے بچنے
کا احساس بیدار ہو گیا تو یقینی طور پر اس قوم کا وقار
ماضی دوبارہ لوٹ سکتا ہے اور پھر سے یہ قوم اعلیٰ تعلیم
یافتہ، مہذب اور باتہذیب قوم کہلا سکتی ہے ۔

اشفاق عمر کوچے

آج سے چودہ سو سال قبل سارا عالم بُرائی کی آگ میں جھلس رہا تھا۔ خطۂ عرب بھی شیطان کے زیرِ سایہ تھا۔ ستارہ پرستی، آتش پرستی، بُت پرستی، مشاہیر پرستی عام تھی۔ ہر با اقتدار شخص اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا۔ اس دور میں عورت بے معنی و بے وقعت سمجھی جاتی تھی۔ انسان جسے تمام مخلوقات میں اعلیٰ و ارفع ہونے کا شرف حاصل ہے ایک دوسرے کے لہو کے پیاسے تھے۔ غلام بے گناہ قتل کر دیئے جاتے تھے۔ غرض کہ خوں ریزی عام تھی، اخلاقی تباہی حد کو پہنچ گئی تھی۔ بدکاری شراب خوری اور جوئے بازی حد سے بڑھ گئی تھی لوگ ایک دوسرے کے سامنے بے تکلف برہنہ ہو جاتے تھے یہاں تک کہ عورتیں برہنہ ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتی تھیں۔ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہ تھی۔ عرب کا ذرّہ ذرّہ قتل و غارت گری کے شعلوں میں جھلس رہا تھا۔ سارے عالم میں بادِ سموم مصروفِ تباہی تھی۔ ایسی حالت میں سرزمینِ عرب پر ایک ایسی شخصیت کا ظہور ہوا جس کی وجہ سے غم میں ڈوبی ہوئی صدائیں، شکر کے مسرت آگیں ترانوں میں تبدیل ہو گئیں۔ عرب کا ذرّہ ذرّہ خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔ اخلاقِ انسانی چشمہ اُبل پڑا۔ ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ تھی ۲۲ اپریل ۵۷۱ء پیر کے دن ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا گیا۔ خواب میں فرشتے سے ہدایت پا کر ماں (حضرت آمنہ) نے اس مولودِ اقدس کا نام احمد رکھا۔ ساری کائنات مسکرا اٹھی۔ حقیقت میں یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے انسان کی کایا پلٹ دی۔ یہ وہی شخصیت ہیں جس نے ساری کائنات کو ایمان کی روشنی سے منور کر دیا۔ آفتابِ ہدایت غارِ حرا سے طلوع ہوا جس نے ساری کائنات کو منور کر دیا۔

اس دُرِ یتیم نے پہلے چند دن اپنی والدہ محترمہ کا دودھ پیا۔ عرب کی رسم کے مطابق آپ کو دایہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا گیا۔ آپ چھ سال ہونے کے بعد آپ کی والدہ دنیا سے رخصت ہو گئیں اس کے بعد آپ دادا جناب عبدالمطلب کی سرپرستی میں پرورش پانے لگے دو سال بعد دادا کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا اور اب آپ کے چچا ابوطالب نے کفالت میں لے لیا اور اپنی زندگی کے آخری لمحے تک آپ کی اعانت و سرپرستی کرتے رہے۔ بارہ سال کی عمر میں جناب ابوطالب کے ہمراہ آپ نے شام کا سفر کیا۔ اسی زمانے میں آپ نے بکریاں بھی چرائیں جو انسانیت کی گلہ بانی کی تمہید تھی۔

عمر مبارک کے پچیس سال ہوئے تو آپ کی شادی حضرت خدیجہ رض سے ہوئی۔ چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی حضرت جبرئیلؑ نے نمودار ہو کر آپ کو تین مرتبہ زور سے بھینچا اور چھوڑ کر کہا پڑھ آپ نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اقرا باسم ربک الذی خلق ہ خلق الانسان من علق۔ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ہ پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ یہی سب سے پہلی وحی تھی آپ پر تیس سال کی عمر میں قرآن پاک نازل ہوا۔ ابتدا میں نماز چھپ کر پڑھا کرتے جب حضرت عمر فاروق رض مشرف با اسلام ہوئے تو مکہ کی مسجد میں نماز پڑھنے لگے۔ آپ آخری دور میں بیمار پڑ گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رض نے امامت کی اور آپ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں گیارہ نکاح کئے۔

ہماری سب سے چھوٹی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ پیر کے دن فجر کے وقت آپؐ نے حجرے کا پردہ ہٹا کر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھتے دیکھا اور تبسم فرمایا، یہ آخری موقع تھا کہ صحابہ کرام رضؓ نے رُخِ انور کی زیارت کی۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ آپ پر غشی طاری ہوتی گئی بالآخر ظہر کے وقت اللہ کا یہ اشرف ترین بندہ اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملا۔ اِنّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون ط یہ ربیع الاوّل ۱۱ ہجری کی ۱۲ تاریخ، مطابق ۸ جون ۶۳۲ء تھی۔ آپ نے قمری حساب سے ۶۳ سال کی عمر مبارک پائی۔

—✣—✣—✣—✣—

بچّے کی دُعا

کوثر انصاری (ممبئی)

اے خالقِ ارض و سما
اے مالکِ روزِ جزا
تو ابتدا، تو انتہا
کوئی نہیں تیرے سوا
سب کا تو ہی حاجت روا
مشکل میں تو مشکل کُشا
کرتے ہیں تجھ سے التجا
سُن لے ہماری بھی دُعا
جو راہ سیدھی ہو دکھا
رستے صحیح ہم کو چلا
کر علم کی دولت عطا
عزت عطا، شہرت عطا
رکھ ہر بُرائی سے پرے
جب ہے بھلائی میں بھلا
لے کام بھی ہم سے وہی
جس میں ہو بس تیری رضا
کر سرخرو دُنیا میں بھی
عقبیٰ کے بھی قابل بنا
نکلے اگر سینے سے دم
لب پر ہو کلمہ "لآ اِلٰہ"
ہر اک کا بیڑا پار کر
سب کو ٹھکانے سے لگا

گوشِ برآواز

قارئین کے خطوط کا اقتباس

اپریل ۹۶ء کا نقش کوکن مسرتوں کا ہجوم لئے باصرہ نواز ہوا۔ صفحہ ۹ پر شرف صاحب کا یہ شعر پڑھا کہ

"ملک الموت کو آنے دو ؛ ہم بھی شرف ہیں پا بہ رکاب"

" شرف صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک الموت کوئی "پانچ مانگ کے مانگاری" نہیں ہیں کہ جو بڑے چاؤ اور پیار سے داماد صاحب (دولھے میاں) کو سسرال لیجانے کے لئے آتے ہیں۔ جب ملک الموت کا سامنا ہوگا تو پاؤں، رکاب میں ٹکنے کے بجائے "کبھی سیدھا تو کبھی ٹیڑھا (رکاب) سے اُتر جائے گا" اور ملک الموت کی پہلی ہی جھلک سے سکرات کی جاں گسل ہچکیوں کا نہ تھمنے والا سلسلہ شروع ہوگا، شرف صاحب بزرگ ہیں، وہ ہمارے لئے گویا باپ جیسے ہیں اس لئے ایک بیٹے کی طرح میں نے انہیں ملک الموت کا فلسفہ سمجھایا ہے۔

" صفحہ ۳۰ پر محترم رفیق وستانوی مبارک کاپڑی صاحب کے لئے "خراجِ باقی" اور "ناقص پسند" کے تمغے چنے ہیں۔ پڑھ کر افسوس ہوا۔ کاپڑی صاحب حق کے علمبردار ہیں ان کے حق کے علمبردار کے کلام اور قلم میں اللہ تعالیٰ ایسی کڑک رکھی ہے کہ وہ منافقوں کے دلوں کی بستیوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔"

مئی ۹۶ء کے شمارہ میں مضمون "توحید خالص" شمارہ کی جان ہے۔ محترم قاضی فراز احمد کا "آج" مزارۂ نور بھی ہے اور نوید منزل بھی۔ مولوی عبدالمنعم نظیر صاحب کا مضمون "عورت" قرآن پاک کی روشنی میں نہایت حسین و دلنشیں انداز میں پیش کیا جا سکتا تھا، مگر لگتا ہے مولوی صاحب مغرب کے تمدن کے دلدل میں کچھ زیادہ ہی دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ ان کا اندازِ بیان اور "اسلوب ناولوی" ہی زیادہ جلوہ بار ہے۔

محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

ماہ جون ۹۶ء کے پرچہ ملا اسے پڑھ کر بیساختہ دو شعر ہو گئے جو حاضر ہیں:

رسالا نقش کوکن ہر رسالہ سے نرالا ہے
نصیحت خیز تحریروں سے اعلیٰ اور بالا ہے
مدیر و کاتب و دیگر اہل ہیں سب تعریف کے قابل
انہیں کے دم سے اے مسعود تیرا بول بالا ہے

مسعود اعظمی (جدہ)

آپ حضرات نے میرے مضامین شائع کئے اس کا شکریہ۔ یہاں لوگ پسند کرتے ہیں اور کسی مہینہ میں نہ چھپا تو پوچھتے ہیں کہ تمہارا آرٹیکل کیوں نہیں چھپا۔ عورت کے موضوع کے بعد جو موضوع میں نے چُنا ہے وہ موجودہ دور میں قرآن کی رہنمائی ہے اس وقت ابتدائی چند قسطیں ہیں اس کے بعد اصل موضوع پر لکھنا شروع کروں گا۔ مجھے کسی نے بتلایا کہ مضامین کی اشاعت جارجبل ہے.... آپ نے وضاحت کر دی اس سے پتہ چلا کہ کسی نے غلط بتلایا تھا۔

عبدالمنعم نظیر (لندن)

نقش کوکن ہر ماہ پابندی سے مل جاتا ہے

"ٹیلنٹ فورم" کی گوناگوں مصروفیات کے باوجود یہ پرچہ نہ صرف وقت پر شائع ہو رہا ہے بلکہ دن بہ دن نکھرتا بھی جا رہا ہے۔ سرورق بھی خوب سے خوب تر ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں ایک مشورہ ہے اگر کسی قابل ہو تو غور کیجئے۔ سرورق پر آپ کوکن کے نظاروں اور تاریخی مقامات کی تصویر شائع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی اس کی بجائے مسلم رہنما، شعراء ادباء وغیرہ کی بھی تصاویر شائع کریں تو نئی نسل کو اس بہانے ان ناموں سے متعارف ہونے کا موقع مل جائے گا؟

اقبال پٹیل (کرچی)

؎ انشاء اللہ! ہم اس پر غور کریں گے بشرطیکہ ایسی رنگین اور بڑی سائز میں تصاویر کوئی مرحمت فرمائے۔

عالیجناب مولوی عبدالمنعم نظیر صاحب

کا مضمون "عورت"، پھر نقش کوکن کی شان میں چار چاند لگا رہا ہے / معاف کیجئے گا بلکہ کئی چاند لگا رہا ہے۔ موصوف بڑی مدت سے "عورت" کے سُر میں الاپ رہے ہیں۔ لہٰذا اب "مرد" کے سُر میں بھی صفحۂ قرطاس پر اپنے قلم کو جوہر نمایاب آگئے۔

ع جو مستور ہیں انہیں مستورات کہیں گے
یا پھر زمانے کے بگڑے حالات کہیں گے

معمولی سی بات تھی۔ اس میں صنفِ نازک کا قسط وار مباحثہ تحریری شکل میں لانے کی کیا ضرورت آن پڑی تھی ...

سید مزمل مجنوں نیگڑوی

ایسٹ ہنڈن (لندن)

نقش کوکن دن بہ دن ترقی کرتا جا رہا ہے۔

جون کا سرورق بے حد پسند آیا۔ قرآنی آیات، کلر رنگ، بہترین ڈیزائن بہت ہی خوبصورت ہے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ بھی کر دیتے تو بہتر ہوتا ؎

کسی شمارہ میں آپ نے ٹائٹل کے لئے مراسلہ/تصاویر روانہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ میری رائے ہے کہ ادارہ اپنا کیمرہ مین کوکن کے علاقہ میں بھیجے اور تصاویر حاصل کرے ؎ سرورق پر تصویر ہو اور اندر اس کی معلومات تو ایک اچھا کام ہوگا۔

صغیر احمد ڈانگے (سوپارہ)

؎ نقش کوکن کے سرورق پر جو تصاویر چھپتی ہیں وہ کرم فرماؤں کی نظرِ عنایت ہے۔ قرآنی آیات کے ساتھ ترجمہ ہوتا تو یقیناً خوب تھا مگر آرٹسٹ کو یہ کون سمجھائے؟

(ادارہ)۔

؎ آپ جانتے ہیں کہ نقش کوکن خسارہ میں چلتا ہے۔ ایک تحریک کے طور پر نقش کوکن ٹرسٹ کے زیر اہتمام اسے جاری رکھا گیا ہے۔ جب ہم اپنا پورٹ مقرر نہیں کر سکتے تو کیمرہ مین کہاں بھیجیں کیسے بھیجیں۔ اگر کوئی مسجد یا مدرسہ کی تصویر بھیجتا ہے تو اس کی اشاعت کے لئے بھی ہمیں اس کے پاس تعاون طلب کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے دیہی تنظیم کی کوششوں سے ضلع تھانہ میں ہائی اسکول جاری ہیں آپ اپنے اداروں کی فل سائز، رنگین و دلآویز تصاویر ارسال فرمائیں، بسم اللہ کیجئے ہم ممنون کرم ہوں گے

(ادارہ)

معمہ نمبر ۴ کا حل

اب کی بار ہمیں ۲۱ حل موصول ہوئے جن میں سے ۸ انعام کے حقدار قرار پائے اور باقی ماندہ ۱۳ کے ہاں غلطیاں پائی گئیں۔ انعام کے حقدار خوش نصیبوں کے نام درج ذیل ہیں۔ انہیں حسب الاعلان انعام میں ایک کتاب بھیج دی جائیگی۔

میم۔ الف

انعام کے حقدار یہ ہیں:

۱۔ تزئین عبدالوحید پیش امام .... مرو ڈ
۲۔ حافظ جمیل احمد / ہندوستانی کلاتھ اسٹور / بھیونڈی
۳۔ راشدہ نکہت انصاری .... ناگوٹھنہ
۴۔ شمیم سید روح الامین .... ملاڈ
۵۔ بستوی عبدالمتین محمد شفیع ناز ..... نیگڑی (مہسلہ)
۶۔ نوید یوسف پاؤسکر / ...... کنجور مارگ / ممبئی
۷۔ سرور عالم .... النجف ٹریولس امام باڑہ۔ ممبئی۔
۸۔ شبیر احمد تابر .... ناگوٹھنہ

تاخیر سے موصولہ جوابات

معمہ نمبر ۴ کے حل کے طور پر بھیجے جانے والے جوابات میں درج ذیل حل ہمیں تاخیر سے موصول ہوئے لہٰذا انہیں شریک اشاعت نہیں کیا جا سکا۔

۱۔ جواد غلام حسین کنکے۔ وہور ۲۔ غنیزہ عبدالقادر کنکے۔ وہور۔

صحیح حل

	۴ م	۳ ن	ا	۲ خ			ن	س	
ـتـ	ا	ی	ت	ا	۷ ی	۶ ح			۵ و
	د	ا	ش	و	۱۱ ن		۱۰ م	۹ ک	۸ س
س	ر	۱۴ د		ر		۱۳ ف	س	و	۱۲ ی
		و	۱۵ ل			ک		ن	م
۱۹ س	۱۸ ش		ہ	۱۷ آ		۲۶ ر	۱۶ ب		
ر	ی	۲۴ ز	۲۳ و		۲۲ د		ن	۲۱ ف	۲۰ ک
و	ف	۲۷ ر		ن	و	ر	ا	۲۵ ق	
ر			ر	ف	ع	ج	ر	ی	۲۸ م
	س	۳۰ د			س	ب	س	۲۹ ر	

قارئین میں اُردو کے ذوق و شوق کو بڑھاوا دینے کیلئے اس صفحہ کی کفالت کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری حلقہ ممبئی نے کی ہے (ادارہ)

⊙ اقبال مقادم صاحب کی کہانیوں کا یہ
مجموعہ مراٹھی زبان میں ہے۔ اس سے قبل انہوں نے اپنے
شاعری کا گلدستہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا تھا۔
مجموعے کی اکثر کہانیاں مختصر ہیں اور
دلچسپ ہیں [illegible] (یعنی خلا) اس مجموعے کی بڑی
خوبصورت کہانی ہے اس کے علاوہ گھیار (سرنگ) سدرو
بھائی، پلمبٹ، ڈیاپ، کہانیاں بھی اچھی ہیں۔
اقبال صاحب نے مراٹھی زبان پر جو
عبور حاصل کیا ہے وہ قابل وقعت ہے۔ یہ کتھا سنگرہ
اسی کا نتیجہ ہے۔ ان کی مادری زبان کوکنی ہے۔ افسانہ
نگار کی حیثیت سے مراٹھی کے نئے کتھا کاروں میں اپنے
شناخت بنانے کے لئے انہیں ابھی اور محنت کرنی پڑے گی۔
ان کہانیوں کے مطالعہ کے وقت کئی
مقامات پر ہمیں اس کا احساس ہوتا ہے کہ کہانی کار کہانی کے
تانے بانے بنتے وقت خود الجھ گیا ہے۔ کہانی جنز کار، میں
رٹیا راجن کو قتل کرنے کے لئے [illegible] گاڑی کے بریک نکالتی
ہے۔ اور ثبوت میں اپنی تحریر چھوڑتی ہے 'بغیر بریک کے
گاڑی چلانا گناہ ہے' کوئی بھی قاتل اپنے گناہ کے سارے
سراغ مٹا دیتا ہے۔ پھر رٹیا اپنی تحریر مقتول کی گاڑی پر
چسپاں کر کے [illegible] اپنا سراغ کیسے چھوڑ سکتی ہے؟ یا تو
قلم کار کی یہ بھول ہے یا پھر رٹیا اس دنیا کی نہیں بلکہ کسی
خیالی دنیا کی مخلوق ہے۔
اقبال صاحب کی ایک کہانی مہاروگ
یعنی جذام کے بارے میں ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ لوگ اس قسم
کے روگی کو یا تو گاؤں چھوڑنے کے لئے کہتے یا پھر اسے گاؤں
سے دور کسی ایک گوشے میں رہنے پر مجبور کرتے۔ مگر اب
سائنسی تحقیقات اور گھر گھر علم کے اجالے پھیلنے کے
سبب جذام کے مریض کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہیں کیا
جاتا ــــ اقبال صاحب کی کہانی "تو ہی مازھا ایکلا"
یا تو انیسویں صدی کے اوائل میں لکھی گئی ہوگی جو اس زمانے
میں دور از کار لگتی ہے اور جسے مجموعے میں شامل کرنے سے
گریز کرنا چاہئے تھا۔

"میں تو وہی عورت ہوں" یہ کہانی بھی
ناقابل یقین واقعات کی اساس پر گھڑی گئی ہے۔ تاہم ان
کے اسلوب اور دلکش انداز بیان کی وجہ سے کہانیوں کا یہ
مجموعہ قدر و منزلت سے ہمکنار ہوگا۔ اقبال مقادم کے قلم سے
کہیں کہیں خوبصورت جملے بھی نکلے ہیں۔ چند نمونے پیش ہیں۔
★ اقتدار ملنے پر کالا کلوٹا آدمی بھی تازہ دم اور دلکش دکھائی
دیتا ہے۔ ★ نااتفاقی کا مقابلہ استقلال سے کیا جائے۔
★ دھرم کا پالن گھر میں ہو اور سماج میں انسانیت کا۔
'ساوز' ان کا پہلا کتھا سنگرہ ہے جس کی حوصلہ
افزائی ضروری ہے۔ یہ مجموعہ ذیل کے پتوں سے حاصل
کیا جا سکتا ہے۔

● اقبال مقادم کوتھرے (پنج ندی) تعلقہ داپولی ضلع
رتناگری ● ساہتیہ کلا یاتری پرکاشن۔ کیشو نگر۔ منڈھوا۔
پونے ۴۱۱۰۳۶

کتاب کا نام: ساوز (افسانے)
مراٹھی کہانیوں کا مجموعہ
مصنف: اقبال مقدم۔ کوتھرے پنجندی
قیمت: ۲۰ روپئے

احوال و اذکار

مرتبہ: — ف۔ بن صاد

کوکن کی پہلی مسلم خاتون آئی اے ایس فریدہ نائیک کا اعزاز:

فریدہ نائیک

۲ر جولائی ۹۶ء منگل کی شام خلافت ہاؤس ممبئی میں کوکن کی پہلی مسلم خاتون آئی اے ایس کامیاب فریدہ بنت محمود نائیک کے اعزاز میں منعقدہ جلسۂ عام میں ممبئی کے متعدد اداروں اور افراد نے خاتونِ اعزاز کا پُرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے لائے ہوئے تحفہ تحائف کے ساتھ اس پر پھولوں کی بارش کی۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم، آل انڈیا خلافت کمیٹی اور آئیڈیل ایجوکیشن موومنٹ کے زیر اہتمام یہ تقریب منعقد ہوئی تھی جس کا انتظام و انصرام فریدہ نائیک کے ماموں زاد بھائی نہرو سنٹر ورلی کے ڈائرکٹر جناب لطافت قاضی نے کیا تھا۔

خلافت ہاؤس کا محمد علی جوہر ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جس میں خواتین کثیر تعداد میں شریک تھیں۔

شہرۂ آفاق قاری مولوی زبیر احمد کی تلاوت سے پروگرام کی شروعات ہوئی۔ معروف اسلامی اسکالر اور خلافت کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر رفیق زکریا نے صدارت فرمائی۔ اور نظامت کے فرائض پروفیسر قاسم امام نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔

خاتونِ اعزاز محترمہ فریدہ نائیک راجہ پور ضلع رتناگری کی باشندہ ہیں۔ انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول بائیکلہ روڈ ممبئی ۸ سے آپ نے ایس ایس سی پاس کیا اور صوفیہ کالج (جو مستورات کے لئے مخصوص ہے) سے گریجویشن کیا۔ محترمہ موصوفہ جناب محمود نائیک ایک بزنس مین کی دختر ہیں۔ موصوفہ کی جڑواں بہن جو سلسلۂ تعلیم میں ان کے ساتھ تھیں اب کسٹم افسر بن چکی ہیں)۔

جلسہ میں صاحبِ صدر ڈاکٹر زکریا کے علاوہ انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا، روزنامہ انقلاب کے مدیر ہارون رشید، سابق وزیر ولاس ساونت، انجمن خیر الاسلام کے چیئرمین پروفیسر جاوید خان، نہرو سنٹر کے ایڈمنسٹریٹیو ڈائرکٹر کلکرنی، آئی وائی کالج جوگیشوری کی ریٹائرڈ پروفیسر ڈاکٹر میمونہ دلوی، کوکن بینک کے سابق چیئرمین علی ایم شمسی وغیرہ نے تقریریں کیں۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد سندیلکر نے خاتونِ اعزاز کے حق میں لکھا گیا سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جو بعد میں فریم کر کے انہیں دیا جانے والا ہے۔

قوم کی نیک دختر کے تئیں عوامی محبت کی یہ کشش تھی کہ اسی روز بارش ہونے کے باوجود لوگ بڑی تعداد میں حاضر ہوئے۔

—:—:—

مبارک کاپڑی نے معلومات کا خزانہ کھول دیا۔

نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ کے زیر اہتمام جس کے چیئرمین مبارک کاپڑی ہیں، ۷ رجولائی ۹۶ء کو الما لطیفی ہال ممبئیؒ میں ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کے طلباء اور ان کے والدین جو اپنے بچّوں کے مستقبل کا حل تلاش کرنے آئے تھے ان کے سامنے تعلیمی اداروں اور ہر طرح کے روزگار سے متعلقہ کورسوں میں داخلہ لینے سے متعلق جانکاری دیتے ہوئے مبارک کاپڑی نے صحیح رہنمائی کی۔

اس موقع پر سوالات کے سیشن میں زیادہ تر ایسے کورس کے بارے میں سوال کئے گئے جن سے روزگار کا مسئلہ جڑا ہوا ہے۔ اس اہم تعلیمی جلسے میں ایک ایسا بھی شخص موجود تھا جس نے وزیر اعلیٰ بننے کا نسخہ معلوم کر لیا۔۔۔؟

ابتدا میں انجمن اسلام

نقش کوکن

کے صدر ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا نے جلسے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو گزشتہ ۴۷ برسوں سے صرف جذباتی نعروں پر زندہ رکھا گیا لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہمیں تعلیم معیار کو آگے بڑھانا ہوگا۔ ویسے انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ قوم میں سوچنے سمجھنے کا ڈھنگ بدلا ہے اور تعلیم کی اہمیت کو محسوس کیا جا رہا ہے۔

اس موقع پر ڈاکٹر جمخانہ والا نے اعلان کیا کہ ہال کا کرایہ نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ سے نہیں لیا جائے گا۔ اور آئندہ ورک شاپ منعقد کرنے پر اخراجات برداشت کئے جائیں گے۔

مدیرِ انقلاب ہارون رشید نے اپنی تقریر میں کہا کہ مایوسی کی فضا اب ختم ہو گئی ہے مختلف اعلیٰ مقابلہ جاتی امتحانات میں مسلمان بچّوں کی کامیابی اور ان کی بیداری بہار کی شکل میں آ رہی ہے ہمیں اس بہار کا استقبال کرنا ہوگا۔

اس موقع پر ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جبکہ رہداری میں بھی بڑی تعداد میں نوجوان اور بزرگ کھڑے تھے۔ ⁘ - ⁘

آزاد تعلیمی امدادیہ کمیٹی کی جانب سے تقسیم کتب

تقسیم کتب : رتناگری سے قریب کرلا بستی میں آزاد تعلیمی امدادیہ کمیٹی کی جانب سے حسب سابق امسال بھی ساڑھے پانچ ہزار ۵۵۰۰/- روپے مالیت کی درسی کتابیں جناب حسین قاسم سولکر (صدر امدادیہ کمیٹی) کے ہاتھوں اردو اسکول بوائز و گرلز کے غریب و نادار بچوں کو تقسیم کی گئی۔ امدادیہ کمیٹی کا یہ عمل ۱۹۷۱ء سے اب تک پابندی کے ساتھ جاری ہے۔ یہ کمیٹی ہر سال دونوں اسکول کے نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالے طلباء و طالبات کو جماعت چہارم تا ہفتم چوبیس بچوں کو ہر سال انعامات عطا کرتی ہے ⁘ — ⁘ — ⁘

عبدالرحمٰن دفعدار بزم تعلیم مہسلہ کے صدر منتخب :

جناب عبدالرحمٰن امیرالدین دفعدار کو گزشتہ مہینہ ادارۂ بزم تعلیم مہسلہ ضلع رائے گڈھ کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ موصوف مہسلہ پنچائت سمیتی کے سرپنچ ہونے کے علاوہ جماعت المسلمین مہسلہ ایجوکیشن کمیٹی کے صدر بھی ہیں ⁘ — ⁘ — ⁘

خواتین کے لئے اسلامی کلاس کا قیام

کا قیام : اسلامک ویلفیر ٹرسٹ کے زیر اہتمام گھاس بازار کلیان میں گزشتہ مہینہ مولانا عبدالعزیز صاحب (نائب امیر مرکزی جماعت اسلامی ہند) کے ہاتھوں اسلامی

کلاس کا اجرا عمل میں آیا ہے۔ ٹرسٹ کے ذاتی بلاک میں کلاس حسب ضرورت مشینیں موجود ہیں، معقول خاتون سلائی ٹیچر کا تقرر بھی ہے، پردہ کا اہتمام بھی لازمی طور پر ہے، اور کلاس کو مناسب تحریک مل رہی ہے۔

ٹرسٹ (جماعت) اس ہنرمندی کو محدود رکھنا نہیں چاہتی مزید ضرورت مند خواتین داخلہ کے لئے متمنی ہیں وہ انچارج سے ذیل کے پتہ پر ملاقات کر سکتے ہیں انشاءاللہ مزید بیچوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

انچارج سلائی کلاس: سعیدہ سلطانہ ظفر اللہ خان۔ فون: ۲۴۴۲۱۹۲۴
عصاءالدین کیپلے والے کی بلڈنگ گراؤنڈ فلور، بومبل بازار، کلیان ضلع تھانہ۔۔

رائے گڑھ میں ایئرپورٹ کی تعمیر کا معاملہ سردست سرد خانے میں۔

رائے گڑھ میں بین الاقوامی ہوائی اڈے تعمیر کے اپنے مجوزہ منصوبہ کو ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی ایسوسی ایشن (بی ایم آر ڈی اے) نے سردست سرد خانے میں ڈالدیا۔ مانڈوا ریوس علاقے میں گیارہ ہزار ایکڑ پر مشتمل اس ایئرپورٹ کی تعمیر کی تجویز کے خلاف رائے گڑھ ضلع میں علی باغ کے چودہ دیہاتوں کے کسانوں نے زبردست احتجاج کیا تھا۔۔

ڈاکٹر ساجد بانگی

۲۳ سالہ جوان ڈاکٹر ساجد بانگی متوطن سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری جو کیپٹن عبدالقادر حسام الدین بانگی (بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش) کے فرزند ہیں اور امسال بیلگام سے آپ نے بی ایچ ایم ایس کی سند حاصل کی ہے۔

ڈاکٹر ساجد بانگی زمانۂ طالبعلمی میں ابتدائی درجوں سے نہایت ذہین واقع ہوئے ہیں ۱۹۸۹ء میں سینٹ میری ہائی اسکول کالبہ دیوی ممبئی سے جب آپ نے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا تو آپ کو تقریباً ۸۲ فیصد نمبرات حاصل تھے۔ بھون کالج سے آپ نے بارہویں سائنس کا امتحان بھی امتیازی شان کے ساتھ پاس کیا اور میڈیکل میں سند حاصل کرنے کی غرض سے بیلگام گئے اور الحمدللہ امسال کامیاب ہو کر لوٹے ہیں۔ والا بالکباد ●●

ثمن رئیس کی شاندار کامیابی

بارہویں جماعت کا امتحان

میتھی ہائی کالج ممبئی کی طالبہ ثمن ارشد رئیس نے فزکس، کیمسٹری اور بائیلوجی میں ۹۴٪ فی صد مارکس حاصل کر کے اپنے کالج اور بھیونڈی تعلقہ میں سر فہرست رہی ہیں۔ ●●

ایچ بی مقدم کو اعزاز

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے چیف کوارڈینیٹر اور کرلا ممبئی کی معروف علم دوست شخصیت جناب ایچ بی مقدم (متوطن ٹول ضلع رائے گڑھ) کو آئیڈیل ایجوکیشن مومنٹ کے سربراہوں نے کرلا ممبئی حلقہ میں سے ایڈوائزری کمیٹی پر نامزد کیا ہے۔ آئیڈیل ایجوکیشن مومنٹ شہر ممبئی کے مختلف حلقہ میں تعلیمی بیداری (بالخصوص اردو) کے فروغ کے لئے کوشاں ہے۔●

> **نامہ نگار حضرات سے۔۔۔۔**
> گذارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف صاف، خوشخط اور دو سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر مضمون تحریر فرمائیں۔۔۔۔
> ادارہ

ایک تعارف :

انجمن اسلام طبیہ کالج اینڈ ہاسپٹل ناگپاڑہ ممبئی ۴۰۰۰۰۸

طبیہ کالج ممبئی مسلمانانِ ہند کے ہاتھوں قائم کردہ اس عظیم الشان تعلیمی تحریک سے منسلک ہے جسے عوام الناس انجمن اسلام ممبئی کے نام سے پہچانتے ہیں یہ تحریک اپنے بانی مسلم مفکرین کے جملہ مقاصد کی تکمیل میں ہمہ تن منہمک ہے اور اسی کا ایک جزو ہے۔ عوام اور بالخصوص مسلمانوں میں صحت وصفائی کی طرف توجہ منعطف کرانا اس مقصد کی تکمیل کیلئے انجمن اسلام نے عرصہ ہوا طبیہ کالج ممبئی کو بھی اپنی تحویل میں لے کر طبی تعلیم کی ترویج وترقی نیز مقامی باشندگان کی صحت کی ضمانت کا بیڑہ اٹھایا اس مقصد میں جہاں اسلاف کی گراں قدر امانت کی حفاظت وبقاء کا راز مضمر ہے وہیں اس کے ذریعے عوام الناس کو بروقت، صحیح اور سستا طریقۂ علاج بھی مہیا کرانا ہے اور بحمداللہ انجمن اسلام کا یہ طبی ادارہ اس بیش قیمت کی تکمیل میں دوسرے تمام طبی اداروں میں ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔

بمبئی یونیورسٹی سے ملحق اس طبی ادارے میں سنٹرل کونسل آف میڈیسن کا مرتب کردہ اور منظور شدہ ساڑھے پانچ سالہ نصابِ تعلیم مروّج ہے اس میں وہ چھ ماہ بھی شامل ہیں جنمیں طلباء کو ہاسپٹل میں عملی تربیت دیجاتی ہے۔ B,U,M,S کورس میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کو بارہویں جماعت، سائنس مضامین اور انگلش کے ساتھ ایک ہی نشست میں پاس کرنا ضروری ہے نیز دسویں جماعت میں اردو بحیثیت مضمون لازمی ہے۔ داخلہ میرٹ لسٹ کے مطابق ہوتا ہے نیز سائنس مضامین میں کم از کم پچاس فیصد نمبر ہونے لازمی ہیں۔۔۔۔

ممبئی پنویل ریلوے سروس

سینٹرل ریلوے کی ہاربر لائین پر ریلوے سروس کھاندیشور سے آگے پنویل تک بڑھانے کا اعلان سینٹرل ریلوے نے کیا ہے۔ کھاندیشور سے پنویل دوہری ریلوے لائین پر کام پورا ہوگیا ہے۔ اس میں سے ایک لائین پر "بجلی کاری" بھی ہوگئی ہے۔ پنویل۔ ماتھیران راستے پر پنویل ایس ٹی اسٹینڈ کے پاس نقش کوکنے فلائی اوور کا کام پورا ہوجانے پر اکتوبر ماہ میں بیلاپور، پنویل ریلوے سروس شروع ہوجائے گی اور اس لائین پر روز ۴۰ پھیریاں کی جائیں گی۔ یہ اعلان ریلوے نے کیا ہے۔

چھترپتی شیواجی ٹرمینس سے پنویل آنیوالی گاڑیوں کیلئے پلیٹ فارم پر ریلوے مسافر ناراض ہیں۔ ہاربر لائین پر سڈکو نے جو ریلوے اسٹیشن بنائے ہیں وہ ہوائی اڈے کی طرح نظر آتے ہیں۔ اسی پس منظر میں اگر پنویل کے اسٹیشن کو دیکھیں تو وہ ایک دیہات کے اسٹیشن کی طرح نظر آتا ہے۔

سڈکو کے سپرنٹنڈنگ انجینئر اے آر جامبھیکر نے بتایا کہ پنویل مستقبل میں ایک اہم جنکشن بنے گا اس لئے وہاں بڑا عالیشان اسٹیشن بنایا جائے گا۔ منصوبہ زیرغور ہے اس اسٹیشن کے پلیٹ فارم بھی وسیع وعریض بنائے جائیں گے۔ اس اسٹیشن کو جانے والے راستے پر غیرقانونی تعمیرات ہوئی ہیں۔ انہیں ہٹانا ہوگا۔ پنویل کرجت ریلوے لائن پر سروے پورا ہوجانے پر

اس لائین کے لئے ٹینڈر بھی مانگے گئے ہیں فی الحال مرکز کی نئی سرکار کی جانب سے اس کام پر آخری منظوری نہ ملنے کے سبب کام میں رکاوٹ آئی ہے ۔۔۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں اسکول پارلیمنٹ:

نیشنل ہائی اسکول لاٹون۔ منڈن گڑھ ضلع رتناگری میں ۲۶ رجون ۹۶ء کو اسکول پارلیمنٹ کیلئے عام انتخابات منعقد ہوئے۔ ان میں پنجم تا دہم کل ۲۲ طلبہ نے شرکت کی۔ مگر دو اراکین بلا مقابلہ منتخب ہوئے جو جماعت پنجم کے طالب علم قاضی عمران عبداللہ اور جماعت ہفتم کے خلفے وسیم ابراہیم ہیں۔ بقیہ ۱۱ عہدوں کے لئے ۲۰ امیدواروں نے مقابلہ آرائی میں بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ منتخب اراکین کے نام اور عہدے ذیل میں درج ہیں:

۱۔ ساونت غزالہ عبدالحمید (پنجم تا ہفتم)
وزیر خاتون
۲۔ خلفے رخسانہ عبدالرحمٰن (ہشتم تا دہم)
وزیر خاتون
۳۔ چکھلکر عمران بشیر
وزیر اعظم اور وزیر بزم ادب
۴۔ خلفے عقیل احمد علی
وزیر سیر و تفریح
۵۔ قاضی وسیم عبداللہ
وزیر لائبریری
۶۔ ساونت نوید عبدالعزیز
وزیر نظم و ضبط
۷۔ ٹھیکر ناظم عبدالکریم
وزیر کھیل کود (اسپورٹس)
۸۔ مالونکر طاہرہ عثمان
وزیر سائنس کلب
۹۔ نورے شبینہ عبدالغنی۔
وزیر مالیات
۱۰۔ خلفے وسیم ابراہیم
اسپیکر
۱۱۔ چوگلے سرفراز عبداللطیف
وزیر صحت و صفائی ۔۔

کڑوئی میں جشن کامرانی

۵ رجولائی کو S.S.C کے نتیجے کا اعلان ہوا۔ مہاراشٹر اُردو ہائی اسکول کڑوئی کا نتیجہ 97-19 فی صد رہا۔ شریک امتحان 35 طلبہ میں سے 34 کامیاب رہے، جن میں 10 اوّل اور 24 دوم درجے میں کامیاب ہوئے۔

اس موقع پر تقسیم انعامات کی تقریب انجام پائی۔ جماعت المسلمین کڑوئی، جناب ابراہیم ساونت، جناب یوسف موڈک، جناب عنایت جوسلے، جناب شرف الدین کاپڑی، جناب محمود قاضی اور ڈاکٹر سلیم سیّد کی جانب سے اعلان کردہ خطیر انعامات اوّل، دوم اور سوم آئے طلبہ کے درمیان جناب عبدالغنی کاکا قاضی (رکن سوسائٹی) کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔

ہونہار طالب علم عمران عبدالحمید بندری۔ 75٪ نمبرات حاصل کر کے اول نمبر پر رہے۔ مظفر محمود بوردنڈکر 67٪ نمبرات دوم اور شاہنواز احمد کھوت نے 64٪ نمبرات حاصل کر کے تیسرا مقام پایا۔

مضمون سائنس کا اوّل انعام عمران بندری اور مظفر بوردنڈکر میں تقسیم ہوا جب کہ حساب کا اوّل انعام مظفر بوردنڈکر کو ملا۔

اس موقع پر دینیات کے امتحان میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو مولانا اقبال پٹیل صاحب کے ہاتھوں نقد انعام تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ امسال اسکول کے امتحان میں پنجم تا نہم اپنے اپنے درجوں میں اوّل آنے والے طلبہ و طالبات کو جناب ڈاکٹر سلیم سیّد کے ہاتھوں نقد انعام تقسیم کئے گئے۔ معاون مدرس جناب سراج احمد مومن نے نظامت کے فرائض انجام دیئے ۔۔۔

ڈاکٹر مختار دھنشے

کوکن ہائر ایجوکیشنل بورڈ
کے جنرل سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنشے
ایم ایس سی کے بھتیجے جناب ڈاکٹر مختار
دھنشے ساکن وڑولی تعلقہ مانگاؤں ضلع
رائے گڈھ نے بی ایچ ایم ایس کی
سند حاصل کرلی ہے کچھ دنوں تک آپ
پرنس علی خان (اسماعیلیہ) ہسپتال بمبئی
میں آر ایم او بھی رہے اور اب ماہ جون
۹۶ء کے اوائل میں بمقام رہا آپ نے
اپنا ذاتی دواخانہ شروع کیا ہے۔ اللہ
الشافی آپ کے ہاتھوں میں شفا عطا فرمائے
اور آپکی ذات سے علاقہ کے مریضوں کو
فیض نصیب ہو۔ ۔۔۔

اُردو بلٹز کی اشاعت بند

اسے اُردو صحافتی
دنیا کا سانحہ کہئے کہ ۳۲ سال پرانا ملک کا معتبر
اور مشہور و معروف اُردو ہفت روزہ بلٹز
بند کر دیا گیا۔
اُردو بلٹز کا صحافتی دنیا
میں ایک مقام تھا۔ مرحوم خواجہ احمد عباس
کے مشورے پر آر۔ کے کرنجیا نے اُردو
بلٹز کی اشاعت کا فیصلہ کیا تھا اور اُردو
کے اس ہفت روزہ کی رونمائی آنجہانی
جواہر لال نہرو نے دلی میں کی تھی۔ یہ
۱۹۶۳ء کا دور تھا۔
۱۹۸۹ء میں ہارون رشید
علیگ کو اُردو بلٹز کا ایڈیٹر بنایا گیا،
چھ سال بعد انہوں نے انقلاب کی ادارت
سنبھالی تو انقلاب کے مدیر فضیل جعفری کو بلٹز
کا مدیر بنا دیا گیا۔ ان دنوں فضیل جعفری
کے علاوہ محمود ایوبی بلٹز کے ایگزیکیٹیو
ایڈیٹر، شمیم طارق اسسٹنٹ ایڈیٹر
اور امجد عثمان سب ایڈیٹر کی حیثیت سے
کام کرتے تھے۔ ۔۔۔

عثمان خان کو اعزاز

حکومت مہاراشٹر
کے ڈائرکٹوریٹ
جنرل آف انفارمیشن
اینڈ پبلک ریلیشنز
کی طرف سے جاری کردہ ترقیاتی تحریرات پر
اسکیم کے تحت امسال ڈپارٹمنٹ کے شری
عثمان غنی خان کو اُردو زبان میں سرکاری ملازمین
کے درجہ کا پہلا انعام عطا کیا گیا ہے جس میں ۲ ہزار
روپے نقد ایک یادگار اور سرٹیفکٹ شامل
ہیں۔ ۔۔۔

واگھیوڑے اُردو ہائی اسکول کی نئی عمارت میں طلبا کی منتقلی

نئے تعلیمی سال کے پیش
نظر دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھیوڑے
(ممبئی) نے ۹ جون کو ڈاکٹر ایم کیو دلوی
اُردو ہائی اسکول کو نئی عمارت میں منتقل
کرنے کا فیصلہ کیا اور اسی مناسبت سے
اسی روز اسکول کے احاطے میں ایک تقریب
منعقد کی۔ جلسے کی صدارت پروفیسر خلاد انگاکر
نے انجام دی۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے
جناب مبارک کاپڑی، جناب منصور احمد دادر کر
اور جناب علی میاں مقام شریک تھے۔ جلسہ میں
گاؤں کے معزز حضرات و خواتین نے شرکت کی۔
جناب منصور احمد دادر کر کے ہاتھوں
اس تقریب کی رونمائی عمل میں آئی۔ حافظ
عمران حوارے صاحب نے تلاوت کلام پاک سے
جلسے کا آغاز کیا۔ اس موقع پر جناب افتخار
لالا میاں ساٹلے اور جناب شبیر علی علوی
نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سوسائٹی
کے روح رواں جناب حسن داؤد رومانی
کی خدمات کی تعریف کی۔
مہمان خصوصی جناب مبارک
کاپڑی صاحب نے کہا کہ اس ہائی اسکول کی
عمارت کی تعمیر میں جناب حسن داؤد رومانی

صاحب کی رات دن کی محنت شامل ہے۔
سوسائٹی کے جنرل
سکریٹری جناب قاسم بجلے نے نظامت
کے فرائض انجام دیتے ہوئے سوسائٹی
کے صدر اور اراکین کے مخلصانہ جذبہ کا
ذکر کرتے ہوئے جلسہ گاہ میں موجود حاضرین
کا شکریہ ادا کیا اور یہ اعلان کیا کہ انشاء
اللہ نومبر دسمبر میں اس عمارت کی تکمیل
پر ایک پُر وقار جلسے کا انعقاد کیا جائیگا۔
آخر میں صدر مدرس
جناب حسن میاں ولیلے نے شرکاءِ اجلاس
کا شکریہ ادا کیا ۔۔۔

رایاں میں اُردو ہائی اسکول

۲۳ جون ۹۶ء کو بمقام
رایاں تحصیل کلیان میں تھانہ ضلع دیہی
مسلم فلاحی تنظیم کے زیر اہتمام اُردو ہائی
اسکول (درجہ ہشتم) کا افتتاح الحاج
سلیم زکریا صاحب سابق وزیر تعلیم
مہاراشٹر اور سابق چیئرمن آل انڈیا حج
کمیٹی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقعہ
پر الحاج رضوان حارث صاحب سابق
ایم ایل اے اور سابق چیئرمن ضلع پریشد
ایجوکیشن کمیٹی ضلع تھانہ صدر نشین تھے۔
رایاں میں درجہ ہفتم
تک تعلیم کا انتظام تھا اور اس کے بعد کوئی
سہولت نہ ہونے کی وجہ سے طالبات کو
سلسلۂ تعلیم ترک کرنا پڑتا تھا اور نوجوان طلبہ
کو کئی کلومیٹر چل کر پڈگھا بوریولی تک جانا
پڑتا تھا جو نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ مالی
بوجھ کا باعث بھی بنتا تھا۔
تھانہ ضلع دیہی فلاحی تنظیم
نے کارِ خیر کیا اور ہائی اسکول جاری کرنے کا
بیڑہ اٹھایا۔ حکومت سے اجازت حاصل
کی۔ ضروری ساز و سامان و فرنیچر بنواکر
دیا اور ہائی اسکول کا اجراء عمل میں آیا۔
افتتاحی تقریب میں آٹھ مخیر اور علم دوست
حضرات نے دس گنٹھے تقریباً ۲۰۰۰ مربع
گز زمین خرید کر دینے کا طئے کیا اسکول
کی عمارت کی تعمیر کے لئے بھی مخیر حضرات
نے زرِ نقد اور ریتی سمنٹ وغیرہ سامان
دینے کا اعلان فرمایا تقریباً اسی ہزار
روپئے اور ایک کمرہ کی تعمیر مقامی بھائیوں
نے اپنے ذمہ لی اسی طرح ڈیڑھ لاکھ
روپئے جناب رضوان حارث، سلیم زکریا
اور تنظیم کے ذمہ داروں کی کوششوں سے
جمع ہوں گے اور اس طرح اُردو ہائی
اسکول کے لئے ایک شاندار عمارت تعمیر
ہو گی فی الوقت ایک کمرہ مقامی لوگوں نے
فراہم کیا ہے۔ اس ہائی اسکول کی
شروعات کے لئے جناب عبدالحمید
ناچن جنرل سکریٹری، جناب صغیر احمد
ڈانگے نائب صدر اور ناظم رئیس صدر
تنظیم کے علاوہ شہباز کنگلے سرپنچ رایاں
و جناب شاہ نواز کنگلے کی مساعی قابل
ذکر ہیں۔
تھانہ ضلع دیہی مسلم فلاحی
تنظیم کی کوششوں سے تھانہ ضلع میں
یہ گیارہواں اُردو ہائی اسکول شروع ہوا
ہے جلسہ میں جناب یٰسین مومن وکیل بھیونڈی/
جناب ناصر ملا بوریولی/جناب امتیاز ملا،
باپڑی وسئی و دیگر ممتاز اصحاب شریک تھے۔

ممبرا میں اُردو اسکول کیلئے اجازت

ممبرا کے شیواجی نگر وارڈ
۹۷ء میں زیرِ تعمیر مراٹھی/ ہندی اسکول
میں اُردو کے لئے جگہ فراہم کرنے کی تجویز
منظور ہوئی۔ کارپوریٹر یٰسین شرمے
کے مطالبے کے بعد جنرل میٹنگ میں کارپوریٹر
پرکاش پرانجپے (جو اس وقت ایم پی ہیں)
نے اُردو اسکول کے لئے جگہ فراہم کرنے
کی تجویز پیش کی جس کی تائید شیوسینا ہاؤس
لیڈر رگھو بال لانڈگے نے کی اس طرح یہ تجویز
اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔۔۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت
کے لئے عطیہ دے کر شادی کی
خوشی میں اس ادارہ کو بھی
شامل کیجئے ۔۔۔

طارق انور کو استقبالیہ :

انجمن اسلام وی ٹی

بن واقع اکبر پیر بھائی ہال میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی اقلیتی سیل کے چیرمین، طارق انور کو ایک استقبالیہ دیا گیا۔ اس موقع پر انجمن کے صدر ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا نے ادارے کی سرگرمیوں اور ترقی کے متعلق احوال پیش کیا۔ انہوں نے مخیر حضرات کا شکریہ ادا کیا جو ہر موقع پر ادارے کو مدد دیتے ہیں۔

ڈاکٹر جمخانہ والا نے بتایا کہ معروف تاجر حسین الانا نے ادارہ کو ۵ء۳ لاکھ روپے اور کرلا اسکول کی تعمیر نو کے لئے ایک کروڑ روپے دیئے ہیں۔ اس میٹنگ میں نائب صدر رضوان حارث، محب ناصر، ڈاکٹر نائیک، یوسف ناظم، مصباح عالم اور دیگر معززین موجود تھے۔ طارق انور نے انجمن کی تعلیمی سرگرمیوں کو سراہا اور مشورہ دیا کہ شمالی ہند میں بھی انجمن اسلام تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لے۔

ممبرا کوسہ بائی پاس سڑک جلد شروع ہونے کی توقع :

وزیر برائے جنگلات و ماحولیات شری گنیش نائیک کی کوششوں سے ممبئی پونے نیشنل ہائی وے پر

نقش کوکن

ممبرا کوسہ کے درمیان راستہ پر ٹرافک کی دشواریوں کو دور کرنے کے لئے "بائی پاس سڑک" جلد ہی شروع ہو جائیگا۔

مذکورہ درمیانی راستہ کی ۴۶ء۱۷ ہیکٹر اراضی چونکہ جنگلاتی زمین کے زمرہ میں تھی۔ اس لئے وزیر موصوف نے مذکورہ زمین کے استعمال کے لئے مرکزی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی جدوجہد کی تھی جو کامیاب ہوئی۔ اب ممبرا کوسہ بائی پاس سڑک کی تعمیر کا کام جلد شروع ہونے کی توقع ہے جس کی تکمیل کے نتیجہ میں گاڑیوں کو باہری راستہ سے ہی موڑ کر گذارا جا سکیگا۔

صابر کلام مقدم

کویت میں برسرروزگار

جناب ابوالکلام مقدم متوطن سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے فرزند صابر کلام مقدم نے امسال ممبئی یونیورسٹی سے بی ایس سی (فزکس) کا امتحان پاس کیا اور اپنے گاؤں میں اولین سائنس گریجویٹ ہونے کا اعزاز پایا۔ گاؤں میں آرٹس، کامرس، لا اور انجینئرنگ میں کئی گریجویٹ ہیں مگر سائنس (بی ایس سی، فزکس) میں سند پانے والے آپ اولین ہیں۔

واشی نئی ممبئی میں قیام پذیر ہونے کی وجہ سے ایس ایس سی، بارہویں اور بی ایس سی کا امتحان بھی اس نوجوان نے آئی سی ایل ہائی اسکول اور کالج سے ہی پاس کیا۔

اس سے قبل آپ نے سوفٹ ویر انجینئرنگ میں اور گرافک سوفٹ ویر میں کمپیوٹر کی تعلیم مکمل کی ہے۔ تعلیم و تدریس کے علاوہ اسپورٹس اور اداکاری میں بھی آپ گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور ۱۹۹۲ء اور ۹۳ء میں آپ نے انٹر کالجیٹ فٹ بال میچوں میں حصہ لیکر اپنی ٹیم کو کامیابی سے ہمکنار کیا تھا۔ آپنے انٹر کالجیٹ ڈرامہ مقابلوں میں ۱۹۹۳ء میں "ڈرامہ ملہار" میں جو سینٹ زیویئر کالج ممبئی میں کھیلا گیا تھا اپنے کالج کی نمائندگی کی تھی۔

کھیل کود اور تعلیم و تدریس کے علاوہ تجارت میں بھی آپ کو گہرا شغف ہے اور اس وقت ایک کمپنی میں مارکٹنگ پر مامور ہیں۔ اس سند یافتہ نوجوان سے اہالیان سارنگ اور مقدم خاندان کی بالخصوص اچھی امیدیں وابستہ ہیں۔ ---:---

مسلم طلباء کو وظیفے

کوکنی مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۷-۱۹۹۶ء تعلیمی سال کے لئے صرف رتناگری اور سندھو درگ اضلاع کے مندرجہ ذیل طلبا کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتہ پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ (جس پر ایک روپیہ کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو) ساتھ میں دو روپے کا پوسٹل اسٹامپ (ڈاک ٹکٹ) بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ درخواست نامے ہمیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہوگی۔ (۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں درجہ ہشتم سے دسویں تک۔ (۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی و حرفتی (ووکیشنل ٹیکنیکل) اداروں میں تعلیم پانے والے (۳) ریاستِ مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے۔ (۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری سندھو درگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانیوالے

ضروری نوٹ: (۱) ہائی اسکولوں کے جن طلبا نے ۵۰ فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں وہی اپنی درخواست (عریضہ) پیش کریں۔ (۲) بارہویں تک لڑکیوں کو عام طور سے مفت تعلیم دی جاتی ہے لہٰذا جن لڑکیوں کو فیس ادا نہیں کرنی پڑتی ایسی لڑکیاں عرضی نہ داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادر کر صاحب کی یاد میں پانچسو روپیہ اس طالب علم کو دیئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرچکا ہو... ایم ڈی میستری

سکریٹری کوکنی مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری (بمبئی سب کمیٹی) ۷۶ گرگاؤں روڈ (جگناتھ شنکر سیٹھ روڈ) اوپیرا ہاؤس بمبئی ۴۰۰۰۰۴

خبر کیوں نہیں چھپی؟

ہمارے کچھ کرم فرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین، رپورٹ، خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ (اخبار کی طرح) آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ ۲۰ تاریخ کے بعد ملنے والی خبریں اگلے ماہ کیلئے روک دی جاتی ہے ۲۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ تاریخ کو پریس میں جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپیں تو ناراض مت ہوئیے سمجھ لیجئے کہ اب وہ اگلے ماہ میں چھپیگی۔ پرچہ آپکا ہے اس سے تعاون کیجئے۔

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی بھیونڈی کو میڈیکل کالج قائم کرنے کی اجازت :

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی بھیونڈی کو مرکزی حکومت نے میڈیکل کالج قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس خبر کا انکشاف سوسائٹی کے جنرل سکریٹری مرتضیٰ فقیہ نے ممبران اور عمائدین شہر کی میٹنگ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع تھانے کے اس قدیم تعلیمی ادارے کے زیر اہتمام بھیونڈی اور مضافات میں متعدد ہائی اسکولس، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، کمپیوٹر سینٹر اور پرائمری اسکولس جاری ہیں مسلم لڑکیوں کے لئے واحد ڈگری کالج بھی چار سال قبل قائم کیا گیا ہے جس کا نام مرحوم غلام محمد مومن ومنز ڈگری کالج ہے۔ میڈیکل کالج بھیونڈی کے مضافات میں قائم کیا جائے گا جس میں ابتدائی سال میں ایک سو طالبہ کو داخلہ دیا جائے گا اس میں سے پچاس فیصد سیٹیں مسلم بچوں کے لئے محفوظ رہیں گی۔ کالج کی تعمیر اور ضروری لوازمات کے لئے ۲۵ کروڑ کا تخمینہ تیار کیا گیا ہے۔ رقم کا بڑا حصہ جنوبی افریقہ اور غیر ملکوں میں مقیم ہمدردان سوسائٹی سے اکٹھا کیا جائے گا۔ منتظمین کے سامنے یہ تجویز ہے کہ بڑی رقم دینے والے کے نام سے کالج معنون کیا جائے۔

خیر مقدمی تقریر کے بعد حاضرین جلسہ نے عطیات کا اعلان کیا۔۔

نقش کوکن

فجندار جونیئر کالج۔ وہور کے حوصلہ افزا نتائج :

فجندار جونیئر کالج کی سائنس فیکلٹی کا نتیجہ اس سال 55% فیصد رہا۔ جسمیں ٹینس اکھیل راجن نامی طالبعلم نے سائنس گروپ میں 88% فیصد، وتار مکیش ولاس نے 84% فیصد اور آنسہ بھاردے نسرین نے 83% فیصد نمبرات حاصل کئے۔ ادارہ ان طلبہ و طالبہ کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

کامرس فیکلٹی اور آرٹس فیکلٹی کے نتائج بھی کافی اچھے رہے اگر چہ سال گزشتہ کے مقابلے میں کچھ کم ہیں۔ آرٹس فیکلٹی میں فضل احمد نے اول پوزیشن اور مُلّا مبین نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ کامرس فیکلٹی میں حجّام رضوان محمود نے اول پوزیشن اور گھنسار قیوم نے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ادارہ ان تمام کامیاب ہونیوالے طلبہ و طالبات کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔۔

شکیب بنارسی کے شعری مجموعہ "پتّہ پتّہ، بوٹا بوٹا" کی رسم اجراء اور مشاعرہ :

۱۴؍ جون ۱۹۹۶ء کو بمقام صابر ستار ٹاؤن ہال مالیگاؤں میں ایک شگفتہ اور باوقار پروگرام، "پتّہ پتّہ، بوٹا بوٹا" کی رسم اجراء اور مشاعرہ بزم رفیقان اُردو کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ صدر مشاعرہ محترم کمال احمد صاحب نے بہت ہی مختصر خطبۂ صدارت پیش کر کے پروگرام کی کارروائی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مالیگاؤں کے بیدار قلم کار محترم الیاس وسیم صدیقی صاحب نے اپنی افتتاحیہ تقریر میں محترم شکیب بنارسی کی شاعری پر اپنے گرانقدر خیالات کا اظہار فرمایا۔ رسم گلپوشی کے بعد دھولیہ کے مشہور شاعر محترم الحاج رزاق انور کے ہاتھوں "پتہ پتہ، بوٹا بوٹا" کی رسم اجراء عمل میں آئی۔ بزم رفیقانِ اُردو کی جانب سے احمد انصاری کافِ ساگر نے محترم شکیب بنارسی کی خدمت میں شال اور سپاسنامہ پیش کیا۔ اس پروگرام کے فوراً بعد شہر مالیگاؤں کے مشہور طنز و مزاح کے شاعر جناب ظہیر الدین قدسی نے مشاعرے کی نظامت کی ذمہ داری سنبھالی۔ مہمان شعراء میں رضا ناندوی، عبدالرزاق انور دھولیوی، اعجاز کانپوری، اور محترمہ تبسم نے اپنے بہترین کلام سے داد تحسین وصول کی۔ مقامی شعراء میں نجمی ابن جاوید، مختار یوسفی، یعقوب حسرت، صالح بن تابش، اشفاق انجم، ظہیر قدسی کو عوام نے بہت سراہا۔ شب تین بجے مشاعرہ اختتام پذیر ہوا۔۔

اللہ کرے علم و ہنر اور زیادہ

۸ سالہ طالب علم
ثاقب خان جو ابھی چوتھی
جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔ خداداد
صلاحیت اور ذہانت کی وجہ سے
اس نے میجر کمپیوٹر سوفٹ ویئر مینجمنٹ
اکزام پاس کر کے سب کو حیرت میں
ڈال دیا ہے۔

تفصیل یوں ہے کہ
ہندوستانی نژاد محمد خان تقسیم کے بعد
پاکستان چلے گئے اور وہاں انہوں نے
سکونت اختیار کر لی ان کے فرزند
(ثاقب خان کے ابا) زاہد علی خان
WED واٹر اینڈ الیکٹریسیٹی میں بطور
ٹیکنیشین خدمت پر مامور ہیں ۱۹۷۸ء
میں یہ لوگ ابوظہبی آئے اور اب تک
وہیں ہیں۔ ان کا ہونہار بیٹا ثاقب خان
جسے کمپیوٹر میں گہری دلچسپی ہے۔
اپنی اسکولی تعلیم سنبھال کر اس نے
مذکورہ بالا امتحان پاس کیا۔ اس سند
نفقش کو کرنے
کے حصول کے ساتھ تجربہ کار ملازم کو
ماہانہ دس ہزار درہم تنخواہ ملتی ہے مگر
ثاقب خان تو ابھی کم سن بچہ ہے۔ اسکولی
طالب العلم ہے۔

یہ خاندان اصل میں کوکن
کے علاقہ راجہ پور ضلع رتناگری کے
باشندہ ہیں اور یہاں ان کا خاندانی
نام راجاپکر یار ابا کر ایسا تھا۔
اس بچہ کے کامیابی کی
خبر خلیج ٹائمز میں شائع ہوئی تھی اور
وہ اس شمارے کے انگلش سیکشن میں
شریکِ اشاعت ہے۔ ⁘ — ⁘

نوجیون ہائی اسکول راجہ پور کا نتیجہ:

امسال ایس ایس سی
کا رزلٹ ۱۹۹۶ء کا
فیصدی ٪ ۵۶ رہا۔ اس میں نمبر (۱)
پرویز عبدالغفور بارگیر جس نے ہائی اسکول
میں نمبر ۱ پایا۔ اس کو ۷۶/۲۳ نمبر ملے۔
(۲) شہناز محمد علی جو گلے ۲ نمبر پر رہی۔
اسے ۶۶/۸۰ نمبر ملے اور نمبر (۳) شبانہ
جعفر کالسیکر ۳ نمبر رہی اس کو ۸۶/
۶۱ نمبر ملے۔ سبھی کامیاب بچوں نے
آرٹ، سائنس اور کامرس کی گیارہویں
جماعت میں داخلہ لیا۔ اسی طرح انگریزی
مضمون میں ۱۰۰ فیصدی اور سائنس مضمون
میں ۱۰۰ فیصدی کامیاب رزلٹ رہا۔ ⁘

جونیئر کالج کا نتیجہ:

بارہویں آرٹس کا نتیجہ
۶۵ فیصد رہا اور سائنس کا ۴۲ فیصد
آرٹس میں: جے شری تامنکر نے ۶۶
فیصد۔ ناظم داؤد دیا ہو نے ۶۲ فیصد
سنیل گووند جادھو نے ۶۳ فیصد
سائنس میں: اوماشری نواس
ساکھرکر نے ۶۸ فیصد۔ شانتارام
گووند اندولکر نے ۶۲ فیصد نمبرات
حاصل کئے۔ (نامہ نگار یوسف یونس قاضی)

وفا شیور دھنکر بی ایس سی میں کامیاب:

ہرنئی کے معروف تاجر
اور سماجی ورکر جناب داؤد علی شیور دھنکر
مرحوم کی دختر وفا شیور دھنکر نے بمبئی
یونیورسٹی کی صوفیہ کالج سے "میکرو بائیو
لوجی" کے ساتھ بی ایس سی امتحان
۶۸ فیصد مارکس سے کر کامیاب کیا۔
صوفیہ کالج نے اسے ایم ایس سی کیلئے
ایک سیٹ آفر کی ہے۔

AIMES کمپیوٹر اکیڈمی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل
سوسائٹی جس کا صدر دفتر مدراس میں ہے
اور ہندوستان گیر پیمانہ پر مسلمانوں کی فلاح
و بہبود کے پروگرام جاری کئے ہوئے ہے۔

۱۹ر جولائی ۹۶ء کو اس سوسائٹی نے ممبئی میں کمپیوٹر اکیڈمی کا افتتاح جو گارڈن ہال اپارٹمنٹ صفیہ زبیر روڈ ممبئی ۸ پر واقع ہے۔ غریب اور نادار طلبہ جو کمپیوٹر سائنس میں دلچسپی رکھتے ہیں اس مرکز سے مستفیض ہوں گے۔ ۔۔۔

فوزیہ شتوارے کامیاب

آرہ تعلقہ داپولی کے جناب عبداللطیف شیخ حسن شتوارے جو دلی ڈیفنس فورس سے وابستہ ہیں کی دختر فوزیہ شتوارے نے داپولی سے ایچ، ایس، سی (بارہویں) سائنس کا امتحان سکینڈ کلاس میں کامیاب کیا جب کہ ان کے برخوردار علیم شتوارے نے امسال ایس ایس سی کا امتحان انگریزی میڈیم سے کامیاب کیا۔ ۔۔۔

عظیمہ فضل ماسٹر B.Sc. میں کامیاب: نقش کوکن کی دیرینہ

[illegible] ویلفیئر فورم کی معاون [illegible] نیلہ [illegible] کے ساتھ ممبئی یونیورسٹی سے بی۔ ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ آپ [illegible] داشتی میں زیر تعلیم تھیں۔ ۔۔۔

سلوتری سلمان ضیاء احمد

فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول برائے طلبہ جوگیشوری کے ہونہار طالب علم سلوتری سلمان ضیاء احمد نے ایس ایس سی امتحان مارچ ۹۶ء میں ۸۶ فیصد مارکس حاصل کرکے فاروقی طلبہ اور فاروقی طالبات اسکولوں میں اوّل مقام حاصل کیا ہے سلمان نے انگریزی میں ۸۵ فیصد ریاضی میں ۸۶ فیصد سائنس میں ۸۸ فیصد اور سوشل سائنس میں ۹۰ فیصد نمبرات لیئے ہیں۔ ۔۔۔

غزالہ پروین کو ۸۲ فیصد مارکس

آئیڈیل ہائی اسکول رابوڈی تھانے کی ہونہار طالبہ غزالہ عبدالوہاب امسال ایس ایس سی امتحان میں ۸۲٪ نمبرات حاصل کرکے اسکول میں اول رہی۔ ۷۵۰ نمبروں میں سے غزالہ پروین نے ۶۱۶ نمبر حاصل کئے۔ انہوں نے ریاضی میں ۱۳۰، سائنس میں ۱۴۰ سوشل سائنس میں ۱۳۶ اور اردو میں ۸۷ نمبرات پائے ہیں۔ غزالہ پروین کی ابتدائی تعلیم میونسپل اردو اسکول تھانے میں ہوئی۔ ہفتم کے بعد اس نے آئیڈیل ہائی اسکول رابوڈی تھانے میں داخلہ لیا اور اپنی محنت اور لگن اور والدین کی رہنمائی سے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ۔۔۔

انیس احمد کو بارہویں میں ۸۷ فیصد مارکس: تھانے رابوڈی کے

ہونہار طالب علم انیس احمد قمرالدین شیخ نے بارہویں سائنس میں (ایچ ایس سی) شاندار کامیابی حاصل کی۔ انیس نے ۶۰۰ میں سے ۵۲۴ یعنی ۸۷٫۳۳ فی صد نمبرات حاصل کئے۔ اسے ریاضی میں ۱۰۰ میں سے ۹۸ فزکس کیمسٹری میں ۹۶ اور بائیولوجی ۱۰۰ میں سے ۹۵ نمبر ملے۔ گزشتہ دنوں شیخ انیس احمد کو سنی بیت المال ٹرسٹ کی جانب سے غوثیہ ٹرافی دے کر حوصلہ افزائی کی گئی تھی۔۔۔

۔۔۔

شادی خانہ آبادی

شبانہ سولکر ـــــ اظہر شیخ

مستری ہائی اسکول

رتناگری کے ریٹائرڈ پرنسپل اور رتنا سی فوڈز کے ایڈیشنل منیجر جناب آئی، وائی سولکر کی دختر شبانہ کا عقد مسعود جناب اظہر شیخ بی اای الیکٹرونک کے ساتھ ۶ر جولائی ۹۶ء کا مصالحہ والا ہال ڈونگری ممبئی ۹ میں انجام پایا۔ ٭٭٭

نسرین پرکار ـــــ حسین پرکار
اور
شبانہ دلوی ـــــ حنیف پرکار

نیروبی مشرقی افریقہ

میں جناب شمس الدین دلوی کی دختر شبانہ کی شادی نکورو (افریقہ) کے جناب عباس پرکار کے فرزند حنیف پرکار کے ساتھ اور ان کی دختر نسرین کی شادی ممباسہ کے جناب عبدالرحمٰن پرکار کے فرزند حسین پرکار کے ساتھ ۲۱ مارچ ۹۶ء کو انجام پائی۔ ٭٭٭

(نامہ نگار. اسماعیل شیخ)

دلشاد شیوکر ـــــ اشرف صبیح بولے

واگھیوڑے کے جناب شیخ احمد شیوکر کی دختر دلشاد کی شادی بھوین کے جناب عبدالقادر صبیح بولے کے فرزند اشرف کے ساتھ ۱۸ر مئی ۹۶ء کو انجام پائی۔ ٭ ـ ٭

درون ہند خریدار

مسز زینب عبدالعزیز ۔ ۔۔۔۔۔۔ سائی
مس نسرین قاضی ۔ ۔۔۔۔۔۔ ٹیمپالا
مسز میمونہ قاسم چیلوان ۔ ۔۔۔۔۔۔ مورسبہ
آر۔ زیڈ۔ پی اردو پرائمری اسکول ۔۔۔۔۔۔ راجاپور
ڈاکٹر اے۔ آر۔ اسمٰعیل جی ۔۔۔۔۔۔ قلابہ / ممبئی
مسز ثریا محمد علی نھانگے ۔۔۔۔۔۔ شری وردھن
اے قاسم کاسو ۔۔۔۔۔۔ پریل / ممبئی
اے فاور کاسو ۔۔۔۔۔۔ ماہم / ممبئی
مسٹر تنویر۔ ایچ ٹیکلے ۔۔۔۔۔۔ کوپر کھیرنے
مسٹر شوکت عمر دھنسے ۔ ۔۔۔۔۔۔ علی باغ

مسٹر عبدالمجید تنگیکر ۔۔۔۔۔۔ ممبئی ۳
مسٹر یوسف تنگیکر ۔۔۔۔۔۔ ممبئی ۳
مسٹر اسماعیل احمد ٹھوکر ۔۔۔۔۔۔ وڈالا / ممبئی
مظفر حسین قاضی ۔۔۔۔۔۔ امام باڑہ / ممبئی
عبدالعزیز حاجی میاں جوالے ۔۔۔۔۔۔ کالے (رائیگڈھ)
ایشین پیسٹ کنٹرول کارپوریشن، کرلا ۔ ممبئی

بیرون ہند خریدار

مسز حوّا بودھانیہ ۔۔۔۔۔۔ (ساؤتھ افریقہ)
مسٹر شبیر محمود ۔ ۔۔۔۔۔۔ شارجہ
مسعود کردیکر ۔۔۔۔۔۔ دوبئی

آئیڈیل ہائی اسکول کا نتیجہ ؛

نھانے راجوڑی میں واقع ، آئیڈیل ہائی اسکول کے امسال ایس ایس سی امتحان میں کل ۱۰۴ طلباء شریک ہوئے جس میں سے ۴۷ کامیاب ہوئے۔ ۳ امتیازی نمبروں سے ، ۱۹ فرسٹ کلاس ۲۴ سیکنڈ کلاس اور ۱۸ تھرڈ کلاس میں کامیاب ہوئے۔ اسکول ہٰذا کی طالبہ غزالہ پروین عبدالوہاب ۸۲ فیصد ۔ پروین یونس راوا ۸۰.۶۰ فیصد اور ملک منصور نے ۷۵.۳۳ فیصد نمبرات لے کر کامیاب ہوئے ۔

کوکن ریلوے لائن دسمبر میں مسافروں کیلئے کھولدی جائے گی ؛ وزیر ریلوے

رام ولاس پاسوان نے اعلان کیا کہ کوکن ریلوے لائن اس سال دسمبر تک مسافروں کے لئے کھول دی جائے گی ۔ وزیر ریلوے نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا کہ کوکن پر جیلیٹ مال کارٹریو) کی آمدورفت کے لئے اکتوبر ۱۹۹۶ء تک کھولا جائے گا ۔

جسٹس شفیع پرکار صاحب کو استقبالیہ

۶ رجولائی کی شب میں
جسٹس شفیع پرکار صاحب کی ممبئی ہائی کورٹ میں براہِ راست جج مقرر کئے جانے پر ایک شاندار استقبالیہ صدر انجمن اسلام ممبئی ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب کی صدارت میں اکبر پیر بھائی ہال میں منعقد کیا گیا جس میں عمائدین شہر اور سماجی کارکنان کے علاوہ وکلا کثیر تعداد میں شریک تھے ایڈوکیٹ روشن خان سرگروہ کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ایڈوکیٹ عباس ہٹاؤکر صاحب نے صاحب اعزاز اور بیگم یاسمین پرکار کا تعارف پیش کیا اور سابق سالیسٹر جنرل آف انڈیا جناب رفیق دادا نے شفیع پرکار صاحب کی قابلیت، مہارت، اور صلاحیتوں پر بھرپور روشنی ڈالی۔ سابق ایم ایل اے عمر قاضی، ڈاکٹر ظہیر قاضی، اور مغل لائین کے سابق جنرل منیجر سعید دارکر صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ جلسہ کے بعد پرتکلف عشائیہ (ڈنر) کا بھی اہتمام تھا۔ نظامت ہٹاؤکر صاحب نے فرمائی اور ایڈوکیٹ عظیم کھتکھٹے نے شکریہ ادا کیا۔

محمد عارف شیخ ایم ٹیک

شولاپور سینٹرل ریلوے کے ٹی سی شیخ عبدالغفار کے فرزند محمد عارف نے ہندوستان کے نامور تعلیمی ادارہ آئی آئی ٹی IIT کانپور سے جیو ٹیکنیکل انجینئرنگ میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ محمد عارف ایک دیندار اور ذہین طالب العلم ہیں۔

ڈاکٹر شفیع قاضی:

بھیونڈی کے نامور وکیل اور نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ جناب ایم جی قاضی کے فرزند ڈاکٹر شفیع قاضی نے امسال ایم بی بی ایس کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے اور اس وقت وہ تھانہ سول ہسپتال میں انٹرنس شپ کر رہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ہم ڈاکٹر قاضی کو دلی مبارکباد دیتے ہیں اور ہم ان کے والدین دعا کرتے ہیں کہ ڈاکٹر موصوف کے ہاتھوں عوام الناس بالخصوص مریضوں کو فیض نصیب ہو۔ ڈاکٹر قاضی جے ایم این کالج بیگام میں زیر تعلیم تھے۔

بلال چرفرے

کویت کے محکمۂ آب رسانی میں ۴۰ سال تک خدمات انجام دے کر لوٹنے والے انجینئر جناب یوسف چرفرے متوطن دہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڈھ کے فرزند بلال چرفرے کی ابتدائی تعلیم دہور میں ہوئی۔ ایس ایس سی اور بارہویں کا امتحان آپ نے فجندا ہائی اسکول اور جونیئر کالج دہور سے پاس کیا اور اعلیٰ تعلیم کیلئے اسلامپور کے جہاں شیواجی یونیورسٹی سے آپنے سول انجینئرنگ میں بی ای کی ڈگری درجہ اول میں کامیاب کی ہے۔
موصوف دہور میں سول انجینئرنگ کی سند حاصل کرنیوالے اولین شخص ہیں۔

کامیاب ہوتے ہی آپ کو سہ مبرا کی پرائم گروپ آف کمپنیز میں برسرِ روزگار ہو گئے ہیں۔ ۔۔۔

وسیم اسماعیل ہتھوڑکر

امسال ایس ایس سی امتحان میں کامیاب ہونیوالوں میں ہاشمیہ ہائی اسکول کے ہونہار طالب علم اور کوکن بنک کے سکوریٹی گارڈ جناب اسماعیل ہتھوڑکر کے برخوردار وسیم اسماعیل ہتھوڑکر نے ۸۰۶۷ فیصد نمبروں سے کامیابی حاصل کی ہے۔ ۔۔۔

نیشنل ہائی اسکول سونس کا نتیجہ :

نیشنل ہائی اسکول سونس" تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری سے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں ۱۹ طلباء شریک ہوئے تھے جس میں ۱۵ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۷۹ فیصد رہا۔ اسکول میں شائستہ نظام الدین سُروے سرفہرست تو دوسرے نمبر پر ثریا یوسف سروے اور تیسرے نمبر پر ریشماں قاسم سروے رہیں۔ (مرسلہ: عبدالناصر ابراہیم مرشی) جنرل سکریٹری نفتش کوکن

حاصل کردہ نمبرات کا ذکر کیا جاتا تو بہتر تھا

ادارہ

نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری کا صدفی صد رزلٹ :

آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی۔ رتناگری (ممبئی) کے ماتحت چلنے والے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری نے گزشتہ ۴ سالوں کی اپنی پرانی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی ایس ایس سی میں اپنے سو فیصدی رزلٹ حاصل کر کے شاندار مظاہرہ کیا ہے۔ اسکول کے ۴ طلبہ امتیازی کلاس ڈیسٹینکشن میں، ۲۸ طلبہ فرسٹ کلاس اور بقیہ تمام ۲۴ طلبہ سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اسکول کی اس شاندار کامیابی کیلئے اساتذہ کے ساتھ ساتھ اسکول چلانیوالی سوسائٹی کے اراکین بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ۔۔۔ (اعزازی سکریٹری)

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا نتیجہ :

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی ضلع رتناگری سے ۱۶ طلبا نے ایس ایس سی کا امتحان دیا تھا۔ ۱۳ کامیاب ہوئے جن میں سے ۴ فرسٹ کلاس، چھ سیکنڈ کلاس اور تین پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ مجموعی نتیجہ ۸۱ فیصد رہا۔

الطاف عبدالرحیم مجگاونکر نے ۷۴ فیصد مارکس حاصل کر کے پہلا نمبر سرفرازہ محمد جمعدار نے ۶۸ فیصد مارکس لے کر دوسرا نمبر جبکہ عارف اکبر شیودھکر نے ۶۳ فیصد مارکس حاصل کر کے تیسرا مقام حاصل کیا۔ الطاف عبدالرحیم شیودھکر نے عربی مضمون میں ۹۶ فیصد اور نیلوفر یونس قاضی نے ۹۴ فیصد مارکس حاصل کئے۔ عمران امان اللہ بھالدار نے فرسٹ کلاس حاصل کیا اور اردو مضمون میں ۸۰ مارکس حاصل کئے۔ ۔۔۔

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کا نتیجہ

S.Sc. کا امسال نتیجہ ۸۳٫۶۳ رہا۔ ۵۵ طلبہ شریک ہوئے جن میں سے ۶ نے درجۂ اول ۲۲ درجۂ دوم اور ۱۶ درجۂ سوم میں کامیاب ہوئے۔ گلنار سلطان منری نے ۵۸۰ نمبر حاصل کر کے ہائی اسکول میں اول مقام پایا تو عمران اشرف خان پٹھان ۵۶۳ نمبرات کے ساتھ دوم رہے اور شائستہ غلام حسین ہشرف تیسرے نمبر پر رہے اسے ۵۴۸ نمبر ملے۔

اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ کا نتیجہ :

امسال این ای ایس اردو ہائی اسکول کا نتیجہ ۸۰ فیصد رہا۔ رخسانہ

حسن دھنشے نے ۹۲ء۶۲ فیصد نمبر حاصل کر کے اوّل نمبر پایا۔ ⁂

انجمن شریوردھن کی بے مثال کامیابی

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کا گزشتہ کئی برسوں سے ایس ایس سی کا نتیجہ شاندار رہا ہے۔ امسال بھی نیو کورس کے باوجود اسکول کا نتیجہ ۶۲ء۸۲ فیصد رہا۔ ۴۵ طلباء میں سے ۳۷ کامیاب ہوئے یہ اسکول کے اجراء سے آج تک کا سب سے بہترین رزلٹ ہے۔ اس اسکول کے ہونہار طالبعلم اکبر یوسف ساکھر کرنے ۶۴۸ (٪۸۶۔۴) نمبرات لے کر رائیگڈھ کے اُردو ہائی اسکولوں کے تمام طلباء میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ نیز طالبہ شازیہ شوکت ڈستے نے ۵۴۸ نمبرات حاصل کر کے اسکول میں دوسرا مقام پایا۔ بے شک یہ پرنسپل محمد اظہر علوی اور تمام اساتذہ کی کاوشوں کا ثمرہ ہے ⁂

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کی کامیابی

امسال عبداللہ پٹیل ہائی اسکول، کوسہ، ممبرا، ضلع تھانے (برائے طالبات) کا ایس ایس سی کا نتیجہ ۹۸ء۳۳ فیصد رہا۔ کل ۶۰ طالبات نے امتحان میں شرکت کی تھی۔ اُردو، ہندی، مراٹھی، انگریزی، سائنس اور سوشل سائنس کا نتیجہ صد فی صد رہا۔ ۴ طالبات نے امتیازی نمبرات حاصل کئے۔ ۱۸ طالبات نے اوّل درجہ میں بقیہ ۳۶ نے درجۂ دوم میں کامیابی حاصل کی۔ امتیازی نمبرات حاصل کرنے والی طالبات یہ ہیں:

سید شازیہ قطب الدین ۴۶ء۸۳ فی صد
حسینہ بیگم عمر ۸۰ء۸۶٪ ،،
قاضی نازیہ زین الدین ۱۳ء۷۶٪ ،،
خان شمیمہ سعود ۸۶ء۵۶٪ ،،

⁂

فجندار ہائی اسکول، وہور اور واوے کا نتیجہ:

فجندار ہائی اسکول وہور کا ۹۵-۹۶ء کیلئے ایس ایس سی امتحان کا نتیجہ ٪۹۲ فیصد رہا۔ کل ۸۸ میں سے ۸۱ طلبہ و طالبات کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ دو امتیازی نمبرات سے ۱۲ فرسٹ کلاس ۵۰ سیکنڈ کلاس اور بقیہ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ نوری اشفاق ٪۸۵ فیصد نمبرات حاصل کر کے سینٹر پر فرسٹ رہا۔ احسلنے عائشہ عبدالرشید ٪۷۷ فیصد کے ذریعے دوسری پوزیشن پر آئی۔ اسکول ہذا کی شاخ فجندار ہائی اسکول واوے کا نتیجہ ۸۸ فیصد رہا۔ ۱۵ طلبہ و طالبات شریک امتحان ہوئے جس میں ۱۳ کامیاب رہے ⁂

آدرش ہائی اسکول کرجی کا تاریخ ساز شاندار نتیجہ:

آدرش ہائی اسکول کرجی، کھیڈ (رتناگری) میں امسال بھی مجموعی نتیجہ ۹۲ فیصد رہا۔ کل ۵۰ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جس میں ۲ طلبہ ڈسٹینکشن، ۲ فرسٹ کلاس ۳۶ سیکنڈ کلاس اور ۶ طلبہ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔

اسکول میں اوّل نمبر آنے والے ہونہار طالب علم ہنورے امام جعفر پاشاہ نے اردو مضمون میں ۹۰ مارکس حاصل کر کے کولہاپور بورڈ میں سرفہرست رہے اور اسکول کی تاریخ میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اسکول میں اوّل آنیوالے اس طالب العلم نے ۳۳ء۵۰، فیصد مارکس، دوم آنیوالے رفیع الدین ابوالقیس شیخ نے ۲۰ء۵۶، فیصد اور سوم آنے والے عرفان یوسف مقادم نے ۷۰ فیصد مارکس حاصل کئے۔ اردو، ہندی، مراٹھی، سوشل سائنس اور سائنس مضامین کے نتائج صد فی صد رہے۔ انگریزی، حساب مضامین کے نتائج ۹۶ فیصد رہے ⁂

نقش کر کے

ایس ایس سی کے

حالیہ نتائج میں ہندی مراٹھی مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرکے انجمن خیر الاسلام اُردو ہائی اسکول چانڈوہ تعلقہ مہاڈ کے طالب العلم انعام الحسن شبّیر احمد نے ممبئی ڈویژن میں اوّل مقام حاصل کیا۔ مجموعی طور پر اسے ۸۷ء۶۴ فیصد نمبر حاصل ہوئے ہیں جس سے وہ اپنے ہائی اسکول میں بھی سرِفہرست ہے۔ اس ہونہار طالب العلم کے والد چاندوہ ہائی اسکول میں سائنس کے استاد ہیں اور عم محترم جمیل احمد صاحب راجے واڈی (مہاڈ) کے اُردو ہائی اسکول میں ریاضی کے معلم ہیں۔ امسال چاندوہ ہائی اسکول کا نتیجہ ۷۶ فیصد رہا۔ ✤ ✤

شبنم بالابھائی کامیاب

انجمن اتحاد المسلمین، دابھول کے جناب محمود میاں بالابھائی کی دختر شبنم نے امسال ایس ایس ڈی (ایس این ڈی) ٹی کالج ماٹونگا ممبئی سے ۵۲ فیصد نمبرات کے ساتھ کامرس کا امتحان پاس کیا۔ ✤ ✤

انجمن شریوردھن کا الیکشن

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن میں اسکول پارلیمنٹ کے الیکشن ہوئے۔ تمام عہدوں کے لئے کثیر رکنی مقابلے ہوئے جس میں ذیل کے امیدوار اکثریتی ووٹوں سے چُن کر آئے:

- اسپیکر۔ عنبر بن اقبال آرائی (دہم)
- ڈپٹی اسپیکر۔ امجد امان اللہ بروڈ (دہم)
- جنرل سکریٹری۔ مہ جبین سلیم سرکھوت (دہم)
- جوائنٹ سکریٹری۔ فوزیہ عبدالشکور نازکر (دہم)
- گیدرنگ سکریٹری۔ مبین احمد صاحب عرفان شاہ (دہم)

(مراسلہ نگار: خلیل احمد)

چراغِ غزل ایوارڈ

مہاراشٹر ساہتیہ ایوارڈ کمیٹی کی جانب سے ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو اُردو کے سات اہل قلم حضرات کی خدمات کے اعتراف میں "چراغِ غزل" ایوارڈ پیش کئے گئے۔ یہ ایوارڈ عتیق احمد عتیق، نذیر فتحپوری، محسن جلگانوی، دلدار ہاشمی، جیتندر رائے جیوتی، مرزا آفسر اور شوق جلگانوی کو دیئے گئے۔ پونہ کے تلک سمارک مندر ہال میں منعقدہ ایک تقریب میں اُردو کے مشہور افسانہ نگار مشتاق احمد صاحب کے ہاتھوں یہ ایوارڈ تقسیم کئے گئے۔ ✤ ✤

فرحانہ جولے

فرحانہ عبدالعزیز جولے موضع کانبلا تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڑھ کی پہلی طالبہ ہیں جنہوں نے اپریل ۱۹۹۶ء میں ممبئی یونیورسٹی سے ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کالج مہاڈ میں تعلیم حاصل کرکے زولوجی جیسا مضمون (۶ یونٹ) لے کر بی ایس سی فرسٹ کلاس میں پاس کیا۔ ان کا یہ گریجویشن تعلیم نسواں کے تعلق سے اپنی گاؤں کی مستورات میں ہمت افزائی کا باعث ہے۔

آپ نے ابھی عمر کی بیسویں منزل پر قدم رکھا ہے۔ اب وہ ایم ایس سی ریسرچ بمبئی یونیورسٹی سے کرنا چاہتی ہیں۔ فرحانہ اکلوتی بیٹی ہونے

کے ناطے والدین اپنا قیمتی سرمایہ لگاکر ہمت افزائی کر رہے ہیں۔ ہم موصوفہ کی حالیہ کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے آئندہ کی کامیابی کیلئے سبھی نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں (نامہ نگار: عمر ابراہیم کالیکر)

شہباز سولکر کی شاندار کامیابی

مستری ہائی اسکول رتناگری کے سابق ہیڈ ماسٹر جناب آئی وائی سولکر کے بھتیجے اور نقش کوکن کے دیرینہ قلمکار اور شاعر عبدالحمید سولکر ظہور کے فرزند شہباز سولکر نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں ۵، فیصد مارکس حاصل کئے۔ شہباز کی ابتدائی تعلیم العین (یو اے ای) میں ہوئی بعد میں اس کا داخلہ رتناگری کے کونوینٹ اسکول میں کیا گیا۔ شہباز کا شمار اسکول کے ذہین بچوں میں ہوتا تھا۔ اسکول میں ہونیوالے تقریری مقابلوں میں بھی وہ ہمیشہ پیش پیش رہا۔ فی الحال شہباز رتناگری کے کالج میں سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ آگے اس کا ارادہ مرین انجینئر بننے کا ہے ــــ :: ــــ ::

نقش کوکن

انجمن اسلام جنجیرہ کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات

ادارہ ہٰذا کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام کے زیر صدارت ادارہ کے ڈرائنگ ہال میں مورخہ ۱۹ جون ۱۹۹۶ء بروز سنیچر کو منعقد ہوا۔ ہیں ضلع رائیگڈھ کے ڈپٹی ریجنل ٹرانسپورٹ افیسر جناب ایس بی گریوال بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ دیگر مہمانان میں آر۔ ٹی۔ او انسپکٹر جناب پربب، جناب دیپک پنیکر، الحاج اسمٰعیل داودرے، جماعت المسلمین مروڈ کے صدر و سکریٹری، انجمن اسلام جنجیرہ کے عہدیداران و اراکین، ادارہ کے ماضی طلباء اور کثیر تعداد میں بہی خواہان قوم شریک جلسہ تھے ــــ پروگرام شروع ہونے سے پیشتر صدر جلسہ و دیگر مہمانان نے ادارہ کے پانچوں شعبہ کا دورہ کیا اس کے بعد تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ادارہ کے پرنسپل جناب مختار احمد خاں نے خیر مقدم کیا۔ تعارف پیش کرنے کے بعد ادارہ کی مختصر تاریخ اور سالانہ رپورٹ پیش کی جسمیں مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے خیر خواہان قوم اور ادارہ کے ماضی طلباء سے تعاون کی پر زور اپیل کی۔

انعامات مہمان خصوصی اور صدر جلسہ کے ہاتھوں سے مختلف طلباء اور اساتذہ کو دئیے گئے، جن میں نقش کوکن ممبئی کی جانب سے منعقدہ آل کوکن امیچیور آرٹسٹ ڈرامہ مقابلہ کے بہترین اداکار ادارہ کے طالبعلم شاہد پیبکر، بزم ملت محلہ بازار مروڈ کیجانب سے منعقدہ کل ضلع رائیگڈھ نعتیہ و تقریری مقابلوں میں بالترتیب سوم اور اوّل آنیوالے ادارہ کے طالبعلم مومن مختار شبیر، انجمن اسلام جنجیرہ ممبئی حلقہ کی جانب سے بہترین استاد قرار دئیے جانیوالے جناب سید اختر علی اور جناب کبیر ملوکر اور جولائی ۹۵ء میں سالانہ امتحان میں ہر شعبہ میں اوّل آنیوالے طلباء کو اسٹیٹ بنک آف انڈیا کے برانچ منیجر جناب ورتک کے طرف سے نقد انعام بھی دیئے گئے۔

سالانہ کھیل کود میں ایکریشن

سال اول کی جانب سے بہترین کھیل پیش کئے جانے کے عوض کیپٹن ظہور قادری کو جنرل چیمپئن شپ ٹرافی سے نوازا گیا جبکہ انفرادی چیمپئن شپ انعام کے حقدار موٹر میکانک آخری سال کے محترم دخفنے فیاض اختر کو قرار دیا گیا۔ ... رواں یعنی سنہ ۹۶-۱۹۹۵ء کے لئے ادارہ کا سب سے بڑا انعام "بیسٹ ٹریڈر" ڈیزل میکانک کے طالب علم لاجے زاہد سعید اور "بیسٹ سوشل ورکر" ویلڈر کے طالبعلم قادری مستقیم ... ن کو دیا گیا۔

مہمانان کی تقاریر اور خطبہ

صدارت کے بعد انجمن اسلام جنجیرہ کے جنرل سکریٹری و چیئرمین ٹیکنیکل کمیٹی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت

الیکٹریشن انسٹرکٹر جناب یوسف امام خان نے کی۔

نوٹ: ادارہ میں جاری موٹر میکانک، الیکٹریشن، میکانک ڈیزل اور ویلڈر کورسس میں نصابی سال ۹۶ - ۹۷ء جو یکم اگست ۹۶ء سے شروع ہو رہا ہے میں داخلہ کے لئے فارم جاری کئے جا رہے ہیں۔ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ حکومت کے نئے حکمنامے کے مطابق ایس/ایس سی کے نتائج کے بعد انٹرنس میں داخلہ کیلئے بورڈ کی جانب سے لئے جانیوالے امتحان کا نتیجہ ظاہر ہونے کے بعد کے دس دن تک کی ہوگی۔۔۔

(نامہ نگار: شاہد حسن گلاب)

ڈاکٹر خلیق انجم جامعہ اُردو کے وائس چانسلر

پچھلے مہینہ جامعہ اُردو کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں ڈاکٹر رفیق زکریا کو اتفاق رائے سے امیر جامعہ کے عہدہ پر قرار رکھا گیا۔ اہم فیصلہ ڈاکٹر خلیق انجم کا بحیثیت شیخ الجامعۃ (وائس چانسلر) انتخاب تھا جو اب تک جامعہ اُردو کے پرو وائس چانسلر تھے۔ اب مختار الدین احمد کو پرو وائس چانسلر بنایا گیا ہے۔

نالاسوپارہ میں بجلی گھر کی تعمیر

نالاسوپارہ اور مضافات میں عوام کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باوجود بجلی سپلائی کا معقول انتظام نہیں تھا۔ عوام کے مطالبے کے پیش نظر بجلی بورڈ نے نئے بجلی گھر کی تعمیر کا فیصلہ کیا ہے جس سے ۲۲۰ میگا واٹ بجلی فراہم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ وسئی ویرار کے لئے تین نئے پاور ہاؤس تعمیر کرکے ضرورت کیمطابق بجلی سپلائی کی جائے گی۔ مقامی بجلی بورڈ کے افسران نے کہا کہ گزشتہ سال میں بجلی کی سپلائی میں زبردست اضافہ ہوا ہے ۱۹۹۴ء میں ہر روز ۵۰ میگا واٹ بجلی کی سپلائی کی جاتی تھی جو کلیان سے حاصل ہوتی تھی۔ اس سال دیوالی تک ۱۵۰ میگا واٹ بجلی حاصل کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد عوام کو شکایت نہیں ہوگی۔ (نامہ نگار: عبدالمطلب بیٹری)

کرڈوئی کی طالبہ کو ایوارڈ

مہاراشٹر اُردو ہائی اسکول کرڈوئی کی ہونہار طالبہ حسن کوثر شمس القمر ہاشمی (موجودہ صدر مدرس کی دختر) نے مارچ ۱۹۹۶ء میں ہوئے S.S.C. امتحان میں اُردو زباندانی میں ۹۱ نمبرات حاصل کرکے کوما پوروڈ ویژن میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ اس کامیابی پر مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو اکاڈمی ممبئی نے انہیں ۱۵۰۰ روپے بطور انعام دیئے ہیں۔ اسکول ہذا میں گولڈ میڈل حاصل کرنیوالی وہ تیسری اور اکاڈمی کا ایوارڈ پانے والی اولین طالبہ ہے۔ :::

شاکر سوپاروی کی سبکدوشی

مشہور شاعر، سوشل ورکر، صحافی محمد الیاس ابو ٹکے المتخلص شاکر سوپاروی ریلویز کی ۴۰ سالہ ملازمت سے ۳۱ اگست ۹۶ء سبکدوش ہو رہے ہیں۔ ان کے حلقۂ احباب نے انہیں یکم ستمبر ۹۶ء کو شاندار استقبالیہ دینے کا اہتمام کیا ہے۔ جسے سرستید ادبی سنگم سوپارہ، سدھار کمیٹی سوپارہ یوتھ سوشیل کمیٹی واحبہ محلہ مسجد ٹرسٹ، کوکن اسپورٹس کلب وغیرہ اداروں کی جانب سے منعقد کیا جائے گا۔ :::

(مرسلہ: شیخ معین الدین)

پبلسٹی

کچھوا ایک ہزار انڈے دیتا ہے مگر سب کی نظر سے چھپا کر رکھتا ہے اور مرغی ایک انڈا دیتی ہے مگر سارے گھر میں اس کی پبلسٹی کرتی ہے۔ :::

:::

نقش کوکن

انتقال پُر ملال

قاضی اطہر مبارکپوری انتقال کر گئے

مشہور صحافی اور دینی کالم نویس حضرت مولانا قاضی اطہر مبارکپوری ۱۴ر جولائی کی رات اپنے آبائی وطن مبارکپور میں انتقال کر گئے۔ آپ نے تقسیم سے قبل دہلی اور لاہور سے نکلنے والے کئی اخبارات میں ادارتی فرائض انجام دیئے اور ۱۹۵۰ء میں ممبئی کے روزنامہ جمہوریت کے اجراء پر آپ ممبئی تشریف لائے اور اس کی ادارتی ذمہ داری قبول کی۔ جمہوریت کے بند ہو جانے کے بعد مرحوم ''روزنامہ انقلاب'' سے منسلک ہوئے اور تقریباً انتیس سال تک اس سے وابستہ رہتے ہوئے آپ نے کئی کتابیں عرب ممالک کے اشتراک و تعاون سے شائع فرمائیں، جن میں ''تاریخ سندھ'' کافی مشہور ہوئی اور ۱۹۸۶ء میں صدر پاکستان کی خصوصی دعوت پر آپ پاکستان تشریف لے گئے اور صدر ضیاء الحق مرحوم نے آپ کو صدارتی میڈل سے سرفراز فرمایا۔ آپ ۷۶ء میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر منتخب ہوئے اور ساتھ ہی مہاراشٹر دینی تعلیمی بورڈ کے صدارتی فرائض بھی انجام دیئے۔ ابھی کچھ دنوں پہلے دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ نے مرحوم کو شیخ الہند اکیڈمی کا ڈائرکٹر نامزد کیا تھا۔ مرحوم کئی ماہ سے صاحبِ فراش تھے۔۔

حسن چوگلے کو صدمہ!

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب حسن عبدالکریم چوگلے (متوطن بہرولی کھیڈ) جو قطر میں مقیم ہیں ان کی خوشدامن خدیجہ بی کا ۱۰ر جولائی ۹۶ء کو ممبئی کے ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ تدفین ناریل واڑی قبرستان میں ہوئی۔

امان اللہ بخاری کو صدمہ!

کوکن بنک کے جناب امان اللہ بخاری کے خسر سید رفاعی کا ۹ر جولائی ۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔۔

عبدالقادر کاسو کو صدمہ!

جناب عبدالقادر کاسو کے والد فقیر محمد مرغی والا کا ضعیف العمری میں یکم جولائی ۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔۔

امین روگھے نہیں رہے!

جناب محمد علی روگھے کے پدر بزرگوار جناب امین روگھے کا ۴ر جولائی ۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔ ..:..:..

محمود سروش رحلت فرما گئے

اردو اسکالر اور مشہور شاعر ماہر عروض و اَدیب جناب محمود سروش کا ۴ر جولائی ۹۶ء کی صبح انتقال ہو گیا وہ عرصۂ دراز سے علیل تھے۔ مرحوم اُردو کے صاحبِ طرز شاعر علامہ آرزو لکھنوی کے شاگرد اور اس سلسلہ کے آخری چراغ تھے۔ ان کا پہلا مجموعۂ کلام حال ہی میں ''متاعِ ہنر'' کے نام سے منصۂ شہود پہ آیا ہے۔ مرحوم نے ۱۹۳۹ء میں بمبئی یونیورسٹی سے انگلش اور فارسی میں ایم اے کیا تھا۔۔

چپلون کی منادم فیملی کو صدمہ!

ماہر امراض قلب ڈاکٹر نظیر جولے کے خسر جناب عبدالقادر محمد حنیف منادم موضع بیٹھ ماپ چپلون ۲۴ر جون ۹۶ء کو ناگہانی طور پر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم اچھے سوشل ورکر اور چپلون نگر پریشد کے سابق چیئرمین تھے۔ کوکن بنک چپلون برانچ کے لیگل ایڈوائزر بھی تھے۔۔۔ (مرسلہ: اے جی مقدم)

یونس جھاڑی انتقال کر گئے

بازار محلہ ہرنئی کے جناب یونس جھاڑی جو ایک طویل عرصہ تک دُبئی

نقش کوکن

فائر بریگیڈ سے منسلک تھے ۳ جولائی ۹۶ء کو خوش وخرم بازار سے اپنے گھر لوٹ رہے تھے کہ اچانک راستہ میں ہی طبیعت بگڑ گئی اور منٹوں میں جاں بحق ہو گئے۔

ایس ایم زیدی کی رحلت

ڈونگری ممبئی حلقہ کے مشہور سماجی کارکن جناب سید محمد زیدی کا ۶ جولائی ۹۶ء کو دل کا دورہ پڑنے سے جسلوک ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم گوناگوں شخصیت کے مالک تھے خوش مزاجی اور انکساری ان کی خصوصی صفات میں تھی۔ اپنے والد سید ابو محمد جے پی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قومی خدمات میں اپنی زندگی وقف کر دی۔ مرحوم کا سینٹ زیویرس کالج کے ذہین طلبہ میں شمار ہوتا تھا۔ ڈراموں میں دلچسپی اور فن خطابت پر آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ ممبئی میں راستوں کے نام اُردو میں لکھنے کی تحریک آپ نے شروع کی ۱۹۷۵ء میں (ایمرجنسی کے دوران) ہندو مسلم بھائی چارگی پیدا کرنے کی غرض سے کانگریس کے پلیٹ فارم سے روزہ افطار پارٹی کی شروعات بھی آپ نے ہی کی تھی۔ ہندو مسلمانوں کو قریب لانے کے لئے غلام محمد دبنات والا اور بال ٹھاکرے کا مشترکہ جلسہ مستان تالاب میں منعقد کیا تھا۔

نقش کوکن

اور میرا روڈ پر نیا نگر ہاؤسنگ اسکیم کا افتتاح بھی دونوں لیڈران کے ہاتھوں کروایا تھا۔

عبداللطیف کوتواڑکر کو صدمہ

جناب محمد اسحاق کوتواڑکر (سرپنچ) اور مسجد ساکھری ناٹہ کے ٹرسٹی کی چاچی اور جناب عبداللطیف علی کوتواڑکر کی والدہ جمیلہ بی عمر ۷۵ سال ۳ جولائی ۹۶ء کو ساکھری ناٹہ میں انتقال کر گئی۔ (شریک غم: مبین عبداللطیف حاجی)

الطاف حسین چوگلے کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک لمیٹیڈ کے اسسٹنٹ منیجر جناب الطاف حسین چوگلے کے برادر نسبتی غلام محی الدین احمد چوگلے (متوطن گوونکوٹ) ۶ جولائی ۹۶ء کو ۶۳ سال کی عمر میں میرا روڈ میں انتقال کر گئے۔ تدفین کاشی میرا میں ہوئی۔ (نامہ نگار: مبین حاجی)

منیر خان کو صدمہ

فلم انڈسٹری کے معروف فوٹو گرافر منیر خان بن حسن خان متوطن زاراپ تعلقہ کڈال ضلع سندھو درگ کی والدہ زلیخہ بی کا طویل علالت کے بعد ۴ جولائی ۹۶ء کو ورسوا ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ ۸۵ سال کی تھیں (مرسلہ: سعیدہ محمود ماپاری)

شہاب بانکوٹی کو صدمہ

ناظم جماعت اسلامی ہند کوکن جناب شہاب بانکوٹی اور نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کے جناب محسن شہاب کے چچازاد بھائی عبدالحمید حسن ماٹونکر ۲۲ جون ۹۶ء کو ایک حادثہ میں راہی عدم ہو گئے وہ ایک بچہ کو ڈوبنے سے بچانے میں اپنی جان گنوا بیٹھے۔

شاداب زناگروی کو صدمہ

نوجوان شاعر جناب دوست محمد شاداب کی خالہ اور کوکن کے قدیم شاعر مرحوم جناب عبداللہ گرامی شیرگانوی کی اہلیہ زلیخا بی کا ۲۹ جون ۹۶ء کو ضعیف العمری میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

محمد قاسم مہاتے کی رحلت

نیروبی مشرقی افریقہ کے کوکنی مسلم کلب کے نومنتخب چیئرمین جناب محمد قاسم مہاتے جو کوکنی مسلم ایسوسی ایشن کے عہدۂ خازن پر بھی فائز تھے ۱۲ اور ۱۳ مارچ ۹۶ء کی شب مسلح لٹیروں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ وہ ۵۳ سال کے تھے۔

محمد قاسم صابلے کا انتقال

واگھیورے کے رئیس

اور کیپ ٹاؤن ساوتھ افریقہ کے معروف بزنس مین جناب محمد قاسم زین الدین صابلے کا ۱۴ر جون ۹۶ء کو مختصر سی علالت کے بعد کیپ ٹاؤن میں انتقال ہوگیا۔

(شریک غم: عبدالغفور مقدم)

داؤد مقدم کا انتقال:

حسین پٹیل مارگ ممبئی

مجگاؤں کے جناب داؤد عبداللہ مقادم کا ۶ر جولائی ۹۶ء کو طویل علالت کے بعد بعمر ۶۵ سال انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ: عبدالرحمٰن سارنگ)

کولتھرے کی مقدم فیملی کو صدمہ:

یو ٹیلیویژن کے جناب رفیق مقدم (راجہ) کی بھتیجی اور کیپٹن محمد حسین مقدم (متوطن کولتھرا) کی دختر عزیز بھیونڈی کے جناب سیماب فقیہ کی رفیقہ حیات وسیم (عمر تقریباً ۲۲/۲۰ سال) کا ۱۸ر جولائی ۹۶ء کو ان کی رہائش گاہ میرا روڈ میں ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔ تدفین ناریل واڑی قبرستان ممبئی میں عمل میں آئی۔ خدائے تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

محمود الحسن ماہر کو صدمہ

اُستاذِ سخن جناب محمود الحسن ماہر متوطن کھوپل ضلع رائیگڈھ کی ہمشیرہ رشیدہ محمد علی خان ۲۸ر مئی ۹۶ء کو رحلت فرماگئیں۔

سوپارہ سے موصولہ انتقال کی خبریں

• بدرالنساء غلام محمد ڈانگے کا پچھلے مہینہ سوپارہ میں انتقال ہوگیا۔ مرحومہ ۷۵ سال کی تھیں۔

• پچھلے مہینہ ابوبکر عبدالکریم بونکے کا سوپارہ میں انتقال ہوگیا۔

• پاپڑی ضلع تھانہ کی ۳۰ سالہ شبنم منور لوٹے پچھلے مہینہ اسٹوپھٹ جانے سے جل کر راہیٔ عدم ہوگئیں۔

• نورالھدیٰ شیخ کی صاحبزادی عصمت گوریجہ کا پچھلے مہینہ سوپارہ میں انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ: شاکر سوپاروی)

Persons in news

Dr. Safi Kazi

Dr Safi Kazi, son of former advocate M G Kazi, Bhiwandi successfully completed his MBBS from JNMC Belgaum and is now doing his internship job in the civil hospital Thane NK congratulates him and his parents May he achieve higher goals and serve the weaker sections of the society

Obituaries:

Mr. Mhatay gunned down

Mr Mohammed Kassam Mhatay, the newly elected Chairman of Nairobi's Kokni Muslim Club and the current treasurer of Kokni Muslim Association was shot dead during the night of March 12 and 13 1996 by armed robbers in Nairobi, Kenya He was 53 Mr Mhatay is survived by his wife, two sons, a daughter and an elderly mother

Fakir Mohd Ismail Kasu (Murgiwala) father of Kasambhai & Kaderbhai passed away on July 1, 1996 He was 90 years old

Sayed Rafai father-in-law of Aman Bukhari of Kokan Mer Bank passed away on July 9, 1996

Amin Roghay father of Mohd Ali Roghay passed away on July 4, 1996

Abdul Aziz Abdul Gafoor Lambay of Ratnagiri passed away on July 9, 1996 at Jaslok Hospital Mumbai He had met with an accident a month back

Weddings :

Shabana d/o Shamsuddin Dalvi got married to Hanif s/o Abbas Parkar of Nakuru on March 31 1996

Nasreen d/o Abbas Parkar got married to Hussain s/o Abdul Rehman Parkar of Mombasa on March 31, 1996

Shabana d/o Ismail Yusuf Solkar got married to Azhar Ahmed Shaikh of Thane on July 6 1996 at Mumbai

Book Review

Rabitah of Kutchi Memon Jamat

Rabitah an Urdu/English magazine published once in two months is very informative educative, non-political and socio-religious magazine It has been published continuously for the last six years The focus of the magazine is on the Jamat in particular and other Muslims in general The articles covered on education economic and religion are excellent and worth reading It is an excellent way to know about our other brothers through this magazine Dr A Rauf Sumar is the Chief Editor of this magazine Undoubtedly Memon Jamat has played an important part in the socio-economical and educational welfare of the Muslims throughout the world The concentration of the Jamat is on the business and by and large they are well-off in all the fields There are so many institutions established by this Jamat viz Saboo Siddik Musafirkhana Saboo Siddik Technical high school, Jafer Suleman Hostel Sobhani Hostel Kammoo Jaffer high school for girls etc There are also some charitable trusts on their names Halai Memons too have played an important part in the same fields The magazine can be had from Rabitah, Kutchi Memon Jamat, 131 Kambekar St Mumbai 400003

> * *When you see a person who has been given more than you in money and beauty look to those who have been given less*

the high rate of school drop outs in the Muslim community and called upon heads of mosques to take upon themselves the responsibility to check the malady He said maulvis should take a leaf out of the book of church priests who kept an eye on each and every child of their locality Apart from regularly delivering sermons at mosques the maulvis should ensure that children attend schools regularly he said

Tantawi New Sheikh of Al-Azhar

Egypt appointed its leading Islamic jurist former Mufti Sheikh Mohurnmed Sayyed Al-Tantawi to head Al-Azhar Egyptian Prime Minister Kamal Al Ganuri told journalist at Cairo 'President Hosni Mubaraq issued a decision appointing Sheikh Tantawi to succeed the late Sheikh Gad Al Haqq Ali Gad Al Haqq as the Sheikh of Al-Azhar

Direct rail link to Nhava-Sheva planned

CBD Plans to extend the present suburban railway lines from the Central Business District at Belapur in Navi Mumbai to the high-tech Jawaharlal Nehru Port Trust area at Nhava Sheva are underway as the City and Industrial Development Corporation Limited (CIDCO) finalised its Metropolitan Transport Project's Techno Economic Feasibility study report

With this the Nhava-Sheva-Uran-Dronagiri node will be connected with Mumbai V T directly via the harbour branch railway line Expected to cost Rs 200 crores work on the 20 kms long proposed track part of West-East railway corridor project will be carried out on a war-footing which on completion by 1996 will transport over one lakh commuter mainly staff employed in the port area The goods section is expected to transport container cargo to the extent of 6 million tonnes per annum Construction of this railways section will ease road traffic on the Sion-Turbhe Panvel National highway no 4 which at present has a high density of 65 vehicles per minute

Information that the railway corridor will help move very heavy cargo faster safety and economically a high ranking officer said. 'over head costs will be reduced in long run saving precious fuel and also boosting economic activity here' Meanwhile residents here though fearing the prospects of imposition of toll an other surcharge levy however said "this rail segment will reduce pollution of fumes by vehicles passing through the highways Moreover the high incidents of road accidents of atleast 4 deaths daily too will be reduced Most jubilant are the real estate agents and the builders and developers who on hearing of the proposal have jacked up booking rates in the Dronagiri township closest to the JIPT area

Illustrated edition of 'Discovery of India' released

The abridged and illustrated edition of Jawaharlal Nehru's Discovery of India was released on June 30 1996 at Nehru Auditorium Worli Mumbai The book was released by Mr Khushwant Singh Mr I K Gujrat Minister for External Affairs was the chief guest

Felicitation function of Anjuman

A felicitation function of Anjuman-i-Islam was held on July 22 1996 at Anjuman complex Mumbai 1 On this occasion the distinguished lady students of Anjuman-i-Islam who have achieved merit in higher studies during the last ten years were honoured by the chief guest Dr (Mrs) Snehlata Deshmukh Vice Chancellor Mumbai University They were also presented with mementos and certificates Dr Ishaq Jamkhanawala President Anjuman-i Islam presided over the function

Correction

In the July issue of Naqshe Kokan unconsciously we printed Sharif Parkar below the photo on page no 8 which should be read as Shafi Parkar Mistake and inconvenience caused is regretted

Yet Islamic system is subjected to scathing criticism on the rights of women The reasons are not far to seek The other systems borrowing from Islam have improved their personal laws to suit the changing times However, we have closed the gates of interpretation May I ask? Is Qur'an dogmatic? When it is declared to be the Last testament which has to last till the world lasts Have not Islamic countries restricted the right to take more than one wife? Is it unIslamic? Has the recommendation of the holy Qur'an to give maintenance beyond Iddat period, no sanctity? Then why was there so much ado about Shah Banoo's case? Should we not put our house in order before we give pretext to others to interfere in our Shariat?

Speech delivered by Miss Zarrin Shafi Parkar Std X at the elocution competition held under the auspices of Kokan Muslim Welfare Association Andheri, Mumbai

Computer feat by eight-year-old boy

An eight-year-old boy has passed a major computer software management exam in local area networking (LAN)

Saqueib Azhad Khan a grade three pupil at the Shaikh Khalifa bin Zayed Pakistan School in Abu Dhabi, became a qualified system administrator when he breezed through Novell's 3 1x System Administration Certificate exam conducted on Internet by their London office with 35 marks above the minimum pass percentage of 548

Qualified system administrators - if they have the right combination of qualifications and experience - can draw as much as Dh 10 000 a month salary plus perks However, Saqueib may not be old enough to fit the bill for firms looking for someone to manage their LAN unit but he will be getting in a day or two the certificate for which graduates have to spend up to six months in training and several thousand dirhams to acquire

His father, Zahid Ali Khan and software experts who spoke to *Khaleej Times* say Saqueib is almost certainly the youngest ever person to qualify as a system administrator and his feat ought to be entered in the *Guinness Book of Records* Saqueib's next step, conceivably within the next few months would be to take the course for and pass Novell's exam for Computer Network Engineer The qualification following that is Computer Network Administrator which can entail running a number of LANs and Wide Area Networks Saqueib's tutors consider him quite capable of achieving both feats The boy's prodigious achievement at an age when most children are interested in marbles or just throwing a ball around is not entirely owed to his genius A determined and pushing father had a lot to do with it

Increase general awareness among Muslim students : Baig

Minister of State for Home R Roshan Baig on saturday stressed the need for teaching current affairs and general knowledge to children studying in Muslim religious institutions Participating in a function organised by Muslim Students Organisation to felicitate meritorious Muslim students of SSLC and PUC here Mr Baig observed with concern the lack of general knowledge among children studying in edge among children studying in madrasas (religious institutions) 'It is appalling to note that children studying in madrasas do not even know who their chief minister or for that matter Governor is' he said He called upon the institution heads to subscribe for both Urdu and Kannada newspapers to improve children's knowledge on current affairs He even voiced concern over

Reason that is too proud, Reason that murders, as it were, God Himself and the moral ideals that spring from faith in the Absolute Transcendent

The reality of our time requires that nations come closer to one another and collaborate as a larger entity We must have the wisdom to learn from one another to progress towards the realisation of a civil society While some Southeast Asian countries have led the way in the economic sphere, the Philippines has shown more courage than others in empowering the people by means of democracy The determination of this nation to confront an arrogant power and defeat it is a veritable lesson for others to share But democracy itself is in need of renewal It must purge itself of its own excesses, arrest moral decandance, and stamp out corruption It must not abet abuses of power and become a concert for the rich and powerful few Democracy is only meaningful if it serves the needs of the people and becomes the vehicle for cultural empowerment Above all democracy must be guided by moral precepts and faith reawakened

Just World Trust

The status of woman in Islam

In the early centuries of Islam women enjoyed rights which were not known even in the advanced countries till recent times In those days they occupied as high position as in modern society Islam, from its inception secured rights to women which are unwillingly being given to them by the civilised nations in the twentieth century Women were placed in Islam on a footing of perfect equality with men in exercise of all legal powers and rights It is, therefore, said, 'In Islam there is no inequality of the right of men and women in marriage as well as in divorce' This position was accepted even by others

My father, who is a lawyer, tells me that an eminent English Judge had observed in a Judgment long ago, "The Mohammadan wife has rights which the christian or at least the English wife has not against her husband" This at once becomes clear when we compare the rights of women in Islam with those in other religions From the beginning Islam recognised individual identity of Women who could own their separate property on which they had absolute power They have separate shares in the inheritance As against this, until this century even in England a married woman possessed no rights independently of her husband and could not own her separate property She was considered as one with her husband

Similarly Hindu women did not enjoy separate property rights nor had any share in property by inheritance till recently They were only considered as half or better half of their husbands Before the Hindu marriage act of 1955 was passed, Hindus could make several wives without right of divorce

Islam ordains that women must be treated kindly and restricted the right to take four wives at a time This was on the impossible condition of treating all wives justly and equitably In other words Islam encouraged monogamy From the beginning Islam conferred rights on women to get divorce on certain grounds Those grounds have been adopted by other systems recently

Divorce was allowed by Islam out of sheer necessity The Prophet of Islam declared that, of all the permitted things nothing more displeased God than divorce The Holy Qur'an enjoins the exercise of right of divorce only after the intervention of arbiters or a judge Muslim wives have right to enter into an agreement at the time of marriage and stipulate conditions like securing separate maintenance and taking divorce in case of husband marring another woman This places restriction on the right of man to take another wife

Editorial

uprightness

One should not belittle the continuing search for a just new order after the collapse of the superpower-dominated Cold War arrangement A stable international political arrangement as well as sustainable growth are undoubtedly among the building blocks of civilisation But if we desire an order that is to withstand the test of time rather than one that merely satisfied the need of the moment then it must be built upon firm moral foundations It must not be based upon the domination of the powerful over the weak, the wealthy over the poor, but one founded on a vision of common humanity or to use the Quranic expression *ummatan wahidatan* Such an order must be animated by a sense of justice and mutual respect It must stimulate the flowering of human virtues and encourage the realisation of civilisational ideals

The Asian economy, which continues to grow by leaps and bounds, is perhaps the most powerful force currently shaping the global order Asia has toiled to prosper and with that prosperity we can expect a certain degree of clout and influence But our claim to a prominent part in determining the conduct of the affairs of the global community must not be based solely on economic mights Let us remember that the strongest is never strong enough to be always the master, unless he transforms strength into right Asia, which has often condemned the Western powers on moral grounds, must remain faithful to its own moral values Indeed, it would be easy to invoke the moral voice when we are weak, but the greater challenge is to pay heed to it when we are strong Asia has to revitalize its moral and cultural life Only through this process can we articulate the moral message or risk incomprehension, jealousy and opposition from others

As Asia contributes to the world economy and global order, it must actively work towards the reconstruction of global civilisation Let us not be lulled into complacency by the so-called East Asian Economic Miracle Even in this domain much work needs to be done Grinding poverty disease, ignorance and inhumane living conditions are stark realities For those caught in this vicious circle wealth and comfort remain elusive The challenge for the Asian leadership is indeed enormous if we want to prevent the growth of economic apartheid As we embark on the course of civilisational reconstruction economic growth is essential but distributive justice is paramount

Be that as it may, it is in the economic sphere that Asia has realised its potential After 500 years of marginalisation, Asia has begun to move to the centre stage of global affairs However instead of indulging in self-adulation this new found confidence should spur us to aspire to transcends mere economic pursuit for a more noble and enduring cause And that is none other than to breathe new life into contemporary civilisation which has been seized and crippled by a general malaise We must rekindle the flame of idealism restore the lost balance between reason and revelation and reinvigorate the love for learning and the passion for justice

The necessity for the reconstruction of civilisation was already forcefully articulated by a young man of Asia a century ago Dr Jose Rizal This Asian renaissance man talked of awaiting a day when Idea conquers brute force' For Rizal The redemption of humanity would not be possible while reason is not free, while faith would want to impose itself on facts, while whims are laws and there are nations who subjugate others If the malignant cancer as perceived by Rizal in his day was superstitious religion in which God was, in his words, "utilized as a shield and protector of abuses," our day has seen the pendulum swing to the other extreme The enemy is no longer superstition but rather

Editorial

And cover not Truth with falsehood, nor conceal the truth when ... know (what it is). (Holy Qur'an 2:42)

Asian Renaissance and the Reconstruction of Civilisation

When the supreme Christian poet Dante Alighieri began work on his Divine Comedy some time in the first decade of the 14th century, his country was being torn apart by a succession of civil wars. Factionalism was rife and the struggles for power between the Lords Temporal and the Lords Spiritual were seemingly endless. Dante skillfully wove the political convulsions of the Italy of his time into a universal, and timeless, drama of the human predicament. Thus he begins the first canto of the Inferno

Midway in the journey of our life I found myself in a dark wood for the straight path was lost. Ah how hard it is to tell what that wood was wild rugged harsh the very thought of it renews fear! It is so bitter that death is hardly more so

Dante is relevant to us today, even after seven centuries because we too are entrapped in *selva obscura* our own hard and savage dark wood. The world of politics in our time is perhaps more convoluted with its constantly changing landscape than the relatively straightforward intrigues familiar to the great poet. Today, however politics has been reduced to a mere game of chess. It appears that nowadays, with the exception of occasional voices in the wilderness ethics and transcendent principles have no relevance whatsoever in statecraft. From Machiavellian machinations to Metternichian maneuvers all is realpolitik. Yet, despite the claim to be realistic, many of the real problems are not addressed. Politics itself has fallen into disrepute because the practitioners of realpolitik do not appear to have a handle on the chronic ills of society. The similitude of the modern world is of an acutely sick person being treated by the doctor for the symptoms, while the underlying cause of the illness is ignored.

In the realm of thought, the modern wo/man is groping in the dark no longer certain of the guiding ideas of civilisation. This is the fundamental crisis of our time. Not so long ago, all the world was under the spell of the modern West. But today, the spell has been broken, and its moral and political ideas are no longer perceived as the universal criteria of civility and progress. If today one is more likely to hear about the failures and shortcomings of the secular West than it strengths, and warnings about its evils rather than kind words about its virtues, it should not be taken as anti-Western xenophobia at work. For the debate on Western values has become the dominant cultural discourse of our time having been preceded by a sustained and devastating critique of the enlightenment the very substratum of the modern West by its own leading thinkers. They are disenchanged with reason and modernity and they attribute the malaise of their society - moral decadence, rising crime, and the disintegration of the family institution - to the fatal mistake of the enlightenment thinkers in exalting human reason as the sole guide of civilisation.

Thus before us, is a very huge challenge, which transcends the political and economic spheres, and even dwarfs the quest for a new world order, crucial and fundamental as that may be. For in fact the task at hand for the global community is nothing short of the reconstruction of civilisation itself. Economic prosperity and political order the prime concerns of our time, are undoubtedly integral parts of our civilisation. But neither economic vitality nor political virility alone, essential as they're can be the basis for the reconstruction of Civilisation which must be founded upon humanitarian and civilisational ideals such as justice, compassion and moral

اشاعت کا ۳۵ رواں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۴ ... شمارہ .. ماہ ستمبر ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۳۴ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے نقوش

تاریخ اشاعت: یکم ستمبر ۹۶ء

کتابت: جاوید ندیم اور حافظ زبیر احمد

موت بھی چھین پائی نہیں ہے جسے ❖ تم مری زندگی کی وہ سوغات ہو!

ایک دہائی، کرب بھری، درد بھری، شاید ہی کوئی پل، کوئی لمحہ، کوئی گھڑی ایسی رہی ہو جب اپنی پرتمکنت مسکراہٹ لئے میرے ذہن میں تمہاری تصویر نہ اُبھری ہو۔ دس سال پہلے تم کو ایک المناک حادثے میں زندگی کے اندھیروں میں گم ہوگئیں تھیں مگر مجھے زندگی کی راہ اور جینے کا سلیقہ سکھا گئیں، تمہاری یادیں آج بھی زندگی کے ہر کٹھن سے کٹھن موڑ پر میری ہمت بندھاتی ہیں۔ اور زندگی کے اندھیروں سے اجالے کی کرنیں پیدا کرنے کا حوصلہ دیتی ہیں۔

زبیدہ محمد شفیق موڑک

وفات ۲۱ ستمبر ۱۹۸۶ء

یاد کہاں اب، کتنے موسم ساتھ گزارے ہیں ہم نے
کتنے چاند ستارے گھر آنگن میں اُتارے ہیں ہم نے

اب تم مجھ سے دور ہو کتنی، شاید تم کو علم نہ ہو
موت بھی لیکن توڑ نہ پائی پیار کے نازک رِشتے کو

اب بھی دیکھتا ہوں دُنیا کو جیسے تمہاری نظروں سے
دُنیا کی باتیں سنتا ہوں اب بھی تمہارے کانوں سے

بچوں سے کرتا ہوں اب بھی میں ویسا ہی پیار دُلار
اب بھی خیالوں میں کرتا ہوں کبھی کبھی تم سے تکرار

اب بھی ہوائیں گلشن گلشن رنگین پھول کھلاتی ہیں
اب بھی گھٹائیں پیاسی دھرتی پر امرت برساتی ہیں

یوں تو سب کچھ ویسا ہی ہے، جیسا کچھ دن پہلے تھا
لیکن اب ہنگاموں میں رہتا ہوں میں تنہا تنہا

تم جو مجھ سے کہہ سکتی تھیں، اب وہ باتیں کون کہے
جو میں تم سے کہتا تھا، اب وہ باتیں کون سُنے

اللہ تمہیں جنت الفردوس میں بلند ترین درجات عطا فرمائے۔ آمین

سوگوار:- محمد شفیق موڑک

Toko "DISUKA" Jl. Pandansari XX/66-A
Balikpapan. Kal-Tim, INDONESIA

اولیائے کرام تو بہت ہوئے اور قیامت
تک ہوتے رہیں گے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کشف و کرامات
اور مجاہدات و تصرفات کی بعض خصوصیات کے لحاظ سے شیخ
طریقت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
اولیاء کی جماعت میں ایک خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ یہی وجہ
ہے کہ اولیاء متقدمین میں سے بہت سے باکمال اور بڑے بڑے
صاحبان کشف و صال بزرگوں نے آپ کے ظہور کی بشارتیں دی
ہیں اور اولیائے متاخرین میں سے ہر ایک آپ کی مقدس غوثیت
کا نقیب اور آپ کی مدح و ثنا کا خطیب رہا۔ علمائے سلف
و خلف نے آپ کے بلند درجات اور تصرفات و کرامات کے
بارے میں اس قدر کتابیں تحریر فرمائیں کہ شاید ہی کسی
دوسرے ولی کے بارے میں مستند تحریروں کا اتنا بڑا ذخیرہ
موجود ہو۔ حضرت علامہ عزیز الدین بن سلام رضی اللہ عنہ
فرماتے تھے کہ کسی ولی کی کرامتیں اس قدر تواتر کے ساتھ
ہم تک نہیں پہنچیں ہیں جس قدر تواتر کے ساتھ حضرت
غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتیں ثقات سے منقول
ہیں یہی وجہ ہے کہ اردو کے بڑے بڑے علماء دہر اولیاء عصر
نے آپ کے تبحر علمی کا اعتراف کیا اور آپ کی شان میں ایسے
ایسے کلمات تحسین ارشاد فرمائے جو آپ زر سے لکھنے کے
قابل ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم رمضان
المبارک ۴۷۰ ہجری کو ایران کے ایک شہر گیلان میں پیدا ہوئے
آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید ابو صالح جنگی دوست اور
والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ ہے والد ماجد
نقش کو کرنے

کی طرف سے آپ کا سلسلہ خاندان حضرت امام حسن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا
شجرہ نسب نامہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے
اس لئے ایک خاندانی شرافت اور نسبی وجاہت کے اعتبار
سے حسنی سعید بھی ہیں اور حسینی سعید بھی ہیں۔ تمام اولیاء
اور علماء کا اتفاق ہے کہ آپ مادر زاد ولی ہیں چنانچہ ولادت
کے بعد ہی آپ کی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ آپ رمضان المبارک
میں طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کبھی دودھ نہیں پیتے
تھے۔ یہ کرامت اس قدر مشہور ہوئی کہ اطراف گیلان میں ہر
طرف چرچا تھا کہ سادات کے گھرانے میں ایک ایسا بچہ پیدا
ہوا ہے جو رمضان میں دن بھر دودھ نہیں پیتا۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے اپنی روحانی قوت اپنی ہمت اپنے استقلال اور اپنے
قلب کی نورانیت کو دین اسلام کی خدمت اور محبوب
رب العالمین کی شریعت کی توسیع اور اشاعت میں صرف
کر کے دنیائے اسلام پر احسان عظیم فرمایا آپ نے رات اور
دن بیداری میں گذار کر اپنے ارشادات و فیوض سے انسانی
قلوب کی ظلمتوں کو ضیا بار فرمایا آپ کی تصانیف اور
ملفوظات کے مطالعہ سے قلب کو جو لذت و حلاوت اور
سرور حاصل ہوتا ہے زبان اور قلم میں اس کے بیان کی
طاقت نہیں آپ کی تصانیف کا مطالعہ مردہ دلوں کو
زندہ کرتا ہے اور زندہ دلوں کو حیات ابدی بخشتا ہے۔۔

○○ سعید اختر، خادم جامعہ مخدومیہ سونوں کمپاؤنڈ،
اوشیورہ برتیج جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی۔

کوکن کے بزرگ شاعر جناب ساقی توڑیلوی نے نقش کوکن میں شرح قرآن الکریم منظوم بالاقساط شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس سلسلہ کی قسط ہدیۂ قارئین ہے ——— (ادارہ)

تم ہوا کرتے ہو بوجھل بالیقیں — اپنی جانب کھینچ لیتی ہے زمیں
گامزن ہونے نہیں دیتی تمہیں — تم نہیں سر دیتے حق کی راہ میں
تم پہ غالب ہے زندگی دنیوی سے — کیا اسی کو سمجھے لطفِ دائمی سے
کیا نہیں عقبیٰ پہ تم کو اعتبار — کیا نہیں دل میں محبت کردگار
نفع اس سے پاؤ گے یکسر قلیل — بیشتر ہوگا زیاں بے قال و قیل
کردیا ہے حق نے اس کا تذکرہ — ہوگیا تبوک میں جو معرکہ
دینِ حق جب غالب و محکم ہوا — جب عرب میں دین یہ جاری ہوا
ملک عربستان میں پھیلی ضیاء — دینِ حق کا نام روشن ہوگیا
قوم غساں شام میں آباد تھی — دین کی اس نے نہ کی تھی پیروی
تھا تسلط اس پہ شاہِ روم کا — چاہتی تھی اہلِ دیں کا خاتمہ
اس نے اکسایا تھا شاہِ روم کو — چاہتی تھی اہلِ دیں سے جنگ ہو
شام میں آجائے ان کا بادشاہ — تاکہ اہلِ دیں کو کرلیں انتباہ
جنگ برپا کردیں اہلِ حق سے — دینِ حق تاکہ نہ شہرت پاسکے

مل گئی جس دم نبی کو یہ خبر
جنگ پہ مائل ہوئے وہ سربسر

وفا پارک
WHERE LIVING IS PLEASURE
کوسہ کی تاریخ کا جدید ترین و حسین ترین رہائشی کمپلیکس۔
۵۰ ہزار مربع گز سے زائد رقبے
پر پھیلے ہوئے اس پروقار کمپلیکس کا تعمیری
کام تیزی سے جاری ہے اور یہیں سے۔۔۔
کوسہ کی تعمیراتی دنیا ایک نیا موڑ لے گی!
ایک ایسا موڑ جو کوسہ کو بمبئی کے سارے
مضافات میں ممتاز ترین مقام دلائے گا۔
کیوں کہ وفا پارک کا مطلب ہے:
اعلیٰ معیار کے گھر، اعلیٰ معیاری ماحول میں اعلیٰ ذوق کے افراد کے لئے!
خصوصیات
★ سوئمنگ پول ★ کلب ہاؤس ★ انڈور گیمس ★ کمیونٹی ہال ★ جوگنگ ٹریک ★ جمناشیم
★ مسجد و لائبریری ★ مشترکہ ٹی وی اینٹینا ★ ٹائلس و گرینائٹ ★ سرد و گرم پانی کا مکسر وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔۔۔
آئیے اس جدید ترین و حسین ترین کمپلیکس کا باوقار مکین بن جائیے! غیر مقیم بھارتی [N.R.I] بھائیوں کیلئے ایک باوقار ماحول میں
اعلیٰ معیاری گھر حاصل کرنے کا سنہری موقع!
بکنگ کیلئے فوری رابطہ قائم کیجئے
PRIME
GROUP OF COMPANIES
OFFICE : ACCORD COMPLEX,
KAUSA, MUMBRA.
TEL.: 535 1037 535 2947
FAX : (022) 535 2947
PRIME
پرائم گروپ آف کمپنیز
اکارڈ کمپلکس، دارالفلاح مسجد کے سامنے
کوسہ، ممبرا (ضلع تھانے)

خواتین کے لئے خاص مضمون

روایات کے طلسم اور رسومات کے سم سم

”کیا روح دنیا میں واپس آتی ہے؟“

محمد سعید علی ٹولکر (دوبئی)

اِس دور میں جبکہ بساطِ گیتی کے ہر گوشے میں خواتین کی توقیر، تطہیر اور تقدیر پہ کیچڑ اچھالا جارہا ہے، سفینۂ دختران حوا کو چاروں طرف سے طوفانی موجوں کے تھپیڑے الٹ دینے کیلئے بیقرار ہیں، سفید قوتوں کے اژدر و نہنگ سطح آب سے ابھر ابھر کر جوش و خروش کے ساتھ جھپٹ رہے ہیں: بجلیاں، طغیانیاں اور برہم ہوائیں، ہجوم بن کر فنا کے گھاٹ اتارنے پہ تلی ہیں، ابالیس دہر کے عساکرِ ضلالت ساحل پہ آنے سے پہلے ہی غرقاب کرنا چاہتے ہیں، خواتین کے بابت معاشرہ کے تفکر و تدبر پہ جیسے جمود و تعطل کا فالج گر چکا ہے، لوگوں نے دین کو چند بے معنی معتقدات اور بے روح رسومات کا مجموعہ بنا دیا ہے، اور سب سے بڑی بات کہ خود ہماری اکثر بہنیں (خاص کر کوکنی بہنیں) فریبی اور حرام روزی روٹی کمانے والے کاہنوں، استارہ شناسوں، دست بینوں اور جوتشیوں کے گرد ہجوم کر کے اپنے صبر گریز یا رنج گراں نشیں کے جگر سوز افسانوں کا اِن سے مستقبل کا حال معلوم کرنے میں مصروف ہیں اور یہ پیٹ پالو عیار و مکار ہماری بھولی بھالی بہنوں سے بے تحاشا دولت لوٹ رہے ہیں۔ نیز روایات کے طلسم اور رسومات کے سم سم وضع کر کے بہنوں کے جبینِ نیاز کے تڑپنے والے سجدوں کی ادائیگی کیلئے راہ کے سنگِ گراں ثابت ہو رہے ہیں، ایسے میں بہنو! اب وقت آگیا ہے کہ آپ کا ضمیر انگڑائیاں لے، آپ بیدار ہو جائیں۔

جی ہاں! جب آپ کا ضمیر انگڑائی لے گا تو ان فریبیوں کے مکر و فریب کے رچے ہوئے جھوٹے ڈراموں کو آپ بے نقاب کر سکتی ہیں، جب آپ کا ضمیر جاگے گا تو آپ خونِ رگِ کائنات میں تموج پیدا کر سکتی ہیں، کوہ و جبل اور دشت و صحرا کی فضاؤں میں حیات انگیز تحرک پیدا کر سکتی ہیں۔ روایات کے طلسم اور رسومات کے سم سم کی تاریک منزلوں میں آپ مینارۂ نور ثابت ہو کر اللہ کی نگاہ میں معزز و مکرّم بن سکتی ہیں۔ اس کیلئے آپ کو سب سے پہلے اس جھوٹی روایت ”مرنے والے کی روح دنیا میں واپس آتی ہے“ اس فریب کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان فریبیوں نے پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے اس تصور کو یونانیوں اور ہندوؤں سے مستعار لے کر عام کیا جن کا عقیدہ ہے کہ مرنے والی روح دنیا میں واپس آکر نئے پیکر میں جنم لیتی ہے، کسی دوشیزہ پر سوار ہو کر اسے ستاتی ہے، کسی کو بھوت بن کر ڈستی ہے، چھوٹے بچوں کو رُلاتی ہے، اٹھا کر لیجاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

قرآن پاک میں اللہ نے صاف فرمایا ہے کہ روح واپس آتی ہی نہیں مثلاً اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (سورۃ المومنون آیت ۹۹-۱۰۰)

ترجمہ۔ ”جب ان بے عمل (مجرموں کی) کی موت آتی ہے (جب روح قابض کی جاتی ہے) تو وہ (اللہ کے سامنے

حاضر ہونے کے بعد) کہتی ہے " اے پروردگار مجھے دنیا میں پھر واپس بھیج تاکہ میں اچھے کام کروں (اللہ فرماتا ہے) ہرگز نہیں، بلکہ اب تو تمہارے پیچھے برزخ ہے جو قیامت تک حائل رہیگی"
برزخ کے معنی ہیں اوٹ یا آڑ جسے قیامت تک پار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ روح دوبارہ دنیا میں واپس آہی نہیں سکتی۔

(سورہ سجدہ آیت ۱۳) میں ایسی ہی روحیں واپس آنے کے لئے درخواست کرتی ہیں جن کو اللہ کا جواب ہے کہ "واپسی ہرگز نہیں بلکہ اب تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے"۔
(سورہ السجدہ آیت ۱۳)

(سورہ الشعراء آیت ۱۰۲) میں جب اللہ کا انکار سنیگی کہ واپسی نہیں تو حسرت سے کہیں گی کہ فَلَو اَنَّ لَنَا کَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، کاش ہم دنیا میں واپس جاتے تاکہ مومنین بن جاتے"

دراصل قرآن سے صاف ظاہر ہے کہ

"برزخ" کے دو درجات ہیں ① "علّیین" جس میں ابرار کی ارواح قیامت تک رہیں گی اور ② سجّین جس میں بدوں کی ارواح قیامت تک رہیں گی۔ روح ان مقامات سے کہیں آجا نہیں سکتی" یہ جو ہمارے کوکن میں دوشیزاؤں پر بھوت آنے والی روایات ہیں وہ اعصابی بیماریوں کے مختلف اشکال ہیں اور بس"

بہنو! روایات کے ان طلسم اور رسومات کے ان سم سم کو مٹا کر ہی آپ مومنین و مومنات کو اسلام کے سدا بہار چمن سے مشک بیز کرسکتی ہیں۔

عہد جہالت میں انسان ہر اس قوت کو جو نگاہوں سے اوجھل ہو اور ایسے واقعات جن کا سبب بظاہر معلوم نہ ہوسکے۔ خارقِ عادت سمجھ کر اس سے خوف کھاتا تھا۔ بادل کی گرج، بجلی کی کڑک، زلزلے کی تباہ کاریاں، سیلاب کی طغیانیاں، سمندروں کے طوفان، برہم ہوائیں۔ انہیں وہ دیوی دیوتاؤں کا پرکوپ (عذاب) جان کران کی پرستش کرتا۔ اعصابی امراض مثلاً مرگی، ہسٹریا، جسم پر لرزہ کو بھوت، پلیت، سایہ، چڑیل، بدروح، پری کا اثر، راکشش، جنّات (جنات کے بابت مضمون آگے آئیگا) کے قیاسی مجسمے اپنے ذہن میں ڈھالتا گیا۔ ہزارہا سال انسان ان ظلمت کدوں میں ٹھوکریں کھا رہا تھا کہ اس نور کا نزول ہوا "قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ۝ یہ نور آنے کے بعد صحابہ کرامؓ کے ذہن میں اس قسم کے خرافات، اباطیل اور توہمات کے سم سم کا گذر ہی نہیں ہوا۔ بعد کے مسلمانوں میں یہ سب کچھ در آیا اور قیامت یہ کہ بڑے بڑے ارباب علم بھی اس چکر میں آئے اور آرہے ہیں۔ قارئین کرام کیلئے (خاص کر بہنوں کی عبرت کے لئے) ایسا ہی ایک واقعہ درج ہے جس میں توہم پرستی کی قلعی کھل گئی ہے۔

(یہ واقعہ ۱۹۳۵ء کا ہے اس سے "روح" کے بارے میں ذرۂ خاک کے ریسرچ کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں)

" علامہ اقبال کے خاص دوست ڈاکٹر قیس مینائی روح کو بلا کر اس کے ذریعہ بھی علاج کرتے ہیں یہ معلوم ہونے پر اپنے دوست مولانا تاجور نجیب آبادی (فاضل دیوبند) کی نیند نہ آنے والی بیماری (سہر) کا علاج کروانے ایک شب انہیں بلوایا۔ ڈاکٹر قیس مینائی نے اقبال اور ان کے متعدد تعلیم یافتہ دوستوں کے سامنے ایک قد آور آئینہ اور پانی کے گلاس کے ساتھ عمل شروع کیا۔ گلاس سے کچھ پانی بھاپ بن کر آئینہ کو دھندلا گیا۔ یکلخت آئینہ پر ایک شبیہ نمودار ہوئی۔ السلام علیکم! مشہور طبیب کی روح حاضر ہے آواز آئی۔ ڈاکٹر بولے "ہمارے مولانا کو نیند نہیں آتی اس کا

علاج بتلائیے" آواز آئی "ڈاکٹر قیس! ان کے لئے آپ کا نسخہ "خواب راحت" بس ہے۔ شفایاب ہوں گے۔ اب ہمیں پانی پلائیے" اتنے میں گلاس اپنی جگہ سے اٹھا۔ شبیہ کے منہ تک آئینہ تک گیا اور پھر چھت کو چھو کر میز پر آ گیا اور شبیہ غائب۔ اب تمام حضرات مع اقبال ڈاکٹر قیس کے پیچھے پڑے کہ روح کو بلانے کا یہ عمل ہمیں سکھائیے یا کم از کم راز ضرور بتائیے۔ ڈاکٹر صاحب نے نسخہ تیار کر کے دیا اور کہا ان کو ہفتہ بھر میں آرام آنے پر ایک شب سب کے سامنے یہ راز وا کر دوں گا۔

معلوم ہوا کہ مولانا کو ہر شب اب ۷-۷ گھنٹے نیند آتی ہے اور قلبی سکون ہے۔ ڈاکٹر قیس پھر ایک شب محفل میں حاضر ہوئے اور کہا "مرنے کے بعد انسان کی روح عالم ارواح میں رہتی ہے قرآن سے معلوم ہے کہ یوم نشور تک اسے مفر نہیں۔ پھر بھی آپ حضرات نے آئینہ پر روح کا مشاہدہ کیا اور آواز بھی سنی۔ اب فرمائیے کہ قرآن کا نظریہ غلط یا آپکا مشاہدہ غلط؟ کسی نے جواب نہیں دیا تو اقبال نے کہا "قرآن بھی سچا اور ہمارا مشاہدہ بھی سچا۔ صرف ہمارا فہم سچا نہیں۔" ڈاکٹر قیس نے جواب دیا "قرآن ہی سچا ہے، آپ لوگوں کا مشاہدہ غلط اور سراسر فریب نظر تھا۔ آئینہ پر وہ کسی کی روح نہیں تھی بلکہ میں نے میرے ذہن میں حکیم سید مبشر علی صاحب کا تصور اپنی قوت متخیلہ (WILL POWER) کے ذریعہ آنکھوں کے راستے آئینہ پر عکس کر دیا تھا اور وہ آواز میری خود کی اپنی تھی جسے بدل کر میں بول رہا تھا اور اس وقت میرے منہ پر میرا ہاتھ تھا۔ میری آنکھ سے شعاعیں نکل رہی تھیں (اقبال نے اسے تسلیم کیا) یہی وہ شعاعیں جنہیں مقناطیسی قوت کہا جاتا ہے نے میرے تصور کی تصویر کو آئینہ پر ظاہر کیا۔ یہ قوت متخیلہ (WILL POWER) کسی بھی انسان کی آنکھوں میں ایک مدت تک ریاضت نقش کو کرنے کے بعد آ سکتی ہے اور وہ اس طرح کا عمل کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک غیر مسلم بھی۔ میری آنکھوں کی اسی قوت نے وہ گلاس اس جگہ سے اٹھا دیا تھا۔ اب بھی میں دو پونڈ وزنی شئے اس قوت سے اٹھا سکتا ہوں۔ یہ جو مشہور ہے کہ روح دنیا میں آتی ہے اور "روحانی علاج" کوئی شئے ہے یہ سب فریب ہے ڈھکوسلہ ہے اور عوام کو بیوقوف بنا کر اپنے پیٹ کی آگ بجھانے کا ذریعہ ہے۔ امریکہ اور یورپ میں اس قوت سے مریض کو بے ہوش کر کے اس کا آپریشن کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں فریب دیکر پیسہ کماتے ہیں" اتنا سننا تھا کہ اقبال نے مولانا تاجور نجیب آبادی کی طرف دیکھ کر یہ چیخ ماری کہ

ملا کی نظر نور فراست سے ہے خالی
بے سوز ہے میخانۂ صوفی کی مئے ناب

اور انہیں یقین ہوا کہ مسلمان قرآن کے نور سے اب بھی غافل ہیں۔

(باقی آئندہ)

اہنسا کا خون

پرنسپل شرف الدین شرف (سندھو درگ)

اہنسا کا اور پیار کا ملک بھارت
بنا خون اور آگ کا ملک بھارت
کہ نیتاؤں کا ایسا کردار ہے
تعصب کا کھل کر پرچار ہے
مساجد مکانات اور عصمتیں
تباہ ہوگئیں عزتیں اور قدریں
کیسے تھا گماں دیش کی یہ اکائی
پھر تقسیم کرنے والی طاقتوں کی نذر ہوگی
ہُوا سنگھ پریوار کا بول بالا
کہ نکلا ہے جمہوریت کا دیوالا
رہا بھائی بھائی نہ وہ بھائی چارہ
کبھی نہرو اور باپو کا تھا جو نعرہ
ہمیں رکھنا ہوگا اس نعرہ کو زندہ
کہ اُڑتا رہے امن کا یہ پرندہ

اہنسا کا خون

ہندوستاں ہمارا

پروفیسر غلام دستگیر عبدالغفور شیخ کولہاپور

یوں سب کو کیسے سمجھیں اب رازداں ہمارا
اپنوں نے ہی جلایا جب آشیاں ہمارا
کمزور و ناتواں ہم ہرگز نہیں ہیں یارو!
سو بار دے چکے ہو، تم امتحاں ہمارا
ہندو ہو یا مسلماں سکھ ہو کہ ہو عیسائی
ہر ایک کو ہے پیارا، ہندوستاں ہمارا
ہر رنگ و ہر طرح کے کھلتے ہیں پھول اس میں
سارے جہاں میں مہکے یہ گلستاں ہمارا

آزاد، نہرو، گاندھی اپنے وطن کی زینت
روشن ہے جن کے دم سے ہندوستاں ہمارا
آیا وطن ہے جب سے اِن رہبروں کی ضد میں
منزل کی جستجو میں ہے کارواں ہمارا
جب بھی پڑی ضرورت ہم نے کٹائی گردن
شاہد ہے اس زمیں پر یہ آسماں ہمارا
آزاد اس وطن میں ہم ہیں غلام بن کر
جا کر کسے سنائیں دردِ نہاں ہمارا

جنت نشاں

قاضی فراز احمد

ہندوستاں ہندوستاں
جنت نشاں جنت نشاں
سرسبز ہے تیرا جہاں
دشت و جبل اور ندیاں
دِل پر ہمارے راج ہے
کوہِ ہمالہ تاج ہے
تجھ سے میری آزادیاں —
— ہندوستاں ہندوستاں
تیرے ہی سائے میں جئے
اپنا ہے سب تیرے لئے
دیکھے کئی سپنے یہاں
اپنے ہوئے اپنے یہاں
آغوش تیری ماں ہے ماں ——
—— ہندوستاں ہندوستاں
آزادیاں تیرے لئے
شادابیاں تیرے لئے
دِل نے لہو تجھ کو دیا
تو نے مگر احساں کیا
ہم کو عطا کی وادیاں ——
ہندوستاں ہندوستاں
جنت نشاں جنت نشاں

ہندوستان کی آزادی کا پس منظر

عادل صدیقی

ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد

انڈونیشیا کو چھوڑ کر دنیا کے ہر ملک سے زیادہ ہے۔ ہندوستان کی آبادی میں مسلمان دوسرا سب سے بڑا مذہبی طبقہ ہے۔

حب الوطنی ایک خالص سیکولر جذبہ ہے۔ مذہب اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں ہوتا، روحانیت کا جذبہ حب الوطنی میں معاون ہے۔ جن مسلمانوں نے ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا، وہ اعلیٰ ترین مذہبی ذہن رکھتے تھے۔ ہندو اور مسلمانوں میں نفرتیں اور بدگمانیاں پیدا کرنے میں برطانیہ کی "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کی پالیسی کارفرما رہی ہے۔ مسلمانوں نے اپنے دورِ حکومت کے دوران وسائل کا استحصال کبھی نہیں کیا۔ چنانچہ ان کی حکومت شخصی یا آمرانہ تو کہی جاسکتی ہے لیکن غیر ملکی، سامراجی یا نو آبادیاتی نظام والی حکومت نہیں کہی جاسکتی۔ انگریزوں نے البتہ اقتدار کے بعد اس ملک کی دولت لوٹ کر برطانیہ پہنچائی۔ ایڈمنڈ برک کا اس سلسلے میں ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

"تاتاریوں کی یورش سے بے شک ہندوستانیوں کو نقصان پہنچا تھا مگر ہماری حفاظت ہندوستانیوں کو تباہ کئے ڈالتی ہے، نوعمر لونڈے ملک پر حکومت کررہے ہیں جہاں کے باشندوں سے نہ اُن کا میل جول ہے اور نہ اُن سے ہمدردی، دولت کی ہوس، اور تیز مزاجی جتنی کہ کسی جوان میں ہوسکتی ہے، وہ ان لوگوں میں بھری ہوئی ہے اور ملک میں انکی آمد کا تانتا لگا ہوا ہے۔ ایک کھیپ لوٹتی ہے تو دوسری پہنچ جاتی ہے ـــ ہندوستانی رعایا کے سامنے صرف ایک مایوس کُن صورت ہے اور وہ یہ کہ ایک غیر محدود زمانے تک ان موسمی شکاری پرندوں کے نئے غول اسی طرح آتے جاتے رہیں گے جن کی بھوک ہر مرتبہ تیز ہوتی رہے گی، اور اس طرح وہ جن چیزوں کے بھوکے ہیں، کمیاب ہوتی رہیں گی۔"

غرضیکہ انگریزوں کی آمد کے بعد ایک نئی قسم کی جارحیت اور لوٹ کھسوٹ شروع ہوئی۔ انگریزوں نے اپنے سامراجی مقاصد حاصل کرنے میں، مذہب کی بنیاد پر کوئی تخصیص نہیں رکھی، چنانچہ ان کی مخالفت میں، ہندوستان کی آبادی، بلا لحاظ مذہب و ملت شانہ بشانہ کھڑی ہوگئی۔ جہاں اقتدار مسلمانوں سے لیا گیا، وہاں قدرتی طور پر مسلمان انگریز کی مخالفت میں پیش پیش تھے اور جہاں غیر مسلموں کو منکوب کیا گیا، وہاں انہوں نے پیش رفت دکھائی۔ جدوجہد کی مختلف شکلیں تھیں، نتائج بھی ہمیشہ ایک جیسے سامنے نہیں آئے لیکن کہیں کوئی مثال ایسی نہیں ملتی جہاں ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے دکھائی نہ دیں۔ اس بات کا اقرار انگریز مورخوں نے خود کیا ہے۔ جارج ولیم فاریسٹ سرکاری کاغذات کے حوالے سے ۱۸۵۷ء کے واقعات کے سلسلے میں رقمطراز ہیں:-

"ہندوستان کے غدر سے تاریخ داں جو بہت سے نتائج اخذ کرتا ہے ان میں سب سے اہم یہ راز سربستہ ہے کہ یہاں پر ایسا انقلاب ممکن ہے جس میں برہمن اور شودر ہندو اور مسلمان

سب ہمارے خلاف متحد ہو جائیں، یہ خیال کرنا چوں کہ اس ملک میں مختلف مذاہب رائج ہیں، اس لئے ہماری سلطنت محفوظ رہے گی، درست نہیں کیونکہ یہ لوگ ایکدوسرے کو سمجھتے ہیں، ایک دوسرے کی عزّت کرتے ہیں اور باہمی ریت رواجوں میں شریک ہوتے ہیں۔ غدر ہم کو یاد دلاتا ہے کہ ہماری حکومت کی بنیادیں بہت کمزور ہیں اور سماجی تبدیلیاں اور مذہبی انقلاب کبھی بھی ان کو ہلا سکتے ہیں۔"

اصل میں غدر سے بہت پہلے شاہ عبدالعزیز نے ۱۸۰۳ء میں، ایک فتویٰ جاری کیا، جو ہندوستان کی جنگ آزادی کی سب سے پہلی اینٹ سمجھی جاتی ہے، آپ اپنے فتویٰ کے ذریعے سے ہندو اور مسلمان دونوں کو بدیسی اقتدار کی مصیبت سے نجات دلانا چاہتے تھے۔

یہ جذبہ رفتہ رفتہ پروان چڑھتا رہا اور ۱۸۵۷ء میں پہلی بار انگریز کے اقتدار کو ملک گیر پیمانے پر چیلنج دیا گیا۔ یہ ہندوستانیوں کی پہلی قومی جنگ تھی تمام ملک کے مجاہدین نے دلی کے بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو اپنا بادشاہ بنا کر جنگ کا اعلان کیا۔ دلّی کے اعلانیہ میں کہا گیا کہ :۔

" فرزندانِ ہندوستان اگر ہم تہیہ کریں تو دشمن کو دیکھتے دیکھتے تباہ کر سکتے ہیں "

بریلی کے اعلان نامے میں کہا گیا کہ :۔

" ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانو!
اٹھو برادرانِ وطن بیدار ہو، خدا نے جو نعمتیں ہم کو عطا کی ہیں، ان میں سب سے عظیم بخشش سوراج ہے۔ کیا وہ جابر دیو جس نے مکاری سے ہمیں اس نعمت سے محروم کر دیا ہے، ہمیشہ کے لئے اُسے غصب کئے رہے گا؟ ہرگز نہیں "

ان اعلانات سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ملک کی جدوجہد آزادی کی بنیاد روزِ اوّل سے ہی فرقہ وارانہ تفریق سے پاک رہی۔ اس میں حصہ لینے والوں میں جہاں نانا صاحب، تانتیا ٹوپے، رانی لکشمی بائی، کنور سنگھ اور منگل پانڈے کا ذکر آتا ہے، وہاں جنرل بخت خان، عظیم اللہ، بیگم حضرت محل اور مولوی احمد اللہ کی محنتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد ۱۸۶۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ملک میں سیاسی بیداری لانے میں بھی مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ ملک کے عوام میں جذبۂ حب الوطنی پھونکنے کے لئے جن مسلم رہنماؤں نے حصّہ لیا ان میں حاجی امداد اللہ، مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہ کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔ اسی دوران دارالعلوم دیوبند کی بنیاد پڑی۔ جو محض ایک تعلیمی ادارہ ہی نہ تھا بلکہ آزادیٔ وطن کے سلسلے کی ایک موثر تحریک تھی۔ دارالعلوم دیوبند کے بانیوں میں سے ایک حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے محض دیوبند کے مدرسہ کے قیام پر اکتفا نہ کیا بلکہ عوام میں بڑے جذبۂ حریت پیدا کرنے کے لئے سہارنپور، مرادآباد، نگینہ اور مغربی اتر پردیش کے مختلف مقامات پر بہت سے مدرسے قائم کئے۔ البتہ ان میں دیوبند کے مدرسہ کی کلیدی حیثیت رہی۔ اس ادارے کے بانی حضرات انگریزوں کے خلاف جذبہ رکھتے تھے اور ملک کو ان سے آزاد کرانا چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے ۱۸۵۷ء کی جدوجہد آزادی میں ہار نہیں مانی تھی۔ ان لوگوں نے خلافتِ عثمانیہ سے ربط ضبط بڑھا کر ملک کو آزاد کرانے کی ٹھانی۔

تحریک شیخ الہند : شیخ الہند مولانا محمود حسن دارالعلوم دیوبند میں داخل ہونیوالے پہلے طالب علم تھے۔ آپ کے والد کا نام مولانا ذوالفقار علی تھا آپ ۱۸۵۱ء میں بریلی میں پیدا ہوئے تھے اس وقت شیخ الہند کے والد محکمۂ تعلیم میں بہ سلسلۂ ملازمت بریلی میں تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں آپ نے

عربی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد اسی ادارے میں صدر مدرس ہو گئے۔

آپ میں جذبۂ حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اور دیوبند میں تعلیم پانے کے سبب دل میں وہ تمام جذبات موجزن تھے جن کے تحت اس ادارے کا قیام عمل میں آیا تھا۔ آپ نے محض تعلیم حاصل کرنے اور پھر تعلیم دینے کا سلسلہ ہی قائم نہیں رکھا بلکہ ایک ایسا گروہ بھی تیار کیا جس نے ملک کو آزاد کرانے کا بیڑا اٹھایا۔ آپ کے شاگردوں میں مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا کفایت اللہ، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا منصور انصاری، سید مناظر حسن گیلانی اور دیگر ہزاروں محبانِ وطن شامل تھے۔ وہ محض ایک مذہبی رہنما ہی نہ تھے بلکہ سچے دیش بھگت تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی ہندوستان کی تحریک آزادی کے ساتھ وقف کر دی۔

شیخ الہند نے ملک کو آزادی دلانے کا ایک پروگرام بنایا۔ یہ کام انہوں نے مسلح بغاوت کے ذریعے انجام دینا چاہا۔ تاریخ میں یہ تحریک ریشمی رومال تحریک کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس پروگرام کو ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد پر وضع کیا گیا۔ شیخ الہند نے سب سے پہلے قومی حکومت کا تصور دیا۔ ان کی اس کوشش سے پوری دنیا یہ جان گئی کہ ہندوستان کے عوام کس قدر آزادیٔ وطن کی تڑپ رکھتے ہیں۔ شیخ الہند نے ۱۹۵۱ء میں اپنے ایک معتمد خاص مولانا عبید اللہ سندھی کو افغانستان بھیجا۔ مولانا سندھی تقریباً سات برس تک افغانستان میں رہے۔ انہوں نے عالمی پیمانے پر انگریزوں کے ظلم و ستم کے خاتمے کے لئے راستہ ہموار کیا۔

مولانا عبید اللہ سندھی نے افغانستان میں ہندوستان کی پہلی عارضی ہندوستانی سرکار قائم کی اور راجہ مہندر پرتاپ کو اس کا صدر بنایا۔ مولانا برکت اللہ بھوپالی وزیر اعظم اور مولانا محمد میاں منصور انصاری وزیر تعلیم بنائے گئے۔ مولانا عبید اللہ سندھی وزیر خارجہ بنے۔ یہ تمام کام شیخ الہند کے اشاروں پر ہو رہا تھا۔ اس عارضی حکومت نے روس، ترکی اور جرمنی سے معاہدے بھی کئے۔ کابل کے روزنامے سراج الاخبار میں یہ خبریں شائع ہوا کرتی تھیں۔ ہندوستان کے عوام میں بھی بیداری لانے کی کوششیں شروع کی گئیں۔ افغانستان میں مقیم ہندوستان کے محبانِ وطن اور ہندوستان کے دیش بھگتوں کے درمیان نامہ و پیام کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ ہندوستان میں مشہور انقلابی ترلوک ناتھ وغیرہ سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اس عارضی سرکار نے ترکی، افغانستان اور روس سے سفارتی تعلقات بھی قائم کئے۔ چنانچہ شمشیر سنگھ کو روس میں اور مولانا محمود علی کو ترکی میں ہندوستان کا سفیر بنا کر بھیجا گیا۔ ان کو تعارفی اسناد جاری کی گئیں۔ ان خطوط میں اس بات کی خواہش ظاہر کی گئی کہ یہ سرکار جو افغانستان میں رہ کر اپنا کام چلا رہی ہے، ملک کو مکمل طور پر انگریزوں سے آزاد کرانا چاہتی ہے اور اس سلسلے میں آپ کا عملی تعاون درکار ہے۔ چنانچہ کابل کے قاضی مولانا عبدالرزاق نے ہندوستان کی جنگِ آزادی میں شرکت کے لئے ایک فوج تیار کی۔ یہ فوج خدائی فوجدار کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس فوج کا صدر مقام سعودی عرب میں مدینہ تھا۔ شیخ الہند ہندوستان سے مکّہ کے لئے روانہ ہوئے۔ شیخ الہند کو فوج کا کمانڈر ان چیف بنایا گیا۔ تہران، کابل اور قسطنطنیہ میں مقامی لیفٹننٹ جنرل مقرر کئے گئے۔ شیخ الہند نے مولانا سید حسین احمد مدنی کی وساطت سے ترکی کے وزیر جنگ آغا پاشا سے رابطہ قائم کیا۔ اس سلسلے کی سرگرمیوں سے ہندوستانیوں کو آگاہ کرانے

کے لئے ایک خفیہ منصوبہ تیار کیا گیا اور کچھ خطوط ریشمی کپڑوں پر لکھے گئے اور حیدرآباد سندھ بھیجے گئے۔ یہ خطوط افغانستان میں مولانا سندھی کے پاس بھی آئے، اس طرح یہ تحریک ریشمی رومال تحریک، کے نام سے موسوم ہوئی۔ اسے ہندوستان کی تحریک آزادی میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ یہ مولانا ابوالکلام آزاد کی زندگی کا ابتدائی دور تھا، وہ اس زمانہ میں مشہور رسالہ "الہلال" نکال رہے تھے۔ مولانا آزاد کی زندگی کا رخ متعین کرنے میں شیخ الہند کی اس تحریک کو بڑا دخل رہا ہے۔ اس نوجوان کو شیخ الہند کے جذبۂ حب الوطنی نے بہت متاثر کیا۔ مولانا آزاد، شیخ الہند سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے کئی بار دیوبند تشریف لائے، شیخ الہند نے ہندوستان میں جپہ جپہ پر عوام میں حب الوطنی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے مراکز قائم کئے۔ ان میں سے کچھ مقامات کے نام جہاں یہ مراکز کھولے گئے، یہ ہیں:

پانی پت، دلّی، دیوبند، ناندیڑ، ڈھاکہ، چکوال (لاہور) دین پور، کراچی، حیدرآباد (سندھ) وغیرہ۔

شیخ الہند کی تحریکِ آزادی قوم پرورانہ اقدار کی حامل تھی، اور ہندو مسلم اتحاد کی نقیب تھی۔ شیخ الہند نے اس سلسلے میں گاندھی جی کی حمایت کو بیش قیمت اثاثہ سمجھا۔ شیخ الہند نے پانچ سو علماء کے دستخطوں سے ایک فتویٰ تیار کیا جس میں ہندوستان کی جنگِ آزادی کے لئے ہندو مسلم اتحاد کو بنیادی ضرورت بتایا گیا تھا۔ شیخ الہند نے گاندھی جی کے عدم تعاون پروگرام، تحریک موالات اور غیر ملکی سامان کے بائیکاٹ کے پروگراموں کے تئیں مکمل حمایت کا اظہار کیا۔ برطانوی سرکار شیخ الہند کو گرفتار کرنا چاہتی تھی لیکن ہندوستان کی عوام چوں کہ ان پر جان چھڑکتی تھی اس لئے سرکار کی ان کو پکڑنے کی ہمت نہیں ہوئی، شیخ الہند اپنی تحریک کو آگے بڑھانے کے خیال سے حجاز گئے تاکہ وہاں حج بھی کرلیں اور ہندوستان کی تحریکِ آزادی کے لئے عالمی حمایت بھی حاصل کرلیں۔ لیکن حجاز کا حکمراں شریف مکہ انگریزوں کے زیر اثر تھا۔ چنانچہ انگریز حکومت کی ایماء پر اس نے شیخ الہند کو گرفتار کرلیا اور قاہرہ کے لئے روانہ کردیا۔ ان کے خلاف سازش کا کیس بنا کر ان کو ایک فوجی عدالت میں پیش کیا گیا اور پھر بحیرۂ روم کے جزیرہ مالٹا میں تقریباً پانچ سال کے لئے قید کردیا ان کے ہمراہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا عزیز گل، مولانا حکیم نصرت علی اور مولانا وحید مدنی تھے۔

خلافت تحریک:

اسی دوران ہندوستانی عوام میں آزادی کی تڑپ پیدا ہوچلی تھی، انگریزوں نے اس خطرے کو بھانپ کر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت ملک پر حکومت کی۔ اس وقت ملک میں، اخبارات کی آزادی سلب کرلی گئی اور ہر طرح کی آزادی سے عوام کو محروم کردیا گیا کسانوں کی حالت خراب تھی کیا اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے نے ہر کس وناکس کو خاص کر مزدور طبقہ کو ایک بے چینی میں مبتلا کردیا تھا، بیروزگاری اور تعلیم یافتہ طبقہ کی پریشانیوں نے صورتِ حال اور خراب کردی۔ ۱۹۱۷ء میں شاہی اعلان کے ذریعے ہندوستان کے لئے سیلف گورنمنٹ کا وعدہ کیا گیا مگر اس سے بھوکے عوام کو راحت نہ ملی، ۱۹۱۹ء میں جیمس فورڈ۔ مانٹیگو اصلاحات ملک کے قوم پرستوں کو کوئی راحت نہ دلا سکیں۔ عوام رولٹ ایکٹ کی مخالفت میں ایجی ٹیشن کر رہے تھے اس ایکٹ کا مقصد ڈیفنس آف انڈیا کی پریشان کن دفعات کو مستقل صورت میں تھوڑا

سی ترمیم کے ساتھ جاری رکھا تھا۔ اصولاً یہ ایکٹ جنگ کے خاتمے پر ختم ہو جانا چاہئے تھا، رولٹ ایکٹ کی مخالفت میں ہی جلیان والا باغ کا روح فرسا حادثہ پیش آیا جہاں جنرل ڈائر نے بربریت کی انتہا کر دی۔ مسلمان اس دور میں یوں بھی ناراض تھے کہ جنگ کے دوران انگریزوں نے مسلمانوں سے ترکی کے سلسلے میں کچھ وعدے کئے تھے مگر ۱۹۱۸ء جنگ کے خاتمے پر یہ تمام وعدے جھوٹے ثابت ہوئے حجاز کے مقامات مقدسہ کے بارے میں بھی مسلمانوں کو تشویش تھی، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان مقامات پر مسلمانوں کا قبضہ نہیں رہے گا، اس پس منظر میں خلافت تحریک کا جنم ہوا۔ یہ تحریک ہندوستان بھر میں پھیل گئی، کانگریس نے عدم تعاون کی تحریک چلائی۔ خلافت کمیٹی اور کانگریسی تحریک نے گاندھی جی کی قیادت میں ملک گیر پیمانے پر زور پکڑا۔ مسلمانوں کی سیاست نے قوم پرستی کا لباس پہنا اور یہ رنگ اس قدر غالب ہوا کہ خلافت کمیٹی کی سرگرمیوں کے سامنے کسی دوسرے کا رنگ نہ جم سکا۔

اسی دوران جمعیۃ علمائے ہند نے ۹۲۵ مسلم علماء کے دستخطوں سے ایک فتویٰ جاری کیا اور عدم تعاون اور عدم تشدد کے فلسفہ کی حمایت کی۔ انگریزوں نے بہت سے علماء کو جیل بھیج دیا۔ ۱۹۲۰ء میں شیخ الہند مالٹا سے رہائی کے بعد بمبئی آئے اور ملازمت تحریک کے سرگرم کارکنوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ گاندھی جی نے بمبئی آ کر شیخ الہند کو اندرون ملک کے حالات اور یہاں کی سیاست سے انہیں آگاہ کرایا۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے جو ان دنوں بمبئی میں تھے شیخ الہند کو کانگریس اور خلافت کمیٹی کے مشترکہ پروگرام سے آگاہ کرایا۔ شیخ الہند نے خرابیٔ صحت کے باوجود اتر پردیش کا دورہ کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس نقشں کو کن

مشترکہ پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ شیخ الہند نے اسی سال دلی میں بیماری کی حالت میں وفات پائی۔ ان کو دیوبند پہنچایا گیا جہاں ان کا مزار آج بھی عقیدت کا مرکز ہے۔

یہ تحریک علی برادران کی تحریک کے نام سے بھی مشہور ہے کیونکہ اس میں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے، جو کہ بھائی تھے، کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ مولانا محمد علی نے ہندو، مسلمانوں کے درمیان تعصب اور نفرت کی خلیج کو پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ :

" اے اتحاد تو ضرور آئے گا، آدمیوں کو باہم ملا دے گا اور قوموں کو متحد کر دے گا لیکن ہمارے سامنے نہیں جو تیرے انتظار کی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ تو آئے گا، ضرور آئے گا لیکن کب۔ ایک عرصہ کی مصیبتوں، صبر آزما التجاؤں، تکلیف دہ انتظار اور ہمت شکن حالات کے بعد۔۔۔۔۔۔"

بلاشبہ کتنی حسرت اور تڑپ ہے ان لفظوں میں۔

لندن میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے وقت وہ اگرچہ علیل تھے تاہم جذبۂ حب الوطنی سے مجبور ہو کر وہ لندن گئے۔ دوران سفر ایک یوروپی باشندے نے لندن جانے کا سبب پوچھا تو کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے آواز بلند کرنے لندن جا رہے ہیں۔

چنانچہ مولانا محمد علی نے اس کانفرنس میں ہندوستان کی آزادی کے لئے وہ آواز بلند کی جس کی گونج ابھی تک زندہ ہے، انہوں نے کہا :

" میں اپنے ملک کو اسی حالت میں واپس جا سکتا ہوں جب کہ میرے ہاتھ میں آزادی کا پروانہ ہو

ورنہ میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا۔ میں ایک
غیر ملک میں، جو اگر آزاد ہے، مرنے کو ترجیح دوں گا اور اگر
آپ نے ہندوستان کی آزادی نہیں دی تو پھر آپ کو یہاں
مجھے قبر کے لیے جگہ دینی پڑے گی۔"

بلاشبہ مولانا محمد علی نے اپنے اس
قول کو سچ کر دکھایا۔ یہ مرد مجاہد لندن میں ہی جاں بحق
ہو گئے تھے۔

ان تحریکات آزادی نے ہندوستان کے
عوام کو ایک نئے اتحاد کی لڑی میں پرو دیا۔ ان کی بنیاد
ہندوستانی قومیت کا تصور تھی، اب عوام بیدار ہو چکے
تھے اور وہ ایک جدید اور آزاد دنیا میں سانس لینا چاہتے
تھے اس جدوجہد کا مقصد محض غیر ملکی سیاسی آزادی
حاصل کرنا نہ تھا بلکہ ان کے ذریعے سماجی اور اقتصادی
تبدیلی لانا بھی تھا۔

بھارت چھوڑو تحریک: عدم تعاون اور سول
نافرمانی کی تحریک کے
بعد، بھارت چھوڑو تحریک، ہندوستانی عوام کی تیسری
سب سے بڑی عوامی تحریک تھی، رام منوہر لوہیا، ارونا
آصف علی، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا آزاد، مولانا
حفظ الرحمن، اچیوت پٹوردھن اور دیگر بہت سے لیڈروں
نے ملک کو آزاد کرانے کی جدوجہد جاری رکھی، اب ریڈیو
نشریات بھی ہندوستانیوں میں آزادی کا جوش پیدا کرنے
میں کسی حد تک معاون رہا۔ "بھارت چھوڑو" قرار
داد جدوجہد آزادی کا نقطۂ عروج تھا، ۱۴ر جولائی ۱۹۴۲ء
کو کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں
کہا گیا کہ ہندوستان میں برطانوی حکومت کا خاتمہ وقت کی
فوری ضرورت ہے، ۸ر اگست ۱۹۴۲ء کو آل انڈیا کانگریس
کمیٹی نے اپنے بمبئی اجلاس میں کافی بڑی اکثریت سے اس
قرارداد کو منظور کیا۔ گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا:

" میں آپ لوگوں کو ایک چھوٹا سا منتر
بتاتا ہوں آپ لوگ اسے دلوں پر نقش کر لیں اور آپ کی
ہر سانس کے ساتھ یہی منتر نکلے۔ وہ منتر یہ ہے:
"کچھ کر گزرو، ورنہ جان دے دو۔"

۸ر اگست کی رات میں آل انڈیا کانگریس
کمیٹی کے اجلاس میں گاندھی جی نے اپنی افتتاحی تقریر میں،
کہا کہ تحریک شروع کرنے سے پہلے وہ وائسرائے کو خط
لکھیں گے لیکن خط لکھنے سے پہلے ہی حکومت نے ظالمانہ
کارروائی شروع کر دی ۹ر اگست کو صبح ہی گاندھی جی،
جواہر لال نہرو، مولانا آزاد اور سبھی لیڈروں کو گرفتار
کر لیا گیا۔ کانگریس کو ایک غیر قانونی تنظیم قرار دیدیا گیا۔

اگلے چند مہینوں تک غیر مسلح عوام نے اس
دور کی سب سے بڑی سامراجی طاقت سے لڑتی رہی۔ بمبئی،
کلکتہ، دلی، احمد آباد اور پٹنہ جیسے بڑے شہروں میں
جلسے منعقد کیے گئے اور اس طرح برطانوی سامراج کے
خلاف احتجاج شروع ہوا۔ اس تحریک نے بہار،
مشرقی اتر پردیش، بنگال، اڑیسہ، کرناٹک اور
مہاراشٹر کے علاقوں میں زور پکڑا۔ کسانوں نے
اہم کردار ادا کیا اور ان علاقوں میں قومی حکومتیں قائم
کی گئیں۔

اپنی شدت کے اعتبار سے 'بھارت
چھوڑو' تحریک ہندوستان کو آزادی دلانے کا ذریعہ
بنی کیوں کہ اس کے چند سالوں بعد ہی ۱۹۴۷ء
میں ملک آزاد ہوا۔

واقعات انگریزوں کی آمد سے آزادی تک

: مومن عبدالسلام ، کلیان ضلع تھانے :

سنہ ۱۴۹۸ء ۔ واسکوڈی گاما بحری بیڑہ کالی کٹ بندرگاہ پر آپہنچا۔

سنہ ۱۶۰۰ء ۔ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان تجارت کی غرض سے ایسٹ انڈیا کمپنی کا وجود عمل میں آیا۔

۲۳ جون سنہ ۱۷۵۷ء ۔ پلاسی کے میدان میں نواب سراج الدولہ کو شکست ہوئی، صوبہ بنگال میں انگریزوں کا مکمل اقتدار ہوگیا۔

سنہ ۱۷۹۹ء ۔ انگریزوں سے چوتھی جنگ میں ٹیپو سلطان سرینگا پٹنم میں بدست لڑتا ہوا شہید ہوا اور انگریزوں کو ایک زبردست دشمن سے نجات ملی۔

سنہ ۱۸۳۵ء میں برطانیہ حکومت کا سکہ رائج ہوگیا اور مغل حکمراں کا نام خارج کر دیا گیا۔

سنہ ۱۸۵۶ء ۔ برطانیہ نے پورے بھارت پر اپنا اقتدار قائم کیا۔

۷ فروری سنہ ۱۸۵۶ء ۔ تاجدار نواب واجد علی شاہ اودھ کو انگریزوں نے تخت سے معزول کر کے کلکتہ روانہ کیا۔

۱۰ مئی سنہ ۱۸۵۷ء ۔ میرٹھ سے انگریزوں کے خلاف ایک عظیم بغاوت ہوئی جسے غدر کا غلط نام دیا گیا۔

۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ء ۔ باغی فوجیں دہلی پہنچ گئیں۔ انگریزوں کا قتل ہوا۔ خزانے لوٹے گئے۔

۱۲ مئی سنہ ۱۸۵۷ء ۔ بہادر شاہ ظفر دوئم ہندوستان کے آزاد مغل بادشاہ قرار دیئے گئے۔

سنہ ۱۸۵۷ء ۔ جنگِ آزادی میں ملکہ لکھنؤ کی اودھ بیگم حضرت محل نے ہندو اور مسلمان دونوں نے کثیر تعداد میں شانہ بشانہ شرکت کی۔

۱۸ جون سنہ ۱۸۵۸ء ۔ جنگ آزادی کی رہنما جھانسی کی رانی لکشمی بائی نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور شہید ہوئیں۔

۷ اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ء ۔ آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر دوئم نے بغاوت میں حصہ لیا اسیر سلطانی کو بندی بنا کر رنگون بھیج دیا گیا۔

سنہ ۱۸۸۵ء ۔ انڈین نیشنل کانگریس قائم ہوئی۔

۶ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء ۔ رولیٹ ایکٹ کی مخالفت میں پہلی ملک گیر ہڑتال کی گئی۔

۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء ۔ جنرل آر ایچ ڈائر نے زمین امرتسر جلیانوالہ باغ میں لوگوں کے اجتماع پر بغیر اطلاع دیئے اندھا دھند گولیاں چلوائیں جس کے نتیجے میں تقریباً ۱۳۸۹ افراد ہلاک ہوئے اور ۱۵۱۶ سے زیادہ افراد زخمی ہوئے اس خونی حادثہ کے بعد موہن داس کرمچند گاندھی کا ہندوستان کے سیاسی منظر پر رونق افروز ہونا۔

سنہ ۱۹۲۹ء ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے لاہور کانگریس سیشن کی صدارت میں مکمل آزادی کو کانگریس میں نصب العین قرار دیا۔

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء ۔ گاندھی جی کی سرکردگی میں قانون نمک کی خلاف ورزی کی گئی اور ملک میں کئی مقامات پر قانون نمک توڑ کر تیار کیا۔ اس تحریک میں ہزاروں کی تعداد میں آدمی قید کئے گئے۔

سنہ ۱۹۴۷ء ۔ وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے تقسیم کا تاریخی منصوبہ پیش کیا تھا۔

۲۲ جون سنہ ۱۹۴۲ء ۔ نیتاجی سبھاس چندر بوس نے کانگریس سے علیحدہ ہونے کے بعد فارورڈ بلاک تشکیل دیا

نقشِ کوکن

۸ اگست ۱۹۴۲ء۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ ہندوستان سے برطانیہ حکومت کا مکمل خاتمہ۔

۹ اگست ۱۹۴۲ء۔ گاندھی جی کی آہنی عزم کے ساتھ تاریخ ساز نعرہ 'بھارت چھوڑ دو' لگایا۔ گاندھی جی اور کانگریس کے دیگر لیڈران کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملک میں ہلچل مچ گئی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۶۴ء۔ عبوری حکومت کا قیام۔

۱۸ فروری ۱۹۴۶ء۔ بمبئی میں شاہی بحریہ بغاوت بھڑکی۔

۴ جولائی ۱۹۴۷ء۔ برطانوی پارلیمان کے اراکین کے روبرو ہندوستان کی آزادی کا مسودہ پاس ہوا۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء۔ برطانیہ حکومت کا ہندوستان سے خاتمہ اور ملک آزاد ہوگیا۔

بقیہ ڈاک ٹکٹ کا

(۳) ٹیپو سلطان شہید (۴) بیگم حضرت محل (۵) شیر شاہ سوری (۶) بہادر شاہ ظفر (۷) درگاہ اجمیر شریف۔ (۸) میر انیس (۹) درگاہ حضرت سلیم چشتی (۱۰) امیر خسرو (۱۱) مرزا غالب (۱۲) ڈاکٹر مختار انصاری (۱۳) حکیم اجمل خاں (۱۴) علامہ اقبال (۱۵) ڈاکٹر ذاکر حسین (۱۶) فخرالدین علی احمد (۱۷) رفیع احمد قدوائی (۱۸) سید ضامن علی (۱۹) مظہر الحق (۲۰) آصف علی (۲۱) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (۲۲) جامعہ ملیہ دہلی (۲۳) دارالعلوم دیوبند (۲۴) پندرہویں صدی اسلامی ہجری (۲۵) عثمانیہ یونیورسٹی (۲۶) شیخ محمد عبداللہ (۲۷) مولانا محمد علی جوہر (۲۸) ڈاکٹر سیف الدین کچلو

بات ہے تعجب کی

شرف کمالی

جو مریضوں کے کام آ نہ سکے
ہم اُسے ڈاکٹر نہیں کہتے
ڈاکٹر نام ہے مسیحا کا
جو مرض کا علاج کرتا ہے
جو مریضوں کے کام آتا ہے
ہم اسے ڈاکٹر سمجھتے ہیں

تم مسلمان اس کو کہتے ہو
صحنِ مسجد جسے نہیں معلوم
جن کو کلمہ تو ہے زبانی یاد
بدعتوں میں گھرے ہوئے ہیں مگر
فرض روزوں کے جو نہیں پابند
اور دیتے نہیں زکوٰۃ کبھی
حج کو تفریح جو سمجھتے ہیں
تم مسلمان اُن کو کہتے ہو

جو مریضوں کے کام آ نہ سکیں
تم انہیں ڈاکٹر نہیں کہتے
جن کو فرصت نہیں نمازوں کی
ان کو کہتے ہو یہ مسلماں ہیں
واقعی بات ہے تعجب کی!

آزاد بھارت کے وزرائے اعظم

صدورِ ہندوستان

از: مومن عبدالسلام۔ نیتولی، ضلع تھانے

وزرائے اعظم کا نام	میعاد
پنڈت جواہر لال نہرو	۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ، ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء
گلزاری لال نندہ (ہنگامی)	۲۷ مئی ۱۹۶۴ء ، ۹ جون ۱۹۶۴ء
لال بہادر شاستری	۹ جون ۱۹۶۴ء ۱۱ جنوری ۱۹۶۶ء
گلزاری لال نندہ (ہنگامی)	۱۱ جنوری ۱۹۶۶ء ۲۴ جنوری ۱۹۶۶ء
شریمتی اندرا گاندھی	۲۴ جنوری ۱۹۶۶ء ۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء
مرارجی ڈیسائی	۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء ۲۸ جولائی ۱۹۷۹ء
چرن سنگھ	۲۸ جولائی ۱۹۷۹ء ۱۴ جنوری ۱۹۸۰ء (استعفیٰ)
شریمتی اندرا گاندھی	۱۴ جنوری ۱۹۸۰ء ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء (قتل)
راجیو گاندھی	۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء یکم دسمبر ۱۹۸۹ء (قتل)
وشوناتھ پرتاپ سنگھ	۲ دسمبر ۱۹۸۹ء ، ۷ نومبر ۱۹۹۰ء
چندر شیکھر	۹ نومبر ۱۹۹۰ء ۲ جون ۱۹۹۱ء
نرسمہا راؤ	۲ جون ۱۹۹۱ء ۱۶ مئی ۱۹۹۶ء
اٹل بہاری واجپائی۔	۱۶ مئی ۱۹۹۶ء یکم جون ۱۹۹۶ء (استعفیٰ)
ہرار نائلی ڈوڈے گوڑا دیو۔	یکم جون ۱۹۹۶ء عہدہ وزیر اعظم

صدور کے نام	کب سے کب تک
ڈاکٹر راجندر پرشاد	۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء
〃 رادھا کرشنن	۱۳ مئی ۱۹۶۲ء ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء
〃 ذاکر حسین	۱۳ مئی ۱۹۶۷ء ۳ مئی ۱۹۶۹ء
〃 وارہ گیری وینکٹ گیری (قائم مقام)	۳ مئی ۱۹۶۹ء ۲۰ جولائی ۱۹۶۹ء
چیف جسٹس محمد ہدایت اللہ (قائم مقام)	۲۰ جولائی ۱۹۶۹ء ۲۴ اگست ۱۹۶۹ء
ڈاکٹر وارہ گیری وینکٹ گیری	۲۴ اگست ۱۹۶۹ء ۲۴ اگست ۱۹۷۴ء
فخر الدین علی احمد	۲۴ اگست ۱۹۷۴ء ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء
باسپا دانیا جتنی (قائم مقام)	۱۱ فروری ۱۹۷۷ء ۲۴ جولائی ۱۹۷۷ء
نیلم سنجیوا ریڈی	۲۴ جولائی ۱۹۷۷ء ۲۵ جولائی ۱۹۸۲ء
گیانی ذیل سنگھ	۲۵ جولائی ۱۹۸۲ء ۱۵ جولائی ۱۹۸۷ء
راما سوامی وینکٹ رمن	۱۵ جولائی ۱۹۸۷ء ۱۹ اگست ۱۹۹۲ء
ڈاکٹر شنکر دیال شرما	۱۹ اگست ۱۹۹۲ء عہدہ صدر

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن (ممبئی)
گذشتہ برسوں کی پُرخلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال پھر ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں:
● حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
● تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔ ● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر۔ ● گھریلو ماحول جس میں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔ ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔ ● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئر کنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔ ● مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کے لئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے۔ ● طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں۔ ● جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئر کنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماء دین ساتھ ہوتے ہیں ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدّنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ ● بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
شرح ٹکٹ
ڈیلکس حج ٹور
۳۵/۴۰ روزہ سفر
67,500/-
عمرہ
ماہ اکتوبر، نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
28,000/-
عمرہ ماہ رمضان المبارک ۱۸ روزہ سفر — 36,000/-
ضمیر احمد قادری
مکہ حج کارپوریشن
۷۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
3765969
3719231
3738449 FAX
خالد پرکار
پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
3436979
3432466
3442344
3428271 FAX
شکیل، شفیق، فرید، ۵۶، تیس انظام پور، بھیونڈی (ضلع تھانہ) (02522) 30693/36551

اقبال پٹیل (کرجی)

ممکن قارئین حضرات! ایک مدت سے اُردو داں طبقے کو یہ شکایت رہی ہے کہ اُردو دشمن عناصر اُردو کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں اور ہماری حکومت بھی اُردو کے ساتھ ناانصافی برت رہی ہے۔ ممکن ہے کسی دَور میں یہ بات سچ رہی ہوگی مگر موجودہ حالات پر غور کریں تو اب اُردو کو مٹانے کے لئے نہ تو اُردو دشمن عناصر کو کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی حکومت کو کیوں کہ اب یہ کام ہمارے اپنے بلکہ ہم خود کر رہے ہیں۔

آج کل ہمارے سروں پر انگریزی میڈیم کا بھوت سوار ہوا ہے ہر کوئی اپنے بچوں کو انگریزی اسکولوں میں داخل کروا رہا ہے۔ بدقسمتی تو یہ ہے کہ اُردو مدارس میں زیر ملازمت معلّموں کے بچے بھی انگریزی اسکولوں میں داخل کئے جا رہے ہیں۔ یہ حضرات اُردو کی ترقی اور بقار کے لئے لمبی لمبی تقریریں، نئی نئی انجمنیں تو بنواتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے تعجب ہے! بقول شاعر:

انگریزی درس گاہوں میں بچوں کو بھیج کر
انجم کو کتنا فخر ہے اُردو زبان پر

اِن حضرات سے جو اپنے بچوں کو انگریزی اور مراٹھی اسکولوں میں داخل کروا رہے ہیں اس کی وجہ دریافت کی جائے تو معقول جواب نہیں دے سکتے۔ کبھی تو ملازمت ملنے میں سہولت کا جواز پیش کرتے ہیں تو کبھی نظم و ضبط کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور کبھی معیار (Standard) کا بہانہ بناتے ہیں اگر ان وجوہات کی بنا پر بھی غور کریں تو یہ دلائل بھی قابلِ قبول نہیں ہیں۔ نظم و ضبط، درجہ اور پڑھائی اگر عمدہ اور ادنیٰ ہے تو اس کے ذمہ دار ہم سب ہیں۔ وہاں بچوں کی تعلیمی اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اس لئے ہم بچوں کی پڑھائی اور رہن سہن کے بارے میں فکرمند رہتے ہیں اور اُردو اسکولوں کے بارے میں ہمارا رویہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اب رہا سوال ملازمت کا تو عرض ہے کہ مُسلم تو مسلم ان گنت غیر مسلم حضرات بھی ایسے ملیں گے جنہوں نے اُردو میڈیم سے تعلیم حاصل کر کے نہ صرف ملازمت حاصل کی بلکہ اعلیٰ عہدوں پر فائض رہے۔

جہاں تک ملازمت کا سوال ہے اس کے لئے بچے کے فی صدی نمبرات دیکھے جاتے ہیں اس کی زبان نہیں۔ اگر کہیں داخلہ ۵، فی صد پر بند ہوتا ہے اور ٦، فی صد پانیوالے کو داخلہ ملتا ہے تو یہ سہولت ہر زبان کے طالب علم کے لئے ہوتی ہے۔

انگریزی میڈیم کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان کا اثر شہروں کی بہ نسبت دیہاتوں کی اسکولوں پر صاف طور پر نظر آتا ہے۔ دیہی علاقوں کے ہائی اسکولوں کا دار و مدار اس گاؤں کی پرائمری اسکول اور اطراف کے اسکولوں پر ہوتا ہے۔

آج کل پرائمری اسکولوں میں طلبہ کی گھٹتی ہوئی تعداد کو دیکھ کر خوف محسوس ہوتا ہے کہ بہت جلد ہی صرف پرائمری اسکولوں کا بھی خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اب بتائیے اگر ایسا ہوا

تو اس کے ذمّہ دار کون ہوں گے ؟

گو کہ یہ مسئلہ کافی بحث طلب ہے مضمون کی طوالت کو مدنظر رکھتے ہوئے آخر میں اتنا ہی کہوں گا کہ جس میں حصولِ علم کا شوق ہو وہ ہر حالت میں علم حاصل کرتا ہے۔ اسے بنگلے میں رکھیے یا جھونپڑے میں مُرغ مسلّم کھلائیے یا سوکھی روٹی، اسے انگریزی میڈیم میں پڑھائیے یا اُردو۔ اس کی جیتی جاگتی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ہمارے موجودہ وزیرِ اعظم "شری دیوے گوڑا" ہماری قومی زبان ہندی سے نابلد ہیں۔ پھر بھی زبان ان کی راہ میں سدِّ باب نہیں بنی۔ ان کی قابلیت نے انہیں اس مقام پر پہنچایا ۔۔۔ ⁂

موجودہ دُنیا

خطیب شہابی

دیانت ہے نہ انصاف و صداقت اب ہے دُنیا میں
اگر کچھ ہے تو جھوٹوں کی سیاست اب ہے دُنیا میں

ضرورت کے بنا کوئی کسی سے اب نہیں ملتا
محبّت بھی بہ اندازِ تجارت اب ہے دُنیا میں

یہ فیشن ہے کہ اعضائے بدن کی اِک نمائش ہے
بشر کپڑوں میں عریاں فی الحقیقت اب ہے دُنیا میں

فقط دولت ہی دولت کی کرشمہ سازیاں ہیں سب
سزا جس کی جہنّم ہے وہ جنّت اب ہے دُنیا میں

خطیبؔ اس دور میں انساں کہ تم ڈھونڈنے نکلے
کہاں انساں میں وہ آدمیّت اب ہے دُنیا میں

اہلیانِ کیلشی کی شبانہ روز کاوشوں سے کیلشی گاؤں میں ایک مسجد و مدرسہ کی تعمیر کا کام قطبِ کوکن حضرت یعقوب سروری رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ سایہ شروع کیا گیا ہے۔ کل تین ایکڑ آراضی پر مشتمل جگہ کی حصولیابی کا تنازعہ ۱۴ سالوں سے جاری تھا لیکن بحمد اللہ چند مخیّرانِ قوم اور دردمندانِ اسلام کی انتھک کوششوں سے مذکورہ جگہ جماعت المسلمین کیلشی کو مل گئی جس کے ایک حصّہ پر مسجد و مدرسہ کی تعمیر جاری ہے۔ ساتھ جماعت کو بھی رجسٹرڈ کروالیا گیا ہے رجسٹرڈ نمبر ہے Maha/1841-Rtg-27 $\frac{6}{96}$

مسجد و مدرسہ کی تعمیر کیلئے کثیر سرمایہ کی ضرورت درپیش ہے۔ سرمایہ کی کمی کے سبب مسجد و مدرسہ کی تعمیر کا کام تادمِ تحریر رُکا ہوا ہے۔ لہٰذا آپ تمام صاحبِ استطاعت اور اہلِ خیر حضرات سے مؤدبانہ اپیل کی جاتی ہے کہ اس تعمیری کام میں دستِ تعاون دراز فرمائیں ساتھ ہی اپنے احباب کو بھی اس کارِ خیر میں شریک کریں جزاکم اللہ

اپیل کنندہ : جماعت المسلمین، بندر محلہ۔

اپنی رقومات اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔ کیلشی تعلقہ۔ داپولی ضلع رتناگری ۴۱۵۶۱۲

پارلیمانی اِنتخابات
ایک نظر میں

(۱) پارلیمان کا پہلا چناؤ ۵۲ء میں ہوا کل ۴۹۷ ممبران میں کانگریس کی تعداد ۳۶۴ تھی۔

(۲) دوسری پارلیمان کا چناؤ ۵۷ء میں ہوا کل ۴۹۹ ممبران میں کانگریسیوں کی تعداد ۳۷۱ تھی۔

(۳) تیسری پارلیمان کا چناؤ ۶۲ء میں ہوا ۴۹۶ میں سے کانگریس نے ۳۶۱ سیٹوں پر قبضہ جمایا تھا۔

(۴) چوتھی لوک سبھا کا چناؤ ۶۷ء میں ہوا ۴۹۷ میں سے کانگریس کے حصہ میں ۲۸۳ سیٹیں آئیں۔

(۵) پانچویں لوک سبھا چناؤ ۷۱ء میں ہوا ۵۱۸ سیٹوں میں سے کانگریس نے ۳۴۲ سیٹیں حاصل کیں۔

(۶) چھٹی لوک سبھا کا چناؤ ۷۷ء میں ہوا۔ ایمرجینسی نافذ کر کے ملک کو جیل خانہ میں تبدیل کرنے پر مخالف جماعتوں نے متحد ہو کر جنتا پارٹی قائم کی جس نے اندرا گاندھی کی کانگریس کو شکست دے کر ۲۹۶ سیٹوں پر قبضہ جمایا تھا کانگریس کو صرف ۱۵۲ سیٹیں ملی تھیں۔

(۷) جنتا پارٹی کے ٹوٹ جانے پر ساتویں لوک سبھا کا درمیانی چناؤ ۸۰ء میں ہوا۔ جنتا پارٹی کے ۴۳۲ امیدواروں میں سے صرف ۳۲ کامیاب ہوئے کانگریس نے ۳۵۳ سیٹوں پر قبضہ کیا۔

(۸) آٹھویں لوک سبھا چناؤ ۸۵ء میں ہوا۔ اندرا گاندھی کے قتل کے بعد ہوئے اس چناؤ میں ہمدردی کی لہر کے زیر اثر راجیو گاندھی کی قیادت والی کانگریس نے ۴۱۵ سیٹیں حاصل کی تھیں۔

(۹) نویں لوک سبھا کا چناؤ ۸۹ء میں ہوا۔ بوفورس توپوں کی خریداری میں کروڑوں کے گھپلے کی وجہ سے عوام نے کانگریس کو شکست سے ہمکنار کیا۔ کانگریس کو صرف ۱۹۳ سیٹیں ملی تھیں اس لئے راجیو گاندھی نے حکومت سازی سے انکار کر دیا۔ بعد میں وشوناتھ پرتاپ سنگھ کو وزیر اعظم بنایا گیا اس چناؤ میں سب سے بڑا فائدہ بھاجپا کا ہوا ۸۵ء میں ان کے دو ممبر تھے ۸۹ء میں ان کی تعداد ۸۵ تک پہنچ گئی۔

(۱۰) دسویں لوک سبھا کا چناؤ جون ۹۱ء میں ہوا۔ راجیو گاندھی کے قتل کے بعد پی وی نرسمہا راؤ کی کانگریس نے ۲۰۰ سیٹیں حاصل کیں۔ بڑا فائدہ بھاجپا کا ہوا اس کے ممبروں کی تعداد ۲۰ ہو گئی۔ یہ کامیابی رام مندر کی تعمیر کے وعدہ پر ملی تھی۔

(۱۱) گیارہویں لوک سبھا کا چناؤ اپریل ۹۶ء میں ہوا۔ ۶ دسمبر ۹۲ء کو بابری مسجد کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے کانگریس سے منہ موڑ لیا تھا اس لئے کانگریس کے حصے میں صرف ۱۳۶ سیٹیں آئیں۔ بھاجپا کو ۱۶۱ سیٹیں حاصل ہوئی تھیں۔ وزیر اعظم اٹل بہاری باجپائی اپنی اکثریت ثابت کرنے میں ناکام رہے اس لئے کانگریس، نیشنل فرنٹ، اور کمیونسٹوں کی حمایت سے دیوے گوڑا وزیر اعظم کی کرسی پر براجمان ہو گئے۔

نقش کوکن

"نغمۂ یکجہتی"
خطیب شاہانی

بھارت کی ساری قومیں اس دیس کی ہیں زینت
اس کی اکھنڈتا سے قائم ہے اس کی عظمت
عیسائی اور مسلمان، بدھ، جین، ہندو اور سکھ
ہم سب کی ایکتا میں مضمر ہے اس کی طاقت

محمود علی امین

پہاڑی چیر کر جوئے شیر لانے والا فرہاد

ارضِ کالسَتہ نہایت ہے حسین اور شاداب
کوئنا ٹیل کیا کرتا ہے اُس کو سیراب
ایک قصبہ ہے لبِ آب، پہاڑ اس کے قریب
جہاں برسات کے جھرنوں میں ہے لطفِ مئے ناب
جہاں سبزے کے ہیں سرسبز و حسین دوشالے
ہم اُسی جنّتِ ارضی کے ہیں رہنے والے

شرف

زناگری ضلع میں کالسَتہ، محل وقوع کے لحاظ سے واقعی جنّت نظیر سرزمین ہے۔ پہاڑی کی دلکش و خوشنما وادی میں واشِشٹی اور کوئنا ندیوں کے دو آبے پر بسا ہوا یہ گاؤں قدرتی مناظر سے مزیّن ہے، ساحل سے متصل پہاڑی ڈھلان پر بسی ہوئی مُسلم بستی اہرامِ مِصر کی طرح دعوتِ نظارہ دیتی ہے۔ مشرقی سرے کی حسین پہاڑی پر عالی جناب ایم۔ اے۔ امین کے خوابوں کی خوشنما تعبیر حاجی داوُد امین ہائی اسکول کالستہ جونیئر کالج اور رڈی ایڈ کالج کی نظر افروز تعمیرات دلوں کو موہ لیتی ہیں۔ اس پہاڑی چوٹی کے مقابل گوولکوٹ کا پہاڑی تاریخی قلعہ تاریخ کا گواہ بن کر زبانِ استغنیٰ سے مُسکراہٹ کی تجلیاں برسا رہا ہے دوسری طرف مغربی سرے کی پہاڑی پر حاجی خالد پرکار و برادران کی مساعیِ جمیلہ سے جاری شدہ دینی مدرسے کی پُرشکوہ تنصیبات سرفراز ہو کر مسکرا رہی ہیں جہاں مولانا داؤد صاحب۔ ایک عالمِ دین نے مختصر سے عرصے میں دینیات و اسلامیات کے چشمۂ فیض سے سیکڑوں نونہالانِ قوم کی صحیح نہج سے تربیت فرما کر انکی روحوں کو قرآنی تعلیم کے کوثر و تسنیم سے سیراب فرمایا ہے۔

قصہّ مختصر ایک طرف دنیاوی علم و فنون کا بحرۂ ذخّار موجیں مار رہا ہے تو دوسری طرف علمِ دین و اسلامی تعلیم کا دریا رواں دواں ہے اور ان دو رودہائے علم و ہدایت کے بیچوں بیچ مسلم آبادی سموئی ہوئی ہے " دنیا نے لیا ہے دین کو آغوش میں " کے اس جاں آفریں و روح افروز ماحول میں مساجد کے میناروں سے اللہ اکبر کی روح پرور صدائیں ہر روز تحلیل ہوتی ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ فردوس ہی کا کوئی قطعہ زمین پر اُتر آیا ہے۔ عالی جناب محمود علی امین اسی فردوس بداماں دھرتی کے سپوت ہیں۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ آنکھوں کی بینائی سے معذور بلکہ محروم لیکن دل و دماغ کی روشنی اس قدر تیز کہ اس اُجالے کی کرنیں یہاں دور دور تک علم کے نور سے اس خطّے کو منوّر کر رہی ہیں۔ انسان پیدا ہوتے ہیں

اور جاتے ہیں لیکن اس جم غفیر سے چند نفوس قوم و ملت
کے لئے روشن نشانیاں چھوڑ جاتے ہیں اور یہی یادگار زمانہ
کہلاتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سر سید احمد خاں، مولانا ابوالکلام آزاد
مرزا غالب یا علامہ اقبال جیسے نابغۂ روزگار آج ہم میں
موجود نہیں ہیں لیکن بعد از مرگ بھی زندوں سے زیادہ
مشہور ہیں لوگ انہیں مسجدوں، مکتبوں، محفلوں، اسمبلیوں
اور بازاروں میں یاد کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان
مرحومین نے دنیائے انسانیت کی ایسی خدمت کی ہے کہ وہ
ہزاروں دلوں کی گہرائیوں میں ہنوز زندۂ جاوید ہیں ہمارے
اپنے خطے کے بھی ایسے کئی لوگ ہیں جو اپنے علمی، ادبی، سیاسی،
دینی یا ثقافتی خدمات کی وجہ اپنی نشانیاں چھوڑ گئے ہیں
اور ان کا ذکر ان کے بعد بھی کہیں نہ کہیں جاری رہتا ہے۔ معین الدین
حارث، مصطفیٰ فقیہ، احمد زکریا، کیپٹن فقیر محمد جوالے، وجیہ
الدین پرکار، پروفیسر احمد بہاؤالدین دادرکر، حضرت حسام الدین
حسامی، داؤد مستری، عبداللہ مستری، خان بہادر امیر خان سرگروہ،
غاور صوفی۔ آزاد نوحی۔ فیقی نظام پوری، ظریف۔ مالو سیٹھ۔
بابو راؤ بیلوسے، عبدالحمید بوہیرے۔ داؤد غازی۔ یوسف بالیکر،
جرمن پرکار، ایم وای۔ پرکار۔ کاشی ناتھ گھانیکر، شفیع الحامدی،
قیصر رتناگیروی۔ عباس مجمدار، اسماعیل حکیم۔ ڈاکٹر ایم۔ اد۔
شیخ۔ ضیا ہانی۔ ابراہیم فطرت۔ محمد امین آزاد، عباس
دلوی، خان صاحب شمس الدین پرکار، بابو مقدم۔ محمد صاحب
ٹھاکور۔ حمزہ علی دلوی حیرت، اور اسی قبیل کے اور کئی نامور
مرحومین ہیں جو پس از مردن بھی ہزاروں دلوں میں محفوظ ہیں
بر سبیل تذکرہ مشتے از خروارے میں نے چند ناموں ہی کا
تذکرہ کیا ہے۔ یہ فہرست یقیناً طولانی ہے اور میں اسے
اور پیش کرنے کی سعیٔ لاحاصل کروں تو میرے الاٹ شدہ
صفحات تنگ دامانی کا شکوہ کریں بہر کیف میں ایسے جمیع
مرحومین کے حق میں طالب دعا ہوں۔ ہمارے معزز کرم فرما
محمود علی امین کا مذکورہ علمی ادارے کے استحکام کا کارنامہ
وہ ثواب جاریہ ہے کہ یقیناً آنے والی کئی نسلیں انہیں کسی
حال میں فراموش نہ کر سکیں گی اور ان کا یہی کارنامہ قیامت
کے دن ممکن ہے ان کے لئے باعثِ نجات ہو! لوگ ہی سچے
مصنف ہوتے ہیں اور عوامی خدمت گزار عوام کے سینوں میں
رہتے ہیں خدمت گزار لوگ۔

کالستہ کی مسلم آبادی میں پرکار خاندان کا
غلبہ ہے ایم اے بھی پرکار ہی ہیں لیکن لگتا ہے مستقبل میں
امین کہلائیں گے آج بھی اس خاندان کے کئی لوگ امین ہی
کہلاتے ہیں۔ داؤد امین۔ قادر امین۔ علی امین۔ محمود امین۔
کالستہ کے تین پرکا (۳۱ [illegible] کے ہیں۔ کالستہ میں یہ
لوگ تین سو ڈھائی سو سال قبل وارد ہوئے یہ لوگ ساکھرولی،
کرجی اور رفروس (تعلقہ کھیڈ) سے یہاں آئے۔ ساکھرول
سے آئے ہوئے ساکھر دلکر کہلائے، کرجی والے اپنے آپ کو
کرجیکر جتلاتے رہے اور کھانے میں نمک برابر فروس سے آئے
ہوئے بھی فروس کر پرکار کہلوانے پر مصر! ساکھرول کر اور
کرجیکر جماعتیں بھی الگ الگ ایم اے کا تعلق کرجیکر خاندان
سے ہے مگر اب ایم۔ اے اس فرقہ بندی سے بالکل کنارہ
کش ہیں البتہ ایام جوانی میں وہ کٹر کرجیکر تھے ایسا ان پر
الزام یہاں کے کچھ لوگوں کا ہے یہ حقیقت ہے کہ کرجیکر محلے
کی "پٹیلی" ان کے خاندان ہی کا حق تھا جن میں قادر پٹیل،
رزاق پٹیل نام آج بھی زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ مرحوم
قادر امین (جنہیں لوگ قادر پٹیل کہتے تھے) ایم اے کے

چچا اور خسر بھی تھے اللہ غریقِ مغفرت فرمائے۔ بڑے خلیق
انسان تھے۔ المختصر کرجیکر محلے کی سالاری کا علم نسل
در نسل امینوں کا حق تھا۔ اس وقت محرم کی تعزیہ
داری مجلسیں۔ میلاد شریف۔ گیارہویں شریف یہ سب
تقریبات ہی اسلامی تقریبات مانے جاتے تھے۔ کرجیکر
محلے کی مُلّا ماجی میرے والد مرحوم کے سپرد تھی۔ ایم اے میرے
والد کے عربی مدرسے میں شاگرد تھے وہ عربی کا مدرسہ چلاتے
تھے لیکن مذکورہ ساری بدعات کی کما حقہٗ ادائیگی ان ہی
کی ذمہ داری تھی وہ تعزیہ ایسا شاندار بناتے تھے کہ لوگ
دیکھتے ہی رہ جاتے تھے کہتے ہیں میری پیدائش کی یادگار
انہوں نے جو تعزیہ بنایا تھا وہ بہت اونچا تھا اور نو گنبدوں
کا تعزیہ مشہور ہے یعنی پٹیل + مُلّا ایسے دو مُلّاؤں میں
مُرغی حلال ہوتی تھی! محمود علی امین نے ہوش سنبھالا تو
انہیں "محمود کھوت" کا لقب ملا محمود کھوت محرم کے دنوں
میں الاوے پر "تاشا وادنتری" میں ماہر مانے جاتے تھے
عمر سولہ سترہ سال کی تھی۔ تاشے کے کئی گُر اور تُرپ ان کو
یاد تھے لیکن یہاں بھی ہمارے بجلے خاندان کے اس فن کے
استاد نور الدین بجلے عرف 'نورو ابا' کے اکھاڑے کے
پہلوان تھے۔ محرم ہی کے عاشورے تک کرجیکر اور ساکھرولکر
پرکاروں کی سیاست کا اُبال زوروں پر رہتا کبھی جھنجتی
تو کاڑھی چھنتی لیکن جب یہ گروہ برسرِ پیکار ہوتے تو
جھگڑے ہزار ہوتے۔

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزالِ تاتاری

کالسہ میں ایک بزرگ پیر دانا تھے خاں
صاحب شمس الدین پرکار وہ ساکھرولکر پرکار تھے لیکن صلح
کل مسلک کے علمبردار تھے۔ دونوں طرف کے لوگ ان کو مانتے
تھے اس لیے جنگ ہونے کے بعد فوراً صلح ہو جاتی!! خیر
گیا ہے گیا ہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را کہہ کر ہم یہ قصہ
سنتے اور سناتے ہیں لیکن پڑھے لکھے اغلب نوجوان اب
اس عصبیت سے سروکار نہیں رکھتے۔ محمود علی امین یہاں کی
دیہاتی سیاست (VILLAGE POLITICS) سے تائب
ہیں مذکورہ خاندانی عصبیت کا نشہ ہرن ہو چکا ہے ان کے
شعور کی بالیدگی سے ایسی چھوٹی باتوں کی توقع نہیں کی جا سکتی
وہ اس تمام ماحول سے الگ ہو کر اب دانایانِ ارضِ کوکن میں
ان کا شمار ہے اب ایم اے صرف ایک مخصوص حلقے کے رہنما
نہیں ہیں۔ علمی بیداری لانے کی وجہ سے ان کا قد اونچا ہو چکا
ہے جس پر ہم کو فخر ہے۔ میرا ایک شعر ماضی اور حال دونوں کی
ترجمانی کرتا ہے۔

جو گاؤں میں تھے تو لڑتے جھگڑتے ہم بھی تھے
قسم خدا کی !! ہمارا بھی اک محلّہ تھا

ہم کو ایک بات بطور خاص یاد رکھنا ضروری
ہے کہ ہمارا اجتماعی مفاد انفرادی مفاد سے زیادہ اہم ہے
کسی فائدے یا نقصان کا ذمہ دار کوئی انسان نہیں ہوتا !
ہمارا اعتقاد کامل ہے کہ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ
تَعَالٰی۔ لہٰذا وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے کالسہ
کے سبھی لوگ میرے اپنے ہیں ہم سب ایکدوسرے کے بہی خواہ
ہیں محمود علی امین میرے پہلے شعری مجموعے کے پبلشر ہیں انہیں
کی مالی اعانت کی بدولت 'ادھورے خاکے' میری کتاب
منصۂ شہود پر آئی ان کی کرم فرمائیاں گنی نہیں جا سکتیں کالسہ
کے سبھی عوام نے بلا لحاظ مذہب و ملت مجھے بہت چاہا ہے۔ مجھے
ایک غریب عورت بھاگرتی بائی کدم بھی یاد ہے جو میرے والد محترم
مرحوم سے آشیرباد لینے آیا کرتی ان کی تعویذ سے اس کا بخار غائب
ہو جایا کرتا تھا اور بھینس نظرِ بد سے بچ کر زیادہ دودھ دیا کرتی تھی

یہ بھاگتی آتیں تو اپنے ساتھ کئی طرح کے جنگلی پتوں کا انبار
لے آتیں اور ان کے نام گنوا کر ان سے سبزی بنانے کی ترکیب
(ریسی پی) بتا دیتیں۔ ایم اے عربی مدرسے میں والد مرحوم
کے شاگرد تھے۔ میں بچپن میں بہت شرارتی تھا ایسی شرارتیں
کرتا کہ باوجود ہزار ضبط والد صاحب کو تابِ ضبط کا یارا نہ
رہتا ایسی شاندار پٹائی ہوتی کہ بس چھٹی کا دودھ یاد آ
جاتا پورے مکتب میں سناٹا چھا جاتا۔ ایم اے کا چہرہ
یہ ظلم ناروا دیکھ کر اُتر جاتا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم ٹھیک
ہو جاتے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ ایم اے ہمارے پاس آ کر
بغلیں بجاتے کہ، "میاں! کیسی مار پڑی واہ واہ!!"
اور ہم کہتے، "تو کیا ہوا؟ آپ نے مار ہی دیکھا ہے! کبھی آ کر
دیکھ لینا پیار بھی اسی شدت سے ہوتا ہے" ایم اے
سمجھدار بچے تھے فرماتے "اسی لئے تم کتے کی دُم کی طرح
ہو سدھرنے کا نام ہی نہیں لیتے!" اب وہ باتیں یاد آتی
ہیں تو سوچنے لگتا ہوں۔ کہاں گیا میرا بچپن خراب کر کے
مجھے!! ہمارے گھر سے سب کو بڑی عقیدت تھی۔ بابا بڑے
مُلا ساب تھے تو ہم چھوٹے مُلا ساب!! میرے والد مرحوم کو
سبھی نے عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھا میری والدہ کا ایک سو
چار سال کی عمر میں بمبئی میں انتقال ہوا تو کالستہ سے آخری
رسومات میں شرکت کے لئے آنے والوں میں مسز ایم اے بھی
تھیں ان سب باتوں کو بھلا کوئی کیسے بھلائے؟ مگر کچھ
حضرات کو خواہ مخواہ مغالطہ ہے کہ ہم میں باہم دیگر کچھ شکر
رنجی ہے لیکن یہ ان کی اپنی خوش فہمی ہے یہ غلط ہے سراسر
غلط ہم ایک تھے، ایک ہیں اور ایک رہیں گے انشاء اللہ!!
ہمارا تو یاری کا معاملہ ہے

؎ ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

نقش کوکنی

جہاں تک کالستہ کی اندرونی سیاست کا مسئلہ
ہے میری اپنی رائے یہی ہے کہ عالی جناب ایم۔اے اس محاذ
پر ناکام رہے ہیں مرحوم خان صاحب شمس الدین پرکار نور اللہ
مرقدہٗ کے دورِ اقتدار میں بھی کالستہ کے مسلمان تین گروہوں
(جماعتوں) میں منقسم تھے سب مگر متفق تھے خان صاحب
کا فیصلہ حرفِ آخر ہوا کرتا یہ بزرگوں کا زمانہ تھا دورِ غلامی،
لوگوں کو حکم ماننے کی عادت تھی۔ بڑوں کے آگے چون و چرا
کی اجازت ہی نہیں تھی مذکورہ تینوں گروہ مِل کر نو کا عدد بن جاتا
یعنی ساکھر ولکر جماعت پانچ آنے، کرجی کر جماعت تین آنے
اور دلوائی جماعت ایک آنہ کُل ملا کر نو آنے ہو جاتے ہیں
اب فرض کیجئے گاؤں پر کسی مد میں نو سو روپے دینے ہیں تو
ساکھر ولکر محلہ پانچ سو روپے، کرجی کر محلہ تین سو روپے
اور دلوائی محلہ سو روپے ادا کرے اور یہ پیسہ ساکھر ولکر محلہ
والوں کے حوالے کیا جاتا کیونکہ وہ پانچ آنے ہونے کی وجہ
اکثریت والے تھے۔ پُرانے زمانے کا حساب کتاب کتنا آسان
تھا۔ خان صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد حاجی عبدالقادر
(قادر میاں) مرحوم و مغفور اور آر۔ بی۔ دلوائی مرحوم و مغفور
کا دور آیا اور انگریز چلا گیا بھارت آزاد ہوا لوگوں میں
جمہوریت کا شعور آ گیا۔ دیہی سیدھے سادے رہنما اس تبدیلی
کو گستاخی سمجھنے لگے لیکن اب مکھن کو بھی دانت نکل آئے
تھے! جماعت میں بیٹا باپ سے مواخذہ طلب کرنے لگا۔
اور نفاق کی چنگاری نے جنم لیا جو بڑھتے بڑھتے شعلہ بنی اور
نفاق کا وہ لاوا اُبل پڑا کہ خدا کی پناہ۔

؎ قبیلے قبیلے کا بُت اک جُدا تھا
کسی کا ہبل تھا، کسی کا عزّیٰ تھا (حالی)

جناب حاجی عبدالقادر جی ایم پرکار اور آر۔
بی دلوائی مرحومین نے حالات پر قابو پانے کی کوشش کی کچھ حد تک

کامیاب بھی رہے لیکن طوفان کا مقابلہ بھلا کیسے کرتے، اب
زمانہ نہیں رہا کہ ایک کہتا اور سب سنتے؟ ایم اے کی پٹیلی
کی ناؤ اسی طوفان میں ڈگمگائی اور مذکورہ بزرگوں کے بعد
یہاں مسلم مذکورہ نُو کے عدد نے وہ ترقی کی کہ سماجی یکجہتی
کے نو کی جگہ تین تیرہ نو اٹھارہ" اعداد نظر آنے لگے
سب سے پہلے مرحوم خاں صاحب کے گھر سے ابتدا ہوئی۔ ان کی
اکثریت والی جماعت متحد نہ رہ سکی بدعتی لوگوں میں انہیں کے
پیروں نے ایسی کرامت منکشف کر دی کہ ثابت کر دیا کہ ارشاد
باری تعالیٰ کبھی غلط نہیں ہو سکتا وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَفِیْ خُسْرٍ ۙ قسم ہے زمانے کی، بیشک انسان خسارے
کو پسند کرتا ہے! پھوٹ کی بیماری چھوت کی طرح سے ہے
یہاں ذرا سی چنگاری برسوں کی محنت لحظہ میں ضائع کر دیتی
ہے ہمارے اپنے ملک ہی کی مثال سامنے موجود ہے بدقسمتی
سے ہندوستان کے دو ٹکڑے ہوئے ہندوستان اور پاکستان
انگریز شاطر اپنی چال چل کر چلا گئے پھر ان دونوں سے
کے ساتھ دیکھتے ہی دیکھتے ایک اور بچے نے جنم لیا "بنگلہ
دیش" اس کا نام رکھا گیا اب ضبطِ تولید کی کوششیں تو
ہیں دیکھئے آگے آگے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے یہ بات یقینی
ہے کہ اگر اکھنڈ بھارت ہی ایک ملک رہتا تو وہ آج
سُپر پاور کہلاتا۔ دوسری مثال کانگریس کی لیجئے اصلی
کانگریس کب کی مر چکی اور بھوت بن کر کئی شکلوں میں آگئی
کہ انگریزی حروف تہجی کے حروف "اے ٹو زیڈ" بھی کافی
نہیں ہیں! ممکن ہے صدارت کی کرسی کھسک جائے تو
ہمارے پیارے نرسمہا راؤ کانگریس (این) کی تشکیل
فرمائیں! ہمارا تہیہ ہے کہ ہم اس کانگریس کے ممبر بننا
پسند کریں گے جس کی بنیاد عادل عبدالرحمن انتولے ڈالیں۔
ہندوستان اکھنڈ نہ رہ سکا، کانگریس متحد نہ رہ سکی۔
نقش کوکن

ہو سکتا ہے شخصی خود غرضیاں یہ پھوٹ ڈال کر اپنا اُلّو سیدھا
کرتی ہوں۔ اب بڑی بڑی جماعتوں میں پھوٹ اٹل ہے۔
تو ان کے آگے کالستہ کس کھیت کی مولی ہے؟ المختصر۔
کالستہ میں ماشاء اللہ کئی جماعتیں ہیں اصلی ساکھر ول کی
جماعت، اس سے علیحدگان جماعت کا نام اہلسنت والجماعت
(اسی لئے اصلی جماعت تبلیغ کی محرک ہے) پھر کرجیکر محلہ
جماعت المسلمین۔ دلوائی جماعت مگر ایک ہی ہے ان کی
تعداد ہی کم ہے پھوٹ کیسے ہو؟ ایم اے کرجیکر جماعت سے
علیحدہ ہوئے تو تیواری کانگریس کی طرح ایک الگ
جماعت وجود میں آئی جس میں ارجن سنگھ جیسے کچھ لوگ
شامل ہیں۔ شرف کالی کی کوئی جماعت نہیں وہ کہتا ہے
"میں نے چھوڑا میرے آبا کا وطن میرا وطن" کاش!
انہیں کوئی سمجھائے کہ بھئی! اپنا تو وطن پھر اپنا ہے آباد
نہیں برباد سہی۔ الغرض ایم اے اس غیر متوقع آندھی
کو سنبھال نہ سکے سہار نہ سکے جنتا کا ان پر الزام ہے کہ
یہ ضدی ہیں۔ ضدی تو میں بھی تھا اور کالستہ میں ضدی کون
نہیں ہے۔ میرا ایک شعر اس کا خلاصہ بتا دیتا ہے

؎ ان کے خلوص میں کس کو شک ہے؟ بے شک یہ سب اچھے ہیں
لیکن تھوڑے سے ضدی ہیں کالستہ کے ہمارے لوگ

ایم اے ۲۲ جولائی ۱۹۹۶ء کو کولہاپور
آئے تھے۔ کالستہ فاطمہ آر۔ بی دلوائی کالج کی منظوری کا معاملہ
تھا۔ اس کالج کی منظوری کے لئے ایم اے کی دوڑ دھوپ دیکھ
کر کسی رحمدل انسان کو ترس آئے بغیر نہ رہے۔ پہلے تو نابینا
کچھ شائبہ بصارت نہیں۔ عمر ستر سے متجاوز اور ضعف کے
آثار نمایاں۔ قوتِ سماعت کم، عارضہ قلب کے مریض کائیڈ
بنا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا دشوار پھر ۲۲ جولائی کو موسلادھار
بارش، سیلابی کیفیت ایسے حالات میں یہ دائم المریض ایسی

کی لال گاڑی سے کولھاپور کیسے پہنچا یہ سوچنے کی بات ہے۔ ایم اے نے مدعوان گفتگو بتایا کہ منترالیہ میں انہیں کئی بار افسران نے دھکّے کھلوائے۔ بُلایا بھی اور جب حاضر ہوا تو کہنے لگے آپ کون ہیں۔ بار بار یہاں آکر ہم کو کیوں پریشان کرتے ہیں آپ ؟

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تُو کیا ہے
تمہیں بتاؤ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

کاش! ہماری بیوروکریٹس انسان کی قدر کرنا سیکھیں۔ ہمیں اچھی طرح پتہ ہے کہ ان کا ماہوار مشاہرہ بقول منشی پریم چند پورنماشی کے چاند کی طرح ہے اور اسی لئے جوش ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اگر رشوت نہیں لیں گے تو پھر کھائیں گے کیا؟ ان کی نظم کا ایک شعر بڑا معنی خیز ہے

ملک بھر کو قید کر دے کس کے بس کی بات ہے
خیر سے سب ہیں کوئی دو چار دس کی بات ہے

اب ہمارے بے چارے ایم اے ان سالے ہتھکنڈوں سے ناواقف ان کی جگہ کوئی جیب ڈھیلی کرنے والا ہو تو معاملہ منٹوں میں حل! خیر یہ لال فیتے کا مرض تو انشاءاللہ جاری ہی رہنے والا ہے۔ میری بحیثیت ایک مخلص دوست ایم اے سے یہی گزارش ہے کہ وہ سوسائٹی اور ہائی اسکول یا کالج کی فعال کرسی خوشی سے چھوڑ دیں۔ یہ کوئی کانگریس کی صدارتی کرسی نہیں ہے اور مذکورہ اداروں سے وابستہ نوجوان کارکنان ان کی ساری ذمہ داریاں سنبھالنے کا انہیں یقین دلائیں تاکہ وہ اپنی زندگی میں اپنی سیکنڈ لائن کو صحیح نہج سے کام کرتے دیکھیں اور اب جو زندگی کا بونس عرصہ اللہ جل شانہ نے عطا فرمایا ہے اسے وہ اسی کی یاد میں گزاریں۔ ایم اے کا تذکرہ کرتے وقت کالسنہ کا ذکر ناگزیر تھا اسلئے وہ میں نے کیا ہے۔ یہ حقائق ہیں اس لئے یہ باتیں یہاں کی نئی نسل کے لئے معلوماتی اور مفید ہوگی۔ محمود علی امین نے یہی کیا کہ جھگڑوں کے تصفیئے اور فیصلے کرتے بیٹھنے کی بجائے علم کی شمع کی لَو تیز تر کرنے میں اپنی ساری قوت لگادی اور یہ سچ ہے کہ انسانی دلوں کو روشن کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ میں اپنی جانب سے ایک مخلصانہ گزارش کالسنہ کے بیدار مغز اور وسیع القلب نوجوانوں سے کرنا چاہوں گا کہ وہ محمود علی امین کا ایک "جشنِ محمود" کا ضرور جلد انعقاد کریں تاکہ یہ ان کی عظیم خدمات کا صحیح اعتراف ہو سکے اس ضمن میں نیز کالسنہ سے متعلق ہر ترقیاتی منصوبے میں میری دعائیں، نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد !!

نقش کوکن

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

مدّت کے بعد ہم سے اِک وعدہ وفا ہوا
کہتے ہیں لوگ آج کل یہ ہم سے کیا ہوا
جو ہم سے ہیں نالاں وہ ہمارے رقیب ہیں
چہروں کا ان کے آج بھی رنگ ہے اُڑا ہوا
شرم و حیا کی دیویوں کی چال دیکھ لی
دیکھا رُخِ جمال سے پردہ اُٹھا ہوا
کل اُن سے راہ چلتے ملاقات ہو گئی
ہم نے منا لیا اُسے جو تھا خفا ہوا
کپڑے کہاں سے لائیں گے ہم عید کیلئے
ہم نے رفو کیا ہے اک کُرتہ پھٹا ہوا
یوں راز رہ نہ پائیں گی باتیں ظہور کی
آیا ہے ڈاک سے اِک لفافہ کھُلا ہوا

شاداں مور بوی

لوگ سب اپنے ہیں حالانکہ وطن بھی اپنا
کرنا پڑتا ہے مگر کاشن جتن بھی اپنا
اپنے دامن میں ذرا جھانک کر دیکھو تو سہی
کچھ تو ہے سُنتا نہیں چرخِ کہن بھی اپنا
پیڑ اک پھوُل کا آنگن میں لگا کر دیکھو
چھاؤں کی چھاؤں ملے مہکے صحن بھی اپنا
اپنی اولاد ہی تقلید کرے گی اپنی
کچھ سلیقے سے رہے چال چلن بھی اپنا
شعری محفل تو بڑی کام کی نکلی یارو
دِل تو بہلا ہی اجاگر ہوا فن بھی اپنا
دیکھئے رختِ سفر میں نہ کمی رہ جائے
یاد سے لیتے چلو شاداں کفن بھی اپنا

نوگل بھارتی (رائے گڑھ)

چھاتی ہے روح و دِل پر مسرّت کبھی کبھی
دیدار کی ہوئی ہے سعادت کبھی کبھی
کھِلتے ہیں زندگی میں تمنّا کے پھوُل بھی
کرتی ہے رقص خواب میں اُلفت کبھی کبھی
دولت نہیں ہے باعثِ عیش و نشاط کچھ
بنتی ہے یہ وبال کی صورت کبھی کبھی
آتی ہیں یاد پیری میں باتیں شباب کی
ہوتی ہے غیر شیخ کی حالت کبھی کبھی
میرا سرِ نیاز ہو اُس کا ہو پائے ناز
اُٹھتی ہے میرے دل میں یہ حسرت کبھی کبھی
خود ڈھونڈتی پھرے ہے گناہگار میں کہاں
ہر آتی ہیں ایسے جو خش پہ رحمت کبھی کبھی
نوگل نیاز مند جہانوں کی خیر ہو
کرتی ہے بے نیازی بھی خدمت کبھی کبھی

عبدالکریم صابر پنڈیری

آسماں پر چمکتے ستارے
میں نے دِل کی زمیں پر اُتارے
چاندنی سِسکیاں لے رہی تھی!
دیکھ کر زردِ شب کے نظارے
بے کسی تک رہی ہے کسی کو
"کون گیسو کسی کے سنوارے"
زندگی ہچکیاں لے رہی ہے!
مِل رہے ہیں عدم کے اشارے
ارضِ کوکن سے بچھڑے ہیں لیکن
کیسے بھولیں وہ دلکش نظارے
اُس کی رحمت کو جوش آ نہ جائے!
کوئی صابر جب اس کو پکارے

اللہ ہمیں حاسدین کے شر سے محفوظ رکھے

شرف کمالی ... کوہاپور

"ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں" کے عنوان سے میرے مضامین پڑھنے کے بعد ایک کرم فرما مجھے ڈھونڈتے آئے۔ وہ تو شکرِ باری تعالیٰ کہ میں زندہ تھا اور وہ آئے فوراً ملاقات ہو گئی ورنہ ان کے کانوں میں میری صدا گونجتی کہ "ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں"۔ خیر وہ آئے اور علیک سلیک کے بعد اظہارِ مقصد پر آئے فرمایا آپ کے مضامین میں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ میں نے کہا ذرّہ نوازی کا شکریہ! پھر وہ زیرِ لب مسکرائے۔ میں سمجھ گیا کہ اس مسکراہٹ میں کچھ دال میں کالا والی بات ضرور ہے۔ میرا قیاس سو فی صد درست نکلا فرمایا میاں۔ یہ شخصیات پر لکھنے کا تم نے جو چنگ باندھا ہے اس کے بارے میں مجھے سمجھائیے کہ ایسے شخصیات پر تحریروں کا کیا فائدہ؟ اس کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا آپ مطلق تشویش میں نہ پڑیں میں آپ کی سوانح حیات لکھ کر اپنا قیمتی وقت ہرگز ضائع کرنیوالا نہیں ہوں اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں، نہ ہی اس کی ضرورت ہے لیکن ڈاکٹر نائیک صاحب جیسے لوگوں کے بارے میں لکھنا از حد ضروری ہے کہ نئی نسل جان لے کہ اس شخصیت کی لحظہ بہ لحظہ گھڑن کیسے ہوئی وہ کیا اسباب تھے جن کی بدولت یہ شخص اس قدر گوناگوں صفات کا حامل بن سکا۔ وہ غور سے سُن رہے تھے لیکن دل کی بھڑاس ہنوز باقی تھی ایک نامعقول سی ہنسی کے ساتھ کہا، "میں اسے تشہیر سمجھتا ہوں! بس اور کچھ نہیں" میں نے بھی ٹھان لی تھی کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیئے بنا یہ بلائے ناگہانی نہیں ٹلے گی میں نے کہا، "جنابِ من! ایسی معلوماتی تحریر پر تشہیر کا ٹھپّہ لگانا واقعی بڑی نامعقول بات ہے۔ میری اتنی وضاحت کے بعد بھی آپ کا ضمیر اسے تشہیر سمجھ ہی رہا ہے تو چلئے تھوڑی دیر کے لئے یوں ہی سہی لیکن بتلائیے میری تحریر کردہ باتوں میں جھوٹ کیا ہے؟ اب آپ مان ہی جائیں گے کہ یہ جھوٹی تشہیر ہرگز نہیں ہے"! میں نے دیکھا، بزدل حریف چاروں شانے چت ہو چکا ہے میں نے بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر نائیک یا اُن جیسے لوگ جن پر میں نے مضامین لکھے ہیں ان کو جو کچھ نیکی، بدی، اچھائی، بُرائی، دین دنیا کمانا تھا کما بیٹھے ہیں ان پر مضامین لکھنے سے ان کا کچھ مزید بھلا ہونیوالا نہیں ہے بلکہ ہمیں یہ اعتماد ہے کہ ان جیسی شخصیات کے قومی و ملی، سماجی و ثقافتی کارنامے سُن کر نئے خربوزے اچھا رنگ پکڑیں گے۔

مذکورہ کرم فرما جیسی کار آمد نادر شخصیات کا معاشرے میں کال نہیں، ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں۔ دراصل واقعہ یہ ہے کہ جمعیتِ بشری کا آپ کہیں جائزہ لیجئے بجز حاسدین ہی کی نظر آئے گی خیر خواہ بھلا چاہنے والا کہیں خال خال ملے گا محاسن کی جگہ معائب تلاشنا ان کا من پسند مشغلہ کہیں گے مہتاب میں دھبّے اور گلوں میں ان کو کانٹے دکھائی پڑتے ہیں اسی لئے اللہ کے نیک بندے اپنے ربِّ فلق سے دُعا طلب کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں حاسدین کے شر سے محفوظ رکھ (آمین) ••

جو قوم تفکّر و تدبّر کے میدان میں مسابقت کرنا چھوڑ دیتی ہے وہ اخلاقی انحطاط کے ساتھ مادّی تنزّل میں بھی مبتلا ہو جاتی ہے ⁂

ارضِ کوکن کے قصیدہ خواں

از: محمد عبدالغفور ساقی تو ڈیوی

مقام شکر ہے برصغیر بھارت کے مغربی ساحل پر واقع چار اضلاع پر مشتمل علاقہ کوکن میں چند ایسے کردار نویس آج پیدا ہوئے ہیں جو علاقہ کوکن کو ہر زاویہ سے ملک میں حال و (آئندہ) مستقبل میں نمایاں اعزاز و اکرام عطا کر دینا چاہتے ہیں ان شخصیات نگاروں میں ایک تھے مرحوم بدیع الزماں خاور صاحب جو بانکوٹ ضلع رتناگری میں پیدا ہوئے گرانقدر ادب کے خالق اس میدان میں وہ کام کر گئے جو یادگار رہے گا آپکا نمایاں ایک کام علاقائی محاسن کی قصیدہ خوانی ہے۔ سرزمین کوکن کی تعریف کے گیت نہایت شدّ و مد سے گائے ہیں۔ خدا مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے۔ کوکن کی تاریخ مرتب کر لینے کا اور اس علاقہ کے نامور کارپردازوں کا تعارف پیش کرنے کا کردار کتابی شکل میں انجام دیا۔ جناب انجم عباسی گوریگانوی نے آپ کی مساعی جانسکاہ کے نتیجہ میں دو کتابیں "کوکن کے سپوت" حصہ اول و دوم معرض وجود میں آگئیں جو مؤرّخ تاریخ کوکن کو اس علاقہ کی تاریخ نویسی میں ممدّ و معاون ثابت ہونگیں۔ ان کی دیکھا دیکھی جناب اختر راہی صاحب موربوی نے تو ایک طول طویل رواں دواں مثنوی برائے تعارف کوکن اس اسلوب منفرد میں رقم فرمادی کہ ہر ادبی و غیر ادبی محفل میں لوگوں کی توجہ نظر کا سبب بنی یقیناً یہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آج ماہ جولائی ۱۹۹۶ء کا نقش کوکن کا شمارہ جو کھول کر دیکھا تو اور حیرت ہوئی محترم جناب شرف کالی صاحب نے بھی اس راہ میں اپنے کمالِ خصوصی کا آغاز فرمایا ہے اور یہ "ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں" کے عنوان سے اپنے مخصوص پیرایۂ بیان و تحریر میں باکمال شخصیات کوکن پر مدلّل و سیر حاصل بحث جاری کر دی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔

جریدہ نقش کوکن اپنے نام کے اعتبار سے ویسے بھی کوکن کی نمائندگی ہی کے مقصد سے عالم وجود میں آگیا ہے علاقائی خدمات و تعارف ادبیات و شخصیات میں بھی از روز اجراء تاحال کوئی کمی نہیں رہ پائی ہے۔ جولائی ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں علاوہ بھی بہت باتیں قابل تعریف و تحسین پائیں ۔ "احسان تنکے کا" جناب شیخ اسماعیل کے قلم کا کرشمہ معلوم ہو رہا ہے اگر افسانہ ہے تو اس کو افسانہ کہنا کفر ہوگا اور واقعہ ہی اصل میں ہے تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا! باذوق قاری اس سے یقیناً کوئی تاثر قبول کر سکتا ہے۔ تعارف میں یہاں سے دو کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع دیہات کھوڈیل کی خاک سے پیدا نامور خاتون محترمہ شمیم خان صاحبہ قارئین نقش کوکن کے علم میں آگئی ہیں۔ ممبئی کی فریدہ نائیک صاحبہ کا تعارف بھی خاصا قابل توجہ ہے۔ "جوانانِ ملت سے" مضمون نسلِ جدید کو بیدار کر لینے میں بجد مفید و کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ "گمرہی" میں جناب آدم نصرت صاحب غلط نہیں فرما رہے ہیں۔ بزرگوں کی زبان سے نکلی ہوئی بات جواں طبائع فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ لہٰذا جناب شرف صاحب کو بُرا نہیں ماننا چاہیے بلکہ سنجیدگی سے غور کر لینا چاہیے۔ دیگر مضامین "تعلیم ہی مسلمانوں کے مسائل کا حل ہے" مضمون اصلاحی زاویۂ نظر سے خوب ہے۔ "خدا بخش لائبریری" معلوماتی مضمون کی حیثیت سے ایک بات علم میں لا رہا ہے۔ حصّہ نظم بھی لائق داد ہے۔ اشعار نے متاثر کر لیا ●●

دائیں سے بائیں:

۱۔ صبر کرنیوالا (۴) ۴۔ قسم، حلف (۳) ۷۔ قدیم کی ضد (۴) ۹۔ حرف نفی، نہیں (عربی میں) (۲) ۱۰۔ پرایا۔ اجنبی (۳) ۱۱۔ کیمرہ میں فوٹو کے لئے استعمال کرتے ہیں (۲) ۱۳۔ ملاقات، سنگم (۳) ۱۴۔ چاند پر سب سے پہلے یہ مصنوعی سیارہ چھوڑا گیا (۵) ۱۶۔ ہار میں ہے آپ کا لفظ (۲) ۱۸۔ لمحہ (۲) ۱۹۔ زیادتی۔ کثرت (۵) ۲۰۔ کٹوتی میں ہے آپ کا لفظ (۳) ۲۲۔ خوب میں ہے آپ کا لفظ (۲) ۲۳۔ راحت، سکون (۳) ۲۴۔ پھول (۲) ۲۵۔ اترنے والا (۴) ۲۶۔ مرضی، منشا (۳) ۲۷۔ افسوس، رنج (۴)

اوپر سے نیچے:

۲۔ مدھیہ پردیش کا ایک شہر (۴) ۳۔ چودہویں رات کا چاند (۳) ۵۔ کسان کھیت میں۔۔۔ چلاتے ہیں (۲) ۶۔ کوکن کر شتی و دریا پیٹھ، اس مقام پر ہے (۶) ۸۔ آئینہ (ہندی میں) (۴) ۱۰۔ تکیہ وغیرہ پر ڈالنے کا کپڑا (۴) ۱۲۔ تیز گرم ہوا۔ (۲) ۱۳۔ بمبئی کا ایک شامنامہ (۶) ۱۵۔ چائے پاؤڈر بنانے والی ایک کمپنی (۴) ۱۷۔ ایک کیمیائی مرکب جو نہانے دھونے میں استعمال کرتے ہیں (۴) ۲۰۔ سمت۔ طرف (۲) ۲۱۔ منشی پریم چند کی مشہور ناول (۴) ۲۳۔ ابد کی ضد (۳) ●●

قارئین میں اردو کے ذوق و شوق کو بڑھاوا دینے کیلئے اس صفحہ کی کفالت کوکن مسلم ایجوکیشن رتناگری حلقہ ممبئی نے کی ہے (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عروس البلاد ممبئی کا مستحکم ادارہ

المقدس حج و عمرہ ٹورس اینڈ ٹراویلس

معزز مہمانِ حرم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ضلع کوکن شہر ممبئی اور مہاراشٹر کا قابل اعتماد ادارہ "المقدس حج و عمرہ ٹورس اینڈ ٹراویلس" منظم کردہ پروگرام کے ذریعہ پچھلے کئی سالوں سے شائستہ اور تجربہ کار رہنمائی کے ساتھ زائرین حجاج کرام کی تشفی بخش خدمت کرتا آرہا ہے لہٰذا امسال بھی مزید سہولتوں کیساتھ اور مناسب اخراجات پر ہم اپنے تجربہ کار ساتھیوں کیساتھ ہم آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جسمیں شامل ہوکر آپ بہتر طریقے سے حج و عمرہ بیت المقدس، نیز مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارتوں سے بھی فیضیاب ہوں گے۔

ماہ نومبر میں عمرہ وزیارت			
صرف عمرہ کیلئے	۲۶ ہزار روپے	۱۵ ر دن	روانگی ۱۲ ر نومبر ۱۹۹۶ء
عمرہ وزیارت کیلئے	۴۴ ہزار روپے	۲۳ ر دن کیلئے	روانگی ۱۲ ر نومبر ۱۹۹۶ء
ماہ رمضان المبارک میں دوسرا عشرہ سے عید تک			
عمرہ کیلئے	۲۸ ہزار روپے	۱۵ ر دن کیلئے	روانگی ۱۹ ر جنوری ۱۹۹۷ء
عمرہ کیلئے عید کے دوسرے دن واپسی	۳۵ ہزار	۲۱ ر دن	روانگی ۱۹ ر جنوری ۱۹۹۷ء

حج بیت اللہ اور زیارت کے لئے بغداد شریف۔			
حج بیت اللہ کیلئے فرسٹ کلاس	۵۵ ہزار روپے	۳۵ روز کیلئے	روانگی ۶ ر اپریل ۱۹۹۷ء
حج بیت اللہ بی کلاس	۶۲ ہزار روپے	۳۵ روز کے لئے	روانگی ۶ ر اپریل ۱۹۹۷ء
حج بیت اللہ کیلئے اے کلاس	۷۰ ہزار روپے	۳۵ روز کے لئے	روانگی ۶ ر اپریل ۱۹۹۷ء
حج بیت اللہ وزیارت کیلئے	۸۵ ہزار روپے	۴۲ سے ۴۵ روز کے لئے	روانگی ۶ ر اپریل ۱۹۹۷ء

ممبئی اور مضافات میں ہمارے نمائندے

(۱) ممبئی۔ مولا علی۔ مہاراشٹر کین فرنیچر شاپ ۱۴۴، ایس ایم روڈ ڈاٹاپ ہل وڈالا ممبئی ۳۷۔ فون: ۴۱۱۵۰۱۲ (۲) کاشمیرا تھانہ: حاجی علاء الدین خان۔ سروسی کمپلیکس سیکٹر ۹ انوار دھا بلڈنگ سی ونگ فلیٹ ۱۲ دوسرا منزلہ میرا روڈ تھانہ۔ ۸۱۱۳۳۲۳ (۳) کرلا: حسام الدین عبدالغنی، سبھاش نگر، جری مری اندھیری روڈ، کرلا۔ فون نمبر: ۵۱۱۱۰۶۶ (۴) پونہ: محمد اقبال حاجی احمد۔ غفار بیگ اسٹریٹ پونہ کیمپ چار باوری قمرالدین مسجد کے پاس پونہ، فون ۶۴۰۲۸ (۵) محمد نور رکھوت، ریلائبل اسٹیل ۱۱۵۱ بھوانی پیٹھ پونہ فون ۶۵۶۲۱ (۶) گورے گاؤں رائیگڈھ، وحید الدین شہاب الدین قاضی ٹیلر گورے گاؤں رائے گڈھ فون: ۴۴۵ (۷) تولا رائے گڈھ، علی خان عرفان دیشمکھ۔ اپر تولا رائے گڈھ فون ۸۴۴۴ (۸) پنویل رائے گڈھ، عبدالستار رکھوت۔ واجی محلہ۔ پنویل رائے گڈھ۔ فون ۴۵۲۱۵۸ (۹) کرناٹک، اے جی سنار جے ہند کین اینڈ ووڈن فرنیچر جگت روڈ گلبرگہ شریف فون ۲۷۴۹ (۱۰) کرناٹک، ایم جی مجاور۔ گلی نواح پیٹھ گوکاک۔ ضلع بیلگام (۱۱) مہسلہ رائے گڈھ، سید عبداللہ عبدالرحمٰن قادری رائے گڈھ، فون ۳۲۱۱۹

آرگنائزر:۔ فقیہہ عبدالرشید حاجتے

ہیڈ آفس: ۵۱-۵۷ رونتا ڈاسٹریٹ میزنین فلور، روم نمبر ۱۹ زکریا مسجد کے پیچھے ڈام گلی ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳

آفس:۔ ۲ مسجد اسٹریٹ دوسرا منزلہ، مانڈوی پوسٹ آفس کیسامنے نزد نواب مسجد ممبئی۔ آفس فون: ۳۷۱۸۸۵۶۔ گھر: ۳۴۱۲۱۵۲

زیر سرپرستی: پیرزادہ سید عمر فیض اللہ شاہ بابا قادری الرفاعی کرلا جری مری، عبدالرشید بابا قادری نقشبندی، ماہم

اہم عہدوں پر مسلمانوں کا تناسب

ہندوستان کی آزادی کو ۵۰ سال ہونے کو ہے لیکن افسوس کہ اب تک ہندوستانی مسلمانوں کو آبادی میں ان کے تناسب کے لحاظ سے ملک کے نظم و نسق میں مناسب نمائندگی نہیں مل سکی ہے ملک کے ۵ء۷٪ اعلیٰ درمیانی عہدوں پر انتظامیہ میں ایک مخصوص طبقہ کا غلبہ ہے جو تناسب میں مسلمانوں سے بھی بہت کم ہیں۔ انتظامیہ میں مسلمانوں کی عدم نمائندگی کے لئے وجہ عام طور پر تعلیمی میدان میں مسلمانوں کی پسماندگی ہے لیکن یہ وجہ ملک میں صرف مسلمانوں کے ساتھ خاص نہیں ہے تعلیم کی کمی ہندوستان کے عام باشندوں کا مسئلہ ہے ہمارے نزدیک اس کے لئے ملک میں بڑھتے ہوئے فرقہ پرستی تعصّب اور ذہنیت کے وہ اثرات ذمہ دار ہیں جو اب آہستہ آہستہ ملک کے قائدین اعلیٰ انتظامی عہدیداران میں بھی، میں بھی سرایت کر رہے ہیں مرکزی حکومت کے دفاتر کی ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب صرف ۵٪ ہے اور ریاستی حکومتوں کے دفاتر میں ۷٪ ہے۔ آئی اے ایس، آئی پی ایس اور آئی ایف ایس جیسی حکومت کی اہم ترین ملازمتوں میں جس کے ذمہ ہی دراصل حکومت کے تمام ترقیاتی پروگراموں کو نافذ کرنا ہے مسلمانوں کا تناسب ۳٪ ہے۔ ذیل میں اہم عہدوں کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

مسلم صدور ہند: (۱) ڈاکٹر ذاکر حسین ۱۹۶۷ء تا ۱۹۶۹ء دوران صدارت انتقال ہوا۔ (۲) فخر الدین علی احمد ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۷ء دورانِ صدارت انتقال ہوا۔

نائب صدور ہند: ڈاکٹر ذاکر حسین ۶۲ تا ۱۹۶۷ء - محمد ہدایت اللہ ۱۹۷۹ تا ۱۹۸۴ء۔

مسلم چیف جسٹس: (سپریم کورٹ) ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۰ء محمد ہدایت اللہ ۱۹۷۷ء تا ۱۹۷۸ء ایم ایچ بیگ۔ یاد رہے کہ نائب صدر محمد ہدایت اللہ نے مرتے وقت مبینہ طور پر خود کو دفن کرنے کے بجائے جلانے کی وصیت کی تھی جس پر عمل بھی کیا گیا۔

مسلم ایئر چیف مارشل: (فضائی فوج کے سربراہ) ادریس حسن لطیف ۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۱ء

ریاستوں کے مسلم گورنر: (۱) اکبر حیدری۔ (۲) آصف علی۔ (۳) شرف الدین انصاری (۴) نواب مہدی نواز جنگ۔ (۵) اکبر علی خان (۶) ڈاکٹر ذاکر حسین (۷) حافظ محمد ابراہیم۔ (۸) نواب علی یاور جنگ (۹) امین الدین احمد خاں (۱۰) صادق علی (۱۱) اخلاق الرحمٰن قدوائی (۱۲) ادریس حسن لطیف (۱۳) سید مظفر حسین برنی (۱۴) محمد عثمان عارف۔ (۱۵) اے رحیم (۱۶) سید نور الحسن (۱۷) محمد یونس سلیم۔ (۱۸) خورشید عالم خاں (۱۹) کنور محمود علی خاں (۲۰) محمد شفیع قریشی

وہ مسلم ادارے اور شخصیتیں جن پر ڈاک ٹکٹ جاری ہوئے: (۱) مولانا ابوالکلام آزاد (۲) سرسید احمد خاں

نقش کوکن

تبصرہ

تبصرہ نگار ـــــ ڈاکٹر محمد عمر علی گدیہ

کتاب کا نام: "اردو مدارس کے معیارِ تعلیم کا مسئلہ"
مصنف: ڈاکٹر اکبر رحمانی۔ صفحات: ۸+۳۲
ناشر: ایجوکیشنل اکاڈمی اسلامپورہ جلگاؤں۔ قیمت: ۱۵ روپے
ملنے کا پتہ: مکتبہ آموزگار ۳۰ بھوانی پیٹھ جلگاؤں ۴۲۵۰۰۱

معیارِ تعلیم کی گراوٹ کا مسئلہ کسی خاص زبان کے مدارس تک محدود نہیں ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ دیگر زبانوں کے مقابلے میں اردو میڈیم اسکولوں کا معیارِ تعلیم تیزی سے روبہ انحطاط ہے۔ تعلیمی سہولتوں میں اضافہ، وسائلِ تعلیم کی فراوانی، اور اساتذہ کی معقول تنخواہوں کے باوجود معیارِ تعلیم کا انحطاط پذیر ہونا ہمیں حیران کر دیتا ہے۔ اس سلگتے ہوئے مسئلے پر ایک زمانے سے بحث و مباحثہ ہو رہا ہے لیکن اس مسئلے کے حل میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر اکبر رحمانی جو کہ برصغیر ہند و پاک کے ممتاز ماہر تعلیم ہیں، اور تعلیمی رسالے ماہنامہ "آموزگار"، کے مدیر اعلیٰ ہیں ـــ انہوں نے اردو مدارس کے گرتے ہوئے معیارِ تعلیم کا سائنٹیفک انداز میں تجزیہ کر کے ایک پائیدار حل پیش کیا ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ اب تک کسی نے اس مسئلہ پر اتنی گہرائی سے جائزہ نہیں لیا تھا۔ انہوں نے ابتدا میں معیارِ تعلیم کے مفہوم کی وضاحت کی اور اس کے انحطاط کے مختلف اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں دور کرنے کی طرف کہیں واضح اور کہیں غیر واضح انداز میں اشارے بھی کئے۔

زیر نظر کتاب میں موجودہ نظامِ تعلیم کی ناکامی کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف نے بڑھتی ہوئی بے راہ روی، تشدد کا رجحان اور بے چینی کا ذمہ دار موجودہ نظامِ تعلیم کو قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر اکبر رحمانی کا خیال ہے کہ جب تک تعلیم و تربیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل گھر، معاشرہ، محکمۂ تعلیمات، منتظمینِ مدرسہ اور اساتذہ میں اصلاح نہیں ہوگی، خدا پرستی اور آخرت میں جواب دہی کا احساس پیدا نہ ہوگا، مادہ پرستانہ نقطۂ نظر میں تبدیلی نہ ہوگی اس وقت تعلیمی بگاڑ میں اصلاح نہ ہوگی۔

دو مقالوں پر مشتمل یہ کتاب ہم سب کو دعوتِ غور و فکر دیتی ہے اور اپنے احتساب کی طرف راغب کرتی ہے۔ تعلیم و تربیت سے دلچسپی رکھنے والے ہر فرد کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئے بلکہ میں تو یہ سفارش کروں گا کہ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو اور جگہ جگہ اس موضوع پر مباحثے و مذاکرے منعقد کر کے تعلیمی بیداری کی تحریک چلائی جائے ـــ ⁂ ـــ ⁂

تبصرہ نگار: انجم عباسی

نام کتاب: اے بی سی آف کمپیوٹر
مرتب: نیما سعید
قیمت: ۴۰ روپے
ملنے کا پتہ: عقیل مشتاق نقیبہ کمپیوٹرس سینٹر کے ایم ای ایس ہائی اسکول بلڈنگ رئیس ہائی اسکول کیمپس۔ تھانہ روڈ بھیونڈی۔ تھانے

ہم اپنے تبصرے کا آغاز اسی کتاب کے بیک کور پر درج عبارت سے کرنا مناسب سمجھتے ہیں

نقش کوکن

"کمپیوٹر کی تعلیم آج وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کمپیوٹر وہ مشین ہے جو آج ہر مسئلے میں استعمال کی جا رہی ہے۔ یہ ایک ایسی مشین ہے جو ٹائپسٹ سے لے کر سائنس تک، انجینیئر سے لے کر آرٹسٹ تک، ہیر ڈریسر سے لے کر ڈاکٹر تک ہر ایک کی ضرورت پوری کر سکتی ہے۔ اس لئے آنے والے سالوں میں، کمپیوٹر سے ناواقفیت ایک بہت بڑی کمی کی شکل میں سامنے آئے گی۔ آج بہتر جاب ملنے کی پہلی شرط کمپیوٹر کی تعلیم میں مہارت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے والدین اور تعلیمی ادارے کمپیوٹر تعلیم کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

اس کتاب کے مندرجات ملاحظہ فرمایئے

(۱) کمپیوٹر اور اس کے اجزاء کی تفصیل (۲) کمپیوٹر کی قسمیں۔ (۳) کمپیوٹر کا استعمال (۴) کمپیوٹر کی تاریخ (۵) کمپیوٹر کی زبانیں (۶) معلومات کی قسمیں (۷) LET کی ہدایت (۸) INPUT کی ہدایت (۹) چند مزید ہدایات۔ (۱۰) فلو چارٹ (۱۱) براہِ راست احکام ہر باب میں تفصیلی معلومات دی گئی ہے۔ غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا گیا ہے۔ انگریزی اصطلاحات کے ساتھ اُردو اصطلاحات بھی دی گئی ہیں تاکہ اُردو داں حضرات کو آسانی ہو، پوری کتاب اُردو میں ہے۔

اردو کی مقبولیت کے ہم زمانے سے قصیدے پڑھتے آئے ہیں مگر اُردو میں صنعتی اور سائنسی تعلیم سے متعلق کتابوں کی اشاعت پر ہماری توجہ کم ہی رہتی ہے۔ وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر اگر اس قسم کی کتابیں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں تو اُردو کے تحفظ کا مسئلہ سنگین نہیں رہیگا۔ ہمیں یقین ہے کہ اُردو طلبہ اور اردو داں طبقے کو مذکورہ بالا کتاب کی پذیرائی میں بخل نہیں لے گا ٥٥

نکلنا خُلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

حالیہ جنرل الیکشن میں پارلیمنٹ میں تحریک عدم اعتماد پر جو طویل بحث ہوئی اس میں بعض ممبران نے وہ باتیں کہیں جو ہندوستان کی آزادی کے بعد پہلی بار سننے میں آئیں۔ مسٹر پاسوان نے بڑی جرأت سے کہا کہ ہندوستان جیسے عظیم ملک پر مذہب کے نام سے ایک مختصر مذہبی ٹولے کو حکومت کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو کروڑوں کی اکثریت پر حکومت کرے۔ اسی طرح تمام سیکولر جماعتوں نے ہندوستان میں کسی مذہبی حکومت کے قیام سے انکار کیا، خود حکمراں بی جے پی کے ارکان نے بھی اپنے تمام مذہبی دعووں سے دستبردار ہو کر اپنی سیکولر نوازی کا ثبوت دیا۔

ان حالات میں ہر ہندوستانی جسے اپنی مادرِ وطن سے محبّت ہے وہ وطن کو مذہب، زبان، علاقائیت اور تشدّد کے نعروں سے خالی اور محفوظ دیکھنا چاہے گا۔

اور اب جبکہ ہندوستان میں نیا سیاسی دور شروع ہوا ہے ہم تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں سے اپیل کریں گے کہ ملک کے شاندار مستقبل کی تعمیر کے لئے سب پارٹیاں قدرِ مشترک پر متحد ہو کر کام کریں، اور خود بی جے پی کو بھی اب احساس ہو گیا کہ محض مذہبی نفرت پھیلا کر دُنیا کے اتنے عظیم ملک کی ترقی میں رُکاوٹ ڈالنا خود اس کے حق میں مُضر ہے۔ اللہ کرے وہ دور جلد آئے جب ہندوستانی عوام میں ہندوستانیت کا جذبہ پیدا ہو اور وہ اپنے عقائد اور مذاہب پر عمل اور پابندی کرتے ہوئے اپنی ہندوستانیت پر فخر کریں ** (ماخوذ از "البلاغ")

نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت!

کچھ لوگ اپنی تخلیق یا خبر کے ساتھ تصویر جوڑ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ خبر یا تخلیق کی اشاعت کے ساتھ ان کی تصویر بھی چھپ جائے گی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت کے لئے ان کی پازیٹیو فلم بنانی پڑتی ہے اس کے لئے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

نقش کوکن میں وہی تصویریں چھپتی ہیں جن کی فلم سازی کا خرچ Party ادا کرتی ہے۔

ہم نے بارہا نقش کوکن میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا جو لوگ تصویر چھپوانے کے خواہشمند ہیں وہ اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(ادارہ)

بے وطن ہندوستانی ہانگ کانگ میں

از: مرحوم محمد علیم مختار سے

۱۹۹۷ء کے بعد ہانگ کانگ چین کا ایک جزو بن جائے گا۔ بعد ازاں ہانگ کانگ کے باشندوں کی سماجی اور معاشی تقدیر کا فیصلہ پیکنگ کے اہل عقد و حل کے ہاتھوں ہوگا اور نہ کہ لندن کے سیاستدانوں کے ہاتھ۔

۱۹۹۷ء کے بعد ہانگ کانگ کے چینی باشندوں کو اختیار ہوگا کہ وہ چین کی شہریت کو اپنائیں۔ البتہ چند ہزار ہندوستانی جو ہانگ کانگ میں بستے ہیں وہ بے وطن قرار دیے جائیں گے۔

برٹش نیشنالٹی ایکٹ ۱۹۸۱ء نے یک لخت ہانگ کانگ کے تمام باشندوں کو تیسرے درجہ کا شہری بنا دیا ان احکام کا نفاذ برٹش گورنر نمبر اڈاونگ اسٹریٹ سے کرتا رہتا ہے۔

چین میں چینی لوگوں کے قتلِ عام کے مدِنظر برطانوی حکومت سے یہ کہا گیا کہ وہ اپنے ہانگ کانگ کے تیسرے درجہ کو شہریوں کا درجہ بلند کرکے انہیں دوسرے درجہ کا شہری قرار دے جس کی بدولت انہیں برطانیہ میں سکونت پذیری کی اجازت ملے۔

عدم ضمانت:

اکیسویں صدی کے آس پاس ہانگ کانگ کے لوگوں کے قتلِ عام کی وجہ سے (یہ بہت ہی ناممکن سی بات ہو کہ ۱۹۹۷ء کے بعد اس قسم کے حالات دوبارہ وقوع پذیر ہوں) اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ حالیہ برطانوی حکومت ہانگ کانگ کے ۳،۲۵ ملین باشندوں کو حق اقامت کی اجازت دے۔

برٹش شہریوں کے حقوق کا بل یا تحریری دستور برائے تحفظ حیثیت عرفی کی عدم موجودگی میں حالیہ برطانیہ حکومت ایک قانون بھی عجلت میں (یعنی کم از کم تین دن میں) بنانے کی تجویز پیش کی جائے کہ صرف ان ہی ہانگ کانگ کے باشندوں کو برطانیہ میں سکونت کی اجازت ملے گی۔ جن کے دونوں ماں باپ یا ان کے اجداد میں سے کوئی ایک شخص اس سرزمین پر پیدا ہوا۔ یہ وہی ہے جو ۱۹۶۸ء میں کینیا میں رہا جس کی بدولت ہندوستانیوں کو کینیا میں سکونت اختیار کرنے سے روکا جا سکا جن کا یونائیٹڈ کنگڈم میں دخول کا حق بعد کی آنے والی حکومتوں نے رد نہیں کیا۔

قابلِ احترام رویہ:

ایسی صورت میں صرف قابلِ احترام رویہ موجودہ حکومت کے لئے یہ ہے کہ وہ سلیکٹ کمیٹی کی اختیار کردہ پالیسیوں کا نفاذ کرے جو کہ ان ہندوستانیوں کے ہانگ کانگ میں داخل ہونے کے حق کو احاطہ کرتی ہے جو ۱۹۹۷ء کے بعد بے وطن ہو جائیں گے۔

اے پچھلے پہر کے غم گسارو بولو
اے نور کے ملگجے سے دھارو بولو
اس پردۂ رنگ و بو میں پوشیدہ ہے کون؟
بولو اے ڈوبتے ستارو بولو!!

جوش ملیح آبادی

نقش کوکن سے

چند مسلم مجاہدینِ آزادی

مومن عبدالسلام - کلیان ضلع تھانے

مجاہدین آزادی کا نام	پیدائش	وفات
مسیح الملک حکیم اجمل خان	سنہ ۱۸۵۲ء دہلی	سنہ ۱۹۲۷ء دہلی
مولانا برکت اللہ بھوپالی	سنہ ۱۸ء بھوپال	سنہ ۱۹۲۷ء میرلادیل فرانسکو بران
مولانا مظہر الحق	سنہ ۱۸۶۶ء پیر ضلع پٹنہ	سنہ ۱۹۳۰ء فرید پور، یوپی
مولانا محمد علی جوہر	سنہ ۱۸۷۸ء رامپور یوپی	سنہ ۱۹۳۱ء لندن
صحافی شوکت علی فہمی	سنہ ۱۹۰۰ء میرٹھ	سنہ ۱۹۳۱ء دہلی
مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی	سنہ ۱۸ء سیوہارہ ضلع بجنور یوپی	سنہ ۱۹۳۷ء دہلی
ڈاکٹر مختار احمد انصاری	سنہ ۱۸۸۰ء یوسف پور یوپی	سنہ ۱۹۳۶ء دہلی
مولانا عبید اللہ سندھی	سنہ ۱۸۷۱ء میانوالی پنجاب	سنہ ۱۹۴۴ء دین پور
مولانا حسرت موہانی	سنہ ۱۸۸۰ء قصبہ موہان ضلع آباد یوپی	سنہ ۱۹۵۱ء لکھنؤ یوپی
رفیع احمد قدوائی	سنہ ۱۸۹۴ء مسولی ضلع بارہ بنکی یوپی	سنہ ۱۹۵۴ء بارہ بنکی یوپی
بیرسٹر آصف علی	سنہ ۱۸۸۸ء دہلی	سنہ ۱۹۵۵ء دہلی
مولانا ابوالکلام آزاد	سنہ ۱۸۸۸ء مکہ شریف	سنہ ۱۹۵۸ء دہلی
تصدیق حسین شیروانی	سنہ ۱۸۸۵ء موضع ضلع ملونا علی گڑھ	سنہ ۱۹ء
مولانا حسین احمد مدنی	سنہ ۱۸۷۸ء قصبہ بانگرمئو ضلع	سنہ ۱۹۵۷ء دیوبند
ڈاکٹر سیف الدین کچلو	سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب	سنہ ۱۹۶۳ء پنجاب
حافظ علی بہادر خاں	سنہ ۱۸۹۶ء شہر مرادآباد یوپی	سنہ ۱۹۶۷ء دہلی
ڈاکٹر سید محمود	سنہ ۱۸۸۹ء ضلع غازی پور بہار	سنہ ۱۹ء چھپرا بہار
امانت علی القادری	سنہ ۱۹۳۰ء موضع بند ضلع رانچی	سنہ ۱۹۸۳ء بہار
خان عبدالغفار خان سرحدی گاندھی	سنہ ۱۸۸۶ء پشاور	سنہ ۱۹۸۷ء پشاور

الانا کالج آف فارمیسی میں داخلے

اعظم کیمپس میں واقع ایم سی سوسائیٹیز الانا کالج آف فارمیسی میں ۹۷-۱۹۹۶ء کے لئے داخلے جاری ہیں ایم سی سوسائٹی کے صدر جناب پی اے انعامدار نے بتایا کہ ہمارا شہر کا یہ پہلا مسلم اقلیتی فارمیسی ڈگری کالج ہے جو ممبئی کے الانا فاؤنڈیشن کے پچاس لاکھ روپیوں کے گرانقدر عطیے سے قائم ہوا۔ فارمیسی کالج میں داخلے صد فی صد مرکزی سرکار کی جانب سے ہی ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری محنت و جدوجہد رنگ لائی ممبئی ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق اب ہمیں مسلم امیدواروں کے لئے پچاس فیصد داخلے محفوظ کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ توقع ہے کہ مسلم طلباء اس سنہرے موقعے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

نقش کوکن

کھیڑ میں جشن عید میلاد

۳۰ جولائی کو صفا مسجد کھیڑ ضلع رتناگری میں جشن میلاد سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ جس میں خطیب اہلسنت حضرت علامہ و مولانا مفتی سید ثناء کہ حسین صاحب ذاکر شیخ الحدیث دارالعلوم محبوب سبحانی کرلا ممبئی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ولولہ انگیز تقریر فرمائی اور حضرت مولانا منہاج الحق ساکی ناکہ ممبئی نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت شریف کا ہدیہ پیش کیا۔ اہلیان کھیڑ نے امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح بڑے جوش و خروش کے ساتھ جلسۂ ہذا میں شرکت کی۔

المعلن: غلام مصطفےٰ اصلاحی اے ایف کیو تانبے محلہ کھیڑ۔ ضلع رتناگری۔

ہائی اسکول کا مثالی معلم برائے سال ۱۹۹۶ء

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے نئے پروگرام اس عنوان کے تحت جولائی ۹۶ء کے شمارہ میں کوکن کے ہائی اسکولوں میں سال رواں کا بہترین ٹیچر کے موضوع پر ہمارا اعلان آپ نے پڑھا ہوگا اس سلسلہ میں مزید عرض یہ ہے کہ ہر ہائی اسکول بہترین معلم منتخب کرنے کی غرض سے ہمیں اپنے ہائی اسکول کے تین اساتذہ جن کو وہ بہترین معلم کے اعزاز کا مستحق سمجھتے ہوں ان کے نام اور ان کی کارکردگی کی تفصیلات اور ان کے پچھلے تین سالوں کے نتائج سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ خیال رہے کہ تین اساتذہ کے نام اور تفصیلات ارسال کرنا ضروری ہے تاکہ ماہرین تعلیم کے مقرر کردہ پینل آف ججز کے ذریعہ ہمیں بہترین معلم کے انتخاب کا موقعہ ملے۔ اگر کسی ادارہ کی جانب سے ایک ہی ٹیچر کا نام تجویز کیا گیا ہے اور اس کی تفصیلات بھیجی گئی ہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ اس میں انتخاب کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور ہمیں ادارہ کا منظور نظر نہیں بلکہ اساتذہ کی جانچ پڑتال کے بعد مثالی معلم منتخب کرنا ہے۔

اس سلسلہ میں N.K.T.F. کی جانب سے خطوط اور سوالنامے کوکن کے تمام اردو ہائی اسکولوں کو بھیجے گئے ہیں جس کے فوری جواب کا ہمیں انتظار ہے۔

ادارہ
ستمبر ۹۶ء

رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے
مسلم طلباء کو وظیفے

کوکنی مسلم ایجوکیشن سوسائٹی
رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۶-۱۹۹۶ء
تعلیمی سال کے لئے صرف رتناگری اور
سندھودرگ اضلاع کے مندرجہ ذیل
طلبہ کو وظیفے دینا طے کیا ہے۔ چنانچہ
خواہشمند طلبا ذیل کے پتہ پر خود آکر یا
اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ (جس پر ایک
روپیہ کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو ساتھ
میں ڈیڑھ روپئے کا پوسٹل اسٹامپ
ڈاک ٹکٹ) بھیج دیں۔ درخواست نامے
ہمیں موصول ہونے کی آخری تاریخ
۳۰ ستمبر ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمٰی کے ہائی اسکولوں میں
درجہ ہشتم سے دسویں تک۔
(۲) بمبئی عظمٰی کے صنعتی و حرفتی
(ووکیشنل ٹیکنیکل) اداروں میں
تعلیم پانے والے۔
(۳) ریاست مہاراشٹرا کے کسی بھی
انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم
پانے والے۔
(۴) بمبئی عظمٰی اور رتناگری، سندھودرگ
ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں
تعلیم پانے والے

نقش کوکن

ضروری نوٹ :-

(۱) ہائی اسکولوں کے جن طلباء نے
۵۰ فیصد یا اس سے زیادہ نمبر
حاصل کئے ہوں وہی اپنی
درخواست (عریضہ) پیش کریں۔
(۲) بارہویں تک لڑکیوں کو عام
طور سے مفت تعلیم دیجاتی ہے
لہٰذا جن لڑکیوں کو فیس ادا نہیں
کرنی پڑتی ایسی لڑکیاں عرضی
نہ داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے
علاوہ المرحوم پروفیسر دادر کر صاحب کی
یاد میں پانچسو روپیہ اس طالب علم
کو دئے جائیں گے جو عربی یا اردو
یا حساب یا سائنس میں سب سے
زیادہ نمبر حاصل کر چکا ہو۔

ایم ڈی مستری
سکریٹری
پتہ: ۷۶ گرگاؤں روڈ (جگناتھ
شنکر سیٹھ روڈ) اوپیرا ہاؤس
ممبئی ۴۰۰۰۰۴

زندگی کی بساط پر وہ لوگ قابل تحسین
ہیں جو دوسروں کی خطائیں نظر انداز کر دیتے
ہیں لیکن وہ لوگ قابل پرستش ہیں جو دوسروں
کی خطائیں درگزر کرکے انہیں گلے لگاتے ہیں

سنگاپور کے لئے مفت روزگار

سنگاپور شہر کے سوپر مارکٹ
کے لئے فرنٹ آفیس سیلس مین، پیکنگ
اسٹاف، ڈسپیچ اسٹاف کی فوری
ضرورت ہے۔
رہائش، طعام، آمد و رفت،
ویزا۔ بالکل فری۔
شرط : (۱) عمر ۲۰ سے ۲۵
سال کی ہو۔
قابلیت: (۲) ایس۔ایس۔سی / ایچ۔ایس۔سی یا
Graduates (۳) انگریزی
لکھنا، پڑھنا، گفتگو کرنا (بول چال)
ضروری ہے۔ اگر ان تینوں سے ایک
بھی نہ ہو تو قطعی داخلہ ممکن نہیں ہے۔
درخواست کرنیوالے اپنے 2 فوٹو کاپی
2 درخواست کی کاپیاں ایک پاسپورٹ
کاپی سرٹیفکیٹ کی کاپیاں وغیرہ۔
درخواستوں کی مدت صرف 15 دن ہیں۔
آپ کی درخواستوں کا جواب نومبر
آخر میں ملے گا۔ سکریٹری
غوث خان سرگروہ
ایکسپوز امپلائمنٹ سنٹر ممبئی ۳
۱۷۹ — وزیر بلڈنگ، پہلا منزلہ
آئی/آر، روڈ، بھنڈی بازار
ممبئی ۴۰۰۰۰۳

محمد علی مقدم کا استقبال

نقش کوکن ٹیلنٹ
فورم پچھلے بارہ تیرہ سالوں سے کوکن میں
اُردو ذریعۂ تعلیم کے بچّوں کے درمیان
ٹیلنٹ تلاشنے میں مصروف ہے ۔ اس کے
لئے کام کرنیوالی ٹیم کا ہر رکن سماجی
قدو منزلت میں ایک سے بڑھ کر ایک
ہے مگر فورم کی خدمت میں نہ تو کوئی
چھوٹا نہ کوئی بڑا بلکہ مثل تسبیح کے دانوں
کے جڑے ہوئے ہیں ان کی ٹیم اسپرٹ
اور بے لوث خدمات نے لوگوں کا دل
جیت لیا ہے ۔

فورم کے ایک بزرگ
ساتھی جناب ایچ بی مقدم جو چیف
کوارڈینیٹر ہیں ان کے فرزند نیک
ارجمند جناب محمد علی مقدم جدّہ
سعودی عربیہ میں برسر روزگار ہیں ۔
فورم کی کارگزاریوں سے بے حد متاثر
ہیں اور اسی لئے پچھلے پانچ سالوں
سے جناب محمد علی مقدم تعطیل پر جب
بھی ممبئی آتے ہیں اپنا سارا وقت
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے پروگراموں
میں شریک ہو کر گزارتے ہیں بلکہ سچ
تو یہ ہے کہ وہ اپنی تعطیل ہی اس حساب
سے لیتے ہیں کہ فورم کے کام آسکیں ۔
اس کی سرپرستی کر سکیں ۔

پچھلے چند سالوں سے
N.K.T.F کی سرگرمیوں سے متاثر
ہونے کے بعد امسال آپ نے یوتھ ویلفیر
ایسوسی ایشن جدّہ سعودی عربیہ (جس کے
آپ چیرمین ہیں) کے زیر اہتمام ۴ اگست
۹۶ء کو چپلون ضلع رتناگری میں
ووکیشنل گائیڈنس کا پروگرام منعقد
کیا تو اس وقت پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت
پر رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ہزارہا
روپیوں کی کتابیں خرید کر مہاراشٹر
ہائی اسکول چپلون میں ووکیشنل گائیڈنس
لائبریری قائم کی ہے تاکہ ضرورتمند
اساتذہ، طلبہ و طالبات اور ان کے
والدین ان کتابوں سے استفادہ کر سکیں ۔

پانچ سالوں تک اپنے
قول و عمل کے علاوہ جان و مال سے
ساتھ دینے والے نوجوان ساتھی جناب
محمد علی مقدم کو فورم ۸ اگست ۹۶ء
کو منعقدہ اپنی میٹنگ میں بلا کر ان کا
استقبال کیا اور فورم کی رکنیت میں
شامل کر لیا ہے ۔

خدمت خلق کا جذبہ
جناب محمد علی کو ورثہ میں ملا ہے ان کے
پدر بزرگوار جناب ایچ بی مقدم
مہاڈ ۔ پولادپور تعلقوں میں معروف
سماجی کارکن ہیں اور صرف ان کے
ضلع رائے گڈھ میں ہی نہیں بلکہ
کوکن کے سبھی اضلاع میں عزت و
احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ۔

محمود بندرکر کو الوداعی جلسہ :

مالگاؤں ضلع رائیگڈھ کے تعلیمی
توسیع اُردو بیٹ کے افسر جناب محمود داؤد
بندرکر ملازمت سے سبکدوش ہونے پر ۔
مروڈ تعلقہ لسانی اقلیتی تنظیم کی جانب سے
ایک الوداعی تقریب دیہود تعلقہ مروڈ
میں منعقد کی گئی جس کی صدارت سرپنچ
جناب ہلدے نے انجام دی بلاک
ڈیولاپمنٹ افسر شری د پنڈت
مہمان خصوصی کے طور پر شریک مجلس
تھے ۔ لسانی اقلیتی تنظیم کے صدر دھنشے
جناب اور اردو کے کئی دیگر اساتذہ
بھی کثیر تعداد میں آئے تھے ۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت کے
لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں
اس ادارہ کو بھی شامل کریں ۔

N.K.T.F کے تعلیمی مقابلے

حسب سابق امسال بھی نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام تعلیمی مقابلے منعقد کئے جارہے ہیں اساتذہ کو ہمیشہ یہ شکایت رہی کہ دیوالی کی چھٹیوں کے بعد مقابلے رکھنے سے بچے وہ تیاری جو انھوں نے تقریری مقابلہ کے لئے کی تھی بھول جاتے ہیں اور مقابلہ میں کمزور پڑتے ہیں لہٰذا ہم نے اب کی بار یہ مقابلے ماہ اکتوبر کے پہلے دوسرے ہفتہ میں رکھے ہیں اور انقلابی قدم ہم نے اس میں اٹھایا ہے کہ مراٹھی میں تقریر بھی شامل مقابلہ ہوگی ہائی اسکولوں کو بھیجے جانے سرکیولرز میں تین عنوانات اردو کے اور تین مراٹھی کے ہوں گے اب یہ ہائی اسکول کے اساتذہ پر منحصر ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اردو کے لئے تیار کریں یا مراٹھی کے لئے ہر ہائی اسکول سے ایک ہی طالب العلم اردو یا مراٹھی کے لئے شریک مقابلہ ہوگا اور حاصل کردہ نمبرات کی بنیاد پر فائنل کے لئے منتخب ہوجائے تو اسی عنوان پر فائنل میں بھی طبع آزمائی کرے گا

نقش کوکن

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار ہیں کہ جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے / ادارہ

درون ہند خریدار

نام	مقام
عباسیہ لائبریری	پوپھلونے
جناب علی میاں زنجیرکر	اٹمبر دائرہ
سلطانہ عبدالشکور کر دمے	ماہم
میمن ٹریڈرز	بورلی پنچتن
جناب سلام الدین نظام الدین	کرلا ممبئی
محترمہ آمینہ یوسف ساونت	مجگاؤں ممبئی
جناب ایم جے بھاٹکر	پچلون
" عباس ابراہیم پلناک	پچلون
" شریف ایم پیچکر	پچلون
" ناصر حسین دلوی	"
دلشاد ایم عقیل ملاجی	کھیڈ
فوزیہ عباس کھوت	"
ڈاکٹر ارشد ایچ جاورے	کلیان
جناب موسیٰ بابو شیخ	کھیڈ
" دانش امتیاز ڈانڈیکر	جوگیشوری
مسز شریفہ صابر علی پرکار	ملاڈ
جناب انجم محمد علی احسانے	دہور
مسز امینہ نور محمد گھارے	شینگارتلی
مس دیبا قاضی حسین قاضی	جوہی
ڈاکٹر سیف اللہ خالد	جوگیشوری
جناب محمد حنیف عبدالکریم	اندھیری
مسٹر حسین اے غنی	واشی
مسز عائشہ عبدالرؤف پرکار	سورت
جناب عبدالمجید حسین شیخ	گھاٹکوپر
ڈاکٹر عبدالسلام پاؤسکر	وڈالا
مسٹر امام صاحب	کلیان

بیرون ہند خریدار

نام	مقام
مسٹر عبدالعزیز اے رحمٰن	دوبئی
مسٹر یونس میاں	کیلیفورنیا
محترمہ فرزانہ زاہد کھکر	لندن
محترمہ فہمیدہ جلال قادری	تنزانیہ
جناب عبدالستار محمد حسین حمدولے	جدہ
جناب سخاوت اے جی پرکار	ابوظہبی

اعلان

جن حضرات کا سالانہ زرتعاون ختم ہوچکا ہے ان کو برابر خطوط ارسال کئے جارہے ہیں۔ ان سے گذارش ہے وہ اپنا زر تعاون جلد ارسال کریں۔ "ادارہ"

فجندار ہائی اسکول وجونیئر کالج میں الوداعی تقریب:

۳۱ر جولائی ۱۹۹۶ء کو ادارہ ہٰذا کے ہیڈ پیون جناب محمد علی احسان کو ان کی پچیس سالہ غیر تدریسی خدمات سے سبکدوشی کے ضمن میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ کے سکریٹری نیز اسکول و کالج کے ایڈمنسٹریٹیو آفیسر جناب غلام محمد شبیل صاحب نے فرمائی۔

تلاوت کلام پاک اور گلپوشی کے بعد منتظمین مدرسہ اور تمام اسٹاف ممبران کی جانب سے صاحب اعزاز کو الگ الگ تحائف پیش کئے گئے۔ بعد ازاں پرنسپل صاحب نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ صدر پروگرام نے اپنے خطبہ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کنڈی اور ممبئی ہائی کورٹ کے ہیڈ پیون علی شاہ کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کو یاد کرایا کہ محنت میں عظمت ہے۔ انسان خواہ کسی عہدے پر کام کرے محنت، کام، برتاؤ اور سلوک کی اہمیت ہوتی ہے۔ اور اسی سے عزت قائم رہتی ہے — پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر عبدالرشید آستاد صاحب نے انجام دیئے۔ دعائے خیر پر پروگرام اختتام پذیر ہوا — ؛ — ؛

نقش کوکن

چوتھی عالمی مراٹھی کانفرنس اسرائیل میں:

چوتھی عالمی مراٹھی کانفرنس ۷، اور ۸ر اگست کو اسرائیل میں منعقد ہوئی جہاں ۲۰ ہزار سے زیادہ مراٹھی خاندان آباد ہیں جو چھٹی دہائی کے آغاز میں مہاراشٹر سے ترک وطن کرکے اسرائیل چلے گئے تھے۔ یہ کانفرنس یروشلم میں منعقد ہوئی ۱۹۹۴ء میں یہ کانفرنس دہلی میں ہوئی تھی۔ — ؛ — ؛

رتناگری ضلع میں RUHEB کا قیام:

رتناگری ضلع اردو ہیڈ ماسٹرس اکزامینیشن بورڈ جس کا مخفف RUHEB ہے اس کا قیام عمل میں آیا۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ کے پرنسپل جناب یوسف پرکار اس کے صدر چنے گئے۔ مجلس انتظامیہ میں اور کون کون لوگ ہیں اور ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اس کی تفصیلات صدر موصوف اگلی اشاعت میں دیں گے — ؛ — ؛

ریاض میں شاندار مشاعرہ:

گذشتہ ماہ ریاض (سعودی عربیہ) میں "شمع افروز" نامی ادارہ کے زیر اہتمام ایک مشاعرہ منعقد کیا گیا تھا جس میں سعودی عرب کے مختلف مقامات سے ہندوپاک کے بیشتر شاعروں نے آکر مشاعرہ میں اپنا کلام بلاغت نظام سنایا اور مشاعرہ کو کامیاب کیا۔ ریاض میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا مشاعرہ تھا۔ جس میں سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔

سعید احمد سعید نامی ایک جوان شاعر نے دیارِ غیر میں مقیم رہنے والوں کے حالات پر ۲/۲ نظمیں سنا کر مشاعرہ لوٹ لیا۔ اپنے وطنِ عزیز سے دور رہنے والوں پر کیا گزرتی ہے اس کا صحیح نقشہ شاعر نے اپنی نظموں میں کھینچا تھا جس پر لوگوں نے خوب داد دی — ؛ — ؛

کامیابی

پچھلا شمارہ تیار ہو کر چھاپی پریس جا رہی تھی کہ درج ذیل خبریں موصول ہوئیں جو ہدیۂ قارئین ہیں — ؛ — ؛

بخاری اُردو ہائی اسکول چاندورہ ضلع ناسک کا نتیجہ:

امسال بھی حضرت جن شاہ بخاری اُردو ہائی اسکول چاندورہ ضلع ناسک کا نتیجہ صد فیصد رہا۔ ۸۵ و ۷۵ فی صد مارکس حاصل کرکے سید توصیف سید سلیم اسکول میں پہلا رہا۔

دوسرے اور تیسرے پر بالترتیب
شگفتہ کوثر قدر خانی (۶۷.۲۵٪)
اور صدف سعید شیخ (۶۶.۶۶٪)
رہیں۔ کامیاب طلباء وطالبات
کو ٹرسٹ کے صدر عبدالغفور قریشی
صاحب، اسکول چیئرمین عبدالغنی بھائی
سکریٹری عبدالعزیز، مسرت خان صاحب،
ہیڈ مسٹریس پریزہ میڈم وغیرہ نے
مبارکباد پیش کی ۔۔۔

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، روہا کا نتیجہ

: ایس۔ ایس۔ سی۔ امتحان مارچ ۹۶ء اسکول
ہذا کا نتیجہ ۷۸.۱۲ فی صد رہا۔ عظیم
سلیمان درزی ۶۸.۲۶ فی صد
نمبر حاصل کرکے اسکول
میں اوّل پوزیشن پر رہے۔
جب کہ دوسری پوزیشن پر
صالحہ حنیف دبیر (۶۷.۰۶)
اور صنوبر بشیر ملّا (۶۷.۰۶)
اور تیسری پوزیشن پر
انجم ابراہیم شیٹے (۶۲.۱۳)
رہیں۔۔۔

ماڈرن اُردو ہائی اسکول کونڈورے کی کامیابی

ہر سال کی طرح امسال
بھی ماڈرن اُردو ہائی اسکول کا نتیجہ
کافی اچھا کل ۷۰ فیصد رہا۔
شقیب معظم ٹیکاسن
درجۂ اول میں کامیاب ہو کر اسکول
میں اوّل نمبر پر رہے۔
مدثر محمد علی مادرے اور
سہیرہ عبدالرشید خان دوسرے
اور تیسرے نمبر پر نمایاں نمبرات سے
کامیابی حاصل کی۔۔۔

وی این کالج مہسلہ

ادارہ کوکن انتی ہتر منڈل ممبئی
کے زیر اہتمام اور بیرسٹر اے آر انتولے کی
سرپرستی میں جاری وسنت راؤ نائیک
آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ رائگڈھ
کا امسال ٹی وائی بی اے (T.Y.B.A)
کا نتیجہ 96 فیصد رہا اور شعبۂ اردو کا نتیجہ
گذشتہ سال کی طرح امسال بھی صد فیصد
رہا۔ اس شاندار نتیجے پر کالج کے
چیئرمین عبدالرحمٰن دفعدار ایس ڈی
ننڈے، انچارج پرنسپل ایس آر بجن اور
شعبۂ اُردو کے پروفیسر شکیل شاہجہاں
کو مقامی علمی اور سماجی انجمنوں نے مبارکباد
پیش کی۔۔۔

نابینا کیلئے پبلک ٹیلیفون کا اجراء

کوکن مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن اندھیری کے سرگرم رکن اور اسٹیٹ ایجنٹ جناب نعیم قاضی (متوطن شریودھن) کے بڑے صاحبزادے جناب وسیم قاضی عمر ۱۸ سال سو فیصدی نابینہ ہیں۔

نیشنل ایسوسی ایشن فار دی بلائنڈس (NAB) کی زیر سرپرستی پبلک ٹیلیفون (PCO) کا اجراء۔ بمقام:۔ جنکسا دیپ سوسائٹی، سات بنگلہ ورسوا روڈ۔ اندھیری ویسٹ کے علاقہ میں کیا گیا۔ اس کار خیر کی تکمیل میں سماج وادی پارٹی وارڈ نمبر ۶۲/۱۱ اور کوکن مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن کے نائب سکریٹری مبین عبداللطیف حاجی نے بھرپور تعاون کیا۔ ہم جناب مبین حاجی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور وسیم قاضی کی روزی روٹی میں ترقی کے لئے نیز تندرستی کے لئے بھی دعاگو ہیں۔

نامہ نگار: الطاف حسین چوگلے
یاری روڈ۔ ورسوا

مرول میں ہیلتھ کیمپ اور سیرۃ کا جلسہ

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک چیئرمین
نقش کوکن

رحمانی فاؤنڈیشن کی رہنمائی میں مرول بیت المال ویلفیر سینٹر کی جانب سے امسال عید میلاد النبی ؐ کے موقع پر ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء بروز اتوار لائنس کلب آف مرول کے تعاون سے صبح دس بجے سے شام چار بجے تک مفت میڈیکل ہیلتھ چیک اپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں عورتوں بچوں کے اسپشلسٹ ڈاکٹرس حضرات نیز ENT اسپشلسٹ و جنرل فیزیشن ڈاکٹرس نے خدمات انجام دی لائنس کلب کی جانب سے مفت دوائیں بھی تقسیم کی گئیں

اس موقع پر MIDC پولس سینئر انسپکٹر و دیگر افسر حضرات بھی موجود تھے۔

اس کے علاوہ دوسرا پروگرام رات ساڑھے ½ ۹ بجے شروع ہوا جس میں مرول کے تقریباً ۸ مدارس کے بچوں نے نعت و تقریر کے انعامی مقابلہ میں حصہ لیا۔ جس میں مہمان خصوصی نائب امیر جماعت اسلامی مہاراشٹر مولانا ریاض احمد صاحب نے اپنے جامع خطاب سے مستفیض فرمایا۔ نظامت کے فرائض سکریٹری عبدالمطلب شیخ بھیکن نے انجام دیئے۔ ان دونوں پروگرام کو مرول کے عوام نے سراہا۔

شفیع محمد شیخ
خازن مرول بیت المال ویلفیر سنٹر

کرڈوئی میں جلسہ سیرت النبی ؐ

۳ اگست ۹۶ء کی صبح مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی کے ہال میں محترم جناب اقبال پٹیل صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی ؐ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ تقریب سعید کا آغاز دہم کے طالب علم مدثر ملا کی قرأت قرآنی سے ہوئی۔

درسگاہ کے صدر معلم جناب شمس القمر ہاشمی صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ جماعت پنجم کے ننھے منے طلبہ و طالبات سے لے کر دہم جماعت تک کے طلبہ و طالبات نے اپنی خوش بیانی سے سامعین کو مسحور و مسرور کر دیا۔ ادارے کے مخیر جناب ابراہیم بھونبل صاحب نے مقرر مدثر محبوب ملا (جماعت نہم) کو ۱۰۱ روپئے کا نقد انعام پیش کیا۔ جناب امین موڈک صاحب نے طالبات میں سے بہترین مقررہ شائستہ فاروق پٹیل اور تزئین اشرف موڈک کو ۵۱،۵۱ روپئے دیئے۔ جناب عبدالقادر یوسف موڈک کی جانب سے کل پروگرام کے لئے ۱۰۱ روپئے کا اعلان کیا گیا۔

مقرر خاص حافظ و عالم جناب محمد حنیف قاسمی صاحب نے سیرت النبی ؐ پر تقریر کی۔ نظامت کے فرائض جناب سراج احمد مومن (معاون مدرس) نے بڑی حسن و خوبی سے انجام دیئے۔

مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۹۶ء روزنامہ "انقلاب" کے صفحۂ اول کی زینت بنی ہوئی خبر "پچاس لاکھ کی لاگت سے بن رہا ہے جلگاؤں میں اللہ کا گھر" واقعی پڑھ کر دل کو خوشی ہوئی۔ ضلع کی "تاریخی" کہلائے جانے والی یہ جامع مسجد وقت کے تمام تقاضوں کو ضرورتوں کو پورا کرنے کی اپنے میں صلاحیت رکھتی ہے دورِ جدید کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مسجد کے معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے شاپنگ سنٹر نیز مسلمانوں کی ضروریات کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہوسٹل، لڑکیوں کے لئے مختصر المیعادی اور اہم ٹیکنیکل کورسیس، اسلامی ریسرچ سنٹر، اسلامی اور ادبی لائبریری کا قیام یہ تمام باتیں ملک اور بیرون ملک کے ان تمام مسلمانوں کو درس دے جاتی ہیں جن کے سامنے قوم کے تعلیمی مسائل اور مسجد کی مستقل آمدنی نیز پیش اماموں کی تنخواہ کا مسئلہ ہے۔ جلگاؤں جامع مسجد کے متولیان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے دینی اور دنیاوی مسائل نیز قوم کے بچوں اور قوم کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام مسلمانوں کے سامنے ایک مثال قائم کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اس نیک مقصد میں کامیابی عطا کرے۔

آدرش ہائی اسکول کرجی میں "جشن سیمیں سال" کا آغاز

آدرش ہائی اسکول کرجی سال رواں "جشن سیمیں سال" منا رہا ہے جس کا پہلا پروگرام ۱۳ اگست ۹۶ء کو نعتیہ مقابلے سے ہوا۔ اس پروگرام کے کفیل اور اسکول کمیٹی کے چیئرمین جناب حسین عبدالغنی ملاجی صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

ضلعی سطح پر منعقد کئے گئے اس نعتیہ مقابلے میں آٹھ ثانوی مدارس اور نو پرائمری مدارس کے طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلے میں شریک تمام طلبہ نے نعت گوئی سے سامعین کو بے حد محظوظ کیا۔

ہونہار طالب علم مخدوم محمد صالح پرکار کی خوش الحان تلاوت کے بعد اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اے۔ ڈی حمدولے نے پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اقبال پٹیل صاحب نے معزز مہمانان اور جج حضرات کا تعارف کرایا۔

سراج احمد خانصاحب (رتناگری) تسنیم انصاری (راجے واڑی۔ مہاڈ) اور جمال الدین کھوت (پوقلون) نے ججوں کے فرائض انجام دئے۔

مقابلے کے نتائج درج ذیل ہیں۔

اول گروپ (پنجم تا ہفتم)

۱۔ ترنم اقبال پٹیل (آدرش ہائی اسکول کرجی) ۲۵۰ روپئے

۲۔ فاطمہ نذیر کھوت (مقدم ہائی اسکول کھیڈ) ۲۰۰ روپئے

۳۔ رئیسہ پرکار (ایس۔ آئی۔ ہائی اسکول، فروس) ۱۰۰ روپئے

دوم گروپ (ہشتم تا دہم)

۱. عابدین بشیر ناڈکر (مقدم ہائی اسکول بیلا)

۵۰۰ روپئے

۲. تسنیم عبدالقادر پٹیکر (رائزنگ ہائی اسکول زامگے) ۳۰۰ روپئے

۳. سمیر عبداللہ ماخزنکر (مقدم ہائی اسکول۔ کھیڈ)

۲۰۰ روپئے

۴. فیصل یوسف دلوی

لے ایس۔ آئی۔ ہائی اسکول۔ فردس)

۱۰۰ روپئے

تمام انعامات صدر جلسہ نے تقسیم کئے جناب اقبال پٹیل صاحب

جناب بی۔ ایم قاضی صاحب اور جناب عبدالمنان شیخ صاحب نے بہ حسن و خوبی نظامت کے فرائض انجام دیئے آخر میں جناب اقبال پرکار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(مرسلہ عبدالمنان شیخ (معلم)

آئی۔ ڈی۔ بی اسکولرشپ

اسلامک ڈیولپمنٹ بینک (سعودی عربیہ جدّہ) کے ماتحت ڈسٹری بیوٹ ہونے والے اسکالر شپ فارم حاصل کرنے کے لئے ایکمیوز کے دفتر میں رابطہ قائم کریں فارم حاصل کرنے کے شرائط

نقش کوکن

(۱) طالب علم بارہویں XII کامیاب ہوکر BUMS۔MBBS یا DEGREE۔ENGG کالج میں داخلہ لے چکا ہو۔ یا لینے کا خواہشمند ہو

۲۔ طالب علم کے سرپرست بارہویں جماعت XII کی مارکشیٹ کے ساتھ ایکمیوز کے دفتر میں آیئے

سکریٹری۔ غوث خان سرگروہ

ایکمیوز

پتہ:۔ ۱۷۹، وزیر بلڈنگ پہلا منزلہ روم نمبر ۸۷، ابراہیم رحمت اللہ روڈ بھنڈی بازار۔ ممبئی ۳

کوسہ میں جونیئر کالج کا قیام

دارالرحمت ٹرسٹ کوسہ کے زیر اہتمام لڑکیوں کے لئے جونیئر کالج قائم کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس کالج میں آرٹس سائنس اور کامرس کی تعلیم دی جائے گی۔ ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین حاجی عبدالسلام راول نے معلومات دیتے ہوئے کہا کہ دارالرحمت کے لئے یہ اعزاز ہے کہ اسے جونیئر کالج قائم کرنے کی اجازت ملی ہے۔ علاوہ ازیں اس ادارہ کے تحت عبداللہ پٹیل گرلس ہائی اسکول لڑکیوں کے لئے یتیم خانہ اور انگلش اردو میڈیم کی اسکولس بھی جاری ہیں جہاں ہزاروں طالبات زیر تعلیم ہیں۔

شرف مقدم سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں

میلادالنبی کے مبارک موقعہ پر چپلون مسلم جماعت کے زیر اہتمام منعقد جلسہ میں کوکن میں مراٹھی کے پترکار اور انگریزی میں ناول نگار جناب شرف مقدم (متوطن پنجذی کولتھرا) بطور مہمان خصوصی اور مقرر خاص مدعو تھے آپ نے حضورؐ کے اسوۂ حسنہ احادیث اور مذہب اسلام میں عورتوں کو دئے گئے تحفظ اور حقوق پر سیر حاصل تقریر کی۔

جلسہ کی صدارت الحاج ابوسیٹھ دلوائی نے سنبھالی۔ چپلون کے نگر ادھیکش رمیش کدم اور اربن بنک کے منیجر بال سیٹھ ریڈیز نے بھی شریک محفل ہوکر سیرۃ النبی پر تقریریں فرمائیں۔ آدم کردلے نے بارگاہ رسالت میں خوش الحانی کے ساتھ نعت کا نذرانہ پیش کیا۔

اسی مجلس میں چپلون تعلقہ کے کئی گاؤں سے سینکڑوں مسلم و غیر مسلم حضرات شریک تھے۔

کرڈو جناب کی سبکدوشی

کلیان میونسپل کارپوریشن اردو اسکول نمبر ۱ کے ہیڈ ماسٹر جناب شیخ

رشید احمد کنڈویان ۹ ۳ سالہ تدریسی خدمات کے بعد ۳۱ جولائی ۱۹۹۶ء کو سبکدوش ہوگئے آپ کو تعلقہ سطح پہ ۱۹۸۶ء میں اور ضلعی سطح پہ ۱۹۹۳ء میں مثالی ٹیچر کا ایوارڈ دیا گیا تھا۔ آپ بزم صداقت اسلامیہ کے فی الحال ٹرسٹی کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ضلع پریشد و پنچایت سمیتی کے عام انتخابات پر غور

وزیر اعلیٰ شری منوہر جوشی کے زیر صدارت منترالیہ میں ضلع پریشد و پنچایت سمیتی کے عام انتخابات کے سلسلے میں مختلف مسئلوں پر بات چیت کے لئے ایک میٹنگ منعقد کی گئی تھی۔

ریاست میں فی الحال ۲۹ ضلع پریشد اور ۲۹۰ پنچایت سمیتیاں موجود ہیں جن کی پانچ سالہ مدت ختم ہونے سے قبل وہاں انتخابات کروانا ضروری ہونے کی وجہ سے مذکورہ میٹنگ میں ضلع پریشد و پنچایت سمیتی الیکشن قانون ۱۹۶۲ میں ترمیم الیکشن کے پروگرام، ضلع پریشد۔ پنچایت سمیتی کے اراکین کی تعداد اور دیگر متعلقہ مسئلہ پہ غور و خوض کیا گیا۔

نقش کوکن

نہ پیروں میں چپل نہ سر پر چھاتہ بلکہ ٹاٹ کے بورے اور پلاسٹک کے ٹکڑوں سے بنی سوپ جیسی چیز ہی انہیں بارش اور دھوپ سے بچاتی ہے۔ ایسے غریب کسان کوکن کے بیشتر دیہاتوں میں آج بھی نظر آتے ہیں۔

روڈ سیفٹی پر تقریر کا اہتمام

انجمن اسلام ہائی اسکول ممبئی میں مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۹۶ء کو ممبئی عظمیٰ کے سابق اسسٹنٹ کمشنر آف پولس خلیل عمر شیخ صاحب نے راستے پار کرنے کے حفاظتی اقدامات عام زندگی میں نظم و ضبط۔ بس کے لئے صف آرائی ــــــ سے دلچسپ اور پُر اثر انداز میں تختہ سیاہ کی مدد سے حادثات کی مختلف قسموں پہ روشنی ڈالی۔ اور یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ کس طرح لاپرواہی کی وجہ سے ہم اپنی قیمتی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

ممبئی یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں بھیونڈی کی طالبہ

ممبئی یونیورسٹی کے بی۔ اے کے تیسرے سال کے مئی ۱۹۹۶ء کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس نتائج کے مطابق غلام محمد مومن ویمنس کالج کی طالبہ مومن فوزیہ غلام محمد ممبئی یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں ساتویں مقام پر ہیں مختلف کورس کے امتحانات میں کامیاب شدہ میرٹ لسٹ میں شامل طلباء کی عزت افزائی کی خاطر یوم آزادی کے موقع پہ رسم پرچم کشائی کے بعد ممبئی یونیورسٹی ہال واقع ودیا نگری سانتاکروز

میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا بمبئی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ہاتھوں سے ڈگری اور انعامات دیئے گئے
واضح رہے کہ گذشتہ سال غلام محمد ویمینز کالج کی تین طالبات بمبئی یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں تھیں۔

شبانہ اعظمی کے لکچرز

"سینما" اور "آج کے دور میں خواتین" جیسے وسیع موضوعات پر لکچر دینے کے لئے ہارورڈ یونیورسٹی نے بالی ووڈ کی بے انتہا باصلاحیت اور ذہین اداکارہ شبانہ اعظمی کو مدعو کیا ہے تاکہ ان کے علم، تجربے اور مشاہدے سے متذکرہ یونیورسٹی کے طلبہ جن کا تعلق آرٹس فیکلٹی سے ہے، مستفیض ہوسکیں۔ عروس البلاد کے سینٹ زیویرس کالج اور پھر پونے افلم انسٹی ٹیوٹ سے گریجویشن کر کے گولڈ میڈل حاصل کرنے والی شبانہ اعظمی اس سے قبل امریکہ کی چودہ یونیورسٹیز کے طلبہ کو جس میں ہارورڈ بھی شامل ہے اپنے خطبات سے مستفیض کر چکی ہیں۔

لاٹون میں تعلیمی وسائل کی نمائش او دیگر اجلاس

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگری میں ۵ اگست ۹۶ء کو طلبہ کے ذریعہ تیار کئے گئے تعلیمی وسائل کی نمائش کا انعقاد عمل میں آیا جس کا افتتاح اسکول ہذا کے صدر مدرس قمر اعظم قریشی صاحب نے فرمایا۔

اس نمائش میں پنجم تا دہم کے طلبہ نے حصہ لیا اور اپنے اندر موجود صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے نمائش کو اپنے فن اور ہنرمندی سے زینت بخشی۔ سبھی مضامین کے لئے دونوں گروپ (پنجم تا ہفتم اور ہشتم تا دہم) تین تین طلبہ انعامات کے مستحق قرار پائے اس طرح اٹھارہ طلبہ نے انعام حاصل کیا۔

اس سے قبل ۲۷ جولائی کو سرپرستوں کا اجلاس ہوا جس میں P.T.A کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ صدارت کے لئے جناب احمد اسمٰعیل ساونت کا نام اتفاق رائے سے منظور ہوا پھر سرگاؤں سے درج ذیل اراکین کو منتخب کیا گیا

۱۔ محمود محمد واڈیکر ۔ کیلے
۲۔ فقیر محمد باوادیلے مرادپور
۳۔ علی محمد انوارے پمپلولی
۴۔ ابراہیم احمد لالو دابھٹ
۵۔ یوسف عبدالرحیم کوارے ولوتہ

۲۸۔ جولائی ۹۶ء کو ایک اور جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں جناب عثمان لالو (نائیک) کی ملازمت سے سبکدوشی پر اعزاز دیا گیا۔ اس جلسہ میں بھی کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے جن کے اسکول پارلیمنٹ کے طلبہ نے گلپوشی فرمائی۔

ڈاکٹر چیولکر

امسال پونہ کے یونانی میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل کے فائنل ایئر کے بی یو ایم ایس امتحان میں چیولکر سعادت عباس نے ۷۰ فیصد مارکس لے کر اپنی کلاس اور یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

چیولکر سعادت عباس وڈولی تعلقہ شریوردھن کے رہنے والے ہیں بارہویں

بمبئی سے پاس کیا۔ انہوں نے بارہویں کے امتحان میں بھی ۷۸ فیصد نمبرے کر نمایاں کامیابی حاصل کی تھی انہوں نے امسال پونہ میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور اپنے گھر والوں کا نام روشن کیا ہے۔

خدا آئندہ بھی انہیں ایسی ہی نمایاں کامیابی عطا کرے (آمین)

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مع ورکشاپ

۱۳ اور ۱۴ جولائی ۹۶ء کو سلطان شہید ایجوکیشن ٹرسٹ کے زیر اہتمام غوثیہ نگر میسور میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مع ورکشاپ منعقد ہوا جس میں ملت اسلامیہ کے علمائے کرام، ائمہ حضرات، متولیانِ مساجد و جماعت اور ذمہ دار ہستیوں سے شرکت کی التماس تھی۔

نیرل کا شاندار رزلٹ

اس سال اینگلو اردو ہائی اسکول نیرل کا ایس ایس سی کا مجموعی رزلٹ ۹۰ فیصد رہا جو اسکول کی چودہ سالہ تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔ اس کامیابی کے لئے سلیم ضیاء الدین شیخ (ہیڈ ماسٹر) مبارکباد کے مستحق ہیں

نقش کوکن

شبینہ مرجکر کی امریکہ روانگی

محترمہ شبینہ سلطان مرجکر جنہوں نے ۱۹۹۵ میں باندرہ ممبئی کے تھاڈومل شاہانی انجینئرنگ کالج سے بی ای الیکٹرونکس میں ڈسٹنکشن کے ساتھ کامیابی حاصل کی تھی سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیم M.S کی ڈگری حاصل کرنے کی غرض سے ۱۳ راگست ۹۶ء کو امریکہ روانہ ہوگئیں ہیں۔ انہیں یونیورسٹی آف الی نائے شکاگو U.S.A میں داخلہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ہونہار طالبہ کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔

خانۂ فرہنگ کا یوم آزادی پر مشاعرہ

خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران اردو کاؤنسل اور ترقی اردو بنید (مہاراشٹر) نے یوم آزادی کے موقعہ پر خانۂ فرہنگ چرنی روڈ پر ایک مشاعرہ منعقد کیا گیا جس کا افتتاح ڈاکٹر رفیق زکریا نے اور صدارت حسن کمال نے کی جبکہ نظامت رفیعہ شبنم عابدی نے کی۔ خانۂ فرہنگ کے ڈائرکٹر فرہاد پالیزاد نے باہمی ربط وضبط کو مضبوط کرنے کے لئے اس طرح کے جلسوں کے انعقاد پر زور دیا۔ مشاعرہ میں پروفیسر ایس ایم اے حسینی بنظور عالم علیگ، سید ذیشان اور دیگر معززین موجود تھے جبکہ شعراء میں یوسف ناظم انجم رومانی، عبدالاحد ساز، حامد اقبال قاسم امام، عبید اعظم اعظمی، سہیل اختر، سرور حسین، قمر صدیقی اور طاہر افق نے شرکت کی۔

انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول مہاڈ

ادارۂ ہذا کا امسال S.S.C کا نتیجہ ۶۵ فیصد نکلا ۲۶ میں سے ۱۷ طلبہ کامیاب ہوئے۔

امان اللہ شاکر برکار ۶۹ فیصد نمبرات کے ساتھ سرفہرست رہے۔ محبوب محمد شریف پٹھان ۶۱ فیصد نمبرات کے ساتھ دوسرے نمبر پر اور تاج منور حلیم نے ۶۰ فیصد نمبر پائے وہ تیسرے نمبر پر رہا۔ **شریوردھن** A.I.J. انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن تعلقہ میں سب سے افضل

رہا ۲۲ء۸۲ فیصد اسی ہائی اسکول
کے طالب علم اکبر ساکھرکر ۸۷.۸۷
فیصد نمبرات کے ساتھ سرفہرست ہے۔

آئیڈیل انگلش اسکول مہسلہ کے جونیر کالج آف آرٹس کا افتتاح

مہسلہ ضلع رائے گڈھ میں تعلیمی
مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے رائیگڈھ
مسلم ایجوکیشن سوسائٹی مہسلہ کا
قیام ۱۹۸۴ء کو عمل میں آیا جس
کے تحت آئیڈیل انگلش اسکول کی
بنیاد ڈالی گئی۔ کے جی (K.G) اور
نرسری کلاس سے شروع ہونے
والی اسکول کی آج ایک بڑی اور
شاندار عمارت ہے۔ آج اس اسکول
کا شمار رائے گڈھ کی انگریزی ذریعۂ
تعلیم کی بڑی اسکولوں میں ہے۔
گذشتہ دنوں اسکول کی جونیر کالج کی
شاخ گیارہویں آرٹس کلاس کا
افتتاح مہسلہ ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین
عبدالرحمٰن امیرالدین دفعدار صاحب
کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع
پر آئیڈیل انگلش اسکول و جونیر
کالج کے چیرمین نذیر حسن قادری،
عبدالصمد اوکے، پرنسپل لوسی اٹالیا
اور وی این کالج مہسلہ کے شعبہ
اردو کے صدر پروفیسر شکیل شاہجہاں
موجود تھے۔
افتتاح کے بعد دفعدار صاحب نے
اپنی تقریر میں مہسلہ کی اردو اسکول
کے گرتے ہوئے معیار پر تشویش کا
اظہار کیا کہ ہمارے تعلیمی معیار کو بلند
کرنے کے لئے ہمیں بہت کچھ کرنا ہے یہ
ایک اچھی بات ہے کہ انگریزی ذریعۂ تعلیم
کی اسکول ہونے کے باوجود آئیڈیل انگلش
اسکول مہسلہ کے ایس ایس سی کے
نتائج دیگر اردو ذریعۂ تعلیم کی اسکول
سے بہتر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اردو
اسکولوں کو چھوڑ کر انگریزی ذریعۂ تعلیم
کی اسکولوں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔
آخر میں پرنسپل لوسی اٹالیا نے
آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا
کلاس کا آغاز اردو کے گھنٹے سے ہوا
اور پروفیسر شکیل شاہجہاں نے تدریس
کے فرائض انجام دیئے۔

(شکیل شاہجہاں)

الامین کوآپریٹیو سوسائٹی مہاڈ کا پانچواں سالانہ اجلاس

۱۱ر اگست ۹۶ء بروز اتوار
سوسائٹی ہذا کا سالانہ اجلاس ایڈوکیٹ
اے۔ ایچ خطیب کی صدارت میں انعقاد
پذیر ہوا۔ آغاز عبدالحمید مانڈوکر صاحب
نے بڑی خوش الحانی تلاوت سے کی
سوسائٹی کے ڈائرکٹر عالی جناب
غلام محمد تمیل صاحب نے حاضرین کا پرتپاک
استقبال کیا۔ انہوں نے واضح طور
پر کہا کہ یہ کامیابیاں بینک کے فعال
فاؤنڈر چیرمین عالی جناب شیخ حسین
قاضی صاحب کی مساعی جمیلہ کا ثمر ہیں
بلا مبالغہ موصوف کی سربراہی میں بینک
دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے
اور یہ قافلہ کامیابی و سُرعت کے ساتھ
اپنی منزل کی طرف گامزن ہے جس کا
ثبوت بینک کی آڈیٹ رپورٹ ہے
جس میں بینک کو اے (A) کلاس سے
نوازا گیا۔ خیر مقدم کے بعد بینک کے
مینیجر جناب آدم انتولے صاحب نے
۹۶-۱۹۹۵ء کی سالانہ کارکردگی کی
رپورٹ پیش کی جسے اتفاق رائے سے
منظور کیا گیا۔
امسال سوسائٹی کو ۸۹۸۲۱/- روپئے
نفع ہوا جو اپنے آپ میں ایک ریکارڈ
ہے۔ ویسے یہ نفع ایک لاکھ سے زائد تھا
لیکن بینک نے ایک ایمبولنس بھی خریدی
اس میں یہ روپیہ خرچ ہوا۔ آج بینک
کے ۲۱۸۴ شیئر ہولڈرس ہیں اور
سرمایہ ۱۵۸۴۰۴۵/- روپئے ہے
ریزرو فنڈ تقریباً ۲۹۸۷۴۹/- روپئے
ہے جمع شدہ رقم کی مد میں ۵۲۸۰۷۹/-
روپئے ہیں۔ بینک نے دیگر بینکوں میں

میں ۹۸۷،۶۵ روپیے کی سرمایہ کاری کی ہے۔

بینک نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بیرون ملک روزگار کے متلاشی نوجوانوں کی مالی اعانت بھی فرمائی۔ آج تک کم و بیش سات سو افراد اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔

مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی کے صدر عالی جناب عبدالرشید اعصانے صاحب نے بینک کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا اور بورڈ آف ڈائرکٹرس کو مبارکباد پیش کی چند زریں مشوروں سے نوازا اور کچھ سوالات بھی کئے جس کے جواب بینک کے مینجنگ ڈائرکٹر پٹیل جناب نے اطمینان بخش طریقے سے دئیے مہاڈ کو آپریٹیو اربن بینک کے ڈائرکٹر اور مجندار جونیئر کالج کے پرنسپل جناب مختار احمد فاصے نے بھی بورڈ آف ڈائرکٹرس کو مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا جناب ظہیر الدین چرفرے صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں بینک کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

خطبۂ صدارت میں خطیب صاحب نے حکیم الامت سر سید احمد خاںؒ کا قول یاد دلایا کہ بھارت جیسے ملک میں بینکنگ نظام کے ذریعہ قوم کی اعانت تجارت بالکل درست ہے آپ ان لوگوں کو مبارکباد دی جو اس قافلہ میں شریک ہیں۔ اس بینک کے ذریعے کئی نوجوان اپنی صلاحیتوں کا لوہا تجارتی میدان میں منوا رہے ہیں بیرون ملک جاکر اپنی روٹی کما رہے ہیں۔ یہ تمام امور قابلِ صد ستائش ہیں

دیگر مہمانان میں بطور خاص نوی ممبئی کے تاج سوٹیاں کے پروپرائٹر جاوید شیخ صاحب اور نوجوان تاجر وسوشل ورکر الحاج اشرف کاپڑی صاحب بہ نفس نفیس موجود تھے جس میں جاوید شیخ صاحب نے کچھ رقم بھی ڈپازٹ کی۔ اسی اجلاس میں ۱۹۹۶ء تا ۲۰۰۱ء تک کے لئے چیرمین مینجنگ ڈائرکٹر اور بورڈ آف ڈائرکٹرس کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

بینک کے مینجنگ ڈائرکٹر عالی جناب غلام محمد پٹیل صاحب کے شکریہ پر یہ کامیاب اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

منور انوارے کی کامیابی

ورلی ممبئی کی میونسپل ٹیچر محترمہ رقیہ محی الدین انوارے متوطن پمپلولی تعلقہ ضلع رتناگری کے فرزند منور انوارے نے امسال C.A (سی اے) کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

اشرف کاپڑی

نوی ممبئی واشی کے معروف سماجی خدمتگار اور تاجر جناب اشرف ابراہیم کاپڑی متوطن راجے واڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کو الامین کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ نے حالیہ انتخابی جلسہ میں ڈائرکٹر منتخب کیا ہے۔

جناب اشرف کاپڑی کی خدمتگذاری کا حلقہ نوی ممبئی سے ضلع رائے گڈھ تک پھیلا ہوا ہے وہ نوی ممبئی کے قدیم مقیمان میں شمار کئے جاتے ہیں ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۳ء تک ویجیٹیبلین اور فش مارکیٹ کمیٹی کے رکن رہے ۱۹۹۴ء سے آپ نوی ممبئی مائناریٹی سیل کے رکن ہیں۔ اسیطرح موصوف رائے گڈھ ضلع مائناریٹی سیل کے

۱۹۹۵ء سے تاحال نائب صدر ہیں۔

انجمن اسلام ممبئی کے واشی نوی ممبئی میں قائم مصطفےٰ فقیہ ہائی اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کے آپ رکن ہیں۔ فیسلیٹی میڈیکل اسٹور نامی دواؤں کی دکان واقع سیکٹر ۱ واشی کے آپ مالک ہیں سیکشن پرسارک منڈل جس کے زیر اہتمام ان کے وطن راجے واڑی میں اردو ذریعۂ تعلیم کا ہائی اسکول جاری ہے اسی ادارہ کے آپ سنہ ۱۹۹۳ء سے تاحال وائس پریسیڈنٹ مقرر ہیں۔ اور الامین ویلفیر ٹرسٹ نہاڈ کے آپ پریسیڈنٹ ہیں نوی ممبئی چرم کلا سیوا سنگھ (رجسٹرڈ) کے مشیر ہیں۔ الغرض کئی تعلیمی سماجی اور فلاحی تنظیموں سے منسلک الحاج اشرف کاپڑی صاحب ہر دلعزیز اور ملنسار طبیعت کے مالک ہیں۔ آپ کو الامین سوسائٹی نے اپنا ڈائریکٹر مقرر کر کے حقدار کو اس کا حق دیا ہے۔

خدا اشرف صاحب کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے تاکہ ان کی ذات سے لوگوں کو تادیر فیض نصیب ہو۔

نقش کوکن

علی مقری

اورن ضلع رائے گڈھ میں

جناب علی مقری پچھلے بارہ سالوں سے نگر سیوک (کونسلر) ہیں۔ حال ہی میں آپ کی عمر کے پچاسویں سالگرہ اورن نگر پریشد کے صدر شری تیکم نہاترے نے بڑی دھوم دھام سے منائی یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی کونسلر کی پچاسویں سالگرہ منائی گئی ہو۔

جناب علی مقری ہندوستانی پردۂ فلم کے معروف اداکار مقری کے چھوٹے بھائی ہیں اور فعال کارپوریٹر ہیں۔ وہ محکمۂ تعمیرات کے صدر تھے تو آپ نے راجیو گاندھی ٹاؤن ہال کی تعمیر کی تھی۔ اسی طرح چھترپتی شیواجی مہاراج سبھا گھر کی تعمیر بھی آپ ہی کی کارکردگی کے دوران عمل میں آئی ہے

مورا بندر پر اکٹرائی ناکہ کے وصولی آفس کی تعمیر بھی آپ ہی نے کروائی۔

سماجی خدمات میں آپ کی دلچسپی جنون کی حد تک ہے۔ اورن میں موٹر ٹریننگ اسکول کا قیام اسی دلچسپی کا مظہر ہے تاکہ غریب خواہشمند اورن میں ٹریننگ حاصل کر کے اپنی روزی روٹی کا انتظام کر سکیں۔ آپکی عوامی مقبولیت کی بنا پر یہ امید کی جاتی ہے کہ اگلے انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے آپ ہیٹ ٹرک منائیں گے۔

موصوف نقش کوکن کے دیرینہ

خبر کیوں نہیں چھپی؟

ہمارے کچھ کرم فرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین، رپورٹ، خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ (اخبار کی طرح) آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا ۲۰ تاریخ کے بعد ملنے والی خبریں اگلے ماہ کیلئے روک دی جاتی ہے ۲۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ تاریخ کو پریس میں جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپی تو ناراض مت ہوئیے سمجھ لیجئے کہ اب وہ اگلے ماہ میں چھپیگی۔ پرچہ آپکا ہے اس سے تعاون کیجئے۔

ڈاکٹر مہر النساء خان

داپولی ضلع رتنا گری کے معروف ڈاکٹر ابراہیم خان کی دختر اور مشہور وکیل روشن خان صاحب کی پوتی ڈاکٹر مہر النساء نے امسال گرانٹ میڈیکل کالج (جے جے ہسپتال) سے ایم بی بی ایس کا امتحان اپنی اولین کوشش میں ۶۲ فیصد نمبرات کے ساتھ کامیاب کیا۔ ایم بی بی ایس کا فرسٹ اور سکنڈ امتحان بھی آپ نے اولین کوشش سے ہی کامیاب کیا تھا اسطرح یہ ذہین طالبہ ایم بی بی ایس کی سند حاصل کرنے کے بعد اپنے والد کے قدم سے قدم ملاکر ان کے قائم کردہ "روشن ہسپتال" جو ان کا داپولی میں نجی شفاخانہ ہے اس میں مریضوں کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں۔

نقش کوکن

ڈاکٹر مہر النساء خان داپولی کے معروف اے جی ہائی اسکول کی طالبہ تھیں ایس ایس سی امتحان میں ۸۷ فیصد نمبر حاصل کر کے نہ صرف اپنے ہائی اسکول میں بلکہ داپولی تعلقہ میں سرفہرست تھیں بعدازاں بمبئی کے مشہور رویا کالج میں امتیازی شان کے ساتھ بارہویں کا امتحان پاس آپ نے گرانٹ میڈیکل کالج میں داخلہ لیا اور بفضل تعالیٰ کامیاب وکامران ہیں۔ فی الوقت وہ جے جے ہسپتال میں انٹرنس شپ کر رہی البتہ پوسٹ گریجویشن کا ارادہ رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے ارادے کو کامیاب کرے۔

یو اے ای میں غیر قانونی باشندگان کیلئے عفو و درگذر

یونائیٹڈ عرب امارات میں تقریباً آٹھ لاکھ انڈین اور پاکستانی برسرِ روزگار ہیں ان میں تقریباً پچاس ہزار سے زائد لوگ ایسے ہیں جو اس طلائی معدن کی بھنک سن کر اور اس گلستانِ رنگ و بو کی دلکشی اور رعنائیوں سے متاثر ہو کر غیر قانونی ذرائع سے آکر برسوں سے یہاں برسر روزگار ہیں۔ یہ مبدائے فیض کی کرم گستری ہے کہ اب حکومتِ یو اے ای نے انہیں گرفتار کر کے جیل میں بھیج دینے کی بجائے عفو و درگذر سے کام لے کر تین ماہ کے اندر اپنے اپنے ملک میں بھیج دینے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام ان حضرات کے لئے سائبانِ رحمت ہے اس اعلان کے بعد اب روزانہ کم و بیش تین سو افراد کا ہجوم سفارت خانہ میں حاضری دے رہا ہے۔ تین ماہ کی مدت کے بعد اگر کوئی شخص حکومت کی گرفت میں آیا تو اسے سخت سرزنش ہوگی اور جیل بھی۔

محمد سعید علی ٹوکہ
نمائندہ۔ یو اے ای

کرچی میں طلبہ کے عام انتخابات

آدرش ہائی اسکول کرچی

سال رواں "سلور جوبلی" کے طور پر منا رہا ہے اس لئے انتخابات میں طلبہ نے تین دن تک فرصت کے اوقات ووٹ حاصل کرنے کے لئے تقریریں کیں۔ کلاسس میں جاکر ووٹ مانگے ہائی اسکول کے احاطے میں چارٹس لگائے گئے۔ اس طرح اسکول میں الیکشن کا ماحول پیدا کیا۔

دس عہدوں کے لئے ۳۰ تیس طلبہ نے الیکشن میں حصہ لیا بڑے ہی نظم و ضبط

کے ساتھ ۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء کو
ووٹنگ ہوئی۔ ۲۰ جولائی ۱۹۹۶ء
کو نتائج ظاہر کئے گئے اور درج
ذیل طلبہ کو منتخب قرار دیا گیا
۱۔ وزیراعظم : پرکار حسام الدین شریف
۲۔ وزیر تعلیم : تابعہ اسماء محمد شفیع
۳۔ وزیر سائنس کلب : پرکار صادق ابراہیم
۴۔ وزیر لائبریری : پرکار تبریز محمد صالح
۵۔ وزیر تنظیم : چوگلے افتخار مسعود
۶۔ وزیر باغ سیر و تفریح
پرکار شہزاد داؤد
۷۔ وزیر مالیات : پرکار شگفتہ عبدالرزاق
۸۔ وزیر کوآپریٹیو اسٹورس
ہنورے وسیم باشاہ
۹۔ وزیر بزم ادب
قاضی لئیق باپو صاحب
۱۰۔ وزیر خاتون : پرکار ترنم بشیر
الیکشن کو کامیاب بنانے کے لئے
تمام اساتذہ نے بے حد محنت کی۔

ہرنئی میں بچوں کے سرپرستوں کی میٹنگ

۲۵ جولائی ۹۶ء کو نیشنل ہائی
اسکول ہرنئی کے ہال میں منعقد
ہوئی میٹنگ اسکول ہذا کے سرپرستوں
کی طرف سے بلائی گئی تھی جس میں
بچوں کی تعلیم و تربیت کے تعلق سے
بہت سی مفید معلومات اور مشورے
سامنے آئے۔ پرنسپل سید جاوید عابدی
نے اپیل کی کہ بچوں میں تعلیم کا شوق
پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ
گھر اور محلے کے ماحول کو بھی بہتر بنایا
جائے آپ اپنے گاؤں اور محلے کے ہر
بزرگ کو یہ مقام اور اختیار دیجئے کہ
وہ آپ کے بچے کو روک سکے سمجھا سکے
غلطی پر ڈانٹ سکے۔ تربیت کے لئے
ضروری ہے کہ ہم اللہ سے ڈر کر زندگی
گذاریں تو بچہ بھی اللہ سے ڈرے گا
اور تربیت کا بہت سا حصہ خود بخود
درست ہو جائے گا۔
میٹنگ میں انجرلا، کیلشی، ہرنئی
مروڈ سے تقریباً ۹۵ فیصد سرپرست
حاضر ہوئے۔ جو ایک مثال تھی حاضرین
میں کئی ایک خواتین بھی تھیں۔

مراسلہ نگار قاسم میرکر
صدر جماعت المسلمین۔ ہرنئی

دوحہ میں محفل مسالمہ

"بزم اردو قطر" دوحہ بلکہ خلیجی
ممالک میں وہ معروف ادبی تنظیم
ہے جس کے زیر اہتمام سال میں سے
چھوٹی موٹی بڑی تقریباً پچاس ادبی
نشستیں منعقد ہوتی ہیں جس میں
ہفتہ واری شعری تنقیدی نثری نشستوں
اور ماہانہ طرحی مشاعرہ کے علاوہ سالانہ
طرحی حمدیہ، نعتیہ، مسالمہ، مزاحیہ
نظمیہ سالانہ مشاعرہ اور مقتدر ادبی
شخصیات پر سالانہ سیمینار بھی منعقد
ہوتے ہیں۔ بزم اردو قطر کا اپنا
دفتر کشادہ ہال کی شکل میں "خیال خیمہ"
کے نام سے معروف ہے جو ادبی
لوازمات سے مزین ہے
بزم اردو قطر کے زیر اہتمام
۲۰ جون ۱۹۹۶ء کو شب میں بمقام
"امام باڑہ حسینیہ پاکستان"
محفل مسالمہ منعقد ہوئی۔ محرم الحرام
کی مناسبت سے مصرع طرح تھا
ہر وقت چراغاں ہے میرے دیدۂ تر میں
تر، گھر، سفر وغیرہ قافیہ میں ردیف
صدارت "امام باڑہ حسینیہ پاکستان"
کی دعوت پر لکھنؤ (ہند) سے تشریف
لائے ہوئے خطیب و شاعر مرزا اشفاق
حسین شوقؔ صاحب نے کی مہمان
خصوصی تھے دوحہ کی معروف ادب نواز
شخصیت سید سرور حسین۔
صدر بزم اردو قطر سید شمیم حیدر
نے جو معروف افسانہ نگار اور منجھے
ہوئے ناظم مشاعرہ بھی ہیں "بزم اردو
قطر" اور شعرائے بزم اردو قطر کا
تعارف مختصر مگر جامع اور خوبصورت
انداز میں پیش کیا۔

مہمان خصوصی سید سرور حسین صاحب نے سلام کی ابتداء و ترویج و ترقی اور روایات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ تقریباً ایک ہزار سامعین محفل مسالمہ سے محظوظ ہوئے

سکریٹری نشر و اشاعت
بزم اردو قطر

مغل اقبال اختر کو پرسکار

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے صدر مدرس اور کوکن کے جانے مانے اردو مراٹھی کے شاعر جناب مغل اقبال اختر نے محفل گروپ بھساول ضلع جلگاؤں کے زیر اہتمام ریاستی سطح پر لئے گئے بھاؤنا کاوے پرسکار کا دوسرا انعام حاصل کیا۔

مغل اقبال اختر صاحب کی اس کامیابی پر ہائی اسکول کمیٹی چپلون کے چیرمین جناب شیخ احمد وانگڑے نے اسکول میں آکر اختر صاحب کو گلدستہ پیش کیا اور مبارکبادی دی اس وقت چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے جنرل سکریٹری جناب عبدالغنی کھڑس بھی حاضر تھے

مغل اقبال اختر صاحب کو اس سے قبل بھی ساہتیہ کلا سادھنا رتناگری کے زیر اہتمام لئے گئے مراٹھی شعری مقابلے میں تیسرے انعام سے نوازا گیا تھا۔ نیز رنجیت کلا منچ کے زیر اہتمام اور یوتھ فورم جلگاؤں کے زیر اہتمام لئے گئے مقابلے میں بھی انہیں خصوصی انعام سے نوازا جا چکا ہے اختر صاحب کا "پہلے زخمانچی" نامی مراٹھی شعری مجموعہ عنقریب ہی منظر عام پر آنے والا ہے۔ نامہ نگار

نقش کوکن

جمال یوسفی

چپلون میں ووکیشنل گائیڈنس لائبریری کا افتتاح

اگر کسی قوم کی ترقی کا جائزہ لینا ہو تو اس کی لائبریریوں کا جائزہ لیجئے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ اس قوم نے اپنی لائبریریوں کو کتنا بحال رکھا ہے کتنی اس پر توجہ دی جاتی ہے اور وہ لائبریریاں کتنی "امیر" ہیں یہ تھے وہ الفاظ جو روزنامہ "انقلاب" کے مدیر جناب ہارون رشید (علیگ) نے کوکن کی اپنی نوعیت کی پہلی ووکیشنل گائیڈنس لائبریری کے اجراء کی تقریب میں اپنے خطبۂ صدارت میں ادا کئے۔

نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ یوتھ ویلفیر ایسوسی ایشن (جدّہ) اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے باہمی اشتراک سے چپلون (ضلع رتناگری) میں ووکیشنل گائیڈنس کے موضوع پر درجنوں کتابوں کی اپنی طرز کی پہلی لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ ۴ اگست ۹۶ء کو مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں منعقدہ ایک عظیم الشان تقریب میں ممبئی و کوکن کی معزز شخصیتوں کی موجودگی میں اس لائبریری کا افتتاح ہوا۔

مشہور ماہر لسانیات اور اردو اکاڈمی کے چیرمین ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے لائبریری کا افتتاح فرمایا اپنی افتتاحی تقریر میں ڈاکٹر دلوی صاحب نے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی نیز بچوں کی ذہنی و تعلیمی تربیت پر زور دیا۔

اس کے بعد ووکیشنل گائیڈنس کیمپ کا آغاز ہوا۔ رتناگری ضلع کے ۲۸ اردو میڈیم ہائی اسکولوں کے طلباء و اساتذہ کی ایک بڑی اچھی

تعداد نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ کے چیرمین مبارک کاپڑی صاحب نے تین گھنٹے سے زائد اپنے لیکچر میں دسویں و بارہویں کے بعد کے تمام کورسیس اور کالج و اداروں پر بھرپور روشنی ڈالی۔ اور ہر کورس کی بھرپور معلومات فراہم کی لیکچر کے بعد بچوں اور اساتذہ نے لکھ کر جو سوالات پوچھے اس کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ مبارک صاحب نے سبھی سوالوں کے تشفی بخش جواب دئے۔

اس انتہائی کامیاب پروگرام کی اسپانسر جدہ کی ایک فعال انجمن یوتھ ویلفیر اسوسی ایشن تھی جس نے گذشتہ سال بھی چپلون ہی میں ایک ایسے پروگرام کا انعقاد کیا تھا امسال یہ پروگرام اس ادارے کے صدر جناب محمد علی مقدم کی موجودگی میں ہوا۔ جبکہ گذشتہ اس کے فعال سکریٹری جناب خلیل احمد وانگڑے اس پروگرام میں سارے انتظام وانصرام کے لئے حاضر تھے۔

اپنی تقریر میں جناب محمد علی مقدم نے اس لائبریری کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مزید فرمایا کہ اگر کوکن نقش کوکن کے بچے واقعی محنت و یکسوئی سے پڑھتے ہیں اور اپنی ذہانت کا مظاہرہ اپنے نتیجے میں کرتے ہیں تو یوتھ ویلفیر اسوسی ایشن (جدہ) ان کی ہر ممکن مدد کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔

جناب ابوسیٹھ دلوائی اور جناب اقبال کوارے نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جبکہ حسب معمول چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے عہدیداران جناب حبیبی، جناب وانگڑے، جناب طاہر سنگے، اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اقبال مغل، جناب ابراہیم آذر جناب دادرکر اور تمام اسٹاف ممبران نے اس پروگرام کا سارا انتظام وانصرام نہایت عمدہ طریقے سے کیا تھا۔ نظامت کے فرائض کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب نے انجام دیئے جبکہ نقش کوکن کی پوری ٹیم، یعنی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک جناب ابراہیم سندیلکر، جناب ایچ بی مقدم، جناب فقیر محمد مستری، جناب مبارک کاپڑی اور جناب اقبال کوارے موجود تھے۔

ووکیشنل گائیڈنس کی یہ لائبریری رتناگری ضلع کے اردو ذریعۂ تعلیم کے اساتذہ وطلباء کے لئے فی الحال ہر اتوار کو صبح ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک کھلی رہے گی۔ جناب دادرکر صاحب اس لائبریری کے انچارج ہوں گے۔

شبنم سرگروہ

ممبئی کے کاروباری حلقہ میں بالخصوص ہوٹل مالکان میں معروف شخصیت حاجی غفور خاں سرگروہ متوطن پنہالجے تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کی دختر شبنم غالباً اولین دختر کوکن ہے جس نے ہوائی پائلٹ بننے میں کامیابی حاصل کی۔

چوبیس سالہ محترمہ شبنم نے ۱۹۸۸ میں SSC کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کرکے سدھارتھ کالج میں داخلہ لیا اور وہاں سے ۱۹۹۴ء میں بی ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ مگر بقول علامہ اقبال

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

محترمہ شبنم صاحبہ نے پائیلٹس اکیڈمی میں داخلہ لیکر دو سال کا کورس مکمل کیا اور ہنوز اسی سلسلہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے آپ ٹیکساس امریکہ گئی ہیں جہاں وہ نہ صرف ایرونوٹیکل انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم بلکہ طیاروں کی پرواز میں بھی مہارت حاصل کرکے لوٹیں گی۔

شادی خانہ آبادی

فہمیدہ سُروے۔ عرفان بھارڈے

جناب ابراہیم عبدالرحمٰن سُروے "یونس میاں" متوطن آڑاہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری گذشتہ تیس سالوں سے مقیم لندن اور کلیفورنیا امریکہ کی دختر فہمیدہ کی شادی جناب عبدالغفور بھارڈے متوطن سارنگ داپولی جو تقسیم ہند میں کراچی چلے گئے تھے لیکن پچھلے پچیس سالوں سے گریویل امریکہ میں مقیم ہیں ان کے برخوردار عرفان سے مورخہ ۳۰ جون ۹۶ء کو کلیفورنیا کے ایک اعلیٰ شان ہال میں تزک واحتشام انجام پائی۔

اس تقریب میں بالخصوص لندن سے جناب عثمان حجوانے جناب عبدالغنی حجوانے اور ان کے تمام اہلِ خانہ اسی طرح دولہے کے ساتھ چار گھنٹوں کا ہوائی سفر طے کر کے گریویل سے جناب جعفر سنگے جناب عبدالستار بھاروے جناب فریہ بھارڈے جناب یوسف خان اور ان کے تمام اہلِ خانہ شریک ہوئے، علاوہ ازیں ہندوستان، پاکستان، خلیج عرب یوروپ، امریکہ سے بڑی تعداد میں مبارکبادی کے کارڈ، ٹیلیفون، تار اور خطوط دستیاب ہوئے۔

لہٰذا جناب ابراہیم سروے اور جناب عبدالحمید بھاروے جو نقش کوکن کے معاون مدیر فقیر محمد مستری کے عزیز رشتہ دار ہیں۔ دولہا۔ دولہن کے تمام قریبی احبابوں اور خیر خواہوں کے بہت ہی مشکور وممنون ہیں جنہوں نے اس عقد مسعود کی مسرت وشادمانی میں اپنے حقیقی خلوص ومحبت کا اظہار کیا۔

شبنم فقیہ۔ سید حسن الحداد

پاپراہ تعلقہ مہسلہ ضلع رائگڈھ میں ۹ رجون ۹۶ء کو نیروبی کینیا مشرقی افریقہ کے المرحوم سید عبدالرحمٰن الحداد کے فرزند سید حسن کی شادی شبنم بنت عبدالحمید فقیہ کے ساتھ انجام پائی۔

سید عبدالشکور۔ سمیرہ کاسکر

کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن لندن کے اسسٹنٹ سکریٹری اور کوکنی مسلم گولڈرز گرین کے جنرل سکریٹری جناب سید علی قادری کے فرزند عبدالشکور کا عقد مسعود جناب حسین کاسکر کی دختر سمیرہ کے ساتھ ۱۴ رجولائی کو لندن میں انجام پایا۔ ہینڈن اسلامک سنٹر کے خطیب و امام حضرت مولانا حافظ اسمٰعیل صاحب نے ایمان افروز خطبہ دیا اور نکاح کی کارروائی انجام دی۔ قادری صاحب کے حلقہ احباب کی کثیر تعداد جس میں نہ صرف بھاری اکثریت کوکنی اصحاب تھے بلکہ ہندو، سکھ عیسائی حتیٰ کہ چینی بھی شامل تھے نکاح کے بعد کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے ناظم اعلیٰ عبداللہ مقدم صاحب نے تشکر کا مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ لندن میں سرگرم عمل کوکن کے تینوں اداروں (۱) ہینڈن اسلامک سینٹر۔ کوکنی مسلم یوتھ ویلیفر ایسوسی ایشن اور کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے علاوہ نقش کوکن کو بھی قادری صاحب نے عطیہ ارسال فرمایا ہے۔

ولیمہ میں قادری صاحب نے بریانی سے ضیافت کی

فاریہ ——— فروغ

صابو صدیق پالی ٹیکنک اور انجینئرنگ کالج ممبئی کے سابق پرنسپل ڈاکٹر کے حسین نائک کی دختر فاریہ کی شادی فروغ محمد ابن ایم فیض الدین کے ساتھ ۲۱ جولائی ۹۶ء کو بنگلور میں انجام پائی ——

انگلش اسکول تلا ضلع رائے گڈھ کو عطیہ!

تلا تعلقہ مانگاؤں

کی مخیر علم دوست ہستی جناب شیخ محمد عبدالکریم رہاٹو بیلکر (جو دوبئی میں برسر روزگار ہیں) نے انگلش اسکول تلا کے اسکول کمیٹی کے صدر شری جوشی کی معیت میں اسکول کا دورہ کیا اور وہاں کی حالت دیکھ کر اطمینان ظاہر کیا اسکول کی ترقی کے لیے آپ نے دس ہزار کا گرانقدر عطیہ اسکول کمیٹی کو نذر کیا۔

گونڈگھر میں بچوں کو یونیفارم کی تقسیم!

اُردو پرائمری اسکول گونڈگھر تعلقہ مہسلہ ضلع رائگڈھ کے صدر مدرس جناب اقبال علی سنگے نے اپنے حلقۂ احباب اور مسلم علم دوست حضرات کے تعاون سے نادار بچوں کیلئے یونیفارم، کتابیں، کاپیاں و دیگر تعلیمی لوازمات مہیا کر دینے کا ایک پروگرام ۱۲ جولائی ۹۶ء کو انجام دیا۔ شری ستیش شندے کی صدارت میں منعقدہ اس پروگرام میں B.D.O. شری اے ٹی ملنے مہمان خصوصی تھے اور انہیں کے ہاتھوں یہ چیزیں تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر تحصیلدار دلیپ جگدالے و ستار ادھیکاری کردیکر نیز سرپنچ تلاٹھی اور دیگر کئی افسران موجود تھے۔۔۔

نقش کوکن

اندھیری سٹی زن فورم!

اندھیری سٹی زن فورم کے زیر اہتمام یوم جمہوریہ کی ۵۰ویں سالگرہ کے موقعہ پر قومی یکجہتی اور آپسی بھائی چارہ کے موضوع پر ایک جلسہ کا انعقاد زیر صدارت ڈاکٹر ایس اے ایچ عابدی (ڈائرکٹر اور وائس چانسلر۔ ڈیمڈ یونیورسٹی سینٹرل فشریز ایجوکیشن آف انڈیا۔ بمقام: فشریز اکیڈیمی سات بنگلہ، اندھیری (ویسٹ)) درسوا میں ہوا۔ جلسہ کی نظامت جناب محمد بھائی کوتاڑیا نے کی۔ عوام۔ پولس اور دیگر سرکاری محکموں کے مندرجہ سربراہوں کو شال اور ناریل سے نوازا گیا۔

ڈاکٹر سنجے چہاندے (کلکٹر۔ ممبئی)
ڈاکٹر عابدی (ڈائرکٹر اور وائس چانسلر، اے، درسوا)
جناب کے پی سرنوبت (تحصیلدار۔ اندھیری)
جناب سندولکر (راشننگ آفیسر)
جناب اروند ویدیا (آفیسر اسپیشل ڈیوٹی (مارکیٹ))
جناب ہری ہر چودھری (سینئر انسپکٹر آف پولس۔ ڈی۔ این۔ نگر)
جناب نندو کمار چوگلے " اور شیواڑہ
محترمہ پراچی پڑے صاحبہ "

تمام مہمانوں نے اندھیری سٹی زن فورم کا خیر مقدم کیا۔۔۔

(نامہ نگار: مبین عبداللطیف حاجی)

کمپیوٹر ٹریننگ۔ گھر سے قریب آپ کی منتظر! AIMES

ایمس کمپیوٹر اکاڈمی اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ کمپیوٹر کی تعلیم کو مسلم قوم کے غریب طلباء میں بھی معروف کیا جائے تاکہ وہ دور جدید کے تقاضوں کو خود اعتمادی کے ساتھ پورا کر سکیں۔

ہماری روزمرہ کی زندگی میں کمپیوٹر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اکاڈمی نے انتہائی کم فیس میں کمپیوٹر کورس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کورس کی مدد سے طلباء کو ملازمت کے میدان میں کافی مواقع مل سکتے ہیں۔

بالراست یا براہ راست طریقے سے ہر انسان کمپیوٹر سے جڑا ہے۔ آج کل ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اسے کمپیوٹری انقلاب کا زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ ہر ایک کیلئے کمپیوٹر کی معلومات از حد ضروری ہے تاکہ مقابلے کی اس دنیا میں وہ آگے کی اور پیش قدمی کر سکیں۔

یہ کمپیوٹر کورس جناب کے ایم عارف اور جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے زیر نگرانی چلایا جا رہا ہے جو غیر منافعی و غیر خساری بنیاد پر

شروع کئے گئے ہیں۔ ایلیس کمپیوٹر اکیڈمی میں "آن لائن ٹریننگ" کی ٹیکنک اور جدید ہارڈ ویئر پلیٹ فارم" کے بارے میں بھی تعلیم دیتے ہیں۔ ذاتی تربیت کے علاوہ عملی مشقوں کا بھی انتظام ہے۔ طلبا کو انکی سہولت کے مطابق وقت فراہم کرتے ہیں اور سرٹیفکٹ دینے سے پیشتر امتحانات کے پرچوں کی باہر کے ممتحنوں سے جانچ کروائی جاتی ہے۔ تین مہینے کے اس کورس کی فیس صرف 600/ روپے ہے۔ لڑکیوں کے لئے خصوصی کلاسیس بھی رکھی گئی ہیں۔ داخلے کے لئے اس ٹیلیفون نمبر پہ معلومات حاصل کریں۔ فون نمبر: 308670
پتہ: C 2 گورڈن ہال اپارٹمنٹ، صفیہ زبیر روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی ۴۰۰۰۰۸

کرلا میں اردو محفل:

مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیر اہتمام ۲۷ جولائی ۹۶ء کے روز انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول میں اردو محفل کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت ممتاز شاعر ندا فاضلی نے فرمائی۔ ابتدا میں پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر رام پنڈت نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ سب سے پہلے مقدر حمید نے افسانہ سنایا، اس کے بعد م۔ ناگ نے اپنا افسانہ پیش کیا جس کا تجزیہ بالترتیب۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر اور الیاس شوقی نے سنایا۔ دونوں افسانوں پر سامعین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

محفل کے شعری حصے میں ارتضیٰ نشاط اور حامد اقبال صدیقی نے اپنی غزلیں پیش کیں جنہیں پسند کیا گیا اس کے بعد لندن کے مہمان شاعر عقیل دانش نے اپنا کلام سنایا۔

عبدالاحد ساز نے ممبئی کی ہم عصر شاعری پر اپنا مختصر تاثراتی مضمون پیش کیا۔

سید وقار قادری سپرنٹنڈنٹ اردو اکادمی کے شکریے پر اس محفل کا اختتام ہوا۔۔۔

اردو میں امتیازی نمبر حاصل کرنیوالے طلباء کو اکادمی انعامات

مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکادمی کی جانب سے ہر سال اردو میں امتیازی نمبر حاصل کرنیوالے طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات پیش کئے جاتے ہیں۔ اسکیم کے مطابق اکادمی کی جانب سے ایس ایس سی / ایچ ایس سی / طلباء کو پندرہ سو روپے، بی اے کے طلباء کو دو ہزار روپے پیش کئے جاتے ہیں۔ ۹۶-۱۹۹۵ء کے مارچ اپریل کے امتحانات میں امتیازی نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایس۔ ایس۔ سی (کولہاپور)
کوثر شمس القمر
(ناسک): اسما سید عبدالعزیز / انجم آرا
ممتاز اشرف (یکساں نمبر حاصل کئے)
(ممبئی) ابو سالم کمال احمد۔
(اورنگ آباد) محمد ساحل احمد
(ناگپور) امتیاز حسین کاظمی
(پونے) شبنم پیر محمد

ایچ۔ ایس۔ سی۔ (کولہاپور)
پرکار شہناز محمد
(ناسک) عائشہ بانو محمد رفیق
(ممبئی) خان سیماب اختر
(اورنگ آباد) ریحانہ بیگم شیخ زادے
(ناگپور) فاضلہ زرین عبدالرشید، فرزانہ
بیگم عبدالقادر (یکساں نمبر حاصل کئے)
(پونے) بیسکر فریدہ / بیگم محمد علی۔

بی۔ اے (جلگاؤں)
خان حسینہ عبداللہ خان
(کولہاپور) چاؤش ریحانہ اکبر
(پونے) انصاری فرحانہ / محمد صابر
(ممبئی) بھاردے رفعت سلطانہ
(امراؤتی) فرح افروز جلال خان / فیروز خان
علی خان (یکساں نمبر حاصل کئے)
(ناگپور) الماس کوثر (اورنگ آباد) سیما میرزا آل علی

اس طرح ۹۶-۹۵ء کے دوران

اکادمی نے مجموعی طور پر پینتیس ہزار روپے کی رقم تقسیم کی۔۔۔

خط و کتابت کے ذریعے اُردو سیکھنے کا سنہری موقع:

• اس کورس کا مقصد ان لوگوں کو گھر بیٹھے اُردو سکھانا ہے جو اُردو زبان لکھ پڑھ نہیں سکتے۔

• فی الحال ہندی اور انگریزی کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے بہت آسان اور سائنٹیفک طریقے پر تیار کی گئی کتابیں ہیں جو طلبہ کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

• ہندی کے ذریعے اُردو سیکھنے کے خواہشمند صرف ۵/ روپے اور انگریزی کے ذریعے اُردو سیکھنے والے صرف ۱۵/ روپے کا بنک ڈرافٹ بھیج کر داخلہ فارم اور کتاب حاصل کر سکتے ہیں۔

• کورس مکمل ہونے پر پاس ہونیوالوں کو سند بھی دیجاتی ہے۔

• اس کورس کے ذریعے ہندوستان اور باہری ملکوں کے ہزارہا طالب علموں نے اُردو لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ہے۔

مزید معلومات کے لئے لکھیں
ڈائرکٹر اردو خط و کتابت کورس، شعبۂ اُردو
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵۔

نقش کوکن

مدھو ڈنڈوتے پلاننگ کمیشن کے وائس چیئرمین:

پچھلے مہینہ حکومت ہند نے پلاننگ کمیشن کی تشکیل نو کردی ہے وزیر اعظم دیوے گوڑا کمیشن کے چیرمین اور سابق مرکزی وزیر خزانہ پروفیسر مدھو ڈنڈوتے کو ڈپٹی چیرمین بنادیا گیا ہے۔ ٭٭٭

صالح خان دیشمکھ کو الوداعی جلسہ:

۱۸ر جولائی ۹۶ کو اپرتوڑیل اُردو کیندر کے اساتذہ کی جانب سے جناب صالح خان علی خان دیشمکھ صاحب مہاڈ اردو شعبۂ تعلیم کے وستار ادھیکاری ضلع رائیگڈھ جو اپنی ملازمت سے سبکدوش ہوئے الوداعی جلسہ اپرتوڑیل اردو اسکول میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مہاڈ پنچایت سمیتی کے شعبۂ تعلیم کے سینئر وستار ادھیکاری شری اہیرے نے کی۔ مہمان خصوصی تعلقہ ماسٹر جناب شری کانت دیشمکھ اور شری پاٹیکر صاحب وستار ادھیکاری پنچایت سمیتی مہاڈ تھے۔

صدرِ جلسہ نے اپنے خطاب میں جناب صالح خان دیشمکھ کی خودداری، بیباکی اور صاف گوئی کو اپنے تجربات اور ان سے تعلقات کے پیش نظر بیان کیا۔ اور اساتذہ سے صالح خان دیشمکھ کے اوصاف کو اپنانے کی التماس کی۔

جناب صالح خان دیشمکھ کو کیندر کے اردو اساتذہ کی جانب سے پھولوں کی مالا اور ایک گھڑی کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ ٭٭٭

ممبئی مورا۔ ریوس لانچ سروس کرایہ میں اضافہ:

حکومت مہاراشٹر نے ممبئی فیری سروس آپریٹرس ایسوسی ایشن کے توسط سے ممبئی مورا اور ممبئی سے ریوس تک چلائی جانے والی لانچ سروس کیلئے کرایہ میں اضافہ منظور کیا ہے۔

اضافی شرح ممبئی سے مورا تک (عام موسم میں) ۶ روپے ۵۰ پیسے اور موسم باراں میں ۹ روپے اور ممبئی سے ریوس تک ۱۵ روپے ۵۰ پیسے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کے سبب مذکورہ ایسوسی ایشن نے لانچ کے کرائے میں اضافے کی مانگ کی تھی۔ مسافروں کی تنظیم کی رضامندی سے کرایہ میں مذکورہ بالا اضافہ منظور کیا گیا ہے۔

٭٭

انتقال پُر ملال

ظہور مقدم کو صدمہ

رتناگری مجگاؤں کے جناب ظہور مقدم جو مجگاؤں ڈاک ممبئی میں بر سر روزگار ہیں ان کے والد داؤد ساوکار کا پچھلے مہینہ حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا

عزیز لامبے کا سانحۂ ارتحال

رتناگری کی نیشنل انشورنس کمپنی کے ڈیولپمنٹ افسر عزیز غفور لامبے کا ۹ ر جولائی ۹۶ء کو ممبئی کے جسلوک ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم پرائیوٹ کار سے ۲۶ ر جون ۹۶ء کو ممبئی جا رہے تھے کہ مانخورد سے قریب گاڑی حادثہ سے دوچار ہوئی اور وہ بری طرح زخمی ہوئے انہیں پہلے کے ای ایم ہسپتال پھر جسلوک میں داخل کیا گیا مگر جاں بر نہ ہو سکے۔

محمود قاضی کو صدمہ

واشی نوی ممبئی میں نقش کوکن کے نمائندہ جناب محمود حسن قاضی کے عزیز ابو بکر محمد مقدم متوطن رتناگری

نقش کوکن

مجگاؤں کا ۸ ر اگست ۹۶ء کو ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ تدفین ان کے وطن مجگاؤں میں عمل میں آئی۔

محمود مستری کو صدمہ

امپیکو انجینئرنگ کے جناب محمود داود مستری (سکریٹری کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری حلقہ ممبئی) کے پھوپا اور جناب صادق حسن قاضی کے خسر جناب داؤد بابا صاحب مقدم متوطن مجگاؤں رتناگری کا طویل علالت کے بعد ۹ ر اگست ۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔

سبحان دادن کو صدمہ

مجگاؤں مسجد ڈاکیارڈ روڈ ممبئی کے نائب صدر اور مجگاؤں میں کوالیٹی کنٹرول انسپکٹر جناب سبحان دادن کے والد فقیر محمد عبد الکریم دادن (متوطن پندلہ۔ راجہ پور) طویل علالت کے بعد بعمر ۵۷ سال ۱۵ ر اگست ۹۶ء کے روز نوانگر ڈاکیارڈ روڈ ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ شریکِ غم

مبین حاجی اور عبد الرزاق واگھو

انڈیا بھا تجان کا انتقال

نیروبی کینیا مشرقی افریقہ میں عبد الرحمٰن بھور کا ۲۴ ر جولائی ۹۶ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر ۵۰ سال انتقال ہو گیا۔ دکھ کی بات یہ ہے کہ ان کی دختر حسنہ کا عقد مسعود ۲۴ ر اگست ۹۶ء کو طے تھا اور وہ چل بسے۔

(مرسلہ شیخ اسماعیل)

داؤد سین مرحوم

جناب داؤد سین متوطن ٹیم بالا تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ ۱۵ ر جولائی ۹۶ء کو بلیک برن انگلینڈ میں بعمر ۸۷ سال رحلت فرما گئے۔

(مرسلہ ابراہیم بغدادی)

ارونا آصف علی کا انتقال

آزادی ہند کی جد وجہد کی بزرگ مجاہدہ ارونا آصف علی ۲۹ ر جولائی ۹۶ء کو نئی دہلی میں علالت کے بعد انتقال کر گئیں وہ ۸۷ سال کی تھیں۔

۱۹۴۲ء میں بھارت چھوڑ تحریک میں مرحومہ نے اہم رول ادا کیا تھا۔ کالکا کے ایک ممتاز بنگالی خاندان کی دختر ارونا گنگولی نے ۱۹ سال کی عمر میں ممتاز مجاہد آزادی آصف علی سے شادی کی تھی اور پھر دونوں میاں بیوی آزادی کی جد وجہد میں

بڑی شدومد سے جٹ گئے تھے اردو نا آصف علی کی ہمہ جہت شخصیت میں گاندھی واد اور نہرو واد و سوشلزم کے بہترین اصولوں کی جھلک دیکھنے کو ملتی تھی۔

فردوس گڈکری کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ جناب حسین دائی گڈکری (متوطن سومیشور رتناگری) کا ۲۷ جولائی ۱۹۹۶ء کو ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔ مرحوم دمہ کے مریض تھے مگر آخر وقت تک بالکل چاک و چوبند تھے مرحوم نے محکمۂ انکم ٹیکس سے سبکدوش ہوجانے کے بعد فنڈ کے ذریعہ ملنے والی رقم سے ایک اشاعتی ٹرسٹ قائم کیا اور اس کے زیر اہتمام پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ اور قرآن پاک نامی مراٹھی کتاب شائع کی تاکہ مراٹھی داں (بالخصوص غیر مسلم) طبقہ میں آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ سے متعلق لوگوں میں تبلیغ کر سکیں آپ کی بڑی دختر بھی محکمۂ انکم ٹیکس میں برسر ملازمت ہے اور اکلوتے فرزند فردوس صابو صدیق انجینئرنگ کالج میں الیکٹرونک کے استاد ہیں

تدفین اناپ ہل وڈالا کے قبرستان میں ہوئی۔

نائیک خاندان کو صدمہ

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی بھانجی (ان کی بہن جیبہ بیٹکر کی دختر) محترمہ بدرالنساء نواب کا کراچی پاکستان میں ۲۶ جولائی ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

قاری ودودالحئی کی رحلت

حضرت مولانا قاری ودودالحئی ۱۱ اگست ۹۶ء کی شام لکھنؤ میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم ایک عرصہ تک اپنے منفرد بیان کے لئے کھڈے کی باڑی (ڈونگری) ممبئی ۹ میں مشہور و مقبول تھے۔

مولانا اظہارالحسن کا انتقال

تبلیغی جماعت کے سہ رکنی مجلس شوریٰ کے معمر ترین رکن مولانا اظہارالحسن کاندھلوی کا پچھلے مہینہ نئی دہلی میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔

قطب الدین شملے کا انتقال

جماعت المسلمین مچھلی بازار کلیان کے سرگرم رکن سماجی کارکن قطب الدین جمال الدین شملے (متوطن راجپور) عمر ۷۰ سال مختصر سی علالت کے بعد کلیان میں ۲۱ جولائی ۱۹۹۶ء کو انتقال کر گئے تدفین کلیان میں ہوئی۔

شریک غم:۔ مبین عبداللطیف حاجی

جوان دوشیزہ کی موت

کھیڈ سے قریب بیدوی گاؤں کے سلطان محلہ کی ۱۷ سالہ دوشیزہ (داؤد عمر کانیکر کی دختر) ندی پر کپڑے دھو رہی تھی کہ پاؤں پھسل کر پانی جا گری اور غرقاب ہوگئی اس طرح لڑکی کے والد نے پولس کو اطلاع دی۔

ستار دیسائی کا انتقال

چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے خازن عبدالستار دادامیاں دیسائی کا ۶ جولائی ۹۶ء کو انتقال ہوا۔ مرحوم بزم اردو چپلون کے نائب صدر، چپلون تعلقہ مسلم سماج کے سکریٹری، چپلون تعلقہ سیرت کمیٹی کے فعال عہدیدار تھے نیز کئی تعلیمی اور فلاحی تنظیموں سے آپ منسلک رہے آپ کے انتقال پر بہار اسٹر ہائی اسکول چپلون میں ایک تعزیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

صادق خان حادثہ میں انتقال

پیوہ تعلقہ گوہاگر کا ۱۹ سالہ نوجوان صادق حسین خان کا ممبئی میں ریل حادثہ میں موت واقع ہوگئی۔ اس کا جسد خاکی ان کے وطن لے جاکر تدفین عمل میں آئی اس موقعہ پر گاؤں اور قرب وجوار کی کئی برگزیدہ ہستیاں جلوس جنازہ میں شریک تھیں۔

دھور (مہاڈ) میں عشرہ بھر کے دوران تین اموات

(۱) جناب اسلم حجام (جو فلورا میڈیکل اسٹور، مہاڈ میں برسرروزگار تھے ۹ اگست ۹۶ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے بعمر ۲۸ سال انتقال کر گئے۔

(۲) جناب محمد علی احسانے جو فجندار ہائی اسکول میں ملازم تھے ۳۱ جولائی ۹۶ء کو اپنی ملازمت سے سبکدوش ہوئے اور ۴ اگست ۹۶ء کو ناگہانی طور پر راہی عدم ہوگئے۔

(۳) دھور کی معروف شخصیتیں جناب عزیز سیٹھ احسانے مرحوم اور جناب عبدالرشید احسانے کی بھابی (مرحوم عبدالوہاب احسانے کی زوجۂ محترمہ کا کچھ دنوں کی علالت کے بعد ۱۶ اگست ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

فخرالدین کافرے کو صدمہ

جناب فخرالدین کافرے (پاکستان) کے سگے خالہ زاد بھائی و برادر نسبتی جناب یوسف محی الدین موڈک (متوطن کڈوئی) کا گزشتہ ماہ انتقال ہوا۔ مرحوم گاؤں کی مختلف فلاحی، سماجی و تعلیمی سرگرمیوں میں کافی جوش وخروش سے حصہ لیتے رہے۔

اللہ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

(مرسلہ: محمد شفیق موڈک۔ انڈونیشیا)

ماپکر خاندان کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک سے سبکدوش جناب ابراہیم عباس ماپکر متوطن پنساری محلہ مہاڈ۔ ضلع رائے گڈھ کا ۱۵ اگست ۹۶ء کے روز حرکت قلب بند ہوجانے سے بعمر ۶۵ سال کرلا ممبئی کے فوزیہ ہسپتال میں انتقال ہوگیا۔ تدفین انکے وطن لیجاکر عمل میں آئی

نامہ نگار: عبدالمطلب ٹپوی

عبدالرزاق ساٹویلکر کا انتقال

بازار محلہ شریوردھن کے ممتاز تاجر جناب عبدالرزاق ساٹویلکر ۱۳ اگست ۹۶ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

احمد کربیلکر کو صدمہ

ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب احمد کربیلکر کی والدہ کا ۹ اگست ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

اقبال اوکئے کا انتقال

جامع مسجد باندرا ممبئی کے مقابل واقع بلیو فلیم اپارٹمنٹ میں رہائش پذیر تاجر و اسٹیٹ ایجنٹ جناب اقبال ابراہیم اوکئے عمر ۵۶ سال ۱۲ اگست ۹۶ء کی صبح بھابھا اسپتال میں انتقال کر گئے۔ ۲۰ اگست کی دوپہر میں دو نامعلوم غنڈوں نے ان پر پستول چلائی تھیں۔ سخت زخمی حالت میں انہیں اسپتال داخل کیا گیا مگر وہ جانبر نہ ہوسکے۔

عبدالصمد پلوکر کو صدمہ

جماعت المسلمین چاودری محلہ علی باغ ضلع رائےگڈھ کے سابق متولی جناب عبدالصمد پلوکر کے بھائی کا یکم جولائی ۹۶ء کو انتقال ہوگیا...

ALLIANCE GOVERNMENT EXTENDS WARM GREETINGS TO THE PEOPLE ON THE OCCASION OF GOLDEN JUBILEE YEAR OF INDEPENDENCE

SOME OF THE MAJOR DECISIONS AND AMBITIOUS SCHEMES BEING IMPLEMENTED BY THE ALLIANCE GOVERNMENT TO REALISE THE DREAM OF *'SHIV SHAHI'* IN MAHARASHTRA

- Provision of sufficient drinking water to all in the State by 2000 A D Goverment stands committed to tanker free Maharashtra New drinking water schemes for 6429 villages and habitats completed last year A record provision of Rs 738 80 crore for drinking water schemes this year-an increase of 41% over that of the last year.

- Free housing to 40 lakh slumdwellers in Mumbai On the coming Dasera Day five thousand slumdwellers will move into their new homes New slum rehabilitation scheme gains momentum

- As many as 2,000 Zunka - Bhakar centres have already commenced functioning in the State. Another 2,000 centres to start this year

- Rs 7,100 crore to be spent by 2000 A D to utilise the Krishna water Rs 3,500 crore to be raised through financial institutions and sale of bonds Sale of Bonds has commenced with enthusiastic support of the people

- **'Maharashtra Span Air'** service being launched from August 15, 1996 to link major cities and industrial centres in the State

- An extensive State-wide programme of providing toilet especially for the women in every house in rural areas Five lakh toilets to be constructed this year

- Free education to all boys and girls up to standard X Free S T travel to girls for going to schools

- Maharashtra to be the first state in the country toutilise satellite communication for the Police Wireless Network

- Nutritious food to about 37.54 lakh school children in 171 development blocks, from this year

- Two hectares (five acres)of land to be provided free of cost to the voluntary organisation to start home for the aged in each district under the "Matoshri Vruddhashram Yojna" Construction has already commenced at 17 places

- Provision of Rs 900 crore during the current year-an increase of 200 crore over the last year's provision - to remove the regional backlog of development as arrived at by Dr. Dandekar Committee

Police Commissioner of Mumbai
MR. RAMDEV TYAGI giving the Momento to **DR. ABDUL KARIM MOHAMED NAIK** for his civil services in **Mohallah Committee Dongri** at St. Joseph's High School Hall on 17-8-96

NEWS REPORT

A delegation consisting of the office bearers of the Mumbai Association of Heads of Secondary Schools called on Shri Phansalkar, the chairman, Bombay Divisional Board on 19th August, 96, to dicuss the problems faced by the secondary schools pertaining the S.S C Examination Mr Abidi, the Secretary, Bombay Divisional Board, Mr Ramakant Pandey, the Board, Member and Past President and Mr Waman Sahasrabudhe, past president were also present in the meeting

Mr Motlekar A Rehman, the Principle, of Muhammadiyah High School, and Hon. Gen Secretary of the Association initiated the discussion, following decisions were arrived at

i) Custody of the Answer copies will not rest with the Heads of the schools However, the copies will be distributed through the heads and they would ensure that the assessment is completed by Examiners / Moderators on time
ii) Model answers will be both in English and Marathi and these will be sent on time.
iii) The Board will start collection centres on experimental basis from october 1996
iv) Moderators will guide the examiners by arranging a meeting in one of the schools of examiners working under him and guide them
v) Care will be taken by the Board while selecting Main Centre and Sub Centres
vi) The Ward conveners will be consulted before finalising the seating arrangement

Mr. Satish Chindarkar, the President of Association thanked the Board Authorities fopr speedy action

need to go slow, and the not so important ones, where you can "Skim" along

MAKING NOTES

Many people tend to take elaborate and too detailed notes, defeating the purpose and making re-reading a cumbersome exercise A few points on good notes taking may be useful to you

* BREAK UP into heading and small paragraphs Use lines or capital letters to break the text Underline important points

* USE TELEGRAPHIC LANGUAGE wherever possible You do not have to be grammatically correct Make your own abbrevations which you understand easily

* AVOID REPETITION or unnecessary details Remember that the notes must mean something to you. Use your own language, and words which you understand completely

* USE DIFFERENT COLOURS by keeping a sketch pen or coloured pencil, to bring out the important and correlated points You may use asterisk marks (*) or arrows to show connections of theme

* READ THE NOTES once on the same day to make sure that you have got everything right Later you may not remember the mistakes or omissions you have made

Trust of India, Industrial Development Bank of India, State Bank of India, Industrial and Commercial Investment Corporation of India and the hotel industry Companies dealing in products like alcohol, pork are also out of the investment list Professor Gazi said, "Investments will be made after studying the nature of the business, the source of income of the company and the balance sheet We will then verify if these are in accordance with Islamic principals."

The person investing in the Gazi Halal income Scheme has to pay zakat to the poor in Ramzan If at the end of the year the market value of the scrip invested in increases the investment of a shareholder by more than 52 50 carats of silver, in addition to zakat, then the payment of sadqah, fitrah and kurbani are also compulsory

STUDY SKILLS

Reading is a skill we all take very much for granted If you want, you can teach yourself to read BETTER and FASTER Here are a few useful tips to start you in this direction

One very useful approach to studying any written material is known as the SQ3R method SQ3R is the short form for you to remember the five steps used in this method, namely survey, Question, Read, Recall, and Review

SURVEY the material, book or chapter first, to get an idea of what parts you will need to study in detail Scan the table of contents The preface or introduction may be helpful Do not get attracted towards on interesting passage, skip it and complete your surve Also see if there is any summary avaliable Make a mental note of all sub-heading or emphasized sections

QUESTIONS can be asked by you at this stage as to the purpose of your study, e g " what are the main themes, which portions will be useful to me, What is the sequence of thought or paragraphs?",etc

READ the material two or three times completely, keeping track of the section and sequences as you read along At this stage, do not slow down and concentrate, but finish off the entire material in one sitting - Pick out the main ideas from each paragraph or section These will usually be found in the first or last sentence. Look at illustrations and diagrams and correlate them with the text.

RECALL What you have read, if necessary make brief notes of the main ideas and important details. Try to recall the sequence of section in your mind.

REVIEW What you have read and test the accuracy of your memory Then concentrate on those passages which seem to elude your memory and read them slowly and carefully - Take a break when you seem to be getting stuck understanding a particular topic, and start with a fresh mind

LEARN TO READ FASTER Slow reader tends to read one word at a time, often mouthing the word as they do so, and they take frequent glances back at words they have already seen. Some read so slowly that by the time they have got to the end of a paragraph, or even a sentence, they may have forgotten how it began. Here are a few ways you can start helping yourself to read faster -

- TEST YOUR EYES to check whether your eyesight is perfect
- DO NOT MOUTH the words or read them aloud
- TAKE IN THOUGHT UNITS, two or three words at a time, Which form a description Let your eyes move over blocks of words
- FORCE YOURSELF to read faster, even if initially you are misssing out on meanings Time your reading and monitor if you are making progress
- IMPROVE READING HABIT by reading widely, newspapers, magazines, novels, technical literature, etc
- SORT OUT the important areas where you

do it more

To create good work environment the eight cardinal Principles are as follows -

a) All Managers have to be directly involved with work on the shop floor

b) Respect of workmen must be earned not demanded

c) Never Sack people

d) Managers should take care of employees personal life problems too

e) Keep communication channels open

f) Be scrupulously fair when rewarding or punishing Workers should get their share of the company's fortunes

g) Continuous training of workers exposing them to the best global practices

h) You must always avoid prejudice against anyone Prejudice will have demoralising effect

Even the most incorrigible workmen can become responsible workmen When you have mutual trust and respect workmen do respond favourably and those who do not will in all probability, be isolated Management have to change their orientation The New Order is indeed coming - there is no stopping it

MUMBAI FIRM OFFERS ISLAMIC ROAD TO BSE

By Kaniza Lokhandwala

Mumbai Aug 18 A scheme floated by Mumbai stock broking firm Gazi Securities Ltd has offered Muslims the option of investing in the stock market - an option they did not hitherto have because listed companies offer interest on stock, and interest is forbidden according to the Quran

Portfolio manager and merchant banker Gazi Securities, started in 1994 by Professor Munir Gazi and member of the Bombay Stock Exchange and National Stock Exchange has offered the Gazi Halal Income Scheme to Muslims who have not invested in the nation's bourses over confusion on whether such an investment would be haram

Nine percent of India's Muslims invest in the stock market and Professor Gazi aims to bring this figure up to 25 percent With the assistance of Dr Zakir Naik of the Islamic Research Foundation Gazi Securities Ltd has formulated guidelines of making money at the stock exchanges-the Islamic way

According to Mr Gazi the principles of Islam are not at odds with money invested in bonus issues and rights shares the purchase of convertible debentures of scrips already listed is also permitted However the purchase of debentures of unlisted scrips is forbidden as it entails the possible coversion of the khokha the interest paying portion of the debenture

Non-convertible debentures and preference shares also come under the institute's list of untouchable investments as these pay a fixed rate of interest speaking at the launch of the scheme at the Islamic Research Foundation in Mumbai on Sunday 18-8-96 Dr Zakir said "The Quran mentions the evils of earning interest eight times and those who inspite of this knowledge continue to earn interest invite war with Allah" Gazi securities Ltd will also ensure no investments in any company directly or indirectly earning interest

Professor Gazi has a list of those companies who earn little or no interest which will be the companies that the fund will target Explaining the "little or interest factor Dr Zakir said "Islam permits investment in those companies where the main portion of invome is halal and a negligible portion is haram" The funds collected by GSL will be deposited in the current account of an Islamic Bank and invested in companies that fit the bill

Professor Gazi forwards the bull theory for investment in the market and promises to off-load only when the market "peaks'

Gazi Securities Ltd's scheme entails a minimum investment per individual of Rs 10 000 with a facility of partial withdrawal after a year The halal scheme will not invest in shares of Unit

YOUTH WELFARE ASSOCIATION (JEDDAH), NAKSHE KOKAN TALENT FORUM & NATIONAL EDUCATIONAL MOVEMENT (MUMBAI)

Youth Welfare Association, Nakshe Kokan Talent Forum & National Educational Movement & held inauguration ceremony of "Vocational Guidance library" & a lecture on "Vocational Guidance " by Mr Mubarak Kapdi at Maharashtra High School, Chiplun Dist Ratnagiri on 4 8 96

The inauguration of library was done at the hands of Dr A Sattar Dalvi (Head of the Urdu Dept Bombay University) He spoke on the importance of library & reading habits This vocational library contains best of the books which can be refered by the students & teachers

After the inauguration Mr Mubarak Kapdi well read, Knowledgeable,& expert on vocational guidance gave a lecture for 3 hrs for the students & teachers He was listened with Pin drop Silence but applouded loudly on occasion His lectures was really a Knowledge, inspiration & motivation to all present Many spoke in appreciation of library & Mubarak Lecture

Mr Haroon Rashid the editor of Inquilab was presiding over the function His presidential address was thought provoking with facts & figures on the present educational syystem His fluent & beautiful Urdu language was really convincing to the audience It became effective & will bring an awakening among the students & teachers Ofcourse it did appreciate & congragulate Nakshe Kokan Talent Forum which are responsible for the propagation of education in Urdu medium school He congratulated Mr Mubarak Kapdi & Mr Mohammed Ali Mukadam & other establishment on vocational library & lectures

Mohamed Ali Mukadam is the president of Youth Welfare Association Jeddah & active member of NKTF gave the information about the activities & he took all the troubles & pain to make this function a grand success They sponsored the whole Vocational Guidance Programme

WEDDING :-

Mr Akbar Faizi S/o, Mrs Begum Gulam Murtuza Khalidi got married to Urooj Rana d/o late Mr Mohammed Abdul Wahid 4 8 96

Waheed S/o Mr Jafer Ibrahim Naik got married to Rubeena D/o Mr Mohamed Sharif Parkar on 17 8 96

Tehsin S/o Dr I K Munshi got married to Nabila. D/o Mr Iqbal Munshi on 18 8 96

World Conference of Religion For Peace (India) Bombay Chapter. W.C.R.P. is the international body to create rapport & harmony in all the religious of the world It is playing important part in Bombay by holding seminars, lectures, helping the social to create communal harmony

In the last General Body Meeting of W C R P (Bombay) at the St Xavier's College Bombay, the following members were elected

President	Dr Rafiq Zakaria
Vice-Presidents	
Christianity	Fr Lancy Prabhu
Hinduism	Dr Ashok Vaidya
Islam	Dr Zeenat Shaukat Ali
Jainism	Mr Mahesh Mehta
Sikhism	Sardar Swinder Singh Sahni
Zoroastrianism	Dr (Miss) Mehroo Bengalee
Hon Secretary	Dr Homi Dhalla
Hon Treasurer	Mr Mahesh Mehta

Members of the Executive Committee

Dr Usha Mehta, Dr Meher Master-Moos, Mr Bakhsi, Prof Dalip Singh, Dr Abdul Karim Naik and Mr M B Darbar

BUSINESS SUCCESS

In the competitive world the prescription for busines success would be to concentrate on specific activities which relate to the core competence of the organisation and minimise the efforts on other activities So, if we focus on what we do well we can do it better and we can

contribution is much too well-known, and can even be more if the proper environment of genuine empathy and understanding is generated among all the communities which compromise our society Events seem to have brought this today closer to realization than at any time during the past few decades

N.B. Those who are interested in the full paper can have it from
Dr Ishaq Jamkhanawala, the President, Anjuman-i-Islam, 92,D N Road,
Mumbai-400 001

GAZI HALAL INCOME SCHEMES

Munir Gazi began his career in 1977 as a Commerce Lecturer for the Undergraduate and Graduate students 'Gazi Commerce Classes' was set up by him in 1980, which has become one of the most popular tutorial classes in Mumbai benefiting more than 28,000 students He has been in the field of Investments and Share Trading since 1992

In August 1994,Gazi Securities Ltd (GSL) has come into existence and has become the Member of the National Stock Exchange,Dealer of over the Counter Exchange of India,Category I Merchant Banker, Portfolio Manager and Full Fledged Money Changer GSL has obtained the SEBI approval for its public issue and its share are proposed to be listed at Bombay and National Stock Exchanges

The Group's business turnover has crossed the Rs 50 crores mark per day and the Networth of the Group stand at about Rs 15 crores This rapid progress made by the 'Gazi Group' would not have been possible without the will of Allah

As a devout muslim, Gazi's thinking has always been on how to reach out to the brothers in faith and serve them best in his field and to guide investors to Halal Income on their investments Insha-Allah For any clarification, or inquiry contact him, Mrs Shirin Gazi, Mr Abbas on Gazi Securities Limited, 144,14th flr, Jolly Maker Chambers No II, Nariman Point,
Mumbai - 400 021
Tel 288 1950-1-2-3 & 361 97 92
Fax No 91-22-288 2851

NEWS FROM NAIROBI, EAST AFRICA BY SHAIKH ISMAIL

WEDDING :

Married in Pabra, Taluka Mhasla, Dist Raigad Sayed Hasan Al-Haddad son of the late Sayed Abdul-Rahiman Al- Hadded of Nairobi Kenya to Shabnam daughter of Mr Abdul Hameed Faikih of Pabra on 9th June 1996

OBITUARY :

Died in Nairobi, Kenya, Mr Abdul Rehman Bahoor, aged 50, following a heart attack on 24th July, 1996 The sudden and untimely passing away of 'India Bhaijan' (as he was fondly known by young and old alike) is all the more tragic as his daughter, Husna, was due to have married exactly one month later on 24th August May Almighty Allah rest his soul in eternal peace(Amen)

TAJUDIN PARKAR ORATORICAL CONTEST

The 32nd Tajudin Parkar Oratorical Contest in English was held at Nairobi's Jamhuri High School on 12th July, 1996 Chaired by Prof M H Abdul Aziz, the Contest attracted a total of 15 participants from all over the city Miss Branice Mayienga of Arya Girls Secondary School was adjudged the winner by the panel of judges comprising Mrs Aria Shah, Mr Teja S Kundi and Mr Bobby Yawe

DR. YUSUF MEMORIAL LECTURE AT ANJUMAN-I-ISLAM

Dr Yusuf Najmuddin was a great Islamic Scholar and the Muslim Activist from BOHRA COMMUNITY After his death Sayedena Mohamed Burhanuddin Trust donated a lump sum amount to Anjuman-i-Islam Bombay to arrange Memorial Lecture after the name of Late Dr Yusuf Najmuddin every year This year the 8th DR YUSUF NAJMUDDIN MEMORIAL LECTURE on "RIGHTS AND ROLE OF MINORITIES UNDER THE INDIAN CONSTITUTION" was delivered at Anjuman-I-ISlam ground, Bombay on 20 8 96 by Janab ZAFAR SAIFULLAH I A S (Retd) Zafar Saifullah is a well versed in constitution and government affairs He was the Chairman of B P T and later occupied a prestigious post of CABINET SECRETARY, Govt of India

His lecture was heard by packed intelligent audience with a pin-drop silence It was appreciated and applauded by all Mr Zafar in his lecture explained in detail the constitution terms conditions and the facilities given to "Religious minorities and linguistic minorities through Article 30 in particular and other articles 14 15 & 16 of the constitution

In addition are the special provisions from article 25 to 30 which are special rights in favour of the minorities It includes the right to freedom of conscience and the right to freely profess, practice and propagate their religious (Article 25), to maintain religious and Charitable Institutions (Article 26) to conserve their distinct culture, language and script (article 29)

The whole purpose of these provision is (a) to ensure that the minorities are recognised first and foremost as citizens of this country and (b) to ensure that their deep allegiance to their religion, language, customs and culture is respected, safeguarded and promoted by the entire nation Zafar emphacised that had these articles been observed and enforced in letter and spirit the political history of our country would have been vastly different The country's economic growth would have been accelerated and National prestige would have been more powerful and effective Unfortunately, such has not been the case, and the country in turn has suffered as a whole

Zafar talked on Dr Gopal Singh's report on Minorities which was kept in cold storage and was later opened by our former Prime Minister, V P Singh He also mentioned about Indira Gandhi's 15 points and Ramkrishna mission which were also not completely implemented

Zafar mentioned that there is a ray of hope to have the secular thinking and implementtation in the near future because of many enlightened secular & national minded Indians and he has awakened the muslims by giving the guidelines in which the priority areas of attention are

(a) Education and Health
(b) Training and skill upgradation
(c) Self-employment and employment ,
(d) Credit flow to minorities, without delay and without harassment

In the end he mentioned that the role of each of the minority communities in nation-building has been significant, even extraordinary, over the last several centuries whether in architecture in arts in culture, in science, in literature, in spiritual enlightenment and national values in the defence of the motherland, in administration, in the civil services in sport their

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر [illegible] | شمارہ ۱۰ | ماہ اکتوبر ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲/اے نوانگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء
کتابت: جاوید نذیر اور حافظ زبیر احمد

تعلیمی مقابلے میں لنچ بریک

ایک سوال جو آپ سے حل چاہتا ہے ۔۔۔

N.K.T.F نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالے تعلیمی مقابلوں میں لنچ بریک یعنی کھانے کا وقفہ دیکر مقابلہ میں حصہ لینے والے طلباء اور ان کے نگراں اساتذہ کے لئے اس جگہ پر ظہرانہ LUNCH کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ ایک گھنٹے کے اندر تمام لوگ کھانے سے فارغ ہوکر دوسرے سیشن کے لئے حاضر رہیں۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ اس پروگرام میں بطور سامعین شرکت کرنیوالے حضرات ایک بڑی تعداد میں اس جگہ طلباء کے ساتھ کھانے میں شریک ہوجاتے ہیں اس غیر متوقع تعداد کی وجہ سے منتظمین پریشانی میں گھر جاتے ہیں کھانا ناکافی ہوجاتا ہے اور بعد میں آنیوالے طلبا اور ان کے نگراں اساتذہ کو کھانا نہیں ملتا وہ محروم رہ جاتے ہیں اور نتیجہ میں میزبان SPONSOR کو خفت اٹھانی پڑتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ پروگرام کی مقبولیت و افادیت کو مانتے ہوئے اور انہیں جاری رکھنے کی خواہش کے باوجود باثروت علم دوست حضرات اس کی کفالت کرنے سے ہچکچانے لگتے ہیں آخر اس کا کیا علاج کیا جائے۔

ہم نے فورم کے چند خیر خواہوں سے بھی اس سلسلہ میں مشورہ کیا کچھ دوستوں نے دو تجاویز پیش کیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ لنچ بریک میں طلباء سے کہا جائے کہ وہ ہوٹل میں جاکر کھانا کھالیں اس سے کفیل کے سر کا بھاری بوجھ اتر جائے گا اور لوگ پروگرام کی کفالت کرنے پر بآسانی راضی ہوں گے۔ مگر ہم اس تجویز سے اتفاق نہیں کرسکتے اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ گاؤں۔ قصبوں میں تمام ہائی اسکولوں سے قریب ایسے ہوٹل نہیں ہوتے جہاں بیک وقت سو دو سو لوگ جاکر کھانا کھائیں اور گھنٹہ بھر میں لوٹ آئیں۔ تاخیر کا مطلب ہے کہ پروگرام کے اختتام میں تاخیر یعنی پھر ان کی واپسی کا مسئلہ سامنے کھڑا ہوجائے گا۔ جو کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ شریک ہونیوالے اُمیدوار طلباء سے کہا جائے کہ وہ مقابلہ میں آتے وقت اپنے گھر سے ٹفن (کھانے) کا ڈبہ ساتھ لائیں اس سے وہ گھنٹہ بھر میں LUNCH کھاکر فارغ ہوسکیں گے۔ کہئے کیا کہتے ہیں آپ اس حل کے سلسلہ میں؟

ہمیں آپکے جواب اور رائے کا انتظار رہے گا۔ آپ اپنا جواب مع نام و پتے کے اکتوبر ۹۶ء کے آخر تک ہمیں مندرجہ ذیل پتہ پر لکھ کر بھیجئے۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

سکریٹری
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم، ۱۴۲-اے نوانگر،
ڈاکیارڈ روڈ، مجگاؤں۔ ممبئی ۴۰۰۰۱۰ —

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۸۱/۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

از: طاہر دبیر کوکنی (بحرین)

- سو درہم میں سے اڑھائی درہم دنیاداروں کی زکوٰۃ ہے اور صدیقوں کی زکوٰۃ تمام مال کا صدقہ کر دینا ہے۔
- بُروں کی ہم نشینی سے تنہائی بدرجہا بہتر ہے اور تنہائی سے علماء کی صحبت بدرجہا بہتر ہے۔
- انسان ضعیف ہے، تعجب ہے وہ کیوں کر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے۔
- موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔
- بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے اور اس کا گناہ نہ مرے یعنی کوئی بُری بات جاری کر جائے۔
- جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جان لے کہ اسکا دل ایمان سے خالی ہے۔
- مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ وہ اللہ عزّوجل سے ڈرتا ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔
- شرم مردوں سے خوب ہے مگر عورتوں سے خوب تر ہے۔
- گناہ اگر جوان کے لئے بد ہے تو بوڑھوں کیلئے بدتر ہے۔
- مصیبت میں صبر کرنا سخت ہے مگر صبر کے ثواب کو ضائع نہ ہونے دینا سخت تر۔
- عبادت ایک پیشہ ہے دکان اس کی خلوت ہے راس اعمال اس کا تقویٰ ہے۔ نفع اس کا جنت ہے۔
- جہاد کفار اصغر ہے اور جہاد نفس جہاد اکبر ہے۔
- تو دُنیا میں رہنے کے سامانوں میں لگا ہے اور دُنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے۔
- عورتوں کو سونے کی سُرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر رکھا ہے۔
- علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال کفار، فرعون اور قارون کی۔
- اخلاص یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہیئے دنیا کو آخرت کیلئے اور آخرت کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دے۔
- وہ علماء حق تعالیٰ کے دشمن ہیں جو امراء کے پاس جاتے ہیں اور وہ امراء حق تعالیٰ کے دوست ہیں جو علماء کے پاس جاتے ہیں۔
- مسئول پر سائل کا حق واجب ہے اور عمدہ جواب حُسنِ اخلاق ہے۔
- ہر کوئی شخص موت کی تمنا نہیں کریگا، سوائے اس کے جس کو اپنے عمل پر وثوق ہوگا۔

نمائندوں کو تعاون دیجئے

ادارہ نقش کوکن نے دیس پردیس میں اپنے نمائندے مقرر کئے ہیں جو ادارہ کے خیر خواہ ہیں اور پرچہ کی توسیع اشاعت کیلئے کام کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی فہرست کے صفحہ پر داہنے کالم میں مرقوم ہیں قارئین اگر ان سے تعاون فرمائیں اور اپنے اپنے حلقہ میں خریدار بنیں اور بنائیں تو یہ نقش نوازی ہوگی اور ہمارے نمائندوں کے جذبۂ خیر کی پذیرائی بھی اور اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔۔۔ (ادارہ)

پراکرت بھاشا میں جائسی کی حمد سرائی

منظور الحسن، منظور
ناظم اعلیٰ۔ الجامعۃ الشافعیہ، مورسہ ضلع رائگڑھ

پس منظر

آج سے کوئی ساڑھے چار سو سال پہلے دورِ اکبری میں تقریباً ۱۵۴۰ء میں ہندی ادب کے عظیم شاعر ملک محمد جائسی نے پراکرت (اودھی) بھاشا میں کم و بیش ساڑھے پانچ ہزار اشعار پر مشتمل ایک ضخیم اور منظوم عشقیہ داستان بنام پدماوت لکھی۔ اُس نے اس وقت کی مروجہ ہندی روایات سے ہٹ کر اپنی داستان کا آغاز حمد باری تعالیٰ اور نعت پاک رسولؐ سے کیا تھا۔ اس سے برہم ہو کر ہندی ادب کے متعصب مہا پنڈتوں نے جائسی کو شاعر ماننے ہی سے انکار کیا اور اس کی شاعری کو ایک مجذوب درویش کی بڑ قرار دیا اور اسے مذہب اسلام کا محض ایک مبلغ کہہ کر قہر گمنامی میں ایسا ڈھکیل دیا کہ کئی صدیوں تک جائسی خود اپنے ملک ہی میں بے نام و نشان ہو کر رہ گیا یہاں تک کہ ۱۹۳۲ء میں ہندی ادب کے ایک کشادہ دل ادیب و محقق رام چندر شکل جی نے اپنی سالہا سال کی ادبی تحقیقات کی بنا پر نہ صرف جائسی کو کھوج نکالا بلکہ اُسے ہندی ادب میں اقلیم سخن کا بادشاہ اور عشقیہ داستان سرائی کا شہنشاہ جیسے قابلِ فخر ادبی خطابات سے نواز کر دوبارہ پہچان کرائی۔ اسی داستانِ گمشدہ کے اوراق کو مضمون نگار منظور الحسن نے اپنی تحقیقی کتاب "ملک محمد جائسی کی پدماوت جدید تحقیقات کی روشنی میں" بڑے دل پذیر انداز میں مرتب کیا ہے۔ جسے مہاراشٹر اُردو اکیڈمی نے بھی ۱۹۹۴ء کے ادبی انعام سے نوازا۔ حسب ذیل تحقیقی مضمون اسی سلسلے کی ایک غیر مطبوعہ کڑی ہے جو مذکورہ بالا انکی کتاب میں شامل نہیں ہے ——————— (ایڈیٹر)۔

ہندوستان میں اسلامی تعلیمات کے باقاعدہ عمل دخل سے قبل یہاں ایک خدا کا تصور جیسا کہ مذہب اسلام میں ہے، تقریباً نہیں کے برابر تھا۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دیوی دیوتاؤں کی ایک نہ ختم ہونیوالی ایسی دیو مالا تھی، جسمیں ہر ایک دیوتا اس نظام کائنات کی کوئی نہ کوئی اہم کارگزاری کا مختارِ کل مانا جاتا تھا اور انسانی ضروریات کے مطابق ہر علیحدہ کام کے لئے اُسی سے متعلق ایک علیحدہ دیوتا کی پرستش عام تھی جو آج بھی ہے۔ لیکن اسلامی فلسفۂ توحید سے متاثر ہو کر اور باہمی تہذیبی اختلاط و ارتباط سے جیسے جیسے معاشرتی فکر و نظر میں بلندی، وسعت اور گہرائی پیدا ہوتی گئی دیوتاؤں کے قدیم تصور میں بھی ارتقا ہوا اور آج اسی فکری ارتقا کی وجہ سے اپنے قدیم دیو مالا پر اعتقاد کے باوجود

ہزارہا تعلیم یافتہ ہندو بھی اب کسی نہ کسی انداز سے ایک ہی ایشور کے قائل ہیں اور بقیہ دیوتاؤں کو اسی ایک ایشور کا اوتار یا نمائندہ تصوّر کرتے ہیں۔

جس دور میں جائسی نے اپنی مشہور و معروف منظوم عشقیہ داستان بعنوان پدماوت ۱۵۴۰ء میں لکھی اس وقت ہندی اور پراکرت بھاشا میں جتنی بھی پریم گاتھائیں (عشقیہ داستانیں) لکھی گئی تھیں ان کا آغازِ کلام ہندو دیومالا کے کسی ایک دیوتا کی مدح سرائی سے ہوتا تھا۔ کوئی علم کی دیوی سرسوتی کے نام سے شروع کرتا تو کوئی وشنو، گنیش یا کرشن مہاراج کی حمد خوانی کرتا یا پھر مصنف جس دیوتا کا بھگت ہوتا وہ اسی کی توصیف بیان کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام کسی نہ کسی انسانی پیکر یا مادی شکل و شباہت کے حامل ہوتے اور اس طرح بقول علامہ اقبال ایک اَن دیکھے اور غیر مجسم (نرا کار) ایشور کا تصور تقریباً ناپید تھا ؎

خوگرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر
مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خُدا کو کیوں کر

اور یہی بات جائسی کے لئے بڑی ذہنی، نفسیاتی اور ادبی الجھنوں کا باعث تھی اس لئے کہ جائسی بذاتِ خود ایک صوفی منش درویش اور بادۂ توحید سے سرشار، صہبائے اخوتِ انسانی سے مخمور اور شرابِ عشق و محبّت سے پُرکیف تھا۔ اس فکری اور نظریاتی کشمکش کی حالت میں وہ اگر اپنے دور کی مروجہ ادبی روایات سے بغاوت نہ کرتا تو یہ بڑے تعجب کی بات ہوتی۔ المختصر جائسی اپنے عقائد کے مطابق اپنی داستان کا آغاز اس اَن دیکھے قادرِ مطلق کے نام سے کرنے پر مجبور بھی تھا اور غالباً یہ کہنے کے لئے بے بس بھی کہ ؎

مری انتہائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

جائسی کے اندازِ حمد سرائی سے تحقیقی فکر و نظر کے حامل اہلِ قلم کو جائسی کی ذہنی الجھنوں کو سمجھنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ جائسی یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ پدماوت کے قارئین اور اسکی منظوم داستانِ عشق کو گلی گلی اور بستی بستی گاگا کر سنانے والے جوگی، سادھو اور اسے سننے والے زیادہ تر ایسے غیر مسلم ہیں جن کی زبان و ادب میں براہ راست ایک خدائے واحد کا تصور پیش کرنا ایسا ہی مشکل ہے جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین سو ساٹھ بتوں کو باطل قرار دیکر ایک ہی خالق کائنات (اللہ) کا تصور یا عقیدہ پیش کرنا دشوار تھا۔ اس لئے جائسی نے اپنی اصل حمد باری تعالیٰ کو خالص توحیدی رنگ میں پیش کرنے سے پہلے بڑی طویل مداحی تمہید بیان کی، قارئین کی دماغی الجھنوں کو سلجھایا اور اس کے بعد بڑے درویشانہ انداز میں اللہ واحد کی ذات کو ان سے روشناس کرایا۔ لیکن حمد باری تعالیٰ کے اس نقطۂ عروج تک پہنچنے کے فکری سفر کے درمیان جائسی کے پیشِ نظر ایک اور بھی بڑی اعتقادی دشواری یہ بھی تھی کہ انسانی پیکر سے آراستہ لاتعداد خداؤں میں، چاند، سورج، ستارے، سمندر، پہاڑ، آگ، ندیاں، شجر و حجر کے علاوہ ہاتھی، شیر، سانپ، بندر اور گائے جیسے حیوانات اور جمادات بھی لائق پرستش تھے، جو اب بھی ہیں۔ لہٰذا جائسی نے اصل حمد بیان کرنے سے پہلے اپنے خالق کائنات کو اس طرح روشناس کرایا کہ یہ ساری کائنات اور اس میں موجود تمام جمادات، حیوانات اور نباتات ہم انسانوں ہی کی خدمت کے لئے اس خالقِ کائنات نے پیدا کئے ہیں۔ اسی موضوع کو پیشِ نظر رکھ کر جائسی نے اپنی حمد کی تمہید یوں لکھی اس حمد کا پہلا بند (ہر بند کے آٹھ اشعار ہوتے ہیں) اُسی کی زبان میں مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) سُمِیرَوں آدی ایک کَرتارو۔ جے ہی جِیو دِنہ کِنہ سنسارو

ترجمہ:۔ میں سب سے پہلے اس ایک کرتا (اللہ) کی یاد کرتا ہوں
جس نے کل کائنات بنا کر زندگی عطا کی۔

(۲) کنْ ہَیْسی پرتھم جوتی پرکاسو: کنْ ہَیْسی تے ہی پریت کیلا سو
ترجمہ: پھر اس (اللہ) نے ایک نور (نورِ محمدؐ) پیدا کیا اور پھر اسی نور کی خاطر جنت بنائی

(۳) کن ہیسی اگنی، پَوَن، جَلْ، کھے ہا: کن ہیسی بہوتے رنگ اُرے ہا
ترجمہ: پھر اس (اللہ) نے چار عناصر آگ، ہوا، پانی اور مٹی کو ملا کر دُنیا بنائی اور مختلف رنگوں میں مخلوق کو رنگا

(۴) کن ہیسی دھرتی سَرگ پتارو: کن ہیسی برن برن اوتارو
ترجمہ: پھر اس نے زمین، جنت اور تحت الثریٰ بنائی اور انواع واقسام کی (انسان، حیوان، جمادات، نباتات) مخلوق پیدا کیے۔

(۵) کن ہیسی دِن دِنَر سسی راتی: کن ہیسی نکھت ترائن پانتی
ترجمہ: پھر اس نے دن سورج، چاند اور رات پیدا کئے اور آسمان کو تاروں سے سجایا۔

(۶) کن ہیسی سیت مَہی بَرہ ہانڈا: کن ہیسی بھوَن چَوْدہو کھانڈا
ترجمہ: پھر اس نے سات زمین و آسمان بنائے اور اس طرح کائنات کے چودہ طبق پیدا کئے۔

(۷) کن ہیسی دھوپ ہیوٗ اَوْ چھاں ہا: کن ہیسی میگھ بجوتے ہی ماں ہا
ترجمہ: پھر اس نے ٹھنڈی چھاؤں کو بنا کر بادل بنائے اور اس میں بجلیوں کو بسایا۔

(۸) کِنہہ سَبہے اس جاکر دسر چھاج نہ کاہی:
پَہلِے تا کرو ناؤں لے کتھا کرو اَوگھاہی۔

ترجمہ:۔ جس اللہ نے ایسی خوبصورت دنیا بنائی جس کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی لئے میں سب سے پہلے اسی خالقِ مطلق کا نام لے کر اس سنجیدہ داستان کی ابتدا کرتا ہوں۔

اور اس کے فوراً بعد جائسی نے دوسرے تا پانچویں بند تک اسی تمہید کو جاری رکھتے ہوئے اپنے قارئین کو اصل حمد سننے کے لئے اور ذہنی طور پر آمادہ کرنے کے لئے اس طرح گرہ کشائی کی کہ:

" اس مختارِ کُل نے ہم انسانوں کی خدمت اور ضروریات پوری کرنے کیلئے سمندر، پہاڑ، گھنے جنگلات، بل کھاتی ہوئی میٹھے اور صاف پانی کی ندیاں اور ان میں تیرتی ہوئی خوبصورت مچھلیاں، رنگ برنگ کے پھول اور پھل، ہیرے جواہرات اور سونا چاندی کی کانیں، طاقتور شیر، قوی ہیکل ہاتھی، نازک تتلیاں، شہد کی مکھیاں، میٹھے رسیلے پھل، کڑوی بیلیں، سانپ کا زہر اور اس کا تریاق، رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی، خبیث شیطان اور معصوم فرشتے، امرت اور زہر پیدا کئے۔"

اس طول طویل تمہید کے بعد جائسی نے خدائے بزرگ و برتر کے تمام صفاتی ناموں کا سہارا لیکر اصل حمد یوں بیان کی ہے جو کئی بندوں (ہندی ادب کے چوپائے) پر مشتمل ہے۔

" میں اس مالک و مختار اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جو اَزل سے ہے اور اَبد تک رہے گا جس کی حکومت اتنی وسیع ہے کہ اس کی نہ کوئی حد ہے نہ احاطہ۔ پہاڑ کو ذرّہ، قلندر کو سکندر اور آقا کو پل بھر میں غلام بنا دینا اس کے قدرت کا ادنیٰ کمال ہے۔ اس سنسار میں نہ کوئی اس کا ہمسر ہے نہ کوئی شریک کار۔ اس کی حکمتِ عملی کو کوئی بھی جان نہیں سکتا اس کے سوا اس سنسار کی ہر چیز فانی ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر اور غالب ہے۔ اس کا نہ کوئی مجسّم روپ ہے نہ شکل و شباہت، پھر بھی وہ اپنا وجود رکھتا ہے۔ اسے صرف اہلِ بصیرت (انترگیانی) ہی دیکھ سکتے ہیں گنہگار نہیں، اس کے نہ کوئی اولاد ہے نہ کوئی ماں باپ، وہ لاشریک ہے وہ خود اپنا آپ ہے۔ اس کا وجود مطلق وقت اور مقام

کی گرفت سے اور انسان کی سوچ اور سمجھ سے ماوراء ہے۔ وہ
غیر مجسّم (نراکار) ہے لیکن اس کے وجود سے انکار کرنے والا
مُلحِد (ادھرمی) ہے۔ اس کے ہاتھ نہیں ہیں لیکن اس کی قوتِ
بازو بے انتہا ہے۔ اس کے کان نہیں ہیں لیکن وہ ہر انسان
کے دل کی دھڑکنیں سُن لیتا ہے۔ اس کی آنکھیں ہم جیسی
نہیں ہیں لیکن اس کی نظر عرش سے فرش تک کُل کائنات
پر ہے۔ اس کے پیر نہیں ہیں لیکن یہ ساری کائنات اس کے
نقوشِ پا سے ہے۔ اس کے قیام کے لئے کوئی مخصوص مکان
یا مقام نہیں ہے پھر بھی اس سنسار میں کوئی ایسی جگہ نہیں
جہاں وہ نہیں ہے۔ وہ (اللہ) ہر جگہ اور ہر دم موجود
رہتا ہے۔" رحمٰن و رحیم بھی ہے اور سب کا آقا و مولیٰ بھی ہے

" اے ہی ودھی چنتہہ ہو کر ھو گیا نو
جتی پُران ماتہہ لکھا بکھانو"

ترجمہ: اس لئے اس مالک کو اُسی طرح پہچانو جس طرح
قدیم پُران (قرآن) میں اس کا بیان لکھا گیا ہے۔ ہندی
ادب کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ پراکرت بھاشا میں
خالص توحیدی رنگ میں اس قسم کی حمد سرائی کا سہرا ملک محمد
جائسی کے سر ہے ۔۔۔۔۔

"جانے وہ کون تھا" کا بقیہ

آنا ہی نامبارک ہے جا واپس جا اور والد صاحب سے پیسے وصول
کرنا۔

اسی دوران فرشتے نے کہا" اے بندۂ
خدا! مرنے کے لئے تیار ہو جا" میں اور مبارک دونوں
گھبرانے لگے۔ مبارک نے کہا بڑے بھائی! بیس سال سے
میں نے آپ کے یہاں کام کیا اور وہ بھی شب و روز مگر ایسی
کرخت آواز سنائی نہ دی۔ پھر مبارک دبے پاؤں گھر چلا
گیا اور میں نے دروازہ بند کر لیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
حسین و جمیل خوبصورت خوب سیرت دلکش نوجوان میرے
سامنے کھڑا ہے۔ میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے
کہا میں وہی ملک الموت ہوں اس کی آواز میں زبردست
نرمی تھی اور ملائمت تھی۔ میں سوچنے لگا کہ ایک بدہیئت
اور بدصورت آدمی بھلا کیسے ایک خوبصورت شکل میں بدل
سکتا ہے ابھی تو اس کو دیکھتے ہی میں تصور میں کھو گیا تھا
جب اس کی طرف مڑ کر دیکھا تو وہ غائب ہو چکا تھا۔۔۔۔
میں نے اپنے دل کو تسکین دلائی کہ وہ شخص آسیب یا بھوت
پریت ہوگا وہ رات میں نے اضطرابی کی حالت میں گزار دی
اور جب صبح اٹھا تو میں نے سارا واقعہ ماں کو کہہ سنایا۔
ماں نے کہا بیٹا! وہ تمہارا خواب ہوگا۔ میں نے انکار کرتے
ہوئے کہا نہیں ماں، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں
آتا تو ٹھہریے میں ابھی مبارک کو بلاتا ہوں، اور مبارک
نے بھی میری باتوں کی تصدیق کر دی ۔۔

سرپھرا مجاہد

تسنیم انصاری
راجیواڑی

وہ ایک پیرِ کہن سال بے نیاز خرد
اسے مرض ہے کہ اوروں کے غم میں مرتا ہے
ضعیفی وِردِ وظائف میں صرف کرنی تھی
جنوں ہوا ہے اُسے قوم قوم کرتا ہے

خلل دماغ میں ہے قوم کو جگانے کا
عمل کی راہ کے کانٹے ہٹانے نِکلا ہے
اب ایسے شخص کو دانا کہیں کہ دیوانہ
ضعیف دانتوں سے پتھر چبانے نکلا ہے

نہ اس کے پاس کرامت نہ معجزہ کوئی
مگر یہ زعم کہ ذرّوں کو طور کر لوں گا
نہ اس کے پاس عصا ہے نہ کوئی کشتی ہے
مگر یہ ضد ہے کہ دریا عبور کرلوں گا

نہ جانے بیٹھے بٹھائے اسے یہ کیا سوجھی
جو گونگے بہرے تھے ان سے کلام کرنے لگا
اکیلا جاگتا رہتا تو کوئی بات نہ تھی
وہ سونے والوں کی نیندیں حرام کرنے لگا

محاذِ جنگ میں باتوں سے کچھ نہیں ہوتا
اسی لئے تو محاذِ عمل کا خالد ہے
وہ جنگ جیتے گا اِک دِن ضرور جیتے گا
کہ گوشہ گیر نہیں سرپھرا مجاہد ہے

تعلیم اور ہمارا سماج

از: شبیر احمد ماہر - ناگوٹھنہ

انسانی سماج کی بنیاد ہی انقلابات و تغیرات پر رکھی گئی ہے اور آجکل تو زندگی کا معنیٰ و مفہوم تک بدل گیا ہے۔ ذرائع و مقاصد کے فرق کو ہم بھلا بیٹھے چنانچہ جہالت و ضلالت کے اندھیرے غار میں مقید ہو کر رہ گئے ہیں۔ زمانہ قدیم کی تعلیم کا مقصد تھا طالب علم کو روحانی اور اخلاقی اعتبار سے کامل و قابل بنانا جبکہ جدید تعلیم برائے ملازمت ہو کر رہ گئی ہے۔ جدید تعلیم ہمارے بچوں کو سائنسی تکنیکی و طبی مہارت تو سکھاتی ہے لیکن روحانی و اخلاقی تربیت دینے سے قاصر ہے ـــــ "رہبر نژاد نو" میں ناظم زادہ ایرانی نے بڑے اچھے ڈھنگ سے یہ بات واضح کی ہے کہ مغرب کی مادی ترقی اور مشرق کی معنویت و روحانیت کی خوشگوار آمیزش سے زندگی میں نکھار پیدا ہو سکتا ہے۔

ہمارا سماج :

"سماج کی اصلاح ممکن نہیں اس پر صرف ہنسا جا سکتا ہے" کہ یہ چارلی چپلن نے کہا تھا۔ جب کہ نپولین کہتا ہے "ناممکن کا لفظ میری ڈکشنری میں نہیں ہے"۔ "مایوسی امیر کے نزدیک گناہِ عظیم ہے"۔

نپولین ایک عظیم ڈکٹیٹر تھا۔ اس نے فرانس میں سائنس و فنون کے اسکول قائم کئے۔ "امپیریل لائبریری" بھی اسی کی قائم کی ہوئی ہے۔ نقش کوکن

[illegible] جرمنی کے ہٹلر اور اسپین کے جنرل فرانکو کو بھی باغی بچے کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

ہمارا سماج ایسے باغی بچوں سے بھرا ہے جن کو پڑھنے کے لئے رہنمائی نہیں، کھیلنے کے لئے کھلونے نہیں اور رونے ہنسنے کے لئے بھی فرصت نہیں۔ ہاں مگر ان کے پاس وقت ہے تو ماں باپ کا ہاتھ بٹانے کے لئے۔ یہ ماں اور باپ ایسے سماج کے پروردہ ہیں جس کا معاشی ڈھانچہ نہایت ہی کمزور ہے۔

ہمیں جدید تعلیم میں کیا خوشگوار تبدیلیاں لانی ہیں؟ سماج میں اور کیا کیا اصلاحات ناگزیر ہیں؟ کیا ہم ان پر کبھی عملی قدم اٹھائیں گے؟ یا محض تحریروں اور تقریروں سے ہی ہم دل بہلاتے رہیں گے؟ ●●

کوشش ناتمام

ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات کی اُلجھی ہوئی ڈور نہ تو حکومت سُلجھا سکتی ہے اور نہ فرقہ پرست طاقتیں۔ دونوں کے اپنے اپنے مفادات ہیں اور یہ ڈور جتنی زیادہ الجھے گی اتنا ہی انہیں اپنا اُلّو سیدھا کرنے کا موقع ملتا رہے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دونوں فرقوں کے مصلحین، دانشور اور باضمیر افراد میدان میں آئیں اور خوشگوار فضا میں باہمی گفتگو اور ڈائیلاگ کے ذریعہ تلخیوں کو دور کرنے کا کام کریں ـــــ اس طرح کی کوششیں کبھی کبھی ہوئی ہیں ـــ لیکن جب بھی اس طرح کی کوئی تحریک اٹھتی ہے فرقہ پرست طاقتیں ماحول کو کشیدہ اور پراگندہ کر کے انہیں ناکام بنا دیتی ہیں ـــ ❊ ❊

حاجیوں کی خدمت مکہ ہمارا نصب العین ہے
مکہ حج کارپوریشن (بمبئی)
گذشتہ برسوں کی پرخلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں!
حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپکی خدمت و رہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔ ● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر۔ ● گھریلو ماحول جس میں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔ ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔ ● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئر کنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔ ● مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کے لئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے۔ ● طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں۔ ● جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئر کنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماءِ دین ساتھ ہوتے ہیں ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی معروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ ● بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
شرح ٹکٹ
ڈیلکس حج ٹور
۳۵/۴۰ روزہ سفر
67,500/-
عمرہ
ماہ اکتوبر / نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
28,000/-
عمرہ ماہ رمضان المبارک ۱۸ روزہ سفر —/36,000
ضمیر احمد قادری
مکہ حج کارپوریشن
۷۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
3765969
3719231
3738449 FAX
خالد پرکار
پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
343 6979
343 2466
344 2344
342 8271 FAX
شکیل، شفیق، فرید، ۵۶، تیسرا نظام پور، بھیونڈی (ضلع تھانہ) (02522) 30693/36551
۱۴

ابراھیم خان طالب

باعثِ افتخار ہیں ہم لوگ

باوفا، باوقار ہیں ہم لوگ
جاں فشاں، جاں نثار ہیں ہم لوگ
مخلص و غمگسار ہیں ہم لوگ
قابلِ اعتبار ہیں ہم لوگ
ملک و ملت کی شان و شوکت پر
جان و دل سے نثار ہیں ہم لوگ
سینچا خونِ جگر سے اپنا چمن
باعثِ افتخار ہیں ہم لوگ
اپنا ماضی تھا تابناک مگر
حال پر اشکبار ہیں ہم لوگ
اپنا جاہ و جلال کھو بیٹھے
نادم و شرمسار ہیں ہم لوگ

تیرے دیدار کے لئے طالب
کس قدر بے قرار ہیں ہم لوگ

خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

وہور، تعلقہ مہاڈ، ضلع رائیگڈھ میں ۱۳ اگست ۱۹۹۶ء بروز جمعہ جناب محمد علی غلام صاحب جھٹام کے نوعمر خوبرو، خوش مزاج اور انسان دوست فرزند محمد اسلم اچانک ہی دورۂ قلب سے متاثر ہو کر چل بسے ان کی یاد میں مندرجہ نظم کہی ہے

عاصی وہوری

زمینِ فکر بے الفاظ ہو گیا کیسے
وہ دے کے غم میرے دل میں سو گیا کیسے
تھی جس کے نام سے کل کی اُمیدیں وابستہ
لحد میں جا کے وہی آج سو گیا کیسے
لئے پھرو گے کہاں یہ اُجاڑ دل اپنا
اجل کا ہاتھ یہ کانٹا چبھو گیا کیسے
رہِ حیات میں کہتا تھا جاگتے رہنا
قریب آکے وہ منزل کے سو گیا کیسے
تیرے خلوص کو روتے ہیں آج سب مل کر
تو جاتے جاتے یہ دامن بھگو گیا کیسے
ہزار ڈھونڈیئے لیکن پتہ نہیں ملتا
وہ زندگی کی ڈگر پر سے کھو گیا کیسے

تھا ناز عاصی جسے اپنی ناخدائی پر!
وہ اپنے ہاتھوں سفینہ ڈبو گیا کیسے

نئی تعلیمی پالیسی سے متعلق

وزیر تعلیم انیل دیشمکھ سے غنی غازی کی بات چیت

شیوسینا بی جے پی گٹھ جوڑ سرکار نے جن اہم آزاد ممبران اسمبلی کی بیساکھی پر اقتدار سنبھالا تھا ان میں سے چار ممبران کو وزارت مملکت کا تحفہ دیا گیا تھا ان چاروں میں سے اشوک راؤ پاٹل ڈونگاؤنکر (اورنگ آباد) اور سنیل کیدار (ناگپور) نے تو وزارت کو خیر باد کہہ دیا۔ ان میں ہرش وردھن پاٹل (اندا پور) اور انیل دیشمکھ (ناگپور) اب تک مسند وزارت پر جلوہ افروز ہیں۔ ہرش وردھن پاٹل بعض اوقات تنازعات کے گھیرے میں آجاتے ہیں لیکن انیل دیشمکھ انتہائی سنجیدگی اور انہماک کے ساتھ وزارت تعلیم، اعلیٰ تعلیم اور تکنیکی تعلیم میں اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔

گذشتہ دنوں آپکے اس نمائندے نے شری انیل دیشمکھ سے منترالیہ میں ان کے چیمبر میں ملاقات کی جس کے دوران وزیر موصوف نے محکمۂ تعلیمات کی نئی تعلیمی پالیسی کے ضمن میں بعض انقلابی اقدامات کا تذکرہ کیا۔

مفت تعلیم پہلا قدم: شری انیل دیشمکھ نے بتایا کہ رواں تعلیمی سال سے سرکاری تسلیم شدہ ایڈیڈ نان ایڈیڈ اسکولوں کے اول تا دہم درجات کے لڑکوں اور اول تا بارہویں درجات کی لڑکیوں کو مفت تعلیم کی اسکیم جاری کر دی گئی ہے جس کے تحت تیسرے بچے تک بلا فیس تعلیم کی سہولت دی جائیگی اور یہ ساری فیس تعلیمی اداروں کو سرکاری خزانہ سے سرکاری شرح فیس کے مطابق ادا کی جائے گی۔

ایم سی سی نیا کورس: وزیر تعلیم انیل دیشمکھ نے بتایا کہ این سی سی کی طرز پر حکومت مہاراشٹر نے تمام سرکاری و نیم سرکاری اسکولوں میں ایم سی سی (مہاراشٹر کیڈٹ کورپس) کی تعلیم کو ہائی اسکول کی سطح پر ایک سال کے لئے لازمی قرار دیدیا ہے اس سال مہاراشٹر کے ۲۱ میں سے ۱۰ ضلعوں کی اسکولوں میں اس کورس کو تجرباتی بنیاد پر شروع کیا جارہا ہے اور آئندہ سال سے نویں جماعت میں ہر اسکول میں یہ کورس لازمی ہوگا۔ شری دیشمکھ نے یہ انکشاف کیا کہ ۱۲ لاکھ طلباء و طالبات اس کورس سے استفادہ کر سکیں گے جس کیلئے ۱۲ ہزار انسٹرکٹرس درکار ہیں جن کی مرحلہ وار تربیت کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور تربیت جاری ہے۔ سرکار نے اس مقصد کیلئے ۱۲۰ کروڑ روپئے مختص کر دیئے ہیں۔

پری کوالیفیکشن ٹیسٹ: انیل دیشمکھ نے اسکولوں میں ٹیچروں کی صورت میں خام مال کی فراہمی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے تدارک کے لئے سرکار نے ڈی ایڈ اور بی ایڈ پاس کرنے کے بعد ایک پری کوالیفیکیشن ٹیسٹ لازمی کر دیا ہے اب اسی ڈی ایڈ بی ایڈ کو ملازمت کے لئے انٹرویو کال دیا جائے گا جو یہ ٹیسٹ پاس کریگا ورنہ سرکار اپروول ہی نہیں دیگی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سے ایڈیڈ اسکولوں میں انتظامیہ کے رشتہ داروں کی بھرتی پر بھی روک

لگ جائے گی اور وہی اُمیدوار منتخب ہوں گے جو قابلیت
کا امتحان پاس کریں گے۔

گرانٹ کا نیا فارمولا:
انٹرویو کے دوران شری دیشمکھ نے دہرایا کہ جنوری ۹۶ء میں جن اسکولوں کو ۹۸-۹۷ کیلئے سرکاری منظوری ملیگی ان تمام اسکولوں کو ۵۰ فیصد اور تیسرے برس ۱۰۰ فیصد گرانٹ دیدی جائیگی تاکہ نان ایڈیڈ اسکولوں میں کم تنخواہ ٹیچروں سے کام لئے جانے کی شکایت کا ازالہ ہو سکے اور اسکولوں کے انتظامیہ کو گرانٹ کے لئے سات برس تک انتظار نہ کرنا پڑے۔

ہر تعلقہ میں ایک سرکاری آئی ٹی آئی:
وزیر مملکت برائے تکنیکی تعلیم انیل دیشمکھ نے بڑے فخر سے بتایا کہ گٹھ جوڑ سرکار ریاست کے ہر تعلقہ میں ایک سرکاری آئی ٹی آئی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۱۱۰ تعلقوں میں پہلے ہی سے آئی ٹی آئی موجود ہیں۔ ۱۱۲ تعلقے آئی ٹی آئی (انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ) سے محروم تھے۔ گزشتہ سال سرکار نے ۴۸ تعلقوں میں آئی ٹی آئی کی منظوری دی اور وہ قائم بھی ہو چکے ہیں رواں سال میں ۵۵ نئے آئی ٹی آئی ۵۵ تعلقوں میں کھولے جائیں گے تاکہ دیہی نوجوانوں کو اپنے قرب وجوار ہی میں صنعتی تربیت کی سہولت مہیا ہو سکے۔

سب کیلئے تعلیم:
وزیر تعلیم نے ملاقات کے دوران دہرایا کہ ۲۰۰۰ء تک ریاست میں سب کیلئے تعلیم ہمارا نصب العین ہے جس کے تحت صدفی صد بچوں کے اسکولوں میں داخلے اور ۹۰ فیصد حاضری ہمارا مقصد ہے۔ شری دیشمکھ نے مسرت کا اظہار کیا کہ اس سال ۹۰ فیصد بچوں کے اسکولوں میں داخلے ہو چکے ہیں اور ۶۰ فیصد تک حاضری پہنچ چکی ہے یعنی آئندہ چار برسوں میں سب کیلئے تعلیم کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

نئے اسکولوں کو منظوری:
وزیر موصوف نے انکشاف کیا کہ ۹۷-۱۹۹۶ء اور ۹۸-۱۹۹۷ء ان دو برسوں کے لئے نئے اسکول کو جنوری ۱۹۹۶ء میں ایک ساتھ منظوری دی جائے گی۔ ان میں تقریباً ۴۰۰ پرائمری، ۴۰۰ سیکنڈری اور ۱۰۰ ہائر سکنڈری اسکولیں شامل ہوں گی۔ البتہ پرائمری ہائر سیکنڈری کیلئے ماسٹر پلان کی شرط نہیں ہے ان تینوں کے لئے ۳۱ اکتوبر تک درخواستیں طلب کی جائیں گی۔

شری دیشمکھ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ مارچ ۱۹۹۶ء کے ایس ایس سی امتحان میں جن اسکولوں کے رزلٹ زیرو ہیں ان ۲۸۴ اسکولوں کو بند کرنے کیلئے نوٹسیں جاری کر دی گئی ہیں جبکہ جن ۱۴۶۷ اسکولوں کے ایس ایس سی رزلٹ ایک سے ۲۰ فیصد کے بیچ ہیں ان کو وارننگ نوٹس دی گئی ہے اگر ان اسکولوں کے نتائج آئندہ برس بھی اسی طرح ایک سے بیس فیصد کے بیچ رہے تو ان اسکولوں کو بھی بند کر دیا جائے گا گزشتہ برس بھی اس طرح کے زیرو رزلٹ والے تقریباً ۷۴ اسکول بند کئے گئے ہیں۔

غیر قانونی اسکول دردسر:
وزیر تعلیم نے ایک سوال کے جواب میں اعتراف کیا کہ ریاست میں سات سو سیکنڈری، ۶۵۰ پرائمری اسکول سرکاری منظوری کے بغیر جاری ہیں جن کو بند کرنا اور جاری رکھنا دونوں صورتیں سرکار کیلئے دردسر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سرکار ان اسکولوں کو سختی سے بلکہ قانون کے مطابق پولس

غزلیں

مغل اقبال اختر (چپلون)

○

پھر اُبھرا ہے یاد کا لشکر
جاگ اٹھا ہے خواب کا منظر
تھی کوئی مورت وہ سُندر
یا تھا کوئی بولتا پتھر
برسائے کیوں قہر نہ سورج
ہاتھوں میں ہے آگ کا خنجر
سچائی کیا سامنے آتی ؟؟
پردے میں تھا سارا منظر
اختر معنی کی فکروں میں
لفظوں پر احساس کا خنجر

عبدالحق غم (دھولیہ)

○

ان سے اُمیدِ وفا رکھنا سراسر ہے غلط
جن کی فطرت میں وفا کا مدعا کچھ بھی نہیں
اس چمن میں چین سے صیاد رہنے دے ہمیں
بس ہمارا مدعا اس کے سوا کچھ بھی نہیں
مُڑ کے ماضی کی طرف جب بھی گیا میرا خیال
جُز تری یادوں کے اب باقی بچا کچھ بھی نہیں
میری غربت کا مرے بچوں کو بھی احساس تھا
لوٹے خالی ہاتھ میلے سے کہا کچھ بھی نہیں
عصمتِ گُل گلستاں میں اب کہاں محفوظ ہے؟
وہ بھی لوٹی باغباں نے اب بچا کچھ بھی نہیں
کیا زمانے میں یہی غم عدل کا معیار ہے
جُرم ہم پر ہی لگا جبکہ کیا کچھ بھی نہیں

شبّیر احمد ماہر (ناگوٹھنہ)

○

حیرانی ہوا کرتی ہے کیوں ایسی خبر سے
پتھر بھی پگھلتے ہیں دُعاؤں کے اثر سے
وہ جب بھی گذرتے ہیں مری راہ گزر سے
جی کہتا ہے دیکھا ہی کروں میٹھی نظر سے
غربت میں بھی تعلیم مقدّم رہی لیکن!
ہاں کرب ملا ہی تو ملا ذہنی سفر سے
دل پر مرے بجلی سی گری آپ ہی کہئے
چنگاری نکلتی ہے شجر اور حجر سے
خط پڑھتے ہی سینے سے لگا لیتے ہیں ماہر
میں دل سے لکھا کرتا ہوں یادیدۂ تر سے

⁘

وارث توڑیلوی

○

اب نہ تیری تمنّا ہی مجھ کو لے کے آتی ہے
زندگی کے آنگن میں پھول سے کھلاتی ہے
مجھ پہ ہوں گے وہ قرباں بات ان کی جھوٹی ہے
دل کو دل کی دھڑکن ہی یہ صدا سناتی ہے
جب بھی ان کی دید سے ہوتا ہے شرف حاصل
زندگی کی زیبائش گیت گنگناتی ہے
ان حسین پلکوں پر قطرہ قطرہ آنسو ہیں
جس سے میری تنہائی اُن کو یاد آتی ہے
اب تو کچھ نہیں ممکن کامرانیاں وارث
زندگی کے نغمے کو موت گنگناتی ہے

⁘

غزلیں

سید مزمل مجنوں نگروٹی (لندن)

کون کہتا ہے کہ بے برگ و ثمر ہوتی ہے
پریت مرنے نہیں پاتی ہے امر ہوتی ہے

کاٹے کھاتے ہیں شب و روز سکوں پہ غارت
اور وہ پوچھتے ہیں کیسے بسر ہوتی ہے

شدّتِ درد سے چیخ اٹھتی جب دل کی فضا
موجبِ رنج سوا کرب اثر ہوتی ہے

شعر کہتے ہو کیا آٹھوں پہر تم مجنوں
فکرِ روزی جو نہیں کیسے ؟ بسر ہوتی ہے

ثاقب کرلوی (رتناگری)

کبھی نہ شام ہوئی اور کبھی سحر نہ ہوئی
جنوں نصیب کو دنیا کی کچھ خبر نہ ہوئی

تھا سامنے تیری محفل میں خود وجود میرا
یہ بات اور ہے ہم پر تیری نظر نہ ہوئی

فنا کے نام پہ بوندوں سے ہر سمندر ہے
سوال کیا کہ ہر اک بوند کیوں گہر نہ ہوئی

ہزاروں بار وہ مرتا رہا تیرے غم میں
تجھے اے سنگدل اک بار بھی خبر نہ ہوئی

چلا ہے آج پھر ثاقب یہ کوچہ جاناں
یہ بات آج کیوں سرگوشی شہر نہ ہوئی

سرفراز نواب آرٹا۔

ہم اُن کو دل کے زخم دکھائے چلے گئے
پھر بھی وہ اعتبار نہ لائے چلے گئے

اپنے جگر کا خون چراغوں میں ڈال کر
ہم زندگی کا جشن منائے چلے گئے

پھولوں نے جب نگاہِ کرم ہم سے پھیر لی!
کانٹوں سے ہم چمن کو سجائے چلے گئے

اپنی نظر میں ہیں وہی انسان باکمال!
جو دوسروں کا درد اٹھائے چلے گئے

محفل میں ان کے آنے کا انداز خوب تھا
خاطر میں کس کو لائے نہ آئے چلے گئے

اک دوست کی خوشی کے لئے ہم تو اے نواب
اپنی خوشی کو آگ لگائے چلے گئے

حق ساروِدی (بمبئی)

جب ہوا ان سے تعارف اجنبی بن کر ہوا
ان کا میرا سامنا گو راہ میں اکثر ہوا

دوستوں کی بات سے میں غمزدہ سا ہو گیا
ان کا ایک ایک لفظ میرے واسطے نشتر ہوا

جب کھلی قسمت تو مٹّی بھی مجھے سونا لگی
سنگ میرے ہاتھ میں جو آگیا گوہر ہوا

پچھلی شب کا خواب مجھ کو یاد آ کر رہ گیا
جب تصوّر میں کوئی چہرہ حسیں پیکر ہوا

کیا بتاؤں عشق میں اے حق مجھے کیا کیا ملا
غم میری چادر ہوا احساسِ غم بستر ہوا

حسن داؤد رومانی

"سنگریزوں میں بھی پوشیدہ گہر ہوتے ہیں"

(جرأت کوکنی)

فطرت انسانی کا بغور جائزہ لیجئے آپ اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ بے علم طبقہ جہل کے دلدل میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے اسی لئے اسلام علم کو زندگی کے لئے لازم و ملزوم قرار دیتا ہے فارسی ایک شعر حسب حال ہے

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

قرآنی وحی کا پیغام اِقْرَأْ ہے لہٰذا جہاں علم کے اُجالے ہیں وہاں تہذیب ہے تمدّن ہے نصف صدی قبل ہمارے خطّے میں حصولِ علم کے لئے وسائل مہیّا نہیں تھے نہ دینی تعلیم کا معقول بندوبست تھا اور نہ ہی دنیاوی تعلیم مروّجہ کا انتظام و انصرام۔ اسی لئے یہ خطہ جنّت نظیر ہونے کے باوجود تہذیبی و تمدّنی، مذہبی، سیاسی، ثقافتی ہر شعبۂ حیات میں پچھڑا ہوا تھا۔ وارث مخدوم علی فقیہہ رح پسماندگی کی وجہ ہدف مطاعن تھا۔ نہ جانے کتنے گاندھی۔ نہرو، آزاد۔ اقبال ٹیگور جیسی صلاحیتوں کو ابھرنے کا موقع ہی نہ ملا اور جوہر ذاتی آب و تاب کی رمق بتلائے بغیر پیوند خاک ہوئے۔ جنجیرہ میں نواب صاحب کی سرپرستی کی بدولت سّو سال پہلے یہ شعور جاگا اور رشدہ شدہ بھیونڈی کے رئیس۔ دہور کے فجندار۔ رتناگری کے نائیک، حکیم، منشری، داپولی کے خان بہادر منیر خان سرگروہ۔ فروس و کالستہ اور بانکوٹ کے پرکار اور اسی جذبے سے سرشار متعدد شیدائیان علم، عمل پر آمادہ ہوئے اور مدارس کی بنیادوں سے خطّہ کوکن کو بقعۂ نور بنایا ہے بلاشبہ اس کے خوشگوار نتائج دیکھنے ملے کہ ہزاروں فرزندانِ قوم زندگی کی شاہراہوں پر عزم و ہمّت سے گام زن ہیں سینکڑوں نامور ڈاکٹرز، کامیاب و باتدبیر وکلاء، دانشور، پروفیسرز، سرکاری اعلیٰ حکام۔ مشاہیر لیکچرز، باصلاحیت ادبار، طوطی مقال شعرار اور کئی ماہرین مختلف گوشہائے حیات میں اس خطّے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ شریوردھن کا مدرسہ حسینیہ اور اسی نہج کے کچھ دینی مدارس کا آغاز یقیناً فالِ نیک ہے کہ دین کی صحیح رہنمائی ہو رہی ہے، اسی مذکورہ بیداری سے استفادہ کیا ہوا اسی خاک کا پروردہ مایہ ناز فرزند مہاراشٹر کا پہلا مسلم وزیر اعلیٰ بنا اور مشہور و معروف سیاسی رہنما ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ شانہ بہ شانہ اس خطّے کی بیٹیاں

بھی اس دوڑ میں اب پچھڑی ہوئی نہیں ہیں فریدہ نائیک جیسی دختران قوم فتح و نصرت کے علم لے کر اس شان سے آگے بڑھ رہی ہیں کہ قوم کا سر فخر سے اونچا ہے۔ ان میں کئی قابل خواتین پروفیسرز ٹیچرز اور پرنسپل ہیں اور یہ نتیجہ ہے صرف نصف صدی کی بیداری کا !! تبلیغ علم کارے دارد والی بات ہے۔ مجھے معلوم ہے داپولی کے خان بہادر منیر خان سرگروہ مرحوم نے مسلم اردو ادارہ جاری رکھنے کے لئے خاندان کے زیورات تک رہن رکھے۔ بڑی مشکلات سے گزرے۔ کم و بیش یہی ساری کہانیاں یکساں ہیں ان اصحاب کی جو ہمارے خطے میں اردو ہائی اسکولوں کے بانی رہے۔ ہم اپنا اگر ایمانداری سے لیں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے اپنا مذکورہ محسنوں کو کچھ نہ دیا نہ سہی لیکن بدنامی ضرور دی۔ انہیں رنج ضرور پہنچایا۔ کیسۂ زر کے حقدار ہیں یہ لوگ جن کی بدولت علم کی روشنی گھر گھر پہنچی ہے۔ میں نے اپنے تئیں یہ ضرورت محسوس کی کہ ان بانیان کعبہ ہائے علم و فن کی قدر افزائی کے لئے اعترافاً اس سلسلہ میں تحریری اظہار عقیدت پیش کر سکوں۔

یہ مضمون جناب حَسَنْ دَاؤد رُومَانی کی خدمات جلیلہ کا اعتراف ہے کہ ہمارے ضلع رتناگری تحصیل چپلون کے ایک دور افتادہ پہاڑی بستی واگھیورے میں اس جوانمرد نے شمعِ علم فروزاں کر کے جنگل میں منگل کا سماں باندھ دیا ہے۔

حسن داؤد رومانی۔ ڈاکٹر ایم کیو دلوی

اردو ہائی اسکول واگھیورے کا خالق و روح رواں، نو عمر سہی لاکھ غیر معروف سہی لیکن ستائش یا کسی صلے کی پرواہ کئے بغیر کوکن کے ایک سنگلاخ خطے میں ایک تعلیمی ادارے کے اجراء سے اس علاقے کے نونہالان قوم کے لئے نقش کوکن سے فیضیابی کا چشمۂ آب بقا لانیوالا مسیحا جسے اس مسیحائی کا احساس بھی نہیں!

ہماری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ انجمن اسلام ممبئی میں کسی ان کے رشتہ دار طالب علم کی رپورٹ جاننے کے لئے میرے پاس آئے۔ یہ ۱۹۶۸ء کی بات ہے تعلقات بڑھے اور پتہ چلا کہ وہ لوگوں کے پاسپورٹ آفس کے کام کرا دیتے ہیں ان کا کوئی اپنا آفس نہیں ہے۔ میں نے کہا یعنی آپ موبائل ایجنٹ ہیں۔ وہ مسکرائے جیسے کہہ رہے ہوں کہ یہاں ہم لوگ غم سہہ کر بھی مسکراتے ہیں۔ ممبئی کارپوریشن میں بحیثیت ٹیچر کچھ عرصہ درس و تدریس پر بھی مامور رہے۔ کچھ عرصہ پرو ہی بشن اور اکسائز محکمے میں ملازمت کی، ٹرانسپورٹ لائن چلائی لیکن بالآخر پہنچے وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔ گذشتہ کئی سالوں سے ڈونگری پر "رومانی ٹراولس" ایک معتبر ایجنسی ہے اور اس کا دفتر بھی شاندار ہے "رومانی" کا مطلب رومان پرور بھی ہو سکتا ہے لیکن بات ایسی نہیں ہے بلکہ رومانی ہمارے علاقے میں ایک مشہور شریف خاندان ہے! پہلی بار جب ان کے دفتر پہنچا تو حسن بھائی کو مبارکباد دی اسوقت بھی وہ مسکرائے اور دیوار پر لگی تختی کی طرف دیکھا جس پر لکھا تھا "هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ" سچ ہے بقول اقبالؒ کا کہنا ہے ؎

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

میں نے تقریباً تیس سال پہلے جس رومانی ہیرو کو دیکھا تھا اب ماشاءاللہ اسے دیکھئے تو مولانا رومی کہئے متشرع ریش پر نور سے چہرہ تقدس مآب چہرے بشرے سے انسانی کردار کی جھلک واقعی عیاں ہوتی ہے۔

ل اللہ فریضۂ حج ادا کر چکے ہیں۔ دینی مدارس سے خاص
ر ہے ان کے ایک فرزند مدرسہ حبنبیہ شربور دھن،
ریرِ تعلیم ہیں وہ حافظِ قرآں ہیں۔ تبلیغی جماعت ہیں
چلّے لگا چکے ہیں اور کئی تبلیغی دینی اجتماعات میں
ت فرما چکے ہیں ظاہر ہے وہاں ان کی طبیعت پر
ین کے لحاظ سے پڑا جس سے وہ کندن بن گئے ابتدائی
وکن کے دیہاتوں میں مکمّل کرنے کے بعد ممبئی کے ہاشمیہ
سکول سے ایس ایس سی کامیاب کیا اور دو سال
ارتھ کالج ممبئی میں تعلیم حاصل کی۔ لیکن گریجویشن نہ
ے فکرِ معاش نے اجازت نہیں دی وہ ۱۹۸۶ء میں
درسے اپنے مولد و مسکن میں ہائی اسکول کا اجراء کرنیوالے
ں میں سے ایک ہیں۔ ان کے رفقائے کار میں ایک قابل
ل شخصیت مرحوم جناب اسحٰق محمد بغدادی صاحب کی
منترالیہ میں اعلیٰ عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد
ن خیر الاسلام میں بڑی دلچسپی سے انتظامیہ کی ذمّہ داری
لتے تھے اور بالآخر اسی دفتر میں ایک دن داعئ اجل
ک کہہ گئے۔ وہ اگر آج بقید حیات ہوتے تو روماتی صاحب
لے ان کی شخصیت پر مضمون لکھتا۔ مذکورہ ہائی اسکول
رحوم کی جانفشانیوں کا یقیناً بڑا حصّہ ہے۔ حق مغفرت
عجب آزاد مرد تھا۔ موت برحق ہے آج وہ کل
ی باری ہے لیکن دیئے سے دیئے کو جلاتے رہنا
لہ ہے ان کے دوسرے رفقائے کار میں بحمد اللہ
فاسم یعقوب بجلے صاحب بی۔ ایس۔ سی ہیں جو
رے ایجوکیشن سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ہیں اور ہائی
ں چلانے کی دوڑ دھوپ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ
ہے ہیں۔ علاوہ ازیں جناب عبدالرحمٰن صاحب فنیو کر،
ب افتخار لالہ میاں صلیلے، جناب شبیر علی علوی، جناب
تش کوکنی

جناب حسن عبدالقادر بجلے جیسے نوجوان اس قافلۂ زندہ
دلاں میں شامل ہیں اور بھی کئی معتبر نام ہیں جن کا دست
تعاون اس نیک کام میں ہے لیکن ان سب سے اپنی
ناواقفیت کی وجہ ان کے ناموں کا تعارف کرنے سے قاصر
ہوں لیکن کام اہم ہے۔ کام کرنیوالوں کو تشہیر کی ضرورت
بھی نہیں۔ ان تمام کارکنان سے میں معذرت طلب ہوں
لیکن میری یہی گزارش ہے کہ وہ اس بامقصد تعمیری کام
میں ہمیشہ متحد رہیں اس ہائی اسکول کی عمارت کا سنگِ
بنیاد رکھتے وقت ارض کوکن کے مایۂ ناز سپوت مشہور
عالم دانشور جناب ایم کیو دلوی نے کہا تھا کہ مجھے جو عطیہ
دینا تھا میں دے چکا ہوں۔ اہالیانِ واگھیورے سے گزارش
ہے کہ وہ اس کعبۂ تعلیم کو مستحکم کرنے کے متحد و متفق رہیں۔
اور اس فنڈ میں دل کھول کر حصّہ لیں۔ اگر کوئی اپنی مالی
دشواری کے پیشِ نظر اقتصادی امداد دینے کے قابل نہ ہو
تو وہ اپنے ہاتھ میں راستے کا پتھر اٹھا کر پیش کرے ہم
اسے بصد خوشی قبول کریں گے۔ اور تعمیر میں اس پتھر
کا استعمال ہوگا نتیجتاً اہالیان واگھیورے نے اپنے عطیات
کا اعلان کیا کچھ حضرات نے ساگوان کے درختوں کا عطیہ
دیا۔ واگھیورے کے ملازمت کرنیوالے نوجوانوں نے اپنی
اپنی ایک ماہ کی تنخواہ اس فنڈ میں دے ڈالی۔ خواتین بھی
عطیہ دینے میں پیچھے نہ تھیں یہ اتفاق میں نے خود اپنی
آنکھوں سے واگھیورے میں دیکھا ہے اور مجھے امید
ہے کہ یہ اتفاق ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رہے گا اور میرے اعتماد
کو ہرگز ٹھیس نہ پہنچے گی۔ ہمارے ہندوستان میں قصّہ
کرسی کا مشہور ہے! اسی کے لئے پھوٹ پڑتی ہے۔
دراصل کام کی عظمت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اسلامی
تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی سرورِ کائنات فخر موجودات

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالاری کا اعزاز اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بخشا تھا اور فوج میں بڑے بڑے نامور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل تھے۔ لہٰذا کام کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا اہم بات ہے اسے کون کر رہا ہے اس پر کچھ بھی منحصر نہیں۔

واگھیورے کے مناظر دلکش ہیں۔ مذکورہ ہائی اسکول کے منتظمین وہاں بورڈنگ کا خاطر خواہ انتظام کریں۔ ہاسٹل کی عمارت تعمیر ہوئے۔ رہائش کا بہترین انتظام ہو صحیح نہج سے سارے معیاری انتظامات ہوں تو ممبئی اور پونا جیسے شہروں سے بھی لوگ اپنے بچّوں کو یہاں تحصیلِ علم کی خاطر بھیجیں، پنج گنی اور مہابلیشور میں جانیوالے طلباء واگھیورے کا رُخ کریں۔ اس دیہات تک سڑک کا راستہ پہنچ ہی چکا ہے۔ ممبئی اور دوسرے شہروں سے براہ چپلون یہاں بہ آسانی پہنچا جاسکتا ہے مگر ضرورت ہے بلند معیار کی! ویسے آج تک کہ مذکورہ ادارے کے ایس ایس سی کے نتائج حوصلہ افزا ہیں ایک سال تو نتیجہ سو فی صد طلباء کامیاب ہوئے تھے۔ اس ضمن میں پرنسپل جناب حسن میاں ولیلے اور ان کے معاون اساتذہ ٹیم اسپرٹ سے کام کرکے انتظامیہ کے تعاون کے ساتھ کلیدی رول ادا کر سکتے ہیں۔

آخر میں جناب حسن داود رومانی کی خدمت میں علامہ اقبال رح کا ایک شعر پیش کرتے ہوئے خدا حافظ!

؎ تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں!!

نقش کوکن۔

نیشنل ٹیلنٹ سرچ امتحان

محمد یعقوب اکرمی (ایوت محل)

ذہین بچے ملک و قوم کا عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔
آج ہر فلاحی ریاست کی یہی کوشش ہے کہ ذہین بچوں کو تلاش کر کے ان کی ہر ممکنہ مدد کرے تاکہ ملک کی تعمیر و ترقی میں ان کی اعلیٰ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ہمارے ملک میں ذہین بچوں کی تلاش این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی (NCERT) کی نگرانی میں ریاستی یونٹ اس ذمہ داری کو انجام دے رہے ہیں۔ صوبہ مہاراشٹر میں نیشنل ٹیلنٹ سرچ امتحان کی ذمہ داری بیورو آف گورنمنٹ امتحان مہاراشٹر، پونے انجام دے رہا ہے۔ ہر سال ماہ نومبر کے آخری اتوار کو یہ امتحان لیا جاتا ہے اس بار ۲۴ نومبر کو یہ امتحان لیا جائے گا۔

اردو زبان میں اس امتحان سے متعلق لٹریچر بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ مراٹھی اور انگریزی زبانوں میں کئی اداروں نے اس امتحان سے متعلق مفید کتب شائع کی ہیں۔ بہت کم لوگوں کو اس حقیقت کا علم ہوگا کہ نیشنل ٹیلنٹ سرچ امتحان میں شریک امیدواروں کو اردو زبان میں بھی سوالنامے دیئے جاتے ہیں۔ زیر نظر سطور میں کوشش کی گئی ہے کہ اس امتحان سے متعلق بنیادی معلومات دی جائے۔

داخلہ فارم اور فیس: صرف درجہ دہم کے طلبا و طالبات اس امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اپنے علاقے کے بلاک ایجوکیشن آفیسر یا ضلع کے ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری کے دفتر سے دو روپے دے کر داخلہ فارم حاصل کیا جا سکتا ہے ۳۱ اگست تک فارم پُر کر کے متعلقہ دفتر میں پہنچنے ضروری ہیں۔ فارم کے ساتھ ۲۰ روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ بطور فیس منسلک کرنا ضروری ہے۔

یہ امتحان ریاستی اور قومی سطح پر لیا جاتا ہے۔
ریاستی سطح میں کامیاب طلبا و طالبات کو قومی سطح پر لئے جانے والے امتحان میں شریک ہونا لازمی ہے۔ قومی سطح پر لیا جانے والا امتحان عموماً مئی کے آخری ہفتے میں منعقد ہوتا ہے۔ قومی سطح پر لئے گئے امتحان میں کامیاب امیدوار کو گروپ ڈسکشن اور انٹرویو کے لئے منتخب کیا جاتا ہے اس مرحلے میں کامیاب امیدوار کو ملنے والی امداد بھی ملتی ہے۔

ریاستی سطح پر لئے جانے والے امتحان سے متعلق تفصیلاً اس طرح ہیں " عام ذہنی قابلیت "
(General mental Ability test)
عام ذہنی قابلیت کا پرچہ حل کرنے کے لئے ۹۰ منٹ دیئے جاتے ہیں ۱۰۰ نمبر کے اس پرچہ میں ۱۰۰ سوالوں کے جوابات تحریر کرنے ہوتے ہیں ہر سوال کے لئے چار متبادل جوابات دیئے جاتے ہیں۔ صحیح جواب چن کر جوابی شیٹ میں دیئے گئے چوکون میں کراس کا نشان لگانا ہوگا۔ مثلاً اگر سوال نمبر ۱۰ کا صحیح جواب ۳ ہے تو جوابی شیٹ میں اس طرح لکھنا ہوگا۔

Q.No. 10 [ ] [ ] [X] [ ]

اس طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے سے لکھے گئے جوابات قبول نہیں کئے جاتے۔ کم از کم ۴۰ نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔
دوسرا پرچہ " درسی قابلیت " اس پرچہ میں

کیمسٹری، طبعیات، حیاتیات، تاریخ، جغرافیہ، شہریت اور ریاضی سے متعلق سوالات دریافت کئے جاتے ہیں۔ نشانات کی تقسیم اس طرح ہے ،

۱۔ طبعیات، کیمسٹری اور حیاتیات ۔ ۴۰ نشانات

۲۔ تاریخ ۔ جغرافیہ اور شہریت ۔ ۴۰ نشانات

۳۔ ریاضی ۔ ۲۰ نشانات

درسی قابلیت کے پرچے کو حل کرنے کیلئے ۹۰ منٹ دیئے جاتے ہیں۔ تمام سوالات لازمی رکھے گئے ہیں۔ جوابات لکھنے کا طریقہ وہی ہے جو اوپر بتلایا گیا ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے اپنے ضلع کے ایجوکیشن آفیسر سے رابطہ قائم کریں۔

٭ — ٭ — ٭

از: وارث توڑیلوی

میں اپنی خواب گاہ میں سو رہا تھا.....
رات طوفانی تھی...... ستاروں نے اپنا رُخ بدل دیا تھا
.... سامنے امرود کا درخت تھا.... میں نے
کھڑکی سے باہر جھانکنا چاہا مگر ہوا کے سرد جھونکوں نے
مجھے روک دیا۔ میں کمرے میں اطمینان کی سانس لئے بیٹھا
ہی تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی..... میں چونکا
اور دل ہی دل میں بڑبڑانے لگا کہ اتنی رات گئے میرے
دروازے پر کون آسکتا ہے.....؟ میں ڈر کے مارے
پسینہ پسینہ ہوگیا...... جیسے ہی میں قدم بڑھاتا گیا
اتنی ہی بے چینی بڑھتی گئی۔ ابھی تو صرف دروازہ پر دستک سے
ہی حالت خراب ہوگئی تھی اور دروازہ کھولنے کی ہمت بھی
نہیں ہو رہی تھی۔ بالآخر میں دبے پاؤں دروازے تک
پہونچ گیا اور دروازہ بے چینی کی حالت میں کھولا تو کیا
دیکھتا ہوں کہ ایک بدصورت اور بدہیئت میرے کمرے میں
نمودار ہوا۔ اس نے اپنی گرجدار آواز میں کہا "میں ملک الموت
ہوں مرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔" میں اللہ سے شکوہ کرنے لگا
"یا اللہ! لوگ تو سو سو سال زندہ رہتے ہیں پھر تو مجھے سترہ
سال کی عمر میں موت کیوں دے رہا ہے۔" میں سوچ ہی رہا
تھا کہ اس کی آواز ابھری کیا سوچ رہے ہو...؟ میں نے
کہا کچھ بھی نہیں۔ اس نے کہا تم نے میری توہین کی ہے میں
موت کا فرشتہ ہوں۔ سیدھے سیدھے بتاؤ کیا سوچ رہے
تھے۔ میں نے جواب دیا کچھ بھی نہیں۔ اس نے کہا اب تیرے
لئے کونسی سزا مناسب ہے؟ میں نے کہا موت سے نجات۔!
اس نے غصے میں گرج کر کہا "نہیں....! بتا تیری روح
کس طرح قبض کروں اس طرح کہ تجھے تکلیف ہو یا اس طرح
کہ تجھے پتہ بھی نہ چلے" میں نے کہا ابھی نہیں۔ میں اپنے عزیز دل
اور دوستوں سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ اس فرشتے نے
اپنی گرجدار آواز میں کہا "نہیں جلدی کرو مرنے کے لئے تیار
ہو جاؤ مجھے ابھی مزید چالیس افراد کی روح قبض کرنا ہے۔
میں نے معصومیت سے کہا "تم اُن چالیس افراد کی روح پر
قابض ہو جاؤ بعد ازاں بخوشی تمہارے ساتھ چلوں گا لیکن
اس نے میری ایک نہ مانی اور کہا "ان چالیس افراد میں سے
میں نے ایک کی روح قبض کر لی ہے اب دوسرا نمبر تمہارا ہے۔
چلو جلدی کرو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ وقت بہت کم ہے
اور کام زیادہ۔

اسی دوران دروازے پر دستک سنائی دی۔
اس فرشتے نے کہا آنیوالے کو کسی نہ کسی بہانے واپس بھیج دینا
ورنہ..... میں نے کہا ورنہ..... اس نے کہا میں تمہاری
روح قبض کرلوں گا۔ میں گھبرا گیا اور دل ہی دل میں بڑبڑانے
لگا کہ رات بھر ایسے کتنے فرشتے آئیں گے "جب دروازہ کھولا
تو میرا پرانا نوکر مبارک تھا۔ اس نے کہا مالک نے پیسہ دینے
کے لئے کہا ہے۔ ہاتھ کھجتا ہے بڑے بھائی۔ میں نے کہا آج تیرا

مجموعۂ کلام : "شعورِ حیات"
مصنف : خطیب شہابی
تبصرہ نگار محمد عبدالغفور ساقی توڑیلوی

علاقہ کوکن میں ایک سے سوا ایک نامور شاعر و ادیب میدانِ علم و ادب میں ابھر کر سامنے آرہے ہیں۔ وہ ماہرینِ علم و فن، باکمال شاعر اور ادیب جو گوشۂ گمنامی میں ایک مدت پڑے رہنے سے باذوق حلقہ کے علم میں نہ آسکے تھے۔ انتظامِ غیب و تائیدِ حق نصیب ہوتے ہی روشنی میں آکر اپنا مقام اعزازی حاصل کر لینے میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ ان شعرائے عالی ظرف میں ایک ہیں جناب خطیب شہابی جو راقم السطور کے برادرِ نسبتی خالہ زاد بھی ہیں آپ کا وطن مالوف شری وردھن ہے وہیں تعلیم پائی اور بطور ذریعہ معاش ممبئی کارپوریشن میں پیشۂ معلّمی اختیار کر لیا۔ فرائضِ منصبی بخوبی انجام دے کر فی الحال سبکدوش ہو چکے ہیں۔ آپ کا ذوقِ فکرِ سخن اس کا متقاضی ہے کہ آپ کے کلام پر طائرانہ نہیں بلکہ گہرائی و گیرائی سے ہم آہنگ ہو کر نظروں کو مرکوز کر دیا جائے۔

ایک سو اٹھاسی صفحات پر مشتمل آپ کے اس مجموعۂ کلام میں رواں دواں غزلیات، حمد و نعت شامل ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کے کلام کی روشنی میں ان کا تعارف شعری و ادبی پیش کرنا مقصود ہے۔ میں ڈاکٹر حامد اللہ ندوی صاحب سے متفق ہوں جو اپنے تبصرہ میں صاحبِ تصنیف "شعورِ حیات" کے منتخب اشعار میں آپ کے حمد و نعت کے جو اشعار بطورِ نمونہ پیش فرما چکے ہیں قاری کو قطعاً صحیح ذوقِ اطاعتِ حق و حبِّ نبوی ؐ کی ترغیب دیتے ہیں شعر کیا ہیں؟ شاعر کے رجحان و میلانِ دین و عافیت کے صد فیصد آئینہ دار ہیں کیا فرمایا ہے۔

میں تیری حمد کا کس طرح اہتمام کروں
مجھے مجال کہاں ہے کہ کچھ کلام کروں
کتابِ زیست میں جب تو ہے اوّل و آخر
کہاں سے چھیڑوں فسانہ کہاں تمام کروں
مری زبان پہ ہر دم ترا ہی نام رہے
تری ہی یاد میں اب زندگی کی تمام کروں
جبیں ہو سجدے میں ایسے میں میرا دم نکلے
نمازِ عشق کو اس شان سے تمام کروں

ہر ذرّہ کائنات کا اس خاک پا سے ہے
عالم کا یہ وجود ہی خیر الورٰی سے ہے
تاروں میں نور چاند میں ضو اس ضیا سے ہے
یہ حُسن کائنات حبیبِ خدا سے ہے
جنّ و بشر ملک کو نہ کیوں وہ عزیز ہوں
اللہ کو بھی اُنس شہِ انبیا سے ہے
بیشک گنہ گار ہیں لیکن ہیں اُمتی
ہم کو اُمید شافعِ روزِ جزا سے ہے

غزلیات :

غزلیات میں خطیب شہابی کی غزل متفرق معیاری جذبات خیالات و فکر کی عکاس و ترجمان معلوم ہوتی ہیں۔ ان کے یہاں رومانی، عشقیہ اندازِ فکر شاذ ہی پایا جائے گا۔ پہلے میں بتا چکا ہوں وہ دُنیوی آلائشوں سے دور مذہبی و اُخروی تخوّف و تصوّراتی محاکات کا مظہر معلوم ہوتے ہیں۔ دورانِ مطالعہ کلام یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ ان کی شاعری بڑی حد تک پیغام بھی ہے ___ تمثیلاً

رو نما ہو گی خوشی یوں غم و آلام کے بعد
جس طرح صبح ہوا کرتی ہے ہر شام کے بعد
عزم محکم ہو تو ہوتی ہیں چٹانیں پسپا
منزلیں بڑھ کے قدم لیتی ہیں ہر گام کے بعد
کیسی منزل کہ انہیں دھول بھی اس کی نہ ملی
تھک کے جو بیٹھ گئے راہ میں دو گام کے بعد

روداد و واردات حیات ان اشعار
میں بخوبی بیان فرمائی ہے:

رہِ حیات کا ہر معاملہ ہوا آساں
غمِ حیات کو جب سے نبھا لیا میں نے
قرار آیا بھی دل کو مرے تو کب آیا
ہر ایک جذبہ جب اپنا کچل دیا میں نے

●

۱۔ جب سے فضائے دہر میں محصور ہو گئے
ہم کیا بتائیں کس طرح مجبور ہو گئے
۲۔ چارہ گرو! مداوے کی الجھن میں مت پڑو
اب لا دوا ہمارے یہ ناسور ہو گئے
۳۔ چند صیا گئی ہماری نظر ہوش اڑ گئے
ان کے قریب کیا گئے، ہم دور ہو گئے
۴۔ اس کے بعد وہ نہ کبھی آئے بے حجاب
بس اک جھلک دکھا کے ہی مستور ہو گئے

بطور حقائق بیانی و محبت و حسنِ
اخلاق:

●

جو شخص گفت گو میں پیمبر لگا مجھے
وہ ہر معاملہ میں ستمگر لگا مجھے
جو جانتا تھا شیشۂ دل کی نزاکتیں
پہلے اسی کے ہاتھ کا پتھر لگا مجھے

عالم جو اپنے علم کا عامل نہ بن سکا
اس سے تو اک گنوار ہی بہتر لگا مجھے
سچ بولتا رہا ہو جو اس دورِ کذب میں
وہ شخص عہدِ نو کا پیمبر لگا مجھے
وہ شخص جس کے دل میں محبت نہ ہو خطیب
انساں کے روپ میں کوئی پتھر لگا مجھے

بطور کلاسیکی ادب:

یہ مسائل زندگی کے یہ تقاضے وقت کے
یہ گزرتے حادثے اور یہ غموں کے سلسلے
جب انہیں میں دیکھتا ہوں سوچتا رہتا ہوں یہ
کیا ضروری ہیں سبھی یہ زندہ رہنے کے لئے

آپ نے گنتی کی چند نظمیں کہی ہیں وہ کامیاب ہیں اور صحیح داد کے مستحق ہیں۔ مجموعی طور پر "شعورِ حیات" کوکن کے شعراء کی تصانیف شعر و سخن میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ ہر طرح سے سزاوارِ تعریف و مستحقِ داد ہے میں جناب تاج الدین خطیب ڈنگا کو ان کی اس کاوش پہ مبارکباد دیتا ہوں۔ ..

●

نئی تعلیمی پالیسی کا بقیہ

کے ذریعے بند کرنا چاہتی ہے مگر عوامی نمائندوں کا دباؤ زیر تعلیم بچوں کا تعلیمی مستقبل اور اساتذہ کی ملازمت جیسے مسائل در پیش ہیں ان پر غور و خوض کے لئے سرکار نے ممبران اسمبلی کی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو اس کا مطالعہ کر کے اپنی سفارشات سرکار کو پیش کرے گی اور پھر جلد ہی کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ ⁘

★

نقشِ کوکن صرف اہلِ کوکن کے لئے ہی نہیں بلکہ اہلِ اُردو کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے۔ مسلسل اور وقت پر شائع ہونا باقاعدہ تقسیم ہونا یہ ڈسپلن کم ہی رسالوں میں ہے۔ آپ لوگ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اور اس پر بھی رائے گڈھ کے مختلف شہر اور گاؤں والوں کو یہ شکایت رہی ہے کہ ان کی تقریبات کی نیوز نقشِ کوکن میں شائع نہیں ہوتیں مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں رائے گڈھ کے علاقے میں تقریبات، تو بہت ہوتی ہیں مگر لوگ ان کی باقاعدہ نیوز بنا کر نہیں بھیجتے۔ اس لئے آپ سے عرض ہے کہ کسی ایک فرد کو جو تعلیمی اداروں کی مکمل جانکاری رکھتا ہو۔ اسے نقشِ کوکن کی نامہ نگاری سونپ دیجئے تاکہ وہ اس علاقے کی علمی، ادبی، ثقافتی خبریں اور رپورٹ آپ کو ارسال کر سکے۔ ؎

پروفیسر شکیل شاہ جہاں۔ مہسلہ، رائیگڈھ

؎ ہماری یہ دیرینہ آرزو ہے کہ آپ نقشِ کوکن کے لئے نامہ نگاری کریں۔ مگر آپ کی مصروفیات کے پیشِ نظر کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اب جو آپ نے ذکر چھیڑا ہے تو ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ خدمت آپ ہی اپنے ذمہ لے کر ہمیں ممنون فرمائیں گے۔۔ (ادارہ)

★

نقشِ کوکن کے قاری اب تنقیدی اصلاحی اور توصیفی خطوط کو پسند کرنے لگے ہیں اور کبھی کبھی آپ تنقیدی یا تنقیصی احساسات کو بھی قاری کے لئے "خوانِ" میں سجا کر پیش کرتے ہیں یہ بیباک صحافتی پیشکش ہے مگر ہمارے کچھ دوست۔ ہمارے ان بزرگوں کا احترام بھی ملحوظ رکھ کر خطوط لکھا کریں جنہوں نے کوکن کی زمین پر اُردو کی کاشت کی ہے۔ اردو کے لئے کشٹ اٹھایا ہے اور کچھ لوگ آج بھی خاموشی سے یہ کام کر رہے ہیں۔

کوکن کے اُردو نوازوں نے اُردو کو فروغ دینے کے لئے جہاں بھی اور جس طرح بھی کوششیں کی ہیں ان کی فہرست طویل نہیں ہے ان سب کو مربوط انداز میں نقشِ کوکن نے سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ محترم ساحر شیوی اور انجم عباسی کے دستاویزی پیشکش (کوکن کے سپوت) کے بعد جناب شرف کمالی کا نیا "سلسلہ مضامین" بھی اسی کی کڑی بن سکتی ہے۔

قاضی فراز احمد۔ دوحہ قطر۔

★ اگست ۹۶ء کا شمارہ بھی اپنی سابقہ روایات کا امین ہے۔ جناب شرف کمالی صاحب کا "ڈھونڈو گے ہمیں برسوں برسوں" پڑھا پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ فاروق انصاری صاحب کا "اردو اسکولوں کو سبزی منڈی بننے سے بچائیے!" دراصل ہماری قوم غلط افہام و تفہیم کی وجہ سے یہ دن دیکھنا پڑ رہے ہیں۔ ہم نے تعلیم کو صرف اور صرف ملازمت تک محدود رکھا۔ اساتذہ کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیں۔ اساتذہ کا یہ طبقہ بیدار ہو جائے اور ان کے دلوں میں احساسِ بیداری پیدا ہو جائے تو وہ مردہ جسموں میں روح پھونک سکتا ہے۔

ابراھیم پٹھان۔ الجزلہ۔ داپولی۔ رتناگری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عروس البلاد ممبئی کا مستحکم ادارہ

المقدس حج و عمرہ ٹورس اینڈ ٹراویلس

معزز مہمان حرم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ضلع کوکن شہر ممبئی اور مہاراشٹر کا قابل اعتماد ادارہ "المقدس حج و عمرہ ٹورس اینڈ ٹراویلس" منظم کردہ پروگرام کے ذریعہ پچھلے کئی سالوں سے شائستہ اور تجربہ کار رہنمائی کے ساتھ زائرین حجاج کرام کی تشفی بخش خدمت کرتا آرہا ہے لہٰذا امسال بھی مزید سہولتوں کیساتھ اور مناسب اخراجات پر ہم اپنے تجربہ کار ساتھیوں کیساتھ ہم آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جسمیں شامل ہوکر آپ بہتر طریقے سے حج و عمرہ، بیت المقدس، نیز مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارتوں سے بھی فیضیاب ہوں گے۔

ماہ نومبر میں عمرہ و زیارت

پروگرام	خرچ	مدت	روانگی
صرف عمرہ کیلئے	۲۶ ہزار روپے	۱۵ / دن	روانگی ۱۲/ نومبر ۱۹۹۶ء
عمرہ و زیارت کیلئے	۴۴ ہزار روپے	۲۳ / دن کیلئے	روانگی ۱۲/ نومبر ۱۹۹۶ء
ماہ رمضان المبارک میں دوسرا عشرہ سے عید تک			
عمرہ کیلئے	۲۸ ہزار روپے	۱۵ / دن کیلئے	روانگی ۱۹/ جنوری ۱۹۹۷ء
عمرہ کیلئے عید کے دوسرے دن واپسی	۳۵ ہزار	۲۱ / دن	روانگی ۱۹/ جنوری ۱۹۹۷ء

حج بیت اللہ اور زیارت کے لئے بغداد شریف۔

پروگرام	خرچ	مدت	روانگی
حج بیت اللہ کیلئے ٹورسٹ کلاس	۵۵ ہزار روپے	۳۵ روز کیلئے	روانگی ۶/ اپریل ۱۹۹۷ء
حج بیت اللہ بی کلاس	۶۲ ہزار روپے	۳۵ روز کے لئے	روانگی ۶/ اپریل ۱۹۹۷ء
حج بیت اللہ کیلئے اے کلاس	۷۰ ہزار روپے	۳۵ روز کے لئے	روانگی ۶/ اپریل ۱۹۹۷ء
حج بیت اللہ و زیارت کیلئے	۸۵ ہزار روپے	۴۲ سے ۴۵ روز کے لئے	روانگی ۶/ اپریل ۱۹۹۷ء

ممبئی اور مضافات میں ہمارے نمائندے

(۱) ممبئی۔ مولا علی۔ مہاراشٹر کین فرنیچر شاپ ۴۴، ۱۴ ایس ایم روڈ اٹاپ ہل وڈالا ممبئی ۳۷۔ فون: ۴۱۱۵۰۱۲ (۲) کاشی میرا تھانہ: حاجی علاءالدین خان۔ سروسی کمپلیکس سیکٹر ۹ انوار دھا بلڈنگ سی ونگ فلیٹ ۱۲ دوسرا منزلہ میرا روڈ تھانہ۔ ۸۱۱۳۲۲ (۳) کرلا: حسام الدین عبدالغنی، سبھاش نگر، جری مری اندھیری روڈ، کرلا۔ فون نمبر: ۵۱۱۱۰۶۶ (۴) پونہ: محمد اقبال حاجی محمد، بغفار بیگ اسٹریٹ پونہ کیمپ چار باوری قمرالدین مسجد کے پاس پونہ، فون ۶۴۰۲۷۸ (۵) محمد نور کھوت، ریلائمبل اسٹیل ۱۵۱ بھوانی پیٹھ پونہ فون ۶۵۶۲۷۱ (۶) گوریگاؤں رائیگڈھ، وحیدالدین شہاب الدین قاضی ٹیلر گورے گاؤں رائے گڈھ فون ۴۴۵ (۷) تو ڑیل رائیگڈھ، علی خان عمرخان دیشمکھ۔ ایرتوڑیل رائیگڈھ فون ۴۴۸۴ (۸) پنویل رائے گڈھ، عبدالستار کھوت۔ واجی محلہ۔ پنویل رائے گڈھ۔ فون ۴۵۲۱۵۸ (۹) کرناٹک، اے جی ساہر جے ہند کین اینڈ وڈن فرنیچر جگت روڈ گلبرگہ شریف فون ۲۶۴۴۹ (۱۰) کرناٹک، ایم جی مجاور۔ گلی نواح پیٹھ گوکاک۔ ضلع بیلگام (۱۱) مہسلہ رائے گڈھ، سید عبداللہ عبدالرحمٰن قادری رائے گڈھ، فون ۳۲۱۱۹

آرگنائزر:۔ فقیہ عبدالرشید حاجتے

ہیڈ آفس: ۵۱-۵۷ دونتاڈ اسٹریٹ میزنین فلور، روم نمبر ۱۹ زکریا مسجد کے پیچھے ڈامر گلی ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳

آفس:۔ ۶/ مسجد اسٹریٹ دوسرا منزلہ، مانڈوی پوسٹ آفس کیسامنے نزد نواب مسجد ممبئی۔ آفس فون: ۳۷۱۸۸۵۶۔ گھر: ۳۴۱۲۱۵۳

زیر سرپرستی: پیرزادہ سید عمر فیض اللہ شاہ باباقادری الرفائی کرلا جری مری، عبدالرشید باباقادری نقشبندی، ماہم

تاریخی مساجد

از: مومن عبدالسلام (کلیان)۔

معماروں کے نام	مساجدوں کے نام	تعمیر مقامات
سلطان قطب الدین ایبک	مسجد ڈھائی دن	اجمیر راجستھان
سلطان سکندر لودھی	جامع مسجد	سرینگر کشمیر
مغل شہنشاہ ظہیر الدین محمد بابر	کابلی مسجد	پانی پت دہلی
سلطان شیر شاہ سوری	پرانے قلعے کی مسجد	دہلی
محمد علی شاہ	جامع مسجد	لکھنؤ (اتر پردیش)
اکبر اعظم کی بیوی انا ماہیم بیگم	مسجد خیر المنازل	دہلی
مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر	اکبری مسجد	اجمیر راجستھان
سلطان امیر شیخ گجرات	شیدی سید کی مسجد	احمد آباد
مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر	جامع مسجد	فتحپور سیکری آگرہ (یوپی)
سلطان محمد علی قطب شاہ	مکہ مسجد	حیدرآباد آندھراپردیش
سپہ سالار ملک امبر	جامع مسجد	اورنگ آباد مہاراشٹر
مغل شہنشاہ شاہ جہاں	شاہ جہانی مسجد	اجمیر راجستھان
شاہ جہاں کے ہندو راجہ نکہ ندرائے صوبیدار بریلی۔	جامع مسجد بریلی	بریلی شہر اتر پردیش
سلطان یوسف عادل شاہ	کالی مسجد	کلیان ضلع تھانے مہاراشٹر
مغل شہنشاہ شاہ جہاں	جامع مسجد	دہلی۔
شاہ جہاں کی بیوی فتحپوری بیگم	مسجد فتحپوری	دہلی۔
راجے علی خان خودمختار صوبیدار خاندیش	شاہی مسجد	برہانپور مدھیہ پردیش
مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر	موتی مسجد لال قلعہ	دہلی ۔
زینت النساء بنت عالمگیر	مسجد زینت المساجد	دہلی۔
ٹیپو سلطان	مسجد اعلیٰ	سرنگا پٹم کرناٹک
نواب نوازش علی خان	کٹرہ مسجد	مرشدہ آباد کلکتہ
نواب شاہ جہاں بیگم	تاج المساجد	بھوپال مدھیہ پردیش

ہائی اسکول کا مثالی معلم

فورم کے لئے قابل قدر اور صاحب اعزاز

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پچھلے بارا تیرا سالوں سے کوکن میں اُردو ذریعۂ تعلیم کے بچّوں کا S.S.C. میں نتیجہ دیکھ کر ہر مضمون میں اساتذہ اور طلبہ کو بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کا انعام اور اعزاز عطا کرتا ہے۔ اسی طرح بچّوں میں چھپے جوہر کو تلاشنے کے لئے تعلیمی مقابلے منعقد کرتا ہے (یہ سلسلہ پچھلے چھ سات سالوں سے جاری ہے) امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے کوکن میں اُردو ہائی اسکولوں کا سال رواں کا مثالی معلّم تلاشنا شروع کیا ہے۔ اس کے لئے ہر ہائی اسکول کی طرف سے منتخبہ تین اساتذہ کی کارگزاریوں کا جائزہ لے کر ان میں سے ایک کو "بہترین" کا اعزاز دینا ہے۔

ہماری درخواست پر ہائی اسکولوں نے اپنی تفصیلات ارسال فرمائی ہیں جنہیں تین ماہرینِ تعلیم کے پینل آف ججز نے جانچا اور منتخب کیا۔ ان منتخبہ اساتذہ کو اطلاع اور مبارکباد دیتے ہوئے فورم کی جانب سے یہ دعوت بھی دی جائے گی کہ وہ ضلعی سطح پر منعقد ہونے والے تعلیمی مقابلہ کے مرکز پر تشریف لائیں تاکہ اس تقریب میں حاضرین کی موجودگی میں انہیں سندِ امتیاز کے ساتھ یادگاری تحفہ اور شال پیش کرکے اُن کا اعزاز کیا جائے۔ مرکز پر آمد ورفت کے لئے انہیں زادِ راہ بھی ادا کیا جائے گا۔

اس انتخاب اور اعزاز کا مقصد یہ ہے کہ اساتذہ کی اُن خوبیوں کی قدر افزائی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنے ہائی اسکول میں محبوب ومقبول ہیں۔ اُمید ہے کہ اس سے دیگر اساتذہ میں بھی محنت، لگن اور خیرسگالی کا جذبہ اُبھرے گا۔ اساتذہ یہ نوٹ کرلیں کہ "مثالی معلّم" کا انتخاب فورم کی جانب سے ہر پانچ سال کے بعد کیا جائے گا۔۔

منجانب : ابراہیم احمد سندیلکر
سکریٹری
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

توجّہ طلب

ابھی ہم یہ تیاریاں مکمّل کر ہی رہے تھے کہ ہائی اسکولوں کی جانب سے خطوط ایسے ملے کہ ان میں اس سرگرمی کو ناقص گردانا گیا ہے بلکہ اس سے اداروں میں اور اساتذہ کے درمیان انتشار پیدا ہونے کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ لہٰذا سردست ہم اس پر عمل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ اور اس سرگرمی کو روک لیا گیا ہے۔

اخبار و افکار

بن صاد

گونڈگھر کا نتیجہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر کا نتیجہ ۳۰ء۴۲ فیصد رہا۔ ۲۶ طلباء میں سے ۱۱ کامیاب ہوئے۔ پچھلے سالوں کے بہ نسبت امسال کا نتیجہ اطمینان بخش رہا۔ اس اسکول کی ہونہار طالبہ ہمیرا نظام الدین نظیر نے ۵۶۷ (۶۰ء۵۷ فیصد) نمبرات حاصل کرکے اسکول میں اول مقام حاصل کیا اسی طرح شبیر احمد حسین کھوکھر نے ۴۶۵ نمبر حاصل کرکے اسکول میں دوسرا مقام پایا۔

سرورق کی تصویر

یہ اس گاؤں کی مسجد ہے جو بمبئی شہر سے کافی دور پہاڑیوں کے دامن میں ایک خوبصورت سی بستی ہے جسے اپرہ توڑیل کہتے ہیں واضح رہے کہ تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڈھ نقشِ کوکن کا یہ گاؤں خوبصورت ہے مسجد خوبصورت ہے اس لئے تصویر بھی خوبصورت بھیجی ہے وارث توڑیلوی نے۔

عبدالرشید اطہر کا الوداعی جلسہ

عبدالرشید کرڈومیاں صدر مدرس کلیان میونسپل کارپوریشن اردو اسکول نمبر۱ (اطہر نصیر آبادی) درس و تدریس کے میدان میں اپنی ۳۸ سالہ خدمت انجام دینے کے بعد ۳۱ جولائی ۱۹۹۶ء کو ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

اس تعلق سے کلیان میونسپل کارپوریشن کے اردو مدرسین نے ۳۰ جولائی ۱۹۹۶ء کو الوداعی تقریب اسکول ہذا میں منائی اساتذہ و اسکول کے اسٹاف نے انہیں تحفے پیش کئے۔ موصوف قابل مدرس اور شاعر کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کئے جائیں گے۔

کوکن میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ کی تعمیر کا منصوبہ

کوکن اور گوا دونوں کو قدرت نے لازوال حسن اور فطری خوبصورتی بخشی ہے اس لئے ان کی ترقی کے لئے مرکز نے جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت سندھو درگ میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ تعمیر کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی حکومت کے نائب وزیر قانون و انصاف ایڈوکیٹ رماکانت کھلپ نے شیروڈا کے عام جلسہ میں کیا۔ مرکزی وزارت میں شمولیت کے بعد یہ ان کا پہلا دورہ تھا۔

ایڈوکیٹ کھلپ نے یہ بھی کہا کہ یہاں سالانہ ڈیڑھ سو انچ بارش ہوتی ہے جبکہ پہاڑ اور اس کی وادیوں میں لاکھوں ایکڑ زمین بنجر پڑی ہے اگر برسات کے پانی کو کام میں لاکر پہاڑی زمین پر کاشت کی گئی تو ناریل آم، کاجو اور دیگر پھلوں کی پیدائش میں زبردست اضافہ ہوگا۔

مبارکباد

ای۔ ایس۔ انگلش اسکول سے لوئر توڑیل کی ہونہار طالبہ نادرہ انور خان دیشمکھ

نے مارچ ۱۹۹۶ء کے ایس ایس سی امتحان میں ۸۳٫۶ فیصد مارکس کے علاوہ اس نے اردو میں ۸۷، مراٹھی میں ۸۳ اور انگلش میں ۸۲ فیصد مارکس حاصل کئے۔

الھدیٰ ویلفیر ایسوسی ایشن اپہ توڑلی نادرہ اور اس کے متعلقین کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ

"تیرے ظفر کا خدا سلسلہ دراز کرے"

"الھدیٰ" نے نادرہ کو ایک "پردہ" کتاب اور سو روپے نقد انعام دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔

ڈاکٹر اعجاز تاجر

کویت میں "اپکار" کا یادگار مشاعرہ

"نور پرکار" کی نظامت کامیابی کی ضمانت

بھارتی ثقافتی تنظیم "اپکار" کے زیر اہتمام بھارت کے پچاسویں یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک شاندار محفل مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں مقامی تمام ہندوستانی شعراء نے سامعین کو محظوظ کیا "اپکار" کے صدر یوسی شرما نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ سفیر ہند جناب بی۔ ایم۔ سی نائیر اس مشاعرہ کے مہمان خصوصی تھے

اس کامیاب مشاعرہ کی نظامت اردو کے معروف شاعر ادیب اور مراٹھی کے معتبر مترجم جناب نور پرکار نے کی۔

جن شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو نوازا۔ ان میں نور پرکار عبداللہ ساجد، جی۔ کے سکسینہ۔ یوسی شرما، جسبیر سنگھ دھیمان۔ ایوب قاسم کرجیکر، اسلم عمادی، افتخار شہزاد اعظمی، مسرور عابدی، احمد علی عرفات غزالہ بانو، ڈاکٹر اروند رینا، منظر عالم اکبر نظر بریلوی، تسکین انصاری، سعید نظر کرپوی اور عبداللہ اطہر کے نام قابل ذکر ہیں۔

شاندار کامیابی

یعقوب بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج پنویل کی طالبہ ثبانہ فاروق سرمے نے ممبئی بورڈ کے ایچ۔ ایس سی امتحان میں کامرس فیکلٹی میں ۷۰ فیصد مارکس حاصل کر کے اسکول کا نام روشن کیا یہ طالبہ پنویل تعلقہ کے تمام جونیر کالجوں میں اول رہی۔

یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کی دوسری طالبہ یسمین محمد حسین شاہپورے نے ممبئی بورڈ کے ایس ایس سی امتحان میں ۸۰ فیصد مارکس حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

سارنگ میں یومِ آزادی

آزادئ ہند کی پچاسویں سالگرہ کے موقعہ پر ضلع پریشد اردو اسکول سارنگ تعلقہ داپولی میں گاؤں کے سرپنچ جناب عبدالجبار بھاروے کے ہاتھوں قومی پرچم لہرایا گیا اس کے بعد جلسہ ہوا جس کی صدارت الحاج عبدالرحمٰن بھاروے نے فرمائی جماعت ہفتم کے طلباء نے تقریریں کیں جن میں توصیف مقدم نے کوکنی میں شبنم مقدم نے مراٹھی میں۔ فیصل مقدم اردو میں تو مدثر مقدم نے انگریزی میں تقریر کیں۔

صاحب صدر جناب عبدالرحمٰن بھاروے صاحب (دنیوی والے) نے بند لفافہ میں اسکول کو تحفہ پیش کیا۔ اس پروگرام کی تیاری میں صدر معلمہ رقیہ مقدم اور عرفان قاضی کی مساعی قابلِ قدر ہیں۔

عام معلومات کے امتحان اکتوبر ۹۶ء میں

گذشتہ کئی سالوں سے پورے

اکتوبر

مہاراشٹر میں انڈین ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر تحت نو ہند ودیا پیٹھ دادر ممبئی ۱۴ عام معلومات، ڈرائنگ ریاضی، انگریزی، سنسکرت، مراٹھی (لوئر اور ہائر لیول) کے امتحانات ہر سال منعقد کر رہا ہے۔ یہ امتحانات ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ حکومت مہاراشٹر اور محکمہ تعلیم ممبئی میونسپل کارپوریشن سے منظور شدہ ہیں۔ امسال معیار سوم تا دہم کا عام معلومات کا امتحان اتوار ۱۳ اکتوبر ۹۶ء کو ہوگا اس سلسلے میں داخلہ فارم امتحانی پرچوں کے نمونے اور دیگر معلومات کے لئے رجسٹرار ودیا پیٹھ سے ملاقات کریں۔

پتہ:۔ انڈین ایجوکیشن سوسائٹی نو ہند ودیا پیٹھ دادر ممبئی ۱۴

۱۱ سے ۵ تک فون:۔ ۴۱۴۲۵۸۲

رجسٹرار:۔ این۔ ڈی۔ پربھو

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کا ورکشاپ

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کے زیر اہتمام خطۂ کوکن رائیگڈھ کے تمام اردو میڈیم اسکولس کے دہم جماعت میں انگلش اور میتھمس پڑھانے والے ٹیچرز کے لئے ایک دن کا ورکشاپ ۱۱ اگست ۹۶ء کو موربہ (مانگاؤں) میں منعقد کیا گیا۔ اس کیمپ میں رائیگڈھ ضلع کے ایجوکیشنل افسر سوپے صاحب بحیثیت مہمان خصوصی شریک تھے۔ اس ورکشاپ کا افتتاح رائے گڈھ ضلع کے جونیر کالج انسپکٹر جناب سوریہ ونشی نے کیا۔ صدارت جناب علی ایم شمسی صاحب (پریسیڈنٹ یونٹ) نے کی۔ اس ورکشاپ میں رائے گڈھ ضلع پریشد کے کرشی اینیمل سیکنڈری وڈیریز کے سبھاپتی جناب اسلم راؤت صاحب بحیثیت اعزازی مہمان موجود تھے اور انہیں نے اس ورکشاپ کی کفالت کی۔

اس ورکشاپ میں مندرجہ ذیل ہستیاں ریسورس پرسن کے طور پر موجود تھیں۔

انگلش: (۱) جناب این اے واحد صاحب (سابق پرنسپل وانگلش ٹیچر فنجدار ہائی اسکول وجونیر کالج وہور
(۲) جناب خلیق الرحمٰن صاحب (پرنسپل وانگلش ٹیچر انجمن اسلام بوائز ہائی اسکول کرلا، ممبئی

میتھمس (۱) جناب قاسم رضا صاحب (مترجم بورڈ آف اسٹڈیز۔ میتھمس)
(۲) جناب عرفان عباسی صاحب (معاون ٹیچر انجمن اسلام بوائز ہائی اسکول کرلا ممبئی

ورکشاپ میں رائے گڈھ ضلع کے اردو میڈیم اسکولوں کے میتھمس اور انگلش مضمون کے ۲۵/۲۵ اس طرح کل پچاس ٹیچرز نے حصہ لیا۔ جناب سوپے صاحب ایجوکیشنل آفیسر رائے گڈھ ضلع نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ نے یہ کام کر کے ہمارے ڈپارٹمنٹ کا ہاتھ بٹایا ہے۔ جناب سوریہ ونشی صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں یہ کہا کہ میں اردو میڈیم اداروں کے لئے ایسا کام پہلی بار دیکھ رہا ہوں جو انتہائی ضروری ہے۔ صدر جلسہ جناب شمسی صاحب نے کہا کہ اس ورکشاپ میں ایجوکیشنل آفیسر سوپے صاحب وجونیر کالج انسپکٹر سوریہ ونشی صاحب (رائے گڈھ ضلع) کی شرکت سے ورکشاپ میں حاضر ٹیچرز و یونٹ کے منتظمین حضرات کے حوصلے بڑھ گئے۔

ورکشاپ کا اختتامی پروگرام ایس ایس ہائی اسکول وجونیر کالج موربہ کے چیرمین جناب ڈاکٹر محمد صالح راؤت کی صدارت میں انجام پذیر ہوا۔ یونٹ کے وائس چیرمین جناب محمد سعید حاسکا ونکر صاحب نے مہمانان

نقش کوکن

کا خیر مقدم کیا۔ یونٹ کے خازن جناب شبیر خطیب نے گلپوشی کی۔ ورکشاپ کے آخر میں یونٹ کے جنرل سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنشے نے ٹیچرز کے لئے ایک اعلان کیا کہ انشاء اللہ یونٹ مستقبل میں ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ تمام اردو میڈیم اداروں کے لئے ایسے ورکشاپ وسیمنار اور ٹریننگ اردو زبان میں منعقد کرنے جا رہا ہے۔ آخر میں یونٹ کی ممبر مس انوری چلوان نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ورکشاپ کا اختتام ہوا۔ نامہ نگار

عبدالوہاب دھنشے

طالبات کو مفت ایس ٹی بس سفر کی سہولت

دیہی علاقوں میں پانچویں تا دسویں جماعت تک زیر تعلیم لڑکیوں کو تعلیمی سال ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران حکومت نے ایس ٹی بس سے مفت سفر کی سہولت کا اعادہ کرتے ہوئے اس سال جون ۱۹۹۶ء سے اس پر عمل آوری کا اعلان کیا ہے اس اسکیم کو "اہلیہ بائی ہولکر مفت سفر اسکیم" برائے طالبات کا نام دیا گیا ہے۔

یہ سہولیات صرف دیہی علاقوں کے طالبات کے لئے وقف ہیں لیکن دیہی علاقوں میں سکنڈری اسکول مقام رہائش کے قریب ہونے کے باوجود اگر طالبات دوسرے گاؤں یا شہر کی سکنڈری اسکول میں زیر تعلیم ہوں تو انہیں یہ سہولیت نہیں دی جائیگی اسکول کے صدر مدرس مذکورہ اسکیم کے اہل طالبات کے ناموں کی فہرست اسٹیٹ ٹرانسپورٹ مہامنڈل کے ڈپو مینیجر کو روانہ کریں۔ فہرست موصول ہونے کے بعد ہی ڈپو مینیجر کی جانب سے ایس ٹی بس کی مفت سفر کا سہ ماہی پاس فراہم کیا جائے گا۔

نقش کوکن

کسٹم افسر حاجی ٹپو یکر چپلون میں

سپر نٹنڈنٹ آف سینٹرل ایکسائز اینڈ کسٹم کے عہدہ پر جناب حاجی محمد علی شمس الدین ٹپو یکر کی تقرری جون ۹۶ء سے چپلون میں عمل میں آئی ہے۔ اس محکمہ میں ٹپو یکر صاحب متوطن اسلام پور کی ملازمت کا آغاز ۱۹۷۴ء میں شہر رتناگری سے ہوا اور پورے خطۂ کوکن میں آپ نے خدمات انجام دیں ترقی پائی اور اب کراڈ سے منتقل ہوکر چپلون آئے ہیں جس کے حلقۂ عمل لوٹے پرشورام میں تقریباً ۷ چھوٹے بڑے صنعتی ادارے ہیں اور اسی کا چنگی محصول آبکاری ٹیکس سالانہ ۳۰ کروڑ روپیہ جمع ہوتا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں آپ ویلاس بانکوٹ علاقہ میں تھے تو غیر قانونی نقل وحمل میں ۲ کروڑ کی چاندی پکڑ کر آپ نے بڑا کارنامہ انجام دیا تھا۔

ٹپو یکر صاحب دینی ماحول کے پروردہ ہیں ابھی اسی سال آپ اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ فریضہ حج ادا کر آئے ہیں آپ کا ایک فرزند حافظ القرآن ہے جو گجرات سے فارغ التحصیل ہے۔

نامہ نگار حضرات سے:

گزارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف، صاف، خوشخط اور دو سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر مضمون تحریر فرمائیں:

حسین عبدالغنی ملاجی

غینسنز ریڈیٹرس پرائیویٹ لیمیٹڈ نئی ممبئی کے مینجنگ ڈائریکٹر اور غینسنز ہیٹ HEAT ٹرانسفر لوٹے پرشورام کھیڈ ضلع رتناگری کے مینیجنگ پارٹنر جناب حسین عبدالغنی ملاجی متوطن کرجی جو صنعتی اور تجارتی حلقہ میں غنی بھائی کے نام سے موسوم ہیں علم وادب سے کافی شغف رکھتے ہیں۔ سماجی بہبود اور تعلیمی میدان میں بے لوثی کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں اور یہ ان کی علم دوستی، قابلیت اور صلاحیتوں کا تقاضہ ہے کہ انہیں کرجی تعلیمی انجمن کا چیئرمین منتخب کیا گیا جو حق بحقدار رسید کے مصداق ہے موصوف آدرش ہائی اسکول کرجی کی انتظامیہ کمیٹی کے بھی چیئرمین ہیں اور اسکول کی ترقی و توسیع کے لئے ہر ممکن تعاون دے رہے ہیں ان دنوں چونکہ یہ ادارہ اپنا جشن سیمین منانے کی منزل پر آگیا ہے لہٰذا غنی صاحب اس جشن کو تفریحی، تعلیمی اور مقابلہ جاتی پروگرام منعقد کروا کر کامیابی سے ہمکنار کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

غنی بھائی عمر کے دوسرے ہی سال شفقتِ پدری محروم ہوگئے تھے اپنی والدہ کے زیر سایہ تربیت پائی ابتدائی تعلیم کا دور تو خیر سے گذرا۔ عدم وسائل کے ماحول میں حصول علم ایک مسئلہ بن کر سامنے آیا مگر ہمت نہ ہارتے ہوئے نامساعد حالات کا مقابلہ کیا اور بڑی ہمت کے ساتھ از خود وسائل تلاش کیے اور اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا گویا ان کے پیش نظر یہ مصرعہ ہوکہ

"شوق کو خضر راہ کر لوں گا"

اور اس طرح انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی بزنس مینجمنٹ کا کورس پاس کیا اور فیکٹری اینڈ منسٹریشن کا ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔ گویا شاعر نے یہ شعر انہیں کے لئے کہا تھا کہ

ارادہ مستقل لیکر نکل اے رہرو منزل
قدم رکھتے ہی تیرے ہوگا منزل کا نشاں پیدا

اپنی طبعی خصوصیات میں جہاں متضاد فریقوں میں ثالث بنکر گرم ماحول کو ٹھنڈا کر کے صلح وآشتی کرانے میں آپ مہارت رکھتے ہیں وہیں پیشہ کے اعتبار سے بھی گرمی کو ٹھنڈک میں تحویل کرانے کے عمل کو اپنایا۔ ان کی دونوں فکٹریوں میں اسی عمل کی تکمیل کے لئے ریڈیٹر اور آئیل کولر بنائے جاتے ہیں۔ اپنی زندگی کے قیمتی بیس سال اس شعبہ میں ملازمت اور فن کی مہارت حاصل کرنے میں گزارے اور آج اپنے پاس اس شعبہ کا ۲۶ سال کا گراں قدر تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کی دونوں فکٹریوں کے پروڈکٹ براہ راست مشین مینو فکچررس کو بطور OEM جاتے ہیں اور ساتھ DOL یعنی ڈائریکٹ آن لائن کے سرٹیفائیڈ سپلائرز ہونے کا شرف حاصل ہے ان کا یہ اعزاز صنعتی اعتبار سے کوکنی مسلم برادری کے لئے قابلِ فخر ہے۔

آدرش ہائی اسکول کرجی کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعلیمی مقابلے کرجی میں منعقد ہوں مگر نقل وحمل کی عدم سہولت کی بنا پر یہ ممکن نہ تھا مگر غنی صاحب کا عزم رنگ

لایا اور امسال ۱۲ اکتوبر ۹۶ء کو تناگری ضلع کے اُردو اسکولوں کے بچوں کے لئے یہ ادارہ مقابلہ کا مرکز بنایا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ غنی صاحب کی کفالت انتظامیہ کا تعاون اور اساتذہ کی محنت سے یہ پروگرام نہایت ہی شاندار رہےگا۔

پروفیسر اکبر رحمانی کا تحقیقی مقالہ

باطل: جلگاؤں میں مقیم ماہنامہ "آموزگار" کے مدیر پروفیسر اکبر رحمانی کے تحقیقی مقالہ بہ عنوان "عباس علی خان لمعہ حیدرآبادی حیات و کارنامے" اقبال اور ٹیگور کے شاگرد کو پونہ یونیورسٹی نے باطل قرار دیا اور عنایت کردہ ڈاکٹریٹ کو منسوخ کر دیا ہے۔

پروفیسر رحمانی نے یہ مقالہ نیس واڈیا کالج کے شعبۂ اُردو کے سابق پروفیسر ڈاکٹر امانت کی زیرِ نگرانی ۲۲ رجولائی ۹۱ء کو پونہ یونیورسٹی میں داخل کیا تھا۔ ڈاکٹر امانت ڈاکٹر این ایس گوریکر اور ڈاکٹر عصمت جاوید ان کے ممتحن کی سفارش پر، ستمبر ۹۱ سنہ کو پونہ یونیورسٹی نے پروفیسر اکبر رحمانی کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے قابل قرار دے دیا تھا۔

(مرسلہ: سید اختر علی انصاری، پونہ)

نقش کوکن

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔ ادارہ

درون ہند خریدار

نام	مقام
نیشنل انجینرنگ ورکس	رے روڈ
محترمہ سعیدہ حسین خواجہ	ورلی
جناب نظام الدین حجام	کوسہ ممبرا
" عبدالرحمن اسمٰعیل اوکے	کولماڈلہ
" عباس داؤد بیگ	ساونت واڑی
محترمہ زاہدہ عبدالمجید خواجہ	دکھرولی
مسز عبدالرزاق گیرکر	ممبئی ۸
مسز ناظمہ سلیم قاضی	ممبئی ۸
محترمہ نجمہ حسن مجاور	ورلی
مسز ملا ٹیچر	ساگوے
مس حلیمہ رحمت اللہ قاضی	"
مسز زلیخہ حبیب قاضی	"
مس راحت حاجی حسین قاضی	"
مس فائزہ شوکت قاضی	پاؤس
مسز شائستہ خانزادہ	جنجیرہ مروڈ
زیڈپی اردو اسکول باغمانڈلہ	رائے گڈھ
ابراہیم بابا ٹھاکور اردو ہائی اسکول	ٹھاکور واڑی پڈیل

بیرون ہند خریدار

نام	مقام
جناب علی میاں ناتھیکر	برمنگھم
" عمر تیسکر	"
خورشید داؤد مقدم	دوحہ قطر

منور محی الدین انوارے

متوطن پمپلولی تعلقہ منڈنگڈھ ضلع رتناگری نے امسال C.A چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے مقابلہ جاتی امتحان میں کامیابی حاصل کر کے ثابت کر دیا کہ "اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں"

رقیہ بیگم ڈیچیرورلی ممبئی میونسپل اردو اسکول کے فرزند منور نے اسمٰعیل بیگ محمد ہائی اسکول ممبئی سے S.S.C کا امتحان پاس کیا تو انہیں ۸۴ فیصد حاصل تھے بارہویں میں ۶۴ فیصد اور جب بی. کام (B.Com) کا امتحان پاس کیا تو درجۂ اول حاصل تھا۔ ابھی مئی ۹۶ء میں آپ نے C.A کا امتحان پاس کر کے سند حاصل کی ہے۔

جمال الدین آشٹیکر کو اعزاز

مایاری محلہ گرام شکشن سمیتی اور مہیلا منڈل مایاری کی جانب سے محلہ کے بزرگ سماجی خدمتگار جناب جمال الدین آشٹیکر کو پھول ہار اور شال دے کر اعزاز کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت چپلون مسلم سماج کے صدر جناب شیخ احمد وانگڑے نے انجام دی۔ چپلون بلدیہ کے صدر شری رمیش کدم بطور مہمان خصوصی مدعو تھے۔ چپلون بلدیہ کی نائب صدر محترمہ زہرہ بھاٹکر نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

خبر کیوں نہیں چھپی؟

ہمارے کچھ کرم فرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین، رپورٹ، خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ (اخبار کی طرح) آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا ۲۰ تاریخ کے بعد ملنے والی خبریں اگلے ماہ کیلئے روک دی جاتی ہے ۲۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ تاریخ کو پریس میں جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپی تو ناراض مت ہوئیے سمجھ لیجئے کہ اب وہ اگلے ماہ میں چھپیگی۔ یہ پرچہ آپ کا ہے

وطلباء کی کثیر تعداد موجود تھی، ہوٹل کاروبار کرنے والے مخیر علم دوست شری رام شہاسنے نے ہائی اسکول کے لئے ۱۲ اسیلنگ پنکھے عنایت فرمائے۔

شاندار یوم اساتذہ

بھارت کے سابق صدر سرولپی ڈاکٹر رادھاکرشن کے جنم دن کے موقع پر مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی میں اپنی نوعیت کا شاندار یوم اساتذہ منایا گیا۔

پہلے دور میں جماعت ہشتم نہم اور دہم کے ۳۰ ذہین طلبہ نے درس وتدریس کا کام بڑی صلاحیت کے ساتھ نبھایا پرنسپل کے فرائض دہم جماعت کے طالب علم مشیر ہاشمی اور وائس پرنسپل کے فرائض اسماء بندری نے نبھائے۔

دوسرے دور میں دوپہر کے ڈھائی بجے کرڈوئی ایجوکیشن سوسائٹی کے چیرمین جناب عبدالرحمٰن محمد موڈک کی صدارت میں QUIZ پروگرام کا افتتاح گاؤں کے نوجوان مخیر اور اسکول کی سرگرمیوں سے انسیت رکھنے والے جناب مشتاق محمود ساونت [illegible] صاحب کے ہاتھوں ہوا

نقش کوکن

ہیڈ ماسٹر جناب شمس القمر نے اس سرگرمی کی غرض غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ اس تعلیمی کونٹر کو معاون مدرس جناب سراج احمد مومن کی سرگردگی میں ترتیب دیا گیا۔ اس میں ہشتم، نہم اور دہم کے طلبہ وطالبات نے گروپ بنا کر حصہ لیا۔ فائنل راؤنڈ کے مقابلے میں دہم جماعت کے گروپ نے محسن اقبال سید کی قیادت میں اول مقام حاصل کیا جبکہ طالبہ تزئین اشرف موڈک کی قیادت میں نہم جماعت نے دوسرا مقام تنویر لیاقت پٹیل کے قیادت میں ہشتم جماعت کے گروپ سے سوئم مقام حاصل کیا۔ مہمان خصوصی جناب مشتاق محمود ساونت کی جانب سے اول گروپ کو ۱۰۱ روپیہ دوئم گروپ کو ۵۰ روپیہ اور سوئم گروپ کو ۵۰ روپیہ کے نقد انعامات پیش کئے۔

جناب عبدالرحمٰن محمد موڈک جو خاص کر اس کے لئے ممبئی سے تشریف لائے۔ اساتذہ کی خدمات کو سراہا ان کی ذاتی مشکلات کو غور کیا اور اساتذہ کے اعزاز میں پارٹی کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر اول آنے والے گروپ کو ۱۵۱ روپیہ دوئم گروپ کو ۱۰۱ اور سوئم گروپ کو ۵۱ روپیہ کا نقد انعام دیا نیز پروگرام میں حصہ لینے والوں کو کل ۹۸۰ روپیہ کی کتابوں کا تحفہ عنایت فرمایا۔

پروگرام کی نظامت جناب سراج مومن نے بڑی حسن خوبی سے نبھائی۔ جج صاحبان کے فرائض معاون مدرس جناب رفیق پٹیل صاحب اور جناب اکبر مہالکشے صاحب نے انجام دیئے۔

غلام محمد پیش امام

سیاسی، سماجی، تعلیمی اور کاروباری حلقہ کی ممبئی میں معروف شخصیت جناب غلام محمد پیش امام الصامت گروپ انٹرنیشنل کے مالک ہیں۔ آپ انجمن اسلام جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کے صدر ہیں جس کے زیر اہتمام ضلع رائے گڈھ میں سات اردو ہائی اسکولز، تین جونیر کالجز اور ایک ڈی ایڈ کالج اور ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ جاری ہیں آپ کی صدارت کے دوران انجمن ہذا نے کافی ترقی کی ہے۔ اس کے طریقہ کار میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ علم دوستی اور کار خیر میں دلچسپی آپ کے رگ رگ میں بھری ہے۔ آپ نیشنل انٹی گریشن سوسائٹی کے بھی صدر ہیں۔

ہم شکر گذار ہیں کہ موصوف نے امسال شریوردھن میں آل کوکن تعلیمی مقابلوں کی جو ہر۔ 7۔ K۔ M کے زیر اہتمام ضلعی سطح کے مقابلے ہوں گے کفالت منظور فرمائی ہے امسال رائے گڈھ کے اردو اسکولوں کے نیچے ۱۳ اکتوبر ۹۶ء کو اسی مرکز پر شریک مقابلہ ہوں گے۔

ہینڈن (لندن) کی نئی مسجد کا افتتاح

۲۳ اگست ۹۶ء کے روز ہینڈن کی نئی مسجد کا افتتاح ہو رہا تھا مقامی حضرات کے علاوہ دوسرے علاقہ سے بھی بڑی تعداد میں لوگ آئے تھے۔ ہینڈن کی نئی مسجد دیکھنے کا شوق انہیں کشاں کشاں لے آیا۔

جمعہ کی نماز سے پہلے صدر و سکریٹری صاحبان نے آنے والے

حضرات کی خدمتیں استقبالیہ اور
مختصر کوائف بیان کرتے ہوئے ان
تمام حضرات کا دلی شکریہ ادا کیا
جنہوں نے مسجد کے لئے عطیات
اور قرضہ حسنہ کی شکل میں رقمیں
ادا کیں۔ ساتھ ہی اپیل کی کہ
اپنا تعاون جاری رکھیں اسلئے کہ
ابھی دو لاکھ پونڈ کا قرض کاندھے
پہ ہے۔ ویسے ضرورتیں کبھی ختم
نہیں ہوتیں اسلئے اللہ کے گھر کو
قائم رکھنے اور اسے آباد کرنے والوں
کی خدمت اور دیگر دینی تعلیم
جیسی ضروریات کے تقاضے اپنی
جگہ ہم سے مالی تعاون چاہتے ہیں
نماز جمعہ کے بعد آنے والوں کے لئے
کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔
اللہ کا شکر ہے کہ اس نے
ہنیڈن والوں کو نہایت کشادہ جگہ
عطا کی۔ مسجد کا رکھ رکھاؤ اور ترتیب
بغیر کسی آرائش کے اس قدر پرکشش
ہے کہ ہر کوئی خوشی محسوس کرتا ہے
اور نماز پڑھنے والا لطف اندوز ہوتا
ہے۔ لندن میں سنٹرل مسجد کے بعد
یہ ایک نمونہ کی مسجد بن گئی ہے یہی
الفاظ ہر ایک کی زبان پہ ہیں۔ بس
اللہ جل جلالہ اسے سجدوں سے
آباد رکھے۔ آمین

عبدالمنعم نظیر
نقش کوکن

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی آف تھانے ڈسٹرکٹ بھیونڈی

جلسۂ عام

سوسائٹی کی مجلس عمومی (جنرل
بورڈ) کا سالانہ جلسہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۶ء
بروز اتوار بوقت ۵½ بجے شام
بمقام جی۔ ایم مومن ویمنز کالج لائبریری
ہال درئیس ہائی اسکول کیمپس بھیونڈی
میں منعقد ہوا جس میں۔
(۱) گذشتہ میٹنگ کی روداد کے
سماعت اور منظوری۔
(۲) سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے
تمام اداروں کی کارکردگی پہ مجلس
منتظمہ میں منظور کردہ اعزازی جنرل
سکریٹری کی رپورٹ پر غور و توثیق
(۳) سوسائٹی کی مجلس منتظمہ کے
منظور کردہ سوسائٹی کے بجٹ بابت
۹۷-۱۹۹۶ء پر غور و توثیق۔
(۴) مجوزہ میڈیکل کالج کے سلسلے
میں جناب صدر اسلم فقیہ صاحب
کے ذریعہ کئے گئے اقدامات کی رپورٹ
اور چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں
فنڈ کمیٹی کے چیرمین جناب نجم الدین
فقیہہ صاحب کی رپورٹ پر غور و
خوض ہوا اس کے بعد سوسائٹی کے
عہدیداران اور مختلف کمیٹیوں کا
انتخاب عمل میں آیا۔
(۶) سوسائٹی کے حسابات بابت
۹۷-۱۹۹۶ء کی جانچ کے لئے آڈیٹر
کا تقرر عمل میں آیا۔

اردو اسکول کرلا میں جلسہ تقسیم یونیفارم

کرلا (رتنا گری) اردو بوائز
اسکول میں امدادیہ کمیٹی کرلا (دوبئی)
اردو بوائز اور گرلز اسکولوں کے
متفقہ توسط سے اسکولی بچوں میں
تقسیم یونیفارم کا جلسہ بتزک و احتشام
انعقاد پذیر ہوا۔ صدارت رتنا سی
فوڈس کے ایڈیشنل منیجر جناب
آئی۔ وائی سولکر نے انجام دئے
اس موقعے پہ لگ بھگ پندرہ ہزار
روپیوں کی مالیت کے یونیفارم جملہ
ایکہتر (۷۱) لڑکے اور لڑکیوں میں
تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد سولکر
صاحب نے بینچ بینچ و ڈیسک پر مشتمل
کلاس روم کا افتتاح کیا اور سینئر
مدرس جناب شوکت قاضی اور گاؤں
جماعت کے صدر جناب قاسم احمد
مجگاؤنکر نے ٹی وی سیٹ کا اجراء
فرمایا۔ بیس ہزار روپیوں کی مالیت
کے ڈیسک و بینچ مسقط کمیٹی کے

جانب سے تو یونیفارم کرلا امدادیہ
کمیٹی کرلا (دوبئی) کی جانب سے
مرحمت فرمائے گئے ہیں۔ ٹی وی
سیٹ رتناگری ضلع پریشد سے
حاصل ہوئے ہیں۔

اس موقعے پر گاؤں جماعت
کے ارباب اقتدار، مچھی مار سوسائٹی
گرام پنچایت کے عہدیداران اور
ممبران کے علاوہ دوبئی کمیٹی اور
مسقط کمیٹی کے کارکنان اسکول
کے اساتذائے کرام اور بچے بڑے
پیمانے پر حاضر تھے۔ نظامت
کے فرائض جناب عبدالحمید ہوڑیکر
نے بحسن خوبی انجام دئے آخر میں
جناب عبدالحمید ہوڑیکر اور جناب
عبدالمجید محگاؤنکر نے تمام
حاضرین کا گلاب کے پھول دیکر
اظہار تشکر فرمایا۔

نامہ نگار عبدالمجید محگاؤنکر
نمائندہ نقش کوکن (رتناگری)

انجمن حمایت الاسلام کا جلسہ تقسیم انعامات

مہاڈ (رائے گڈھ)

انجمن حمایت الاسلام مہاڈ
ضلع رائے گڈھ کا جلسہ تقسیم
انعامات اور اردو ہائی اسکول
کا ۵ واں سالانہ پروگرام ۲۴ اگست
۱۹۹۶ء کو ہائی اسکول کے شاندار
ہال میں کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک
کے بعد نویں جماعت کے طالب علم
عارف انتولے نے نعت پیش کی۔

جناب آصف پلوکر نے جلسہ کے
نظامت کو سنبھالتے ہوئے مہمانوں
کا تعارف کروایا۔ انجمن حمایت الاسلام
کے صدر جناب ڈاکٹر اے اے ڈیشمکھ
صاحب، نائب صدر اے اے مالپکر
صاحب، سکریٹری جناب ایوب
جوئے صاحب اور جوائنٹ سکریٹری
شوکت ٹلوکر کے ہاتھوں گلپوشی اور
نہم جماعت کے طالبات کے گیت
سے مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔

اے اے مالپکر صاحب نے جلسہ کے
اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے
اسکول کو تعاون کرنے کی اپیل کی
خطبۂ صدارت میں جناب ابراہیم
خان طالب (ریٹائرڈ پرنسپل
فاروق ہائی اسکول جوگیشوری نے
اساتذہ سے اپیل کی کہ طلباء پر اپنی
زائد محنت لگا کر انہیں مختلف مقابلاتی
امتحانات کے لئے تیار کریں۔ انہوں نے
قابل اور محنتی اساتذہ کو یوم اساتذہ
کے موقع پر اعزاز سے نوازنے کا بھی
مشورہ دیا۔ بحیثیت مہمان خصوصی جناب
عبدالحمید مستری صاحب بمبئی۔ جناب
حاجی علاء الدین جلگاؤنکر سائی
جناب عبدالصمد ادھیکاری۔ ناگوٹھنہ

جناب حسن ابراہیم مقادم مہاپرل
ڈاکٹر شیکھر دابھاڈکر مہاڈ، جناب
عبدالعزیز جوگے کامیلہ نے شرکت
فرماکر اپنے تعاون کی گواہی دی
ڈاکٹر دیشمکھ صاحب نے اپنے
تقریر میں اسکول کی کارکردگی
کو بتاتے ہوئے سرپرست حضرات
سے طلبہ پر مزید توجہ دینے کی اپیل
کی ۔ جلسہ میں مہاڈ واطراف
کے تعلقے سے S.S.C مارچ
۱۹۹۶ء کے امتحان میں اردو
میڈیم اسکول سے اول و دوم
ساتھ H.S.C اور گریجویشن میں
نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے
طلبہ کو معزز مہمانوں کے ہاتھوں
انعامات سے نوازا گیا ۔ اسی طرح
S.S.C میں رو ہا تعلقہ سے میرٹ
لسٹ میں آنے والی طالبہ پراچی
پرمود بوٹالہ کا انعام دے کر استقبال
کیا گیا۔ آخر میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر
مناف مہاملکر صاحب نے شکریہ ادا
کرکے راشٹر گیت کے بعد جلسہ کا
اختتام ہوا۔

کوکن ڈیولپمنٹ کارپوریشن قائم کیا جائے گا

اضلاع کوکن کی ہمہ جہتی ترقی
نقش کوکن

کے لئے علیحدہ کوکن ڈیولپمنٹ کارپوریشن
قائم کرنے کی تجویز حکومت کے زیر
غور ہے اور ہم اسے روبہ عمل لاتے
کی کوشش کریں گے ۔ ان خیالات
کا اظہار مرکزی وزیر داخلہ اندرجیت
گپتا نے پارلیمنٹ میں وقفہ
سوالات کے درمیان کیا انہوں نے
یہ بھی کہا کہ اس کے لئے دستور میں
ترمیم کا مسودہ جلد از جلد تیار کیا
جائے گا۔

ڈراما " اماں! میں کیا کروں "

رنگ شاردا (باندرہ ویسٹ)
کا خوبصورت پرشکوہ آڈیٹوریم
تماش بینوں سے کھچا کھچ بھرا تھا۔
لوگ مہنگے داموں کی ٹکٹیں حاصل
کرکے تھیٹر میں آرہے تھے، ہجوم
اس قدر بڑھ گیا تھا کہ تھیٹر انتظامیہ
اور انجمن تبلیغ اسلام ہائی اسکول
کرلا کے ذمہ داران کو سنبھالنا دشوار
ہوگیا تھا تماش بینوں کا یہ جم غفیر
جس میں اکثریت اردو ڈراما شائقین
کی تھی اردو کا مشہور ڈراما " اماں
میں کیا کروں " ؟ دیکھنے ہال پر موجود
تھا ۳ اور ۴ ستمبر کی شام ۴ بجے دوروز
تک ڈراما کے شائقین اور مدعو مہمانان
کے سامنے " اماں میں کیا کروں "
کے دھماکے دار دو شو ہوئے اور
اس تفریحی کامیڈی ڈرامے نے
قہقہوں کا طوفان برپا کردیا انجمن
تبلیغ الاسلام ہائی اسکول کرلا
کی توسیع عمارت کے لئے یہ امدادی
شو اسکول کے اساتذہ کی جانب
سے رکھا گیا تھا۔ اقبال نیازی کے
تحریر کردہ اور ہدایت سے سجے اس
فارسیکل کامیڈی ڈراما کے شوز "کردار
تھیٹر گروپ " کی طرف سے پونا ناسک
مہسلہ، کوکن وغیرہ میں ہوچکے ہیں
اور عنقریب ممبئی کے علاوہ بھیونڈی
مالیگاؤں، اکولہ، احمد نگر اور چپلون
میں اس کے شوز ہوں گے۔

انجمن اسلام جنجیرہ آئی ٹی آئی مروڈ جنجیرہ کا شاندار نتیجہ

ادارہ ہذا کے نصابی سال
۹۶-۹۵ء کے سالانہ امتحان ۹۶ء
اال A.I.T.T. کا نتیجہ حسب روایت
نہایت شاندار رہا۔ انسٹی ٹیوٹ
میں جاری چاروں ٹریڈرس سے کل
ملاکر ۶۵ طلباء نے شرکت کی جس میں
۶۴ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ ادارہ
میں جاری الیکٹریشین، میکانک
موٹر وہیکل، میکانک ڈیزل اور
ویلڈر کورسیس میں کامیاب طلباء

حسب ذیل ہیں۔

الیکٹریشین ۔ الیکٹریشین کورس سے کل ملاکر ۱۱ طلباء نے امتحان میں شرکت کی اور نتیجہ صد فیصد رہا ۱۰ میں سے ۷ طلباء نے ۸۲٪ یا اس سے زیادہ نمبرات حاصل کیے۔ جبکہ طالب علم نعیم وحید پیش امام نے ۸۹.۴۱ فیصد نمبرات حاصل کیے۔ انسٹی ٹیوٹ جب سے کھلا ہے (۱۹۷۸) سابقہ ریکارڈ کو توڑتے ہوئے وہ نہ صرف اپنے ٹریڈ میں اول رہے بلکہ پوری انسٹی ٹیوٹ میں سرفہرست رہے۔ دوم مقام پر آنے والے طالب علم "ذاکر غیاث الدین کور" ۸۷.۱۴٪ نمبرات کے ساتھ جبکہ "ایاز عباس ایکر" نے ۸۵.۸۵ فیصد نمبرات کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔

میکانک موٹر وہیکل اس ٹریڈ سے ۲۰ طلباء نے امتحان میں شریک ہوکر کامیابی حاصل کی۔ اول نمبر پر رہے ۸۵.۰۷ نمبرات کے ساتھ "وصی اللہ عبدالغنی حدادی"، دوم مقام "شبیر عبدالرحمٰن بجلے" نے حاصل کیا جنہیں ۸۰.۴۳ فیصد نمبرات حاصل ہوئے۔ جبکہ الیاس عثمان ڈبیر" نے ۷۹.۷ فیصد نمبرات کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔

میکانک ڈیزل اس کورس سے ۲۱ طلباء نے امتحان میں شرکت کی اور ۲۰ کامیاب رہے۔ سب سے زیادہ ۸۷.۵ فیصد نمبرات کے ساتھ "الطاف حسین ڈانڈیکر" اول مقام پر رہے دوم مقام حاصل کیا "زمان سعید لانبے" نے (۸۶.۵۷) فیصد اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم "اقبال قطب الدین سرکھوت ہیں ۸۶.۱۴ فیصد نمبرات حاصل کئے۔

ویلڈر اس ٹریڈ سے ۴ طلباء نے امتحان میں شرکت کی نتیجہ صد فیصد رہا۔ اول مقام حاصل کیا ۸۲٪ فیصد نمبرات سے مستقیم سید حسن قادری نے دوم پوزیشن سلیم محمود تقری نے حاصل کی جبکہ انہیں ۸۰.۱۴ فیصد نمبرات ملے۔ سوم مقام پر ۷۹.۱ نمبرات کے ساتھ سمیر عزیز چھاپیکر رہے سب سے کم فیصد تقریباً ۷۵ رہا باقی طلباء نے اس سے زیادہ نمبرات حاصل کئے۔

اس شاندار کامیابی پر انسٹی ٹیوٹ کے چیرمین جناب مشتاق احمد درزی نے انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل اسٹاف اور کامیاب طلباء کو ٹیکنیکل ایجوکیشن کمیٹی مروڈ کی جانب سے دلی مبارکباد پیش کی۔ نامہ نگار شاہد حسن گلا

نقش کوکن

چوالیسواں سالانہ جلسہ عام

مدرسہ تعلیم القرآن محلہ مجگاؤں ممبئی ۱۰ کا سالانہ جلسہ عام ۱۳ اگست ۱۹۹۶ء شب میں ریے روڈ مجگاؤں مسجد میں جناب حسین اسمٰعیل قاضی صاحب کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا جلسہ کی روداد اور حساب کتاب سکریٹری حکیم عبداللہ سرنگ نے پیش کیا جو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا بعد میں ۹۷-۱۹۹۶ء کے لئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر۔ حسین اسمٰعیل قاضی صاحب
نائب صدر۔ مولانا قاری داؤد عمر مقادم
سکریٹری۔ حکیم عبداللہ سرنگ
جوائنٹ سکریٹری۔ ابراہیم عبدالرحمٰن مقادم
خازن۔ علی میاں عباس کرنیکر

دیگر اراکین انتظامیہ

۱۔ عبداللطیف عبدالعزیز سارنگ
۲۔ فقیر محمد شہاب الدین موٹگی
۳۔ حسین میاں شیخ یوسف مقادم
۴۔ اسمٰعیل داؤد خان
۵۔ عبداللطیف عبدالعزیز مالم
۶۔ فقیر محمد عثمان سنگار
۷۔ اسلم ابراہیم ونو
۸۔ مراد باسفے

علی میاں عباس کرنیکر
اکتوبر ۱۹۹۶ء

رابوڑی فرینڈس سرکل کا پروگرام

ادارہ رابوڑی فرینڈس سرکل تھانہ کی جانب سے امسال ایس ایس سی کامیاب طلباء کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت پرائم گروپ آف کمپنیز کے ڈائریکٹر راشد خان نے کی۔ مہمان خصوصی اوکیشنل گائیڈنس کمیٹی کے چیرمین مبارک کاپڑی کے علاوہ پرائم گروپ کوسہ کے ڈائریکٹر سلطان مالدار کوکن بینک کے ڈائریکٹر شعیب بڑدی کارپوریٹر ممتاز شیخ شریک تھے۔ ایس ایس سی کامیاب (اردو میڈیم) کے ۴۳ کے علاوہ ۱۲ دیگر زبانوں کے طلباء کو ٹرافیاں ڈکشنری اور سرٹیفکٹ دیئے گئے۔ مولانا ہارون رشید کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا مبارک کاپڑی نے اس موقعے پر ادارے کی کاوشوں کی ستائش کرتے ہوئے طلباء سے خطاب سے فرمایا کہ ایس ایس سی کی کامیابی ہماری منزل نہیں یہ تو زندگی کی بنیاد ہے۔ صدارتی تقریر میں راشد خان نے کہا کہ علم حاصل کرنا ہمارے لئے مذہبی فریضہ ہے ایسی تقریبات یوم آزادی کے موقع پر ادارے نے منعقد کیا وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس جلسہ سے شعیب بڑدی اور سلطان مالدار نے بھی خطاب کیا۔ بزرگ شاعر ہارون برق کے نعتیہ کلام انوار برق طور کا اجراء مبارک کاپڑی صاحب کے ہاتھوں ہوا۔ ادارے کے جنرل سکریٹری اور کارپوریٹر حاجی قاسم قریشی نے کہا کہ امسال ہم نے غریب و مستحق طلباء اعلیٰ تعلیم کے خواہش مند طلب کے لئے تعلیمی فنڈ قائم کیا ہے تاکہ غریب اور تعلیم کے خواہشمند طلباء اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ ہوں۔

اس فنڈ میں پرائم گروپ آف کمپنیز کوسہ کی طرف سے ۵ ہزار روپیے امیر کنسٹرکشن کے مالک اور رابوڑی فرینڈس سرکل ٹرسٹ بورڈ کے چیرمین ولایت علی پنجاری نے ۵ ہزار شریف گورے ۵ ہزار، شعیب بڑدی ۱۱۰۰ روپیے، خطیب صاحب ۲ ہزار، ایڈوکیٹ رشید خان ۱۲۰۰، شاکر شیخ ۱۱۰۰ کے عطیات کا اعلان کیا۔ ادارے کے سکریٹری کبیرالدین شیخ نے نظامت فرمائی۔

زیر نظر تصویر میں مبارک کاپڑی کتاب کا اجراء کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جبکہ ان کے بائیں جانب راشد خان ہارون برق، شعیب بڑدی اور سلطان مالدار ہیں۔

لاٹون میں یوم آزادی کی تقریب

نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں ضلع

ضلع رتناگری میں یوم آزادی کے موقع پر تقریری مقابلہ و تقسیم انعامات اسناد کا پروگرام بڑے تزک و احتشام کے ساتھ عمل میں آیا۔

جلسہ کی ابتداء کلام پاک سے ہوئی اور جلسہ کی صدارت عبدالقادر کھانچے صاحب نے کی۔

تقریری مقابلے کے جونیر گروپ و سینیر گروپ میں کل ملاکر ۱۴ طلبہ نے حصہ لیا۔ ہر گروپ سے چار انعامات کا اعلان کیا گیا۔

جونیر گروپ:۔

(۱) قریشی نکہت جہاں قمراعظم
ہفتم — اول نمبر

(۲) ساونت نوید عبدالعزیز
ششم — دوم نمبر

(۳) قریشی نسیم جہاں قمراعظم
پنجم — دوم نمبر

(۴) چافیکر نازیہ اختر
ہفتم — سوم نمبر

سینیر گروپ

(۱) لالو وسیمہ ابراہیم
ہشتم — اول نمبر

(۲) قریشی ناہید جہاں قمراعظم
ہشتم — دوم نمبر

(۳) خلفے ناظمہ عبدالرزاق
ہشتم — دوم نمبر

(۴) خلفے عقیل احمد علی
نہم — سوم نمبر

اس کے علاوہ اسکول میں ہونے والی تعلیمی وسائل کی نمائش میں حصہ لینے والے طالب علموں کو بھی صدر جلسہ کے ہاتھوں توصیفی اسناد دئے گئے۔ طلبہ کی رہنمائی کرنے والے اساتذہ کو بھی مبارکباد پیش کی گئی۔

تقریری مقابلے میں جج کے فرائض حاجی ویلیے عبدالقادر اسمعیل صاحب اور مولانا سلطان احمد عطار صاحب نے انجام دیئے نظامت کے فرائض اشفاق سرنے کی۔

اپر توڑیل اردو کیندر کے تقریری و تحریری مقابلے

۲۸ اگست ۹۶ء کو اپر توڑیل اردو کیندر کے تقریری و تحریری سے مقابلے مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ اشرفیہ عربیہ لوئر توڑیل کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تقریر کے لئے سیرت النبیؐ اور تحریر کے لئے یوم آزادی عنوان تھے

اس تقریب میں طلباء کے علاوہ کیندر کے اردو اساتذہ اور گاؤں کے دیگر معزز حضرات کے تعاون سے جلسہ صد فیصد کامیاب رہا۔ پہلا، دوسرا، اور تیسرا نمبر حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ انعام پانے والے طلباء اپر توڑیل چماؤں، ترون، کمبلہ اور راوڈھل اردو اسکول سے تعلق رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر حصہ لینے والے سبھی طلباء کی ہمت افزائی کے لئے کیندر کی طرف سے انعام سے نوازا گیا۔

اسمٰعیل خان دلیشمکھ
اردو اسکول اپر توڑیل۔

حنیف پورکر
پیٹرو کیمیکل انجینیرنگ ڈگری امتحان میں کامیاب

باباصاحب امبیڈکر ٹیکنیکل یونیورسٹی لونیرے تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں جون ۱۹۹۶ء میں لئے گئے ٹیکنیکل ڈگری کے امتحان کا نتیجہ حال ہی میں ظاہر ہوا۔

یونیورسٹی کے پیٹرو کیمیکل انجینئرنگ ڈگری کے امتحان میں مہاڈ کا کوٹلہ محلہ کے حنیف محمد شفیع پورکر نے امتیازی حیثیت حاصل کرکے یونیورسٹی میں اول نمبر پانے کا اعزاز حاصل کیا۔

موصوف نے اس سے پہلے بھی ایس ایس سی امتحان میں دہور مرکز سے اور ایچ ایس سی امتحان میں مہاڈ مرکز سے اول نمبر حاصل کیا تھا۔

اسی طرح اسکالرشپ امتحان میں رائے گڈھ ضلع میں دوم نمبر اور ایس ایس سی امتحان مراٹھی مضمون میں بمبئی ڈیویژن میں سے اردو ذریعہ تعلیم کے طلبہ میں اول نمبر حاصل کیا تھا۔

موصوف کی اس قابل ستائش کامیابی کی وجہ سے ان کو اور ان کے اہل واقارب کو قوم کے معزز حضرات کی جانب سے دلی مبارکبا دپیش کی جارہی ہے۔

فی الحال وہ رائے گڈھ ضلع کے مشہور "سپریم پیٹرو کیمیکل کمپنی" ناگوٹھنہ میں ڈگری انجینئر کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔

گھر کی ناموافق مالی حالت ہوتے ہوئے بھی موصوف نے بڑی محنت اور لگن سے کامیابی حاصل کی۔

موصوف کے والد صاحب ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم ہیں۔ فی الحال وہ مہاڈ نگر پالیکا میں نامور اور چہیتے نگر سیوک ہیں اور ان کے بڑے بھائی مولوی رفیق پورکر فی الحال سعودی عربیہ میں اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کے شعبہ کلیۃ الشریعہ میں زیر تعلیم ہیں۔

ہمارے ایک صحافی نے موصوف سے ملاقات کی اور ان کے مستقبل کی امیدوں کے بارے میں پوچھے جانے پر آپ نے بتایا کہ میں انشاء اللہ آئی.اے.ایس کا امتحان پاس کرکے اپنے وطن کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ کرے وہ اپنی امیدوں پر پورے اتریں۔

نقش کوکن

انجمن خیر الاسلام کے ۴ نئے ٹرسٹی محمد علی مٹھا اسمٰعیل خان یوسف یحیٰی اور جاوید خان ریٹائرڈ

انجمن خیر الاسلام کے چار نئے ٹرسٹیوں کا انتخاب منعقدہ ایک میٹنگ میں اتفاق رائے سے ہوا۔

اور اسطرح مقرر کردہ اسکیم کے مطابق سابقہ ٹرسٹیز پروفیسر جاوید خان، محمد علی مٹھا، اسمٰعیل خان اور منشی محمد یوسف یحیٰی کو ریٹائرڈ قرار دیتے ہوئے ان کی جگہوں پر دیگر چار نئے ٹرسٹیز عبد الغنی اطلس والا محمد حسین الانا، ڈاکٹر عبد الکریم نائیک اور شیخ اطہر حسین صدر الدین کو نامزد کر دیا گیا ہے۔

• چار نئے ٹرسٹیوں کی نامزدگی پر ایک تعارفی میٹنگ کے دوران محمد حسین الانا نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اس ادارہ کی ترقی کے لئے حتی الامکان تعاون دیں گے اس میٹنگ میں یہ بھی طے کیا گیا کہ آئندہ منعقد ہونے والی میٹنگ میں تمام ۱۲ ٹرسٹیز چیرمین کا انتخاب کریں گے۔

چیریٹی کمشنر کے نئے دستور کے مطابق انجمن خیر الاسلام کے موجودہ ٹرسٹیوں میں ایم. یو مرچنٹ جیب سیٹھ، ایڈوکیٹ لیاقت حسین قادری. نور محمد مومن، محمد ایمن خان حسین الانا، غنی اطلس والا. اطہر حسین اور ڈاکٹر عبد الکریم نائیک کے نام شامل ہیں۔

انجمن گونڈگھر کے پارلیمانی انتخابات

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول
اکتوبر ۱۹۹۶ء

گونڈگھر کے پارلیمانی انتخابات میں کثیر ووٹوں سے کامیاب ہونے والوں کے نام اور عہدے درج ذیل ہیں۔

اوکئے میناز شوکت (درجہ ہشتم) اسپیکر

خان آصف مقصود (نہم) نائب اسپیکر

موزر ایاز عبداللطیف (نہم) جنرل سکریٹری

سمیرا حبیب خان (دہم) گیدرنگ سکریٹری

کوکاٹے افسری کفیل (دہم) طالبات کی نمائندہ

کوٹھولے نبیل ہدایت اللہ (ہشتم) جوائنٹ سکریٹری

دیگر عہدوں کے لئے چنے ہوئے نام

شعیب عبدالحمید خلیفے (دہم) وزیر اعظم

خان یاسمین شہریار (دہم) وزیر تعلیم و ثقافتی امور

ساجدہ سیف الحق گھراڈے (دہم) وزیر نقش دیوار

گلزار کمبیکر حبیب سنگے (نہم) وزیر صحت و صفائی

سہیل فقیہی (دہم) وزیر مالیات

نقش کوکن

منصور قاسم لوگڑے (دہم) وزیر سیر و تفریح

وسیم عبدالرزاق گنگریکر (دہم) وزیر نظم و ضبط

از۔ نشاط فیض صدیقی گونڈگھر

کونڈیورے میں یوم آزادی کی پچاسویں سالگرہ

ماڈرن اردو ہائی اسکول اور فل پرائمری اردو اسکول نے مشترکہ طور پر ۱۵ اگست یوم آزادی کی پچاسویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی۔

پرچم کشائی ٹھیک ۸۔۱۵ بجے سوسائٹی کے صدر جناب علی خان کے ہاتھوں سے کی گئی۔

تقریری سلسلے کے بعد ایس ایس سی امتحان میں اول نمبر شعیب معظم تیسکاسن، دوم مدثر محمد علی مادرے اور سوم سہیرہ عبدالرشید خان رہیں۔ ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے تینوں کو انعامات سے نواز کر ہمت افزائی کی گئی۔

ایک نئے دور کا آغاز

این۔ای۔ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ ضلع رائے گڑھ میں جشن آزادی کے موقع پر کمپیوٹر کلاس کا افتتاح گرام پنچایت ناگوٹھنہ کے سرپنچ شری نریندر جین کے ہاتھوں انجام پایا۔

تلاوت کلام پاک کے بعد مدرس شبیر احمد ماہر نے استقبالیہ گیت پڑھ کر سامعین کا دل موہ لیا۔ لیاقت کرو ویکر صاحب (سکریٹری ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی) نے مہمانوں کا استقبال گل پوشی کی رسم اجرا انجام دی صدر مدرس جناب ارشاد کنکے نے پروگرام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کمپیوٹر کی وجہ سے ایک نئے ترقی یافتہ دور کا آغاز ہوچکا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو "کمپیوٹر ایج" سے الگ رکھ کر ترقی نہیں کر سکتے۔ اسی ضرورت کو سامنے رکھ کر ہم نے اپنی اسکول میں کمپیوٹر کلاس شروع کی ہے۔

رام شاہنے (تاجر) نے ۱۱ سلنگ فین اسکول کو عطا کئے اسی طرح گرام پنچایت ناگوٹھنہ کی جانب سے ساڑھے سات ہزار روپئے کمپیوٹر کی پرنٹر مشین کے لئے ملے۔

اسکول کے طلباء وطالبات نے گیت، نظم اور تقاریر پیش

کیں۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں گاؤں کے ہونہار نوجوان مشتاق اسمٰعیل دفعدار اور زاہد عبدالصمد ادھیکاری پیش پیش رہے۔

مہمانان میں سندھے گروجی اور پوار صاحب نے تقریریں کیں آخر میں عبدالصمد ادھیکاری (چیرمین اسکول ہذا) نے خطبۂ صدارت پیش کیا۔

المرسلہ: تسنیم ارشداد ادھیکاری

میئر اور اسٹیٹ ایوارڈز

رشیدہ قاضی، نجم النساء، وقار النساء انصاری

یوم اساتذہ کے موقع پر میونسپل کارپوریشن کے محکمہ تعلیم نے ۴۴ اساتذہ کو میئر ایوارڈ اسی طرح ریاستی سرکار نے ۳۹ بائر اور ٹکنیکی تعلیم کے مثالی مدرس کو بھی ایوارڈ دیا اردو اسکولوں کے جن اساتذہ کو ان کی مثالی تعلیمی خدمات میئر ایوارڈ دیا گیا ہے ان میں چاند سلطانہ خلیل شیخ (کوتوسکر مارگ میونسپل اسکول) حنیفہ شفیق احمد انعامدار (مولی ویلیج میونسپل اردو اسکول) رشیدہ تاج الدین قاضی (بازار روڈ میونسپل اردو اسکول باندرہ) اور خان صفیہ بیگم عبدالرحیم (چنچولی پھاٹک میونسپل اردو اسکول) شامل ہیں۔

اس کے علاوہ اسپیشل مضامین میں وقار النساء زاہد حسین انصاری (کرافٹ ٹیچر چونا بھٹی، میونسپل اردو اسکول سانتا کروز) اور پرائیویٹ ایڈیڈ اسکولوں سے نجم النساء نثار شیخ (انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول وکھرولی) شامل ہیں۔ ایوارڈ میں تین ہزار روپے نقد اور توصیفی اسناد شامل ہیں۔

تعجب خیز امر یہ ہے کہ اس مرتبہ مضافات کے اساتذہ کو ترجیح دی گئی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ میئر ایوارڈ یافتگان میں مرد اساتذہ کوئی بھی نہیں ہے ایوارڈ یافتگان خاتون ٹیچرس ہیں۔

نقش کوکن

سیدی ظفر شیخانی انسٹی ٹیوٹ میں داخلے

انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے زیر اہتمام سیدی ظفر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کوکن کا اولین ادارہ ہے جہاں ٹیکنیکل کورسیس کی تعلیم دی جاتی ہے پچھلے سالوں میں یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء بھیڑ لگ جاتی تھی مگر معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ امسال اگست کے آخر تک موٹر میکانک میں ۱۹ جگہوں پر صرف ۱۵ انے (۴-) ڈیزل میکانک کے ۳۸ جگہوں پر ۱۲ (۲۶-) الیکٹریشن کے ۱۹ جگہوں پر ۱۰ (۹-) اور ویلڈر کے ۱۴ جگہوں پر ۶ (۸-) نے داخلہ لیا الغرض مختلف کورسس کے ۹۵ سیٹوں کے اس ادارہ میں اسوقت ۴۷ جگہیں خالی ہیں۔

جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے تربیتی کورسس کے اس تعلیمی ادارہ کا معیار تعلیم اطمینان بخش ہے اور بیرون طلبہ کے لئے قیام وطعام کا انتظام بھی معقول ہے ٹیکنیکل تعلیم کے خواہشمند طلباء اس طرف توجہ فرمائیں اور انتظامیہ کو بھی چاہئے کہ امسال داخلہ میں لوگوں کی توجہی کا سبب اور پیش آنے والی رکاوٹیں دور کریں۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت کے لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں اس ادارہ کو بھی شامل کیجئے

اردو اسکول ٹیم پالا میں جشن آزادی

مانگاؤں تعلقہ میں ٹیم پالا اردو اسکول میں آزادی کا جشن طلائی مہاڈ کے مشہور و معروف ڈاکٹر فیصل احمد دیشمکھ کی زیر صدارت نہایت ہی تزک و احتشام و اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔

اس موقع پر اسکول میں تقاریر کا مقابلوں میں طلباء اور طالبات نے شرکت کی۔ اس جشن کے خصوصی مہمان جناب سید اظہر صاحب (ٹیچر فخبندار ہائی اسکول و بوری) نے آزادی کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔

صدر جلسہ ڈاکٹر فیصل نے اپنے خطبۂ صدارت میں کہا کہ الامین جیسے ٹرسٹ جو علاقہ میں قائم کیے گئے ہیں اس قسم کے ٹرسٹ مقامی طور پر قائم ہونے چاہیے تاکہ غیر معمولی ذہن رکھنے والے غریب طلباء کو اعلیٰ تعلیم سے روشناس کیا جاسکے وہ انجینئر، ڈاکٹر اور دیگر فنون کی تحصیل میں ان کو مالی امداد بحال کی جائے۔ کوکن کا مسلمان آج بھی عرب ممالک پر دار و مدار کیے ہوئے ہے۔ درحقیقت مسلمانوں کو اسی دیس میں خود کفیل ہونے میں اپنی عافیت سمجھنی چاہیئے۔ اس تقریب میں تعلیمی بیداری اور دلچسپی بڑھانے کی غرض سے سالانہ امتحانات میں ہر کلاس میں اول اور دوم نمبر سے کامیاب ہونے والے طلباء کو ڈاکٹر فیصل دیشمکھ کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے جبکہ تقاریری مقابلوں میں ۱ تا ۴ نمبر کے انعامات جو عبدالمجید مرد ڈکر کی جانب سے دئے گئے انہیں سید اظہر حسن صاحب کے ہاتھوں تقسیم کیے گیے۔ نظامت کے فرائض ہیڈ ماسٹر جناب قاضی فیض الدین صاحب نے انجام دئے۔

مروڈ میں طرحی مشاعرہ

انجمن فروغ ادب جنجیرہ مروڈ کے زیر اہتمام ۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کی شب میں انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول میں جناب غلام محی الدین شہزاد اسد کے زیر صدارت طرحی مشاعرہ منعقد ہوا۔ جناب ہاشم نوگانوی اور جناب محمود الحسن ماہر صاحبان کے ذریعے درج ذیل طرحی مصرعے طبع آزمائی کے لئے دئے گئے ؎

انسان کے بدن پہ قبا تیرے خون کی

درد بیچارہ پریشاں ہے کہاں سے اٹھے

جس پر مندرجہ ذیل شعراء کرام نے سامعین کو اپنے کلام سے محظوظ فرمایا نظامت کے فرائض حفظ الرحمٰن حفیظ نے بخوبی انجام دیا۔

(۱) شہزاد اسد (۲) نعیم الدین نعیم (۳) عبدالقادر راز (۴) حفظ الرحمٰن حفیظ (۵) خلیل ہاشمی (۶) جلال قادری (۷) سیف اللہ سیف

باغمانڈلہ اردو اسکول میں جلسۂ سیرت النبیؐ

۱۲ اگست ۱۹۹۶ء کو باغمانڈلہ اردو اسکول میں جناب عبدالستار علی صاحب کرہ دیکر ششکشن وستنار ادھیکاری شریوردھن کے زیر صدارت جلسۂ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ آغاز مولانا محمد صادق دیوکر کے تلاوت قرآن سے ہوا۔ جناب ظہیر مانڈلیکر صاحب نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ صدر مدرس جناب قطب الدین دلوی نے مہمانوں کی گلپوشی کی اسکول طلباء و طالبات نازیہ کنوارے ذکرہ شیخ، عمران پال، ذکیہ مانڈلیکر فیصل ساورٹکر، تسلیم مانڈلیکر، صفیان شیخ ڈمڈکر اور شیرین بدھن نے سیرت پر تقریریں کیں۔ دیگر طلبہ نے نعت پیش کیں۔ سامعین نے

انعامات دے کر سبھی طلباء وطالبات
کی حوصلہ افزائی کی
جناب بشیر مانڈلیکر صاحب
اور جناب ہدایت قدرتے صاحب
کی جانب سے غریب مستحق طلباء کو
کتابیں اور بیاضیں جناب ایم ڈی
ٹوانے صاحب نکشن وستار
ادھیکاری صاحب اور سوترکر کنڈ
پرمکھ صاحب کے ہاتھوں تقسیم
کی گئیں۔

صدر جلسہ جناب عبدالستار
کرڈیکر صاحب وستار ادھیکاری نے
اپنی تقریر میں اساتذہ کرام کی
ستائش کی جنہوں نے بچوں پر
کافی محنت کی جس کی وجہ سے بچوں
نے بڑے عالمانہ انداز میں تقاریر
کیں۔ اسکول کے بچوں کی بڑھتی
ہوئی تعداد کو مدنظر رکھ کر سامعین
کے سامنے اسکول کی تعمیر کام کا
مسئلہ رکھا۔ اور وضاحت پیش کی
کہ نئی تعمیر ہونے والی عمارت کا
کرایہ غریب طلبہ کی تعلیم پر خرچ کیا
جاسکتا ہے لوگوں نے اس سے
متاثر ہوکر اپنے عطیے پیش کیے
جو حسب ذیل ہیں۔
جناب ظہیر الدین نورالدین مانڈلیکر ۵۰۰ روپیہ
جناب ہدایت قدرتے ۵۰۰/ روپیہ
نقش کرکن

جناب طاہر علی خان دیشمکھ ۲۵۱/- روپیہ
جناب عبداللہ غیاث الدین مانڈلیکر ۲۶۱ 〃
〃 عبدالقادر عبدالحمید وتارے ۲۵۱/- 〃
〃 عبدالستار کرڈیکر ۱۰۱/- 〃
〃 عبدالکریم زین الدین دفعدار ۱۰۱/- 〃
〃 بشیر مہاڈکر ۱۰۱/- 〃
〃 غلام حسین پٹھان ۱۰۱/- 〃
〃 محمد قاسم غیاث الدین دفعدار ۱۰۱/- 〃
〃 ظہیر اسمٰعیل کاروشکر ۱۰۱/- 〃
〃 بشیر مانڈلیکر ۱۰۱/- 〃
〃 مشتاق ملاّ ۱۰۱/- 〃
〃 غیاث الدین کارباری ۱۰۱/- 〃
〃 فخرالدین مانڈلیکر ۵۵/- 〃
〃 عبدالرشید عبدالرحمٰن قدرتے ۵۱/- 〃
〃 اقبال شیخ محمد ساوڈکر ۵۱/- 〃
〃 شکیل ملاّ ۵۱/- 〃
〃 مختار شرف الدین دفعدار ۵۱/- 〃
〃 قاسم جمال الدین مانڈلیکر ۵۱/- 〃
اسکول کے صدر مدرس جناب
قطب الدین دلوی نے سامعین کا
شکریہ ادا کیا اس کے بعد جناب محمود
کرجی اور سجاد پٹھان کے سلام پڑھنے
پر جلسے کا اختتام ہوا۔
سکریٹری۔ اسکول کمیٹی باغماڈلہ
تعلقہ شریوردھن

آدرش ہائی اسکول کی کامیابی

کرجی (کھیڈ) سوشل گروپ

چپلون کے منعقد کردہ "ضلعی سطح
پر تعلیمی مقابلے" میں آدرش ہائی
اسکول کرجی سے اول گروپ
میں ترنم اقبال پٹیل اور لئیق احمد
قاضی نے حصہ لیا اور ساتھ ہی
ساتھ عام گروپ کے لئے اس
مقابلے میں جناب اقبال پٹیل مدرس
نے حصہ لیا۔
مذکورہ مقابلے میں ترنم اقبال
پٹیل نے پہلا انعام حاصل کیا
جو ایک خوبصورت شیلڈ اور
۵۰۱ روپے کی نقد انعام پر مشتمل ہے

بمبئی مرکنٹائل بنک کی نئی شاخ

بمبئی مرکنٹائیل بنک
کے چیرمین جناب غلام غوث نے
پچھلے مہینے بنک کی حیدرآباد
برانچ کی نئی جگہ کا افتتاح فرمایا
اس موقعہ پر جناب شمیم کاظم
مینجنگ ڈائرکٹر ٹی اے خان صاحب
ڈپٹی مینجنگ ڈائرکٹر، جناب وسیم الدین
اعظمی وائس چیرمین اور بنک
کے ڈائرکٹرس جناب ذوالفقار
حسین۔ جناب جسو بھائی پٹیل۔ ڈاکٹر
اے اے راول اور جناب میر نصراللہ
صاحبان بھی موجود تھے۔

رشیدہ قاضی کنونیر منتخب

حیدر آباد ۱۸ ستمبر آل انڈیا ویمنس اسلامک کلچرل رائٹرس ایسوسی ایشن جس کا صدر دفتر حیدر آباد میں ہے اور جو خواتین وطالبات میں دینی واسلامی تعلیمات کے ساتھ اردو زبان کو فروغ دینے کے لئے کام کر رہی ہے جس میں ہندوستان کی نامور خواتین رائٹرس ایڈیٹرس شریک ہیں یہ ایسوسی ایشن ملک کی اہم ریاستوں میں اپنی شاخیں قائم کر رہی ہیں ایسوسی ایشن کی

بانی اور صدر ڈاکٹر رضیہ سلطانہ نکہت نے مہاراشٹر کیلئے انجمن اسلام جونیر کالج باندرہ کے سابق پرنسپل محترمہ رشیدہ قاضی کو مہاراشٹر کی ایسوسی ایشن کا کنونیر منتخب کیا ہے خواتین وطالبات مندرجہ ذیل پتہ پہ رابطہ قائم کریں۔

رشیدہ قاضی کنونیر آل انڈیا ویمنس اسلامک کلچرل رائٹرس ایسوسی ایشن برج ویو دسویں منزل ۱۶ انسراج لین بائیکلہ ممبئی ۲۷...۴۰ فون ۳۷۴۸۲۹۰۰

نقش کوکن

محمدیہ ہائی اسکول میں تہنیتی جلسہ

اردو ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن نے ۱۲ ستمبر ۹۶ء کو محمدیہ ہائی اسکول ممبئی میں ایک تہنیتی جلسہ کا انعقاد کیا اس جلسہ میں سبکدوش ہیڈ ماسٹرس ایس ایس سی امتحان کے میرٹ ہولڈرس اور جن اسکولوں کا ایس ایس سی مارچ ۹۶ء کا رزلٹ ۸۰ فیصد سے زائد رہا ہے انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ایم جے اھینکر ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایجوکیشن ممبئی عظمیٰ مہمان خصوصی کے طور پر شریک تھے۔ معروف ڈاکٹر اے آر اندرے ایمن انتولے صدر جامع مسجد ٹرسٹ ممبئی بطور معزز مہمان جلسہ میں شریک تھے۔

صدر جلسہ صابو صدیق انجینرنگ کالج کے پرنسپل عبدالمجید جارا نے اپنے خطبہ صدارت میں کئی امور کیطرف اساتذہ اور طلبہ کی توجہ مبذول کرائی۔ صدر ایسوسی ایشن پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ سکریٹری پرنسپل منظور اعظمی نے ایسوسی ایشن کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ نظامت کے فرائض پرنسپل سلمہ لوکھنڈوالا نے انجام دیئے جبکہ پرنسپل شہناز شیخ نے ایوارڈ یافتہ اور سبکدوش پرنسپل حضرات کا مختصر تعارف پیش کیا تو پرنسپل نجمہ قاضی نے میرٹ ہولڈر طلباء کی تفصیلات بتائیں۔ پرنسپل آفاق قریشی نے شکریہ ادا کیا۔

زوئیکر محلہ میں الہدیٰ اردو بال واڑی کا قیام

الحمداللہ الہدیٰ سوشیل ویلفیر سوسائٹی رجسٹرڈ زوئیکر محلہ کا قیام اب محتاج التعارف نہیں ہے سوسائٹی ایک کثیر المقاصد ادارہ کی حیثیت رکھتی ہے جو خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول کے لئے مصروف عمل ہے اور حسب استطاعت ملت اسلامیہ اور بندگانِ خدا کی خدمت کے منصوبہ بند جدوجہد کر رہی ہے فی الحال ادارہ کے زیر اہتمام الہدیٰ کے جی اردو میڈیم بال واڑی کا قیام ۱۷ جون ۹۶ء سے عمل میں آیا ہے۔ زوئیکر محلہ وعرفانیہ محلہ دونوں محلے کے نونہالانِ سرپرستوں سے کوئی داخلہ فیس، ماہانہ فیس نہیں لی جاتی بلکہ بلا معاوضہ تعلیم

اکتوبر ۹۶ء

دی جاتی ہے۔ غریب و یتیم طلباء کو
مفت کتابیں، کاپیاں و اسٹیشنری
دینے کا بندوبست کیا گیا ہے۔
گذشتہ سال ایس ایس سی
کامیاب مس انیسہ احمد پٹھان کو درس
و تدریس (استانی) کی جگہ پر
تقرری کی گئی ہے۔ اس بال واڑی
کے قیام کے بعد ضلع پریشد کے
پہلا بال کلیان سمیتی معرفت
چلائے جانے والی زوئیکر محلہ مراٹھی
میڈیم آنگن واڑی ہمیشہ کے لئے
بند ہو گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ
زوئیکر محلہ و عرفانیہ محلہ کے مسلم نونہالوں
کا اردو ذریعۂ تعلیم مسئلہ ضرور حل
ہوگا اور الہدیٰ ادارہ کے ذریعۂ تعلیمی
ترقی کی راہیں کھل جائیں گی۔

طالب دعا۔ ابراہیم پٹھان

ڈاکٹر صوفیہ انصاری (ایم ڈی) کا استقبالیہ

مہاراشٹر کے انصاری برادری
میں ضلع دھولیہ، جلگاؤں اور ناسک
کی بچوں کے امراض کی ماہر معالج
پہلی خاتون ایم ڈی ہے، Paediatric
ڈگری حاصل کرنے پر ڈاکٹر صوفیہ
انصاری کا شایانِ شان استقبال
شری جیتندر سنگھ عرف سرکار صاحب
راول کے ہاتھوں سے عمل میں آیا۔
للت کلا نکس کے زیر اہتمام
دھولیہ ضلع اسکاوٹ آفس میں یہ تقریب
منعقد کی گئی تھی۔ پروگرام کی صدارت
رئیس دوڈائچہ سرکار صاحب راول
نے فرمائی۔ مہمانانِ خصوصی کے
طور پر دھولیہ ضلع مدھیہ ورتی سہکاری
بینک کے ڈائریکٹر ٹھان سنگھ جی
راول اور رسانے گرو جی کتھا مالا کے
پرکاش بھائی موہاڑی کر پبلسٹی آفیسر
شری دیو چکے صاحب حاضر رہے۔
مہمانان کی خدمت میں
ادارے کے صدر جناب حاجی محمد حسن
صاحب نے شال اور گلہائے عقیدت
پیش کئے۔ نظامت کے فرائض
پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم انصاری
(رکن اردو اکیڈمی) نے انجام دیئے
اس تقریب میں عمائدین شہر اور سماجی
کارکنوں کے علاوہ تعلیم یافتہ مسلم و
غیر مسلم طبقہ کثیر تعداد میں شریک رہے۔

نقش کوکن

بانکوٹ میں جشنِ غوث اعظم دستگیرؒ

۲۷ راگست ۹۶ء کو قصبہ بانکوٹ
میں عقیدتمندان و جان نثاران حضرت
غوث اعظم دستگیرؒ نے بڑی شان
اور خلوص و باوقار انداز سے جشن
عظیم منایا۔ پیش امام جامع مسجد مولانا
شکیل صاحب کی قیادت میں ایمان
افروز نعتوں اور جوشیلے نعروں
کی گونج لئے ایک بارونق جلوس
کا اہتمام کیا جس میں گاؤں کی بھاری
اکثریت نے شرکت کی۔ جلوس کے
بعد ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جسے
مولا خطیب محترم مہدی حسن صاحب
نے اپنے بصیرت افروز خطبے سے
حاضرین کو محظوظ کیا اس کے بعد
جناب اسحاق جوانے نے اپنی رہائشگاہ
پر نیاز غوث پاک و تناولِ طعام سے
اہلیان بانکوٹ کی خاطر کی۔

مرسلہ: معین پٹیل بانکوٹ

نائیک برادران کا تیراکی میں کمال

صدیق نائیک انگلش اسکول
رتناگری کے دو طلباء (جناب
ایاز نائیک کے دو فرزند) نے
ضلع میں منعقدہ تیراکی کے مقابلے
میں ۱۰۰ میٹر اور دو سو میٹر تیر کر
اول انعام حاصل کیا۔

طباعت کے آخری
دنوں میں ملی اس خبر کی تفصیل
مع تصاویر کھو جانے سے ہم تفصیلی طور پر
اسے شائع نہیں کر سکے اس کے لئے
معذرت خواہ ہیں۔

مائنار ٹیز ایجوکیشنل فیڈریشن کا یوم اساتذہ

مائنار ٹیز ایجوکیشنل فیڈریشن کے زیر اہتمام ٹیچرس ڈے کے موقع پر برلا کریڈا کینڈ میں وفا پارک پرائم گروپ آف کمپنیز اور دیگر تجارتی کمپنیوں کے اشتراک سے جشن اساتذہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مشہور استاد سابق پرنسپل انجمن اسلام جناب خلیفہ ضیاء الدین کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ایوارڈ اور اسناد سے نوازا گیا۔

مہمان خصوصی انسپکٹر جنرل آف پولس بی کے بی چکرورتی نے رضا اکیڈمی کی جانب سے خلیفہ ضیاء الدین صاحب کو "ضیائے ملت" کا خطاب پیش کیا۔ صدر جلسہ ڈاکٹر اے اے منشی نے کہا کہ اقلیتی طبقے کو تعلیم حاصل کر کے زیادہ قابل بننے اور سیاسی بازیگروں کے پیچھے جانے کے بجائے اپنا مقام خود تلاش کرنا چاہئے جوائنٹ کمشنر آف پولس چرن سنگھ آزاد نے اساتذہ کی عزت میں کمی پر افسوس کا اظہار کیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین ایڈوکیٹ یوسف ابراہانی نے پروگرام کے غرض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ جناب علی ایم شمسی نے اپنی پرمغز تقریر میں اساتذہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ قوموں کی ترقی اساتذہ کی کاوشوں پر منحصر ہے وفا پارک پرائم گروپ کے پارٹنر جناب یونس کھوت نے اپنی جذباتی تقریر میں کہا کہ اگر ہمارا مذہب اجازت دیتا تو ہم اپنے اساتذہ کے قدم چومتے انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام نے اپنی کارآمد تقریر میں خلیفہ ضیاء الدین کی خدمات کو سلام کرتے ہوئے کہا کہ آج ایسے لوث اساتذہ کو آنکھیں ڈھونڈتی ہیں۔

مشہور ماہر تعلیم محترمہ مسز نورالعین علی نے فرمایا کہ سماج میں ڈسپلن لانا ہو تو کلاس روم میں ڈسپلن لانا ہوگا۔ روپے کی غرض سے اس مقدس پیشے کو اپنانے والوں کی وجہ سے تعلیمی معیار گر رہا ہے

جناب ہارون موزہ والا نے تعلیم کو اپنا مشن بنانے والے اساتذہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

پروگرام کے کنوینر قاسم امام نے خوبصورت انداز میں مہمانان کا تعارف پیش کیا۔ پرائم گروپ آف کمپنیز کے پارٹنر جناب سلطان مالدار نے مہمانان اور دیگر شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا آئندہ سال بڑے پیمانے پر ٹیچرس ڈے کے انعقاد کا اعلان کیا۔ نظامت کے فرائض عرفان جعفری نے انجام دیے دیگر مہمانان میں جناب معین الحق چودھری اور ڈاکٹر شیخ عبداللہ ﷺ پر رونق افروز تھے جبکہ سامعین میں شہر بمبئی کی علمی وادبی شخصیات کی کثیر تعداد موجود تھی۔

مہمان خصوصی آئی جی چکرورتی نقشن کو کن

کے ہاتھوں تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی پر ۲۵ر اساتذہ، تیرہ تعلیمی اداروں کو ایوارڈ اور اسناد سے نوازا گیا۔ اساتذہ کے علاوہ تعلیمی اداروں کے فعال اراکین کی بھی ایوارڈ اور اسناد دے کر حوصلہ افزائی کی گئی ان میں میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ایسوسی ایشن کے آدم نور، نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے مبارک کاپڑی، آئیڈیل ایجوکیشنل مومنٹ کے نسیم خان، عباسیہ میموریل کے عارف انجم، ودیارتھی سیوا سنگھ کے شری سریش شیوالکر، پرگتی ایجوکیشن سوسائٹی دکرولی کے جناب عثمان آدم اور آل انڈیا مائناریٹی ایجوکیشنل ویلفیر ایسوسی ایشن کے فیروز خان شامل تھے۔

زیر نظر تصویر میں وفا پارک پرائم گروپ کے پارٹنر جناب یونس کھوت تقریر کرتے ہوئے جبکہ خلیفہ ضیاء الدین (سابق پرنسپل انجمن اسلام)، ڈاکٹر شیخ عبداللہ جناب معین الحق چودھری، جناب علی ایم شمسی، جوائنٹ کمشنر جرن سنگھ آزاد، جناب غلام پیش امام اور صدر جلسہ ڈاکٹر اے اے منشی نظر آرہے ہیں

نقش کوکن

تلوجہ میں "بوائز ڈے رپورٹ"

۵ر ستمبر ۱۹۹۶ء کو نیشنل ہائی اسکول تلوجہ ضلع رائے گڈھ میں بوائز ڈے منایا گیا۔ دہم جماعت کے طلبہ نے بہترین طریقے سے تدریسی فرائض انجام دیئے جس کا جناب عبدالرزاق پٹیل (ممبر اسکول کمیٹی) نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیا۔ تدریسی کام کے بعد اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب محمد خان دیشمکھ کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جلسہ کا آغاز دہم جماعت کے طالب علم عرفان قاضی کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ بعد ازاں دہم جماعت کے طالب علم نعمان عبدالحمید پٹیل اور سفیان پٹیل نے اپنے تاثرات ظاہر کیے بہترین اساتذہ کا انعام مندرجہ ذیل طلبہ کو حاصل ہوا۔

اردو پٹیل فضل اسمٰعیل اوّل
انگریزی قاضی عرفان حسین میاں 〃
ریاضی ثمرے سفیان عبدالحمید 〃
سوشل سائنس جنرل سائنس

کھامکر ناز بن محمد یوسف اول

اردو پٹیل طاہر محمود دوم
انگریزی خان شمع پروین ابراراحمد 〃
سوشل سائنس جنرل سائنس پٹیل نعمان عبدالحمید 〃

دہم جماعت کے طلباء اور اساتذہ نے ظہرانے میں شرکت کی جس کا انتظام دہم جماعت کے طلبہ نے اساتذہ کے اعزاز میں کیا تھا۔

خورشید احمد اعظمی
انچارج کلچرل پروگرام

رشید اطہر کے اعزاز میں مشاعرہ

رشید اطہر نصیر آبادی صدر مدرس کلیان کارپوریشن ۳۱ر جولائی ۹۶ء کو ۳۹ سالہ خدمات انجام دے کر سبکدوش ہوئے اس ضمن میں برمکان قاسم جلگاؤنکر (شاداں کلیانوی) اعزازی نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔

صدارت ابراہیم خلیل پونوی ایم اے نے فرمائی نظامت کے فرائض زاہد کلیانوی نے انجام دیئے۔

شہباز انجم، عبدالرحمٰن جعفری ابراہیم نازاں، شرف الدین اختر، راہی الہ آبادی، فاروق راویری، مخزون اناوی، آتش شیخ پوری، زاہد کلیانوی سلام ستنوی، صاحب اعزاز رشید اطہر نصیر آبادی، نسیم جھانسوی، صدر مشاعرہ خلیل پونوی ایم اے نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

شاداں کلیانوی

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان کے تعارف کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے ملک و قوم کیلئے درخشاں ثابت ہوں گے۔ لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی مسلم حضرات سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی سے جو U.K میں ہمارے نمائندہ خصوصی ہیں۔ رابطہ قائم کریں۔

ان کا پتہ ہے

IBRAHIM BAGHDADI
40 BOLAND STREET BLACKBURN
BB1 6LL

ذیل میں چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے۔

★ جناب مظفر عبدالعزیز دابا بی متوطن بورلی پنچتن، تعلقہ شربوردھن، ضلع رائیگڑھ۔ حال مقیم بلیک برن انگلینڈ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں مکمل ہوئی اور سینٹ میری کالج بلیک برن سے ایکونومکس اور گورنمنٹ اینڈ پولیٹکس میں A لیول کرکے بولٹن انسٹی ٹیوٹ آف ہائیر ایجوکیشن کالج میں داخلہ لیا۔ وہاں سے امسال آپ نے مینوفیکچرنگ، مینجمنٹ اینڈ سسٹم میں بی ایس سی آنرس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ ثانوی تعلیم کے دوران آپ کی والدہ کی اچانک موت سے آپ بالکل بے بس اور غمزدہ ہو چکے تھے مگر چونکہ آپ کے سامنے صرف تعلیم حاصل کرنے کا مقصد کارفرما تھا لہٰذا انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور یہ اب اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ ہم موصوف کی اس کامیابی اور جدوجہد پر دلی مبارکباد اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے اچھے مستقبل کے لئے دعا گو ہیں..

مرسلہ: ابراہیم بغدادی
(یو۔ کے)

★ خالصاً مس سیما شفیق ہنوارے بلیک برن شہر کے کوکنی برادری کی پہلی دوشیزہ ہے جس نے امسال موڈرن ہسٹری میں بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری لنکاسٹر یونیورسٹی سے حاصل کر چکی ہے۔ اس ہسٹری کا تعلق یوروپ، امریکہ اور افریقہ جیسے بڑا عظموں سے تعلق رکھتا ہے۔ جو کہ ایک قابل ذکر امر ہے۔ مزید سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس مضمون میں

نقش کوکن

سینٹ مارٹن کالج آف لنکاسٹر یونیورسٹی میں ایک سالہ ہائی اسکول ٹیچر ٹریننگ کورس میں زیر تعلیم ہیں۔ موصوفہ کے والد صاحب بھی ڈاکٹر امبیڈکر کالج مہاڈ سے ایکونومک اینڈ پولیٹکس میں بی اے آنرز کر چکے ہیں۔ اور ۱۹۷۱-۷۵ء تک یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل میں اپنی تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ بعد ازاں موصوف یہاں برطانیہ آنے کے بعد ذریعۂ معاش کے ساتھ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں اہم فریضہ ادا کر رہے ہیں موصوفہ کا آبائی وطن ساکن توڑیل، تعلقہ مہاڈ، ضلع رائیگڈھ ہے اور چونکہ ان کی پیدائش یہاں پر ہونے کے سبب ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہو کر سینٹ میری کالج بلیک برن سے ہسٹری میں اے لیول کر کے مذکورہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔

ہم موصوفہ کی کامیابی پر اظہار پذیرائی کرتے ہوئے مستقبل کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یوکے)

★ مس نکہت عبدالرحمن پٹیل متوطن کڈوئی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری، حال مقیم بلیک برن انگلینڈ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہو کر آپنے بلیک برن کالج سے میڈیا فاونڈیشن ویڈیو کا ایک سالہ کورس مکمل کر لیا بعد ازاں بلیک برن سینٹ میری کالج سے پالیٹکس اینڈ بزنس میں دو اے لیول کر کے ڈربی یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں سے فوٹوگرافک اسٹڈیز (فلم اور ویڈیو) یعنی فلم میکرس ڈائرکٹر ڈ پروڈیوسر ڈ رائٹن اور رایڈیٹیڈ وغیرہ قسم کے تین سالہ فلمی کورس مکمل کئے اور لطف کی بات انکی کارکردگی میں بنائی گئی فلمیں برطانیہ اور یورپ میں جرمنی، اور ایڈنبرگ (اسکاٹ لینڈ) فلم فیسٹیول میں گریجویٹیڈ ویتھ 2:1 کی بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری جون ۱۹۹۶ء کو حاصل کر چکی ہیں۔

تعلیمی قابلیت کے ساتھ صحت عامہ پر بھی توجہ اسپورٹ، فوٹوگرافی، رائٹنگ اسکرپٹ ٹی وی وغیرہ دیکھنا اور امور خانہ داری میں دلچسپی ہے اور موصوفہ کا قوم کے تمام والدین سے التماس ہے کہ وہ خصوصاً اپنی لڑکیوں کو محض ثانوی اور ڈپلومہ تک تعلیم دینے کی کوشش نہ کریں بلکہ وقت کی تیز رفتاری کے ساتھ لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کی جدوجہد کرتے رہیں تاکہ ان کا مستقبل تابناک ہوگا۔ چونکہ ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کو صرف اپنا گھر اور بچوں کی نگہداشت کرنا مقصود سمجھا جاتا ہے یہ فطری طور پر بالکل درست ہے مگر آج دنیا بھر میں ایسی کئی خواتین ہیں جو سیاسی، سماجی، سائنسی، طبّی وغیرہ ہیئتوں کو بخوبی انجام دیکر اپنی گرہستی بھی سنبھالی ہوئی ہیں اس سلسلے میں میرے والدین نے میری جو حوصلہ افزائی کی ہے اس کے لئے میں انکی بے حد شکر گزار ہوں

ہم موصوفہ کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور انکی بلند ہمتی اور وسیع النظری کی پذیرائی کرتے ہیں۔ اس قسم کا کورس کرنیوالی شاید آپ قوم کی پہلی دوشیزہ ہیں۔

مرسلہ ابراہیم بغدادی
(یوکے)

★ مسٹر وسیم داؤد سولکر

شاید برطانیہ کے کوکنی مسلم برادری کے پہلے نوجوان ہیں جنہوں نے کسی آفسی اور کاروباری کورس کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ انہوں نے ایک ایسے کورس (لائن) کا انتخاب کیا ہے جو ملکی تحفظ وسلامتی کا درس دیتا ہے اور انہوں نے اپنے قوم کے نوجوانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بزنس اسٹڈیز یا کوئی ایسے کورس کی طرف اپنا رجحان مائل نہ کریں جس کی عموماً بہتات ہونے کے سبب ملازمت ملنے میں دشواری ہوتی ہے چنانچہ موصوف نے بلیک پول فلائنڈ کالج اور فلیٹ اوڈ نیوٹیکل کامپس سے میرین ریڈیو راڈر کمیونیکیشن میں امسال ہائیر نیشنل ڈپلومہ (H.N.D) حاصل کر چکے ہیں. مزید تعلیمی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اس مضمون میں بی ایس سی (B.S.C) کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مذکورہ کورس کا تعلق براہ راست ملک کی عسکری تنظیم

نقش کوکن

سے ہے جو خاص طور سے دشمنوں پر گولے برسانے آب دوز کشتیوں اور ملٹری سے تعلق رکھتا ہے۔ موصوف نے دوران انٹرویو بتلاتے ہوئے کہا کہ خود ہمارے ٹیچرس اسٹاف کا کہنا ہے کہ برطانیہ میں آباد ایشیائی نوجوانوں کا صرف بزنس اسٹڈیز اور دیگر ہلکے پھلکے کورسوں کی طرف رجحان کے لئے معاون و مددگار ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ خصوصاً ملک کے کسی بھی اقلیتی طبقہ نے ہر محکمہ میں دلچسپی لینا ایک زندہ قوم ہونے کی علامت ہے۔

وسیم صاحب کا آبائی وطن ساکن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ ہے چونکہ ان کی پیدائش یہاں برطانیہ میں ہونے کے سبب ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں مکمل ہو کر انگلش (میتھ) اور سائنس میں کرنے کے بعد مذکورہ کالج میں داخلہ لیا تھا اور آج صرف ۲۰ سال کی عمر میں مذکرہ ڈپلومہ حاصل کر چکے ہیں۔ ہم موصوف کی اس کامیابی اور بلند خیالات کی پذیرائی کرتے ہوئے مستقبل کی کامیابی کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔۔

مرسلہ: ابراھیم بغدادی

(یو کے)

★ جناب محمد سلیم حسین اُتار کر،

متوطن مورسہ، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائیگڈھ حال مقیم بلیک برن انگلینڈ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوئی اور آپ نے سینٹ میری کالج سے انگلش لنگویج، فیزکس، کیمسٹری اور انگلش لٹریچر میں G.C.S.E کر کے بعد ازاں بلیک برن کالج سے بی ٹیک BTECH سائنس نیشنل ڈپلومہ حاصل کیا اور ڈی ماؤنٹ فورٹ یونیورسٹی لیسٹر یو کے سے کیمسٹری و بتھ بزنس اسٹڈیز میں گزشتہ سال ۲۰ رجون ۱۹۹۵ء میں بی، ایس، سی آنرس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ تعلیمی قابلیت کے علاوہ فٹبال میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور دوران تعلیم کالجس اور یونیورسٹی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور قوم کے نوجوانوں کو تعلیم کی طرف راغب ہونے کا پر خلوص مشورہ دیتے ہیں۔ ہم موصوف کیلئے مزید ترقی کیلئے دعا کرتے ہیں۔۔

(مرسلہ: ابراھیم بغدادی۔ یو، کے)

ہی ان کی اور قوم کی بھلائی اور ترقی مقصود ہے۔ ہم موصوفہ کی اس مایۂ ناز کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے اگلے اقدام پر بھی نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی یوکے)

کو خصوصاً اقبال سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور قوم کے تمام نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا پرخلوص مشورہ دیتے ہیں۔ ہم موصوف کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے انکی مزید ترقی و کامرانی کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی یوکے)

★ مس دلشاد عمر تیسیکر

قوم کی ہونہار اور ذہین طالبہ ہے جنہوں نے ۸ رجولائی ۱۹۹۶ء میں یونیورسٹی آف آسٹن برمنگھم انگلینڈ سے انٹرنیشنل بزنس اینڈ موڈرن لینگویج (فرنچ) انکولوڈنگ (ایک سالہ) اسٹڈی پلیس آبرڈ میں بیچلر آف سائنس آنرس میں سکنڈ کلاس (فرسٹ ڈیوژن) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکی ہیں۔ مزید سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے انہیں مضامین میں آپ ماسٹر آف سائنس کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

موصوفہ کا آبائی وطن تیسا تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری ہے۔ اور چونکہ ان کی پیدائش یہاں برطانیہ میں ہونے کے سبب آپ کی جملہ تعلیم برمنگھم میں انجام پائی ہے اور قوم کے تمام نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے پرزور التماس کرتی ہیں کہ وہ تعلیم کو اپنا نصب العین بنانے کی کوشش کرتے رہیں اس میں نقش کوکن

★ جناب الطاف محمود

چوگلے، متوطن شیرل، تعلقہ چپلون، ضلع رتناگری، حال مقیم بلیک برن کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوکر آپ نے بلیک برن کالج سے کمپیوٹر اسٹڈیز میں بی ٹیک نیشنل ڈپلومہ حاصل کرکے کاونٹری یونیورسٹی سے اسی مضمون میں بی ایس سی (B.Sc) آنرس کی امتیازی ڈگری حاصل کر چکے ہیں اور فی الوقت برطانیہ کی معروف فرم جی، ای، سی (G.E.C) مانچسٹر لمیٹیڈ میں "جونیئر کمپیوٹر پروگرام انلیسٹ" کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔

تعلیمی قابلیت کے ساتھ موصو

★ مس تسنیم عبداللہ لڈے متوطن بورلی پنچتن، تعلقہ شری وردھن ضلع رائیگڑھ حال مقیم بلیک برن انگلینڈ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں مکمل ہوکر آپنے سالفورڈ یونیورسٹی کالج سے ۹۴ء میں "بزنس اینڈ منسٹریشن" میں ہائیر نیشنل ڈپلومہ (H.N.D) لے کر یونیورسٹی آف ہڈرسفیلڈ سے بی، اے آنرس کی امتیازی ڈگری حاصل کر چکی ہیں اس کے دو سال پہلے ان کی بڑی بہن مسز ساجدہ امجد دکاندار بھی قانون میں ایل ایل بی کر چکی ہیں۔ موصوفہ کا اپنے تمام کوکنی مسلم بھائی اور بہنوں کو پرخلوص مشورہ ہے کہ

وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے رہیں اس میں ہی اپنی اور قوم کی بھلائی مقصود ہے لہٰذا ہم موصوف کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرکے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یوکے)

★ مختار احمد محمد ایوب فجندار

کا تعارف گذشتہ دو سال پہلے ۹۴ء میں نقش کوکن میں شائع ہو چکا تھا۔ ان دنوں موصوف نے ایڈمنسٹریٹو مینجمینٹ میں صرف ہائیر نیشنل ڈپلومہ (H.N.D) حاصل کیا تھا۔ اب بفضل خدا دو سال متواتر جدوجہد کے بعد انہیں مضامین میں یونیورسٹی آف لنکن شائر اور ہمبر سائیڈ سے بیچلر آف آرٹ (B.A. HONS) کی اعلیٰ ڈگری 2:2 کلاس سے حاصل کر چکے ہیں۔ موصوف کا آبائی وطن وہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڈھ ہے اور ان کی پیدائش باٹلے ویسٹ یارک شائیر انگلینڈ میں ہونے کے سبب انکی جملہ تعلیم مقامی اور نزدیکی شہروں میں مکمل ہو کر مذکورہ ڈگری ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء کو حاصل کر چکے ہیں۔ حسبِ خواہش موصوف کی بھی اپنے جملہ کوکنی مسلم قوم کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے پرزور التماس ہے کہ وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جملہ والدین بلا امتیاز لڑکے اور لڑکیوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس میں ہی قوم و وطن کی بھلائی کے راز پوشیدہ ہیں۔ عام نوجوانوں کی طرح موصوف بھی کھیل کود میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں، اور ان کا محبوب کھیل اسپورٹ فٹبال ہے۔

ہم موصوف کی کامیابی پر دلی پذیرائی کرتے ہوئے انکی مزید ترقی و کامرانی کے لئے دعا گو ہیں۔۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یو، کے)

★ جناب ساجد صاحب، نیروبی

کینیا کے معروف ڈاکٹر داؤد ابراہیم ہروتیکر کے دوسرے برخوردار ہیں جنہوں نے حال ہی میں مانچسٹر یونیورسٹی یو، کے سے الیکٹرک اینڈ الیکٹرونک" میں بیچلر آف انجینئرنگ آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں اور سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اسی شعبہ میں ماسٹر کی سند حاصل کرنے کا ارادہ ہے اس کے پہلے موصوف کے بڑے بھائی خلیل گزشتہ سال ۹۵ء میں کیمسٹری لیور پول یونیورسٹی سے بی/ ایس/ سی کی اعلیٰ سند حاصل کر چکے ہیں اور فی الوقت وہ کینیا کے ہسپتال میں اعلیٰ ملازمت پر فائز ہیں۔ موصوف کا تعارف نقش کوکن کے موقر جریدہ کی زینت بن چکا ہے۔ ساجد صاحب کی پیدائش نیروبی کینیا میں ہوئی اور وہاں پر ہی مقامی اسکول اور کالج میں تعلیم مکمل کرکے آپ نے مذکورہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا جو انکی کامیابی کا مظہر ہے۔ موصوف کا آبائی وطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ ہے اور تعلیمی قابلیت کے ساتھ اسپورٹس سے بھی گہری رغبت رکھتے ہیں نیز حسب خواہش وہ اپنے قوم کے تمام نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم یافتہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہاں برطانیہ میں آباد قوم کے نوجوانوں کو ان کی یہ تعلیمی دوڑ دھوپ سبق آموز مثال پیش کرتی ہے جو دیار غیر میں نئے اور اجنبی ماحول میں آکر اور والدین کی شفقت سے محروم رہ کر، نیز خطیر سرمایہ خرچ کرکے تعلیم سے

فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ساجد صاحب
کے بڑے چچا احمد ابراہیم پروینکر خصوصی
طور سے دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور
ہم بھی نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہوئے
مزید ترقی کے لئے دعاگو ہیں :۔:۔:
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی پونے)

★ پیشۂ نرسنگ میں معاشی
کفالت کے ساتھ خدمت خلق کا بھی درس
ملتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے " یہ چوپائے اور
اور اڑنے والے پرندے تمہاری طرح
امتیں ہیں" (سورہ انعام ۳۸) اس کی رو
سے ان بے زبانوں کی ذمہ داری بھی انسان
پر عائد ہوتی ہے مگر افسوس کہ جنگلی
جانوروں کی دیکھ بھال تو کجا ! ہمارے
اپنے پالتو جانوروں (مویشیوں) کے علاج
و معالجہ کے لئے ہماری قوم میں چند عدد
VETS (جانوروں کے ڈاکٹروں) ملنا
بھی دشوار ہے۔ نتیجتاً ہماری یہ گائیں /
بیل / بھینس / بکریاں / گھوڑے / گدھے /
مرغیاں / کتے اور بلیاں بسا اوقات
نقش کوکب

موسمی اور مہلک امراض کا شکار ہو کر مر
جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی "علم حیوانات" کی
لاعلمی نیز قدرت کے راز سربستہ / اور
اس کی کاریگری سے ناواقف ہونے کے
باعث آدروں سے پیچھے اور ان کی رہبری
کے محتاج ہیں۔ بہرحال مس نسیم
المرحوم عبد اللطیف کھا بے حال ہی میں
برڈفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ کے ڈپارٹمنٹ
آف ہیلتھ " بریڈ فورڈ اینڈ آرڈیل کالج"
نے رجسٹرڈ نرس کا مکمل ڈپلومہ حاصل
کرچکی ہیں اور مقامی ہسپتال میں اپنی
خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مزید سلسلہ
تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس پیشے میں
اعلیٰ اسناد حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔
موصوفہ کی جملہ تعلیم مقامی اسکول
میں پوری ہو کر ملیک برن ٹیکنیکل کالج سے
ہیومن بائیولوجی اور انوائرمینٹل اسٹڈیز
میں اے لیول کرکے مذکورہ یونیورسٹی میں
داخلہ لیا تھا۔ موصوفہ کا آبائی وطن راجاپور
ضلع رتناگری ہے۔ اور یہ قوم کی نوجوان
بہنوں کو پرخلوص مشورہ دیتی ہیں کہ وہ دیگر
پیشوں کی طرح پیشۂ نرس میں داخل ہونے
کی بھی کوشش کریں۔ جس میں ملازمت
کے لحاظ سے آسانی، اور خدمت خلق کا
باعزت پیشہ ہے۔ ہم موصوفہ کی دلی پذیرائی
کرتے ہوئے انکی مزید ترقی کے لئے دعاگو ہیں۔۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی پونے)

ناظمہ یوسف میمن کی شاندار کامیابی:

تھانے کالج کی ہونہار
طالبہ ناظمہ یوسف میمن امسال ایچ /
ایس / سی (H.S.C.) امتحان میں
۸۶ فیصد نمبرات حاصل
کرکے اسکول میں اول رہی۔ ناظمہ میمن
نے ۶۰۰ میں سے ۵۱۵ نمبرات حاصل
کئے۔ اور سائنس گروپ کا نتیجہ ۹۱ فیصد
رہا ۔۔۔۔

چپلون میں اساتذہ کا کامیاب تعلیمی سیمینار و ورکشاپ

رتناگری ضلع کے اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں کے اساتذہ کی تنظیم "روہیپ" اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے باہمی اشتراک سے کولہاپور بورڈ کے اردو اساتذہ ہیڈ ماسٹرس۔ ممتحن حضرات ماڈریٹر حضرات اور چیف ماڈریٹر صاحبان کا ایک مفید تعلیمی سیمینار و ورکشاپ ۱۴ اور ۱۵ ستمبر ۹۶ء کو مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں منعقد ہوا۔ اس انتہائی کامیاب پروگرام کی کفالت کوکن کی علم دوست و مخیر ہستی عالی جناب محی الدین خطیب (مقیم گوولکوٹ) نے فرمائی۔

گذشتہ چند برسوں سے اضلاع کوکن کے اردو ذریعۂ تعلیم کے طلباء میں سے کچھ کافی اچھے نمبروں سے کامیاب ہو رہے ہیں مگر پھر وہ میرٹ لسٹ سے دور رہتے ہیں۔ نیز نئی تعلیمی پالیسی میں کچھ پرچے جانچنے کے تعلق سے اساتذہ کی رہنمائی کی جائے اسی مقصد سے یہ سیمینار منعقد کیا گیا تھا جس میں کولہاپور، کراڈ، ستارہ سے لے کر رتناگری تک کے اردو ذریعۂ تعلیم کے تقریباً دو سو اساتذہ نے حصہ لیا۔

پروگرام کے پہلے سیشن میں روہیپ کے صدر پرنسپل یوسف پرکار صاحب (کالستہ) نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور پروگرام کی غرض و غایت سے سبھوں کو آگاہ کیا۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوٹی کے پرنسپل شمس القمر صاحب نے اپنے مقالے میں پرچہ لکھتے وقت عام طور پر جو بچے غلطیاں کرتے ہیں اس کی نشاندہی کی۔ انہوں نے کہا کہ جوابات لکھنے میں ترتیب نہ ہونا۔ نیز خوش خطی نہ ہونا اچھے نمبر حاصل کرنے میں حائل ہوتے ہیں۔ آپ نے نیشنل ٹیلنٹ سرچ جیسے امتحان میں صرف ۵ فیصد اردو اسکول حصہ لینے کو بھی افسوسناک بتایا۔ مہاراشٹر ہائی اسکول کے پرنسپل اقبال مغل صاحب نے اپنے معلوماتی مقالے میں پرچہ جانچنے کے سارے طریقہ کار اور مراحل کو تفصیلی طور پر بتایا۔ نیز انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح ہمارے ممتحن حضرات کی کوتاہ چشمی کی بنا پر کمزور طلبہ کا نقصان ہوتا ہے۔ آپ نے ہمارے بچوں کی کوتاہیوں کی بھی نشاندہی کی کہ وہ کس طرح انگریزی میں ترجمہ، مضمون یا خط جیسے اہم سوالات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور ناکامی کا سامنا کرتے ہیں۔ اقبال مغل کے مقالے کے مفہوم کو خود ان کے ایک شعر میں پیش کیا جاسکتا ہے ''لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی''، اسی نشست میں نیشنل ہائی اسکول، لاٹون کے پرنسپل اعظم صاحب کا بھی معلوماتی مقالہ پیش کیا گیا۔

اس دو روزہ سیمنار کی صدارت پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر صاحب نے کی جبکہ آپ نے اپنے ساتھ پرنسپل خلیق الرحمٰن، جناب قاسم رضا، جناب اکبر ...

... تو ... گئے تھے۔ علاوہ ازیں

... فورم کو پوری ٹیم جناب

... مقیم، جناب فقیر محمد مستری، جناب ابراہیم

... جناب اقبال کوارے اور جناب مبارک

... کے ساتھ موجود تھے۔

دوسرے روز کے سیشن کا آغاز نقش کوکن ... فورم کے کوآڈیٹر اور مشہور ماہر تعلیم مبارک ... کی پُر مغز تقریر سے ہوا۔ آپ نے سکّے کے دونوں رُخ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج تدریس کے مقدس پیشے کو داغدار کرنے کے لئے چند ایسے عناصر اس میں گھس آئے ہیں جن کا تعلیم سے کوئی تعلق نہیں وہ صرف انتظامیہ کو پریشان کرنا، کورٹ میں کیس دائر کرنا اور ایس ایس سی کوڈ جیسی کتابوں کا سہارا لے کر اپنی کوتاہیوں پر پردہ ڈالنا یہی ان کا مقصد ہے البتہ ہمارے سماج کا اساتذہ کے تئیں ہمدردیہ ہے وہ قابلِ مذمت ہے ہم ہر چیز مفت چاہتے ہیں اساتذہ زائد کلاس لیں وہ بھی مفت اور ٹیوشن دیں وہ بھی مفت۔ یہاں تک کہ مثالی اساتذہ کی بھی انتظامیہ اور والدین کی جانب سے کوئی پذیرائی نہیں ہوئی۔ اساتذہ قوم کا معمار ہے صرف یہ لیبل ان کی خدمات کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو سماج اور جو قوم اساتذہ کی قدر نہیں کرے گی وہ قوم تباہ ہو جائے گی اپنی ہستی کو مٹارے گا یہ پتھر پر لکھی ہوئی ایک تحریر ہے۔

ریاستی ایوارڈ یافتہ ماہر تعلیم رئیس کانارے صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ بچے کی شخصیت کی تعمیر ... کہ

... ہر طلبی میدان میں کامیابی سے ہمکنار کرے گی آپ نے اسکالر شپ اور دوسرے مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے تیاری پر بھی زور دیا۔

اس کے بعد ہر مضمون کا الگ الگ ورکشاپ ہوا اور ہر مضمون کے اساتذہ الگ الگ کلاس روم میں منتشر ہوئے جہاں پر مضمون کے ماہر اساتذہ ان کی رہنمائی فرما رہے تھے اردو کے لئے ماہر اساتذہ تھے جناب شیخ یوسف، جناب مومن اقبال، جناب انعامدار، انگریزی کے لئے جناب خلیق الرحمن۔ جناب اقبال مغل اور جناب پیرزادہ، ہندی رمراٹھی کے لئے جناب حوالدار، جناب منان اور محترمہ کوتوال ریاضی کے لئے جناب قاسم رضا، جناب اسرار احمد اور جناب سید معین الدین، سائنس کے لئے جناب عبدالرحمن مولیکر اور جناب منصور، تاریخ رشہریت کے لئے محترمہ نجمہ مولیکر اور جناب قریشی، جغرافیہ کے لئے جناب قریشی اور جناب انصاری صاحب موجود تھے۔ ان ماہرین نے کئی عملی طریقوں سے اساتذہ کی کئی مشکلات وشبہات کو دور کیا اور انتہائی مفید رہنمائی کی۔ اس دوران کئی مضامین کے مثالی سوالی وجوابی پرچوں کے نمونے بھی تقسیم کئے گئے۔

پروگرام کے آخری سیشن میں جب اپنے تاثرات پیش کرنے کی باری آئی تو مبارک کاپڑی صاحب نے روہیپ کو ہر مضمون کے پچاس پچاس نمونے کے پرچے تیار کرنے کی صلاح دی اور انہیں تمام اسکولوں میں تقسیم کئے جائیں تو ذہین طلبہ جب وہ پرچے حل کریں گے تو میرٹ لسٹ میں ان کی شمولیت کے امکانات بہت

[illegible]

استاد ایک پروگرام ترتیب دیتا ہے تو بھی یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ آپ کی رائے کو رو ہیب کے سکریٹری جناب شمس القمر صاحب نے فوری طور پر قبول کیا۔

تاثرات پیش کرتے ہوئے مبارک کاپڑی نے کہا کہ آج کا دن میرے لئے بہت ہی مبارک و سعادت والا دن ہے کہ آج دو دہائیوں کے بعد مجھے میرے محترم اساتذہ پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر محترمہ موٹلیکر اور جناب حوالدار صاحب کے کلاس روم میں پھر سے بطور طالب علم بیٹھنے اور کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ شاید ہی کسی طالب علم کو یہ شرف حاصل ہوا ہو کہ اتنے طویل عرصے کے بعد بھی پھر سے اپنے اساتذہ سے کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہو۔ اپنے اساتذہ سے کچھ سیکھنے کی خواہش کئی سالوں سے دل میں مچل رہی تھی۔ آج وہ پوری ہوئی۔

پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر نے اپنے پُرمغز و فکر انگیز خطبۂ صدارت میں فرمایا کہ اساتذہ اگر قرآن کے جوابدہی نظریے کو اپناتے ہیں تو ہمارے سارے تعلیمی نظام کے انتشار کا پوری طرح خاتمہ ہو جائیگا ہمارے یہاں اخلاقی قدروں کا فقدان جو ختم ہوتے جا رہا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے اگر اخلاقی قدروں کی اہمیت کو ہم سمجھ پاتے ہیں تو سماج میں موجود سارا خلفشار ختم ہو جائے گا مبارک کاپڑی کے ان کے تئیں خیالات پر اظہار خیال کرتے ہوئے موٹلیکر صاحب نے فرمایا کہ جس طرح سائنس میں کچھ جاندار منفرد ہوتے ہیں یا جن کا بالکل فقدان ہوتا ہے۔ مبارک کاپڑی بھی اسی قسم کے منفرد طالب علم

[illegible] دل کی گہرائیوں سے کرتے ہیں۔

مبارک کاپڑی اور پرنسپل موٹلیکر صاحب کے یہ خیالات اس سیمینار کا حاصل یوں ہو سکتے ہیں کہ جن لوگوں کو یہ شکایت رہتی ہے کہ سماج میں اساتذہ کی عزت نہیں ہوتی انہیں ان کے طلباء بھول جاتے ہیں وہ قطعی غلط ہے۔ اچھے اساتذہ کو ان کے طلباء ہر دم اپنے دل میں نہایت اہم مقام دے رہتے ہیں انہیں یاد کرتے ہیں اور ان سے دوری کو اپنی محرومی سمجھتے ہیں۔

واگھورے ہائی اسکول کے پرنسپل ویلیے صاحب نے اظہار تشکر کیا جبکہ نظامت کے جناب سراج مومن (مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرلا ویٹ) نے بخوبی انجام دیئے۔ پروگرام کے کفیل جناب خطیب صاحب اور چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے عہدیداران و اسٹاف ممبران نے حسبِ روایت پروگرام کے کسی شعبے میں کسی بھی انتظام و انصرام میں کوئی کمی نہیں رکھی۔

ساحر شیوی دفتر نقش کوکن میں۔

کوکن اُردو رائٹرز گلڈ کے بانی سرپرست اور سہ ماہی "ترسیل" ممبئی کے مرتب جناب ساحر شیوی جو برسوں پہلے برطانیہ لندن منتقل ہو گئے ہیں پچھلے مہینہ ہندوستان آئے تھے۔ ممبئی میں اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود آپ نے مدیر نقش کوکن ڈاکٹر نائیک صاحب سے ملاقات کی اور کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کا مجلہ "کوکن مہک" کا نسخہ ایک ڈاکٹر نائیک صاحب اور ایک معاون مدیر نقش کوکن جناب فقیر محمد منزی صاحب کو مرحمت فرمایا۔ ساحر صاحب لندن میں بھی اُردو زبان و ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔

انتقالِ پُر ملال

مالم خاندان کو صدمہ

جناب فقیر محمد مالم کے والد عبد الغنی عبد الغفور مالم متوطن تل گاؤں تعلقہ راجہ پور کا ۱۶ اگست ۱۹۹۶ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے بعمر ۷۵ سال انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ: عبد المطلب پٹوی)

حنیف عمرانی کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ خیر خواہ جناب طاہر عمرانی اور حنیف عمرانی کی خالہ محترمہ جینا بائی باٹلی والا کا سینچر ۲۴ اگست ۹۶ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا۔

کفایت اللہ اوکئے کو صدمہ

۳۱ اگست ۹۶ء کی صبح مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے جناب کفایت اللہ اوکئے کی والدہ ناگہانی طور پر بعمر ۷۰ سال انتقال کر گئیں۔

محمود جمعدار کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب محمود جمعدار کے بھائی ابراہیم جمعدار کا ۲۸ اگست ۹۶ء کو ممبرا میں انتقال ہوا۔

میاں صاحب چرفرے کی رحلت

پچھلے مہینہ امبیت ضلع رائگڈھ کے جناب میاں صاحب چرفرے طویل علالت کے بعد بعمر ۷۲ سال رحلت فرما گئے۔

مرحوم میاں صاحب چرفرے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر جناب عبد الرحمٰن انتولے کے قریبی ساتھیوں میں شمار کئے جاتے تھے۔

عبد المجید تنگیکر نہیں رہے

کوکن انٹرنیشنل کے بانی اور اورن ضلع رائے گڈھ کی معروف شخصیت جناب عبد المجید تنگیکر کا ۲۷ اگست ۹۶ء کو پونہ میں انتقال ہوگیا۔

جامعہ ملیہ کے وائس چانسلر پروفیسر بشیر الدین احمد کا انتقال

جامعہ ملیہ کے وائس چانسلر پروفیسر بشیر الدین احمد کا انتقال ہوگیا ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔ وہ فروری ۱۹۹۲ء میں جامعہ کے وائس چانسلر بنائے گئے تھے۔ پروفیسر بشیر الدین احمد نواب اکبر یار جنگ کے بیٹے تھے حیدر آباد ریاست کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس نواب اکبر یار جنگ قائم گنج (یوپی) سے حیدر آباد منتقل ہوگئے تھے۔ پروفیسر بشیر کے بڑے بھائی پروفیسر رشید الدین خان سابق ممبر پارلیمنٹ کا بھی اسی برس جولائی میں انتقال ہوا تھا۔

عبد الرحمٰن آنٹیکر کا انتقال

جناب عبد الرحمٰن کمال الدین آنٹیکر متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ مقیم کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ دو ماہ قبل ضعیف العمری میں انتقال کر گئے مرحوم کیپ ٹاؤن انجمن کے سرگرم رکن تھے۔

حاجی ذاکر صاحب ملا کا انتقال

جوہار (ضلع تھانہ) کے بزرگ حاجی ذاکر صاحب ملا کا ناسک کے پرائیویٹ اسپتال میں ۱۳ اگست ۹۶ء کو انتقال ہوگیا انہیں گردے کی بیماری لاحق تھی ایک عرصے سے صاحب فراش تھے۔ ان کے بیٹے محمد حنیف جوہار کے کامیاب [illegible] اور جان بابو جو اس وقت جوہار

میونسپل کونسل ایجوکیشن بورڈ کے چیرمین ہیں جو مرحوم کے سگے بھتیجے ہیں۔

جناب قاضی عبدالسلام کو صدمہ

جناب قاضی عبدالسلام تلیائی کی منکوحہ کا ۴ ستمبر ۹۶ء کو ناگوٹھنہ سے قریب کار حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ قاضی صاحب بھی اس حادثہ میں بری طرح زخمی ہوگئے تھے اور ان کا بایاں بازو ٹوٹ گیا۔ قاضی صاحب مدرسۂ حسینیہ شریوردھن کی مجلس مدنی کے صدر اور مدرسہ کے روح رواں ہیں۔

عائشہ مسرور رحلت کرگئیں

جناب آدم ملا متوطن آڑہ تعلقہ داپولی کی شریک حیات اور معروف شاعرہ محترمہ عائشہ مسرور ۲۵ اگست ۹۶ء کو اپنی رہائش گاہ ماہم ممبئی میں بعمر (۵۱ سال) رحلت کرگئیں ۱۹۷۷ء میں آپ کا مجموعہ کلام (تنہائیاں) شائع ہوا تھا۔

ابراہیم چیویلکر کا انتقال

جناب روشن خان (انسپکٹر الیکٹرک سپلائی BEST ریٹائرڈ) کے برادر نسبتی جناب ابراہیم چیویلکر متوطن پنہالجہ ضلع رتناگری ۴ ستمبر ۹۶ء کی شب میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہئ عدم ہوگئے وقتِ آخر وہ کوسہ میں قیام پذیر تھے۔

رزاق دھنشے کا انتقال

ممبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش مو ضلع سارنگ تعلقہ داپولی کے معروف سوشل ورکر جناب عبدالرزاق ابراہیم دھنشے ۳۰ اگست ۹۶ء کی شب میں سوشروشا ہسپتال دادر ممبئی میں انتقال کرگئے ان کا جسد خاکی ان کے وطن لیجاکر تدفین عمل میں آئی۔

مولانا منیر احمد کی رحلت

مدرسۂ مفتاح العلوم کوپرگاؤں ضلع احمد نگر کے بانی مہتمم حضرت مولانا منیر احمد ۳۱ اگست ۹۶ء کو ممبئی میں حرکت قلب بند ہوجانے سے رحلت فرماگئے۔

مرزا حفیظ بیگ کا انتقال

ضلع ایوت محل کی مشہور شخصیت جو آرنی میں مقیم تھے ۵ ستمبر ۹۶ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے بعمر ۴۲ سال راہی عدم ہوگئے۔

اقبال کوارے کو صدمہ

نئی ممبئی کی معروف شخصیت جناب اقبال کوارے متوطن دونولی تعلقہ چپلون کے بھانجہ محمد انعامدار کا ۱۴ ستمبر ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے صرف ۲۱ سال کی عمر پائی تھی۔ ممبرا میں مقیم تھے۔ تدفین ان کے وطن دونولی عمل میں آئی۔

یعقوب مرچنٹ کا انتقال

مرچنٹ ٹورز اینڈ ٹراویلس کے مالک سابق میونسپل کونسلر اور سماج وادی پارٹی حلقہ جنوبی ممبئی کے صدر محمد یعقوب مرچنٹ کا ۱۷ ستمبر ۹۶ء کو شدید دورۂ قلب کے سبب سیفی اسپتال ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

۴۵ سالہ یعقوب مرچنٹ نے جو ممبئی مرکنٹائیل بنک میں ملازم تھے مولانا ضیاء الدین بخاری کی مسلم لیگ سے وابستہ ہو کر اپنی سیاسی کیرئیر کی شروعات کی تھی ۱۹۷۸ میں عمر کھاڑی حلقہ سے چناؤ جیتنے کے بعد آخر دم تک سماجی خدمات انجام دیتے رہے۔

آہ! امین ٹھاکور

مجگاؤں ڈاک کے سبکدوش چارج مین جناب حسین محمد صاحب ٹھاکور کے صاحبزادہ امین حسین ٹھاکور عمر ۴۲ سال (متوطن وجے درگ) حرکت قلب بند ہونے سے ۷ ستمبر ۹۶ء کو نوانگرواڑا کیارڈ روڈ ممبئی میں انتقال کر گئے تدفین ۸ ستمبر ۹۶ء بروز اتوار ناریل واڑی قبرستان میں ہوئی۔

شریک غم : مبین عبداللطیف حاجی

عثمان پا ماری کو صدمہ

الپسرا انجینئرنگ ورکس کے مالک جناب عثمان محمد ماپاری کے چاچا عباس عبدالقادر ماپاری عمر ۷۰ سال متوطن راجہ پور مختصر سی علالت کے بعد ۱۳ ستمبر ۹۶ء واڑی بندر

نقش کوکن

مجگاؤں میں انتقال کر گئے

شریک غم : علی میاں عباس کرنیکر

داؤد حسن قاضی کا انتقال

ضلع پریشد رتناگری میں ۲۵ سال خدمت انجام دیکر اردو ہیڈ ماسٹر کے عہدہ سے سبکدوش جناب داؤد حسن قاضی متوطن سنگمیٹ لیکن مقیم فرسس تعلقہ کھیڈ نے ۱۶ اگست ۹۶ء کو بعمر ۷۲ سال داعی اجل کو لبیک کہا موضع سارنگ تعلقہ داپولی میں مدرسہ تعلیم القرآن کا اجراء آپ ہی کی تحریک پر عمل پذیر ہوا جسے الحاج عبدالرحمن علی بھاروے نے تعمیر کرکے جماعت کو وقف کیا ہے۔

عبدالمجید دیشمکھ کا انتقال

دارالسلام ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی پاچورہ جلگاؤں کے خازن کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا

ابوالحسن مغل کو صدمہ

کسٹم افسر جناب ابوالحسن مغل کے پدر بزرگوار جناب داؤد حسن مغل ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ضلع پریشد رتناگری کا ۲۱ جولائی ۹۶ء کو ان کے

شرگاؤں رتناگری میں انتقال ہو گیا

نور محمد ماسٹر کا انتقال

جناب عبدالرحمن علی صاحب مجاور جو عرف عام میں نور محمد ماسٹر کے نام سے جانے جاتے تھے ۱۰۰ سال کی عمر پوری کرکے ۱۳ ستمبر ۹۶ء کو ان کے وطن شرگاؤں رتناگری میں رحلت فرما گئے۔

وزیر مغل کا انتقال

شرگاؤں رتناگری کے جناب وزیر محمد صاحب مغل جو MTNL کے جناب اکبر قاضی کے خسر تھے ۸ ستمبر ۹۶ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے گاؤں میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم رائل مچھنگ رتناگری میں سپروائزر تھے۔

مجید اور منصور بھاردے کو صدمہ

شگفتہ انجینئرنگ ورکس ممبرا کے مالک مجید بھاردے اور منصور دادامیاں (لندن) کی خالہ رابعہ زوجہ محمد جمال الدین مقدم جو بی بی صاحبہ کے نام سے موسوم تھیں پچھلے مہینہ کراچی میں انتقال کر گئیں۔

شاہنواز کھمکر کو صدمہ

شریوردھن کی مقبول و معروف

شخصیت اور مخلص سماجی ورکر جناب شاہ نواز کھمکر کے والد محترم محمود صاحب کھمکر ضعیف العمری اور علالت سے پیر ۹ ستمبر ۹۶ء کو شریوردھن میں انتقال کر گئے۔

E.H شیخ صاحب کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما اور انجمن خیر الاسلام اور مہاراشٹر کالج انتظامیہ کے رکن جناب ادریس حسن شیخ متوطن رتناگری کی رفیقۂ حیات کا ۱۸ ستمبر ۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔

عبدالغنی کھوپیکر کا انتقال

نوانگر مجگاؤں ممبئی ۱۰ کی معروف شخصیت جناب عبد الغنی کھوپیکر کا ۲۱ ستمبر ۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔

مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ کے ریٹائرڈ مستری

جناب احمد عبد الغفور رکھانگی متوطن ٹیمبولی تعلقہ دیوگڈھ کا بعمر ۸۷ سال طویل علالت کے بعد مجگاؤں ممبئی میں ۹ ستمبر ۹۶ء کو انتقال ہوا۔ شریکِ غم مبین عبد اللطیف حاجی
نقش کوکن

سعید بڈے کی حادثاتی موت

۲۹ جولائی ۹۶ء کو سعید قاسم بڈے راجیوڈا رتناگری میں غرقاب ہونے سے انتقال کر گئے۔

المرسلہ: احمد اسحاق ساونت کونڈیورا

فاطمہ بی مجاور کا انتقال:

ناڈگاؤں تعلقہ کھیڑ کی فاطمہ بی عمر صاحب مجاور جو گذشتہ پچاس سال سے کیپ ٹاون ساؤتھ افریقہ میں سکونت پذیر تھی طویل علالت کے بعد ۸ ستمبر ۹۶ء کو کیپ ٹاؤن میں انتقال کر گئیں

خیر النساء کا انتقال:

نیورے (رتناگری) کے جناب احمد محمد قاضی کی اہلیہ خیر النساء کا اگست ۹۶ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوا۔

(مرسلہ: محمود حسن قاضی، واشی)

احمد محمد بھاردے کا انتقال:

انوشکتی BARC سے سبکدوش جناب احمد محمد بھاردے متوطن سازنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری طویل علالت کے بعد ۲۵ ستمبر ۹۶ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم واشی میں قیام پذیر تھے مگر وصیت کے مطابق انہیں پاٹیل باڑہ ٹرامبے قبرستان میں (انکی والدہ کے پہلو میں) دفنایا گیا۔۔

عبدالرزاق ڈنگنکر کو صدمہ

جناب عبدالرزاق عبدالقادر ڈنگنکر متوطن زامباری تعلقہ وضلع رتناگری جو مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ممبئی میں ڈیویژنل ٹرافک افسر ہیں آپ کی والدہ قمر النساء کا ۸ ستمبر ۹۶ء کو ان کی رہائش گاہ جوگیشوری ممبئی میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔۔

نیاز پرکار کو صدمہ:

بمبئی مرکنٹائل بنک کے ایک افسر جناب نیاز داؤد پرکار متوطن بانکوٹ کی والدہ کا ۲۰ ستمبر ۹۶ء کو ان کے وطن میں طویل علالت کے بعد بعمر ۶۰ سال انتقال ہو گیا۔

مرحومہ نقش کوکن کے ایک دیرینہ سرپرست غلام دستگیر پرکار (پروپرائٹر "سٹیلائٹ فیشن" کی بھابھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائے۔ آمین۔

شریکِ غم: عبدالمطلب پٹوی
(نقش کوکن)

نذرانۂ عقیدت

برائے (مرحومہ) **زبیدہ محمد شفیق موڑک** (تاریخ وفات: ۲۱ ستمبر ۱۹۸۶ء)

از طرف
ادریس دہلوی (مدیر شمع' نئی دہلی) اور
بیگم شمیم دہلوی۔

مرحومہ زبیدہ محمد شفیق موڑک ایک انتہائی ہمدرد، شفیق، نرم مزاج اور ہر کسی کے کام آنیوالی ایک نیک خاتون تھیں جن کا دس سال قبل ایک کار حادثے میں انتقال ہوا تھا۔ ان کی دسویں برسی کے موقع پر ماہنامہ شمع، نئی دہلی کے مدیر جناب ادریس دہلوی اور ان کی اہلیہ شمیم دہلوی نے یہ نذرانہ عقیدت نقش کوکن کے ستمبر ۹۶ء کے شمارے کے لئے روانہ کیا تھا البتہ وہ ہمیں تاخیر سے موصول ہونے کے باعث اس ماہ شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

یادوں کے شرارے لپک رہے ہیں۔ بیگم زبیدہ موڑک کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے دس برس بیت چکے ہیں، لیکن ہماری یادوں میں وہ آج بھی زندہ ہیں۔ ان کی دلنشیں مسکراہٹ، جو سب کو ان کا گرویدہ بنا دیتی تھی، ان کا حسن سلوک، جو سب کے دلوں کو موہ لیتا تھا، ان کی دردمندی اور انسانیت نوازی جو اپنوں کو ہی نہیں، پرایوں کو بھی فیض پہنچاتی تھی۔ سارے مناظر ابھی تک روشن ہیں۔

جناب شفیق موڑک کے ساتھ ہمارے دیرینہ قریبی، گھریلو قسم کے تعلقات رہے ہیں۔ بیگم شفیق موڑک شریک زندگی، ماں، رشتوں کا پاس رکھنے والی عورت، غرض ہر لحاظ سے ایک ایسی محبت شعار، فرشتہ صفت، ایثار کی پتلی شریکِ حیات کا ایک ناگہانی حادثے میں دنیا سے رخصت ہوجانا ہمارے عزیز دوست شفیق موڑک کے لئے قیامت سے کم نہ تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ یہ جانکاہ صدمہ انہیں بالکل مضمحل کر دیتا، مرحومہ کی آرزوؤں اور سپنوں نے انہیں جینے کا حوصلہ دیا اور وہ عزم و عمل کا پیکر بن کر ان خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی جدوجہد میں منہمک ہوگئے، جو مرحومہ نے اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں دیکھے تھے۔

وقت کا پرندہ اڑتا رہا۔ شفیق موڑک اپنے بچوں کے لئے باپ کے علاوہ ماں کا منصب بھی ادا کرتے رہے انہوں نے مرحومہ زبیدہ موڑک کے ہر خواب کو پورا کر دکھایا۔ بڑے بیٹے **اسلم** کی شادی ناظمہ سے ہوئی دونوں آجکل امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ بیٹی **اسماء** اپنے شوہر امتیاز اور بچوں سنیہ، عرشی اور مازن کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزار رہی ہیں، **ندیم** انڈونیشیا میں ہیں اور اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔ **فردوس** آجکل امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔ مرحومہ سے شفیق موڑک کے بے پناہ لگاؤ اور محبت کے بدولت مرحومہ کی ساری آرزوؤں کی تکمیل ہوچکی ہے اب شفیق موڑک مرحومہ کی یاد میں دہلی کے قرب و جوار میں "مسجد زبیدہ" کے نام سے ایک شاندار مسجد کی تعمیر کو تکمیل کے آخری مراحل تک لے جا رہے ہیں۔ بچوں کے کہنے پر انہوں نے وحیدہ سے دوسری شادی کرلی اور جنہوں نے ان کو ایک چاند سی بیٹی **زلفا** دی ہے۔

آج بیگم زبیدہ موڑک کو یہ نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے جہاں ان کے اس دُنیا میں نہ ہونے پر دل میں دکھ کی ٹیس لہر مارتی ہے، وہاں ان کے خوابوں کو حقیقت بنتے دیکھ کر خوشی و اطمینان بھی ہوتا ہے۔ ہم آج بیگم زبیدہ موڑک کی دسویں برسی پر نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ جنت الفردوس میں وہ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

"Striving for Excellance in Da'wah"

ISLAMIC RESEARCH FOUNDATION

(Registered Public Trust No B-1409 Bom)
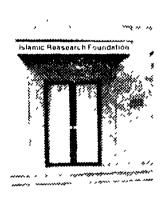
"INVITE (ALL) TO THE WAY OF THY LORD WITH WISDOM AND BEAUTIFUL PREACHING; AND ARGUE WITH THEM IN WAYS THAT ARE BEST AND MOST GRACIOUS"
(AL QUR'AN 16 125)

6/58 Tandel Street (N) Dongri Mumbai-400 009 India
☎ 91-22-376 49 68 373 68 75 373 68 79
Fax 91-22 373 06 89
Timing 10 a m to 8 30 p m Friday Closed

****

DR. ZAKIR NAIK & DR. MOHAMMED NAIK
CANADA, U.S.A. & U.K. LECTURE TOUR SCHEDULE

CHICAGO & INDIANAPOLIS 1/10 96 to 6/10/96
Br MOHAMMED BASHEERUDIN
5813 N Kimball Ave Chicago IL 60659
Resi Ph and Fax 312-4786134 Off Ph 312-4631918

*****

HOUSTON 7/10/96 to 8/10/96
Brother HASAN ALI DHANANI/FEROZ/HAFIZ
1711 Coles Farm Dr Sugarland Houston TX 77478
Res Ph 713 9809803 Off Ph 713-776 15 15
Extn 50 Fax 713 776 15 83

*****

SAN ANTONIO 9/10/96
Br HASAN ALI DHANANI/FEROZ/HAFIZ

*****

LOS ANGELES 10/10/96 **Dr AHMED SAKR**
Islamic Education Centre 659 Brea Cyn Road No 2 Walnut CA 91789 Off Ph & Fax 909 5941310
Res Ph 909-5957800 Fax 909-5956391

*****

NEW YORK 11 10/96 to 16/10 96
MOHAMMED SALIM HODEKAR New York

*****

LONDON 15 10 96 to 20/10/96 **Br SHAHID AKMAL**
WIPF 409 Northolt Road South Harrow Middlesex HA2 8JD London Ph 0181-422 3316 Fax 4266999

*****

LEICESTER 21/10 96 **Dr M MANAZIR AHSAN**
The Islamic Foundation Markfield Dawah Centre Ratby Lane Markfield Leicester LE6 0RN
Ph 0530-244944 Fax 0530 244946

*****

BIRMINGHAM 22/10/96 to 23/10/96
Br SHAMSHAD KHAN
IPCL 481 Coventry Road Small Heath Birmingham B10 0JS Ph 0121 7730137 Fax 0121 7668577

*****

LONDON 24/10/96
Br SHAHID AKMAL
London

*****

FOCUS

JUSTICE SHAFI PARKAR addressing the audience at ANJUMAN-I-ISLAM Mumbai where the function in his honour was held recently On his right is additional solicitor of India Mr Rafique Dada & on his left is his wife Mrs Yasmin Parkar

THE ALLANA COLLEGE OF PHARMACY OWES ITS EXISTENCE TO

Late Haji joosabbhoy Haji Ahmed Allana	Late Mrs Amubai Haji Joosabbhoy Allana	Mr. Allana Mohammed Hussain Joosabbhoy	Mr Allana Abdul Razak Joosabbhoy

M.C.E. Society's

ALLANA COLLEGE OF PHARMACY,

PUNE

2390-B.K. B. HIDAYATULLAH ROAD,
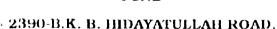
AZAM CAMPUS, CAMP,

PUNE 411001.

MAHARASHTRA

PHONE NO. : 0212-640032

COLLEGE BUILDING AT PUNE
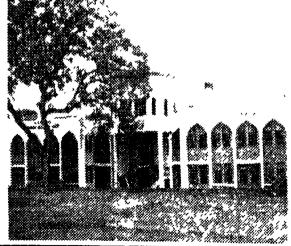
By Abdullah Mukadam, London

Brother Ali Mia Mukadam, a business man from East Africa is now managing a successful printing business in Birmingham, England He has transformed All Trade Printers from a near bankrupt firm to one of the most successful print workshops in England catering for the print trade' He has now embarked on a major land development project in Kokan, Taluka Mandangad, District Ratnagiri, Maharashtra State, India, BAKABU NAGAR

In the BAKABU NAGAR development project Brother Ali Mia Mukadam visualized his dream in a form of a self contained modern Township with all the facilities and amenities required by communities living in this modern innovative technological world

This vast project which at its inception was thought to be beyond Br Ali Mia's reach, has now been proved to be wrong by his determination and enthusiasm Initially, he had no motivators or supporters but this did not deter him to move forward and achieve his goal He continued to investigate further about his project and collate as many ideas as possible He now has the plan of the project drawn up by professionals and encouraged by various financiers, including Kokan Mercantile Co operative bank, India

The project is based on fifty two acres of developmental land and contains over 200 residential plots and further plots designated for the purpose of a modern hospital, modern high school with boarding facilities, trading centre and restaurant to cater for the luxury coaches traffic on the main route from Goa to Mumbai

The construction work has commenced and has already employed Kokni workforce and contractors It is envisaged that the project will be a major provider of much sought after employment for the Koknis in the vicinity of Ratnagiri District, Taluka Mandangad, Maharashtra State

Not only this project provide employment but also a much needed Health Centre together with a modern High School based on the Western model These provisions will make BAKABU NAGAR an envy of any land developer in India

For an information pack on :
BAKABU NAGAR Development contact :-
Mr. Ali Mia Mukadam (Bakabu)

OVERSEAS ADDRESS :
40 Brearley Street, Hockley, Birmingham
B19 3NR ENGLAND Tel +44 121 359 2346
Fax +44 121 359 5434

INDIA ADDRESS :
At Post Mhapral, Taluka Mandangad,
Dist Ratnagiri, Maharashtra State, INDIA

QABIL - E - ZIKR LOAG (LONDON)

This book has been published in urdu in the poetry form Janab A RAZ is the author and Mr IQBAL MIRZA is the compiler, stanzas and experts in urdu in praise of urdu poets, writers, & activists (past & present) with their photos sketches are printed and compiled in a beautiful setup one or two on each page Mr SAHIR SHIVI and Mr ALIMIA MUKADAM (BAKABU) have been helpful and sourceful with others to bring out this book which is dedicated to a political activist and counsellor of England Mr ASIF BEG MIRZA
Price £ 15 00 Available at Sada Publication
21 Colwood Gardens London, SW 19 2DS

Ratnagiri Urdu High School Examination Board has been established recently and Mr Yusuf Parkar the Principal of Mohamed Amin High school Kalusta Chiplun has been the president of the Board RUHEB in collaboration with NAQSHE KOKAN TALENT FORUM and sponsored by HAJI GULAM MOHIUDDIN DAWOOD KHATEEB of Govalkot held the seminar for Board members, teachers and also for the invited members of school management and public on 14th & 15th of september 1996 at Maharashtra High School Chiplun

The seminar was unique in a way that examiners as well as other speakers talked and shared their views very frankly, freely and without fear & favour This days the examinee's examiner's and moderator s have many time vested interest to save their skin but then all the categories discuss their difficulties problems & came to understanding for co-operation, co ordination to solve their problems On 14 9 96 President of RUHEB explained the aims and objects of RUHEB In general session experienced teacher, Principal Mr Shamshul Qamar of Kadwai, Principal Mr Iqbal Mogul of Chiplun and Mr Qamar Azmi addressed and thereafter session was open for discussion by participants On next day i e 15 9 96 Mr Kanade the Vice-Principal of New United High School Chiplun spoke on merit list & scholarship examination The lecture was a thought provoking & dealt with the practical guidelines Principal Motlekar of Muhammadiya High School, Mumbai - 3, spoke on "How to improve the standard of S S C results " Then the subjectwise discussion in the light of Model answer to press among the moderators examiners & subject teachers Mr Motlekar was presiding over the function & his presidential speech was also a thought provoking On the whole the programme was successful and appreciation, congratulation were given to Mr Mohiuddin Khateeb, without whose generous sponsorship of this unique seminar would have been difficult Mr Khateeb took personal interest with Mr Mogul, Mr Parkar and others to welcome entertain and to lookk after the comforts of all

The following members were present as NKTF representatives which are as follows Capt F M Mistry Mr Ibrahim Sandilkar, Mr H B Mukadam Mr Mubarak Kapdi, Mr Iqbal Kanware, Mr Mubin Haji & Mr Nadeem Saleh

KOKAN LINK

Kokani Muslim World Foundation issued its third issue (Report) in sept 1996 It is beautifully published & printed on the art paper It contain its report, photos, information & news articles in Urdu & English It is related to K M W F activities K M W F stands for Kokani Muslim World Foundation

1 The relief of poverty amongst Kokani Muslims in any part of the world

2 The advancement of education amongst Kokani Muslims in any part of the world

3 The advancement of the religion of Islam in any part of the world

4 The promotion of such other charitable purposes for the benefit of Kokani Muslims in any part of the world as the FOUNDATION shall from time to time determine

The foundation is a Registered charity registration Number 297570 and also incorporated as a company limited by guarantee in England No 2069031

EDITORIAL BOARD

BAKABU NAGAR (A Vision To Reality)

organ donations," he pointed out

Religion has always propagated that a person must help others "It is thrilling to help others even after death," he said in the contest

FAITH IS CANDLE : BY HAIDER PATHAN

Faith is like candle when it is dormant it is innate when it is lighted, it emits light which diffuses around and dispel darkness as per its strength and Combustion

Faith (Iman) in Quran-ul-Hakim has been termed as light in "Sura Inam" and negation is branded as darkness To contrast the enlightenment from Ignorance

This is not a hypothetical premises but positive assertion of reality It laids down in no unclear terms the functions of light and darkness It provides perspective and the power to judge the nearness and remoteness of things around and makes one aware what is benficial and/or otherwise

The dialectically non-believer also endowed with capacity to judge what it is and can save himself from Divine wrath or derive benefit The faithful is endowed with depth vision and transparency of materials around and can look Extending upto the prism of life after death and moulds his deed to shape himself according to the WILL OF ALLAH, to earn his pleasure and fulfil the WILL OF ALLAH in his divine scheme He does not grope into darkness like one who negates but up-surges unscathe without slur

As candle's flame spreads its aura around The true faith also performs this function which is beneficial to others as well Let it not flicker Let it not succumb to the vagaries of oddities and weaknesses of will

It should keep burning and diffuse to spread best elements of Faith through your acts deeds and thoughts Allah says in sura-Inam people differentiate in what is tangible but are unaware of Day of Reckoning "Akhirat" eternal life after death That is where it is amiss

Thus unalloyed Faith unsullied deeds and personally detached doings are key to Allah's pleasure and panacea for collective suffering and ultimate galvanising into ALLAH'S scheme of and benerolence

RUHEB URDU TEACHERS SEMINAR

ASIATIC SOCIETY OF BOMBAY & G.R. BHATKAL FOUNDATION

The Asiatic Society & Bhatkal Foundation have arranged the following public lectures of the scholars at Town Hall, Horman Circle, Mumbai - 400 001 at 6 00 p m

7-10-1996	DR SRINATH S KALBAG Development through the Education System
14-10-1996	MEDHA PATKAR Strategies for Development and People's Participation
28-10-1996	DARRYL D MONTE The Urban Crisis The Alternatives
04-11-1996	DR N H ANTIA Health Care for All

OBITUARY :

Former Corporator & the president of Samaj Wadi Party & a popular Social Worker Mr Yakub Merchant of memon community aged about 45 years old died of massive Heart Attack on 17-09 96

Abdul Majid Tungekar of Uran old patron and contributor of Naqshe Kokan died in Pune on 27-08-96

Abdul Gani Kopekar retired honest officer from B P T aged 82 died in Mumbai on 21-09 96

WEDDING

RUKHSANA daughter of Mr Mohamedali Gulammohiddin Sirkhot married to FAIYAZ son of Mrs Khatoon Khalid Kazi on Saturday, 7th September 1996 at Haj House Mumbai - 400 001

PASSIONS OF HINDUS, MUSLIMS HAVE COOLED DOWN : Maulana Wahiduddin Khan

President of Islamic Centre Maulana Wahiduddin said in recent visit to Mumbai that Hindus and Muslims could not be mobilised on the issue of Babri Masjid now

Speaking to The Times of India, Maulana Wahiduddin said his two point formula on the controversy had started working 'Muslim ek bar chup ho jayen, Hindu ek ke bad chup ho jayen (Muslims should remain quite on Babri and Hindus should not create a controversy on any other religious place) was my simple formula which has reached its final phase Both Muslims and Hindus are silent now' he observed

So the board did not repeat its request next year the Maulana pointed out Even during the recent meeting of Prime Minister H D Deve Gowda with a prominent Muslim leader in U P there was no discussion on the Babri Masjid issue he added

Among Hindus too the passions had cooled down The Maulana pointed out that the BJP had already announced that the Kashi and Mathura issues were not on its agenda

Replying to a question on the triple-talaq system he said he had always maintained that there was need for removing misunderstanding on the issue The system, he said, was totally 'unislamic' Those who are misusing the law should be flogged' he added

The Maulana clarified that according to Islamic law if a man is angry he may say "talaq only once He can utter the word again only if he is angry after a period The divorce comes through only when the man utters talaq a third time "The idea is that even if a man says something in anger, he will think the matter over once his anger has cooled off Thus, if this course is followed, there would not be divorces" he said

Maulana Wahiduddin had addressed a gathering at Saifee Hospital on eye donation by Muslims He said only in India was there a controversy on the issue of organ donation "On this issue we are behind the Muslim World, which has already said that there is nothing wrong with

If you show kindness to your servant while employing him in some task, this will weigh heavily in your favour on the Day of Judgement. That will be your reward. (HADITH OF AMR IBN HURAYTH)

BASIC CONCEPTS OF ISLAMIC ECONOMICS

The roots of Islamic economics go deep into Islam's vision of human nature Human beings have been created by God to act as His vicegerent He has endowed human nature with the best physical mental and spiritual faculties Islamic economics denies the concept of original sin and the inborn selfishness of man Thus it departs from the route of the 'dismal science' which conceives man as inherently selfish, greedy and sinful Islam recognizes that human beings have a liking for material possessions but it neither treats this liking as undesirable nor encourages promotion of it Instead it persuades human beings to control this love for material acquisitions

Man's primary role on this earth is to act as God's vicegerent The resources at his disposal are a trust from God on which man has a limited jurisdiction Thus Islam recognizes private property within the broader framework of Islamic law and tradition One is free to engage in any lawful occupation but is not sovereign to spend everything that one earns There are definite limits on one's freedom to consume, save and invest For example, one cannot waste one's earnings on the plea that they are private earnings Similarly, one is required to spend at least a certain specified portion of one's surplus wealth on those who do not have adequate means for themselves Besides this legal minimum (known as zakah), one is expected to spend on one's relations and on social needs from one's earnings In no case can one invest savings on interest (riba) Prohibition of interest on capital is the hallmark of Islam's financial system

Islam accepts a free market but has specific regulations to control and supervise it Thus it has a mechanism which forestalls the emergence of monopolies and concentration of economic power Islam's law of inheritance acts as a catalyst to the redistribution of wealth, which could get accumulated through the market mechanism

Consumer behaviour in an Islamic society is closely influenced by Islam's moral, social and cultural norms It negates absolute sovereignty for the consumer Nor does it conceive a society where the fires of inflation are fanned by artificial demand creation through ingenious techniques of advertisement and sales promotion

Islam visualizes a participatory arrangement in the labour-capital and land-labour relationships The business or agrarian organization in Islam *conceives a dominent role for man over capital* and land

Islam's social security system operates at the grassroots level Everyone gets social security cover at three levels-family, community and state In addition it encourages individuals or groups to establish endowments for the perpetual benefit of the needy For covering unforeseen risks it conceives a system of mutual insurance rather than the contemporary insurance which operates as a business

Thus Islam founds a society where resources are shared and the economic factors co operate *to usher in a just and human society*

Mohammad Akram Khan.

اشاعت کا ۳۵ رواں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۴۲ | شمارہ ۱۱ | ماہ نومبر ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر : فقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲/۳ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰؛ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم نومبر ۱۹۹۶ء
کتابت: جاوید ندیم اور حافظ زبیر احمد

قرآنی احکامات و ہمارے اعمال

عالیجناب عبدالمجید نزدیل کی وساطت سے محترمہ رقیہ فقیہہ صاحبہ نے "قرآنی احکامات اور ہمارے اعمال" کے عنوان سے یہ سلسلہ شروع کیا ہے جو ہر ماہ جاری رہے گا۔ محترمہ کے قلمی تعاون کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں ۔۔ (ادارہ)

پیش کردہ: ——— رقیہ فقیہہ

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ.

(اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا۔)

قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیش آنے والے واقعات بخوبی بیان کرتی ہے۔ قرآن کریم میں پہلے زمانے کے دورِ حاضر کے اور مستقبل کے واقعات اس خوبی سے بیان کئے گئے ہیں جس کا اندازہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے سے ہی لگایا جا سکتا ہے اور صحیح خبریں آج بھی ہماری ہدایت کے لئے بیان کر دی گئی ہیں اور یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ہم کس طرح کے اعمال کریں گے تو کامیاب ہوں گے (یعنی کون سے کاموں کے کرنے سے جنت ملیگی اور کون سے کاموں کے کرنے سے جہنم) اور اسی وجہ سے قرآن مجید کو ٹھیر ٹھیر کر تدبر سے مطالعہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ اس پر صحیح طور پر عمل کیا جا سکے جو لوگ تدبر سے پڑھ کر اس پر عمل کریں گے قرآن مجید قیامت کے دن انکی شفاعت کریگا اور جو لوگ ایک روز میں ختم اور شبینہ کر کے اور ایک ہی دن میں پورا قرآن مجید پڑھ کر اس سے استفادہ کرنا چاہیں گے تو وہ ناممکن ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے کم مدت میں پورا قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(یہ حدیث ابی داؤد اور ترمذی کی ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ۵۰۵۴ بھی اسی موضوع پر ہے) ۔۔

باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ

شاہ بھور مل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۷/۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھور مل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھور مل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

روایات کے طلسم اور رسومات کے سم سم

محمد سعید علی ٹولکر

ارشادِ رسول ﷺ ہے "میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا یہود و نصاریٰ پر آیا، بالکل ٹھیک اور درست ویسا ہی جیسے کہ دونوں جوتیاں برابر ایک ہی جیسی ہوتی ہیں۔" (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ باب اعتصام)

جب صحابہؓ کے بعد اُمت میں یہود و نصاریٰ کی طرح ہی رسومات اور روایات در آگئیں تو مسلمانوں میں جذبۂ عمل اور جوشِ کردار باقی نہ رہا، انسانیت سبعیت اور بہیمیت کی پستیوں میں جا کر گری۔ سعید روحوں، پاکیزہ نفوس اور حق کے علمبرداروں کا احترام نہ رہا۔ آگے بڑھنے والوں کو پیچھے گھسیٹا جانے لگا، ملت فرقوں میں بٹ گئی اور قبائے وحدت کی دھجیاں بکھر گئیں، اللہ کا مفہوم اتنا ہی سمجھ لیا گیا کہ اس کے نام کی قسم کھائی جائے قرآن کو بغیر مفہوم و حکمت ناظرہ پڑھنے کا چلن عام ہوا اللہ کے رسول ﷺ سے اتنا ہی واسطہ رہا کہ حضور ﷺ کے بال، گال، نعل اور خد و خال مبارک کی تعریف میں قوالوں سے نعتیں سنی جائیں اور بس۔ (مذکورہ حدیث میں عبرت بھی مضمر ہے کہ مسلمانوں کو روایات و رسومات کو خیرباد کر کے اللہ کی نصرت حاصل کرنا چاہیے)

یہاں رسومات کو خیرباد کرنے کا ایک واقعہ درج ہے جس میں عبرت کی ایک دنیا ہے۔

"ایک دفعہ قبیلۂ عامر کا سردار دربارِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سوال کیا "اے محمد بن عبداللہ! لِكُلِّ حَقِيقَةٍ وَمَا حَقِيقَةُ لَكَ" یعنی ہر دعوے کا کوئی نہ کوئی ثبوت ہوتا ہے، آپ کے دعویٰ کا (نبوت کا) ثبوت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "میں ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی ذمہ داریوں، بشارتوں اور عظمتوں کا حامل ہوں" سردار نے کہا "اگر میں اپنی روایتوں اور رسموں کو چھوڑ کر ان ذمہ داریوں کو پورا کر دوں تو مجھے کیا ملیگا؟ آپ نے فرمایا "جنت کے باغات" سردار نے کہا۔ "یہ تو آخرت کی باتیں ہوئیں نا؟ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس دنیا میں کیا حاصل ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَكُمْ مُلْكٌ فِي الْبِلَادِ "یعنی اللہ کی نصرت اور ملکوں کی حکومتیں"

حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق صحابہؓ کو اللہ کی نصرت بھی ملی اور حکومتیں بھی۔ صحابہؓ کے بعد اب تک مسلمانوں کا حال اجڑے ہوئے گلشن کی ان خودرو جھاڑیوں کی طرح ہے جن پر نہ پھول ہوتے ہیں اور نہ پھل، ہر کوئی انہیں کاٹ کاٹ کر آگ میں جھونک کر بھسم کرتا ہے۔ یہ انجام اس لیے کہ اللہ کی نصرت مسلمانوں کو حاصل نہیں۔

سچے مسلمانوں کو ہی اللہ کی نصرت حاصل ہوتی ہے اس صداقت کو ماننے سے زیادہ غیر مسلم جانتے ہیں۔ اس کے لیے ایک مشہور ثبوت حاضر ہے" ایران فتح ہونے کے بعد ایک صوبے کا گورنر "ہرمزان" گرفتار

کو کیسے حضرت عمرؓ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اس سے پوچھا " ہرمزان پہلے تم ایرانی ہم عربوں کو شکست پر شکست دیتے تھے، مگر اب میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم وہی عرب ایران کے صوبے پر صوبے فتح کرتے جا رہے ہیں اور ہمارے مجاہد ایرانی لشکر کے بڑے بڑے رستم کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکے جا رہے ہیں، آخر ایسا کیوں ؟" ہرمزان نے اعتماد کے ساتھ جواب دیا " بات صاف اور سیدھی ہے خلیفہؓ ! پہلے تم اکیلے عرب لڑتے تھے، اب تم عرب اور تمہارا اللہ دونوں ایک ساتھ ہیں، ان دونوں طاقتوں کو ایرانی تو کیا دنیا کی ساری قومیں مل کر شکست نہیں دے سکتیں "

اقبال بے چارہ نے شاید صحابہؓ کی فتوحات اور ہماری رسومات دیکھ کر ہی یہ کو بجدار چیخ ماری کہ "

یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہبِ ملّا و نباتات و جمادات

قرآن پاک پر گزشتہ پچیس برسوں سے تدبر کے بعد ذرۂ خاک کو یہ بصیرت ملی ہے کہ جس طرح قلبِ پروانہ میں شمعِ فروزاں کے انداز و اسلوب اپنے اندر سمیٹ لینے کا وجد انگیز جوش و خروش ہوتا ہے، اگر مسلمان اسی انداز میں قندیلِ آسمانی کے عالمتاب نور کو فراست و بصیرت نیز ذوق و شوق کی برق آسا بیقراریوں کہکشاں گیر امنگ اور والہانہ تڑپ سے اپنے اندر سمیٹ کر اس کی حکمت کو سمجھیں گے اور پھر روایات کے طلسم اور رسومات کے سم سم کے مکدر دھندلکے سے اپنے بھائیوں اور بہنوں (خصوصاً گونگی بہنوں کو) نکال باہر کریں گے نیز غیر مسلم

نقش کوکن

بھائیوں کو قرآن کی تعلیم سے آگاہ کریں گے، تو ہی انہیں اللہ کی نصرت حاصل ہوگی اور وہ دنیا میں بھی بسیں گے اور دنیا والوں کے دلوں میں بھی۔ میں نے مسلم اور غیر مسلم حضرات کو اسلام کی معطر اور عنبر فشاں فضاؤں میں لانے کا عزمِ صمیم جاری رکھا ہے۔ جہد مسلسل جاری ہے اور جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ !!! (باقی آئندہ) ••

واقعہ ہجرت

ابوالکلام آزاد

یہ دنیا کی تمام قوموں کی یادگاروں کی طرح قوت کی کامرانیوں کی یادگار نہیں، بلکہ کمزوری کی فتح مندیوں کی یادگار ہے۔ یہ اسباب و وسائل کی فراوانیوں کی یادگار نہیں، بے سرو سامانیوں کی کامیابیوں کی یادگار ہے۔ یہ طاقت اور حکومت کے جاہ و جلال کی یادگار نہیں، محکومی و بے چارگی کے ثبات و استقلال کی یادگار ہے۔ یہ فتح مکہ کی یادگار نہیں، جسے دس ہزار تلواروں کی چمک نے فتح کیا تھا، یہ فتح مدینہ کی یادگار ہے، جسے تلواروں کی چمک نے نہیں، بلکہ ایک آوارہ غربت اور بے سرو سامان انسان کی روح "ہجرت" نے فتح کیا تھا۔ تم نے بدر کی جنگی فتح اور مکہ کے مسلح داخلہ کی شان و شوکت ہمیشہ یاد رکھی ہے لیکن تم نے مدینہ کی بے ہتھیار فتح فراموش کر دی، حالانکہ تاریخ اسلام کی ساری آنیوالی فتحمندیاں اسی اولین فتح میں ایک بیج کی طرح پوشیدہ تھیں۔

تضمین بر کلام (مرزا غالب)

ناامیدواری

نظر برنی

کیا الیکشن کا ہوا ہے فیض جاری ہائے ہائے
لیڈروں پر پڑ گیا ہے بوجھ بھاری ہائے ہائے
اب کرو پھر رات دن مردم شماری ہائے ہائے
"درد سے میرے ہے تجھ کو بیقراری ہائے ہائے
کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے"

پھر سے تازہ ہو گیا کیا رنج و الم کا حوصلہ؟
واسطہ مذہب کا دے گا اور دھرم کا حوصلہ
پہلے کیوں دیکھا نہیں تھا چشمِ نم کا حوصلہ
"تیرے دل میں گر نہ تھا آشوبِ غم کا حوصلہ
تو نے پھر کیوں کی تھی میری غمگساری ہائے ہائے"

کیا کہوں کیوں کر کہوں تو نے کیا کیا پانچ سال؟
چار سو بیسی میں تو نے کر دیا بے شک کمال
کوٹے اور   سے تو نے کمایا خوب مال
"کیوں مری غم خوارگی کا تجھ کو آیا تھا خیال؟
دشمنی اپنی تھی میری دوستداری ہائے ہائے"

ووٹ کی خاطر مری چوکھٹ پہ تو آیا تو کیا؟
بعد مرنے کے مرے احوال کو پوچھا تو کیا؟
گر ضرورت سے وہ اندازِ ستم بدلا تو کیا؟
"عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا؟
عمر کو بھی تو نہیں ہے پائیداری ہائے ہائے"

اور کیا تجھ سے کہوں اے ناخدائے زندگی؟
جی رہے ہیں اس جہاں میں ہم برائے زندگی
دورِ مہنگائی ہے ہمدم اور سزائے زندگی
"زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
تجھ سے تھی بیشک اسے ناسازگاری ہائے ہائے"

عربی رسم الخط

عربی رسم الخط کی ایک عجیب و غریب خصوصیت یہ رہی ہے کہ جب بھی کوئی نئی اسلامی سلطنت قائم ہوئی اور نیا دارالحکومت بنا تو وہاں نیا خط وجود میں آ گیا۔ کوفہ دارالحکومت بنا تو خط کوفی وجود میں آیا۔ بغداد صدر مقام بنا تو وہاں نسخ ایجاد ہوا۔ ایلخانیوں نے تبریز کو دارالحکومت قرار دیا تو وہاں خط تعلیق نے جنم لیا۔ عثمانیہ نے قسطنطنیہ کو خلافت کا مستقر قرار دیا تو وہاں خط دیوانی وجود میں آیا۔ تیموریوں نے ہرات کو اپنا دارالحکومت بنایا تو وہاں خط نستعلیق ایجاد ہوا۔

اور جب اسلامی حکومت کو دہلی میں استحکام حاصل ہوا تو یہاں خطِ بہار نے رواج پایا

(پروفیسر سید محمد سلیم)

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن (ممبئی)
گذشتہ برسوں کی پرخلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں:
حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپکی خدمت و رہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔ ● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر۔ ● گھریلو ماحول جس میں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔ ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔ ● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔ ● مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کے لئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے۔ ● طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں۔ ● جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماء دین ساتھ ہوتے ہیں ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی معروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ ● بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B T Q S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
شرح ٹکٹ
ڈیلکس حج ٹور
۳۵/۴۰ روزہ سفر
67,500/-
عمرہ
ماہ اکتوبر/نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
28,000/-
عمرہ ماہ رمضان المبارک ۱۸ روزہ سفر —36,000/-
ضمیر احمد قادری
مکہ حج کارپوریشن
۷۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳۔
3765969
3719231
3738449 FAX
خالد پرکار
پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
3436979
3432466
3442344
3428271 FAX
شکیل، شفیق، فرید، ۵۶، تیسر نظام پور، بھیونڈی (ضلع تھانہ)
(02522) 30693/36551

اردو مدارس کا معیار تعلیم بلند کرنے کیلئے مفید مشورے

ماہر تعلیم ابراہیم خان طالب کے خطبۂ صدارت کے اقتباسات

۲۴ اگست ۹۶ء کو انجمن حمایت اسلام ، مہاڈ ، رائے گڑھ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسۂ تقسیم انعامات کے موقع پر ماہر تعلیم محترم ابراہیم خان طالب (ریٹائرڈ پرنسپل، فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول، ممبئی) نے اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا کہ ہماری قوم کے بچوں کو اپنی زندگی میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے لئے کئی مرحلوں سے گزرنا ہوگا۔ یہ ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر کا دور ہے بچوں کو ہر مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے مکمل تیاری کرنی ہوگی اور محنت اور لگن سے کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے اساتذۂ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہر کام میں تبدیلی بڑی شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ ہمیں اس تبدیلی (change) کو قبول کرنا ہوگا۔ انہیں صرف ایس ایس سی کلاس کے طلبہ کے لئے ہی کوچنگ کلاسس نہیں چلانا چاہئے بلکہ معیار تعلیم بلند کرنے کے لئے اوّل جماعت سے ہی طلبہ کی باقاعدہ رہنمائی کرنا چاہئے تاکہ ان کی بنیادی تعلیم مضبوط ہو۔ صرف میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں کے نام جان لینے ہی سے کام نہیں چلے گا بلکہ امتیازی مارکس حاصل کرنے کے لئے کئی سوالات کے پرچے حل کرنے ہوں گے اور کافی محنت کرنی ہوگی۔

صدر محترم نے کہا کہ چہارم اور ہفتم جماعت کے طلبہ کو گورنمنٹ اسکالرشپ امتحانات کے لئے تیار کرنا چاہئے تاکہ وہ نہ صرف اسکالرشپ امتحان میں کامیاب ہوں بلکہ انہیں باقاعدہ گورنمنٹ اسکالرشپ ملے۔ انہیں گورنمنٹ ایلیمنٹری اور انٹرمیڈیٹ ڈرائنگ گریڈ امتحانات (Quiz contests) ، ہندی اور مراٹھی امتحانات میں بھی شریک ہونے کے لئے آمادہ کرنا چاہئے تاکہ انہیں ایس ایس سی امتحان سے پہلے مختلف امتحانات میں بھی شریک ہونے کا تجربہ حاصل ہو اور ان کے دل سے امتحان کا ڈر اور خوف جاتا رہے۔

طالب صاحب نے اساتذۂ کرام سے کہا کہ انہیں ان بچوں کی فہرست مرتب کرنا چاہئے جنہیں سبق پڑھنے میں دقت پیش آتی ہے اور جنہیں ہجے (spellings) یاد نہیں رہتے ایسے بچوں کی جانچ (psychologist) سے کرانی چاہئے اور ان کی رپورٹ پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔ ایسے طلبہ کے لئے ایس ایس سی امتحان کے جوابی پرچے لکھنے کے لئے ایس ایس سی بورڈ نے نہم جماعت کے طالب علم کی مدد لینے کی اجازت دی ہے۔

طالب صاحب نے انتظامیہ کو مفید مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ مدارس کو فیکٹری کی طرح نہیں چلایا جائے جہاں تک ممکن ہو اسکولوں کو ایک ہی شفٹ میں چلایا جائے تاکہ پرائمری مدارس سے آنیوالے بچوں کی تعلیمی کمزوری دور کرنے

کے لئے ہر روز اسکول شروع ہونے سے پہلے یا اسکول
بند ہونے کے بعد اکسٹرا کلاسس کا اہتمام کیا جا سکے اور
تمام بچوں کے لئے کھیل کود اور دیگر co-curricular
activities کے لئے مواقع فراہم کیے جا سکیں۔

انہوں نے فرمایا کہ ہم اسکول شروع
کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے قوم وملت پر بڑا احسان کیا ہے۔
یہ بڑی غلط فہمی ہے اگر ہم نے طلبہ کے مسائل حل کرنے اور
مدارس کے معیارِ تعلیم کو بلند کرنے کی کوشش نہیں کی تو
آہستہ آہستہ اسکولوں میں طلبہ وطالبات کی تعداد گھٹتی جائے
گی اور کمی ڈویژن کم ہوتے جائیں گے اور اساتذہ
surplus ہو جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ مدارس میں بچوں کے لئے
Vocational Guidance کا معقول اہتمام
کیا جانا چاہیئے counsellors کے قیمتی
مشورے لئے جانے چاہیئے اور مختلف پیشوں کے ماہرین کو
مدعو کر کے ان کے پیشے سے متعلق تفصیلی معلومات دینے کا
انتظام کرنا چاہیئے۔ پرائمری کلاسوں میں ہی بچوں کا I.Q.
(Intelligence Quotient) معلوم کرنا چاہئے
تا کہ ان کی ذہانت کا اندازہ ہو اور اسی کے مطابق ان کی صحیح
رہنمائی کی جا سکے۔ جب طلبہ نہم یا دہم جماعتوں میں ہوں تو
ان کے Aptitude test لینے کا اہتمام کرنا چاہیئے
تا کہ بچوں کی جبلت کا صحیح اندازہ ہو اور یہ معلوم ہو سکے کہ بچوں
کا قدرتی رجحان کس پیشے کی جانب ہے اور رپورٹ کے مطابق
ان کی صحیح رہنمائی کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے ان تمام
نکات کی جانب توجہ دی تو انشاء اللہ تعالیٰ اردو مدارس کے
بچوں کا drop out rate آہستہ آہستہ
کم ہوتا جائے گا۔

طالب صاحب نے معزز سامعین کو مخاطب
ہو کر کہا کہ ممبئی ڈویژنل بورڈ (ممبئی، تھانے، اور رائے گڈھ)
سے کل 147،92 طلبہ وطالبات ایس ایس سی امتحان
مارچ ۱۹۹۶ء میں شریک ہوئے تھے جن میں سے مراٹھی میڈیم
کے 94،144، انگلش میڈیم کے 174،60، گجراتی میڈیم
کے 13،771، ہندی میڈیم کے 993،11 اور اردو میڈیم
کے صرف 8،841 طلبہ وطالبات شریک ہوئے تھے لیکن
گزشتہ سال مارچ ۱۹۹۵ء میں ممبئی، تھانے اور رائے گڈھ
سے اردو ذریعہ تعلیم کے 10،015 طلبہ وطالبات ایس ایس
سی امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے
کہ ہر سال طلبہ کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے کیونکہ اردو میڈیم
اسکولوں کا معیارِ تعلیم اطمینان بخش نہیں ہے اس لئے والدین
اپنے بچوں کو انگلش میڈیم اسکولوں میں داخل کر رہے ہیں۔
انہوں نے کہا کہ خاص طور پر انگریزی اور میتھس پڑھائی
بہت ہی ناقص ہے ان ہی مضامین میں زیادہ طلبہ وطالبات
ناکامیاب ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے
کہا کہ دیکھا گیا ہے کہ پنجم تا ہفتم جماعتوں میں وہ اساتذہ
انگریزی اور میتھس پڑھاتے ہیں جنہوں نے ایس ایس سی
امتحان (Old Course) بغیر انگریزی اور میتھس سے
پاس کیا تھا۔ طالب صاحب نے انتظامیہ کو مخاطب ہوتے
ہوئے کہا کہ ہمیں اس اہم مسئلہ پر سر جوڑ کر غور وخوض کرنا
ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی ضلع کے 83، تھانے ضلع
کے 16 اور رائے گڈھ ضلع کے صرف 3 بچے میرٹ لسٹ میں
مل آئے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ان میں ایک طالب علم بھی
اردو میڈیم اسکول کا نہیں ہے۔ اردو میڈیم اسکولوں کے
نتائج بھی اطمینان بخش نہیں ہیں۔ ہمیں معیارِ تعلیم بلند
کرنے کیلئے بے حد کوشش کرنی چاہئے۔ امسال ایس ایس سی

امتحان میں مہاراشٹر کے کل 281 اسکولوں کا نتیجہ صفر فی صدر ہا (ممبئی ڈویژنل بورڈ کے 68 مدارس) گورنمنٹ نے ان مدارس کو بند کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

انہوں نے منتظمین مدارس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ممبئی ضلع میں 80 اور کوکن کے چار اضلاع میں تقریباً 90 اردو میڈیم سیکنڈری اسکولس ہیں (رتناگری اور سندھو درگ میں 28، تھانے میں 34 اور رائے گڑھ میں 28 ہیں) لیکن ان ممبئی اور کوکن میں صرف دو اردو میڈیم ٹیکنیکل ہائی اسکول ہیں تعلیمی ادارے ہر سال اردو میڈیم ہائی اسکول کھولنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آج کے دور میں ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کی کمی کو بڑی شدت سے محسوس کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سال سے ضلع تھانے (کوسہ) میں احمد غریب ٹیکنیکل ہائی اسکول اور رتناگری شہر میں مستری ٹیکنیکل ہائی اسکول شروع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جن کی ذمہ داری مجھ خاکسار کو سونپی گئی ہے۔

انہوں نے ممبئی اور کوکن کے تعلیمی انجمنوں کے منتظمین سے گذارش کی کہ وہ ٹیکنیکل ہائی اسکول شروع کرنے اور آئی ٹی آئی اور Vocational Courses کا معقول انتظام کرنے کی کوشش کریں تاکہ اسکول چھوڑنے والے (Drop outs) اور تعلیم مکمل نہ کرنیوالے بچے پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل و لائق بن سکیں۔

محترم طالب صاحب نے پرنسپل حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" کے زیر اہتمام کوکن کے اردو میڈیم اسکولوں کے درمیان "آل کوکن تعلیمی مقابلے" منعقد کئے جاتے ہیں۔ ضلعی سطح پر تقاریر، جنرل نالج، انگریزی زباندانی اور ریاضی کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں ان مقابلوں میں کامیاب ہونے والے ذہین اور ہونہار طالب علم و طالبات اور ان کی رہنمائی کرنیوالے اساتذہ اور معلمات کو نقد انعامات اور اسناد سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایس ایس سی امتحان امتیازی نمبرات اور ہر مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنیوالے ہونہار طلبہ و طالبات کو اور ان کے اساتذہ اور معلمات کو بھی انعامات اور اسناد سے سرفراز کیا جاتا ہے لیکن ہمیں بے حد افسوس ہے کہ کوکن کے تمام اردو میڈیم سیکنڈری اسکولس ان مقابلوں میں حصہ نہیں لیتے جس کی وجہ سے امتیازی نمبرات پانیوالے ہونہار طلبہ و طالبات انعامات و اسناد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ معیار تعلیم بلند کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ طلبہ کو مختلف مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیار کیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ امسال پرنسپل حضرات "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالے مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے اپنے مدارس کے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کریں گے

عزم جواں کے سامنے طوفاں ٹھہر گئے
ساحل نگل گیا انہیں، جو لوگ ڈر گئے

نقش کوکن

غزلیں

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

یادش بخیر

بن باس تو نہیں تھا مرا دور کا سفر ⁂ میں بے وطن نہیں مجھے منظور تھا سفر
نکلا تو شہر شہر بھٹکتا ہوا گیا ⁂ صحرا و دشت سے میں نکلتا ہوا گیا
سایہ ملا تو دشت بھی مجھ کو چمن لگا ⁂ کچھ ہم نوا ملے تو یہ رنگِ وطن لگا
میں کیسے بھول جاتا وطن کی زمین کو ⁂ چوما مری نگاہ نے جسکی جبین کو
دل میں دماغ میں ہے مری روح میں وطن ⁂ گل سے چمن ، چمن سے ہے گل میں گلِ چمن
اس ارضِ پاک سے ہے مرے ماں باپ کا وجود ⁂ خاکِ وطن سے خود ہے مرے آپ کا وجود
میں کیسے چھوڑ دیتا خیالِ وطن کبھی ⁂ میں کیسے بھول جاؤں مری انجمن کبھی
اک عمر یوں گزاری سفر کے جنون میں ⁂ تقدیر میں سفر ہے کہ گردش ہے خون میں
یادِ وطن ہے دل میں چراغاں کئے ہوئے ⁂ یا اضطرابِ شوق ہے طوفاں کئے ہوئے
یادش بخیر مٹی کے کچھ ڈھیر ہیں وہاں ⁂ اجداد کے مزار دعاؤں کا آستاں
میں کیسے چھوڑ دوں یہ وطن میں سفر میں ہوں ⁂ دل ہے وطن میں میرا ادھر میں قطر میں ہوں

ڈاکٹر رشید آثار محمد ابو بکر کالج وہوا

جب سے عدیلِ شہر کی حکمت بدل گئی
ہر فیصلے کی تب سے نوعیت بدل گئی

ہم زندگی کے باغ کو محفوظ کیا رکھیں
گلہائے واقعات کی نزہت بدل گئی

بے وجہ مجھ کو دیتے ہو الزام کس لئے
کیوں آپ کی نگاہِ شرافت بدل گئی

کیوں خندہ زن ہیں آپ کسی کے زوال پر
یہ کیا ہوا کہ آپ کی غیرت بدل گئی

لو آج ہو گئی ہیں تمدن کی دھجیاں
آنکھوں کی شرم ، دل کی حمیت بدل گئی

چیزیں بدل ہی جاتی ہیں آثار دھر میں
لیکن سنا ہے آپ کی قسمت بدل گئی

رفیق دوستانہ

نیند کی دھجیاں اُڑاتی ہے
شاعری رات بھر جگاتی ہے
قافیے بحث پر اُترتے ہیں
اور غزل ہم سے روٹھ جاتی ہے
یاد کرتی ہے گھر کے دروازے
ایک بچی دیے جلاتی ہے
اُف یہ نظارہ ترا واشنگٹن !
پانیوں میں غزل نہاتی ہے
کون لیتا ہے گھر میں سانس رفیق
موت دروازہ کھٹکھٹاتی ہے

راشد جمال فاروقی

نہ اتنا خرچ کر خود کو بچا رکھ
کوئی حصّہ تو اپنے سے چھپا رکھ

سُلگتے دن کا منظر روبرو ہے
گزرتی رات کا ٹکڑا بچا رکھ

ترے ہر سمت ہیں بے نام رشتے
تو اپنی جیب میں اپنا پتا رکھ

مسرّت کے بھکاری آ رہے ہیں
سُلگتا رہ مگر چہرہ کھلا رکھ

تری خوش فہمیاں بڑھنے لگی ہیں
اب اپنے سامنے اک آئینہ رکھ

تکلّم بے اثر ہے میرے راشد
اب اُن کے روبرو گونگی صدا رکھ

ایچ بی مقدم

نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو

اگر آپ کو زندہ دل انسان سے ملاقات کا شوق ہے تو جناب ایچ بی مقدم سے ضرور ملئے گا۔ ان سے میری بالمشافہ ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ چوالیس سال کے تھے، ایک ادبی محفل میں شرکت کے لئے اپنے حلقۂ احباب کے ساتھ کالستہ آئے تھے۔ آج وہ بحمد اللہ اسی سالہ ہیں مگر ان کی کاٹھی وہی ہے جو میں نے اس وقت دیکھی تھی۔ صرف بالوں پر سپیدی آگئی ہے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی نامی قافلۂ زندہ دلاں کے میر قافلہ بن کر پربت پربت نگری نگری دل کا اکتارا لئے گھومتے رہتے ہیں۔ اور علم و عمل کی شمع کے اجالوں سے ظلمتِ ارضِ کوکن میں روشنی پھیلا کر طمانیتِ قلبی کی دولت لازوال حاصل کر لیتے ہیں۔ ہم ان کی پہلی نظر ہی سے گھائل ہو گئے تھے اور بفضل اللہ یہ سلسلۂ عشق آج بھی پہلے روز کی طرح برقرار ہے۔ ایچ بی ایسے پُرخلوص دردمند انسان کا نام ہے جسے اپنی ذات سے زیادہ فکر اپنے ماحول میں اجالا پھیلانے کی ہے ورنہ دنیا کے جنگل میں یہ حال ہے کہ کہیں کہیں کوئی انسان نظر آتا ہے۔ ایچ بی عروجِ انسانیت اور ارتقائے علم و حلم کے تجسس میں اپنی جان کھپا کر لذت یاب ہوتے ہیں سچ ہے

؎ لذت سے نہیں خالی جانوں کا کھپا جانا
کب خضرؑ و مسیحاؑ نے مرنے کا مزا جانا

ایچ بی رائے گڈھ ضلع کی تحصیل مہاڈ کے ٹول نامی دیہات میں پنجم اگست ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے اس ضلع کا نام قلابہ تھا۔ سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر عالی جناب عزت مآب عبدالرحمٰن انتولے صاحب نے اپنے عہدِ وزارت میں قلعہ رائے گڈھ کی مناسبت سے اسے 'رائے گڈھ' نیا نام دیا۔ "رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند" البتہ یہ تاریخ ساز تبدیلی انتولے صاحب کے حسنِ کرشمہ ساز کی مستقل یادگار ہے۔ ٹول پل بھی انہیں کی کرشمہ سازی ہے۔ اس کے معرضِ وجود میں ایچ بی کی کوششوں کو بھی دخل رہا ہے۔ مقدم صاحب ٹول ناندوی روڈ کمیٹی کے

قاؤنڈر ممبر اور سابق صدر ہیں۔ "عکسِ کوکن" مثنوی میں
کوکن کا مشہور شاعر اختر راہی رقمطراز ہے کہ

سڑک اک نکالی گئی ٹول سے
ملا ناندوی گاؤں بھی ٹول سے
"کہیں نام تک تھا نہ تعمیر کا
تھا مشکل سفر ٹول سے ویرہ کا
تو کھاڑی پہ مضبوط پل بن گیا
کہ آساں سفر کا ہوا مرحلہ"

کوکن سفر کے دوران ٹول پل سے گزرتے
ہوئے ہم نے ایچ بی کے خوبصورت مولد ٹول کی
خوبصورتی کو دور سے ضرور دیکھا ہے لیکن قریب
سے دیکھنے کی حسرت ابھی باقی ہے۔ اچھے لوگ
فسادات کا باعث نہیں بنتے۔ فسادات کا خمیازہ
مگر سب کو بھگتنا پڑتا ہے۔ جہاں تک فساد کا سوال
ہے یہ کار قبیحہ غنڈہ عناصر انجام دیتے ہیں۔ امن
بحال کرنے کے لئے شرفائے شہر امن کمیٹیاں بناتے ہیں
شریفوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ امن قائم ہو۔ ایچ
بی قیام امن کے ہمیشہ علمبردار رہے۔ مہاڈ۔ پولادپور
امن کمیٹی اور ان گاؤں تعلقہ امن کمیٹی کے سرپرست
رہے اور فسادزدگان کو راحت بہم پہنچانے میں پیش پیش
رہے۔ مقدم صاحب منتقلاً کرلا ممبئی میں قیام پذیر
وطن اپنی جگہ۔ ممبئی نے ہر "خطے" کے لوگوں کو اس
طرح گرفت میں لیا ہے کہ اس کی زلفِ گرہ گیر کے سبھی
اسیر ہیں لہٰذا ممبئی کا درجہ وطنِ ثانی کا ہے بدایوں سے
جا کر شکیل بدایونی مرحوم کو کہنا پڑا کہ ؎

بدایوں میں شکیل ان مختصر لمحوں سے کیا حاصل
وطن ہیں آکے خود کو بے وطن کہنا ہی پڑتا ہے

کوکن کے لوگ بھی عروس البلاد کی سحر
آفرینی سے ایسے مسحور ہوئے کہ ان کے لئے یہ شہر
کارگہ عمل ہے شروع میں یہاں یہ طبقہ تو
پچھڑا ہوا ہی رہا لیکن گذشتہ تین چار دہوں سے
ترقی پذیری کی طرف مائل ہے۔ رفتار تیز نہیں ہے
بہت کچھ کرنا ابھی باقی ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ ان
لوگوں نے خواب سحر ضرور دیکھا ہے اور دوسری قوموں
کے ساتھ ممبئی کی علمی، سماجی، ثقافتی دوڑ میں شامل
کچھ لوگ نظر آتے ہیں لیکن آج جو بھی رفاہ عام کی
تحریکیں اور ادارے ہیں ہمارے بزرگ جناب ایچ
بی مقدم جوانوں کے شانہ بشانہ ان میں شامل ہیں۔ ویسے
یہ اسّی سال میں بھی جوان ہی نظر آتے ہیں جوان اس
لحاظ سے ہیں کہ دل ابھی سینے میں زندہ ہے جس سے یہ
کبھی کبھی مخاطب ہوتے ہیں کہ

؎ مجھے یہ ڈر ہے دلِ زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے
(غالب)

کوکن بینک کوکنی قوم کا قابلِ ذکر کارنامہ
ہے۔ ایچ بی صاحب کچھ عرصے کے لئے اس پبلک
ریلیشن کمیٹی کے رکن رہے ہیں۔ وہ "کوکن انٹرنیشنل" ممبئی
کی مجلس انتظامیہ کے رکن ہیں۔ نام بہت ہی بین الاقوامی
سا لگتا ہے۔ کاش کہ اس کا کام بھی اسی معیار کا ہوتا!
اس ضمن میں میری مقدم صاحب سے گزارش ہے کہ اس
ادارے کو فعّال بنانے کی سعی فرمائیں ایک اور ادارہ ہے
"ممبئی ویلفیئر کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی ممبئی" جس میں
جناب عبداللہ فقیہہ اور جناب عبدالوہاب دلوی جیسے
فرض شناس لوگ شامل ہیں۔ مقدم صاحب اس

ادارے کے سابق صدر ہیں۔ یہ ادارہ چھوٹا ضرور ہے مگر
فعال ہے۔ یہ کوکن بنک سے بھی زیادہ قدیم ہے۔ کوکن
یونٹی سنٹر ممبئی کے آپ فاؤنڈر ممبر اور سابق صدر ہیں۔
یہاں ان کی کارکردگی نمایاں رہی۔ اپنے ضلع میں
مہاڈ پولادپور کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کے مشیر
اور فاؤنڈر ممبر ہیں نیز داس گاؤں، بینج کروشی،
وکاس منڈل ممبئی کے آپ سابق صدر ہیں۔ یہ سب
خدمات اپنی جگہ اہم ہیں لیکن میں تعلیمی میدان میں
خدمات کی وجہ سے ان کا مدّاح ہوں۔ اس میدان میں
کام کرنیوالے لوگ میری نظروں میں قابلِ احترام ہیں
کیونکہ یہ جہل کی ظلمت مٹا کر علم و دانش کی شمع جلا کر عالم
میں نور ہی نور بکھیر دیتے ہیں۔ سماج میں جہاں کہیں فتنہ
وفساد میں الجھے ہوئے لوگ نظر آئیں تو سمجھ جائیے کہ
وہاں علم کا فقدان ہے علم سے انسان کا شعور بیدار
ہوتا ہے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بھی حاصل
ہوتی ہے۔ ہمارے خطّے میں علمی مدارس کا فائدہ کس قدر
کہاں کہاں پہنچا اس کا جائزہ لیجئے تو یہ راز منکشف ہوگا
کہ ہمارے سماج کے شستہ و شائستہ نظر آنے والے لوگ
ہمارے علمی اداروں کا پروڈکٹ ہیں اور مذکورہ اداروں
کے فیضان ہی کی بدولت معزز ہیں۔ ہمیں یہ اعتراف
کرنا ہوگا کہ گاؤں گاؤں میں مدارس کے اجراء و استحکام
سے کئی خاندانوں کی روزی روٹی کا مسئلہ تو حل ہوا ہی ہے
لیکن اخلاقی قدریں بھی سنور گئی ہیں یہ نتیجہ ہے اس
گاؤں کے تعلیمی ادارے چلانے والے مجاہدینِ علم کی
محنت کا ان کو اس کا ثوابِ جاریہ تو بارگاہِ خداوندی
سے یقیناً ملے گا لیکن ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم ان کی
خدماتِ جلیلہ کا اعتراف کریں۔ راہ کا روڑا بننا بہتر

بات نہیں ہے۔ سنت کبیر داس جی کہتے ہیں کہ: "روٹا بھیا
تو کیا بھیا؟ پنچھی کو دکھ دیوے" ذرا کوکن کے ان اداروں
کا بھی معائنہ فرمائیے جہاں علمی کارکنان کا فقدان ہے اور مقامی
خود غرض عناصر اِن اداروں کو اپنی کمائی کا ذریعہ بنائے بیٹھے
ہیں یہاں ان ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے علمی ادارے دم
توڑتے نظر آتے ہیں۔ کوئی انتظام نہیں، کوئی سلیقہ
نہیں کوئی تال میل نہیں۔ اسٹاف/پرنسپل اور مجلسِ
انتظامیہ کا حال یہ ہے کہ "من چہ می سرایم و طنبورہ چہ
می سراید" جہاں جہاں ایسے ادارے ہوں وہاں کے
باشعور مقامی حضرات کا فرض بنتا ہے کہ وہ ماحول کی
اصلاح فرمائیں۔ تاکہ آنے والی نسلیں ان کو دعائیں دیں!
ہمارے محترم ایچ بی مقدم کو علمی اداروں سے ہمیشہ قلبی
لگاؤ رہا ہے وہ اس علاقہ سے متعلقہ کئی تعلیمی اداروں
کے رکن حیاتی ہیں۔ گھاٹ کوپر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر
سوسائٹی، گھاٹ کوپر ممبئی ایک تعلیمی ادارہ کامیابی سے
چلا رہی ہے۔ ایچ بی صاحب اس کی مجلسِ انتظامیہ کے
رکن رہ چکے ہیں۔ اسی طرح بنویل ایجوکیشن سوسائٹی بنویل
ضلع رائے گڑھ کے نائب صدر اور فاؤنڈر ممبر رہے ہیں۔
اور آج کل تو کوکن کے کئی اداروں سے ٹیلنٹ فورم کے سربراہ
کی حیثیت سے وہ واقفیت رکھتے ہیں اور ان تعلیمی اداروں
کو اپنے مفید مشوروں سے نوازتے ہیں آخیر عمر تک ان کے
یہ خدمات جاری و ساری ہیں۔ جامع مسجد ٹول (بزرگ)
تعلقہ مہاڈ کے سابق منیجنگ ٹرسٹی ہیں۔ اپنے گاؤں میں
انجمن خدّامِ قوم ٹول (بزرگ) کے بانی ممبر اور سیکریٹری
رہے ہیں۔ غرض ان کی تعلیمی سماجی، خدمات کا ایک
عالیشان ریکارڈ ہے۔ اور اِن پُر خلوص خدمات کا انعام
اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کی طرف سے وہ پا چکے ہیں کہ اللہ نے

انہیں صالح اولاد دے کر اپنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ایچ
بی کے فرزند ارجمند محمد علی مقادم جدّہ، سعودی عرب
میں قیام پذیر ہیں۔ وہاں ملازمت کی ذمہ داریاں
تو وہ سنبھالتے ہی ہیں لیکن اس کے علاوہ اپنے پدر بزرگوار
کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی سماجی خدمات قابل صد
ستائش ہیں بقول اقبالؒ

؎ باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر از بر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیوں کر ہو

جدّہ میں ان کا اپنے رفقا کی معیت سے
قائم کردہ یونائیٹڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدّہ، ایک فعال
ادارہ ہے۔ اس کی تفصیلی معلومات اور تعارف نقش کوکن
کے ذریعے قارئین کو ہوا ہی ہوگا جناب محمد علی ہر سال
اپنی تعطیلات نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے پروگراموں میں
صرف کرتے ہیں ایسی صالح اولاد عطیۂ الٰہیہ ہے!!
ایچ بی سے مُراد شاید حسین باوا
ہے لیکن میرے حساب سے میں نے اس کا مطلب اخذ
کیا ہے 'HOW BRAVE' واقعی ہمارا یہ اسّی سالہ
نوجوان مرد بہادر ہی ہے جو ہمیشہ نیک کاموں میں
دامے، درمے، سخنے اور قدمے امداد کے لئے مستعد
رہتا ہے۔ فورم کے پروگراموں میں ان کے ساتھ سفر
کیا ہے۔ آج بھی وہ غسل کے لئے ٹھنڈا پانی استعمال
کرتے ہیں شاید یہ عادت بھی صحت کے لحاظ سے مفید
ہو اور ان کے ہمیشہ چاق وچوبند رہنے کی وجہ ہو لیکن
ان کی درازیٔ عمر کا راز یہ ہے کہ ان کی نیکوکاری اور خدمت
انسانی کی وجہ خلقِ خدا کی بیشمار دعائیں ان کے ساتھ ہیں اللہ ایچ
بی مقادم صاحب کو اللہ تعالیٰ عمرِ خضر علیہ السلام سے نوازے یہ ہماری
خلوصِ دل سے دُعا ہے ••

نقش کوکن

گھر گھر میں خوشی کے دیپ جلے

ہمارے ہندو فنکار دوستوں کی نذر

تہوار اُجالوں کا آیا !
پھر شب کے مقدّر جاگے ہیں

گھر گھر میں خوشی کے دیپ جلے
گھر گھر سے اندھیرے بھاگے ہیں

●

دیوالی کی شب اے ہم وطنو !
پیغام لئے کیا آتی ہے

یہ دیپوں کی مالا آخر
کس واقعے کو دُھراتی ہے

●

پوچھو تو ایودھیا والوں سے
یہ رات ہے کیا اسرار لئے

اس رات نے دُنیا والوں کو
اتنک ہیں کیا پیغام دیئے

●

اس رات کے روشن دامن سے
ہے رام کا قصّہ وابستہ

دشرتھ کے سپوت اور راون کے
سنگرام کا قصّہ وابستہ

جب رام لکشمن سونے کی
لنکا کو جلا کے آئے تھے

راون کا تکبّر تیروں کی
بارش سے مِٹا کے آئے تھے

●

اس روز ایودھیا میں اُن کی
آمد کی خوشی میں جنتا نے

دیپوں سے سجا کر گھر گھر کو
عشرت کے ترانے گائے تھے

●

اس روز سے اب تک بھارت میں
یہ جشن منایا جاتا ہے . . .

اور وقت کے راون کو اُن کا
پیغام سُنایا جاتا ہے

●

ہاں جب تشدّد بازی گر
ہی وقت کا راون ہوتا ہے

اور امن کی سیتا کا دشمن
ہی وقت کا راون ہوتا ہے

از: محسن ورداوی انتریکر (مالون)

معلومات

از: ابراھیم بغدادی (یوکے)

(۱) انگریزی زبان میں استعمال لفظ "میوزیم" اصل میں یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی دیوی دیوتاؤں کا مندر ہے۔

(۲) "فوٹوگرافی" یہ یونانی لفظ ہے جس کا مطلب "روشنی کے ذریعے لکھنا" ہے۔

(۳) "یوم اطفال" دنیا میں پہلی بار ۱۹۵۳ء میں ۴۰ ممالک میں منایا گیا تھا۔ اب اس کی تعداد سو سے زائد ہے۔

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے نماز جمعہ بنی سالم میں پڑھی تھی۔

(۵) "عذرا" حضرت مریمؑ کا لقب تھا۔

(۶) نہر سوئیز (مصر) کی لمبائی ۱۰۳ میل ہے اور چوڑائی ۱۹۷ فٹ ہے اور گہرائی ۴۳ فٹ ہے۔

(۷) پارسیوں کی مذہبی کتاب کا نام "ژند" ہے۔

(۸) چاند کا قطر ۲۱۶۰ میل ہے۔

(۹) انگلیوں کے ناخن سال میں ۱/۲ ۲ انچ بڑھتے ہیں۔

(۱۰) انسان کے جسم میں مسام کی تعداد بیس لاکھ ہوتی ہے۔

(۱۱) ہمالیہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "برف کا گھر"۔

(۱۲) ایک سے سو تک کی گنتی میں "نو ۹" کا ہندسہ بیس مرتبہ استعمال ہوتا ہے۔

(۱۳) ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ اہل بابل نے رائج کیا تھا۔

(۱۴) دنیا میں ہنس کی تقریباً چالیس اقسام ہیں جبکہ سب سے بڑی قسم کو "راج ہنس" کہتے ہیں۔

(۱۵) "ہیپی برتھ ڈے ٹو یو" یہ بول پہلی بار ۱۹۵۸ء کو بولے گئے تھے۔؟

(۱۶) دنیا میں سب سے پہلے صبح آسٹریلیا میں ہوتی ہے۔ اور سب

(۱۷) سورج کے گرد عطارد سیارہ کا چکر اٹھاسی ۸۸ دنوں میں پورا ہوتا ہے۔

(۱۸) دریائے نیل کی کل لمبائی چار ہزار ۴۰۰۰ میل ہے۔

(۱۹) پیرس (فرانس) کا ایفل ٹاور ۱۸۸۹ء میں تعمیر ہوا تھا۔ اس کی بلندی ۹۸۵ فٹ ہے۔ اور یہ ۱۲ ہزار ٹکڑوں کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔ اس کے لئے ڈھائی ملین (25 لاکھ) بولٹ استعمال ہوئے ہیں اس کا ڈیزائن فرانس انجینئر GUSTAVE EIFAL نے بنایا تھا۔

(۲۰) ہیرنگ HERING مچھلی سال میں دو دفعہ انڈے دیتی ہے۔

(۲۱) مچھر کی عمر صرف دو ماہ ہوتی ہے۔

(۲۲) امام مالکؒ ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔

(۲۳) انسان کے جسم میں سب سے زیادہ مضبوط ہڈی پنڈلی کی ہوتی ہے جو دو ہزار پاؤنڈ (LBS) وزن برداشت کر سکتی ہے۔

(۲۴) امام بخاریؒ کا اصلی نام محمد تھا اور شوال ۱۹۴ھ میں شہر بخارا میں پیدا ہوئے تھے۔

(۲۵) امام ابو حنیفہؒ عبدالملک بن مروان کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔

(۲۶) ۲۲ مئی ۱۸۴۴ء کو واشنگٹن امریکہ سے بالٹی مور تک تار کے ذریعہ دنیا کو جو پہلا پیغام بھیجا گیا تھا وہ یہ تھا کہ "خدا نے کیا چیز بنائی ہے"

(۲۷) دنیا میں سب سے پہلے ۱۶۴۰ء میں پنسل بنائی گئی تھی اس کی سلاخ ٹھوس چاندی کی بنی ہوئی تھی۔ جدید پنسل اسی کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔

(۲۸) دنیا کی سب سے بڑی کتاب برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔

جو "چارلس دوم" کے عہد میں لکھی گئی تھی اس کی لمبائی تقریباً چھ فٹ، اور چوڑائی سوا تین ۳¼ فٹ ہے۔ اس جلد سازی پر ۸ بکریوں کی کھالیں استعمال ہوئی تھی۔

(۲۹) دُنیا میں سب سے پہلے تیل کے کنویں کی گہرائی صرف ۷۹ (اناسی) فٹ تھی۔ موجودہ تیل کے کنوؤں کی گہرائی عموماً بیس ۲۰ ہزار فٹ ہوتی ہے اس وقت دنیا کا سب سے گہرا کنواں امریکہ کی ریاست ٹیکساس میں ہے۔ جس کی گہرائی ۲۱٬۴۷۲ فٹ بتائی جاتی ہے۔

(۳۰) چھینک کی رفتار فی گھنٹہ ۳۵ میل ہوتی ہے۔

(۳۱) حضرت امام شافعیؒ کو ناصر الحدیث کہتے تھے۔

(۳۲) دنیا کی سب سے چھوٹی کتاب جرمنی میں شائع ہوئی تھی اس کا سرورق ایک انچ کے چھٹے حصے کے برابر تھا اور اس کی ضخامت بیس ۲۰ صفحات تھی اور اسے ننگی آنکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ اس کی نمائش ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں لاجپت رائے دہلی کے مارکیٹ میں ایک کتاب فروش نے کی تھی۔

(۳۳) تربوزہ میں ۹۲ فی صد پانی ہوتا ہے۔

(۳۳) سورج کی روشنی زمین تک صرف ۸ منٹ میں پہنچتی ہے۔

(۳۴) دُبئی کا رقبہ ۳۹۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

(۳۵) کلکتہ سے بمبئی کے لئے ریل گاڑی ۱۸۸۱ء میں شروع ہوئی تھی۔

(۳۶) جمیکا ایک ملک ہے مگر مقامی زبان میں اس کا مطلب "مکڑی اور پانی" کی سرزمین ہے۔ (دوبارہ لکھ رہا ہوں)

(۳۷) مچھلی کی آنکھوں کو پپوٹے نہیں ہوتے اس لئے وہ اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتی مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھلی رہنے کے باوجود سو سکتی ہے۔

(۳۸) گھوڑے کی دُم کے بال ساز کے طور پر سارنگی کے لئے تار کی شکل میں استعمال ہوتے ہیں۔

(۳۹) گنگا ندی کا بہاؤ ۲۴۲۴ کیلومیٹر ہے اور یہ پورے سات ریاستوں (ہماچل، پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، راجستھان، مدھیہ پردیش اور بہار سے گزرتی ہے۔۔

بچّوں کا دِن

کوثر انصاری (دہلی)

یومِ اطفال کے موقعہ پر

بادِ صبا پہ رُک جو جانا | چاچا نہرو کو لے آنا

کہنا، گر دِل اُنکا پسیجے | روتے ہیں پیارے ہی بھتیجے

سب ہیں اُنکی یاد میں بیکل | چین نہ آئے کسی کو اک پل

ہم سے تھے تم پیار جو کرتے | ہم بھی تو تھے تم پر مرتے

دنیا سے منہ موڑ گئے کیوں؟ | سب کو روتا چھوڑ گئے کیوں؟

بن کے ہم بچوں میں بچّے | لگتے تھے تم کتنے اچھے!

آؤ خواہش ہے ہم سب کی | لے لو سب کے گال کی پپّی

گود میں بھر کے پیار تو کر لو | زیادہ نہیں اک بار تو کر لو

پھیکا سا ہے چاچا تم بن
چودہ نومبر "بچّوں کا دن"

- کتاب کا نام: اَحکامُ الصّلوٰۃ
- مولف وناشر: فقیہ عباس فقیہ عبداللہ
- تحقیق: عبدالرحمٰن اعظمی عمری
- سن اشاعت: ۱۹۹۵ء مطبع: بھاوے پرائیویٹ لمیٹیڈ ممبئی
- ملنے کے پتے: (دارالسلفیہ) P.O BOX 760 یا P.O BOX 5042 دوحہ قطر
- قیمت: جناب دودمحمد رحیم بخش اور جناب فضل احمد مغل صاحبان کے لئے دُعا۔

تبصرہ نگار: شرف کمالی۔ 'رحمت'، جادھوواڑی، کولھاپور 416 005

تبصرہ

دیدہ زیب گیٹ اپ سے مزین ۷۶ صفحات کی کتاب ادارہ نقش کوکن کی جانب سے جب موصول ہوئی تو میں نے مطالعہ کے بعد شکریہ ادا کرتے ہوئے مؤلف وناشر کو مبارکباد۔ نقش کوکن کی وساطت سے دی اور لکھا کہ انشاء اللہ میں اس کتاب سے خود استفادہ حاصل کروں گا لیکن مدیر نقش کوکن کا خط ملا کہ یہ کتاب تبصرہ کیلئے میرے پاس بھیجی گئی ہے دل نے کہا کہ شکر ہے کہ شرف کو مسلمان سمجھنے والا کوئی تو موجود ہے اور اپنا ایک شعر میں گنگنانے لگا۔

مجھے کافر نے بھی جانا کہ مسلماں ہوں میں
جس نے کافر مجھے سمجھا وہ مسلماں نکلا

میں نے اس کے بعد کتاب کا دوبارہ مطالعہ کیا اور خدا جھوٹ نہ بلوائے قندِ مکرر کا لطف اٹھایا۔ یہ کتاب دارالسلفیہ سے طباعت پذیر ہوئی ہے مولانا محترم مختار احمد ندوی صاحب کے خلف اکبر ایک صالح نوجوان اسلم مختار شعبۂ طباعت کے انچارج ہیں اس دورِ انحطاط میں ایمانداری سے بیوپار کرنے والے اسلم مختار جیسے لوگ خال خال نظر آتے ہیں وہ سلجھے ہوئے دینی مذاق کے حامل ہیں۔ کتاب کی طباعتی نفاست میں ان کے طبع نفیس کی نفاست کی جھلک یقیناً ہے۔ قرآن وسنّت دو بنیادی مآخذ اس کتاب کی بنیاد ہیں ہر بات پر قرآن وحدیث کے حوالہ جات درج ہیں۔ اسی لئے حکومت قطر نے طباعت کی منظوری کا اجازت نامہ مرحمت فرمایا ہے۔ مولف کا تعلق کھیڈ رتناگری سے ہے جہاں کچھ حضرات کا یہ اعتقاد ہے کہ بدعات وخرافات ہی اصل دین ہے مگر اس ماحول میں بفضل اللہ صحیح دینی شعور رکھنے والے چند نفوس ضرور ہیں اور فقیہ عباس کی صحیح شعور کی رہنمائی کی یہ کوشش ایک خوش آئند مستقبل کا پیش خیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے صلو اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ــــ :: ــــ ::

BEST ٹیچر اور BEST اسٹوڈنٹ کا انعام

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ہر سال ایس ایس سی امتحان میں کامیابی کو بنیاد بنا کر مطلوبہ اور موصولہ نتائج سے بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کا انتخاب کرتا ہے اور انہیں سالانہ جلسۂ اعزازات میں بلا کر ایک یادگاری تحفہ نقد رقم بطور انعام اور توصیفی سند عطا کرتا ہے۔ یہ سرگرمی پچھلے بارہ سالوں سے جاری ہے۔ ایک جلسۂ عام میں جہاں علمی دنیا کی ممتاز ہستیوں کی موجودگی علم دوست حضرات کی بھاری شرکت جلسہ کو رونق بخشتی ہے ایسے جلسہ میں اپنی کوششوں کا انعام پاتے ہوئے نہ صرف اساتذہ اور طلباء کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں بلکہ حاضرین بھی بہترین کارکردگی کی داد دئے بغیر نہیں رہتے اور اس مسرت و انبساط کو N.K.T.F کی ٹیم اپنی جد و جہد کا حاصل سمجھتی ہے۔ البتہ پچھلے دو سالوں سے یہ دیکھا گیا ہے کہ انعام کے حقدار (جنہیں خصوصی طور پر جلسہ میں مدعو کیا جاتا ہے بالفاظِ دیگر جو ہمارے صاحبانِ اعزاز ہوتے ہیں) جلسہ میں حاضر نہیں ہوتے اور اپنا انعام کسی کے ذریعہ طلب فرماتے ہیں گویا یہ انعام نہ ہوا، قرض تھا جو ہم نے ادا کرنا ہے۔

حصولِ انعام کے ساتھ صاحبانِ اعزاز کی یہ بے رُخی ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ کیا یہ رقم، یہ دیدہ زیب سرٹیفکیٹ و یادگاری مومنٹو (جس پر ان کا نام کندہ کیا جاتا ہے) ان کے گھر پہنچا کر عزت افزائی کا حق پورا ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا کرنا بجا ہے تو N.K.T.F کا کام آسان ہو جائے گا رقم بذریعۂ منی آرڈر بھیجنا اور سرٹیفکٹ و مومنٹو پارسل سے روانہ کر دینا جلسہ منعقد کرنے کے مقابلہ میں بہت آسان ہے۔ اگر لوگ آسانی سے انعام وصول کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی سہل پسندی کی اجازت دی جائے۔

N.K.T.F کا سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات و اعزازات ماہِ جنوری میں ہوا کرتا ہے مگر امسال ماہِ جنوری میں رمضان المبارک کی آمد ہے۔ لہٰذا یہ تقریب دسمبر ۹۶ء کے اواخر میں انجام پائے گی۔ یعنی ابھی مہینہ ڈیڑھ مہینے کا عرصہ باقی ہے۔ اہلِ علم اور باشعور حضرات اور ہمارے سنجیدہ قارئین اس سلسلہ میں اپنی رائے سے نوازیں تو کرم ہوگا

سکریٹری
N.K.T.F

★ "نقش کوکن" کے سرورق پر تاریخی عمارات و مساجد کی طباعت کا سلسلہ بہت خوب ہے۔ اکتوبر کے شمارے میں اپر نوڑیل کی حسین مسجد کی دلکش تصویر ایمان کی تازگی کا سبب ہے۔ اس سے قبل بھی کوکن کی جن مسجدوں کی تصویریں آپ نے چھاپی ہیں، مجھے متاثر کن حد تک اچھی لگیں۔ اس سلسلے کو جاری رکھیے اور ایسی بارہ تصویروں پر مشتمل ایک اردو/انگریزی کیلنڈر نکالیے۔ میرا خیال ہے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور مالی منفعت کے ساتھ نقش کوکن کی جانب سے ایک یادگار تحفہ ثابت ہوگا ۱؎

نقش کوکن میں تعلیمی سرگرمیوں اور تعلیمی میدان میں سرخ روئی کی خبریں پڑھ کر حوصلہ بڑھتا ہے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی مساعی اس سلسلے میں خصوصاً قابلِ ذکر ہیں اس کی اہمیت وافادیت کا احساس اس وقت شدید ہوگا جب اس کو چلانے والے خود ہی فسانہ ہو جائیں گے۔ اللہ ان کی عمروں میں برکت دے۔

فورم کے مقابلوں میں شریک ہونے والے طلبہ و اساتذہ اور مہمانوں کو ڈرائی لنچ کے پیکٹ مہیا کیے جائیں اور پہلے سے کوپن تقسیم کرکے ان کے حساب سے پیکٹ دیے جائیں۔ تو آپ کے مسئلے کا حل نکل سکتا ہے۔ ایسے موقعوں پر لوازم کے ساتھ دعوت کی توقع اور اس کا اہتمام ناقابلِ عمل ہوتا ہے ۲؎

یہ پڑھ کر افسوس ہوا کہ مثالی معلم کے انتخاب میں آپسی نفاق وانتشار کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم میں اب تک ذہنی پختگی اور وسعتِ نظر پیدا نہیں ہوئی ہے۔ خدا کرے یہ سرگرمی زیادہ عرصے تک ملتوی نہ رہے ــ ..

یونس اگاسکر

۱؎ تجویز بڑی اچھی ہے انشاء اللہ ہم اس پر غور کریں گے۔
۲؎ گاؤں دیہات میں جہاں ہم ایک روز پہلے سفر کرکے پہنچ جاتے ہیں ممبئی سے جاتے وقت پیکٹ لے کر جائیں تو ان کے خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ انشاء اللہ ممبئی میں ہونے والے پروگرام میں اس طریقہ کو آزما کر دیکھیں گے ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اس مسئلہ کی طرف توجہ فرمائی اور سب سے پہلے آپ نے اپنے جواب سے ہمیں شاد فرمایا۔ اکتوبر کے تین ہفتے گذر گئے مگر کسی نے بھی اس کا جواب نہیں دیا ہے ــ ..

★ ڈاکٹر خلیل مقدم ممبئی
(جلدی امراض کے ماہر معالج)

ماہنامہ نقش کوکن، اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن، اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیوں نے تعلیمی خدمات کا ایک شاندار ریکارڈ قائم کیا ہے اور اس کی جس قدر بھی سراہنا کی جائے کم ہے ــ

لوگوں کو چاہیے کہ اس جریدہ اور اس کے قائم کردہ فورم کی ہر ممکن مدد فرمائیں ــ میری نیک خواہشات اور عملی تعاون آپ کے لیے ہمیشہ حاضر ہے"

خلیل مقدم ممبئی
نومبر ۹۶ء

معمّہ نمبر ۵ کا حل

اب کی بار ہمیں ۲۹ حل موصول ہوئے جن میں سے ۹ انعام کے حقدار قرار پائے اور باقی ماندہ ۲۰ کے ہاں غلطیاں پائی گئیں۔ انعام کے حقدار خوش نصیبوں کے نام درج ذیل ہیں انہیں حسب الاعلان انعام میں ایک ایک کتاب بھیج دی جائے گی۔

میم الف

انعام کے حقدار یہ ہیں:

۱۔ وسیم شبیر تامبے ____ کھیڈ
۲۔ صادق شعبان انصاری ____ نیر پور
۳۔ مسز عفت ندیم پیش امام ____ مروڈ، جنجیرہ
۴۔ غلام محمد لطیف مالم ____ داپولی
۵۔ عبدالحق صابر ____ پانگلولی
۶۔ فرید ہارون ٹھاکور ____ مجگاؤں۔ ممبئی ۱۰
۷۔ سعدیہ کمال ____ کولہاپور
۸۔ محمود حسن قاضی ____ واشی
۹۔ اشفاق عمر ____ مجگاؤں۔ ممبئی ۱۰

د	ھ	ع	■	ر	ب	ا	ص	■
ا	ل	■	د	ی	د	ج	■	■
پ	■	ل	ر	■	ر	ی	غ	■
و	ل	و	پ	ا	■	ن	ل	م
ل	پ	■	ن	■	ص	■	ا	ھ
ی	ط	ک	■	ط	ا	ر	ف	ا
■	ن	م	ا	■	ب	ع	■	ن
■	■	ل	ت	ا	ن	■	ل	ک
■	ل	ا	ل	م	■	ا	ص	ر

تاخیر سے موصولہ حل

معمّہ نمبر ۵ کے بھیجے گئے مندرجہ ذیل حل ہمیں بڑی تاخیر سے ملے لہٰذا انہیں زیر غور نہیں لایا گیا۔
۱۔ عبدالکبیر محمد شفیع صوبیدار
۲۔ رشیاں عبدالرؤف خطیب
۳۔ ادیب نفیس کرجیکر
۴۔ تابش ملک

ستمبر ۹۶ء کے شمارہ میں معمہ نمبر ۵ شائع ہوا تھا اس میں ایک دو اشارے غلط ہو گئے تھے اس طرف ہمارے قارئین نے توجہ دلائی جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

اشارہ نمبر ۲۱ اوپر سے نیچے۔ منشی پریم چند کا ناول لکھا گیا ہے جب کہ اسے یوں ہونا چاہیے تھا کہ منشی پریم چند کی ناول بیوہ کا ایک کردار اور اس کا جواب "کملا" ہے اور ہم نے یہی جواب لکھنے والوں کا حل درست مانا ہے۔ اشارہ نمبر ۲۰ غلط چھپا تھا اسے اشارہ نمبر ۲۱ ہونا چاہیے تھا (دائیں سے بائیں)

اخبار و افکار

مرتبہ: ف۔ بن صاد

کوسہ میں مسلم گرلس جونیر کالج کا قیام۔ دارالرحمت ٹرسٹ کی کوششیں کامیاب

ممبرا کوسہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر مسلم لڑکیوں کے لئے گرلز کالج قائم کرنے کے لئے دارالرحمت ٹرسٹ کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوگئیں اور انہیں جونیر کالج قائم کرنے کی اجازت مل گئی۔ ادارہ کے ٹرسٹی اور اسکول کمیٹی کے چیرمین حاجی عبدالسلام راول صاحب نے بتایا کہ اس علاقہ کا یہ پہلا مسلم لڑکیوں کا جونیر کالج ہے جس میں آرٹس سائنس اور کامرس کے شعبے ہیں۔ انشاء اللہ ہم ڈگری کالج قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ممبرا اور تھانہ اور مضافات میں متعدد جونیر کالج ہیں مگر مسلم لڑکیوں کے لئے کوئی ایسا ادارہ نہیں تھا اس لئے مضافات میں زیر تعلیم مسلم لڑکیوں کو یہاں داخلہ دیا جائے گا ان سے درخواست ہے کہ وہ روزانہ دوپہر ۲ تا ۴ بجے کے درمیان کالج کی پرنسپل صاحبہ سے رابطہ قائم کریں یہ جونیر کالج عبداللہ پٹیل گرلس ہائی اسکول کے قریب نئی عمارت میں جاری کیا گیا ہے جہاں ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہیں نیز جدید ساز و سامان سے آراستہ لیباریٹری بھی قائم کی گئی ہے۔ حاجی عبدالسلام راول سے اسسال تھانہ ضلع کے ضلعی سطح کے آل کوکن تعلیمی مقابلہ کے کفیل تھے جو ۶ اکتوبر ۹۶ء کو کوسہ میں منعقد ہوا تھا۔

الوداعی جلسہ

۲۱ اگست ۱۹۹۶ء کے روز اردو اسکول دہولی کونڈ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ میں اردو کیندر مور بہ کی جانب سے جناب زین الدین رہٹوکر کے زیر صدارت حسین بندر کر صاحب عبدالرزاق جمہ فرے صاحب اور جناب محمود بندر کر صاحب شکشن وستار ادھیکاریوں کی سبکدوشی پر الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا۔ وستار ادھیکاری شکشن ضلع پریشد رائے گڑھ نوگل بھارتی کے ہاتھوں سبکدوش ہونے والے صاحبان اعزاز کی خدمت میں گلدستے پیش کئے گئے نیز کیندر پرمکھ جناب عبدالرحمٰن راؤت کے ہاتھوں سے مستقبل میں ہونے والے وستار ادھیکاری جناب عبدالرحمٰن سولکر کو بھی گلدستہ پیش کیا گیا۔ جناب محمد سعید ملا۔ جناب محمود سنگے جناب حسن میاں ملا۔ محترمہ جمیلہ واکھوے وغیرہ نے اظہار خیال کیا۔ جناب عبدالغنی جلگاؤکر کے ہدیۂ تشکر کے بعد الوداعی جلسہ بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ نوگل بھارتی

کالی داس گپتا رضا کو بہادر شاہ ظفر ایوارڈ

دہلی اردو اکادمی نے جناب کالی داس گپتا رضا کو کل ہند بہادر شاہ ظفر ایوارڈ پیش کیا جو ان کی مجموعی ادبی خدمات (تحقیق، تصنیف تالیف، مقالات اور شاعری) کے اعتراف میں خصوصی نوعیت کا ہے۔ یہ ایوارڈ ایک توصیفی سند، شال اور نقش کوکن

اکیاون ہزار روپئے پر مشتمل ہے
یہ تقریب ایوان غالب دہلی میں
منعقد ہوئی جس کی صدارت دہلی
کے وزیر اعلیٰ صاحب سنگھ ورما
نے کی اور نظامت ڈاکٹر گوپی چند
نارنگ اور ڈاکٹر صادق (سکریٹری
دہلی اردو اکادمی) نے فرمائی۔
مہمان خصوصی حزب اختلاف کے لیڈر
سکندر بخت تھے۔

ابراہیم پرکار کو ایوارڈ

ابراہیم جمال الدین پرکار
نے ۵ ستمبر ۱۹۵۹ء سے محکمہ درس
وتدریس کا کام شروع کیا اور تب
سے مثالی مدرس کی حیثیت سے جانے
جاتے ہیں۔
پانچ سال قبل آر سی ماہم
اردو اسکول میں صدر مدرس
کے عہدے پر فائز ہوئے بہت جلد
اعلیٰ افسران سرپرستوں، اسٹاف
اور اسکول کے اطراف واکناف
میں مقبول اور مشہور ہوئے امسال
طلبہ کے لئے یونیفارم، کاپیاں اور
اسکول بیگ اہل خیر حضرات سے لے
کر انہیں طلبہ میں معقول طریقے پر
تقسیم کیا گیا۔ بلڈنگ انچارج ہونے
کے ناطے محکمہ کی جانب سے بلڈنگ
کی مرمت کراتے رہے اور اسکول عمارت
کو خوب سے خوب تر بنایا۔ ان تمام
کارہائے نمایاں کے پیش نظر محکمہ
تعلیمات نے امسال انہیں نیشنل
فاؤنڈیشن ایوارڈ سے نوازا۔

مبارکباد

جماعت المسلمین بورلی تعلقہ
مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کے سابق
صدر یسین اسماعیل دلوی صاحب
کی خورد دختر فردوس نے امسال
میڈیکل کالج علی باغ ضلع رائیگڈھ
سے بی یو ایم ایس کا امتحان
اول نمبر سے کامیاب کیا۔ ہم ان کی
نمایاں کامیابی پر ڈاکٹر فردوس
کو دلی مبارکباد پیش کی اور دعا
کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں سے
مریضوں کو شفا حاصل ہو۔
نوگل بھارتی

مسلم ادارے اور رجسٹرڈ چال کمیٹیاں فائدہ اٹھائیں

مسلم اسکول، لائبریریز،
سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن رجسٹرڈ
چال کمیٹیاں یا دیگر جماعتیں اور
ایسوسی ایشنز جو عوامی فلاح
وبہبود کے کاموں میں مصروف
ہیں اور ان کو پبلک ٹرسٹ ایکٹ
کے تحت رجسٹرڈ کیا گیا ہے ہماری
سوسائٹی کو فون کریں اور بلا معاوضہ
پیسٹ کنٹرول سرویسیز کا فائدہ
اٹھائیں۔ پتہ ہے:۔
حسن عباس چیرمین پیسٹ کنٹرول
سوسائٹی آف انڈیا (پبلک ٹرسٹ)
۲۰۷، امامیہ کالونی ہلاؤپل، پائپ
لائن کرلا۔ ممبئی ۷۰۰۰۷۰
ٹیلیفون: ۵۱۳۲۰۵۵

اُف! یہ تصویریں

نقش کوکن میں بغرض
اشاعت بھیجی جانے والی تصویریں
بلیک اینڈ وہائٹ ہونی چاہئے۔
رنگین تصاویر جب چھپ کر آتی ہیں
تو اس قدر بدنما لگتی ہیں کہ انہیں
دیکھ کر خود ہمیں شرمندہ ہونا پڑتا
ہے مگر اس میں ہمارا کوئی قصور
نہیں ہم تو بلیک اینڈ وہائٹ تصویر
طلب کرتے ہیں مگر لوگ سمجھتے نہیں
اور رنگین تصویر ہی دے دیتے
ہیں اور نتیجہ جب سامنے آتا ہے تو
انہیں برا لگتا ہے۔

نقش کوکن کا خریدار بنا اس کی کوششوں کو سراہنا ہے۔

کامیاب صحافی، خوش گفتار مقرر
صاحب طرز ادیب، شرپسند
عناصر سے ٹکر لینے والا سماجی خدمتگار
یہ ساری خوبیاں تھانہ (شہر)
سے پچھلے تیرا چودہ سالوں سے
شائع ہونے والے کوکن کے
واحد اردو ہفت روزہ " فوزان"
کے مدیر جناب سلمان ماہمی میں
بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

بی۔اے، ادیب کامل
ڈپلوما ان جرنلزم آپ کی تعلیمی استعداد
ہے۔ ایک عرصہ تک سرکاری
ملازمت (محکمۂ ریلویز) میں بھی رہے
وہاں سے سبکدوش ہوکر پوری
طرح اپنے آپ کو سماجی خدمات
و فلاح وبہبود کے کاموں کے لئے
وقف کر دیا ہے اور اسی لیے ۱۹۸۹ء
میں آپ کو تھانہ ضلع پترکار سنگھ کی
جانب سے نشانِ اعزاز عطا کیا گیا
تھا۔ تھانہ کے سابق میئر
وسنت ڈاوکھرے کی جانب سے بھی
آپ کو نشان اعزاز عطا ہوا تھا۔
لائین کلب تھانہ نے آپ کی خدمات
کی قدر افزائی میں آپ کو سند
امتیاز عطا کی ہے "راجے شیواجی"
کے عنوان سے اردو میں سلسلۂ
مضامین شائع کرنے کے نتیجہ میں
شیواجی چھترپتی سمارک منڈل
پونہ نے آپ کو توصیفی سند عطا
کی ہے "میر تقی میر" پر بزم اردو
دوحہ قطر (خلیج العرب) نے جب
دوحہ میں ایک عالمی سیمینار منعقد
کیا تھا تو اس کے مندوبین میں
ممبئی سے آپ بھی شامل تھے۔

موصوف انجمن ترقی اردو
تھانہ کے بانی، قومی تنظیم تھانہ کے
صدر، تھانہ ضلع اردو پترکار سنگھ
کے صدر رابوڑی مسجد ٹرسٹ کے
صدر رابوڑی (تھانہ) ناگرک سہکاری
سوسائٹی کے صدر تھانہ ضلع میں
روزناموں کے مدیران کی انجمن
کے نائب صدر تھانہ اور کل ہند
اردو پترکار سنگھ (کانگریس)
کے نائب صدر ہیں۔ تھانہ شہر
مائناریٹی سیل (کانگریس) کے
آپ چیئرمین ہیں۔ نقش کوکن کے دیرینہ
ہمدرد اور بہی خواہ ہیں اور امسال
تھانہ ضلع میں ضلعی سطح کے M.K.T.B
کے جو تعلیمی مقابلے ہوئے ان میں
اردو تقاریر کے لئے آپ نے
بطور جج خدمت انجام دی ہے۔

کوکن بنک کے اعزازی مشیر
اور ریزرو بینک آف انڈیا کے افسر
جناب باہو صاحب کی بھتیجی (جناب
سلیمان باہو کی دختر) شمع باہو متوطن
کونڈے تر راجہ پور ضلع رتنا گری
نے امسال ماہ مئی ۱۹۹۶ء میں
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا فائنل امتحان
پاس کر لیا ہے محترمہ نے ۱۹۹۲ میں
پوتدار کالج سے بی کام کا امتحان
پاس کیا تھا تو آپ کو ۷۵ فیصد نمبر
حاصل تھے۔

محترمہ شمع صاحبہ کے والد جناب
سلیمان باہو بھی ریزرو بنک میں ہیں
بلکہ اور بھی کئی رشتہ دار بنکنگ سے
ہی وابستہ ہیں۔ ان حالات میں شمع
صاحبہ کی C.A میں کامیابی خوش آئند

مستقبل کی طرف اشارہ کرتی ہے ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔

قاسم ابراہیم دلوی

رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول کھرسئی تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے معاون مدرس جناب قاسم ابراہیم کو امسال ۵ ستمبر ۱۹۹۶ء کے روز رائے گڈھ ضلع پریشد علی باغ نے ضلعی اعزاز سے سرفراز کیا۔

جناب قاسم ابراہیم دلوی ساکن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ ۲۵ سال سے نہایت ہی حسن و خوبی کے ساتھ درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ غیر تدریسی امور کبھی فرض منصبی سمجھ کر انجام دیتے ہیں۔

گذشتہ سال صدر مدرس جناب عباس عمر ڈاورے نقشِ کوکن کی رہنمائی میں ان کو تعلقہ سطح پر اعزاز ملا تھا۔ ان کا ایک فرزند انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا ہے اللہ اسے کامیاب کرے۔

نوگل بھارتی

چپلون میں غزل خوانی کے مقابلے

بزم اردو چپلون کی جانب سے ۲۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کی دوپہر مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں ضلعی سطح پر غزل خوانی کے مقابلے ہوئے۔ پروگرام کی صدارت پروفیسر ابراہیم شیخ صاحب نے فرمائی۔ جناب یوسف احمد پرکار (صدر مدرس حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ) اور ممبئی کی سوشل ورکر محترمہ نیلم فضل ماسٹر صاحبہ بطور مہمان خصوصی تشریف فرما تھیں۔

بزم اردو کے چیرمین اور مہاراشٹر ہائی اسکول کے صدر مدرس جناب مغل اقبال اختر نے مقابلوں کے قوانین و ضوابط پر روشنی ڈالی

بزم کے نائب چیرمین جناب اعجاز خان صاحب نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا

مقابلوں کے نتائج ذیل کے مطابق

اول گروپ (جماعت اول تا ہفتم)

اول انعام:۔ نیہا پرلہاد کالے (دسور سادھنا سنگیت اسکول پاگ)

دوم انعام:۔ فاطمہ نظیر کھوت (مقادم ہائی اسکول کھیڈ)

سوم انعام:۔ زینت زاہد بجلے (حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ)

کنسولیشن پرائز

(۱) بسم اللہ جمال الدین بندرکر (کھیرڈی اردو اسکول)

(۲) محسنہ کرامت مٹھاگری (دوانگرے پرائمری اسکول)

گروپ شیلڈ حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ

دوم گروپ (جماعت ہشتم تا دہم)

اول انعام:۔ عابدین بشیر ناڈکر (مقادم ہائی اسکول کھیڈ)

دوم انعام:۔ سلطانہ عبدالغفور دبیکر (مہاراشٹر ہائی اسکول کھیڈ)

سوم انعام:۔ مخدومہ دالاوردرناک (مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون)

کنسولیشن پرائز

شلپا تابے دسور سادھنا سنگیت اسکول اگا

گروپ شیلڈ۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون

عام گروپ

اول انعام: اقبال ہاشم پٹیل (کرجی۔ کھیڈ)

دوم انعام: پھگل اہیر (داپولی)

سوم انعام: الیس الیس قادری (کونڈیورے)

ان انعامات کو جناب منیر یعقوب سنگے، محمد بھائی چوگلے، جعفر دادا میاں دیسائی، پروفیسر ابراہیم شیخ اور یوسف احمد پکار صاحب کا مالی تعاون حاصل ہوا۔

علاوہ ازیں نیلم فضل ماسٹر صاحبہ نے انعام یافتہ امیدواروں کو کتابیں بطور انعام تقسیم کیں۔

محترمہ نیلم فضل ماسٹر صاحبہ، سراج احمد خان اور عبدالحق صابر نے جج کے فرائض انجام دیے۔

نامہ نگار: جمال یوسفی

کھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں کامیابی

ای۔ ایس انگلش ہائی اسکول۔ توڑیل ضلع رائے گڈھ میں ۱۴ تا ۱۹ سالہ طلبہ کے ضلعی انٹر اسکول کھیلوں کے مقابلے منعقد کیے گئے۔ ان کھیلوں کی خصوصیت یہ تھی کہ تقریباً

نقش کوکن

سبھی میدانی ایٹم رکھے گئے تھے تاکہ طلبہ اپنے جوہر دکھا سکیں۔

نجندار ہائی اسکول و جونیر کالج کے طلبہ نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھا۔ ۹ طلبہ نے پہلا انعام حاصل کیا تو ۸ طلبہ دوسرے پوزیشن کے حقدار ٹھہرے اس طرح عظیم الشان کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

کامیاب طلبہ کی تفصیل

جونیر گروپ

پرکار برہان حسن ۱۰۰ میٹر و ۴۰۰ میٹر دوڑ کر پہلا مقام، تانڈیل ساجد تھالی پھینک پہلا مقام، کنبی غالب گولا پھینک پہلا مقام (۴) گھوبے فرحان لانگ جمپ میں دوسری پوزیشن

سینیئر گروپ

(۱) احسانے عمران عبدالرحمن، دیشمکھ مظفر، کربیلکر عدنان کربیلکر ندیم ۱۰۰×۴ میٹر دوڑ میں پہلا مقام۔

(۲) جلال جید ۲۰۰ میٹر دوڑ اور ۱۵۰۰ میٹر دوڑ میں پہلا مقام۔

(۳) پرنکر مظفر ہاف اسٹیپ اینڈ جمپ میں دوسری پوزیشن، لانگ جمپ میں پہلا مقام۔

(۴) ادھیکاری اکبر بھالا پھینک دوسری پوزیشن

(۵) مقادم زبیر لانگ جمپ اور ۸۰۰ میٹر دوڑ میں دوسری پوزیشن

(۶) احسانے عمران گولا پھینک دوڑ اور تھالی پھینک دوسری پوزیشن

(۷) جلال امداد ۔۸۰ میٹر دوڑ میں دوسرا مقام

مندرجہ بالا تمام طلبہ کی تیاری و رہنمائی جناب یوسف خان صاحب نے کی ۔

امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی کے آل کوکن تعلیمی مقابلوں میں اردو اور مراٹھی تقاریر کے لئے جن حضرات کا بطور جج تقرر کیا گیا تھا ان میں اردو کے نامور شاعر اور معلم جناب محمود خان حسن خان دیشمکھ المتخلص محمود الحسن ماہر نے اضلاع تھانہ، رتناگری وسندھودرگ اور رائے گڈھ کے ضلعی سطح کے مقابلوں میں بھر .T. K. سار کی ٹیم کا بھرپور ساتھ دیا اور ہر مرکز پر موجود رہے ۔

جناب محمود الحسن ماہر ممبئی میونسپل کارپوریشن میں ہیڈ ماسٹر ہیں اور پچھلے ۳۸ سالوں سے درس وتدریس میں منہمک ہیں ۔ بی ۔ اے کی سند، ڈپلوما ان ایجوکیشن، ہندی شکشک سند، بھاشا رتن، آپ کی تعلیمی لیاقتیں ہیں ۔

کھوٹیل ضلع رائے گڈھ کے باشندہ جناب محمود الحسن ماہر نے اسکالرشپ امتحان کے لئے نصابی کتاب نیز جماعت گیارہویں اور بارہویں کے طلباء کی رہنمائی کے لئے اکنامکس مضامین پر کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں ۔

بیسٹ اور تزون یعنی حلقہ واری اور ینیٹیشن کلاسیز میں آپ میونسپل ٹیچرز، ایڈیڈ اسکول ٹیچرز و تھانہ میونسپل اسکولز کے اساتذہ کے لئے اسکالرشپ مضامین اور مراٹھی لور لیول کے ریسورس پرسن رہے ہیں ۔

الغرض بچوں کی فلاح و بہبود کا جذبۂ خیر رکھنے والے قابل استاد اور نامور شاعر کی حیثیت سے صرف شہر ممبئی ہی نہیں بلکہ دور دور تک آپ کا شہرہ ہے ہمیں خوشی ہے کہ نقش کوکن ہمدردوں میں آپ بھی شامل ہیں ۔

اترپردیش کے نوے اداروں میں بورڈ امتحانات میں اپنے اپنے اسکولوں میں بہترین پوزیشن لانے پر

پانچسو انتیس ہونہار بچوں کو شیروانی انعامات سنہ ۱۹۹۶ء

گذشتہ رپورٹ تک اترپردیش کے اسّی انٹر کالجوں اور ہائی اسکولوں میں ۱۹۹۶ء کے شیروانی انعامات جیتنے والے چارسو اڑتالیس ۴۴۸ ہونہار طلباء و طالبات تھے اب مزید دس مسلم گرلز انٹر کالجوں اور ہائی اسکولوں کی اکیاسی ہونہار ترین طالبات کو الحاجہ بیگم تارا رشید شیروانی صاحبہ (چیرمین بھارت بیوائرسٹ چیرمین جیپ انڈسٹریل سنڈیکیٹ لیمیٹڈ اور چیرمین شوگر سنڈیکیٹ لیمیٹڈ کی طرف سے انعامات بھیجے گئے ۔ ان میں

انصار گرلز کالج ۔ مئوائمہ ۔ الہ آباد
حمیدیہ گرلز کالج، الہ آباد
قدوائی میموریل گرلز کالج ۔ الہ آباد
محمدیہ بنگلہ گرلز اسکول، کانپور
فیض عام نسواں کالج، کانپور

حافظ محمد صدیق اسلامیہ گرلز اسکول اٹاوہ
گورنمنٹ گرلز اسکول سنبھل مرادآباد
گورنمنٹ گرلز کالج قلعہ رامپور
جواہر میموریل گرلز اسکول بریلی
اسماعیل گرلز کالج۔ میرٹھ
کی طالبات شامل ہیں۔

"بزم اردو کھیڈ" ایک رپورٹ

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کھیڈ خطۂ کوکن کا ایک مشہور معروف تعلیمی ادارہ ہے جو عرصۂ دراز سے تعلیمی حلقوں میں اپنے معیارِ تعلیم اور ثقافتی سرگرمیوں کے محتاجِ تعارف نہیں۔

سالِ رواں میں تعلقہ اور ضلعی سطح پر بین المدارس تمام پروگراموں میں ہمارے طلباء نے حصہ لیا۔

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے جملہ تدریسی عملہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ اسکول کی ثقافتی سرگرمیوں کو تیز سے تیز تر کیا جائے اور طلباء کی فنی صلاحیتوں کو عوام کے سامنے نقش کوکن پیش کیا جائے۔ چنانچہ اساتذہ کے باہم مشورے سے ایک تجویز صدر مدرس کے سامنے رکھی گئی کہ طلباء کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اور خصوصاً اردو زبان کے فروغ کے لئے ایک بزم یا کمیٹی تشکیل دی جائے۔

اختصار
اختصار حالات کا تقاضہ ہے
اور وہم کی اہم مانگ ہے۔ اپنی
خبر، رپورٹ اور مراسلہ کو کم سے
کم الفاظ میں مختصر مگر اہم جامع
مگر دلنواز بنا کر پیش کریں۔
اختصار میں حسن ہے اور
دلکشی بھی۔
.... (ادارہ)

بزم کا نام "بزم اردو کھیڈ" تجویز کیا گیا۔ بعد ازاں بزم کے عہدیداران کا تقرر بھی اسی نشست میں ذیل کے مطابق کیا گیا

صدر :۔ ابراہیم احمد ملا
چیئرمین :۔ شفیق احمد انصاری
سکریٹری :۔ محمد سمیع مومن
خازن :۔ نور محمد قاضی
سرپرست :۔ رضوان احمد عثمانی صاحب
واراکین انتظامیہ
معاون :۔ جملہ اساتذہ اسکول

بزم کی سرپرستی اراکین انتظامیہ نے بھی قبول کی اور دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح کا تعاون دینے کا یقین دلایا۔

نو تشکیل شدہ ثقافتی انجمن بزم اردو کھیڈ کے زیر اہتمام افتتاحی تقاریب اور اولین پروگرام "غزل خوانی" کا انعقاد ۲۱ ستمبر ۹۶ء بروز سنیچر کو دی کھیڈ اربن کوآپریٹیو بینک کے بابا صاحب پاٹنے سبھا گرہ میں منعقد کیا گیا۔

کرسئ صدارت پر اسکول کے پریسیڈنٹ جناب حاجی رحمٰن خان نہاڈیک صاحب جلوہ افروز ہوئے "بزم اردو کھیڈ" کے ایک جاذبِ نظر بورڈ کی نقاب کشائی کے ذریعہ بزم کا افتتاح صدرِ محترم کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

مستری ہائی اسکول کے معاون مدرس نیز حال ہی میں مثالی مدرس

کا اعزاز پانے والے جناب سراج
خان، مہاراشٹر ہائی اسکول کرڈوئی
سے جناب سراج مومن اور جناب
رفیق احمد پٹیل، نیشنل ہائی اسکول
داپولی کے معاون مدرس جناب
مناف بھاٹکر اور مولانا آزاد ہائی
ہائی اسکول پانگلولی (رائے گڈھ)
سے جناب عبدالحق صابہ اور پوفلون
سے ریٹائرڈ صدر مدرس جناب
جمال الدین کھوت تشریف لائے
اور بطور مصنف (جج) اس پروگرام
میں شامل رہے۔ مہمانِ خصوصی
کے طور پر چپلون سے پروفیسر
شیخ صاحب بھی تشریف لائے۔
اس غزل خوانی کے دونوں
گروپوں میں ہمارے طلباء ہی
سرفہرست رہے۔ اول گروپ کی
نمائندگی ایک ہونہار طالبہ فاطمہ نذیر
کھوت نے کی اور اول انعام کے
مستحق قرار دی گئی۔ دوم گروپ
کے لئے عابدین بشیر ناڈکر نے
اور اول انعام کے حقدار رہے
جناب ذوالفقار احمد قاسمی
صاحب نے اپنی نظامت سے سامعین
کو محظوظ و مسحور فرمایا۔
بزم کے سکریٹری جناب
محمد سمیع مومن صاحب نے شکریہ
ادا کیا۔

نو تشکیل شدہ ثقافتی انجمن
"بزم اردو کھیڈ" محض ایک بزم ہی
نہیں بلکہ مکمل ایک تحریک ہے۔
مستقبل میں بزم کے تحت مزید
ثقافتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔
تمام محبانِ اردو سے تعاون کی پرخلوص
درخواست ہے۔

صدر : ابراہیم احمد ملّا
چیرمین : شفیق احمد انصاری
سکریٹری : محمد سمیع مومن
(بزم اردو کھیڈ)

نقش کوکن

لائف آف پروفیٹ محمدؐ کا مراٹھی ترجمہ

اسلامک مراٹھی پبلیکیشنز ٹرسٹ
ممبئی نے قرآن مجید کے مراٹھی ترجمے
کے دوسرے ایڈیشن کے بعد حضرت
محمدؐ کی سیرتِ مبارکہ پر پروفیسر عبدالحق
صدیقی کی مشہور انگریزی کتاب
کا مراٹھی ترجمہ تیار کر کے چھپوا لیا ہے
انشاء اللہ اس کتاب کے مطالعہ سے
غیر مسلم بھائیوں کے ذہنوں میں
اٹھنے والے سوالات کا مؤثر جواب
ملے گا۔
ٹرسٹ نے اپنی قوت لگا کر
طباعت کے کام کو انجام دیا ہے۔ ہمارے
پاس اسلام درشن کیندر کے ۶ مراکز
ہیں نیز مہاراشٹر کی مراٹھی لائبریریوں
کے تقریباً ۱۷۵ پتے ہیں۔ ہم چاہتے
ہیں کہ آپ اس کارِ خیر میں حصہ لیں
اور اس اہم کتاب کو زیادہ سے
زیادہ لوگوں کے ہاتھوں تک
پہنچانے میں ہمارا تعاون کریں۔
اس کتاب کی رعایتی قیمت ۴۰ روپئے
ہے۔ ذیل کے نام پر چیک بنائیں
یا فون پر رابطہ قائم کریں۔

(۱) ڈاکٹر رحمت اللہ (جنرل سکریٹری IMPT)
فون:- 3780886
(۲) آفس ۱۸۵/۵ (شام ۴ تا ۸ بجے)
فون:- 3741302
(۳) عبدالحفیظ فاروقی (جوائنٹ سکریٹری IMPT)
فون:- 3082820

جاوید ٹھاکور کو مبارکباد

راجہ پور ضلع رتناگری کے نوجوان
سماجی کارکن جناب جاوید ٹھاکور کو
ان کے اعلیٰ سماجی خدمات کو دیکھتے ہوئے
راجہ پور میونسپل کونسل نے صدر منتخب
کیا ہے۔ ہم جماعت المسلمین جبرہ مسجد راجہ پور
مقیم بمبئی آپ کو دل کی گہرائیوں سے
مبارکباد دیتے ہیں۔ علی میاں عباس کرنیکر
نومبر ۹۶ء

پروفیسر غلام محمد جھٹام جو کے۔سی کالج ممبئی میں پروفیسر تھے اور فی الوقت مالدار گروپ باربر وائر سپلائر کمپنی میں ہیں متوطن تیلکا ضلع رائے گڈھ کے جواں سال فرزند ریاض جھٹام نے ایک بار پھر اپنی تعلیمی قابلیت کا لوہا منوالیا اور نیشنل سینٹر سوفٹ ویئر ٹیکنالوجی کے ذریعہ لیے گیے مقابلہ جاتی امتحان میں امتیازی شان کے ساتھ کامیابی حاصل کی کل ہند مقابلہ میں ۵۹۶ کامیاب طلباء میں آپ اولین دس طلبہ میں شامل رہے اور اسی کے لیے انہیں ہزار روپیہ نقد انعام اور سند امتیاز عطا کی گئی۔ آپ نے فینانشیل مینجمنٹ کے لیے P.G.D. کورس میں بھی ڈسٹنکشن کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔

اس سے قبل بھی ایس ایس سی یا ایچ ایس سی ہی نہیں بلکہ بی ای (الیکٹرونک اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن) ڈگری امتحان میں بھی درجۂ اول سے کامیابی حاصل کی ہے۔

سوفٹ ویئر انجینئر کو مینجرل پوزیشن کا اہل سمجھا جاتا ہے اور یہ امر قابل صد ستائش ہے کہ ٹاٹا گروپ میں آپ اسی عہدہ پر فائز ہیں بلکہ فائنانشنل مینجمنٹ میں ماسٹر ڈگری کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو اپنی کوششوں میں کامیاب کرے۔

شبیہ احمد صاحب کو سماج شری کا اعزاز

ملکی سطح پر مختلف شعبۂ حیات میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر انڈین کونسل آف مینجمنٹ ایکزیکیٹو کی جانب سے اعزاز و اسناد دیئے جاتے ہیں۔ امسال سماج شری کا اعزاز حج کمیٹی کے ایکزیکیٹو آفیسر جناب شبیہ احمد کو دیا گیا جنہوں نے گذشتہ سال عازمین حج کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی تھی۔ یہ تقریب یشونت راؤ چوہان آڈیٹوریم میں ۲۱ ستمبر ۹۶ء کو منعقد ہوئی تھی جس میں ریاست کے وزیر لیلا دھر ڈاکے بطور مہمان خصوصی موجود تھے جبکہ سابق گورنر ہومی طالع یار خان اور ناری گرسہانی خصوصی مدعوئین کی حیثیت سے تشریف رکھتے تھے۔ شری ڈاکے کے ہاتھوں اعزاز کی تقسیم عمل میں آئی۔

سراج احمد خان

کہکشاں گروپ رتناگری کے بانی روح رواں، رتناگری میونسپل کونسل کے سابق نائب صدر بلدیہ اور مستری ہائی اسکول رتناگری کے ہردلعزیز ٹیچر جناب سراج احمد خان کو امسال ۵ ستمبر ۹۶ء کو ضلع پریشد رتناگری نے مثالی معلم کے اعزاز سے نوازا ہے۔

ان کی اس شاندار کامیابی ہیں ان کی تعلیمی کارکردگی، سماجی اور ثقافتی خدمات ایک اہم رول ادا کرتی ہیں۔

موصوف مستری ہائی اسکول رتناگری میں انگریزی اردو اور ڈرائنگ مضامین پڑھاتے ہیں۔ تعلقہ اور ضلعی سطح پر منعقد ہونے والے ڈرائنگ مقابلوں میں شرکت فرما کر خود بھی اول نمبر حاصل کر چکے ہیں اور اپنے طلبہ کی رہبری فرما کر انہیں بھی کامیابی سے ہمکنار کرایا ہے۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم یا بزم اردو چیلون کی طرف سے منعقد کردہ تقریری مقابلے غزلخوانی کے مقابلے یا پھر ڈرامہ کمپٹیشن میں نہ صرف تقاریر، ڈرامے تحریر کیے ہیں بلکہ اس میں بذاتِ خود اہم کردار نبھا کر اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔

شاعرانہ مزاج بھی رکھتے ہیں۔ بزم اردو رتناگری چیلون اور آکاش وانی کے زیر اہتمام شعری نشستوں میں شرکت فرما کر اپنا منفرد مقام بنالیا ہے گذشتہ ۱۵ سالوں سے آل انڈیا نقش کوکن ریڈیو۔ رتناگری سے نشر ہونے والے اردو پروگراموں میں کامیاب کمپیئر کی حیثیت سے مقبول ہیں۔

اس کے علاوہ نگر پریشد رتناگری کے محکمۂ تعلیم کے رکن ہونے کی حیثیت سے اپنے حدود میں شامل ۲۰ پرائمری اسکولوں کے طلبہ کی تعلیمی ترقی و ترویج کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔

میونسپل کونسلر ہونے کی حیثیت سے آپ نے اپنے مرکر بارہ وارڈ میں کئی تعمیری کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ فضائی آلودگی کے مسئلے سے در پیش مرکر بارہ اردو اسکول کے لئے علاقے کے پُرسکون ماحول میں ایک ایکڑ زمین محفوظ کرالی ہے۔ اس کے علاوہ اپنے علاقے میں صدر بلدیہ کے تعاون سے ۶ لاکھ لٹر پانی کی صلاحیت رکھنے والی ٹینک تعمیر کرا کے پانی کی قلت کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

مرسلہ: سید معین الدین

کالی داس گپتا رضاؔ کے ساتھ ایک شام

ممبئی کے ہمعصر ادیبوں فعال ادارے "ہم سب" نے اردو کے مستند و معتبر محقق اور نامور شاعر جناب کالی داس گپتا رضاؔ کے ساتھ ایک ادبی شام کا انعقاد ۵ر اکتوبر ۱۹۹۶ء کو انجمن اسلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہال بمبئی میں کیا اس موقع نشست کی صدارت بلند پایہ محقق و ماہر لسانیات رشید حسن خان صاحب نے فرمائی۔

نئی نسل کے معروف شاعر عبدالاحد سازؔ نے رضا صاحب کی غزلیہ اور نظمیہ شاعری پر ایک تفصیلی مضمون پڑھا، جناب یوسف ناظم نے اپنے مخصوص انداز میں رضا صاحب پر ایک دلچسپ اور پر لطف خاکہ سنا کر محفل میں شگفتگی پیدا کردی۔

جناب کالی داس گپتا رضاؔ نے مختصراً اپنی تخلیقی و ادبی ترجیحات اور تحقیقی موضوعات کے انتخاب کے بارے میں کچھ جامع باتیں گوش گذار کیں۔

اس کے بعد رضاؔ صاحب سے حاضرین کے سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں خصوصاً طلبا نے غالب پر ان کے تحقیقی کاموں سے متعلق اہم سوالات کیے۔

رضاؔ صاحب نے اپنی تازہ غزلوں سے شرکاءِ محفل کو نوازا۔ اس نشست میں اتفاقاً گیا، سے

آئے ہوئے معروف ادیب و اسکالر ڈاکٹر علیم اللہ حالی نے بھی شرکت کی اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ نظامت کے فرائض پروفیسر انور ظہیر نے انجام دیئے۔

(سکریٹری : ادارہ ہم سب ممبئی)

محمد سعید ٹولکر کی ممبئی میں تشریف آوری

یو اے ای میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی اور دیرینہ سرپرست جناب محمد سعید علی ٹولکر جن کے مضامین نے قارئین نقش کوکن کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ پچھلے مہینہ مختصر سی تعطیل پر ممبئی آئے تھے۔ عدیم الفرصتی کی وجہ سے آپ دفتر نقش کوکن میں تو نہیں آسکے مگر اپنے فرزندان کے ذریعہ خریداروں کا زر مبادلہ اور دفتر نقش کوکن کے لئے ایک خوبصورت اور قیمتی گھڑی (Wall-clock) مرحمت فرمائی۔ سعید صاحب کی اس نقش نوازی کے لئے ہم ان کے صدر درجہ ممنون ہیں۔

جزاک اللہ

(ادارہ)

نقش کوکن

مدیران نقش کوکن وفا پارک میں

۲۰ اکتوبر ۹۶ء بروز اتوار مدیران نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، کیپٹن فقیر محمد مستری اور جناب مبارک کاپڑی نے گوسہ ضلع رائے گڈھ میں زیر تعمیر (وفا پارک) کا دورہ کیا۔ بہت دنوں سے اس کمپلکس کا نام تو سنا تھا اسی روز اس کا تعمیری کام بھی دیکھا اور اس پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ فن تعمیرات میں نو آموز مگر بلند عزائم کے حامل اس ادارے نے گوسہ جیسے پچھڑے علاقے میں اس کمپلکس کو اس قدر حسین بنایا ہے کہ داد تحسین کا مستحق ہے۔ وسط میں ایک خوبصورت مسجد اردگرد باغ باغیچہ۔ بچوں کی تفریح کے لئے ایک الگ سے KID CARDEN۔ ایک ٹینس لان تیراکی کے شوقین مکینوں کے لئے سومنگ پول اور سب سے بڑی بات کمپلکس کے احاطہ میں ہی ایک کشادہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ جو مستقبل میں کالج آف انجینرنگ بن سکتا ہے۔ یہ ساری آسائشیں اگر گھر سے قریب حاصل ہوں تو مکینوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔

وفا پارک کے ارباب جناب یونس کھوت، جناب راشد خان، جناب امتیاز بھائی، جناب مشتاق کھوت اور جناب سلطان مالدار قابل مبارکباد ہیں کہ اتنے دنوں ہم جو سنتے تھے۔ ہمارے موقر قارئین نقش کوکن کے صفحات میں جو پڑھتے تھے اسے کر دکھایا اور لوگوں کا اعتماد اور اپنی وفاداری کو بحال رکھا۔ کمپلکس درجہ بدرجہ تکمیلی مراحل طے کر رہا ہے اور غالباً ۲۱ نومبر ۹۶ء کو جو عمارتیں پایۂ تکمیل کو پہنچی ہیں ان کا الاٹمنٹ ہونے والا ہے۔

اللہ مبارک کرے۔

ڈی ایڈ کالج کالستہ کے پروگرام

لیڈی شریفہ این ڈی ایڈ کالج کالستہ چپلون ضلع رتناگری کے زیر اہتمام ۵ ستمبر ۹۶ء کو یوم اساتذہ اور ۲۱ ستمبر ۹۶ء کو یوم غالب منایا گیا۔ دونوں پروگراموں کی صدارت کالج کے پرنسپل جناب عبدالحمید سر نے فرمائی۔

وہ بھی کیا دن تھے جب بچے چھک چھک گاڑی کھیل کر اپنے گاؤں میں دوڑتی ہوئی ریل گاڑی کا تصور کر کے دل بہلاتے تھے۔ مگر اب دل بہلانے کی ضرورت نہیں رہی اب تو کوکن کے گاؤں قصبوں سے ریل گاڑیوں نے دوڑنا شروع کیا ہے۔ تصورات نے حقیقت کا روپ دھار لیا ہے۔ اللہ کرے کوکن واسیوں کے سبھی خواب اسی طرح پورے ہوتے رہیں۔

لوٹن انگلینڈ میں عید میلاد النبیؐ

انگلستان کے شہر لوٹن میں ۳۱ اگست ۹۶ء کو شاندار طریقہ پر عید میلاد النبیؐ کی تقریب منعقد کی گئی جس میں لوٹن کے کوکنی باشندگان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

لوٹن عربی مدرسہ کے تقریباً بیس بچوں نے مختلف عنوانات پر تقریریں کی اور حاضرین سے دادِ تحسین حاصل کی۔ مکتب کے سربراہ عالم صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد ڈنر دیا گیا (رضوان پاؤسکر)

لوٹن انگلینڈ میں کرکٹ ٹورنامنٹ

انگلستان کے شہر لوٹن میں کوکنی مسلم کمیونٹی نے کوکنی ٹرافی ۱۹۹۶ء کا شاندار اہتمام کیا جس میں انگلینڈ کے مختلف شہروں میں رہائش پذیر کوکنی مسلم کھلاڑیوں پر مشتمل درج ذیل آٹھ ٹیموں نے شرکت کی۔

گروپ اے میں لوٹن A لوٹن B کے ایم سی لندن اور والتھم سٹو

گروپ بی میں برمنگھم، بلیک برن رتناگری الیون اور لوٹن سی شامل تھیں۔

سیمی فائنل میں کے ایم سی لندن اور رتناگری الیون نے اپنے حریف بلیک برن اور لوٹن بی کو ہرا کر فائنل تک رسائی حاصل کی۔

فائنل میں رتناگری الیون نے کے ایم سی لندن کو شکست دی اور کوکن ٹرافی ۹۶ء پر قبضہ جما لیا۔

رتناگری الیون کے شوکت پرکار کو ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی کا انعام دیا گیا۔ محسن نورے رتناگری الیون کی کپتانی کر رہے تھے۔

اس شاندار ٹورنامنٹ کا اہتمام کوکنی کمیونٹی لوٹن نے کوکن کے مختلف شہروں میں قیام پذیر باشندگان کوکن کو قریب تر لانے اور ایک دوسرے سے متعارف کرانے کی غرض سے کیا تھا۔ لوٹن کے حضرات و خواتین بلکہ بچوں نے بھی کثیر تعداد میں شریک ہو کر ان کے اس نیک مقصد کو کامیاب کیا

تقسیم انعامات کے بعد ڈنر سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ جناب مرتضیٰ قاضی لوٹن اسپورٹس یونٹ کے سربراہ ہیں۔ (رضوان پاؤسکر)

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ضلعی تعلیمی مقابلے

گذشتہ بارہ سالوں کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی کوکن کے اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں کے مابین مختلف تعلیمی مقابلے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے منعقد کیے۔ ضلعی سطح کے ان مقابلوں میں اردو ہائی اسکولوں نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔

تھانے ضلع کے مقابلے

تھانے ضلع کے ہائی اسکولوں کے تعلیمی مقابلے امسال عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ میں ۲۰ نومبر کو منعقد ہوئے جس کے کفیل تھے نشیمن بلڈرس کے مالک اور عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول و جونیر کالج کے چیرمین جناب عبدالسلام راول صاحب۔ راول صاحب فورم اور نقش کوکن کے ایک دیرینہ سرپرست ہیں۔ علم دوست و علم نواز راول صاحب نے حال ہی میں کوسہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی ضرورت یعنی جونیر کالج کا قیام کیا ہے اور اسے سینئر کالج بھی بنانے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں۔ اللہ انہیں ان کے منصوبوں میں کامیاب کرے۔ آمین۔ اس تعلیمی تقریب میں تھانے کے سابق میئر جناب نعیم خان نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔

امسال سے فورم نے مراٹھی تقریری مقابلے بھی شروع کیے جس میں تھانے ضلع کے علاوہ دیگر ضلعوں نے اچھی تعداد میں شرکت کی۔ کئی مقابلہ جاتی امتحانات میں مراٹھی کے کلیدی کردار ہونے نیز ہمارے اسکولوں کے ایس ایس سی کے مراٹھی کے نتائج میں بہتری کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا۔ مگر افسوس تھانے ضلع میں صرف ایک ہائی اسکول نے اس مقابلے میں شرکت کی۔

تقریری مقابلوں میں جناب عبدالشکور قادری، جناب محمود الحسن ماہر، جناب سلمان ہاشمی پروفیسر یوسف خان اور جناب جمیل قاضی صاحب نے بطور جج فرائض انجام دئے۔

تھانے ضلع کے ان مقابلوں کا نتیجہ یہ رہا۔

تقریری مقابلہ (اردو)

اول :- شاہد اختر عبدالسمیع انصاری (رفیع الدین فقیہہ ہائی اسکول (بھیونڈی)

دوم :- مسعود اکبر مقدم (مصطفےٰ فقیہہ ہائی اسکول واشی، نئی ممبئی)

سوم :- قریشی ثمینہ سلیمان (عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ)

تقریری مقابلہ (مراٹھی)

عشرت محمود عالم (انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول، مہاگیری)

جنرل نالج کا مقابلہ (ہائی اسکول)

اول :۔ شہزادہ قاسم شیخ اور رحمت علی غلام محمد (انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول، مہاگیری)
دوم :۔ عذیر عالم دستگیر عالم اور شارق محمد زبیر (عبداللہ پٹیل بوائز ہائی اسکول، کوسہ)
سوم :۔ زینت عبدالرزاق اور شاداب انجم شیخ (عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ)

جنرل نالج کا مقابلہ (پرائمری اسکول)

اول :۔ فرقان محمد حسن (نیشنل اردو ہائی اسکول، کلیان)
دوم :۔ ثمینہ حبیب (انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول، مہاگیری)
سوم :۔ سہیب انعام الرحیم (پٹیل اردو ہائی اسکول، ممبرا)

انگریزی زباندانی کا مقابلہ

اول :۔ شیخ نائلہ عبدالرزاق (عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ)
دوم :۔ عُذیر عبدالروف شیخ (عبداللہ پٹیل بوائز ہائی اسکول، کوسہ)
سوم :۔ شبینہ عبدالمنان دفعیدار (مصطفےٰ فقیہہ ہائی اسکول، واشی)

ریاضی کا مقابلہ

اول :۔ انصاری شاہین محمد صادق (پٹیل ہائی اسکول، ممبرا)
دوم :۔ شیخ احمد مسعود (نیشنل اردو ہائی اسکول، کلیان)
سوم :۔ مشیرہ عباس پرکار (انجمن خیرالاسلام گرلز ہائی اسکول، مہاگیری)

رتناگیری / سندھودرگ کے مقابلے

رتناگیری / سندھودرگ ضلع کے تعلیمی مقابلے ۱۲ اکتوبر کو منعقد ہوئے۔ ایک عرصہ سے اہلیان کرجی کی یہ خواہش رہی تھی کہ کرجی میں یہ مقابلے منعقد ہوں۔ البتہ ذرائع آمد و رفت کے دونوں ضلعوں کے ہائی اسکولوں کے لیے سہولیات نہ ہونے کی بناء پر یہ نہیں ہوسکا

تھا۔ البتہ اس مرتبہ غینسنس ریڈیٹر کے مالک جناب حسین عبدالغنی ملاجی صاحب نے ذاتی دلچسپی لی اس سارے پروگرام کے کفیل بنے اور ذرائع آمد و رفت سے لے کر ساری مشکلات دور کیں۔ اس لیے یہ پروگرام ایک یادگار پروگرام بن گیا۔ تعلیمی مقابلوں کے انعقاد سے ایک شب قبل ملاجی صاحب نے طلبہ کا ایک تفریحی پروگرام اور ایک شعری نشست کا بھی انعقاد کیا تھا۔ طلبہ کے پروگرام کے آرگنائزر تھے ہائی اسکول کے ٹیچر جناب اقبال پٹیل جنہوں نے نظموں، اور غزلوں پر ایک مختصر مگر جامع پروگرام منعقد کیا اس کے بعد ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی صدارت میں اور جناب شرف کمالی صاحب کی قیادت میں ایک شعری نشست کا آغاز ہوا۔ جس میں مقامی شاعر جناب اقبال پٹیل کے علاوہ ممبئی کے شعراء جناب انجم عباسی، جناب محمود الحسن ماہر اور میر مشاعرہ جناب شرف کمالی صاحب نے اپنے کلام سے آدھی رات تک سامعین کو محظوظ فرمایا۔

دوسرے دن کے بھی سارے پروگرام، قیام و طعام وغیرہ میں جناب عبدالغنی ملاجی کرجی کے چار محلے اور اہلیان رجویل نیز آدرش ہائی اسکول کرجی کے ہیڈ ماسٹر جناب حمدولے صاحب اور ان کے اسٹاف ممبران نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی جس کی بنا پر فورم کی تاریخ کے یادگار پروگراموں میں سے یہ ایک رہا۔

پروگرام کی صدارت جناب شرف کمالی صاحب نے فرمائی۔ جن کی کوکنی شاعری ان کے خطبۂ صدارت میں کافی پسند کی گئی۔ تقریری مقابلوں کے لیے ڈاکٹر عبدالشکور قادری، پروفیسر یوسف خان پرنسپل این اے واحد، جناب محمود الحسن ماہر اور جناب انجم عباسی صاحبان بطور جج فرائض انجام دیئے۔

رتناگیری، سندھودرگ کے تعلیمی مقابلوں کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں۔

تقریری مقابلہ (اردو)

اول:۔ فیاض عبدالعزیز پرکار (آدرش ہائی اسکول، کرجی)
دوم:۔ نسیم انصار پرکار (حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالستہ)
سوم:۔ تزئین اشرف موڈک (مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کڑوئی)

تقریری مقابلہ (مراٹھی)

اول:۔ شاہ خالد اسمٰعیل ساٹویلکر (نیشنل ہائی اسکول، ہرنئی)
دوم:۔ آصف چوگلے (انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول، پنہلجے)
سوم:۔ میناز اقبال کاسو (شیخ حسن نائیک ہائی اسکول، ساکھرتر)

جنرل نالج کا مقابلہ (ہائی اسکول)

اول:۔ محسن اقبال سید اور مبشر شمس القمر ہاشمی (مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کرڈوئی)
دوم:۔ سیف اللہ اقبال انتولے اور رضوان عبدالکریم (اردو ہائی اسکول، پندیری)
سوم:۔ نکہت بانو انور احمد اور سلام جے گڈھکر (مستری ہائی اسکول، رتناگری)

جنرل نالج کا مقابلہ (پرائمری)

اول:۔ فیضی موسیٰ ملا (مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کرڈوئی)
دوم:۔ فاطمہ محمد حسین وانگڑے (مہاراشٹر ہائی اسکول، چپلون)
سوم:۔ نعد محمد علی چوگلے (اردو پرائمری اسکول، بہرولی)

انگریزی زباندانی کا مقابلہ

اول:۔ نسیم انصار پرکار (حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالستہ)
دوم:۔ نکہت بانو انور احمد (مستری ہائی اسکول، رتناگری)
سوم:۔ اسماء جیعفر قاضی (بیگم عزیزہ داؤد و نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگری)

ریاضی کا مقابلہ

اول:۔ مجید مروڈکر (نیشنل ہائی اسکول، ہرنئی)
دوم:۔ نسیم انصار پرکار (حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالستہ)
سوم:۔ مبشر شمس القمر ہاشمی (مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کرڈوئی)

رائے گڈھ ضلع کے مقابلے

رائے گڈھ رسندھو درگ ضلع کے پروگرام کے بعد ہمارا کارواں پہنچا شری وردھن جہاں رائے گڈھ ضلع کے تعلیمی مقابلے اگلے روز یعنی ۱۳ اکتوبر کو منعقد ہونے جارہے تھے۔ اس پروگرام کے کفیل تھے مشہور سماجی ہستی جناب غلام محمد پیش امام صاحب، انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر پیش امام صاحب فورم اور نقش کوکن کے دیرینہ خیر خواہ اور سرپرست رہے ہیں۔ آپ نے اپنے پُر مغز خطبۂ صدارت میں ان تعلیمی سرگرمیوں کو سراہا اور تمام ہائی اسکولوں کو اس میں حصہ لینے پر زور دیا۔ آپ نے فورم کی خصوصاً مبارک کاپڑی کے رائج کردہ

جنرل نالج، انگریزی زباندانی اور ریاضی کے مقابلوں کی بہت تعریف کی۔ اس موقع پر جناب عرفان شاہ، جناب سالو یلکر اور جناب شاہ نواز کھمکر صاجبان بھی موجود تھے۔

تعلیمی مقابلوں کے اس کوکن کے دورے میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، جناب ابراہیم سندیلکر، جناب ایچ۔ بی مقدم، جناب فقیر محمد مستری، جناب اقبال کوارے اور جناب مبارک کاپڑی شامل تھے۔

رائے گڈھ ضلع کے مقابلوں کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں۔

تقریری مقابلہ (اردو)

اول:۔ امتیاز عبدالغنی مستری (انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول، گورےگاؤں)
دوم:۔ سارہ عبدالملک ملاک (انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، شریوردھن)
سوم:۔ فرزانہ تسنیم انصاری (اردو ہائی اسکول، راجے واڑی)

جنرل نالج کا مقابلہ (ہائی اسکول)

اول:۔ سرکھوت ارشد ایوب اور سرکھوت سلمان (انجمن اسلام ہائی اسکول، وتی پرار)
دوم:۔ سعدیہ وفیدار اور ترنم گولنداز (این ای ایس اردو ہائی اسکول، ناگوٹھنہ)
سوم:۔ ذاکر حسین انصاری اور امتیاز عبدالغنی مستری (انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول، گوریگاؤں)

جنرل نالج کا مقابلہ (پرائمری)

اول:۔ فہیدہ مرگوسکر (این ای ایس اردو ہائی اسکول، ناگوٹھنہ)
دوم:۔ فردوس مشتاق درزی (انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، شریوردھن)
سوم:۔ وسیم عبدالغنی تجوانے (انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، مہسلہ)

انگریزی زباندانی کا مقابلہ

اول:۔ ذاکر حسین انصاری (انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول، گورےگاؤں)
دوم:۔ جویریہ مجاور (این ای ایس اردو ہائی اسکول، ناگوٹھنے)
سوم:۔ شاہین عبدالستار شیخ (انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، مہسلہ)

ریاضی کا مقابلہ

اول :۔ سعدیہ اسمٰعیل دفیدار (این ای ایس اردو ہائی اسکول، ناگوٹھنہ)
دوم :۔ شاہین عبدالستار شیخ (انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، ٹھسلہ)
سوم :۔ ندیم عبدالرحمٰن عالیکر (اردو ہائی اسکول، راجے واڑی)

نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت

کچھ لوگ اپنی تخلیق یا خبر کے ساتھ تصویر جوڑ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ خبر یا تخلیق کی اشاعت کے ساتھ ان کی تصویر بھی چھپ جائے گی مگر ایسا نہیں ہے۔

نقش کوکن میں تصویر کی پازیٹیو فلم بنانی پڑتی ہے اس کے لئے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے

نقش کوکن میں وہی تصویریں چھپتی ہیں جن کی فلم سازی کا خرچ ۲۵۰ روپے ادا کرتی ہے۔

ریلائیبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ کی جانب سے تقریری مقابلے

ریلائیبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ کی جانب سے ضلعی سطح پر ۱۵ ستمبر ۹۶ء کو "سیرت النبیؐ" پر تقریری مقابلے کا انعقاد ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ہال میں کیا گیا جس میں رائے گڈھ ضلع کے پندرہ اسکولوں نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز مولوی مصطفےٰ ادیشمکھ نے تلاوت قرآن سے کیا۔ ٹرسٹ کے صدر اور مہاڈ کے کونسلر جناب محمد شفیع پورکر نے گل پوشی سے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جناب نعیم خان سابق میئر تھانہ مہانگر پالیکا جناب فتح محمد نائیک ممبرا۔ بشیر ابن الحاج عبدالغنی فجندار صاحب ممبئی۔ جناب معین الدین جوگلکر فیبر یکیٹر ایم۔ آئی۔ ڈی۔ سی مہاڈ موجود تھے

زیر نظر تصویر میں ریلائیبل ایجوکیشن ٹرسٹ کے صدر جناب محمد شفیع پورکر (کونسلر) تقریر کرتے ہوئے ان کی بائیں جانب جناب نعیم خان، فتح محمد نائیک بشیر فجندار اور دوسرے مہمان نظر آتے ہیں۔

مقابلے کے لئے دو گروپ بنائے جس کا نتیجہ مندرجہ ذیل رہا۔

جونیئر گروپ تقریری مقابلے

اول:۔ شاذیہ امانت انصاری
ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجواڑی

دوم:۔ حنیفہ اے ایس تجو
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شرلوردھن

سوم:۔ زبیر ذاکر احسانے

سینئر گروپ تقریری مقابلے

اول:۔ نرگس شبیر شہرزک
ڈاکٹر اندرے ہائی اسکول بورلی پنچتن

دوم:۔ انجم عبدالسلام گالسکر
ایس ایس ہائی اسکول ، وربہ

سوم:۔ فرزانہ امانت انصاری
ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجواڑی

مقابلے میں اول نمبر حاصل کرنے والوں کو جناب عبدالصمد ادھیکاری صاحب ناگوٹھنے کی جانب سے گشتی شیلڈ (ٹرافی) دی گئی۔ اسی طرح جمیل پرکار شاہ فہد اسپتال مدینہ منورہ نے اپنے والد مرحوم کے ایصال ثواب میں تقریری مقابلے میں جونیئر اور سینئر گروپ میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو خوبصورت شیلڈ بطور انعام دینے کے لیے ٹرسٹ کو ....ر. ا روپئے کا عطیہ دیا۔ اس جلسہ میں مہاڈ تعلقہ سے ہی نہیں بلکہ رائے گڈھ ضلع سے کافی تعداد میں لوگ جمع ہوئے تھے جن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ مہمانوں کے ہاتھوں طلبہ وطالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ اسی جلسے میں اسی ٹرسٹ کے رکن جناب حنیف محمد شفیع پورکر جو کہ اسی سال ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر ٹیکنالوجی کالج لونیرے مانگاؤں میں لیے گئے پیٹرو کیمیکل انجنرنگ

ڈگری کے امتحان میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کرنے پر انہیں جناب نعیم خانصاحب کے ہاتھوں ٹرافی دے کر ان کا بھی استقبال کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت ٹرسٹ کے سکریٹری جناب آصف پلوکر صاحب نے فرمائی۔

ٹرسٹ کے صدر جناب محمد شفیع پورکر نے اپنی تقریر میں تعلیم الدین عربی مدرسہ جو اسی ٹرسٹ کے ماتحت جاری ہے اس کے بارے میں تفصیلی معلومات دی۔

قبرستان کے لئے گوا کے مسلمانوں کی جدوجہد

جنوبی گوا میں مسلمانوں کا کوئی قبرستان نہیں ہے۔ انگریزی ماہنامہ اخبار "اسلامک وائس" کی اطلاع کے مطابق ریاست کے سابق گورنر مسٹر چرچل الیماؤ نے یہ مسئلہ مرکزی حکومت کے سامنے رکھا۔ جنوبی گوا کی ایک بڑی تنظیم یا ادارہ مدرسہ اسلامیہ المدینہ نے مرکزی وزیر فلاح مسٹر بی ایس راؤ والیہ تک فریاد کی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ گوا کی آبادی تقریباً دس لاکھ ہے جس میں ۳۵۰۰ مسلمان ہیں لیکن ان کے پاس کوئی قبرستان جنوبی گوا میں نہیں ہے۔ مسٹر الیماؤ نے اس علاقے کے مسلمانوں کو یقین دلایا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں کے لئے مرکز سے انہیں جو رقم موصول ہوگی اس سے تقریباً ۲۵ لاکھ روپئے کا ایک پلاٹ خرید کر دیا جائے گا اور اسے قبرستان کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

نقش کوکن

پنہالے اردو ہائی اسکول میں مہاتما گاندھی جینتی

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول پنہالے، تعلقہ کھیڈ میں اس سال مہاتما گاندھی جینتی ایک نئے انداز میں منائی گئی۔ اس دن طلباء وطالبات میں گاندھی جی سے متعلق تحریری مقابلے لیے گیے۔ انعام یافتہ تین طلباء کو گاؤں کی معزز ہستی جناب داؤد بارودن سین ان کے ہاتھوں انعام دیا گیا۔ اسکول کی طالبات بلقیس عبدالغنی نادگاؤکر، فیصل یوسف دلوی اور رفیعہ سلطان خان کو انعامات ملے بچوں کی ہمت افزائی کے لئے اور تین انعامات امام عبدالحمید حوالیے شاداب اسرار شیخ اور شفانہ قاسم ہالدار کو بھی دیئے گیے۔ یہ تحریری مقابلے اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اسرار احمد شیخ کی نگرانی میں اور ٹیچر صلاح الدین قاضی اور ان کے ساتھی اساتذہ کی رہنمائی میں انجام پائے۔ گاؤں کے لوگوں نے بھی اچھا ساتھ دیا۔ تقسیم انعامات کے وقت گاؤں کے تمام ٹیچر اور سرپرست ایسوسی ایشن کے سبھی حضرات نے پروگرام میں شرکت کی۔

تقریری مقابلے کے لیے آل کوکن سطح پر انتخاب

پنہالے کے اسی ہائی اسکول میں زیر تعلیم دہم جماعت کا طالب علم آصف علی چوگلے کو کرجی تعلقہ کھیڈ میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی کی جانب سے منعقدہ تقریری مقابلے میں دوم نمبر حاصل ہوا ہے۔

آصف علی چوگلے کو اب آل کوکن سطح پر ہونے والے تقریری مقابلے کے لیے چن لیا گیا ہے۔ "آج کا طالب علم" یہ اس کی تقریر کا عنوان تھا۔ اس طالب علم کے کامیابی کے خوشی میں اسکول میں ایک جلسہ

منعقد کیا گیا تھا جس کی صدارت بھی جناب داؤد ہارون سین نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر جناب ظفر خان سرگروہ شریک تھے۔ جلسہ کی نظامت بشیر سر نے انجام دی۔ اس جلسہ میں گاؤں کی مشہور ہستی یوسف خان احمد خان سرگروہ، مرتضیٰ خان محبوب خان مولانا محبوب عالم قاسمی، ڈاکٹر رمضان مجاور اور ٹیچر سرپرست یونین کے لیڈر روشن خان جہانگیر خان سرگروہ و گاؤں کے دیگر حضرات نے بھی شرکت کی تھی۔ اس طالبعلم کی کامیابی اور اسکول کا آل کوکن سطح میں انتخاب کے لیے ہر طرف تعریف ہو رہی ہے۔ اس طالبعلم کی رہنمائی صلاح الدین قاضی سر نے کی۔

پرچہ نہیں ملا

پچھلے مہینہ ہمارے قارئین کی جانب سے پرچہ نہ ملنے کی بہت شکایتیں موصول ہوئیں مگر اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں بلکہ محکمہ ڈاک کا "ورک ٹو رول" والا معاملہ درپیش تھا جسکی وجہ سے ڈاک پہنچنے پہنچانے میں سخت تاخیر ہوئی۔ ادارہ

نئی ممبئی سیوادل CBD کی جانب سے پہلی بار سیوا بھوشن ۱۹۹۶ء ایوارڈ دے کر کئی نامور شخصیتوں اور اداروں کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اس شاندار رنگارنگ پروگرام کے لیے سیوادل کے ریاستی صدر چندرکانت دانساجی ال انڈیا سیوادل کے آرگنائزنگ سکریٹری کرشنا راؤ ہنکنگر اور مہاراشٹر پردیش سیوادل کے ایوب رنگلا موجود تھے۔

نئی ممبئی میں پچھلے کئی برسوں سے مختلف شعبوں میں بہترین اور قابل قدر کارکردگی کے لیے جو ۲۵ سیوا بھوشن ایوارڈ دیے گئے ان میں سے صرف پانچ شخصی طور پر انفرادی کارکردگی کے لئے اور باقی مختلف اداروں کو دیے گئے۔ شخصی طور پر صحافت کے لیے سرلیش وڈولکر کو تو قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے لائیں۔ اقبال کوارے کو نوازا گیا۔ ساتھ ہی وزیر جنگلات گنیش نائیک، ہری بنس سنگھ ڈاکٹر ناتھ اور سابو ڈنیئل کو بھی سیوا بھوشن ۱۹۹۶ء دیا گیا۔

اسی طرح ثقافت کے لیے کیر لالی کلامنڈل، بنکنگ کے لیے پارسک جنتا بینک، تعلیمی میدان میں نمایاں کام کے لیے بھارتیہ ودیا پیٹھ نوجوانوں کی ترقی کے لیے YMCA اور میڈیکل سیوا کے لیے مہاتما گاندھی مشن MGM اس ادارے کو ایوارڈ دیا گیا۔

سیف بھالکر امریکہ روانہ

ممبئی کے جانے مانے وکیل ایڈوکیٹ نورالدین ڈی بھالکر جو سری کرشنا کمیشن میں لائرز لیگل ایڈ کمیٹی اور آل انڈیا ملی کونسل کی طرف سے پیروی کررہے ہیں ان کے سب سے چھوٹے فرزند جناب سیف بھالکر ممبئی یونیورسٹی سے آٹوموبائل انجینیرنگ ڈگری امتحان اعزاز کے ساتھ کامیاب کرنے کے بعد ۱۳ اگست ۹۶ء کو سیلمنش یونیورسٹی ساؤتھ کیلی فورنیا امریکہ میں ایم بی اے کی سند حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔

سیف بھالکر کا ہونہار طلباء میں شمار ہوتا ہے آپ نے ایس ایس سی سے لیکر انجینیرنگ ڈگری تک سارے امتحانات امتیازی نمبروں سے کامیاب کیے ہیں آپ کے بڑے بھائی نقش کوکن مرین انجینئر، دوسرے بھائی اکاؤنٹنٹ اور بہن نے کمپیوٹر کی تعلیم مکمل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور سرخرو ہوکر لوٹے۔

ڈی ایڈ کالج مہسلہ میں الوداعی تقریب

سال اول کے طلبہ وطالبات کی جانب سے منعقد اس الوداعی تقریب کی صدارت پرنسپل ایس آرنجن نے کی۔ بحیثیت مہمان خصوصی وسنت راؤ نائیک کالج کے شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر شکیل شاہجہاں موجود تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ شروعات میں ڈی ایڈ کالج کے پرنسپل حقیق اللہ خاں صاحب نے پروگرام کی غرض وغایت کو پیش کیا۔ سال دوم کے طالبعلم نورالدین عین الدین کو ابن انجمن ( ) اور رہانگی سلیمہ ابراہیم کو بنت انجمن کے خطاب سے نوازا۔ اس موقع پر محمد خالد آرٹسٹ نے اپنے ہاتھوں ایک خوبصورت سائن بورڈ کالج کے نام بناکر پرنسپل صاحب کو پیش کیا۔ شگفتہ منظفری، عابدہ بندرکر، افسری راؤت، رحمت جلگاؤکر الوداعی گیت پیش کیے اسی طرح شیخ امام، محمد صادق، آفرین کونڈویلکر، محمد امین، شگفتہ شیخ، رئیس سید ابرارالدین، قطب الدین اور رئیس مھنشے نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ سالِ دوم کے طالب علم فرحت تسلیم نے اپنے مزاحیہ کلام سے محفل کو قہقہہ زار بنایا۔ ساجدہ نائکر نے آئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

محترمہ وقار زاہد انصاری ممبئی مہانگر پالیکا میں پچھلے ۲۵ سالوں سے کرافٹ ٹیچر کی حیثیت سے کام کررہی ہیں امسال مہانگر پالیکا نے انہیں میئر ایوارڈ سے نوازا۔ موصوفہ ایک آرٹس ٹیچر کے ساتھ ساتھ ایک مخلص سماجی کارکن بھی ہیں۔ اس عزت افزائی کے لئے انہیں دلی مبارکباد

(مرسلہ طاہرہ شیخ: صدر معلمہ بیسٹ اردو اسکول اور رقیہ نائیک)

شادی خانہ آبادی

اسد مہاڈی ۔ رفیعہ املکہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج شریوردھن کے سابق طالب العلم اور اسکول ہذا کی ہر دلعزیز معلمہ شگفتہ مہاڈی آپا کے برادر اسد سعید مہاڈی کا عقد مسعود ۱۳ اکتوبر ۹۶ء کو رفیعہ املکہ (وروڈھنا) کے ساتھ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا ہم چیرمن، ممبران اسکول کمیٹی اساتذۂ کرام واسکول کے وطالبات پر خلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مراسلہ نگار۔ شکیل احمد انصاری

شمشاد مقدم ۔ پرویز دلوی

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری ممبئی حلقہ کے فعال کارکن جناب عبد الغفور اسمٰعیل مقدم کی دختر شمشاد کا عقد جناب پرویز ابن زین الدین دلوی کے ساتھ ۲۰ اکتوبر ۹۶ء کو گھاٹکوپر میں انجام پایا۔

نقش کوکن

عمارہ ملا ۔ فیصل مستری

پنویل ضلع رائے گڈھ کے جناب عبد المجید ملا کی دختر عمارہ کا عقد مسعود نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست اور کوکن بنک کے ڈائریکٹر جناب حمید مستری کے فرزند فیصل کے ساتھ ۲۰ اکتوبر ۹۶ء کو یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے گراؤنڈ پر بتزک واحتشام انجام پایا۔

تعلیمی مقابلوں میں مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی کی نمایاں کامیابی

گزرے ۱۳ سالوں سے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اپنی ہمہ گیر تعلیمی سرگرمیوں کے لیے طلبہ، اساتذہ وعلم دوست احباب کے درمیان معروف رہا ہے۔

امسال بھی سندھودرگ اور رتناگری اضلاع کے سیمی فائنل مقابلے ۱۲ اکتوبر ۹۶ء کو آدرش ہائی اسکول کرجی کے وسیع ہال میں کوکن کے مقبول ومحترم شاعر جناب شرف کمالی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئے ۱۴ اسکولوں نے اس سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہفتم جماعت کے طلبہ کے لیے مختص مختلف نوعی کے جنرل نالج مقابلے میں فیض موسیٰ ملا نے اول مقام حاصل کیا۔ نہم جماعت کی طالبہ تزئین اشرف موڈک نے تقریری مقابلے کا تیسرا انعام پایا۔ عام معلومات کے مقابلے میں دہم جماعت کے طالبعلم مبشر شمس القمر ہاشمی اور محسن اقبال سید نے اول مقام پایا ریاضی کے مقابلے کا تیسرا انعام مبشر شمس القمر ہاشمی کو ملا۔ کامیاب طلبہ وطالبات کو اعزازی سند اور نقد انعامات سے نوازا گیا۔

یہ جملہ طلباء وطالبات مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی تعلقہ سنگیشور کے ہیں۔

> لوگوں سے کوئی بات ان کی سمجھ سے بالاتر نہ کہو۔ اگر کہو گے تو کسی نہ کسی کے لیے فتنہ بن جائے گی
>
> حضرت عبداللہ بن مسعود

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درون ہند سالانہ خریدار

جناب انور عبدالرحمٰن مجگاؤنکر ممبئی ۱۰
〃 عبداللہ بلوا ممبئی ۹
〃 عفنان عبدالمطلب پرکار کھیڈ
پروفیسر غلام محمد جھٹام باندرہ
محترمہ رقیہ گیتے ممبئی ۱۰
جناب قاسم ابراہیم دلوی کھرسئی
〃 رحمٰن خان محمد خان ہماڈک کھیڈ
〃 سید علی شبنم کاروائی کرناٹک
باولا آر فینچ ورسوا
مدرسہ حسینہ عربیہ شریوردھن
دارالعلوم عربی مدرسہ میرا روڈ
ڈاکٹر عبدالوہاب دالنش ممبئی ۸
اردو اسکول نانگاؤں ضلع رائیگڑھ
جناب شاہنواز غلام محمود کھمکر شریوردھن
〃 احمد حسن عرفان شاہ 〃
مسلم بزم اتحاد و ترقی 〃
محترمہ وقارالنساء زاہد حسین انصاری ممبئی ۴۹
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول مہاپرل
جناب صلاح الدین دانیال حمدولے شرشی

محترمہ فیروزہ آدم بورکر کرلا۔ رتناگری
مس نفیسہ فقیر محمد دروے مرکر واڑہ
حاجی شوکت حاجی عبدالحمید دروے مرکر واڑہ
جناب داؤد قاسم دروے رتناگری
〃 سمیر ہدایت اللہ گڈبڈے رتناگری
〃 جلیل اسمٰعیل ہوشئے نیوکھول
مس نفیسہ ایچ ہوڈیکر مرکر واڑہ
جناب تاج الدین عطاء الدین ہوڈیکر مرکر واڑہ
جناب اقبال فقیر محمد کرڈیکر رتناگری
〃 محمد عبداللہ مجگاؤنکر رتناگری
〃 سعید بابامیاں ملا مرکر باڑہ
〃 ابراہیم حاجی عبداللطیف مقادم 〃
〃 سلیمان ابراہیم مقادم کرلا۔ رتناگری
محترمہ صفیہ ظفر قاضی شرگاؤں
جناب صادق ابراہیم قاضی رتناگری
مس دلنواز داؤد راجواڈکر 〃
جناب عبدالقادر عبداللطیف راجپورکر مرکر واڑہ
حاجی حسن میاں عبدالحمید راجپورکر 〃
جناب وقار عبداللطیف راجواڈکر رتناگری

مس سکینہ عبدالسلام ساکھرکر مرکر واڑہ
مس سعیدہ شمیم سید رتناگری
جناب اثیر شفیق سولکر کرلا۔ رتناگری
〃 حسین عبدالغفور سولکر رتناگری
〃 ہدایت اسمٰعیل وستا مرکر واڑہ
ماسٹر فیاض عبدالحمید ملا ساکھرتر
جناب عمران ہارون رکھانگی ورلی ممبئی
جناب فیاض عباس شیخناگ کمبلے
ڈاکٹر زبیر شیخ کھار

بیرون ہند خریدار

جناب عبدالکریم بجلے لندن
محترمہ حوابی بی داؤد پرکار ممباسہ۔ مشرقی افریقہ
محترمہ سعیدہ عبداللہ مقادم روی۔ عمان
محترمہ نسیمہ رکن الدین پرکار دوبئی
جناب ہارون ایم غفور رکھانگی جدّہ

شادی کی خبر کی اشاعت کے لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں ہمیں بھی شامل کیجئے

انتقالِ پُرملال

عباس نورالدین حسوارے کا انتقال

جناب ابراہیم سندیلکر کے ماموں اور خسر جناب عباس نورالدین حسوارے متوطن کھرسئی (مہسلہ) ضلع رائے گڈھ ۲۴ اکتوبر ۹۶ء کی شب کو ضعیف العمری میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ریٹائرڈ پرائمری ٹیچر تھے۔ اپنے گاؤں کی مسجد میں تقریباً چالیس سال امامت کی اور بچوں کے لئے دینی مدرسہ قائم کیا پنچایت کے ممبر بھی رہے اور گاؤں کے لئے فلاحی کام انجام دئے برسوں تک انجمن اسلام جنجیرہ کی مجلس منتظمہ کے رکن بھی رہے۔

عارف گوندھلیکر کو صدمہ

ممبرا کوسہ کے ہر دلعزیز نوجوان عارف گوندھلیکر کے والد محترم عباس گوندھلیکر کا بعمر ۶۵ سال ۱۲ ستمبر کو اسمٰعیلیہ ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ تدفین کوسہ قبرستان میں عمل میں آئی

نقش کوکن

وہ آشٹی (کھیڈ) کے رہنے والے تھے جہازی کی ملازمت کے بعد سبکدوش ہوگئے تھے مرحوم حاجی عبدالسلام راول (نشیمن بلڈر کوسہ) کے قریبی عزیز اور زبیر راول کے حقیقی ماموں تھے۔

راؤت وکیل کا انتقال

علی باغ ضلع رائے گڈھ کے معروف برگذیدہ ایڈوکیٹ الحاج داؤد آرام راؤت المعروف وکیل صاحب ۲۷ ستمبر ۹۶ء کو حرکت قلب بند ہونے سے راہی عدم ہوگئے۔ ۲۸ ستمبر ۹۶ء کے روز ان کی میت آبائی وطن موربہ تعلقہ مانگاؤں سے ضلع رائے گڈھ میں سپرد خاک کی گئی۔

مرحوم راوت وکیل صاحب کا دیارِ موربہ کے پہلے وکیل ایم اے ایل ایل بی ہونے کی بدولت موربہ میں اہم مقام تھا۔ سنِ بلوغت سے ہی وہ کانگریس کے رکن تھے۔ ضلع رائے گڈھ لوکل بورڈ پر دوبار منتخب ہوگئے تھے۔ علی باغ نگرپالیکا کے نائب صدر کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔

کوکن ایجوکیشن سوسائٹی جے ایس ایم کالج علی باغ کے چیئرمین ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ نیز علی باغ مروڈ اور مانگاؤں کی عدالت میں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ چالیس سال وکالت کی۔ ۱۹۷۵ء میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہی وکالت کے پیشہ کو خیرباد کہہ کر قومی ملی خدمات انجام دینا شروع کیا۔ ضلع رائے گڈھ کے صدر مقام علی باغ میں وہ مستقل طور پر سکونت پذیر تھے۔ ان کے ایک فرزند ایڈوکیٹ انیس داؤد راؤت اپنی قابل ایڈوکیٹ شریک حیات کے ساتھ اپنے والد بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے علی باغ کی عدالت میں وکالت کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔

شریکِ غم   توکل بھارتی

عبدالغفور ٹھاکور نہیں رہے

محترم عبدالغفور جمال الدین ٹھاکور صاحب کی رحلت کی اطلاع ۶ ستمبر ۹۶ء کو ملی۔ دیوگڈھ تعلقہ کی ایک باوقار اور معزز ہستی ترلوٹ (ٹھاکورواڑی) کی اردو ہائی اسکول کے سلسلے میں جو انہوں نے خونِ جگر صرف کیا ہے وہ یقیناً ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اس کے

علاوہ اپنے گاؤں ہی کے لئے نہیں
تعلقہ دیوگڈھ، تعلقہ راجاپور،
رتناگری تک ان کی کارکردگی اور
کارخیر کی روشنی پھیلتی رہی ہے۔
عام لوگوں میں "فوجدار" کے
عرفیت سے جانے جاتے تھے انہوں
نے اپنے بعد کی نسل کو بھی رہنمائی
اور معاشرہ میں فلاحی کاموں پر
بھی آمادہ کیا۔ عمر عزیز کے اسی یا
نوے سال ٹھاکور واڑی (ترلوٹ)
میں ہی پورے کئے اور دینداری
ایمانداری اور خدمت خلق کے
کام میں آدھی صدی گذار دی۔
خاکسار ان کے نیازمندوں
میں شامل رہا ہے۔ خدا مغفرت
کرے۔ آمین۔

قاضی فراز احمد۔ دوحہ

طاہر واگھلے کو صدمہ

جناب طاہر احمد علی واگھلے
کی والدہ (متوطن سیتوڑہ۔
رتناگری) کا بعمر ۱۰۰ سال طویل
علالت کے بعد دس اکتوبر ۹۶ء
کو پٹھان چال ڈاکیارڈ روڈ میں
انتقال ہو گیا۔

شریک غم
علی میاں عباس کرنیکر
نقش کوکن

شیخ احمد بڑے مرحوم

بحرین (خلیج العرب) میں
مقیم معروف بزنس مین جناب فیض
انور بڑے متوطن پنگاری تعلقہ
چپلون ضلع رتناگری کے والد جناب
شیخ احمد بڑے ۱۹ ستمبر ۹۶ء
کو مختصر سی علالت کے بعد بعمر
۸۴ سال راہئ عدم ہو گئے۔
مرحوم ۱۹۳۶ء سے بحرین
میں تھے کچھ عرصہ ملازمت بھی کی
اور پھر اپنا چھوٹا موٹا کاروبار
شروع کیا جسے ان کے فرزند فیض انور
خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔
فیض انور نقش کوکن کے کرم فرما ہیں
اور آپ F.T.K.K. کے پروگرام کے
کفیل بھی رہے ہیں۔

مرسلہ: محمد کامل سیخولے

محمود ماپاری کو صدمہ

انجمن اسلام عبدالستار شیعب
اسکول کی سینئر ٹیچر محترمہ سعیدہ محمود
ماپاری کے خسر جناب زین الدین کریم
ماپاری مقیم نور باغ ممبئی متوطن
راجہ پور ضلع رتناگری ۲۴ ستمبر ۹۶ء
کو بعمر ۸۴ سال انتقال کر گئے۔

معاملدار اسحاق اسمٰعیل ساونت کا انتقال

کوکن بینک کے سابق چیرمین
عبداللہ ساونت کے چچازاد بھائی
اسحاق اسمٰعیل ساونت ۲۵ ستمبر
۹۶ء کو اپنے آبائی وطن دابھٹ
میں انتقال کر گئے مرحوم تعلقہ
داپولی ضلع رتناگری میں معاملیدار
کے عہدہ پر فائز تھے۔ ان کے
جنازے میں گاؤں والوں کے علاوہ
تعلقہ کے تمام سرکاری افسران بھی
شریک تھے۔

مرسلہ: یوسف احمد ساونت

ودیادھر گوکھلے کا انتقال

۲۶ ستمبر ۹۶ء کو مراٹھی کے
مشہور صحافی، ادیب اور سابق رکن
پارلیمان ودیادھر گوکھلے لکھنؤ میں
شدید دورۂ قلب کے سبب انتقال
کر گئے وہ موسیقی کی ایک تقریب
میں شرکت کے لئے لکھنؤ گئے تھے۔
۸۲ سالہ ودیادھر گوکھلے ایک اچھے

ادیب، ڈرامہ آرٹسٹ اور بے لوث
سماجی خدمات گار تھے۔ انہوں نے
ایک مدت تک مراٹھی روزنامہ لوک ستہ
کی ادارت بھی کی۔ انہیں اردو سے
خاص رغبت تھی۔ اردو کے مشہور
محقق سیتو مادھو راؤ پاگڑی سے
وہ بہت قریب تھے اور انہی کی ایما
پر گوکھلے نے غالب صدی کے موقع
پر نیا کوی غالب نامی کتاب لکھی
جس نے مراٹھی میں غالب کو متعارف
کرانے میں ایک اہم رول ادا کیا۔
گوکھلے لوک ستہ کے اکثر اداریوں
میں اردو کے محاورے اور اشعار لکھا
کرتے تھے۔ وہ تین چار مرتبہ اردو
اکادمی کے رکن بھی نامزد کئے گئے۔

محمد علی سروے کا انتقال

موضع سولس تعلقہ کھیڈ
ضلع رتناگری کے سابق پولس
پاٹیل حاجی داؤد یعقوب سروے
کے فرزند محمد علی کا ۲۵ رستمبر ۹۶ء کو
حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال
ہو گیا

حسینی آرٹسٹ کی رحلت

اورنگ آباد کے مشہور و معروف
آرٹسٹ سید افضل حسین حسینی جنہوں
نے اپنے مضمون کمپوزیشن آرٹ کے ذریعہ
نقش کوکن
ملک گیر شہرت حاصل کی تھی ۲۹ ستمبر ۹۶ء
کو انتقال کر گئے۔ انتقال کے وقت
موصوف کی عمر تقریباً ۸۵ سال تھی۔
روایتی آرٹ سے ہٹ کر حسینی صاحب
نے اپنے اس فن کو انسانیت کی
خدمت کے ذریعہ کے طور پر استعمال
کیا۔ معاشرے کے سلگتے مسائل،
انسانیت کے دکھ درد، سماجی بگاڑ
اور اخلاقی قدروں کا فقدان موصوف
کے مخصوص اور پسندیدہ موضوعات
تھے۔ حسینی صاحب مشرقی قدروں
کے دلدادہ، سادگی پسند اور ایک
مذہبی انسان تھے۔ انہوں نے اپنی
بہت ساری تصاویر میں ڈاکٹر اقبال
کے اشعار کی عکاسی کی ہے۔
حسینی مرحوم ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
کے قریبی دوستوں میں اور نقش کوکن
کے بہی خواہ تھے۔

اقبال کوارے کو صدمہ

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے
رکن اور نئی ممبئی کے سماجی کارکن و
سیاسی رہنما جناب اقبال کوارے
کی خوشدامن کا ۷ را کتوبر ۹۶ء کو
انتقال ہو گیا۔

ڈاکٹر رضوی کا انتقال

انجمن اسلام کالج
آف ایجوکیشن نئی ممبئی کی معلمہ محترمہ
نور جہاں رضوی کے شوہر نامدار
ڈونگری حلقہ ممبئی کے معروف
ڈاکٹر ایچ اے رضوی (چار نل
سے قریب جن کا مطب تھا) طویل
علالت کے بعد ۵ اکتوبر ۹۶ء کو
راہیٔ عدم ہو گئے۔ ڈاکٹر موصوف
ایک مخیر اور علم دوست انسان اور
نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ تھے۔

ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی
اسکول ترلوٹ کے سابق چیئرمین
حاجی عبدالغفور جمال الدین ٹھاکور
عرف فوجدار صاحب ۸ راکتوبر ۹۶ء
کو داغِ مفارقت دے گئے۔ مرحوم
انصاف پسند شخص تھے اور انہیں
ضلع سندھودرگ کا شیر کہا جاتا تھا
اور ٹھاکور ہائی اسکول کے پدر
کہلاتے تھے۔

حسام الدین نوشیکر کا انتقال

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی
کے جناب حسام الدین شہاب الدین
نوشیکر کا ۱۱ اکتوبر ۹۶ء کو انتقال

ہوگیا۔ آپ BEST سے ریٹائر ہوکر گاؤں میں سکونت پذیر تھے۔

اقبال میمن کو صدمہ

ہرنئی تعلقہ داپولی کے جانے مانے تاجر اور عظیم سوشل ورکر جناب اقبال میمن کی والدہ کا ۱۱ اکتوبر ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

رام لعل کی رحلت

اردو کے مشہور افسانہ نگار رام لعل گذشتہ مہینہ لکھنؤ میں انتقال کر گئے۔ وہ ترقی پسند ادیب تھے لیکن ان کے فکری رجحانات جدید ادب سے بھی ہم آہنگ تھے ان کی کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔

امین انصاری کا انتقال

مدنپورہ کی مشہور شخصیت اور باسکٹ بال کوچ محمد امین انصاری کا مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ انھوں نے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ بچوں کو باسکٹ بال کی تربیت دینے اور انہیں اچھا کھلاڑی بنانے میں صرف کر دیا ان کی تربیت میں کئی کھلاڑیوں نے عالمی پیمانے پر کھیل میں نمایاں

نقش کوکن

انجام دی تھی۔ زندگی کے آخری ایام میں وہ وائی ایم سی اے جھولا میدان سے منسلک تھے۔

اشرف کاپڑی کو صدمہ

نقش نواز فیسلٹی میڈیکل اسٹور واشی کے مالک جناب اشرف کاپڑی (متوطن راجے واڑی مہاڈ) کی پھوپھی عائشہ بی چانیکر (متوطن نرون (مہاڈ) کا ۷ اکتوبر ۹۶ء کو بعمر ۷۰ سال انتقال ہوگیا۔

احمد مہسکر کو صدمہ

کرلا رتناگری کے جناب احمد مہسکر کی زوجہ محترمہ مہرالنساء ۱۳ اکتوبر ۹۶ء کو بعمر ۶۴ سال رحلت فرماگئیں۔

انور فقیہہ مرحوم

سلطان داؤد شاہ کے داماد انور فقیہہ کا ساؤتھ افریقہ میں ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔

مہسلہ میں کرکٹ ٹورنامنٹ

ایورگرین کرکٹ کلب مہسلہ کے زیر اہتمام ایک زبردست کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جارہا ہے یہ میچ ۸ تا ۱۰ نومبر کے درمیان مہسلہ کرکٹ گراؤنڈ پر کھیلا جائے گا جس میں مہسلہ اور اطراف کی ٹیمیں حصہ لیں گی۔ ٹورنامنٹ میں فائنل میچ جیتنے والی ٹیم کو دس ہزار روپئے اور فائنل میں شریک دوسری ٹیم کو پانچ ہزار روپئے نقد انعام دئے جائیں گے۔ ان کے علاوہ عمدہ گیند باز، عمدہ بلے باز اور مین آف دی میچ کو ٹرافیاں دی جائیں گی۔ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والی ٹیم کے لیے داخلہ فیس اور دیگر تفصیلات کے لیے مارٹن سوٹس اور نوبل اسٹور مہسلہ رائے گڈھ سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ نکیل جہان

خبر کیوں نہیں چھپی؟

ہمارے کچھ کرم فرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین/رپورٹ/خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ (اخبار کی طرح) آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ ۲۰ تاریخ کے بعد ملنے والی خبریں اگلے ماہ کیلئے روک دی جاتی ہے ۲۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ تاریخ کو پریس میں جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپی تو ناراض مت ہوئیے سمجھ لیجئے کہ اب وہ اگلے ماہ میں چھپیگی۔ پرچہ آپ کا ہے اس سے تعاون کیجئے

ممبئی یونیورسٹی کوکن میں شاخ کھولے گی

وائس چانسلر سنہا لتا دلشیکھر نے بتایا کہ مختلف اضلاع کے کالجوں کی سہولت کے لئے ممبئی یونیورسٹی کوکن علاقے میں ایک شاخ کھولنے پر غور کر رہی ہے اس مقصد کیلئے رتناگری بھیا محل کو چنا گیا ہے فی الحال طلباء کو کوکن سے ممبئی آنا پڑتا تھا۔

ALLAH'S THOUGHT AT ALL TIMES

WHEN STARTING TO DO SOMETHING	SAY BIS-MILLAH
WHEN INTENDING TO DO SOMETHING	SAY INSHA-ALLAH
WHEN SOMETHING IS BEING PRAISED	SAY MASHA-ALLAH
WHEN IN PAIN & DISTRESS	SAY YA-ALLAH
WHEN THANKING SOMEONE	SAY JAZAK-ALLAH
WHEN AWAKENING FROM SLEEP	SAY LA-ILLAHA-ILLALAH
WHEN PARTICIPATING IN PRAYER	SAY AAMEEN
WHEN SNEEZING	SAY ALHAMDO-LILLAH
WHEN SOMEONE ELSE SNEEZES	SAY YAR-HAMOK-ALLAH
WHEN REPENTING ON SIN	SAY ASTAG-FERULLAH
WHEN GIVING CHARITY	SAY FI-SABI-LILLAH
WHEN GETTING MARRIED	SAY AMAN-TO-BILLAH
WHEN DEATH MESSAGE IS RECIEVED	SAY INNA-LILLAHI-WA-INNA-ILLAIHI-RAAJI-UN

overseeing the affairs of the movement with the passing away of Maulana Izharul Hasan on August 13, Maulana Izhar was 78 and died after a massive heart attack He was serving at the Tablighi Markaz in Basti Nizamuddin in since 1965 where he supervised Madrassa Kashiful Uloom

His death has reduced the 3 members body to the duo After the death of Maulana Inamul Hassan, fondly called as "Hazratji", the third Ameer of the Jamat last year in June, a 3 members body had been constituted to provide collective leadership of the movement The other two members were Maulana Mohammed Saad (26 years) and Maulana Md Zuberul Hassan Saad is the grandson of second ameer of the Jamaat Maulana Yusuf Kandhalvi while Zuber is son of Hazratji

With the passing away of Maulana Izharul Hassan, the question of leadership is being debated within the Jamat circles One major group comprising Mewatis and Kandhalvis supports the succession of Maulana Mohammed Saad Second group wants Maulana Zuberul Hassan to be nominated the next Ameer This group is being actively supported by Mr Salamatullah, Chairman, Central Haj Committee

However, currently the affairs of the Jamat are being overseen by a five-member group comprising Maulana Md Saad, Maulana Zuberul Hassan, Maulana Umer Palanpuri, Maulana Ibrahim and Maulana Md Mahrab Mianji

OBITUARY

Abdullah Adiyar a renowned Tamil Scholar, Journalist, Poet, Orator and active Dawah worker, breathed his last on september 19th 1996, following a brief illness He was 61 & born on May 16, 1935 at Tiruppur, Tamil Nadu Dr Abdullah Adiyar is a revert & before embrassing Islam he was a great political leader and used to express, his affection for Islam He wrote a book "Islam My Fascination" After embrassing Islam in 1987 Adiyar became active Dawah Worker and wrote many books on Islam in Tamil and English language last year he was invited by the Muslim World League for Hajj as a delegate

Dr Hasan Rizvi a popular, religious Doctor & former R M O of Prince Aly Khan Hospital died on 05-10-96

Dr Chitra Desai chairman of Indian Council for Mental Health (Hygiene) died on 25-09-96

WEDDING

Fatima D/o Mr & Mrs R D Shariff got married to Shoaib S/o Mr & Mrs A S Khatib on 6-10-96 at Mumbai

Fuzail S/o Tasneem & Hamid Mistry got married to Ammara D/o Rakshanda & Majid Mulla on 20-10-96 at Panvel

Shamshad D/o Mr & Mrs A Gafur Ismail Mukadam got married to Parvez suggestive of Mr & Mrs Zainuddin A G Dalir on 20-10-96 at Mumbai

Mohammed Nazim, Mohammed Adil & Neelam Sons & Daughter of Mr & Mrs Ali M Shamsi are getting married to Tabassum, Rubina & Dr Mukhtar respectively on 10-11-96 at Navi Mumbai

"below average" was tagged on me for most of my school days Then I was branded as a dyslexic" and was supposed to have a learning disability These new tags hardly did me any good I was given little freedom with time and the teachers had no patience with me Then I was asked to attend a special school for a few days of the week Though it helped me a little, I was still considered far below average, on the whole

Then I was fortunate enough to find a school which was interested in a new kind of education system Here I began to feel that the fault was not in me but in the so called system The earlier education system failed to "educate" me, whereas this new school let me explore into what I was interested rather than sticking to the syllabus

Intelligence does not lie in how well you perform in your exams or test but how well you understand and assimilate the subject Exams show just how good you are at memorization and not how intelligent you are

In this new school I realised that I was not a failure I did have enough intelligence, only I never got a chance to know myself All the time I was concerned in trying to memorize what was being taught instead of comprehending the content I now believe that everyone has the potential in one field or the other We need to be made aware of our potential and given a chance to excel in the field that we are good at I found myself, hope you do too

Hon'able Railway Minister Shri Ram Vilas Paswan has been given / issued free life time Railway Pass to Mrs Rasoolan Bibi widow of Late Hawaldar Abdul Hamid (Parm Veer Chakra)

ANJUMAN-I-ISLAM MUMBAI

Annual and Prize Distribution function of MOINUDDIN HARRIS JUNIOR COLLEGE OF EDUCATION FOR WOMEN, Mahim, Mumbai - 16, was held on Saturday 19th October 1996 President Dr Ishaq Jamkhanawala presided over the function and Mrs R S Kelkar, Educational Inspector West Zone was the Chief Guest

REHMANI FOUNDATION PROJECT

Rehmani Foundation held a demonstration at Saboo Siddik in Collaboration with Sahara on saturday 19-10-96 In above Photo from left to right Mrs Zahida Syed, Ms Saleha Ansari, Dr Abdul Karim Naik, Mr Shaukat Abdullah Haji & Mrs Shaheen Hamza Virani is seen here

Rehmani Foundation holds the demonstration, Training courses for ladies & young girls at different places under the guidance of Mrs Shaheen Virani & Prof Hamza Virani This courses are specially meant for the socio-economic upliftment of the community This course also help to motivate ladies to do some work and job to learn, to earn and to stand on their own legs, through a respectable earnings

Ali Sualeh inaugrarated his office namely Sualeh Communication Centre, Sualeh Transport Tours & Travels and Sualeh Computers on Sunday 6th October 1996 Mr Dilip Sen (Music Director) was the Chief Guest of the function

TABLIGHI JAMAT AWAITS A NEW AMEER

The Tablighi Jamat is looking for a new head for the supreme 3 members body

This organisation has recently organised the most successful dinner gathering to raise the fund The gathering was addressed by Professor David Beatty, Hon Minister of Health and Social Service Mr Ibrahim Rasool and others Dr Ilyas Parkar briefed the gathering and activities of thier organisation and thanks for their generous help funding the organisation

The Reporter whole heartedly congratulated the Chairman, each & every member of the organisation for their nobel cause and creation of very impressive and remarkable impact on South Africa Society

Incidently Naqshe Kokan Talent Forum Annual District Contest for urdu Medium High School was held at Karji on Saturday 12-10-1996 All Kokan Mushaira was also arranged on Friday 11-10-96 Both the function were well attended & Karji is becoming popular

By Husain A Gani Mullaji

THE KOKAN TROPHY 1996

The kokani community of LUTON England hosted the 1996 kokan cricket trophy, contested between teams representing the various kokani communities of England The eight teams were drawn viz Luton A, Luton B, KMC London, Walthamstow, Brimingham, Blackburn, Ratnagiri and Luton C in two groups

KMC London & Ratnagiri XI won their respective semi-final In final Ratnagiri XI defeated KMC London and became the proud new holders of the Kokan Trophy 1996

A huge number of spectators consisting kokani families supporting and cheering the players who had come to watch the game

Shaukat Parkar of Ratnagiri XI was declared "Player of the Tournament" The climax of the presentation was when the Ratnagiri Captain Mohsin Noray hold aloft the Trophy

It was a celebration of the coming together and union of the various Kokani communities of England, in enchancing and promoting our kokani Identity, especially emphassing to the Kokani youth of England

SAIF BHATKAR FOR U.S.A.

Saif youngest son of well-known Advocate Mr Nuruddin Bhatkar of Bombay High Court passed his B E Degree in Automobile with 72% from University of Mumbai and left for U S A and studying on B A in Clemson University, South Carolina Saif passed all his examinations from S S C to degree in First Class He hails from Ratnagiri, his one brother is Marine Engineer, other is Financial Manager in Saudi while his sister is qualified in Computers after her B Com

Ten Commandments to Parents !

1 Be a friend to your child
2 Give your child a wide horizon
3 Understand your child's problems and help your child face them
4 Help him through his hard times (in School)
5 Do not abuse them or humiliate them in front of people (especially friends)
6 Initiate them in gaining confidence
7 Support them when they are emotionally disturbed
8 Encourage them to have a good peer group in school
9 Appreciate them for what they do for you
10 Come to the same age as your child to understand him/her

MY VIEW ON TODAY'S EDUCATION SYSTEM

I write as one of the victims of today's education system Unfortunately today's education system was not designed for someone like me to survive

As a child I blamed myself and God for being "below average" at studies This word

2 Ratnagiri District Contest was held on 12-10-96 at Karji Urdu High School Mr Husain A Gani Mullaji was the sponsorer and the Chief Guest, Mr Sharaf Kamali presided over the function

3 Raigad District Contest was held on 13-10-96 at A I J High School Shriwardhan, Mr Gulam Peshimam was the sponsorer & the president of the function Gulam Peshimam is the president of Anjuman-i-Islam Janjira and he is very active and concerned for education and welfare of the muslims

All three districts level functions were of real quality & competition There is lot of improvement in the performance of the participants Since last year we have included the primary school students in the contest & this year we have included Marathi elocution competition also Teachers are taking keen interest in preparing the students to win the prizes in the competition

A K I MAHARASHTRA COLLEGE MUMBAI

Prof Ishaq Hawaldar nas been appointed as the Principal of Maharashtra College for 2 years since October 1996

AWAMI WELFARE ASSOSIATION

Computer Education Centre has been inaugurated on Friday 18-10-96 by Padma Bhushan Dilip Kumar in the premises of Municipal Upper Primary Urdu School Near Bandra Masjid Mumbai President Maulana Mukhtar Nadvi & N M Mannan Hon General Secretary of Association are very active in promoting other educational activities including Balwadi Hobby Classes etc Computer Centre will be looked after by Mr Adam Abdur Rehman & Mr Mohamed Siddique

DR P. K GAFOOR MEMORIAL

An inaugural function of Muslim Educational Society, Dr P K Abdul Gafoor Memorial Cultural Complex was held on 8-10-96 by State Executive Committee of M E S His Excellency Khurshid Alam Khan inaugurated the Complex and His Highness Prince Mohamed Abdul Ali Nawab of Arcot and President of AIMES presided over the function The function was well attended by the V I P's and was a great success Dr M A Abdulla the President of M E S Kerala welcomed the guests & the General Secretary Aboobacker was very active throughout the function and was thankful to the guests for making the function a great success

A Cheque of R-101,000/- is presented to Prof David Beatty, (Right) Head of Deptt Red Cross Hospital by Dr Ilyas Parkar, Chairman Karji Islamic Movement (Centre) while Mr Dawood Khan a Board Member of Hospital is on Left

The Red Cross Hospital at Cape Town South Africa received handsome Amount of R-101,000/- more than equivalent to Indian Rupees Ten Lacs from the KARJI ISLAMIC MOVEMENT

The village Karji is situated at the bank of "Jagbudi" River in Khed Taluka of Ratnagiri District of Maharashtra The young generations of this village in South africa framed an organisation known as Karji Islamic Movement under their able Chairman Dr Ilyas Parkar Though it is a religious cultural organisation, their hearts broke open for the worthy cause of helping the needy Children for their Medical case through Red Cross Hospital Their noble help will definitely lead to the changes in health profile and improvement in the quality of life in the region

The Believers, men And Women, are protectors, One of another. they enjoin What is just, and forbid What is evil they observe Regular prayers, practise Regular charity, and obey Allah and His Apostle On them will Allah pour His mercy: for Allah is Exalted in power, Wise

Surah Taubah· (9:71)

DEVIL OF CORRUPTION

Though we celebrated 50th Independence Day last month, but during these 49 years, we have fallen like worst slaves into the claws of corruption

Corruption starts from top and descends down to the lowest levels And you know how systematically bribe rates are fixed for various job vacancies and how systematically that money is distributed proportionately from top to bottom Here all of us are concerned about the future of our country

How corruption enslaves our public servants as well as our public representatives elected for the highest offices of the country ? How they are trying their level best to bring bad name to the country ? How bribes on each and every movement of files from one table to another, kick-backs in each and every Government Deal, fixed percentages on almost all the Government Tenders are their fundamental right ? Every morning the news papers are full of such headlines and disclosures

Public in general and youth in particular is standing on the crossroads helplessly watching - the money, which was meant for their development, is being snatched away by these few percent corrupt people There was a time when public used to respect our public servants and political leaders, but today, the scenario has totally changed They are adjudged as the most anti-national and most anti-social elements of the country as more and more scandals and kick-backs are unfolding

Since Independence, every peace loving Indian had been advised not to take law into one's hands People followed the advice and the result is before you Corrupts have become more and more rich and honests have gone down as never before A few corrupt leaders have become the "Bhagya Vidhata" of Indian population of 100 Crores Why the law is passive and investigations slow when these big fish are involved ? That means there are two types of laws in our country One for the corrupt and the rich and another for the honest and the poor All of us know how the charges can be framed against innocents and how the criminals go scot free

IS IT LAW ?

If billions and billions of rupees which have been sucked away by corrupt politicians and bureaucrats, would have been spent on the development of the nation, the picture of Today's India would have been much much better More educational facilities, more employment and self-employment opportunities and thus more prosperity would have been there all around But it is our hard luck that the biggest democracy of the world is on crossroads today due to these elements

The devil of corruption cannot be defeated until and unless we all Indians unite together and decide to bribe none Corrupt people must be severely punished to teach others a lesson Let us join hands to defeat the devil of corruption

ALL KOKAN EDUCATIONAL CONTEST 1996

The district level educational contest (Elocution, General Knowledge, Mathematics, English) were held as follows -

1 Thane District Contest was held on 6-10-96 at Kausa Mumbra at Yakoob Patel School under the sponsorship, and full supervision of Mr Abdus Salam Raval who was also the Chief Guest

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر 3006 E

جلد نمبر ..۲۴...۱۰

شمارہ ۱۲

ماہ دسمبر ۱۹۹۶ء

درون ہند سالانہ: سوروپئے
خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ اے نوالگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰-۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورواپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت ۶ یکم دسمبر ۱۹۹۶ء
کتابت: جاوید ندیم اور عطا زبیر احمد

وفا پارک
WHERE LIVING IS PLEASURE
کوسہ کی تاریخ کا جدید ترین و حسین ترین رہائشی کمپلیکس۔

تیسری قسط

کوکن کے بزرگ شاعر جناب ساقی تورلیوی نے نقشِ کوکن میں شرح قرآن الکریم منظوم بالاقساط شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے اور یہ اس سلسلہ کی تیسری قسط ہدیۂ قارئین ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (ادارہ)

آپؐ نے بھی کر دیا قصدِ جہاد
تاکہ ہو باطل کے شر کا انسداد

خط کیا تحریر نامِ شاہِ روم
تھا جہاں پر اہلِ باطل کا ہجوم

وہ کرے تسلیم اطاعت دین کی
وہ کرے احکامِ حق کی پیروی

دعوتِ دیں اس کو دے دی بالیقین
تاکہ محکم ہو سکے بنیادِ دین

ہو گئی ان کی نبوّت آشکار
گذرا اہلِ روم کو یہ ناگوار

وہ نہ آمادہ ہوئے اس بات پر
کر دیا انکار دین سے سربسر

کرتے ہیں حیلے حوالے بیشتر
دین میں کرتے ہیں حجّت سربسر

کہتے ہیں ہوتا اگر اسباب وزر
بالیقیں ہوتے تمہارے ہمسفر

ہم تمہارا ساتھ دیتے بے گماں
سخت دشواری مگر ہے درمیاں

ہے مسافت یہ نہایت ہی طویل
کر رہے ہیں اس لئے ہم قال وقیل

حلف اٹھایا کھائی اللہ کی قسم
کہہ دیا طاقت نہیں رکھتے ہیں ہم

استطاعت ہم میں بھی ہوتی اگر
خدمتِ دیں ہم بھی کرتے بیشتر

بالیقیں وہ تھے نہایت حیلہ ساز
ان کو تھا اندیشۂ راہِ دراز

دور تر سمجھے تھے وہ ملکِ عدو
تھا نہ ان کو دیں کا پاسِ آبرو

کر چکے اس طرز وہ خود کو ہلاک
طرز ان کا تھا بہت افسوسناک

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فتح محمد فیض پور

۱۴ سو سال قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی سرزمین پر جو انقلاب برپا کیا وہ تاریخ انسانی میں کامیاب صالح اسلامی انقلاب تھا۔ انقلابات تو دنیا میں بہت آئے اور آج بھی آرہے ہیں مگر جو انقلاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے برپا کیا تاریخ انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس صالح اسلامی انقلاب نے انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کا نقشہ بدل ڈالا ایک ایک فرد کے سامنے اور اجتماع عام میں آپ نے یہ دعوت پیش فرمائی کہ لوگو! تم خدا کے سامنے جوابدہ ہو۔ تم اس دنیا میں شتر بے مہار بنا کر نہیں چھوڑ دیئے گئے ہو کہ اپنی مرضی سے جو چاہو کرتے رہو جس کھیت میں چاہو چرتے پھرو کوئی تمہیں پوچھنے والا نہ ہو بلکہ تم اپنے ایک ایک فعل، ایک ایک قول، اور اپنی پوری اختیاری زندگی کے اعمال کا حساب اپنے خالق و معبود کو دینے والے ہو۔ مرنے کے بعد تمہیں اٹھنا پڑے گا اور اپنے رب کے سامنے باز پرس کے لئے پیش ہونا پڑے گا۔ ۱۳ سالہ مکی زندگی میں یہ دعوت اسلامی کچھ زیادہ مقبول اور کامیاب نہیں ہوتی، تھوڑے ہی لوگ (اور وہ بھی غریب خستہ حال نوجوانوں پر مشتمل) ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں مکہ کے اہل ثروت کھاتے پیتے خوشحال لوگ حضور اور آپ کی برپا تحریک اسلامی کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ قبیلے اور خاندانوں کے بڑے بڑے سردار سرداران قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی اہل ایمان کو سخت تکلیفیں پہنچاتے، سماجی بائیکاٹ سے جان و مال کو نقصان پہنچانے اور قتل تک کے منصوبے بناتے رہتے آپ اور ساتھیوں نے یہ تمام اذیتیں خندہ پیشانی سے برداشت کر کے دعوت اسلامی کا کام جاری رکھا۔

آخر وہ وقت آیا (ہجرت سے ایک سال قبل) اللہ تعالیٰ نے حضور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانِ دنیا کا سفر کرنے کی دعوت بذریعہ (فرشتہ جبرئیل ؑ) پیش فرمائی جسے قبول کر کے حضور نے اپنے خلائی سفر کا آغاز کیا قرآن و حدیث کی روشنی میں اس سفر کو معراج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ وہ سفر جس نے تاریخ انسانی کو نیا موڑ دیا۔

زمین اور آسمان کے خالق (اللہ تعالیٰ نے) اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حضور طلب فرما کر جو احکامات عنایت فرمائے وہ قرآن پاک میں درج ہیں۔ ہم سورۂ بنی اسرائیل کا مطالعہ کریں آخری دنیا تک انسانوں کی بھلائی کے لئے جو منشور (معراج میں) سپرد رسول کیا گیا اور اس کے نفاذ کے لئے دن ورات میں جو پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی وہ انسانی معاشرے کے لئے بہترین نسخہ کیمیاء ہے۔ ہم اس منشور کو اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو ۱۴ نکات پر مشتمل ہے۔

چودہ نکاتی منشور

۱۔ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف

اس ایک خدا کی۔

۲۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو خصوصاً بوڑھے ہو جائیں تو انہیں اُف نہ کہو نہ جھڑکی دو !

۳۔ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔

۴۔ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچی کرنیوالے شیطان کے بھائی ہیں۔

۵۔ حاجتمند رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں کی اعانت و مدد سے عاجز ہو تو انہیں نرم جواب دو۔

۶۔ نہ تو اپنے ہاتھ گردن سے باندھ رکھو (بخیلی نہ کرو) اور نہ کھلے چھوڑ دو کہ مصیبت میں پڑ جاؤ۔

۷۔ اپنی اولاد کو غربت (افلاس) کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔

۸۔ زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ وہ بہت بُرا فعل ہے اور بُرا راستہ۔

۹۔ قتل نفس کا ارتکاب نہ کر (ناحق کسی کی جان نہ لو)

۱۰۔ مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے۔ (شریعت کے مطابق)

۱۱۔ عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

۱۲۔ پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو، اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔

۱۳۔ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ (تیر تک نہ چلاؤ)

۱۴۔ زمین پر اکڑ کر نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

نقش کوکنی

ارشد غازی (جدہ، سعودی عرب)

ہیں نکاتِ دوستاں، گنجِ گراں مایۂ فن
ہے کمالِ خسروانہ، نازشِ اوجِ سخن

چاہیے نیرنگِ تمنا قلقلِ مینا کے بعد
گوہرِ یکتا پہ چشمِ مست داؤدی لحن

سلسلہ عہدِ وفا کا ہوگیا اتنا دراز
کج ادائی کو بحسنِ زعم سمجھا سوئے ظن

کیوں کسی قدغن پہ کوئی فیصلہ صادر کروں
خانہ زادانِ چمن ہیں خانہ بر اندازِ من

تھا زوال آمادہ اقلیمِ ذہن "اس دور میں"
دانش و فہم و سعادت کب سے رکھی تھی رہن

فکر جب ہجرت کرے اہلِ خرد کے ساتھ ساتھ
اضطرابِ خانماں برباد گیتی ہو وطن

فکر کی نسبت، نظر خود "ورطۂ حیرت" میں ہے
ایک "ایجادِ یقیں" پیکر سے خلوت انجمن

شیفتہ ساماں لیے داغ تمنائے نشاط
دشتِ غربت سے چلے کچھ قافلے سوئے وطن

کوکنی شاعری

شرف کمالی کوہاپور

اک وارتا

کلمیا چی ورد کیلی پنجریانت پوپٹانی
مشہور جیا چی ہوتی دنیات بے ایانی
وشواس گھانت کیلو اپلیاچ مانسانی
شیوٹ منات ٹیلی اک وارتا پرانی
سنکار ہے کنا چیا تشریف آوری چو!
کاں چہچہاٹ کیلو باغات پاکھرانی
کھیلی ہے رات اردی، انی ہے گلابی سرخی
وانسل لی پریایانت لاپن آج رات رانی
امچا دماغ عالی، تمچا دماغ خالی
پن بے مثال تم لا کیلان ہے خدانی
ہونار ہوتی امچیا گاوان نیان چی آمد
گاواں لا امچیا لیکن زہور پلا پاوسانی
امچیا منانی املا اک دس سوال کیلو
ایلا بھتار پن کاں گیلی کھیاں جوانی
کالوچ رہیل آخر رنگ کالیا کاولیا چو
نہایا لا نیالا گھلا کیتی پن شرف دودھانی

نقش کوکن
نومبر ۱۹۹۶ء

فکر

شیخ اسماعیل، نیروبی
کینیا، مشرقی افریقہ

بس سے اتر کر سیدھا اپنے گھر جانے کی بجائے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا میں نے اپنے پڑوسی کے فلیٹ کا رُخ کیا۔ دور کسی مسجد میں مغرب کی اذان ہو رہی تھی۔

عبدالکریم کے فلیٹ کی ڈور بیل پر انگلی رکھی تو بیک وقت دو گھنٹیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ —— ڈور بیل کی اور ٹیلیفون کی —— عبدالکریم کی بیٹی نے پہلے میرے لئے دروازہ کھولا اور پھر جھٹ سے ٹیلیفون رسیور اٹھایا۔

اس اثنا میں عبدالکریم نے سلام پھیرا اور ہاتھ سے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بیٹی سے مخاطب ہوئے
"کس کا فون ہے بیٹا؟"
"ریما کے ڈیڈی ہر بنیت انکل کے لئے فون ہے۔ وہ سامنے بالکونی پر ہی کھڑے ہیں۔ ابھی آواز دیتی ہوں انہیں۔"
"کوئی ضرورت نہیں۔ جس کا بھی فون ہے اسے کہہ دو کہ وہ لوگ گھر پر نہیں ہیں"، باپ نے روکا۔
ایک لمحے کیلئے میں نے سوچا آخر ہماری نمازیں بے روح کیوں ہوتی جا رہی ہیں!

[illegible]

از [illegible]

یہ انجمن یہ قیادت کی روشنی کا نشاں
شعورِ علم کا ادراک و آگہی کا نشاں
مری حیات کا معیار راستی کا نشاں
یہ بندگی کا نشاں بندہ پروری کا نشاں
یہ رزم گاہ جیالوں کی، گھر عقابوں کا
یہ سیدیوں کا شبستاں، بہادری کا نشاں
شعورِ دین بھی یہاں ہے، شعارِ دُنیا بھی
یہیں ملے گا خودی میں خدارسی کا نشاں
اس انجمن نے لٹائی ہے دولتِ بیدار
عطا کیا ہے غلاموں کو خودی کا نشاں
یہیں اندھیرے جہالت کے توڑتے ہیں دم
یہ روشنی کا نشاں ہے یہ روشنی کا نشاں
صدا یہیں سے دو بھٹکے ہوئے زمانے کو
یہ قصرِ علم ہے دنیا کی رہبری کا نشاں
زہے خلوص! جو یہ یادگار قائم ہے
وگرنہ دہر میں رہتا نہیں کسی کا نشاں

خدا کرے اسد انجمن کے گلشن سے
ہر ایک گل کو میسر ہو برتری کا نشاں

خان غلام محی الدین [illegible] مرحوم کے [illegible] دلی تاثرات کا اظہار کیا۔

انسان کی زندگی میں ہر
طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی
کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے
موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔
جیسے بیاہ، عقیقہ، ختنہ،
بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان
میں کامیابی، بیرون ملک
سے واپسی، وطن میں آمد
حج و زیارت ... ان سب سے
یادیں جڑی ہوتی ہیں۔
اور ہر یاد کے ساتھ کسی
مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی
ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ
ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ،
قرآن خوانی ... ان سب سے
یادیں جڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
ایک موسم آتا ہے، دوسرا
جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں،
سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں
جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے
ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ
ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور
مدام چلتا ہے، عید، بقرعید
محرم، شب برات، میلاد النبی،
ماہِ رمضان ... ان سب سے
یادیں جڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
بھائی کی شادی میں تو
تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔
دوست کے ہنی مون پر
افلاطون۔ قرآن خوانی میں
نان خطائی۔ باراں میں برفی،
سرما میں گاجر کا حلوہ۔
رمضان میں مالپوہ۔ عید
میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز
ہونے کے بعد سوال پوچھا
جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی
کہاں سے خریدی؟" تو
سلیمان مٹھائی والے کا نام
بے ساختہ زبان پر آ جاتا ہے
یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان
مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی
ہے اسی لیے جب کبھی مٹھائی
کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان
مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے
سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام،
ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ
اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ
مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں
کوئی مٹھائی نوشِ جان
فرمائیے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

محمد علی روڈ، بمبئی

عبدالوہاب محمد دلوی (ماہر اقتصادیات)

کیسے کیسے دیکھ اس مٹی نے اگلے ہیں رتن
میرے کوکن کی شرف مٹی بھی ہے اکسیر کیا

" بیت النصر " غیر سودی بینکنگ ادارہ محتاج تعارف نہیں۔ اس مالیاتی ادارے کے منیجنگ ڈائرکٹر ہیں جناب عبدالوہاب محمد دلوی۔ ہنستا ہوا نورانی چہرہ! مزاج میں شائستگی۔ گفتگو میں شیرینی، ملنے میں سلیقہ مندی ایسی پُر خلوص شخصیت کہ ملئے تو برسوں کے غم بھول جائیے اور مسرور و مخمور ہوئیے۔ مہائم میں قطب کوکن حضرت مخدوم علی فقیہہ مہائمی رحمتہ اللہ علیہ کی درگاہ کے علاقے میں ان کا دفتر ہے۔ مجھے جب غم غلط کرنے ہوتے ہیں میں ان کی خدمت میں حاضری دیتا ہوں یہاں ہر درد کا ازالہ ہوتا ہے۔ استفسار پر ایک دن ہنس کر فرمایا۔ کمالِ مخدومی در من اثر کرد۔ دگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم۔ کچھ خوش نصیبوں کی تخلیق ہی خالق عزوجل شگفتہ مزاج عطا فرما کر کرتے ہیں ورنہ وہ بھی اسی خالق کی شانِ خلاقیت کا مظہر ہوتے ہیں کہ بڑے دانشور مگر منہ دیکھئے تو ایسے لگتا ہے جیسے 'اسپرو' کھانے کے قبل کا موڈ ہے۔ ملئے تو کہہ اٹھئے 'عطائے تو بہ لقائے تو بخشیدم!'

'بیت النصر' کا ذیلی ادارہ " برکت انویسٹمینٹ کارپوریشن ہے اس کی کئی شاخیں کوکن میں جگہ بہ جگہ ہیں۔ کھیڈ، چپلون اور رتناگری کے دفاتر کی افتتاح کے لئے ان کی دعوت پر میں اس پاکیزہ و مطہر گروپ کا ہمسفر رہا جب جناب محمد حسین کھنکھٹے اور جناب عبدالغفار چوگلے صاحبان جیسے جیالے بے داغ و پر خلوص خدمات کے حامل اصحاب سے متعارف ہونے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی۔ نام و نمود کی آلائش سے دور بہت دور گوشۂ گمنامی میں نہایت تمام نہایت مستعدی و ایمانداری ولگن سے بے لوث انداز میں اپنا فرضِ منصبی نبھانے والے اصحاب آج اس دورِ انحطاط میں خال خال نظر آتے ہیں بلکہ حالیہ کمپیوٹر ایج میں ان کا وجود ہی عنقا ہے۔ دلوی صاحب نیز ان کے مذکورہ متین، متدین، نجیب و شریف پاکیزہ صفت ساتھیوں سے مل کر مجھے خوشی تو ہوئی لیکن تعجب بھی ہوا کہ ایک مالی ادارہ چلانے والے حضرات بھی اپنا ایمان سلامت رکھتے ہیں ورنہ ایک مالی ادارہ

[illegible] ہو وجہ [illegible]، [illegible] تجربے بعد عزم کے ہیں [illegible]، [illegible] اور [illegible] صاحبان کی ایمانداری [illegible]ت کو مودبانہ سلام کرتا ہوں۔ برکت ہے [illegible] کے ساتھ یہ ہیں باوقار لوگ،

دلوی صاحب کے زندگی کی جدوجہد

نئی نسل کے لیے مشعل راہ ہے بچپن ہی میں سایۂ پدری سے محرومی، گھر کی مالی حالت خستہ، غریبی ان ساری مشکلات کے باوجود ایک لگن ایک دھن حصولِ علم زندگی کا مقصد ہے تمام نامساعد حالات سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے مشکلات کی امواج کو چیرتے ہوئے کس طرح ایک یتیم و یسیر، غریب بچہ منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے اور ماہرِ اقتصادیات بن کر اپنی قابلیت کا لوہا منوا لیتا ہے یہ جدوجہد یقیناً سبق آموز ہے یہ روش بلاشبہ قابلِ تقلید ہے۔

بورلی مانڈلہ تحصیل جنجیرہ مروڑ میں

سنہ ۱۹۳۱ء میں عبدالوہاب دلوی نے جنم لیا۔ دلوی خاندان کوکن کا نامور معتبر خاندان ہے۔ اس خاندان کے کئی ذہین مشاہیرِ علاقہ کوکن کے لئے سرمایۂ صد ناز ہیں اور اپنی ذہانت کا لوہا منوا چکے ہیں۔ بچپن ہی میں ان کے والد کا انتقال ہوا تو دادا نے آغوشِ شفقت میں لے کر پرورش فرمائی وہ بورلی مانڈلہ میں مسجد کے خطیب و امام تھے۔ قضاوت بھی انہیں کے ذمہ تھی اس زمانے میں نرسری۔ کے جی۔ انگلش میڈیم بہ نئی طرز کے انڈے کوکنیوں کو لذت یابی کے لیے میسر نہیں تھے [illegible] سکے۔ اپنے پوتے عبدالوہاب کی [illegible]

[illegible] ہے اب پہلے پڑھایا جاتا ہے "ٹوئنکل ٹوئنکل لٹل اسٹار" یہی دیکھ کر شاید اکبر الٰہ آبادی مرحوم کو کہنا پڑا ہے

کیسے ہو نہ بچوں میں بو ماں باپ کے اطوار کی
دودھ ہے ڈبے کا اور تعلیم ہے سرکار کی

دادا نے خود عبدالوہاب کو اردو اور فارسی کی تعلیم دی۔ قاعدہ بغدادیہ پڑھایا اور ابھی پہلے ہی درجے میں تھے کہ قرآن شریف سے پارہ عم کی کئی سورتیں ازبر کروالیں نماز کی تلقین فرما کر ترغیب دلائی۔ بورلی مانڈلہ ان کے گاؤں میں مراٹھی پرائمری شالا واحد درسگاہ تھی جہاں داخل کروایا۔ بحمد اللہ ساتویں کا امتحان P.S.C ہوا اور عبدالوہاب مراٹھی مضمون میں پورے ضلع میں اوّل رہے اور میرٹ لسٹ میں قلابہ ضلع میں دوسرا نمبر رہا اسے کہتے ہیں "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"۔ پڑھائی لکھائی کا سلسلہ چل نکلا تھا۔ دادا گاڑی دھکیل رہے تھے لیکن قدرتِ الٰہیہ کی آزمائش ہنوز ختم نہیں ہوئی فرشتۂ اجل دادا کے لئے بلاوا لے کر آ گئے نیک کردار دادا نے مردِ مومن کی طرح لبیک کہا قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عبدالوہاب کے چچا کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی انہوں نے بھتیجے کو اپنی آغوشِ عاطفت میں لے کر تعلیم کا سلسلہ منقطع ہونے نہیں دیا اور اس عظیم ذمہ داری کو وہ آخر وقت تک نبھاتے رہے۔ عبدالوہاب آج بھی جب اپنے ماضی کو دہراتے ہیں تو ان کی آنکھیں ڈبڈبا آتی ہیں۔ یہی آنسو مرحومین کے لئے آیاتِ مغفرت ہیں۔ اب مسئلہ درپیش تھا ثانوی تعلیم کا اس کا حل یوں نکل آیا کہ

مروڈ جنجیرہ میں سرسید احمد خان ہائی اسکول میں
درجہ ہشتم میں داخلہ لے لیا مشکل صرف یہ تھی کہ اب
تک کی تعلیم مراٹھی میڈیم سے ہوئی تھی اور یہاں اب
ذریعۂ تعلیم اُردو تھا۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے
اسلامیہ بورڈنگ ہاؤس کے ساتھی طلبہ ان کی 'کوکنی اُردو'
کا مذاق اڑایا کرتے کیوں کہ یہ 'وقت' کو 'بخت'
بولتے تھے لیکن عبدالوہاب عزم و ہمت کے دھنی تھے
ہراساں نہیں ہوئے ساتھی طلبہ ان کی مراٹھی دانی
کے معترف تھے. میتھس اور سائنس میں ان کی قابلیت
سے کچھ مرعوب بھی! عبدالوہاب نے لائبریری سے اُردو
کتب لاکر اُردو کا مطالعہ جاری رکھا اور جلد ہی وہ اپنی
اُردو دانی ٹھکانے پر لے آئے ایس ایس سی کے امتحان
میں اُردو میں امتیازی درجہ DISTINCTION
پایا طلبہ اپنے محنتی مشفق اساتذہ کو ہرگز نہیں بھلاتے
عبدالوہاب دلوی صاحب اپنی مادرِ علمی انجمن اسلام جنجیرہ
کا ذکر بڑے طمطراق سے کرتے ہیں کہتے ہیں میری کامیاب
زندگی بنانے میں اس مادرِ علمی کا کردار یقیناً کلیدی ہے.
اپنے ایک مرحوم شفیق استاد حضرت عبدالرؤف کوکاٹے
نور اللہ مرقدہٗ کی یاد آتے ہی آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ فرماتے
ہیں ان کی کامیاب نصیحتیں آج بھی کانوں میں گونجتی
ہیں مرحوم ہونہار طلبہ کی رہنمائی بڑے انہماک سے کیا کرتے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔ مرحوم کوکاٹے
صاحب کے علاوہ اپنے دوسرے اساتذہ، جناب آدم
صاحب مقدم اور جناب ابراہیم پیش امام مرحومین کا
تذکرہ بھی وہ بڑی عقیدت سے کرتے ہیں اس وقت
معلمی اور طب کم از کم دو پیشے ایسے تھے جہاں لوگ اپنے
پیشے کے وقار کی خود عزت کرتے تھے۔ یہی سبب تھا کہ
نقش کوکن

لوگ ان کی عزت اس وقت تو کرتے ہی تھے لیکن پس از
مرگ بھی عقیدت سے ان کیلئے دعائے مغفرت
کرتے ہیں ایک انسان کے لئے اس سے بڑھ کر اور دولت
کیا ہو سکتی ہے؟

بی اے کے بعد امپیریل ہائی اسکول
گوالیا ٹینک ممبئی سے ملازمت کا آغاز کیا وہ مقبول استاد
ثابت ہوئے لیکن جلد ہی ریزرو بینک آف انڈیا میں
مستقل ملازمت ملنے پر ٹیچری کو خدا حافظ کہا۔ محکمہ جاتی
پیشہ ورانہ امتحانات اور کورسز کا لامتناہی سلسلہ شروع
ہوا۔ بینک کا سی آئی آئی بی امتحان، آر۔ بی۔ آئی
بینکرس ٹریننگ کالج سے اڈوانس ٹریننگ اپریزل
کورس حیدرآباد سی ایڈ انسٹی ٹیوٹ سے مینجرل اسکل
کورس، پونے سے کمیونیکیشن اور بینکنگ انتظامیہ
کورسیز۔ نیٹی انسٹی ٹیوٹ وہار لیک ممبئی سے پرسنل
ریلیشن کورس۔ آئی ایس ٹی سی تربیتی کورس اور ٹائم
انتظامیہ کورس مشتے از خروارے چند ہی کا ذکر کیا ہے
کہ جن امتحانات اور کورسز کو کامیاب کیا۔ جہاں تک
تعلیمی قابلیت کا تعلق ہے بی اے میں اکنامکس سے پاس
کیا۔ ایل۔ ایل۔ بی ہوئے۔ بی۔ کام کیا اور یہ ساری قابلیتیں
جز وقتی کام کرتے ہوئے حاصل کیں جس طرح دادا مرحوم
اور چچا بزرگوار نے سرپرستی فرمائی ایس ایس سی کامیاب
کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کی خاطر ممبئی آنے کا مسئلہ
تھا تو ایک ماموں نے جو چھوٹی سی ملازمت پر ممبئی میں
تھے کہا کہ بھانجے چلے آؤ، ہم ہیں تو کیا غم ہے اور ماموں
مدد کو دوڑے آئے سچ ہے

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہیں

دلوی صاحب نے ایم اے کے لئے
دو سال ٹرم رکھے لیکن بی کام اور ایل ایل بی کے بعد
ان کی خوشگوار ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا اور بقول
خود وہ اسی خوشگوار حادثہ کی وجہ ایم ۔ کا خواب
پورا نہ کرسکے زندگی میں نیک کردار شریک، سفر
کی معیت اپنی جگہ اہم اور مقدم ہے اور زندگی کا یہ
موڑ بھی قربانی چاہتا ہے ۔ ان کی بیگم وردھنا مہسلہ
کے معزز فقیہہ خاندان سے ہیں اور دلوی صاحب اس
زندگی سے بھی خوش ہیں ۔
ریزرو بنک آف انڈیا میں وہ ایک
نہایت قابل افسر مانے جاتے تھے ۔ اعلیٰ عہدوں پر
فائز رہے لیکن غرور، تکبّر، تمرد کو قریب بھٹکنے نہیں
دیا کیوں کہ بسم اللہ خوانی میں ملا ہوا سبق یاد تھا کہ "تیرے
پروردگار نے تجھے خون کی پھٹکی سے بنایا ہے، تو پڑھ
لے تا کہ اپنی اصل و حقیقت کو جان لے اور علم وعمل
وعبادت سے اپنا تزکیہ کرکے انسانیت کے اعلیٰ مقام
کو پالے" اسی لئے جس نے زندگی کی گہرائی کو سمجھا
وہ اپنی ناچیز حقیر ذات پر کبھی فخر نہیں کرتا اور انسان
میں جب خاکساری آجاتی ہے تو اللہ اس کو فلک پیما
بنا دیتا ہے جگر نے سچ ہی کہا ہے ؎

گھٹے اگر تو بس اک مشت خاک ہے انساں
بڑھے تو وسعتِ کونین میں سما نہ سکے!

وہ آر ۔ بی ۔ آئی کے ڈی آئی
سی جی سی کارپوریشن میں زونل منیجر رہے اس سے یہ فائدہ
ہوا کہ انہیں کیرلا ۔ کرناٹک اور پانڈیچری میں اپنے فرائض
کی ادائیگی کے دوران کافی تجربات حاصل ہوئے قبل
از آں وہ آر ۔ بی ۔ آئی ٹریننگ کالج مدراس میں ایک
مدت تک پروفیسر بھی رہے آخر میں اور یہیں سے سبکدوش
ہوئے ۔ دلوی صاحب کی ساری جد و جہد نیز ڈگریوں
اور کورسز کی ساری تفصیل یوں ضبط تحریر ہے کہ ہمارے
معاشرے کے غریب طلبہ کو اس سے حوصلہ ملے کہ ایک یتیم
ولسیر بچہ بھی اگر عزم مصمم کا دھنی ہو تو محنت کرکے
دولتِ لازوال پاکر اپنی اور اپنے قوم کی بھلائی کرسکتا ہے
دلوی صاحب نے جتنا علم حاصل کیا ہے اس کا نور ان کے
چہرے سے جھلکتا ہے ورنہ ایسے بھی بزعم خود دانشور
ہماری دانست میں ہیں جن کے بارے میں کہنا پڑتا ہے ؎

علم چنداں کہ بیشتر خوانی :: گر عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند :: چارپائی بر او کتابے چند

سبکدوشی کے بعد بیت النصر کے منیجنگ
ڈائرکٹر ہیں، بیت النصر اور برکت گروپ کے ذریعے
علمی خدمات انجام دے رہے ہیں یہ غیر سودی اسلامی ادارے
صحیح نہج سے کام کر رہے ہیں ان کے رہائشی منصوبے
HOUSING PROJECTS بھی کامیابی سے ہمکنار رہے ۔
ثانوی تعلیم کے دوران بورلی مانڈلہ میں بزم اتحاد المسلمین قائم
کی جس کی ایک لائبریری بھی شروع فرمائی اس کے سکریٹری
بھی رہے مختلف علمی اداروں سے وابستگی رہی ۔ انجمن
اسلام ممبئی کے رکن ہیں ۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے سکریٹری (ممبئی حلقہ)
اور جنجیرہ آنکرش منڈل کے فی الوقت خازن ہیں ۔ ادارہ "میسکو"
(MESCO) ممبئی کے خازن ہیں نیز اس کی ماتحت چلنے والے مخدومیہ
مدرسہ کے اسکول کمیٹی کے چیئرمین ہیں ۔ کوکن یونیٹی سنٹر ممبئی کے
جو چھبیس سال مکمل کر چکا ہے اس کے بانیوں میں سے ہیں اور
فی الوقت صدر ہیں ۔ ممبئی ویلفیر کوآپریٹیو سوسائٹی جو ایک فعّال
مالیاتی ادارہ ہے اور تیس سال سے کام کر رہا ہے اس کے سابق
سکریٹری اور خازن رہے اور آج بھی کمیٹی ممبر ہیں ۔ ۔

بدرالدین بیدار قاضی

کس قدر بے وفا ہوتے ہیں لوگ
مسکراتے اور پھر روتے ہیں لوگ

تذکرہ دیر و حرم کا کیا جناب؟
قیمتی اوقات کھوتے ہیں لوگ

ہو رہے ہیں ہر طرف شکوے گلے
کیا مقدر جاگ اٹھے؟ سوتے ہیں لوگ

دشت صحرائے دربدر اور کو بہ کو
ہر طرف اشکوں سے منہ دھوتے ہیں لوگ

کیا سناؤں شعر کوئی اے بدر
کیا کہوں کس کس طرح ہوتے ہیں لوگ

نعیم الدین نعیم، مروڈ، جنجیرہ

بوستانوں سے نہ تو کوئے بتاں سے اٹھے
زندگانی کی مہک سنگِ گراں سے اٹھے

میں نہیں بادۂ رنگیں سے بہلنے والا
یوں کئی رنگ مرے عزمِ جواں سے اٹھے

آبرو ہم ہیں بہاروں کی گلوں کی عزت
خار سے پہلے یہ گل بوٹے کہاں سے اٹھے

ہم کو بھولیں گے بھلا کیسے زمانے والے
ہم نے چھوڑا ہے وہاں نقش جہاں سے اٹھے

"چھلنی چھلنی ہے بدن روح بھی زخمی زخمی
درد بے چارہ پریشاں ہے کہاں سے اٹھے"

سازِ احساس کے جب تار ہی ٹوٹے ہوں نعیم
نغمۂ شوق کی جھنکار کہاں سے اٹھے

مغل اقبال افسر، چپلون

گل ہو گیا چراغ تو سایہ جدا ہوا
رشتوں کے درمیان عجب فاصلہ ہوا

آنسو، مرا مذاق ہنسی میں اڑا گئے
ان موتیوں کے ساتھ عجب رابطہ ہوا

کھویا تھا دھند سے بھری انجان راہ میں
کل رات میرے ساتھ عجب حادثہ ہوا

سایہ کسی فصیل کا ہم کو ملا نہیں
ہم سا نہ کوئی شہر میں بے آسرا ہوا

گزرا ہوں ہر قدم پہ نئے امتحان سے
جس دن سے قربتوں میں تری فاصلہ ہوا

افسر یہاں ہر ایک قدم رکھو پھونک کر
سو مشکلوں سے آج کوئی راستہ ہوا

متین انصاری (پونہ)

اس نے پھر آنسوؤں سے لکھا ہے
خط کا مضمون بھیگا بھیگا ہے

حسن کیا ہے فقط نمائش ہے
عشق ناداں کہ پھر بھی مرتا ہے

برف کا پھول دے کے چپ ہوں مگر
ہاتھ میرا کہ اب بھی جلتا ہے

جھوٹ، مکاری، حرص، خود غرضی
اس کی فطرت میں جانے کیا کیا ہے

وہ تمہارا ہوا نہ ہوگا متین
وہ تو قیدی فقط انا کا ہے

ریاست کی نئی تعلیمی پالیسی اور مسلم خواتین

حکومت مہاراشٹر کی نئی تعلیمی پالیسی اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس میں خواتین کی تعلیمی ترقی کے لئے نادر مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ ان تمام مواقع سے مسلمان خواتین بھی بے پناہ استفادہ حاصل کر سکتی ہیں بشرطیکہ وہ بیدار ہو جائیں اور اشاعت تعلیم کے لئے نئی امنگ اور نئے جوش کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوں۔

۱۔ پری پرائمری ایجوکیشن:۔ حکومت مہاراشٹر نے اب پری پرائمری کلاسوں مثلاً نرسری، بال واڑی، جونیئر و سینئر کے جی کلاسوں کے لئے رجسٹریشن لازمی قرار دے دیا ہے جس سے اب ہر پرائمری اسکول کے ساتھ پری پرائمری کلاسیز جوڑی جائیں گی اور وہاں پڑھانے والوں کو پارٹ ٹائم ہی سہی مگر معقول تنخواہ بھی ملا کرے گی۔ اس سلسلے میں تعلیم یافتہ مسلم خواتین اکٹھا ہو کر "تعلیمی سوسائٹیاں" رجسٹر کر کے سرکار سے پری پرائمری کلاسوں کی منظوری طلب کر سکتی ہیں یا پھر پرائمری اسکولوں سے منسلک پری پرائمری کلاسوں میں ملازمت کر سکتی ہیں۔ ان کلاسوں کے لازمی رجسٹریشن نے اب کے جی کلاسوں کی معلمات کی تنخواہوں اور ملازمت کی سیکوریٹی گیارنٹی ہو گئی ہے۔

۲۔ پرائمری ایجوکیشن: سرکار کے ایک حکم کے مطابق اب پرائمری اسکولوں میں ۵۰ فیصد لیڈی ٹیچرز کی تقرری ضروری ہے جس سے خواتین کا ملازمت میں تناسب بڑھے گا یہی نہیں ۲۰۰۱ء تک "سب کے لئے تعلیم" کا فارمولا اپنایا جا رہا ہے جس کے لئے ۲۵ ہزار پرائمری ٹیچرس کا تقرر ہوگا ظاہر ہے ان میں مسلم ٹیچرس اور بالخصوص مسلم لیڈی ٹیچرس کو بھی موقعہ ملے گا بشرطیکہ مسلم خواتین اسکولوں میں بچوں کے داخلے زیادہ سے زیادہ بلکہ سو فیصد کرائیں تاکہ جماعتیں بڑھیں اور پھر سرکار کو ٹیچرس کا تقرر کرنا پڑے سو فیصد داخلوں کے لئے مسلم خواتین کا گھر جا کر بچوں کو اسکول لے جانا اور نام درج کرانا جیسی ذمہ داریاں سنبھال لینا ضروری ہے۔

حکومت مہاراشٹر نے ضلع پریشد اسکولوں کے ٹیچروں کے تین سال سے کم عرصہ میں تبادلہ پر پابندی لگا دی ہے اس کا سب سے زیادہ فائدہ خواتین ہی کو وہ بھی مسلم معلمات کو پہنچے گا کہ بار بار کے تبادلوں سے وہ پریشان ہو جاتی تھیں اور یکسوئی سے پڑھائی بھی نہیں ہوتی تھی۔

۳۔ سیکنڈری ایجوکیشن: حکومت مہاراشٹر نے سیکنڈری تعلیم کی سطح پر زراعت، پھلوں کی پیداوار، سلائی، ٹائپنگ، کمپیوٹر، سیلس مین اور سیاحت جیسے مضامین کو شامل کر دیا ہے ان تمام مضامین کا زیادہ سے زیادہ فائدہ لڑکیوں کو ہی پہنچے گا اگر وہ ان مضامین میں دلچسپی لیتی ہیں

[illegible] پر گھری
ہو سکتی ہیں یہ تمام مضامین ایسے ہیں جن میں مسلم بچیاں
بہت [illegible] مہارت حاصل کر سکتی ہیں۔ اس نئی تعلیمی
پالیسی میں لڑکیوں کو دسویں کی بجائے بارہویں تک اور
خاندان کی دوسری کی بجائے تیسری لڑکی تک فیس معاف
کر دی گئی ہے۔ یہی نہیں ۵ ویں سے ۱۰ ویں تک زیر تعلیم
لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرانے کے لئے آمد و رفت کا بس کا
کرایہ معاف کر دیا گیا ہے اس کرایہ معافی کا ظاہر ہے مسلم
لڑکیوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

حکومت مہاراشٹر نے ان ضلعوں میں
جہاں لڑکیاں تعلیم کے معاملہ میں پسماندہ ہیں اول درجہ
کی لڑکیوں کو یونیفارم کاپیاں، کتابیں مفت دی ہیں
اور اب ہر سال اس اسکیم پر عمل درآمد ہوگا اگر ان
پسماندہ بلاکس کے مسلمان اپنی بچیوں کو اسکول بھیجیں
تو انہیں بھی اس اسکیم کا فائدہ ضرور ملے گا۔ ان پسماندہ
ضلعوں میں ڈی ایڈ، بی ایڈ ٹریننگ کالجوں میں لڑکیوں
کے لئے ۵۰ فیصد داخلے ریزرو کر دیئے گئے ہیں اس اسکیم سے
بھی وہاں کی مسلم لڑکیاں استفادہ کر سکتی ہیں۔

۴۔ اعلیٰ و تکنیکی تعلیم: اپنی تعلیم ادھوری چھوڑنے
والی لڑکیوں کے لئے حکومت مہاراشٹر نے یشونت
راؤ چوہان اوپن یونیورسٹی میں عام تعلیم اور پیشہ ورانہ
تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کئے ہیں اور سرکاری
خزانے سے اس تعلیم کا بوجھ اٹھایا ہے وہ مسلم لڑکیاں جنہوں
نے تعلیم ادھوری چھوڑ دی ہے اس ادارہ سے رابطہ
قائم کر سکتی ہیں۔

اسٹیٹ ایوارڈ میں زیادہ تر مرد ٹیچرز
کے نام دکھائی دیتے تھے اب حکومت مہاراشٹر نے ریاست
سات ڈویژنوں سے سات لیڈی ٹیچروں کو "مثالی لیڈی
ٹیچر" ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے جو ساوتری بائی پھلے
کے یوم پیدائش یعنی ہر سال ۳ رجنوری کو دیئے جائیں گے
سرکار نے قومی خواندگی مہم چلا رکھی ہے جس کے
تحت بالغوں کو خواندہ بنایا جا رہا ہے اس مہم میں کام کرنے
والوں کو سرکار "اعزازیہ" بھی دیتی ہے مسلم خواتین
اگر بیدار ہو جائیں تو مسلم معاشرہ سے ناخواندگی کا
کلنک بھی مٹ سکتا ہے اور تعلیم یافتہ لڑکیوں کو
روزگار بھی ملے گا۔ ٭ ٭ ٭

غزلیں

تسنیم انصاری راجپوری

روز جرکا دِیا کرو صاحب
حافظے میں رہا کرو صاحب

ہنس کچھ اور چیز تم کچھ اور
چال اپنی چلا کرو صاحب

سچ تو پیغمبروں کا شیوہ ہے
جھوٹ بولو مزا کرو صاحب

روز آتا ہے اک رسول نیا
صبح جلدی اُٹھا کرو صاحب

اتنی سنجیدگی بھی ٹھیک نہیں
اِس مرض کی دَوا کرو صاحب

ہم تمہارے ہیں گھر تمہارا ہے
آتے جاتے رہا کرو صاحب

شہاب گورکھپوری دہرئی

رنگِ لہو دیوار و در پر رازِ نیا بتلائے ہے
شہر کا والی محل میں اپنے خوں کا دیپ جلائے ہے

بہتر تھا ہونے نہ دیتے وقعتِ جذبۂ دل پامال
وہ کیسی محبت ہے اسکی جو صدقِ یقیں جھٹلائے ہے

اپنے ظلم و ستم پہ پیہم ہے وہ خود شرمندہ بھی
خود ہی کرے اصرار کی بھولوں خود ہی یاد دلائے ہے

ہے یہ موسم کونسا یارب خزاں بھی مانگے جس سے پناہ
رنگِ لہو سا ابر کا ٹکڑا گلشن پر منڈلائے ہے

جوشِ جنوں میں اک دیوانہ ہاتھوں میں تلوار لئے
قریہ قریہ، شہر، شہر بس شان اپنی دکھلائے ہے

مدت سے سوچے بیٹھا تھا کہنا ہے کیا ان سے شہاب
مِلے بھی جو وہ خلوت میں کمبخت زباں ہکلائے ہے

عبدالحق غم دھولیوی

یہ حقیقت ہے میاں شکوہ گِلہ کچھ بھی نہیں
اپنی محنت کا صلہ ہم کو مِلا کچھ بھی نہیں

یہ عقیدت ہے عقیدت کے سوا کچھ بھی نہیں
اس نے خط بھیجا تو ہے لیکن لکھا کچھ بھی نہیں

خود ہمیں نے شرپسندوں کے بڑھائے حوصلے
ظلم سہتے ہی رہے لیکن کہا کچھ بھی نہیں

سارے عالم میں اُسی کا آج شہرہ ہے جناب
بھول کر جس نے کبھی احساں کیا کچھ بھی نہیں

شرپسندوں نے یہاں تک ہم پہ ڈھایا ہے ستم
لُٹ گیا سارا اثاثہ اب بچا کچھ بھی نہیں

اب کہاں لے جائے گی فیشن پرستی کی وبا
اُن کے تن عُریاں ہیں آنکھوں میں حیا کچھ بھی نہیں

کیا زمانہ میں یہی غم عدل کا معیار ہے
جرم ہم پہ ہی لگا جبکہ کیا کچھ بھی نہیں

نہال حفیظ (بمبئی)

جو بھی آغوشِ اجل میں جل کے پروانے گئے
جاں نثارِ شمع تھے وہ اِس سے پہچانے گئے

اجنبی ہو کر رہے ہم شاہراہِ زیست میں
محفلِ مخصوص میں بھی بن کے انجانے گئے

روشنی میں آگیا ہے نام ان کا بعدِ مرگ
زندگی میں جو کبھی انسان نہ مانے گئے

سامنے رہتا تھا ہر دم اک ہجومِ دوستاں
وقت جب آیا تو اپنے غیر پہچانے گئے

کون آخر اب رہے گا ہم سے محوِ گفتگو
چھوڑ کر تنہا لحد میں اپنے بیگانے گئے

جس جگہ پر کر رہے تھے نور کی بارش بہت
اب وہی بادل وہاں پر آگ برسانے لگے

کیسے ہوگا اہتمام بادہ نوشی اے نہال
چھوڑ کر میخانہ تیرا سارے مستانے گئے

اردو میڈیم کے ہائی اسکول اور معیار تعلیم

از: ایچ بی مقدم

عام طور پر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ اردو میڈیم سے ایس ایس سی پاس کرنیوالے طلباء وطالبات میرٹ لسٹ میں نہیں آتے۔ اس مسئلے پر اگر ہم اور آپ ذرا سنجیدگی سے غور کریں اور معیار تعلیم کو اونچا کرنے کے لئے سرپرست، اساتذہ اور خود طلباء پوری طرح توجہ دیں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے یہ کہنا کہ ہمارے طلباء ذہین نہیں ہوتے یہ سراسر غلط ہے۔ میں آپ کو کئی ایسی شخصیتوں کی مثالیں پیش کروں کہ وہ اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کر کے ہی چمکے۔ مثال کے طور پر عزت مآب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے۔ ڈاکٹر اے آر اندرے۔ ڈاکٹر دیشمکھ۔ ڈاکٹر منشی۔ ڈاکٹر جوائے۔ ڈاکٹر عاشق راول۔ ڈاکٹر ضمیر خطیب وغیرہ کئی لوگ ڈاکٹر و انجینئر بن چکے ہیں۔ حال ہی میں زندہ مثال لو۔ فریدہ نائیک اب I.A.S کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اسی طرح جناب محمد شفیع پورکر دمہاڈ ضلع رائے گڈھ) کے برخوردار حنیف پیرڈ و کیمیکل لونیرے (تعلقہ مانگاؤں) یونیورسٹی سے پہلے نمبر پر کامیاب ہو کر اب ناگوٹھنہ پیڑو کیمیکل میں بحیثیت انجینئر کے کام انجام دے رہے ہیں (یہ دونوں اردو میڈیم والے ہی ہیں)

ہائی اسکول کے اساتذہ کی یہ عام شکایت ہے کہ پرائمری سے آنے والے بچے اردو میں بہت کمزور ہوا کرتے ہیں۔ پرائمری اساتذہ کے سامنے ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ کہیں کہیں ایک مدرس کو تین تین یا چار چار کلاسس کو پڑھانا پڑتا ہے اس کے علاوہ ان کو وہ سہولتیں مہیا نہیں ہیں جو پرائیویٹ اسکولوں کو حاصل ہیں اس لئے ہمیں پرائمری سیکشن کی طرف دھیان دینا ضروری ہے ان اساتذہ سے مودبانہ التماس ہے کہ قوم کے بچوں پر زیادہ دھیان دیں تاکہ میرٹ لسٹ (ایس ایس سی) میں آنے پر انہیں بھی فخر ہو کہ وہ ان کا اپنا طالب علم ہے۔

سرپرست اور والدین کا بھی فرض ہوتا ہے کہ شروع ہی سے اپنے بچے پر دھیان دیں وقت مقررہ پر اسکول پہنچائیں۔ مدرسے سے آنے پر اس کا جائزہ لیں اور استاد کا دیا ہوا کام اس سے پورا کرائیں۔ اگر شروع ہی سے اس پر توجہ دی جائے تو یہ کمزوری دور ہو جائے گی کیونکہ اسکول میں بچہ صرف ۵ پانچ گھنٹے رہتا ہے اور باقی ۱۸ — ۱۹ گھنٹے گھر میں ہی رہتا ہے لہٰذا ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کی نگرانی کرے۔

بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بچے کو اسکول میں داخل
کردیا تو اپنی ذمہ داری ختم جس طرح مکان کے لئے
پایہ (بنیاد) مضبوط ہونا ضروری ہے اسی طرح
پرائمری مضبوط ہونا ضروری ہے تاکہ اگلی پڑھائی
میں اسے مدد مل سکے اس سلسلے میں سن رہا ہوں کہ
مروڈ انجمن کے جی سے چوتھی تک کلاس شروع
کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے یہ ایک اچھی اور قابلِ
تعریف اسکیم ہے اگر ایسا ہوا تو ہائی اسکول میں
معیار تعلیم بلند کرنے کے لئے مدد ملے گی۔

بچے کو اسکول میں داخل کرنے کے بعد
سرپرست یا والدین یہ نہ سمجھیں کہ بچہ اب خود ہی
اپنے طور پر پڑھ لے گا۔ ہائی اسکول کے اساتذہ
کو بھی شکایت ہے کہ والدین یا سرپرست اپنے
استادوں سے ملتے ہی نہیں۔ والدین کا یہ فرض
ہوتا ہے کہ کم از کم ہر دو ماہ سے اپنے بچے کی تعلیم کے
متعلق اساتذہ سے بات چیت کریں۔

آج کل ٹی وی کا زمانہ ہے اور
ہمارے بچے اپنے اکثر اوقات ٹی وی دیکھنے میں
ضائع کرتے ہیں۔ ٹی وی پر کچھ پروگرام یقیناً
اچھے ہوا کرتے ہیں جس سے تعلیم کے لئے مدد ہوتی
ہے ایسے پروگرام بچوں کو ضرور دکھائیں تاکہ ان کی
معلومات میں اضافہ ہو باقی پروگرام سے بچوں
کو دور رکھیں۔

والدین یا سرپرست کا ایک رونا
یہ بھی ہے کہ کیا کروں میرا بچہ بہت ہی ذہین ہے
مگر میری حالت ایسی نہیں ہے کہ اس کے اخراجات
میں برداشت کروں۔ اس سلسلے میں آج کل
نقش کوکن

کئی ٹرسٹ ایسے ہیں جس سے اس کی مالی مدد پوری
طرح مل سکتی ہے۔

تعلیم کے سلسلے میں خوشی کی یہ بات
ہے کہ کئی سوسائٹیز، کئی ادارے تعلیم کی طرف توجہ
دے رہے ہیں اور طلبا کی مدد کے لئے تیار ہیں طلباء کی
کی ہمت افزائی کر رہے ہیں۔ اچھے نمبروں سے کامیاب
ہونے والے طلبا کا اعزاز کرتے ہیں جس سے دیگر بچوں
کو سبق ملتا ہے اور ان میں محنت کرنے کا جذبہ پیدا
ہوتا ہے اس سلسلے میں یہ بتاتا چلوں کہ (N.K.T.F)
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کوکن کے تمام ضلعوں کے بچوں
کے لئے تقاریر، جنرل نالج، میتھمیٹکس، انگلش وغیرہ
کے پروگرام بارہ تیرہ سال سے انجام دے رہا ہے اور
تعلیم کا معیار بڑھانے میں کوشاں ہے اسی طرح اور
بھی ادارے اس طریقے پر کام کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ قوم
کے بچوں کے لئے مفید اور کارآمد کام ہے۔

کوکن میں (سندھو درگ، رتناگری،
رائے گڑھ و تھانے) ضلع میں تقریباً اردو میڈیم
کے ۸۵ ہائی اسکول ہیں ایک زمانہ تھا کہ یو پی اردو
کا مرکز سمجھا جاتا تھا مگر اب وہ بات نہیں رہی اب
اردو کا مرکز کوکن ہے (بمبئی کے ساتھ)

انگریزی انٹرنیشنل زبان ہے اس کو
پڑھنا ضروری ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اردو
کو برقرار رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ ہمارا دینی و دنیوی
لٹریچر اسی زبان میں ہے اس لئے ہم سبھوں کا فرض ہوتا
ہے کہ اردو کو قائم رکھنے میں پوری پوری کوشش کریں
اردو اسکولوں کا معیار بڑھانے میں نادار و ذہین بچوں
کی مالی امداد کرنے میں پیش پیش رہیں جس سے آنیوالی پود

اُردو کے اوّلین نقاش

۱۔ اُردو کا پہلا نام: — ہندوستانی، دکھنی، ریختہ، لشکری، اُردو معلیٰ۔

۲۔ اُردو کی ابتدا — چھٹی صدی ہجری میں۔

۳۔ اُردو بولنے والے: — تقریباً ساٹھ کروڑ۔

۴۔ اُردو کا پہلا شاعر: — حضرت امیر خسرو دہلوی۔

۵۔ اُردو کا پہلا ادیب: — میراٗمن دہلوی۔

۶۔ اُردو کا پہلا افسانہ نگار: — ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔

۷۔ اُردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر: — محمد قلی قطب شاہ معانی ۱۵۸۰ء تا ۱۶۱۱ء۔

۸۔ اُردو کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ: — ماہ لقا بائی چندا ۱۱۸۱ء تا ۱۲۴۵ء۔

۹۔ اُردو کا پہلا استاد شاعر: — بیجاپور کا سلطان علی شاہ ثانی جس کا خطاب اُستادِ عالم تھا۔

۱۰۔ اُردو کی پہلی مذہبی کتاب: — معراج العاشقین (خواجہ بندہ گیسو دراز)

۱۱۔ اُردو کی پہلی ادبی کتاب: — سب رس، مصنف: مُلا وجہی۔

۱۲۔ اُردو کی پہلی ظریفانہ کتاب: — دریائے لطافت۔ سید انشاء اللہ خان ۱۸۰۷ء۔

۱۳۔ اُردو کی پہلی منظوم کتاب: — کرم راؤ پدم راؤ نظامی بیدری ۱۲۴۶ء۔

۱۴۔ اُردو کا پہلا مرثیہ: — نوسرہار (محمد اشرف ۱۹۰۹ء)۔

۱۵۔ اُردو کی پہلی عشقیہ مثنوی: — قطب مشتری، مُلا وجہی۔

۱۶۔ اُردو کا پہلا مسدس: — مرزا رفیع الدین سودا ۱۷۱۳ء تا ۱۷۸۱ء۔

۱۷۔ اُردو میں پہلی آزاد نظم — عبدالحلیم شرر نے ۱۹۱۰ء میں لکھی

۱۸۔ اُردو کا پہلا نثری اور منظوم ڈرامہ: — اندر سبھا۔ امانت لکھنوی ۱۲۶۵ء۔

۱۹۔ اُردو میں پہلا انشائیہ: — مولوی محمد حسین آزاد نے لکھا۔

۲۰۔ اُردو کا پہلا روزنامہ: — خواجہ حسن نظامی نے جاری کیا۔

۲۱۔ اُردو کا پہلا اخبار: — مولوی سید محمد باقر نے دہلی سے شائع کیا۔

۲۲۔ اُردو کی پہلی چھپائی: — اٹھارویں صدی کے آخر میں جان گل کرسٹ نے کلکتہ میں کرائی۔

۲۳۔ اُردو کا پہلا پریس: — ۱۸۲۴ء میں نواب فخرالدین نے حیدرآباد میں قائم کیا۔

۲۴۔ اُردو کی پہلی لغت: — خالق باری۔ امیر خسرو دہلوی نے لکھی۔

۲۵۔ اُردو کی پہلی یونیورسٹی: — جامعہ عثمانیہ یکم محرم ۱۳۳۶ء میں حیدرآباد میں قائم ہوئی۔

نقش ذکی

از:...... مولانا سید تہذیب الحسن نقوی امروہوی

عکس بر نقش

جون تا ستمبر ۹۶ء

از محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

جون کے نقش کوکن کا پہلا صفحہ الٹتے ہی جگمگاتے روشنی کے بلند مینار نظر نواز ہوئے۔ اللہ سے دُعا ہے کہ وہ محترم محمد علی مقدم صاحب کی قیادت میں اس کارواں کو نظم وضبط، توازن واعتدال اور حسن ورعنائی سے ملت کی خدمت کیلئے سرگرم عمل رکھے۔

جولائی کے شمارہ میں محترمہ فریدہ نائیک کی شاندار کامیابی پڑھکر ان پر تحسین وتبریک کے پھول برسانے کو جی چاہا۔ کوکن کی مایۂ ناز بیٹی صد ہزار مبارکباد کی مستحق ہے۔ نیز دیگر کوکنی بیٹیوں کیلئے قابلِ تقلید بھی۔ اسی شمارہ میں محترم آدم نصرت صاحب کا مضمون "گمرھی" میں وہ بالکل بجا فرمارہے ہیں کہ "رام اور رحیم میں فرق نہیں" کہنے والے، مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرکے گمرہی کی کھائی میں دھکیل رہے ہیں۔" دراصل "رام بھی ایک اور رحیم بھی ایک" یہ نظریہ سب سے پہلے داراشکوہ نے پیش کیا اور اپنی تصانیف میں شدومد سے لکھا بھی۔ کٹر ہندو، ہندو مذہب کو دینِ اسلام سے افضل تر قطعی ثابت نہیں کر سکتے تھے، اس لئے انہوں نے اسلام کے خلاف بڑی گہری نقاب پوش سازش شروع کی۔ داراشکوہ کا نظریہ ہندؤں کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے بیحد موثر ثابت ہوا۔ اب ان کیلئے میدان صاف تھا۔ انہوں نے دینِ اسلام کو ہندو مذہب کی سطح پر لانے کیلئے باقاعدہ "بھگتی تحریک" شروع کی۔ اس تحریک کے پرچارک اور ان کے لاکھوں چیلے پورے ملک میں یہ آواز لگاتے پھرتے تھے کہ "رام اور رحیم میں کوئی فرق نہیں ہے"۔ بعض نام نہاد مُلاّ مولیکا بھی ان کے سُر میں سُر ملاتے رہے اور آج تک ملا رہے ہیں۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ عام ہندوؤں کی نگاہ میں اسلام کی توقیر اور تطہیر کا عکس باقی نہ رہا اور ان کے دل ودماغ پر اسلام کا مقدس نقش تھا وہ معدوم ہوا۔

اگست کے شمارہ میں مضمون "حقیقتِ میلاد" معلوماتی اور سبق آموز ہے۔

ستمبر کے شمارہ میں مضمون "اللہ ہمیں حاسدین کے شر سے محفوظ رکھے" میں محترم شرف صاحب (بقول ان کے جن پر انہوں نے مضامین لکھے ہیں) اپنے ایک جملہ میں ان حضرات کیلئے جو "کچھ نیکی، بدی، اچھائی، برائی اور دین و دنیا کمانا تھا، کمایا" یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ شرف صاحب کا یہ جملہ قارئین کرام کے لئے یقیناً کبیدہ خاطر اور اندوہ گیں ہے۔ کوکن کی یہ ہستیاں جن پر شرف صاحب نے مضامین لکھے ہیں ایسی ہیں کہ جن کا کردار آئینہ کی طرح عیاں ہے اور جو دین وملت کی دامے، درمے، سخنے، قدمے، کلامے، قلمے، قلبے، ذھنے، ہمہ تن بے لوث خدمت کررہے ہیں۔ ایسی ہستیوں کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرکے پتہ نہیں شرف صاحب اپنے کون سے جذبے کی تسکین پارہے ہیں!

شرف صاحب کو چاہیئے کہ وہ اپنے قلب میں نور اور اپنی نگاہ میں نورِ فراست پیدا کرکے اپنی عاقبت سنواریں۔ یہ ان کی عمر کا تقاضہ بھی ہے ۔۔۔ ❖

گاؤں کی اسکول کے سابق طالب العلم بھی اسکول کی ترقی میں حصہ لے سکتے ہیں

از، قاضی فواز احمد (دوحہ قطر)

گاؤں کی اسکول ہم آپ کی نظروں میں قابلِ احترام تو ہے مگر صرف کسی میوزیم یا قدیم مسجد کی طرح البتہ اگر ہم چاہیں تو ہم آپ اس کے لئے کار آمد بھی بن سکتے ہیں۔ گاؤں کی اسکول کے اساتذہ اور معلمات کو گاؤں کے باشعور لوگوں سے شکایت ہوتی ہے تو وہ صرف یہی کہ اس گاؤں کے لوگ اسکول کی ضروریات سے ہی چشم پوشی نہیں کرتے بلکہ چھوٹے موٹے پروگرام میں شرکت سے بھی گریز کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے آنے سے بچوں کا حوصلہ بڑھ سکتا ہے۔ اساتذہ کی کارکردگی میں جوش و خروش آسکتا ہے۔ میں چند ایک تجاویز پیش کر رہا ہوں جسے آپ زیرِ غور لائیں۔

انفرادی طور پر۔

- آپ اپنی اسکول کو (جب کوئی موقع محل دیکھیں) کوئی کارآمد چیز تحفتاً دیدیا کریں چاہے اسکی قیمت کم ہی کیوں نا ہو۔
- اسکول میں لائبریری ہو تو اس کے لئے کوئی رسالہ جاری کروائیں یا کوئی معیاری کتاب بھیجوادیں۔
- اسکول کے ہونہار طلباء کے لئے انعامات (چھوٹے موٹے سہی) دیتے رہیں۔
- اسکول کے اچھے کھلاڑیوں اور آرٹسٹ کے لئے بھی انعام رکھیں تقریری تحریری مقابلوں میں جس سے حصہ لینے کا شوق بڑھ جائیں اور اس میں اپنی ذاتی دلچسپی کا اظہار کریں۔

اجتماعی انداز میں • اسکول کے ہیڈ ماسٹر سے مل کر

نقش کوکن

ایک مشترکہ فنڈ کا اجراء کروائیں جس میں آپ اپنے ہم خیال دوستوں کو تعاون پر آمادہ کریں۔ اس فنڈ سے خراب حالات اور نادار بچوں کی مدد کا انتظام ہو۔۔

PRINCIPAL- صدر مدرس

زکریا انگلش ہائی اسکول سوپارہ ضلع تھانہ کے پرنسپل داکھوے صاحب یکم اکتوبر ۹۵ء کو کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کی جانب سے ضلع رائے گڈھ میں چند صدر مدرسین کی تقرری پر منعقدہ جلسۂ تہنیت میں تقریر کرنے آئے تو آپ نے لفظ PRINCIPAL میں شامل حروف کے جو معنی بتائے ہیں انہیں سن کر حاضرین جلسہ کافی محظوظ ہوئے۔ آپ نے فرمایا اس لفظ میں ۹ حروف شامل ہیں اور ہر حرف ایک خصوصیت کا حامل ہے وہ اس طرح کہ،

P سے مراد Perfection یعنی کمال

R نشاندہی کرتا ہے Regularity کی یعنی باقاعدگی

I سے Inspiration ملتا ہے یعنی بصیرت

N اشارہ کرتا ہے Nobleness کی طرف یعنی عظمت

C حرف co-operation یعنی اشتراک و تعاون کا نمائندہ ہے

I میں Invention یعنی ایجاد مضمر ہے۔

P حرف Progress یعنی ترقی کا حامل۔

A سے مراد Alacrity یعنی مستعدی زندہ دلی،

L لفظ Leadership کی نشاندہی کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ یہ ساری خوبیاں جس شخصیت میں جمع ہو جائیں وہ صحیح معنوں میں پرنسپل ہے۔۔

تبصرہ

نام کتاب: (۱) اَن سین پیسیجز اور کمپوزیشن
Unseen Passages and Composition
Rs → 28/=
(۲) ٹیکسچول گرامر
Textual Grammar
Rs → 25/-

پبلشر: سیفی بک ایجنسی، ممبئی ۴۰۰۰۰۳
مبصر: مسعود رحمانی

اُردو زبان کی ترقی کیلئے اس کی تعلیم پر توجہ دینا از حد ضروری ہے۔ اُردو اسکولوں کی حالت جیسی بھی ہو ان میں تعلیم حاصل کرنیوالوں کی معلومات میں اضافہ کرنا اور ان کو سہولت پہنچانا اُردو کی بقا کیلئے لازمی ہو جاتا ہے اور یہ کام منظم طریقے سے انجام دینے والوں میں سیفی بک ایجنسی کا نام نمایاں ہے۔

زیر تبصرہ کتابیں اُردو اسکولوں میں پڑھنے والے دسویں جماعت کے طلبہ وطالبات کے لئے خاص طور سے تالیف کی گئی ہیں۔ پہلی کتاب میں انگلش کی غیر نصابی کتابوں میں سے درجنوں اقتباس اردو ترجمے کے ساتھ دئے ہیں اور ان پر نئے نصاب کے مطابق سوالات مع جوابات درج ہیں۔ ساتھ ہی مختلف انداز کے (نئے نصاب کے مطابق) مضامین اور خطوط پر مشتمل سوالات ہیں۔ بیشتر کو حل کیا ہے اور کچھ سوالات طلبہ کی مشق کے لئے ہیں۔ اسی طرح ترجمہ کرنے کیلئے بھی درجنوں پیراگراف دیتے ہیں۔

دوسری کتاب دسویں جماعت کے انگلش گرامر کی ہے۔ عام طور سے بچے گرامر کو مشکل سمجھتے ہیں مگر اس کتاب میں اُردو میں آسان ہدایتیں لکھ کر انگلش گرامر کو آسان تر بنایا ہے اور پورے نصاب پر محیط سوالات کو مع جوابات درج کیا ہے۔

دونوں کتابیں دسویں جماعت کے طلبہ کو یقیناً مددگار ثابت ہوں گی مگر عام آدمی کے لئے بھی نہایت مفید ہیں۔

عمدہ کاغذ، خوبصورت چھپائی مگر قیمت نہایت مناسب۔ ایک بات کھٹکتی ہے کہ کم ہی سہی لیکن کہیں کہیں پروف ریڈنگ کی خامیاں ہیں بہرحال ان کتابوں کو خرید کر مطالعہ کرنا گھاٹے کا سودا ہرگز نہیں ہے۔

(م ـــ ر)

بقیہ "اردو میڈیم کا معیار تعلیم"

فائدہ حاصل کر سکیں۔ مختصراً یہ کہ ہمارے اردو اسکولوں کے انتظامیہ، اساتذہ سرپرست اور طلبا اپنی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے محنت اور لگن سے کوشش کریں تو اُردو میڈیم کے اسکولوں کے نتائج میں بہتری پیدا ہوگی بلکہ طلبا میں میرٹ بھی پیدا ہوگا۔ ٭٭٭

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۵۸۹۷/۳۷۶۸۱۱
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

ہم جملہ عہدیداران و ذمہ داران جملہ مخیر حضرات ساتھ ہی بحرین کوکنی مسلم سوسائٹی کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں کامیابی و کامرانی عطا عطا فرمائے اور نیک اقدام پر اجر عظیم نصیب فرمائے۔ آمین (مرسلہ: ناصر شریف)

تھانے تربھے لائن پر مسافر گاڑیوں کے جلد چلنے کی توقع

۲۹ راکتوبر کلیان کے ایک استقبالیہ جلسے میں تھانے کلیان کے رکن پارلیمنٹ پرکاش پرانجپے نے حاضرین جلسہ کو خوشخبری سناتے ہوئے یقین دلایا ہے کہ بہت جلد تھانے تربھے ریلوے لائن پر مسافر گاڑیاں چلنا شروع ہو جائے گی۔

کلیان میں مسافروں کی ایک تنظیم "پرواسی سنگٹھن" کچھ عرصہ پہلے تشکیل دی گئی ہے یہ تنظیم یہاں کے مسافروں کو درپیش مشکلات اور مسائل کو حل کرانے کی پوری سعی کرتی ہے چنانچہ اس ضمن میں تنظیم کی جانب سے نئے میئر کی صدارت میں گیتا ہال میں منعقدہ ایک جلسے میں مہمان خصوصی پرکاش پرانجپے رکن پارلیمنٹ نے یہ خبر دی۔

اظہار تشکر

انجمن ترقی سونس۔ تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری کے ماتحت نیشنل ہائی اسکول سونس کا قیام ۱۹۹۰-۹۱ء عمل میں آیا۔ جس میں کوکن کے مخیر حضرات نے درمے، دامے، سخنے، قدمے امداد فرمانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ان کے ساتھ ہی خاص کر بحرین کوکنی مسلم سوسائٹی کے ذریعے ہمیں بھرپور تعاون حاصل ہوا۔ اور امید رکھتے ہیں کہ اسی طرح کوکن میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہے اور ہم شکر گذار ہیں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین کے کہ انہوں نے کراچی میں منعقدہ تعلیمی مقابلہ کے موقع پر کچھ وقت نکال کر ہمارے گاؤں تشریف لائے اور ہائی اسکول کی زیر تعمیر عمارت کا معائنہ فرمایا۔

انجمن اسلام کی وائس پرنسپل کا یوم رخصت

۳۱ راکتوبر ۱۹۹۶ء کو انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول (بمبئی نمبر ۸) کی نہایت لائق و فائق وائس پرنسپل محترمہ مسز صفیہ کانگے اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئیں۔ انہوں نے انجمن میں تقریباً چالیس سال اور چار دور گزارے، پہلا دور ذہین طالبہ، دوسرا دور مثالی معلمہ، تیسرا دور فرض شناس سپروائزر اور چوتھا دور فعال وائس پرنسپل کا رہا۔ بطور معلمہ انہوں نے اردو، فارسی اور حساب جیسے مضامین اس عمدگی سے پڑھائے کہ طالبات ان کی گرویدہ ہوتی چلی گئیں۔

ان کی زندگی میں ترقی کے مواقع کئی بار آئے مگر یہ کسی اعلیٰ منصب اور اونچی کرسی کی کشش سے

بے نیاز رہیں بلکہ انہیں انجمن میں
بطور معلمہ رہنا بھی سب سے زیادہ
پسند رہا۔ ان کے یوم رخصت کے
موقع پر ان کی سابق طالبہ اور حالیہ
معلمہ محترمہ شبنم درویش نے اپنی
جذباتی تقریر کے ذریعہ انہیں خراجِ
تحسین پیش کیا۔ ان کی سابق طالبہ اور
حالیہ پرنسپل محترمہ نجمہ قاضی نے
بھی ان کی بیش بہا خدمات کا اعتراف
کیا۔

ناگوٹھنہ کی نمایاں کامیابیاں

۱۳ اکتوبر کو شریوردھن
میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا کل
رائے گڈھ ضلع تعلیمی مقابلوں کا
انعقاد ہوا۔ جس میں این۔ ای۔ ایس
اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ کے
طلباء وطالبات نے نمایاں کامیابیاں
حاصل کیں۔

مدثرہ دادامیاں ملاّ (ہشتم جماعت)
نے مراٹھی میں تقریر پیش کرکے
دوسرا نمبر حاصل کیا۔

پرائمری گروپ کی فہمیدہ مظفر
منگہ وسکر (جماعت ہفتم) کو جنرل نالج
میں پہلا انعام ملا۔

ہائی اسکول گروپ کی
سعدیہ اسمٰعیل دفعدار (جماعت ہشتم)
کو میتھس کونٹسٹ میں اول نمبر حاصل ہوا۔
نقش کوکن

اسی طرح ہائی اسکول گروپ
جنرل نالج کے مقابلے میں سعدیہ اسمٰعیل
دفعدار اور تہمینہ حسن میاں گول انداز
(جماعت دہم) دوسرے نمبر پر رہیں۔

انگریزی کا زبانداں بین جویریہ
بدرالدین مجاور کو دوسرا نمبر حاصل ہوا۔

ہیڈ ماسٹر ارشاد کنگے سر بھی
بہ نفس نفیس موجود تھے۔

رہنما اساتذہ مثلاً باغوان سر
(ریاضی) اور شکیل چیتاپورے (انگلش)
کو نقد رقم اور توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔

مراسلہ: شبیر احمد ماہر (ناگوٹھنہ)

قطر: طرحی اور غیرطرحی مشاعرے

"بزم اردو قطر" کے "خیال خیمہ"
میں ۲۶ ستمبر ۱۹۹۶ء کو ماہانہ طرحی
مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت
قاضی فراز احمد نے کی مہمانِ خصوصی
شوکت علی نازؔ تھے اور نظامت جناب
خوشنود بخاری نے کی میزبان تھے
جناب مبشر علی۔ بزم کے تمام شعراء نے
معیاری کلام پیش کرکے سامعین سے
داد لی۔ "بزم اردو قطر" میر انیس پر ایک
عالمی سیمینار منعقد کر رہی ہے جو ۲۹ نومبر
۹۶ء کو دوحہ (قطر) کو گرماڈا ہوٹل
میں ہوگا۔

"انجمن شعرائے اردو ھند وقطر"
کا ماہانہ مشاعرہ یوسف کمال کی جائے قیام
پر ان کی میزبانی اور عثمانیہ کے ساتھ
ہوا جس کی صدارت اور نظامت
جمیل نظامی نے کی ۲۵ اکتوبر ۹۶ء کے
اس غیرطرحی مشاعرہ میں شعراء نے
منتخب کلام سنا کر سامعین سے خوب
داد لی۔ انجمن شعرائے اردو ہند وقطر
نے بہت کم عرصہ میں قطر میں شہرت
حاصل کی ہے۔

"حلقۂ ادب اسلامی قطر"
کا ماہانہ غیرطرحی مشاعرہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء
کو انعقاد پذیر ہوا جس کی صدارت قاضی
فراز احمد نے کی۔ اس کے مہمانِ خصوصی
تھے عزیز ہاشمی سعیدی لکھنوی۔
اس نشست میں قطر کی مختلف تنظیم
اور بزم کے نمائندے شاعر حصہ لیتے
ہیں اس شاندار مشاعرہ کی نظامت
جناب جاوید احسن فلاحی نے کی۔

(قاف احمد۔ قطر)

محمدیہ ہائی اسکول میں کمپیوٹر سینٹر کا افتتاح

بھنڈی بازار کی مسجد اسٹریٹ
میں واقع محمدیہ ہائی اسکول میں تین
کمپیوٹروں پر مشتمل ایک کمپیوٹر سینٹر
کا افتتاح جنوبی ممبئی کے سابق ممبر
پارلیمنٹ اور بی آر سی سی کے صدر مرلی دیورا

کے ہاتھوں سے کیا گیا۔ اس موقع
پر اسکول کے طلباء اور اساتذہ سے
خطاب کیا۔ محمدیہ اسکول میں جگہ کی
قلت کی شکایت پر غور کرنے اور اسے
زائد ایف ایس آئی دلانے کے لیے
ہر طرح کا تعاون دینے کا یقین دلایا
مہمان خصوصی ڈی سی پی دیپک
جوگ نے کہا کہ وہ جوائنٹ کمشنر رنجیت شرما
کی غیر موجودگی کے باوجود یہاں صرف
اس لیے آئے ہیں کیونکہ یہ ایک اسکول
کا پروگرام تھا۔ اور پولس افسر بننے
سے پہلے رویا کالج کے پروفیسر تھے۔
جامع مسجد ٹرسٹ کے صدر
امین انتولے نے اپنی مختصر تقریر میں
اسکول کو درپیش دشواریوں کو دور
کرانے میں تعاون اپیل کی۔ اسکول کے
پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر نے اسکول
میں جاری سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔
اس موقع پر سبکدوش ہونے والے
ٹیچر قریشی صاحب کو مہمانوں کے ہاتھوں
گلدستہ اور اسکول کی جانب سے ایک
لفافہ پیش کیا گیا جبکہ کمہارواڑہ ویلفیر
سینٹر کے چیرمین نصیر پٹھان نے ۵ ہزار
ایک روپئے کا چیک پیش کیا۔
اس جلسہ میں اقلیتی سیل چیرمین
مصباح عالم، سابق کارپوریٹر یوسف زوری
نقش کوکن
کشن جادھو، نصیر پٹھان، وریندر بخشی
طاہر بھائی، کپاسی سارا مٹھائی والا اور
کوجعفر اسکول کی پرنسپل شہناز شیخ اور
مدھو چوان موجود تھے۔

چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کا سالانہ جلسۂ عام

چپلون ایجوکیشنل سوسائٹی کا
۱۹۹۵-۹۶ء کا سالانہ عام اجلاس سوسائٹی
کے صدر جناب شرف الدین جیبی کے
صدارت میں سوسائٹی کے مہاراشٹر ہائی
اسکول چپلون میں ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء
کو نہایت خوشگوار ماحول میں منعقد ہوا۔
جناب جعفر دادامیاں دیسائی کے
تلاوت قرآن سے اجلاس کا آغاز ہوا۔
بعد از آغاز سال رواں میں دنیا سے
رحلت فرما اراکین کے حق میں دعائے
مغفرت کی گئی۔
سوسائٹی کے جنرل سکریٹری
جناب عبدالغنی کھڑس نے گذشتہ
رپورٹ ۹۵-۱۹۹۴ء اور ۹۶-۱۹۹۵ء
کے جمع خرچ مع آڈٹ رپورٹ ۹۷-۱۹۹۶ء
کا بجٹ یکے بعد دیگرے پیش کیے۔ انہیں
منظوری دی گئی۔
"کوئی شخص یا گروہ سوسائٹی
کو یک مشت دو لاکھ اکیاون ہزار روپیہ
عطیہ دے اس شخص یا گروہ کا یا ان کا
تجویز کردہ نام اسمبلی ہال کو دیا جائیگا
ایسی تجویز منظور کی گئی۔ اگلے انتخابات
کے لیے اتفاق رائے سے عہدیداران
مجلس عاملہ اور مشاورتی کمیٹی کے لیے
مندرجہ ذیل اراکین منتخب ہوئے۔
صدر۔ جناب کے ایس جیبی
نائب صدور (۱) جناب عبدالرزاق
محمد علی گوٹھے (۲) جناب عبداللطیف
شیخ داؤد سنگے (۳) جناب حاجی عباس
عبدالرحمٰن وانگڑے (۴) جناب عباس
عبداللہ حمدولے (۵) جناب عبدالقادر
ابراہیم چوگلے۔

مجلس عاملہ

(۱) جناب عبدالغنی شرف الدین کھڑس
چیرمین (۲) جناب کرامت امین الدین
مٹھاگری نائب چیرمین (۳) اسمٰعیل
بہاؤالدین راجیوٹے۔ جنرل سکریٹری
(۴) جناب طاہر قطب الدین شرلکر
جوائنٹ سکریٹری (۵) احمد غلام
محی الدین خطیب جوائنٹ سکریٹری
(۶) جناب جعفر دادامیاں دیسائی
خازن (۷) جناب طاہر قاسم سنگے رکن
(۸) شیخ احمد اسمٰعیل وانگڑے رکن
(۹) جناب حاجی قاسم عبداللہ وانگڑے رکن
(۱۰) جناب جعفر جمال الدین بھاگکر رکن
(۱۱) جناب حاجی علی حاجی قاسم پٹیل
رکن

ایکسٹرنل آڈیٹر۔
جناب عبدالقادر احمد مقادم
مشاورتی کمیٹی کے اراکین
(۱) جناب پروفیسر ابراہیم شیخ
(۲) جناب حسن احمد لسنے (۳) جناب
احمد نور محمد قاضی (۴) جناب قیصر
اسمٰعیل دیسائی (۵) جناب
عبدالغفور عبداللہ وانگڑے آخر
میں نائب سکریٹری جناب احمد خطیب
نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس
اختتام پذیر ہوا۔

رحمت محلہ کرجی (کھیڈ) میں شبِ غزل و مشاعرہ

ماہنامہ نقش کوکن، ممبئی
کے ایڈیٹر ڈاکٹر نائیک اور تمام
اراکین کے اعزاز میں بروز جمعہ
۱۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء کی رات
الحاج حسین عبدالغنی ملاجی
کے دولتکدہ پر ڈاکٹر نائیک
صاحب کی صدارت میں
آدرش ہائی اسکول کرجی کے
طلبہ نے غزل خوانی کا شاندار
پروگرام پیش کرکے تمام سامعین
کو بے حد محظوظ کیا۔ طلبہ کے
رہنمائی کرنے والے اقبال سر
اور طلبہ کے لیے فقیر محمد مستری
صاحب، اقبال کوارے صاحب، ناصر
سروے صاحب، بہاؤالدین پرکار صاحب
نظیر محمود حمدولے صاحب نے نقد
انعامات سے نوازا۔

اس پروگرام میں عبدالواحد سر
(سابق پرنسپل) یوسف خان صاحب
(سابق پرنسپل) محمود الحسن ماہر صاحب
انجم عباسی صاحب نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
کے تمام اراکین بطور مہمان شریک
ہوکر پروگرام کی رونق کو دوبالا کیا۔

بعد ازاں شرف کمالی صاحب
کی صدارت میں مشاعرہ منعقد کیا گیا
محمودالحسن ماہر، انجم عباسی، اقبال احمد
اقبال اور صدر مشاعرہ کے شعر و سخن کی
کشش نے تمام سامعین کو رات
۳۰ء ۱ بجے تک اپنے حصار میں باندھے رکھا
یہ نہایت ہی شاندار پروگرام
و مشاعرہ کرجی والوں کے لیے۔ ایک
یادگار بن سکا۔

مرسلہ نگار: عبدالمنان شیخ

آدرش ہائی اسکول کرجی میں ضلعی سطح پر تعلیمی مقابلے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
ممبئی کے زیر اہتمام رتناگری اور سندھودرگ
ضلعی سطح کے تعلیمی مقابلے بروز سنیچر
۱۲ اکتوبر ۹۶ء کو بمقام آدرش ہائی
اسکول کرجی میں کوکن کے نامور شاعر
شرف کمالی صاحب کے زیر صدارت
منعقد کیے گئے، اسکول کمیٹی کرجی تعلیمی

انجمن کے چیرمین الحاج حسین عبدالغنی ملاجی صاحب نے اس پروگرام کی کفالت فرمائی جو اس پروگرام میں بطور مہمانِ خصوصی جلوہ افروز تھے۔

اس پروگرام میں ۱۴ / ۱۴ اسکولوں نے حصہ لیا۔ فورم کے جواں عزم ساتھی جناب مبارک کاپڑی صاحب نے تمام مقابلوں کا انعقاد خوبصورت انداز میں کیا۔ فورم کے چیرمین ڈاکٹر نائیک صاحب اور فورم کے تمام اراکین نے اس چھوٹے سے قصبے کرجی میں پروگرام کے انتظام وانصرام تیز پروگرام کو تبزک واحتشام اختتام تک پہنچانے کے لیے پروگرام کے کفیل الحاج حسین عبدالغنی ملاجی صاحب ہیڈ ماسٹر اے۔ ڈی حمدولے صاحب اور تمام اسٹاف ممبران کی کاوشوں کو سراہا۔

اس پروگرام میں خصوصی مدعوئین میں آدرش ہائی اسکول کے سابق ہیڈ ماسٹر ایچ۔ ڈی مہاڈیک صاحب سابق مدرس اے ار ڈی خطیب، داؤد تانبے صاحب عبدالکریم تانبے صاحب، اسمٰعیل چوگلے صاحب، جمال کوکنی صاحب اور محمد عمر پرکار رونق افروز تھے اس کے علاوہ کرجی تعلیمی کرجی انجمن کے حملہ اراکین اور گاؤں کے معزز حضرات نے شرکت کر کے مقابلوں میں شریک طلبہ کی ہمت افزائی کی اور پروگرام کی رونق کو دوبالا کیا۔

مرسلہ: عبدالمنان شیخ (معلم)

وہور میں کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے تقریری مقابلوں کا ضلعی سطح برائے ضلع رائے گڈھ شریوردھن میں ۱۳ اکتوبر ۹۶ء کو ہوا۔ وہور کے فجندار ہائی اسکول سے پہلی بار مراٹھی بھاشا میں تقریر کرنے کے لیے مراٹھی بھاشا ٹیچر اے جی۔ کدم نے دسویں جماعت کے عمر مایکر کو اچھی تربیت دے کر تیار کیا تھا۔ اس طالب علم نے کسی خوف اور تذبذب کے بغیر اس مقابلہ میں خوداعتمادی کامیابی کی کنجی ہے۔ کے عنوان پر مراٹھی میں تقریر کر کے پورے اجلاس کی شاباشی بھی حاصل کی اور سامعین وحاضرین کی جانب سے ۳۵۰ روپئے کے نقد انعامات کی رقم بھی وصول کی اب اس کا مقابلہ فائنل پروگرام کے لیے بمبئی میں ہوگا۔ جس میں ضلع تھانہ، رائے گڈھ، رتناگری، سندھودرگ کے طلبہ شریک ہوں گے۔ مذکورہ طالب علم کی کامیابی پر اسکول میں پرنسپل جناب مختار احمد مامے کے ذریعے طالب علم کا استقبال کیا گیا اور امید کی جا رہی ہے کہ طالب علم مذکورہ بمبئی میں ہونے والے پروگرام میں بھی نمایاں طور پر کامیابی سے نظر ملائے گا۔

مرسلہ پرنسپل

مہسلہ میں تعلیمی مقابلے

ضلع پریشد رائے گڈھ کی جانب سے امسال اردو مضمون نویسی اور تقریری مقابلے کا انعقاد ضلع پریشد مراٹھی گرلز اسکول مہسلہ میں ہوا جس میں مہسلہ اور اطراف کے اسکولوں کے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا۔ پروگرام کی صدارت سلبھا راجے بائی (نائب سبھاپتی) نے کی اور بحیثیت مہمان خصوصی عبدالرحمٰن دفعدار (سرپنچ مہسلہ) اور ولاس یادو موجود تھے۔ اس مقابلے میں نثار عبدالحمید منصوری، نازیہ محمد حنیف شیخ، قمرالدین اعجاز جلال اور تقریری مقابلے میں فریدہ حقیق اللہ خان، معین الحداد عبدالخالق ریاض اور صبیحہ عبدالرحمٰن نے بالترتیب اول، دوم اور سوم مقام حاصل کیے۔

نامہ نگار افسر آراء کونڈیویلکر

ڈاکٹر نائیک صاحب کو اعزاز

MAAS مسلم ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس کے زیر اہتمام ۲۴ر اکتوبر ۹۶ء کو دہلی میں منعقدہ ایک تقریب میں جس کی صدارت کالی کٹ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر جی محی الدین فرما رہے تھے اور ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامینٹل سائنس کے پروفیسر ڈاکٹر ویریندر سنگھ بطور مہمان خصوصی شریک محفل تھے۔ (نقش کوکن کے مدیر) ممبئی کے معروف ماہر نفسیات ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کو ادارہ کے فروغ میں نمایاں خدمات انجام دینے کی قدر افزائی کے طور پر ایک خصوصی ایوارڈ عطا کیا گیا۔ جس میں سند امتیاز اور مومنٹو شامل ہیں۔ ایک اور ایوارڈ ڈاکٹر نائیک صاحب موصوف کو انٹرنیشنل فرینڈشپ سوسائٹی (دہلی، ہند) کی جانب سے ۱۴ر نومبر ۹۶ء کو آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو کے جنم دن کے موقع پر منعقدہ ایک سیمینار میں دیا گیا۔ ہر سال اس طرح کے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جہاں عالمی سطح پر انسانی فلاح و بہبود اور تحقیقی کام کرنیوالوں کی قدر افزائی کے طور پر انہیں "وجے شری" ایوارڈ عطا کیا جاتا ہے۔ امسال "وجے شری" ایوارڈ پانیوالوں میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بھی شامل تھے اور انہیں یہ اعزاز ایڈیشنل الیکشن کمشنر شری وی کرشن مورتی کے ہاتھوں پیش کیا گیا۔ سابق مرکزی وزیر ریاست برائے امور خارجہ شری آر ایل بھاٹیہ نے سیمینار کا افتتاح فرمایا۔ ٭٭

سرزمین کوکن پر پہلا
آل انڈیا مشاعرہ

آزادی کے بعد اردو زبان دلی کے چاندنی چوک اور لکھنؤ کے محلوں سے جو نکلی تو مہاراشٹر میں آ بسی اور اب خصوصاً کوکن میں نہ صرف زندہ ہے بلکہ پھل پھول رہی ہے۔ آج اضلاع کوکن میں اردو اسکولوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ رائل ایجوکیشنل سوسائٹی کے تحت جاری ملی اکرٹلے آر آندرے انگلش ہائی اسکول و جونیئر کالج (بورلی پچھن رائے گڈھ) کے طلباء انگریزی ذریعۂ تعلیم ہوتے ہوئے بھی اردو گولڈ میڈل حاصل کر چکے ہیں۔ یہی نہیں اکثر و بیشتر یہاں کے طلبہ اردو تقریری مقابلوں اور ڈراموں وغیرہ میں صرف پیش پیش رہے ہیں بلکہ انعامات بھی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اردو کے فروغ کی ایک کڑی ہی کے تحت اب یہاں ایک عظیم الشان آل انڈیا مشاعرے کا انعقاد کیا جا رہا ہے ۴ر جنوری ۹۷ء کو اسکول کے وسیع ہال میں منعقد ہونیوالے اس عظیم الشان مشاعرے کی صدارت دلیپ کمار صاحب فرمائیں گے جبکہ ہندوستان بھر کے کونے کونے سے نامور شعراء و شاعرات اس مشاعرے میں شرکت کے لئے تشریف لا رہی ہیں اور اس پروگرام کے انتظام و انصرام میں فلم و ٹی وی اسٹار مشتاق مرچنٹ پیش پیش ہیں تو پروگرام کی کامیابی کے بارے میں شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی ـــــ ٭٭

کل ہند قومی ایکتا کمیٹی کا پروگرام

ادارہ ہٰذا کے زیر اہتمام (جس کے صدر ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر جناب قمر قاضی اور معتمد جناب اے ڈی تلک ہیں) ۱۷ر نومبر ۹۶ء کو بھارتی ودیا بھون ممبئی میں بھارتی سماجی ایکتا کے عنوان سے ایک پروگرام منعقد ہوا جس میں مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی ندوی مقرر خاص تھے۔۔

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان کے تعارف کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے ملک و قوم کیلئے درخشاں ثابت ہوں گے۔ لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی مسلم حضرات سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے جناب ابراہیم بغدادی سے جو U.K میں ہمارے نمائندۂ خصوصی ہیں۔ رابطہ قائم کریں IBRAHIM BAGHDADI

ان کا پتہ ہے 40 BOLANDSTREET BLACKBURN BBI 6LL

ذیل میں چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے

کوکن کے مشہور شاعر اور زیر دبی میں کوکن رائیٹرز گلڈ کے روح رواں اور نصف درجن شعری مجموعے کے خالق جناب ساحر شیوی کے نواسے حارث عبدالحمید نورے متوطن شیو بررگ ضلع رتناگری حال مقیم لیسٹر انگلینڈ نے صرف پانچ سال کی عمر میں گذشتہ سال ۹۵ء میں قرآن ناظرہ مکمل کر چکے ہیں۔

نقش کوکن

موصوف کی دوسری نواسی فریحہ خلیق ونکر متوطن شیون تعلقہ کھیڈ رتناگری حال مقیم لوٹن انگلینڈ نے صرف چار سال ۱۰ ماہ کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ مکمل کر چکی ہیں۔

ہم دونوں بچوں اور ساحر شیوی صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مرسلہ
ابراہیم بغدادی۔ یو کے

جناب ساجد عبدالسلام نقیبر کا تعلق راقم الحروف کے گاؤں سے ہونے کے سبب دوہری خوشی ہونا فطری امر ہے۔ موصوف کی پیدائش مانچسٹر میں ہوئی اور وہیں پر ابتدائی اور ثانوی تعلیم مکمل کر کے مانچسٹر میٹرو پولیٹن METROPOLITAN یونیورسٹی میں داخلہ لیا وہاں سے آپنے الیکٹرک انجینئرنگ میں جون ۹۶ء میں

NATIONAL DIPLOMA TECH... HIGHER

MERITS تیرہ میرٹ HIGHER
اور ڈسٹنکشن

DISTINCTIONS سے حاصل کر چکے ہیں اور مزید تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کا ارادہ ہے ویسے فی الوقت آپ مانچسٹر ائیر پورٹ پر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ موصوف کا آبائی وطن ساکن گونڈگھر تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ ہے۔ ہم ان کی کامیابی پر اظہار تہنیت پیش کرتے ہیں۔

ابراہیم بغدادی یوکے

کوکن مسلم سوسائٹی کا جلسۂ عام

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ضلع تھانہ جس کے زیر اہتمام ضلع میں کئی تعلیمی ادارے جاری ہیں اس فعال سوسائٹی کا سالانہ جلسۂ عام ۳۰ نومبر ۹۶ء کو بھیونڈی میں منعقد ہو رہا ہے جس میں جناب ایم اے خسرو سابق وائس چانسلر علی گڑھ بطور مہمان خصوصی شریک ہونگے تمام اراکین سے شرکت کی التماس ہے۔

٭ ٭ ٭

جناب ظفر احمد، محمد جعفر سنگے کا تعلق متوطن دھولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ سے ہے لیکن ان کے دادا جناب عبداللہ سنگے صاحب تقسیم ہند کے بعد ہجرت کر کے کراچی پاکستان جاکر آباد ہوئے تھے آزادی سے پہلے آپ بمبئی اور پونہ میں وکالت کرتے تھے آپنے بمبئی یونیورسٹی سے B.A.، LL.B (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی) کی سند حاصل کی تھی۔ بعد ازاں کراچی میں منتقلی کے بعد بھی ایک کامیاب قانون داں مانے جاتے تھے۔ لہٰذا ان کی خدا داد ذہنیت کے پیش نظر وہ کراچی بار ایسوسی ایشن KARACHI BAR ASSOCIATION کے نائب صدر کے عہدہ پر بھی فائز رہے تھے۔ اسی دوران موصوف کے برخوردار محمد جعفر سنگے نے اعلیٰ تعلیم کی غرض سے کیلی فورنیا امریکہ کی یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور وہاں سے انجینئرنگ ENGINEERING میں اعلیٰ سند حاصل کر کے وہیں پر ہی مستقل سکونت اختیار کر لی اور اپنے والدین اور بیوی بچوں کو بلا کر آج یہ پورا خاندان کیلی فورنیا میں آباد ہے۔ نیز ان کے ذریعہ امریکہ میں سنگے، بھارفے مقدم، مصبا، مقری، خان اور سرفے وغیرہ بیسوں افراد آباد ہو چکے ہیں۔ قابل ذکر اور اسی خاندان کی تیسری نسل میں سے ظفر احمد سنگے نے اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل کر امسال گرین ویل یونیورسٹی امریکہ سے انجینئرنگ میں اعلیٰ ڈگری حاصل کی ہے۔

اور فی الوقت مقامی کمپنی میں برسرِ روزگار ہیں۔ یادگار کے طور پر ان تینوں حضرات کے فوٹو پیشِ نظر ہیں اور اس تعارف کے لیے راقم الحروف جناب عثمان محوانے (لندن) کے شکر گزار ہیں۔ لہٰذا ہم اس خاندان کی مزید ترقی کے لیے دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں

مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو۔کے

نظیر مہاتے ٹی وی سیریل کے ابھرتے موسیقار

نظیر مہاتے متوطن ماکھزن ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوئے ان کی تعلیم و تربیت رتناگیری میں ہوئی، ۱۹۶۰ء میں وہ ممبئی آئے۔ انہوں نے دلے ملے گروجی سنگیت کلا بھون میں موسیقی کی تعلیم حاصل کی اور الیکٹرانکس گٹار نواز کی حیثیت سے مشہور ہوئے ہوٹلوں اور اسٹیج شو میں نام کمانے کے بعد وہ محمد رفیع، مہندر کپور کے ساتھ اسٹارڈم میں داخل ہوئے اور پچھلے پندرہ برسوں سے ملک اور غیر ملک میں الیکٹرانک گٹار بجاتے رہے ہیں۔

ہدایتکار آنند ساگر نے ساگر انٹرنیشنل کے بینر تلے بننے والی میگا سیریل الف لیلیٰ میں ان کی خدمات حاصل کیں۔ نظیر مہاتے کی میوزک نقشہ کرکے ڈائرکشن میں الف لیلیٰ کی الگ الگ کڑیوں میں بارہ گیت ریکارڈ کیے گیے ہیں۔ ٹی وی ناظرین میں سب سے زیادہ مقبول یہ گیت ہوا ہے "جن ڈالا جن ڈالا" اس گیت کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ساگر انٹرنیشنل میں ہزاروں خطوط موصول ہوئے ہیں۔ الف لیلیٰ کے ان نغموں میں ہندوستانیت، مغربیت عصر، فنطاسی، کاسٹیوم ڈرامی رنگا رنگی الف لیلیٰ کے گیتوں میں ابھر کر آتی ہیں۔ ٹی وی کے چارٹ میں یہ ٹاپ مقبولیت کا اعزاز پا رہے ہیں۔ الف لیلیٰ راماnand ساگر کی پیشکش ہے۔

پرائم گروپ آف کمپنیز کے زیرِ اہتمام وفا پارک کوسہ میں الاٹمنٹ کی پُروقار تقریب

۱۲ر نومبر ۹۶ء اتوار کی سہ پہر میں پرائم گروپ آف کمپنیز کے کوسہ (ممبرا) کے پُرفضا مقام وفا پارک میں اپنے تعمیراتی مرحلہ کی پہلی تکمیل پر ۱۰۸ فلیٹوں کا قبضہ دینے کے لیے ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد کیا تھا جس میں امیدوار مکینوں کے رشتہ دار عمائدین شہر اور تعمیراتی حلقہ کے معززین کثیر تعداد میں شریک تھے۔

ایک بہت ہی کشادہ اور خوب[illegible] شامیانہ میں حافظ عبدالواحد صاحب نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے تقریب کا آغاز فرمایا اور پرائم گروپ کے میجنگ ڈائریکٹر امتیاز پیرزادہ نے حاضرین کا استقبال کیا۔ دوسرے ڈائریکٹر راشد[illegible] نے ساتھی ڈائریکٹران کا تعارف کراتے ہوئے اسی منصوبہ کی تعمیر و تکمیل کے تعلق سے تفصیلی معلومات دی۔ اس کے بعد ڈائریکٹران جناب مشتاق کھوت یونس کھوت، راشد خان، پیرزادہ اور سلطان مہالدار صاحبان نے پھولوں کے دلکش گلدستے پیش کرکے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

معزز مہمانوں میں کوکن بنک کے سابق چیرمین اور موجودہ ڈائرکٹر جناب علی ایم شمسی، انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام سٹیزن ویلفیر گروپ کے صدر جناب عزیز مکی، تھانہ میونسپلٹی کے کارپوریٹر جناب لیلین سروے، شیوسینا وبھاگ پرمکھ شری شرد مورے اردو ٹائمز کے مدیر انجم رومانی، بمبئی میونسپلٹی کے کارپوریٹر جناب یوسف ابراہانی اور مینجنگ ڈائرکٹر امتیاز پیرزادہ کے پدر بزرگوار ڈائس پر تشریف فرما تھے اور ان میں سے بیشتر حضرات نے

اردو کی اس کامیاب [illegible] پر [illegible] کرنا اور تعلیمیوں کے فرید [illegible] ہوئے وعدوں کی پاسداری اور تکمیل وفا پر انہیں مبارکباد دی۔ نظامت کے فرائض عرفان جعفری نے انجام دیئے اور R.O ڈائریکٹر جناب سلطان مہالدار نے اخیر میں شکریہ ادا کیا۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کی جانب سے استقبالیہ

۵ رنومبر ۹۲ کو اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیر اہتمام لندن سے آئے ہوئے مہمان جناب یاور عباس اور محترمہ حمیدہ یاور عباس کو استقبالیہ خلافت ہاؤس بائیکلہ میں دیا گیا۔

اکادمی کے کارگذار چیرمین ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا یاور عباس ایک عرصہ تک بی بی سی سے وابستہ رہے ہیں اور انہوں نے اردو سے متعلق کئی ڈاکیومینٹری فلمیں بنائی ہیں محترمہ حمیدہ یاور عباس ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں اردو کی لکچرار رہی ہیں۔

اس موقع پر اکادمی کے جریدے ماہنامہ کے خصوصی شمارے دلت سوانح کی رسم رونمائی ممتاز شاعر نرائن سُروے نے کی

نقش کوکن

کے ہاتھوں انجام پائی۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

مسلم کوآپریٹیو بینک کے انتخابات عوامی محاذ پینل کے ۱۳ امیدوار کامیاب

پونے ضلع کے اقلیتی طبقوں میں اپنی معاشی واقتصادی پالیسی کے تحت مشہور مسلم کوآپریٹیو بینک کے حالیہ بورڈ آف ڈائریکٹرس کے انتخاباب میں جناب پی اے انعامدار کی قیادت میں عوامی محاذ کے ۱۳ امیدواروں نے بھاری اکثریت کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔

مخالف پینل جمہوری محاذ سیوا مرکز جن کی قیادت یہاں کے سابق ایم ایل اے جناب امین الدین پین والے سابق کارپوریٹر جناب ریاض استاد اور جناب قادر میمن نے سنبھالی تھی۔ علاوہ ازیں مخالف پینل کے سابق ایم ایل اے شری پرکاش ڈھیرے اور دیگر سیاسی لیڈروں کی بھرپور حمایت حاصل تھی ان نتائج سے پونے ضلع کے سیاسی میدان اور مسلم قیادت میں نیا موڑ آگیا ہے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جناب پی اے انعامدار نے نمائندہ کو بتایا کہ ویسے بینک کے انتخابات اتنی اہمیت کے حامل نہیں تھے لیکن نتائج اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ عوام تعمیری کام کرنے والے لوگوں کے ساتھ ہیں۔

ممبئی سے چالیس میل کے فاصلے پر

ممبئی سے صرف چالیس میل کی دوری پر اکلولی بججیشوری اور گنیش پوری میں گرم پانی کے جھرنے ہیں۔ صدیوں سے یہاں یہ جھرنے بہہ رہے ہیں اب تو ان جھرنوں کو ایک ڈاب کی صورت دے دی گئی ہے یہ ڈاب چھوٹے کنوئیں کی صورت میں ہیں ان کی گہرائی دو تین میٹر سے زائد نہیں ان میں اوپر تک پانی بھرا رہتا ہے لوگ آرام سے اوپر بیٹھ کر یا ڈبکی لگا کر نہانے کا لطف اٹھاتے ہیں۔ اکلولی میں گرم پانی سے نہانے کے بعد تانسا ندی میں ٹھنڈے پانی سے نہانے کا بھی لطف لیا جاتا ہے۔

کئی کئی جھرنوں کا پانی تو اتنا گرم ہے کہ آپ وہاں نہانے کی سوچ نہیں سکتے۔ ان تینوں گاؤں کے علاقے کو سیاحتی مرکز کے طور پر ترقی دی جارہی ہے۔ ان جھرنوں میں نہانے سے کئی جلدی امراض اچھے ہوتے ہیں اسی لیے ممبئی سے یہاں لوگ جاتے آتے رہتے ہیں۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ یہاں زمین کے نیچے ابرق کی کانیں ہیں۔ اسی لیے پانی گرم ہے جس میں کئی نمکیات گھلے ہوئے ہیں جو جلدی امراض کو دور کر دیتے ہیں چوٹ، موچ کے سبب ہڈیوں اور جوڑوں میں ہونے والی سوجن اور درد کے لیے تو یہ گرم پانی تیر ہدف ہے، سر درد بدن درد اور گٹھیا کے لیے بھی یہ پانی مفید ہے۔

کالستہ میں کمپیوٹر کلاس

سوشیل ایجوکیشن سوسائٹی کالستہ کے ماتحت پہلے ہائی اسکول بعد ڈی ایڈ کالج و جونیر کالج (آرٹس وکامرس) کا قیام عمل میں آیا۔ تکنیکی تعلیم کی اہمیت کے پیشِ نظر سوسائٹی نے یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء سے کمپیوٹر کلاسیز کا آغاز کیا ہے جس سے پنجم تا بارہویں جماعت کے طلبہ وطالبات علم کمپیوٹر سے مستفید ہو رہے ہیں۔ طلبہ وطالبات علم کمپیوٹر کے حصول کی عصری ضرورت کی تکمیل کریں۔

کوکنی مسلم یونین نیروبی کا انتخابِ نو

مشرقی افریقہ کے شہر نیروبی میں قائم کردہ کوکنی مسلم یونین جو برسوں سے خوابیدہ سی تھی اس میں اب زندگی کی تازہ رمق دوڑی ہے مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۹۶ء کو اس کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا اور اس میں درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ اللہ کرے یہ منتخبہ اراکین یونین میں ایک نئی روح پھونکیں۔

چیئرمین عبدالوہاب کھکے، وائس چیئرمین عبدالقادر حوا، سکریٹری محمد شفیع بغدادی، خازن عنایت جمعدار، ٹرسٹیان محمد علی پرکار، فقیہ غلام حسین، اور بخشی ہسپاٹیل۔

نقش کوکن

ممبئی اور رتناگری کے درمیان ریلوے سروس کی شروعات

۱۵ نومبر ۹۶ء سے ممبئی اور رتناگری کے درمیان کوکن ریلوے کی افتتاحی تقریب میں وزیر اعلیٰ منوہر جوشی، مرکزی وزیر ریلوے رام ولاس پاسوان کوکن کے سیاسی رہنما دھوڈنڈوتے و دیگر عمائدین کی شرکت متوقع تھی مگر میونسپل کونسل اور ضلع پریشد کے چناؤ کے اعلان کے ساتھ انتخابی ضابطہ اخلاق جاری ہوا اس لئے یہ ٹیم شریک نہیں ہو سکی۔ بہرطور رتناگری سے ممبئی کے لئے مسافروں کو لے کر ٹرین روانہ تو ہوئی مگر صبح ۸ بجکر ۵۰ منٹ پر دھامندیوی سرنگ میں پٹری سے اتر گئی۔ چپلون سے رابطہ قائم کیا گیا تو فوری طور پر ایک راحتی ٹرین کا انتظام کیا گیا۔

کیلوفورنیا کے ایک ہائی اسکول میں عربی نصاب میں شامل:

کیلوفورنیا (فانا) کیلی فورنیا کے ایک ہائی اسکول نے عربی زبان کو باقاعدہ اپنے نصاب میں شامل کیا ہے تاکہ اسکول کے مسلم طلبہ وطالبات عربی زبان کی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر قرآن وحدیث کو براہ راست سمجھ سکیں۔ ضلع اور رنج کی ٹی کے ہنگٹن بیچ یونین ہائی اسکول نے ایک سال کے نصاب میں ۹۰ گھنٹے عربی کی تدریس کے لئے مختص کئے ہیں (تین ماہ تک ایک گھنٹہ یومیہ) امریکی مسلمانوں کی یہ کامیابی کونسل آف اسلامک ایجوکیشن کے بانی وڈائرکٹر شبیر منصوری کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اس سے قبل بچوں کی عربی تعلیم کا انتظام والدین اور سرپرستوں کو اسکولوں سے باہر ذاتی طور پر کرنا پڑتا تھا اس بار شام، لبنان، مصر، ہندوستان اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے مسلمان بچوں

عنوانِ بالا کے تحت نقش کوکن کے نومبر ۹۶ء کے شمارہ میں صفحہ ۲۵ پر ایک مضمون شائع ہوا تھا جس پر ہمارے باشعور قارئین اور علم دوست حضرات نے فوراً ہی اپنی صائب آراء سے ہمیں سرفراز فرمایا ۔ تمام اُمور پر غور وخوض کرنے کے بعد یہی نتیجہ اخذ ہوا کہ انعام کے حقداروں کو جلسہ میں آکر (جو اُن کے حق میں جلسۂ اعزاز بھی ہے) اپنا انعام وصول کرلینا چاہیئے اسی میں ادارہ کی آن اور انعام پانے والے کی شان ہے۔

اس آن بان وشان کے مسئلہ کو ملحوظ خاطر رکھ کر ہم نے بھی اس امر کو دلکش اور دلآویز بنانے کی غرض سے انعام میں دی جانے والی رقم کو بڑھا کر دوگنا کردیا ہے ـــــ نقد رقم کے علاوہ سندِ امتیاز اور یادگاری تحفہ (مومنٹو) بھی پیش کیا جائے گا جو پانے والے کو ہمیشہ اس اعزاز کی یاد دلاتا رہے گا

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ حقدار کی مجلس میں عدم شرکت کی صورت میں صرف مومنٹو اور سرٹیفکیٹ ارسال خدمت ہوگا۔..

اس سال کے تمام منتخب بیسٹ ٹیچرز اور بیسٹ اسٹوڈنٹس کو دعوتیں بھیجدی گئی ہیں کہ وہ ۲۵؍ دسمبر ۹۶ء کو داؤد فاضل بھائی آڈیٹوریم کھڑک ممبئی ۹ میں جلسۂ اعزاز وتقسیم انعامات میں شریک ہوں

ادارہ
N·K T·F

اھلاً وسھلاً مرحبا

ڈاکٹر نسرین عبدالستار پٹھان

راجہ پور (تعلیم خانہ)

ضلع رتناگری کی معروف شخصیت جناب یوسف خان پٹھان کی پوتی اور عبدالستار یوسف پٹھان کی دختر ڈاکٹر نسرین عبدالستار پٹھان نے بی اے ایم ایس (B.A.M.S.) کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا۔ اس طرح اس ذہین طالبہ نے C.C.H اور D.G.O کا سرٹیفکٹ کورس واڈیا چلڈرنس اور میٹرنیٹی اسپتال پریل ممبئی سے حاصل کیا ہے فی الحال وہ مہاتما گاندھی میمن اسپتال (واشی) میں ڈپوٹی میڈیکل آفیسر کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

ڈاکٹر نسرین سینٹ پال کانونیٹ پریل کی طالبہ تھیں جنہوں نے ایس ایس سی میں ۸۵ فیصد نمبر حاصل کرکے سینٹ پال کانونیٹ ہائی اسکول پریل میں اول نمبر رہیں اور ایس ایس سی بورڈ کے امتحان میں انگلش مضمون میں ۹۵ فیصد نمبر حاصل کئے تھے۔ بعد ازاں S.I.E.S کالج سائنس ممبئی سے بارہویں کا امتحان (ڈسٹنکشن) امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور آر۔ اے پوڈار کالج میں داخلہ لیا اور بفضل تعالیٰ میڈیکل میں کامیاب اور کامران ہے اس طرح ڈاکٹر نسرین کے چھوٹے بھائی سمیر عبدالستار پٹھان تیرنا میڈیکل کالج واشی نیو ممبئی سے ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان سے فارغ ہوئے ہیں۔ ابھی نتیجہ کا انتظار ہے آپکے بڑے بھائی نثار بھی ڈاکٹر ہیں۔ الغرض جناب عبدالستار پٹھان صاحب نے اپنے تینوں بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور میڈیکل کی اسناد سے بہرہ ور فرمایا اللہ ان کے ہاتھوں میں شفا دے اور عملی زندگی میں کامیاب فرمائے۔

کوکن ہائر ایجوکیشن کا جلسۂ عام

عالیجناب علی ایم شمسی صاحب کی سربراہی میں سرگرم عمل ضلع رائے گڑھ کا تعلیمی ادارہ کوکن ہائر ایجوکیشن پونٹ کا تیسرا سالانہ جلسۂ عام اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ میں ۲۳ نومبر ۹۶ کی صبح انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں رپورٹ آمد و خرچ کا محاسبہ اور نئے محاسب کی منظوری بالاتفاق رائے عمل میں آئی۔ کوکن ہائر ایجوکیشن کا یہ سہ رخی پروگرام کا دن تھا لہٰذا سالانہ جلسۂ عام کے بعد عالیجناب غلام پیش امام صاحب کی قیادت میں منعقدہ بورڈ آف مینجمنٹ کی میٹنگ اسی جگہ پر منعقد ہوئی۔ جس میں پونہ سے جناب پی اے انعامدار نے حاضر ہوکر اقلیتی تعلیمی اداروں کے مسائل اور ان کے حل پر تفصیلی رہنمائی فرمائی۔ ضلع رائے گڑھ کے تعلیمی اداروں کے نمائندہ مندوبین نے انعامدار سے سوالات کرکے اپنے شکوک و شبہات کا ازالہ کر لیا۔ سہ پہر میں تقسیم انعامات کا ایک شاندار جلسہ ہوا جس کی صدارت انعامدار صاحب نے فرمائی اور اپنے عالمانہ اور بصیرت افروز خطبۂ صدارت سے شرکاء محفل کو بیحد محظوظ فرمایا۔ جنرل سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنٹے نے غرض و غایت اور تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ جناب سعید چلگاونکر صاحب نے استقبال فرمایا اور جناب آصف پلوکر نے تعارفی تقریر کی اور جناب شکیل کڈو نے نظامت فرمائی۔

"دردِ بٹورے پاگل تنہا"

جدید لب و لہجہ کے شاعر جناب ناصر شکیب کے مجموعۂ کلام "درد بٹورے پاگل تنہا" کی اشاعت کے سلسلہ میں ناسک، کرلا اور کلیان میں اجراء کی تقریبات منعقد ہوئیں۔ ناسک میں

جناب قیصر الجعفری کے ہاتھوں اجراء عمل میں آیا تو جلسہ کی صدارت ڈاکٹر اجمل خان نے کی اور نظامت اعجاز انجم نے انجام دی۔ کرلا ممبئی میں ادارہ "سب رنگ" نے تقریب کا اہتمام کیا تھا جس کی صدارت جناب یعقوب راہی نے فرمائی اور جناب ندا فاضلی کے ہاتھوں کتاب کا اجراء عمل میں آیا۔ سلیان میں بزم ادب کے زیر اہتمام اور جناب اطہر نفیر آبادی کی صدارت میں پروگرام ہوا اور نظامت زاہد کلیانوی نے انجام دی۔ رسم اجراء کے بعد تینوں مقامات پر شعری نشستوں کا بھی اہتمام تھا۔

رتناگری گرام وکاس سمیتی کے عام جلسے :

رتناگری تعلقہ گرام وکاس سیوا سمیتی کی عام میٹنگ زیر صدارت جناب عبداللطیف مہسکر ۲۲ ستمبر کو پوردھن ہائی اسکول میں منعقد ہوئی۔ سیوا سمیتی کے مشیر جناب تاج الدین ہرلیکر نے فلاحی منصوبوں پر روشنی ڈالی بعد سالانہ رپورٹ کی منظوری اور تخمینہ اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

سمیتی کے نائب صدر آئی وائی سولکر نے رتناگری آکاش وانی سے جاری اردو پروگرام گلستاں کا وقت بڑھانے کی تجویز رکھی۔ رتناگری ڈی پی سی میں مسلمانوں کی نمائندگی اور اردو اکادیمی میں رتناگری کے اردو دانوں کی شمولیت کا مطالبہ کیا گیا اس جلسہ میں رفیق نائیک، عبدالحمید ناکاڑے۔ امیر قاضی، عبدالکریم وستا، اقبال مقدم، نسرین بھاٹکر، شمشاد مقدم، عبداللطیف ملّا۔ ابراہیم قاضی اور دیگر افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جبکہ ضلع پریشد ایجوکیشن بورڈ کے سبھا پتی حسین خان بھیڈنائیک نے سطح غربت سے نیچے زندگی گزارنے والوں کے لئے جاری سرکاری منصوبوں کی معلومات دی۔ ادارہ کے نائب صدر الحاج ابراہیم دلوی صاحب نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں بطور عطیہ پانچ ہزار روپے دیئے اس رقم کے سود سے غریب طلباء طالبات کو تعلیمی امداد دی جائے گی۔

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے

: ادارہ :

درونِ ہند خریدار

جناب اسماعیل محمد مہملوے۔	ممبئی ۳
فاروق ہائی اسکول برائے صبیات	جوگیشوری
جناب محمد طارق عبدالغنی کھوبیکر	اندھیری
جناب نورالدین حمید قاضی	کرلا، ممبئی
محترمہ صدیقہ کوثر مبارک لالہ	پونہ
جناب عبدالصمد جعفر مقادم	ڈونگری ممبئی

بیرونِ ہند خریدار

جناب سیف الدین گیتے۔ الخبر (سعودی عربیہ)

شادیٔ خانہ آبادی

فیروزہ کھتالے با ابراہیم پرکار

ممبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش جناب آدم اسماعیل کھتالے متوطن کونڈویل (کھیڈ) کی دختر فیروزہ کی شادی جناب حسن میاں پرکار کے فرزند ابراہیم کے ساتھ کوکن اپارٹمنٹ گو ولکوٹ روڈ چپلون میں ۶ نومبر کو انجام پائی۔

اسلم خان با شیرین کھوت

مرین انجینئر جناب عباس خان کے فرزند اسلم کی شادی جناب ابراہیم حسن کھوت کی دختر شیرین کے ساتھ ۱۰ نومبر ۹۶ء کو ان کے وطن السورے (کھیڈ) میں انجام پائی۔

شمسی صاحب کو مبارکباد

ملاحظہ ہو ٹائیٹل کا صفحہ نمبر ۲

شمبیہ ملا با مسعود ٹھاکور

انجمن مسلمانان مجگاؤں کے فعال عہدیدار جناب ابوبکر ملا کی پوتی شمبیہ کا عقد مسعود حاجی یوسف محمد صاحب ٹھاکور کے فرزند محمد خالد کے ساتھ مجگاؤں مسجد میں ۲۴ نومبر ۹۶ء کو انجام پایا۔۔۔

حسنہ بہور با عبدالشکور حوا

نیروبی مشرقی افریقہ میں ۲۴ اگست ۹۶ء کو مرحوم عبدالرحمٰن بہور کی دختر حسنہ اور جناب داؤد حوا (مقیم لندن) کے فرزند عبدالشکور رشتۂ ازدواج میں بندھ گئے۔

فریدہ کھاٹے با عبدالعزیز چلوان

۱۹ اکتوبر ۹۶ء کو نیروبی مشرقی افریقہ کے مرحوم حسن کھاٹے کی دختر فریدہ کی شادی مرحوم آدم چلوان کے فرزند عبدالعزیز کے ساتھ انجام پائی۔۔۔

مس ثمینہ دوست

بھیونڈی کے معزز سوشل ورکر اور کئی تعلیمی اداروں کے سربراہ جناب مرتضیٰ فقیہ کی نواسی مس ثمینہ دوست کا انتخاب یو این او (U.N.O) کے ایک عہدہ کے لئے کیا گیا ہے۔ ۲۵ سال کی کم عمری میں اس بین الاقوامی تنظیم کے لئے منتخب کیا جانا مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے۔ اس عہدہ کے لئے یہ پہلی نوجوان ہندوستانی مسلم خاتون ہیں۔

آجکل اخباروں میں GATT کے بہت تذکرے ہوا کرتے ہیں نقش کوکن کے قارئین بھی اس Term سے واقف ہیں یہی ایجنسی اب World Trade Organization کہلاتی ہے اس کے ہیڈ کوارٹرس جنیوا (سوئزرلینڈ) میں ہیں۔ مس ثمینہ کا تقرر اس ایجنسی میں جونیر لیگل آفیسر کی حیثیت سے ہوا ہے وہ آجکل جنیوا میں مقیم ہیں

دیگر تفصیلات N.K.T.F کے سالانہ جلسۂ انعامات میں ملاحظہ فرمایئے۔۔۔

انتقالِ پُر ملال

(۱) جناب داؤد صاحب سوگے
متوطن بورلی پنچتن ضلع رائے گڈھ
۳۱ راکتوبر ۹۶ء کو ۷۲ سال کی عمر
میں عارضۂ قلب سے بلیک۔ برن
انگلینڈ میں رحلت فرماگیے۔

(۲) جناب حسین میاں غلام صاحب
الڈے متوطن بورلی پنچتن ضلعے
رائے گڈھ ۳۱ راکتوبر ۹۶ء کو ۵۷ سال
کی عمر میں کیپٹون ساؤتھ افریقہ میں
انتقال فرماگیے۔ مرحوم نہایت مخیر
اور فیاض دل شخص تھے۔ مرحوم
ضلع رائے گڈھ کی مسجد کے بجلی کا
بل ۱۹۶۴ء سے لے کر تا حیات اپنے
جیبِ خاص سے ادا کرتے رہے۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو۔کے

بیگم اسمٰعیل شیخ کو صدمہ

مشرقی افریقہ (نیروبی) میں
نقش کوکن کے خصوصی نمائندہ اور
کرمفرما جناب شیخ اسمٰعیل کے برادر
نسبتی جناب علی ابراہیم تابے متوطن
کھیڈ ۱۶ راکتوبر ۹۶ء کو حرکتِ قلب
بند ہوجانے سے بعمر تقریباً ۶۰ سال
راہیِ عدم ہوگیے۔

نقش کوکن

خدیجہ تجوانے کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ خیرخواہ
جناب عثمان تجوانے مقیم لندن کے
شریکِ حیات محترمہ خدیجہ تجوانے کے
چھوٹے بھائی نذیر تابے کا اکتوبر
۹۶ء کے آخری ہفتہ میں جواں عمری
میں اچانک حرکتِ قلب بند ہوجانے
سے ان کے آبائی وطن آڑا تعلقہ
داپولی میں انتقال ہوگیا۔

مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر

عبدالقادر قاضی کو صدمہ

شہر رتناگری کے تاجر جناب
عبدالقادر حسین قاضی (ڈاکٹر عبدالکریم
نائیک کے ماموں زاد بھائی) کی زوجہ
محترمہ رحمت بی کا ۱۴ رنومبر ۹۶ء کو مختصر
سی علالت کے بعد رتناگری میں
انتقال ہوگیا۔

قادر مونگائے کا انتقال

بندر محلہ، ہرنئی تعلقہ داپولی
کے نوجوان قادر مونگائے ایک
حادثہ میں سنگاپور میں جاں بحق ہوگیے
ان کا جسد خاکی ہندوستان کو ۱۱ رنومبر
۹۶ء کے روز ہرنئی میں سپرد خاک
کیا گیا

عبدالغفور دلوی کا انتقال

ممبئی کرلا کے مشہور ڈاکٹر
محمود دلوی کے والد جناب عبدالغفور
محمود دلوی متوطن پنگاری، تعلقہ
گوہاگر، ضلع رتناگری۔ ۲۰ راکتوبر ۹۶ء
کو اپنے گاؤں میں ۸۰ سال کی عمر میں
انتقال کرگیے۔ مرحوم نے اپنے گاؤں
میں سرکاری فیئر شاپ کے انتظام
کی ذمہ داری پچاس سال تک سنبھالی
مرحوم پندرہ سال پنگاری پولیس
پٹیل رہے

الحاج شفیع حسن ناڈکر بانکوٹی کو صدمہ

الجامعہ شافعیہ موربہ کے بانی
وصدر الحاج شفیع حسن ناڈکر کی اہلیہ
اور عدالت عالیہ ممبئی کے جسٹس عالیجناب
شفیع سعید پرکار کی ہمشیرہ صفیہ بانو
کا ۲۹ راکتوبر ۹۶ء کو بانکوٹ میں انتقال
ہوا۔ مذکورہ جامعہ کو موربہ میں تعمیر
کرنے اور اسے علاقۂ کوکن کا معیاری
دارالعلوم بنانے میں مرحومہ کی نیک
آرزوؤں کا بہت بڑا عمل دخل تھا۔

شریکِ غم
منظور الحسن۔ کرنالکر
ناظم جامعۃ الشافعیہ موربہ

شکیل مقدم کا انتقال

شکیل محمد علی مقدم متوطن ناگاؤں نزد پورلی پنجتن ضلع رائے گڈھ ۲۹ سال کی عمر میں ۹ اکتوبر ۹۶ء کو بلیک برن انگلینڈ میں رحلت فرما گئے۔ یہ نوجوان چھ سالوں سے کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھے۔۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی)

ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت کو صدمہ

بمبئی کے روزنامہ میں جن کے طب وحکمت سے متعلق مضامین شائع ہوا کرتے ہیں گرلا ممبئی کے وہ معروف ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت کی بھتیجی (ڈاکٹر فاروق سرکھوت کی دختر) بشریٰ کا ۱۴ نومبر ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔ ***

ناصر گھلطے کا انتقال:

اسرول ضلع رائے گڈھ کے جناب اسماعیل گھلطے کے جواں سال فرزند ناصر کا ۳ نومبر ۹۶ء کو ان کے وطن میں ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔

عبدالغنی سوداگر صاحب انتقال

رابوڑی تھانہ کی بزرگ شخصیت ادارہ نقش کوکن کی کارکن محترمہ سائرہ بانو کے خسر عبدالغنی سوداگر صاحب کا یکم اکتوبر کی دوپہر بمبئی کے اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ وہ ۸۲ سال کے تھے۔ ایک عرصہ تک بمبئی پولس میں ملازمت کے بعد سبکدوش ہوگئے تھے۔ انہوں نے اپنے گاؤں انادر ضلع دھاڑ دار کے قریب کوکری میں عربی مدرسہ قائم کیا تھا اسی طرح رابوڑی مسجد کے مدرسہ باب العلوم کی تعمیر کے لئے فنڈ کے حصول میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ ***

سائنسداں ڈاکٹر عبدالسلام کا انتقال

۲۱ نومبر کو پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ ماہر طبعیات ۷۰ سالہ ڈاکٹر عبدالسلام آکسفورڈ میں واقع اپنی رہائش گاہ میں انتقال کر گئے۔

وہ ۱۱ برس کے طویل عرصے (۱۹۷۴ء) تک صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ تھے۔

مرحوم ڈاکٹر عبدالسلام نے تیسری دنیا اور بالخصوص اسلامی ملکوں کی ترقی کے لئے تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنس عالم اسلام کے ... سائنسداں کام کرتے ہیں ... نوبل انعام یافتہ سائنسداں بھی ... اکیڈمی سے تیسری دنیا کے ۴۲ ملکوں کو فیض پہنچ رہا تھا۔ وہ ہندوستان بھی آئے تھے جہاں انہوں نے تعلیمی اداروں میں لیکچر دیئے تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو دنیا میں غیر معمولی عزت حاصل تھی لیکن انہیں اس بات کا ہمیشہ قلق رہا کہ خود ان کے وطن پاکستان میں ان کی خاطر خواہ پذیرائی نہیں ہوئی ان کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔

ابراہیم خلیل اللہ کا انتقال

الامین تحریک کے اہم رکن اور بانی روزنامہ "سالار" بنگلور کے منیجنگ ایڈیٹر، بنگلور کے مالک بیت الحجاج ممبئی کے سکریٹری، الامین چیریٹیبل ٹرسٹ بنگلور کے ٹرسٹی جناب ابراہیم خلیل اللہ صاحب کا بنگلور میں ۲۰ نومبر ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

صدق اللہ العظیم

...والے کے سابق ڈپٹی
... شریف الله حسن ریاض احمد
... ۲۴ نومبر ۱۹۹۶ء کو انتقال
ہوگیا وہ ۶۳ سال کے تھے۔ مرحوم
مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی
کے رکن بھی رہ چکے ہیں بلکہ اکیڈمی کی
تشکیل میں آپ نے نمایاں رول
ادا کیا تھا۔ آپ نے روزنامہ انقلاب
بمبئی کی ادارت بھی سنبھالی تھی۔ شکار
کا انہیں بہت شوق تھا۔ شکاریات
پیمان کی لکھی کتاب بہت مقبول ہے۔۔

ایڈوکیٹ ملا کو صدمہ

بیلاپور (سی بی ڈی) نئی ممبئی
کے نامور وکیل عبدالستار ملا متوطن
جیگڑ ضلع رتناگری جو نوٹری پبلک
ہیں ان کا نو سالہ فرزند میسرہ جو
... پتھا ... پاکستان میں درجہ چہارم
... تھا

۱۲ ستمبر ۱۹۹۶ء ... منہدم
ہوگیا ملا صاحب کا یہ سب سے چھوٹا
فرزند تھا۔۔

داؤد مستری کی رحلت:

نئی ممبئی میں نقش کوکن
کے نمائندہ خصوصی جناب محمود قاضی
کے بہنوئی جناب داؤد عبداللہ مستری
متوطن کھالے میکی کا ۲۴ نومبر ۱۹۹۶ء کو
ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔ موت
برحق ہے مگر اس واقعہ کا المناک پہلو
یہ ہے کہ اسی روز ان کے فرزند مجاہد
کی جناب لائین قاضی صاحب کی بھتیجی
شاہین بنت یونس قاضی کے ساتھ
شادی طے کی تھی اور نور مسجد ڈونگری
میں عقد خوانی ہونیوالی تھی کہ یہ حادثہ
پیش آیا۔۔

شکیل محمود مہاتے (امریکہ) کو صدمہ

امریکہ میں مقیم شکیل محمود
مہاتے کی دادی محترمہ عاشور زوجہ
یوسف مہاتے کا یکم نومبر ۹۶ء بعمر
۹۰ سال کرڈوئی میں انتقال ہوا۔
مرحومہ کے پسماندگان میں ان کا ایک
پوتا فیصل، پوتی افروز اور بہو
عزیزہ (جو امریکہ میں مقیم ہیں) اور بیٹی

... ہیں ...
(المرسلہ شفیق موڑک۔ کرڈوئی)

اسماعیل یوسف موڑک (کویت) کو صدمہ

جناب اسماعیل یوسف
موڑک جن کے والد محترم حال ہی میں
داغ مفارقت دے گئے تھے، اب
انکی والدہ محترمہ بابا بی یوسف
موڑک طویل علالت کے بعد کرڈوئی
میں بعمر ۸۰ سال انتقال ہوا۔ آپکے
پسماندگان میں دوسرے صاحبزادے
لیاقت اور بیٹیاں آمنہ بی، فاطمہ
بی، شریف بی اور ایک بھائی جناب
فخرالدین کاپھرے (مقیم کراچی) شامل
ہیں۔۔
(المرسلہ محمد شفیق موڑک، کرڈوئی)

عبدالغنی کھوپکر صاحب مرحوم

جناب عبدالغنی عثمان
کھوپکر ۲۱ ستمبر ۱۹۹۶ء کو انتقال
کر گئے۔ مرحوم کا شمار حلقہ مرگاؤں کے
ممتاز شہریوں میں ہوتا تھا۔ انہوں نے
تعلیم انجمن اسلام ہائی اسکول وی ٹی
ممبئی میں پائی۔ تحصیل علم سے فارغ
ہونے کے بعد مرحوم نے اپنی زندگی کا
آغاز بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں ملاک

انسپکٹر کی ملازمت سے کیا اور ترقی
کرتے ہوئے اسسٹنٹ ڈاک منیجر
کے عہدے پر ان کا تقرر ہوا۔
نومبر ۱۹۷۲ء میں وہ ملازمت
سے سبکدوش ہوئے۔

انجمن مسلمانانِ مجگاؤں ممبئی
کے ساتھ جسے ان کے برادر بزرگ مرحوم
جناب اسماعیل عثمان کھوپیکر نے
۱۹۱۸ء میں قائم کیا۔ ان کا تعلق عرصہ
تک رہا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران
جب حکومت نے اناج کو راشن کرنے
کا فیصلہ کیا اور دوسری انجمنوں کی
طرح اس انجمن کو بھی راشن کی دکان
کھولنے کی اجازت دی تو مرحوم بحیثیت
اکاؤنٹنٹ انجمن کو اپنی خدمات پیش
کیں۔ اور اس کام کو بخوبی انجام دیا۔
یہ دکان ایک مدت تک انجمن مسلمانان
مجگاؤں ممبئی کی آمدنی کا ذریعہ تھی۔
وہ کئی سال انجمن کی مجلس منتظمہ کے
رکن رہے اور ان کو انجمن کا صدر
منتخب ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔
اللہ ان کی مغفرت
کرے اور جنّت الفردوس میں
اعلیٰ مقام سے نوازے (آمین)

نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت

کچھ لوگ اپنی تخلیق یا خبر کے ساتھ تصویر جوڑ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ کہ خبر یا تخلیق کی اشاعت کے ساتھ ان کی تصویر بھی چھپ جائے گی مگر ایسا نہیں ہے۔ نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت کے لئے ان کی پازیٹیو فلم بنانی پڑتی ہے اس کے لئے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

نقش کوکن میں وہی تصویریں چھپتی ہیں جن کی فلم سازی کا خرچ party ادا کرتی ہے۔

ہم نے بارہا نقش کوکن میں اس کا اظہار کیا ہے لہٰذا جو لوگ تصویر چھپوانے کے خواہشمند ہوں وہ اس بات کو نوٹ فرمالیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہنامہ نقش کوکن اپنی ۳۵ سالہ بے لوث خدمات کی بنا پر نہ صرف لوگوں میں مقبول ہے بلکہ انفارمیشن بلیٹن کے طور پر اس نے عوام الناس کا وہ اعتماد حاصل کیا ہے کہ لوگ ان کے ہاں جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تو دفتر نقش کوکن میں انکوائری کرتے ہیں کہ کیا ہم انہیں مناسب امیدوار مہیا کر سکتے ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس اس سلسلہ میں معلومات کا کوئی خاص ذخیرہ نہیں ہے لہٰذا انکوائری کرنے والا مایوس ہو جاتا ہے۔ متعدد انکوائریز میں ہم نے اپنے احباب کو مایوس کیا تو اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ضرورت مندوں کی ایک فائیل تیار کریں تاکہ ہمارے پاس کوئی انکوائری آئے تو ہم انہیں خاطر خواہ جواب دے سکیں۔ انہیں معلومات فراہم کر سکیں۔

بنا برایں اساتذہ، مسجدوں کے امام، حفاظ کرام، ڈاکٹر، انجینئر، ٹرنر، فٹر، ویلڈر، کارپینٹر، اسی طرح کے دیگر آرٹیزنز، میکانک ڈرائیور وغیرہ (روزگار کے متلاشی) حضرات اپنی تمام تر تفصیلات جن میں تعلیمی لیاقت، تجربہ، عمر وغیرہ کی زیروکس اور رہائشی پتہ مستقل پتہ یعنی Native Place، فوری رابطہ کے لئے فون نمبر ذاتی یا کیراف اور ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔

خیال رہے کہ نقش کوکن ایک انفارمیشن بیورو ہے ایمپلائمنٹ بیورو نہیں ہے۔ ہم آپ کے لئے سروس تلاش نہیں کریں گے البتہ کسی کو آپ کی ضرورت ہے تو ہم اسے معلومات بہم پہنچائیں گے تاکہ وہ آپ سے براہ راست رابطہ قائم کرے۔ نیز ہم آپ کو بھی مطلع کریں گے تاکہ آپ بھی وہاں حصول ملازمت کے لئے کوشش فرمائیں۔

ماہنامہ **نقش کوکن** بمبئی

۴۳ اے نوانگر، نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن

مجگاؤں، بمبئی ۴۰۰۰۱۰

yed Abrar Ali s/o Principal Hawaldar got arried to Sadiya d/o Fakhruddin Haji ehboob Deshmukh on November 3, 996 at Mumbai.

lehfuza Hajiyani and Firdosh Hajiyani d/ Mohamed Haji Adamji Hasanfatta got narried to Mohd. Maqsood and Mohd Jamil respectively on November 17, 1996 it Dhoraji, Surat

Naheed d/o Mohammed A Kadir Parkar got married to Dr Abdul Qadir s/o Gulam Mohiuddin Parkar on November 10, 1996 at Kalusta, Tal: Chiplun, Dist . Ratnagiri.

Nazima d/o Mohammed Miya Ismail Faki (Miya Mamoo) got married to Farooque s/o Mohammed Ali Naik on November 10, 1996 at Mumbai-10.

Kaneez Fatema d/o Haji MohammedYusuf Nasrullah Qureshi got married to Mohd Mohsin Khan s/o Abdul Wahab on November 3, 1996 at Mumbai-53

Mohd Rashid and Parvin Bano son and daughter of Mr. Mohd Shafi got married to Shaira Bano and Hasib Khan respectively on November 1, 1996 and November 19, 1996.

Sharifa d/o Abdullah Hamza Dalvi got married to Mohd. Iqbal s/o Mohd Shafi on November 22 1996 at Mumbai - 50

Sufiyan s/o Mohammed Sheth of Bombay Andhra Transport got married on November 22 1996 at Mumbai

Obituaries

Mr. Ali Ibrahim Tambe of Khed passed away on October 16, 1996 of a severe heart attack.

Mr Ibrahim Khalilullah one of the founders of Al-Ameen Society and also the active member of Al-Ameen Hospital Bijapur passed away on November 20, 1996 at Bangalore He was engineer by profession and close collegue of Dr. Mumtaz Ahmed Khan, Chairman of Al-Ameen society

Al-Haj Adv. Haji Syed Mohammed Husain, well-known social worker from Kurla, passed away on October 22, 1996 at Mumbai He is survived by 3 sons.

Mrs Rehmat A Kader Qazi sister of Adv. Nizam Nakhwa passed away in Ratnagiri on November 14, 1996. She was a business lady.

Mr. Yusuf Noorani, Managing Director of Zodiac lost his beloved wife recently. She was religious and social activist

A Pakistani Noble prize winner Dr. Abdus Salam died in London on November 21, 1996 at the age of 70 He has written many books on physics and taught in London University He won the Noble Prize in Physics in 1979

Riyaz Khan former editor of Qaumi Raj & Inquilab Daily died in Mumbai on November 24, 1996.

been dormant for many years, held its general meeting on September 29, 1996 and elected the following office bearers and trustees
Chairman : Mr A Wahab Khamkar, Vice-Chairman : Mr A Kadir Hawa,
Secretary Mr M. Shafi Bagdadi and
Treasurer Mr Inayat Jamadar
Trustees . M/s M Ali Parkar, Faqi Gulam Hussain and Bakshi Haspatel

KOKNI MUSLIM JAMAT - MOMBASA (ESTB. 1947)

The following Chairman & Committee Members of Kokni Muslim Jamat are as follows
Chairman - Mr Abdullah Daware(Murud Janjira) Vice Chairman-Mr Yunus Bighba
Secretary - Mr Abdul Hamid Kapre (Kondivri-Ratnagiri)Treasurer-Mr Shabbir Khambiye (Rajapur-Ratnagiri)

Committee Members .
Mr. Mohammed Thakur, Mr. Bashir Mukri, Mr. Mansur Mukadam, Mr Rashid Sarang, Mr Sayed Husain Naziri, Mr Habib Al-Hadad, Mr Akhtar Al-Hadad, Mr. Abdul Rauf Khambiye, Mr Dawood Parkar, Mr Mehmood Mullah

Reported by - A. Shakur M. Hajee

INSTITUTE OF OBJECTIVE STUDIES

10th anniversary of institute of objective studies was held in Delhi on 9th & 10th Nov. 1996. Social scientists & delegates had come from India & abroad Among the guests were C M. Ibrahim, the Indian cabinet minister of aviation, Dr Ahmed T. from U S A , Dr Ali Noor from Saudi Arabia, Prof Ray from Jawahar University Delhi, Swami Agnivesh of Delhi, Kazi Mujahidul Islam and many Research Doctor's from many universities. Dr Manzoor Alam is the president of I O S.

THE TRIPLE TALAQUE ISSUE IN THE LIGHT OF QUR'AN & SUNNAH

Maulana Shams Peerzada (Interpreter of Holy Quran "The Dawatul Quran") spoke on above subject at Akbar Peer Bhoy Hall Mumbai-1 on November 23 1996 which was followed by an Open Question and Answer session in Mumbai -1.

Wedding

Husna d/o late Abdul Rahman Bahoor of Nairobi got married to Abdul Shakoor s/o Mr Dawood Hawa of London on August 24, 1996 in Narobi

Farida d/o late Hasan Khambiye got married to Abdul Aziz s/o late Adam Chilman on October 19, 1996 in Narobi

Dr Mukhtar and Shameem son and daughter of Mr Ishaque Ismail Dhansay got married to Neelam and Ashraf respectively on November 3, 1996 at Mangaon, Raigad

Zahida d/o Kasam Esmail Kalsekar got married to Rizwan s/o Yaqoob Adam Kalsekar on November 16, 1996 at Mumbai -9

religious dignatory of Islam) at Maharashtra College of Arts, Science and Commerce, Mumbai-8 on October 26, 1996

MILLAT NAGAR HOUSING FEDERATION

Prize distribution function was organised by Millat Nagar Housing Federation to felicitate students of its Bait-ul-Maal's free study classes who passed the SSC examination held in March 1996, on November 3, 1996 at Millat Nagar Ground Mr Mahmood I Shaikh, President, Millat Nagar Hsg Federation presided over the function while Mr Mubarak Kapdi, Chairman, National Educational Movement, Expert in vocational guidance addressed the gathering

MOINUDDIN HARIS MEMORIAL SEERAT LECTURE

Anjuman-i-Islam had organised 13th Moinuddin Harris memorial seerat by Shri Kuldip Nayar, ex-high commissioner of India to UK and prominent Journalist on "Holy Prophet's treatment to minorities in nascent Islamic State" on November 2, 1996 at Anjuman-i-Islam complex, Mumbai-1 Dr M. Ishaq Jamkhanawala, President, Anjuman-i-Islam, presided over the function.

DR. ZAKIR NAIK'S PUBLIC LECTURE

Islamic Research Foundation of Mumbai has organised a public lecture of Dr. Zakir Naik on "Qur'an and Modern Science - Conflict or Conciliation?" on December 7, 1996 at M.H Saboo Siddik College of engineering and Institute of Technology, Mumbai-8. Admission is absolutely free and persons of all faiths/beliefs are welcome.

SEMINAR BY INDIA INTERNATIONAL FRIENDSHIP SOCIETY

A seminar on "Economic Growth and National Integration" and Presentation of Awards was organised by India International Friendship Society on the occasion of the birthday of former Prime Minster Late Pt Jawahar Lal Nehru on November 14, 1996 at Hotel Connaught, New Delhi-1 Mr R.L Bhatia, Hon former Minister of State for External Affairs inaugurated the seminar while Mr J P. Aggarwal, M P presided over Dr Abdul Karim Naik was one of the recipient of "Vijayshree Award" Seen in the picture (above) Dr A M. Naik receiving the award from Mr. V Krishnamurthy, Addl. Election Commissioner.

KOKNI MUSLIM UNION REVIVED

Nairobi's Kokni Muslim Union, which has

knowledge. We all know that ideas rule the world. It is men of imagination and vision that will advance in life An ignorant man does not know what he wants He may miss the essentials and cling to worthless things As you decide to walk up the ladder and reach the top, you will get faced with problems and beset with difficulties and hazards. In the first place, you have to identify the problems and anticipate the difficulties Ability to acquire knowledge depends on one's grasp, which can be sharpened through practice and experience Knowledge and grasp are, in a way, complementary to each other Your grasp will be quick when you already have some knowledge Your mind will be alert, you will have greater interest and, thus, be quick on the uptake

You can also acquire knowledge of men by association, observation and by taking sustained interest in their affairs In a nutshell, knowledge of human behaviour in general and detailed knowledge of the men with whom you are directly concerned in particular, are most essential for you to become a successful leader. Human psychology would be an asset to any leader

CONGRATULATION !

Mr PA Inamdar, the Trustee of Anjuman Khairul Islam and the Chairman of Muslim Bank Pune got elected again as a director in the recent election of the Muslim Bank, Pune.

INAUGURATION OF SWITZ CANTEEN SERVICES

Switz canteen services was inaugurated on November 18, 1996 at M H. Saboo Siddiq college of engineering and institute of technology, Mumbai- 8 The programme was presided over by Mr. F.T Khorakiwala, President, Citizens' Council for Better Tomorrow Dr. M Ishaq Jamkhanawala, President, Anjuman-i-Islam was the Chief Guest

LECTURES BY MAULANA KHALILUR-REHMAN SAJJAD NOMANI NADVI *(LUCKNOW)*

Akhil Bhartiya Qaumi Ekta Committee had organised a lecture on "Some misunderstandings and their impacts" by Maulana Khalilur-Rehman Sajjad Nomani Nadvi *(Lucknow)* on November 17, 1996 at Akbar Peerbhoy Hall, Mumbai-1 The function was presided over by Mr Qamar Qazi, Retd Custom Suptd He gave series of lectures from 16th to 23rd Nov 1996, including at Anjuman, I R F., Arab Masjid, Musafirkhana, Dharavi, Kurla & in Bhiwandi

RECEPTION BY ALL INDIA KHILAFAT COMMITTEE

Dr Rafiq Zakaria, Chairman, All India Khilafat Committee had given reception in honour of His Eminence Shaikhul Azhar Dr. Mohamed Syed Tantawi, Chancellor of University of Al-Azhar, Cairo *(the highest*

A man without trust is a man without faith. And a man who does not fulfill his promises is a man without faith. Hadith of Ahmed Ibn Hanbal

Leadership Skill

Leaders are necessary for all group activities. You can dispense with a leader only when you are in isolation, say, when, you decide to live all by yourself and absolutely alone in a mountain cave or a jungle or some other such secluded place However, such people who prefer to live in isolation are rare and they are the exceptions rather than the rule As you may already have heard, "Man is a social animal" and his natural inborn tendency is to live in the company of other human beings. Thus we have a family, community, society, nation, country and so on When man is not in isolation, he per force lives in a group, whatever may be its size and by whatever name it may be called

Group activity involves coordination and cooperation. Depending upon the nature and size of the group, the coordination task may be simple or complex The success of the group, community or nation will depend, to a large extent, upon its leader or leaders A group cannot exist for a long or carry on its assigned activity without a leader A leader is a must and will always emerge to fill the void

First and foremost, believe firmly and definitely that you can and will become a leader whatever be the odds Believe also that, in due course, you will become a great leader All the talk of leaders being born and leadership being a hereditary gift is not true It might have been so in the past when kings were always destined to be kings - and commoners were always condemned to be commoners. In an age of democracy and equality, anyone can be a leader, provided he is keen and strives to be competent and capable If you read the life history of leaders of the last three centuries, you will find that practically all of them were self-made and hardly anyone was born a leader It is the opportunity and individual's ability to profit by it that counts. Before we learn the techniques of leadership, it is essential to know some of its characteristics Since leadership exists in a group or in relation to other human beings, it involves the ability of influencing others According to modern psychologists, leadership has two basic factors One of them is functional ability. The other is general or coordinating ability. To become a leader you should no doubt aim to be a top class individual in your profession or chosen field At the same time, you must also master the art of getting along as well as getting the best out of others The study of the techniques of leadership must help you to acquire and perfect the qualities governed by these two cardinal factors of leadership. One of the essential prerequisites for leadership is

On 16-11-96 Rizwan S/o Yaqoob Adam Kalsekar married to Zahida D/o Kasam Esmail Kalsekar at Noor Baug Hall, Dongri, Mumbai - 9 (L to R) : Mr. Yaqoob Adam Kalsekar, Rizwan (Groom), Zahida (Bride), & Mrs. Jamila Yaqoob Kalsekar.

Dr. Abdul Karim M. Naik receiving the silver momento of " Vijayshree Award" by India International friendship society at the hands of Mr. V. Krishnamurthy Addl.Election Commissioner on the occassion of Late Nehru's Birthday arranged by the society at the connaught Hotel, New Delhi-1 on 14-11-96. On his left is Mr. R.L.Bhatia former Central Cabinet Minister.

PRINTER PUBLISHER & EDITOR DR A M NAIK PRINTED AT APURVA PRINTERS, BYCULLA, BOMBAY

NAQSHE KOKAN (BOMBAY) = Dec - 1996 REGD MH BYE61
LICENSED TO POST WITHOUT PAYMENT MANDVI, BOMBAY, LICENCE NO 8

رائل ایجوکیشنل سوسائٹی، بورلی پنجتن کے زیر اہتمام

آل انڈیا مشاعرہ

زیر صدارت :- **دلیپ کمار**

بروز سنیچر ۴ جنوری ۱۹۹۷ء رات ۸½ بجے

بمقام : صغرا جعفر ہال، ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش ہائی و جونیئر کالج، بورلی پنجتن ضلع رائے گڈھ

نظامت :- ڈاکٹر بشیر بدر

مہمان شعراء : خمار بارہ بنکوی (بارہ بنکی)۔ بیکل اتساہی (دہلی)۔ والی آسی (لکھنؤ)۔ راحت اندوری (اندور)
• وسیم بریلوی (بریلی)• ساغر خیامی (دہلی)۔ کشن بہاری نور (لکھنؤ)• ساغر اعظمی (بارہ بنکی)
• منظر بھوپالی (بھوپال)۔ نواز دیوبندی (دیوبند)۔ شمیم جے پوری (دہلی)۔ شاہد کبیر (ناگپور)۔ انجم رہبر (بھوپال)
• سنبل فیضانی (بلیہ)۔ منور رانا (کلکتہ)۔ لتا حیا (جے پور)۔ حمایت اللہ (حیدرآباد)

ممبئی کے شعراء : جاوید اختر۔ قیصر الجعفری۔ حسن کمال۔ انجم رومانی۔ افتخار امام صدیقی، ظفر گورکھپوری۔
• مہر مسلائی۔ سعید راہی۔ شرف کمالی۔ عبدالاحد ساز۔ ندیم صدیقی۔ اقبال انجم پٹنی۔
• مختار حسن انصاری۔ خواہ مخواہ حیدرآبادی۔

شرح ٹکٹ :- 250/= 100/= 50/= روپے